

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۱۶	ذکر سلطنت مظفر شاه جسته	۵۹۷	ذکر حکومت سلطان حبشید	۶۰۱	ذکر طایفه سلاطین سنده
۵۱۷	ذکر سلطنت سلطان علاء الدین	۵۹۸	ذکر حکومت سلطان علاء الدین بن	۶۰۲	ذکر حکومت صلاح الدین
۵۱۸	ذکر سلطنت سلطان نصیر شاه	۵۹۹	سلطان شمس الدین	۶۰۳	ذکر حکومت نظام الدین
۵۱۹	ذکر طایفه سلاطین جوینور	۶۰۰	ذکر سلطان شهاب الدین بن	۶۰۴	ذکر حکومت جام علی شیراز
۵۲۰	ذکر سلطنت سلطان اشرف	۶۰۱	سلطان شمس الدین	۶۰۵	ذکر حجام کرک
۵۲۱	ذکر سلطنت مبارک شاه شرقی	۶۰۲	ذکر حکومت بندال بن شمس الدین	۶۰۶	ذکر حجام فتح خان
۵۲۲	ذکر سلطان ابراهیم شرقی	۶۰۳	ذکر حکومت سلطان سکندر	۶۰۷	ذکر حجام قتلوت
۵۲۳	ذکر سلطنت سلطان محمود شرقی	۶۰۴	ذکر حکومت سلطان قلی شاه	۶۰۸	ذکر حجام مبارک
۵۲۴	ذکر سلطان محمود بن محمود شاه	۶۰۵	ذکر حکومت سلطان زین العابدین	۶۰۹	ذکر حکومت جام
۵۲۵	ذکر سلطنت سلطان حسین	۶۰۶	ذکر سلطان حیدر شاه بن سلطان	۶۱۰	ذکر حجام تسخیر
۵۲۶	ذکر طایفه مالو	۶۰۷	زین العابدین	۶۱۱	ذکر حکومت جام شذا
۵۲۷	ذکر دلاور خان غوری	۶۰۸	ذکر سلطان حسن بن حاجی خان	۶۱۲	ذکر حکومت جام فیروز
۵۲۸	ذکر سلطنت نبوت سنگ	۶۰۹	حیدر شاه	۶۱۳	ذکر حکومت شاه بیگ
۵۲۹	ذکر محمد شاه بن نبوت سنگ شاه غوری	۶۱۰	ذکر سلطان محمد شاه	۶۱۴	ذکر حکومت شاه حسین
۵۳۰	ذکر سلطان محمود خلجی	۶۱۱	ذکر سلطان فتح شاه	۶۱۵	ذکر حکومت مرزا
۵۳۱	ذکر سلطان غیاث الدین	۶۱۲	ذکر سلطان ابراهیم شاه بن محمد شاه	۶۱۶	ذکر حکومت محمد باقی خان
۵۳۲	ذکر سلطنت سلطان ناصر الدین	۶۱۳	ذکر سلطان تارک شاه بن فتح شاه	۶۱۷	ذکر حکومت مرزا جانی
۵۳۳	ذکر سلطنت محمود شاه بن ناصر شاه	۶۱۴	ذکر سلطان شمس الدین بن سلطان محمود	۶۱۸	ذکر حکومت سلطان محمود
۵۳۴	ذکر سلطان بهادر	۶۱۵	ذکر حکومت مرزا خبیر	۶۱۹	ذکر طایفه سلاطین سلطان
۵۳۵	ذکر حکومت گماشته های بهادر شاه	۶۱۶	ذکر نازک شاه	۶۲۰	ذکر حکومت شیخ توسیف
۵۳۶	ذکر شاه	۶۱۷	ذکر ابراهیم شاه بن محمد شاه	۶۲۱	ذکر حکومت سلطان قطب الدین
۵۳۷	ذکر دلاور سلطان بهادر گرجستان	۶۱۸	ذکر اسماعیل شاه	۶۲۲	ذکر حکومت سلطان حسین
۵۳۸	ملقادر شاه	۶۱۹	ذکر حبیب شاه	۶۲۳	ذکر حکومت سلطان محمود
۵۳۹	ذکر شجاع خان بدینا ت شیر خان	۶۲۰	ذکر حکومت غازی خان	۶۲۴	ذکر سلطان حسین بن سلطان محمود
۵۴۰	ذکر یار بهادر بن شجاع خان	۶۲۱	ذکر حسین خان	۶۲۵	ذکر حسین خان
۵۴۱	ذکر طایفه سلاطین بلا و شمشیر	۶۲۲	ذکر علی شاه	۶۲۶	ذکر توسیف خان بن علی شاه
۵۴۲	ذکر حکومت سلطان شمس الدین	۶۲۳	ذکر حکومت سلطان شمس الدین		

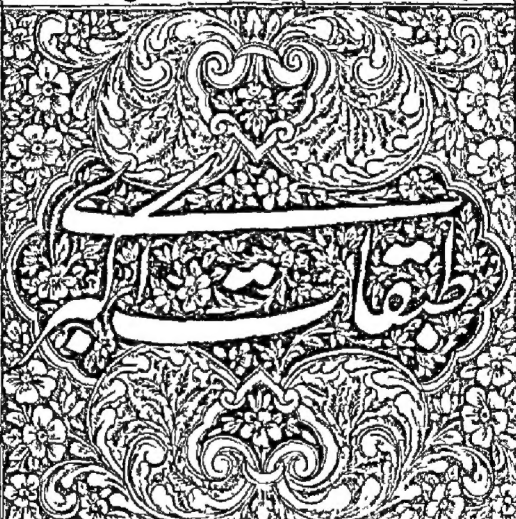
فہرست مطالبات الکبریٰ

صفحہ	خلاصہ مطالب	صفحہ	خلاصہ مطالب	صفحہ	خلاصہ مطالب
۱۳۸	ذکر سلطان علاء الدین بن محمد شاہ	۲۸	ذکر سلطان تدارم شاہ بن قطب الدین	۲	وہاب شاہ
۱۳۹	بن مبارک شاہ	۲۹	ذکر سلطان تہمس الدین الغفر	۳	ذکر غزنویان
۱۴۰	ذکر سلطان بجلول لودھی	۳۰	ذکر سلطان کنن الدین فیروز شاہ	۴	ذکر سلطنت بن ناصر الدین گنگوہی
۱۴۱	ذکر سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر	۳۱	بن سلطان تہمس الدین	۵	ذکر سلطان محمود و سبکتگین
۱۴۲	بن سلطان بجلول لودھی	۳۲	ذکر سلطان رفیع بک	۶	ذکر علاء الدین لاجپال اللہ محمد بن محمود
۱۴۳	ذکر نصرت ورمود بن حضرت	۳۳	ذکر سلطان مغز الدین بہرام شاہ	۷	ذکر ابو سعید محمد بن الدین سلطان محمود
۱۴۴	جہاں باں قزوین مکانی ظہیر الدین	۳۴	ذکر سلطان علاء الدین بن مسعود شاہ	۸	ذکر سبک الدین لودھی قطب الملک
۱۴۵	بابر بادشاہ غازی	۳۵	ذکر سلطنت سلطان ناصر الدین محمود	۹	ممود و بن مسعود
۱۴۶	ذکر سلطنت خان سعید جلیون	۳۶	ذکر سلطان غیاث الدین	۱۰	ذکر علی بن مسعود
۱۴۷	جلیون بادشاہ بن بابر بادشاہ	۳۷	ذکر سلطان مغز الدین کیکاؤ	۱۱	ذکر عبداللہ بن مسعود
۱۴۸	ذکر احوال شیر خان	۳۸	ذکر سلطنت سلطان جلال الدین خلجی	۱۲	ذکر فرخ بن مسعود
۱۴۹	ذکر احوال سلیم خان بن شیر خان	۳۹	ذکر سلطان علاء الدین خلجی	۱۳	ذکر ابراہیم بن مسعود بن سلطان محمود
۱۵۰	ذکر احوال سلطان محمد عدلی	۴۰	ذکر سلطنت سلطان تہاب الدین	۱۴	ذکر مسعود بن ابراہیم
۱۵۱	ذکر احوال سلطان محمد بن ابراہیم بادشاہ غازی	۴۱	ذکر سلطنت سلطان قطب الدین بک	۱۵	ذکر سلطان شاہ بن مسعود بن ابراہیم
۱۵۲	ذکر وقائع سال اول النبی	۴۲	ذکر سلطنت سلطان خات الدین تہمشاہ	۱۶	ذکر بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم
۱۵۳	ذکر وقائع سال دوم النبی	۴۳	ذکر سلطان محمد تغلق شاہ	۱۷	ذکر خسرو شاہ بن بہرام شاہ
۱۵۴	ذکر وقائع سال سوم النبی	۴۴	ذکر سلطان فیروز شاہ	۱۸	ذکر خسرو بک بن خسرو شاہ
۱۵۵	ذکر وقائع سال چہارم النبی	۴۵	ذکر سلطان تغلق شاہ بن فتح خان	۱۹	طہقہ سالہ بن علی
۱۵۶	ذکر وقائع سال پنجم النبی	۴۶	ذکر سلطان ابو بکر شاہ	۲۰	ذکر سلطان مغز الدین محمد بام غوری
۱۵۷	ذکر وقائع سال ششم النبی	۴۷	ذکر سلطان محمد شاہ بن سلطان فیروز	۲۱	ذکر سلطان قطب الدین ایبک
۱۵۸	ذکر وقائع سال ہفتم النبی	۴۸	ذکر سلطان علاء الدین سکندر شاہ	۲۲	ذکر سلطان ماج الدین بدوز
۱۵۹	ذکر وقائع سال ہشتم النبی	۴۹	ذکر سلطان محمود شاہ	۲۳	ذکر سلطان ناصر الدین قباچہ
۱۶۰	ذکر وقائع سال نہم النبی	۵۰	ذکر ارباب علی خضر خان	۲۴	ذکر سلطان بہار الدین ظفر
۱۶۱	ذکر ان بن سلطان مرشد سوم	۵۱	بک سلیمان	۲۵	ذکر ملک بختیار الدین خلجی
۱۶۲	ذکر وقائع سال دہم النبی	۵۲	ذکر سلطان مبارک شاہ بن	۲۶	ذکر غزنویان محمد بنبروان
۱۶۳	ذکر وقائع سال یازدہم النبی	۵۳	ذکر سلطان اسعد خضر خان	۲۷	ذکر مراد بن علی
۱۶۴	ذکر وقائع ربات خضر خان	۵۴	ذکر محمد شاہ بن مبارک شاہ	۲۸	ذکر ملک مسام الدین غوث سلطانی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۷۸	ذکر وقائع سال دوم از دهم	۲۷۸	ذکر وقائع سال کمال ستم الہی باشد	۲۷۸	ذکر وقائع سال دوم از دهم
۲۷۹	ذکر وقائع سال سیزدهم الہی	۲۷۹	ذکر وفات خاتمان معجم خان	۲۷۹	ذکر وقائع سال سیزدهم الہی
۲۸۰	ذکر وقائع سال چہارم دهم	۲۸۰	ذکر وقائع سال بست دهم الہی	۲۸۰	ذکر وقائع سال چہارم دهم
۲۸۱	ذکر شبانی بلکہ فتح پور	۲۸۱	ذکر وقائع سال ستم الہی	۲۸۱	ذکر شبانی بلکہ فتح پور
۲۸۲	ذکر وقائع سال پنجم الہی	۲۸۲	ذکر وقائع سال ستم الہی	۲۸۲	ذکر وقائع سال پنجم الہی
۲۸۳	ذکر ولادت حضرت شہزادہ عقیقہ	۲۸۳	ذکر حجابہ کنور رانہ یار اناکا کما	۲۸۳	ذکر ولادت حضرت شہزادہ عقیقہ
۲۸۴	سلطان سلیم مرزا	۲۸۴	شکست یافتن آن ملعون	۲۸۴	سلطان سلیم مرزا
۲۸۵	ذکر وقائع سال یازدهم الہی	۲۸۵	ذکر احوال خاتمان در مقابل داود	۲۸۵	ذکر وقائع سال یازدهم الہی
۲۸۶	ذکر ولادت با سعادت شہزادہ	۲۸۶	ذکر ولادت با سعادت شہزادہ	۲۸۶	ذکر ولادت با سعادت شہزادہ
۲۸۷	شہزادہ مراد	۲۸۷	ذکر وقائع سال بست دهم الہی	۲۸۷	شہزادہ مراد
۲۸۸	ذکر نہضت اعلام جہانگیر خطیب	۲۸۸	ذکر رسیدن امر اولوچ منصور ولایت	۲۸۸	ذکر نہضت اعلام جہانگیر خطیب
۲۸۹	ذکر وقائع سال یازدهم الہی	۲۸۹	آسیب و پریشانی	۲۸۹	ذکر وقائع سال یازدهم الہی
۲۹۰	ذکر وقائع سال شانزہم الہی	۲۹۰	ذکر نہضت موکب جہانگیر	۲۹۰	ذکر وقائع سال شانزہم الہی
۲۹۱	ذکر نہضت خلیفہ حضرت الہی غفرم	۲۹۱	ذکر وقائع سال بست دهم الہی	۲۹۱	ذکر نہضت خلیفہ حضرت الہی غفرم
۲۹۲	تسخیر قلعہ صورت	۲۹۲	ذکر وقائع سال بست دهم الہی	۲۹۲	تسخیر قلعہ صورت
۲۹۳	ذکر وقائع سال ہشتم الہی	۲۹۳	ذکر وقائع سال بست دهم الہی	۲۹۳	ذکر وقائع سال ہشتم الہی
۲۹۴	ذکر رفتن جنین فی خان بیکر کوٹ	۲۹۴	ذکر حادثہ بنگالہ	۲۹۴	ذکر رفتن جنین فی خان بیکر کوٹ
۲۹۵	ذکر وقائع سال سیزدهم الہی	۲۹۵	ذکر وقائع سال بست دهم الہی	۲۹۵	ذکر وقائع سال سیزدهم الہی
۲۹۶	ذکر نہضت موکب منصور	۲۹۶	ذکر وقائع سال بست دهم الہی	۲۹۶	ذکر نہضت موکب منصور
۲۹۷	عقبتہ و حاجی پور	۲۹۷	ترجمہ خودن کتاب ہما بھارت	۲۹۷	عقبتہ و حاجی پور
۲۹۸	حکایت عجیب	۲۹۸	فرستادن مرزا جان ولید مریم خان	۲۹۸	حکایت عجیب
۲۹۹	ذکر بعضی قضایا کہ در آخر سال	۲۹۹	بھار بہ مظفر گجر الہی	۲۹۹	ذکر بعضی قضایا کہ در آخر سال
۳۰۰	نور دهم الہی	۳۰۰	ذکر بقیہ کہ در شانوارہ اکبراس روز خود	۳۰۰	نور دهم الہی
۳۰۱	ذکر وقائع سال نور دهم الہی	۳۰۱	ذکر وقائع سال ششم الہی	۳۰۱	ذکر وقائع سال نور دهم الہی
۳۰۲	ذکر صلح کردن داود و ملاقات	۳۰۲	ذکر وقائع سال ششم الہی	۳۰۲	ذکر صلح کردن داود و ملاقات
۳۰۳	او خاتمان	۳۰۳	ذکر وقائع سال ششم الہی	۳۰۳	او خاتمان
۳۰۴	ذکر شبانی عباد و تھانہ	۳۰۴	ذکر قصہ یار کیاں سیراہ کہ در خیالی	۳۰۴	ذکر شبانی عباد و تھانہ
۳۰۵		۳۰۵		۳۰۵	
۳۰۶		۳۰۶		۳۰۶	
۳۰۷		۳۰۷		۳۰۷	
۳۰۸		۳۰۸		۳۰۸	
۳۰۹		۳۰۹		۳۰۹	
۳۱۰		۳۱۰		۳۱۰	
۳۱۱		۳۱۱		۳۱۱	
۳۱۲		۳۱۲		۳۱۲	
۳۱۳		۳۱۳		۳۱۳	
۳۱۴		۳۱۴		۳۱۴	
۳۱۵		۳۱۵		۳۱۵	
۳۱۶		۳۱۶		۳۱۶	
۳۱۷		۳۱۷		۳۱۷	
۳۱۸		۳۱۸		۳۱۸	
۳۱۹		۳۱۹		۳۱۹	
۳۲۰		۳۲۰		۳۲۰	
۳۲۱		۳۲۱		۳۲۱	
۳۲۲		۳۲۲		۳۲۲	
۳۲۳		۳۲۳		۳۲۳	
۳۲۴		۳۲۴		۳۲۴	
۳۲۵		۳۲۵		۳۲۵	
۳۲۶		۳۲۶		۳۲۶	
۳۲۷		۳۲۷		۳۲۷	
۳۲۸		۳۲۸		۳۲۸	
۳۲۹		۳۲۹		۳۲۹	
۳۳۰		۳۳۰		۳۳۰	
۳۳۱		۳۳۱		۳۳۱	
۳۳۲		۳۳۲		۳۳۲	
۳۳۳		۳۳۳		۳۳۳	
۳۳۴		۳۳۴		۳۳۴	
۳۳۵		۳۳۵		۳۳۵	
۳۳۶		۳۳۶		۳۳۶	
۳۳۷		۳۳۷		۳۳۷	
۳۳۸		۳۳۸		۳۳۸	
۳۳۹		۳۳۹		۳۳۹	
۳۴۰		۳۴۰		۳۴۰	
۳۴۱		۳۴۱		۳۴۱	
۳۴۲		۳۴۲		۳۴۲	
۳۴۳		۳۴۳		۳۴۳	
۳۴۴		۳۴۴		۳۴۴	
۳۴۵		۳۴۵		۳۴۵	
۳۴۶		۳۴۶		۳۴۶	
۳۴۷		۳۴۷		۳۴۷	
۳۴۸		۳۴۸		۳۴۸	
۳۴۹		۳۴۹		۳۴۹	
۳۵۰		۳۵۰		۳۵۰	
۳۵۱		۳۵۱		۳۵۱	
۳۵۲		۳۵۲		۳۵۲	
۳۵۳		۳۵۳		۳۵۳	
۳۵۴		۳۵۴		۳۵۴	
۳۵۵		۳۵۵		۳۵۵	
۳۵۶		۳۵۶		۳۵۶	
۳۵۷		۳۵۷		۳۵۷	
۳۵۸		۳۵۸		۳۵۸	
۳۵۹		۳۵۹		۳۵۹	
۳۶۰		۳۶۰		۳۶۰	
۳۶۱		۳۶۱		۳۶۱	
۳۶۲		۳۶۲		۳۶۲	
۳۶۳		۳۶۳		۳۶۳	
۳۶۴		۳۶۴		۳۶۴	
۳۶۵		۳۶۵		۳۶۵	
۳۶۶		۳۶۶		۳۶۶	
۳۶۷		۳۶۷		۳۶۷	
۳۶۸		۳۶۸		۳۶۸	
۳۶۹		۳۶۹		۳۶۹	
۳۷۰		۳۷۰		۳۷۰	
۳۷۱		۳۷۱		۳۷۱	
۳۷۲		۳۷۲		۳۷۲	
۳۷۳		۳۷۳		۳۷۳	
۳۷۴		۳۷۴		۳۷۴	
۳۷۵		۳۷۵		۳۷۵	
۳۷۶		۳۷۶		۳۷۶	
۳۷۷		۳۷۷		۳۷۷	
۳۷۸		۳۷۸		۳۷۸	
۳۷۹		۳۷۹		۳۷۹	
۳۸۰		۳۸۰		۳۸۰	
۳۸۱		۳۸۱		۳۸۱	
۳۸۲		۳۸۲		۳۸۲	
۳۸۳		۳۸۳		۳۸۳	
۳۸۴		۳۸۴		۳۸۴	
۳۸۵		۳۸۵		۳۸۵	
۳۸۶		۳۸۶		۳۸۶	
۳۸۷		۳۸۷		۳۸۷	
۳۸۸		۳۸۸		۳۸۸	
۳۸۹		۳۸۹		۳۸۹	
۳۹۰		۳۹۰		۳۹۰	
۳۹۱		۳۹۱		۳۹۱	
۳۹۲		۳۹۲		۳۹۲	
۳۹۳		۳۹۳		۳۹۳	
۳۹۴		۳۹۴		۳۹۴	
۳۹۵		۳۹۵		۳۹۵	
۳۹۶		۳۹۶		۳۹۶	
۳۹۷		۳۹۷		۳۹۷	
۳۹۸		۳۹۸		۳۹۸	
۳۹۹		۳۹۹		۳۹۹	
۴۰۰		۴۰۰		۴۰۰	
۴۰۱		۴۰۱		۴۰۱	
۴۰۲		۴۰۲		۴۰۲	
۴۰۳		۴۰۳		۴۰۳	
۴۰۴		۴۰۴		۴۰۴	
۴۰۵		۴۰۵		۴۰۵	
۴۰۶		۴۰۶		۴۰۶	
۴۰۷		۴۰۷		۴۰۷	
۴۰۸		۴۰۸		۴۰۸	
۴۰۹		۴۰۹		۴۰۹	
۴۱۰		۴۱۰		۴۱۰	
۴۱۱		۴۱۱		۴۱۱	
۴۱۲		۴۱۲		۴۱۲	
۴۱۳		۴۱۳		۴۱۳	
۴۱۴		۴۱۴		۴۱۴	
۴۱۵		۴۱۵		۴۱۵	
۴۱۶		۴۱۶		۴۱۶	
۴۱۷		۴۱۷		۴۱۷	
۴۱۸		۴۱۸		۴۱۸	
۴۱۹		۴۱۹		۴۱۹	
۴۲۰		۴۲۰		۴۲۰	
۴۲۱		۴۲۱		۴۲۱	
۴۲۲		۴۲۲		۴۲۲	
۴۲۳		۴۲۳		۴۲۳	
۴۲۴		۴۲۴		۴۲۴	
۴۲۵		۴۲۵		۴۲۵	
۴۲۶		۴۲۶		۴۲۶	
۴۲۷		۴۲۷		۴۲۷	
۴۲۸		۴۲۸		۴۲۸	
۴۲۹		۴۲۹		۴۲۹	
۴۳۰		۴۳۰		۴۳۰	
۴۳۱		۴۳۱		۴۳۱	
۴۳۲		۴۳۲		۴۳۲	
۴۳۳		۴۳۳		۴۳۳	
۴۳۴		۴۳۴		۴۳۴	
۴۳۵		۴۳۵		۴۳۵	
۴۳۶		۴۳۶		۴۳۶	
۴۳۷		۴۳۷		۴۳۷	
۴۳۸		۴۳۸		۴۳۸	
۴۳۹		۴۳۹		۴۳۹	
۴۴۰		۴۴۰		۴۴۰	
۴۴۱		۴۴۱		۴۴۱	
۴۴۲		۴۴۲		۴۴۲	
۴۴۳		۴۴۳		۴۴۳	
۴۴۴		۴۴۴		۴۴۴	
۴۴۵		۴۴۵		۴۴۵	
۴۴۶		۴۴۶		۴۴۶	
۴۴۷		۴۴۷		۴۴۷	
۴۴۸		۴۴۸		۴۴۸	
۴۴۹		۴۴۹		۴۴۹	
۴۵۰		۴۵۰		۴۵۰	
۴۵۱		۴۵۱		۴۵۱	
۴۵۲		۴۵۲		۴۵۲	
۴۵۳		۴۵۳		۴۵۳	
۴۵۴		۴۵۴		۴۵۴	
۴۵۵		۴۵۵		۴۵۵	
۴۵۶		۴۵۶		۴۵۶	
۴۵۷		۴۵۷		۴۵۷	
۴۵۸		۴۵۸		۴۵۸	
۴۵۹		۴۵۹		۴۵۹	
۴۶۰		۴۶۰		۴۶۰	
۴۶۱		۴۶۱		۴۶۱	
۴۶۲		۴۶۲		۴۶۲	
۴۶۳		۴۶۳		۴۶۳	
۴۶۴		۴۶۴		۴۶۴	
۴۶۵		۴۶۵		۴۶۵	
۴۶۶		۴۶۶		۴۶۶	
۴۶۷		۴۶۷		۴۶۷	
۴۶۸		۴۶۸		۴۶۸	
۴۶۹		۴۶۹		۴۶۹	
۴۷۰		۴۷۰		۴۷۰	
۴۷۱		۴۷۱		۴۷۱	
۴۷۲		۴۷۲		۴۷۲	
۴۷۳		۴۷۳		۴۷۳	
۴۷۴		۴۷۴		۴۷۴	
۴۷۵		۴۷۵		۴۷۵	
۴۷۶		۴۷۶		۴۷۶	
۴۷۷		۴۷۷		۴۷۷	
۴۷۸		۴۷۸		۴۷۸	
۴۷۹		۴۷۹		۴۷۹	
۴۸۰		۴۸۰		۴۸۰	
۴۸۱		۴۸۱		۴۸۱	
۴۸۲		۴۸۲		۴۸۲	
۴۸۳		۴۸۳		۴۸۳	
۴۸۴		۴۸۴		۴۸۴	
۴۸۵		۴۸۵		۴۸۵	
۴۸۶		۴۸۶		۴۸۶	
۴۸۷		۴۸۷		۴۸۷	
۴۸۸		۴۸۸		۴۸۸	
۴۸۹		۴۸۹		۴۸۹	
۴۹۰		۴۹۰		۴۹۰	
۴۹۱		۴۹۱		۴۹۱	
۴۹۲		۴۹۲		۴۹۲	
۴۹۳		۴۹۳		۴۹۳	
۴۹۴		۴۹۴		۴۹۴	
۴۹۵		۴۹۵		۴۹۵	
۴۹۶		۴۹۶		۴۹۶	
۴۹۷		۴۹۷		۴۹۷	
۴۹۸		۴۹۸		۴۹۸	
۴۹۹		۴۹۹		۴۹۹	

بِعَمَلِ صَنَائِعِ كَمِيْنِ مَكَانِ وَفَضْلِ خَلَارِ مِيْنِ

كَمَا صَبَّ اَقْتِ اَمْتَارِ عِلْمِ تَارِيخِ نَفْخِ اَلِكِ سَلَا طِيْرِ فِي سِي شَوْلِ كَيْتِ سَرِي



نَوَافِلُ تَوْخِ يَكْتَا اَنْضَحِ اَنْضَحِ اَمُولَا اَنْطَامِ الدِّينِ اَمْرِيْنِ مَعْرُوْمِ اَمْرِيْنِ اَلْاَلِيْمَا

مَرْطَبِ نَا مَعْرُوْمِ مَعْرُوْمِ مَعْرُوْمِ مَعْرُوْمِ مَعْرُوْمِ



بسم الله الرحمن الرحيم



سپاس نعت اساس بادشاه حقيقي را سرور که حل و عقد نظام عالم و ضبط و ربط بنی آدم در وجود و عاود و فرمان است پیشه مملکت
پیرایا بشر ضعت اندیشه و ولایت نهاد و استوار و حکام قوانین بین دولت در اثر جلال و جمال طاعت و قهر و رحمت سیاست این طبقه
عالی کمون مخرون ساخت و دور و دوش صعد و بر قافله سالاران صراط مستقیم که ابرار پایان ظلمات ضلالت بنورستان هدایت
رهنمونی گردید با فاضله انوار ربان و اشاعه اسرار الهی که گشتگان با دیده حیرت را بر سر منزل مقصود رسانیدند به تخصیص اکمل و افراد کونی این نظام
و تائید و عون که گوهر عایش نورانیزی و عنصر گرامیش جوهر قدسی است و آسمان زمین ظل نور دوست کونی مکان فرخ ظهور را و جوهر
پیروان شایره رضائیش که قدم بر قدم او سلوک نموده به پیشگاه وصول پیوستند اما بعد عرض میدارد فوره همیشه در
نظام الدین احمد بن محمد متقیم الهروی که از خانه زلادان و اخلاص نزلادان درگاه والا حضرت شاهنشاه عظیم سلطان
اسلامین عالم ظل جلیل حق خلیفه الله المطلق مشایرکان جهانست ناموس قوانین جهانبا خدیو جهان جانیان خداوند زمان نایان
جاسر اسرار بجا صاحب ملکات روح ملک کشای عظیم صولت مملکت آرای قوی دولت غصنقره شیشه معارف مغازرے
ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاه عاز خلد الله ملکه و سلاطانه و اید مواند عدله و احسانه است
که از صخر سن بموجب اشاره بدرگامی شغال بخواندن کتب تاریخ که پوش فرازی ارباب استعداد و غیرت بخش صواب بصیرت
مشغولی این بنو مبطاله احوال مسافران مرحله وجود که میر خنویت رنگ زوای طبیعت میگشت و چون در سواد عظیم هندوستان
که مملکتی است وسیع مرکب از چند اقلیم و مساحان اسبید غیر اچهار دانگ وی زمین گفته اند که اکثر از سنه و اوقات در هر ناحیه
از آن مملکت فصح فردی از افراد حکام استیلا یافته خود را با سلطنت ملقب ساخته فرمانروائی میکرد و چون طراز آن عصر در

احوال دارد و غیر فراموشی همان ناحیه تاریخها پرداخته و گاری گذاشته اند چنانچه تاریخ دلی و تاریخ کجرات و تاریخ بنکالا و تاریخ سند
 و همچنین تاریخ سائر اقطاع و اکناف ممالک هندوستان جدا جدا مرقوم صحافت بیان شده و عجب ترا که تاریخ یکناحیه هم
 جامع جمیع احوال آن ناحیه باشد رستم در وجه یکی از متصدیان مهم تمام تاریخ نگاشته و هرگز هندوستان پای تخت این ملک
 که دارالملک ملی است و در خربست آن بزرگ کتاب جمیع تالیفات نیافته و چیز که رقم شماره دارد و طبقات ناصریست که منسلج از
 سلطان مغزالدین خوری همانا ناصرالدین بن شمس الدین نوشته و از اینجا تا سرگذشت سلطان فیروز و تاریخ ضیا و غیر تفصیل
 یافته و از آنوقت تا امروز که اکثر اوقات درین ممالک هیچ مرجع بود و خلاق از خلل سلطنت غلظی بی نصیب بود و در حقیقت
 تالیفات ناتمام نظر این احرار و آرد تاریخچی که جامع احوال تمامی هندوستان باشد متعلق نیستند و اکنون که جمیع اقطار
 ممالک هندوستان به تیغ جهانری حضرت خلیفه الهی مفتوح گشته جمیع کثرات بعد از انجا سیده و بسیاری از مملکت غیر هندوستان
 که چون یکی از سلاطین عظام را میسر شده داخل ممالک محدود گردیده و امید که هفت تعلیم در سایه لوای اقبال آنحضرت مسطور است اما
 کرد و بجا نظر فرستید که تاریخچی جامع شش بر تمامی احوال ممالک هندوستان به عبارتی واضح از زبان سبکبگین که سه سیع و ستین
 ثمانه و ابتداء ظهور اسلام در بلاد هندوستان مستان سه احدی و الف موافق می بود و نیم سال الهی که مبداء آن از بطوس بود و در
 حضرت خلیفه الهی است طبقه طبقه مرقوم فائز صدق و سدا گردانده و خاتمه هر طبقه بالغی مکتوب عالی آنحضرت که عنوان فست نامه
 مفاد حضرت اقصا و دلهای مجمل را جمیع فتوحات و اوقات و واردات حضرت خلیفه الهی که این مختصر را باید بجا خویش عرض نماید
 و تفصیل این اجمال مغرض کتاب عاجل جناب اکبر نامه است که فاضل پناه معارف و حقائق آگاه جامع کمالات صواب و مستوفی
 سرب حضرت السلطانی علامی شیخ ابوالفضل که در باب چهارم و معالمت بقلم بلایع رستم نگاشته صحافت ایام ساخته و تفصیل
 اسامی کتب تواریخ که این تاریخ مجرای ارجیس مناسبت دارد و اینست تاریخ معنی تاریخ کیرن الاخبار و در حقیقت اوصاف و تاریخ الماثر و
 و طبقات ناصر خراسان الفتوح و تملکات و تاریخ فیروزشاهی از ضیاء سیر و فتوحات فیروزشاهی و تاریخ مبارک شاه و تاریخ
 فتح سلاطین و تاریخ محمودشاهی هند و تاریخ محمودشاهی خوار و مستطقات محمودشاهی گجراتی و تاریخ محمودشاهی گجراتی و تاریخ
 محمدی و تاریخ نباد و تاریخ بهمنی و تاریخ ناصری و تاریخ مظفرشاهی و تاریخ میرزا حیدر و تاریخ کشمیر و تاریخ سنده و تاریخ
 بامری و و قعات بامری و تاریخ ابراهیمشاهی و و قعات سشانی و و قعات حضرت جنت آشیانی بایون بادشاه
 اندام الله بر مانده و چون این تالیفات ششمست بر طبقات جمیع فرمانروایان هندوستان و انتهای جمیع طبقات طبقه خلیفه حضرت
 خلافت پنهایی است بر طبقات اکثرشاهی سو سو م شده و از جمله اتفاقات حسنه آنکه لفظ نظامی که شعر بر انساب نام نمونست
 تاریخ این تالیفات میشود باید که این جریده سواد غیبی موجب فزاید گاهی ارباب دانش شده سعادت افزای را رقم گردوینا
 این کتاب بر یکصد و سه طبقه و یک خاتمه نهاده شده و مقدمه در میان احوال غریبان از ابتداء سبکبگین از سه سیع و ستین
 و ثمانه و ثمانین و شصت و دویست و پانزده سال پانزده نفر طبقه و ملی از ابتداء زبان سلطان مغزالدین خوری

که بلاد دہلی را متصرف شد. حاکم گذاشت تا از ان سعادت قرین حضرت خلیفہ الہی ہی خوشش نواز از نہ اربع و سبعین خجست
 آسنہ اثنا و انت ہجری چار صد و چہل و ہشت سال طبقہ دکن ہی خوشش نواز از ابتدای سنہ ثانی اربعین و سبعۃ تاسنہ
 اشنی و انت دولت و پنجاہ و چار سال طبقہ گجرات مدۃ سلطنت ایشان از سنہ ثلث و تسعین و سبعۃ تاسنہ ثانیین
 و ستائۃ یکصد و ہشتاد و ہشت سال شانزدہ تن طبقہ بنگالہ نیست و یک تن مدت یکصد و نو و ہشت سال از سنہ احدی
 و اربعین و سبعۃ تاسنہ تسع و عشرین و ستائۃ طبقہ مالوہ و دوازہ تن مدت یکصد و پنجاہ و ہشت سال طبقہ جوہر نو و ہشت سال
 پنج تن طبقہ سندھ نیست و یک تن مدت و یک و شش سال طبقہ کشمیر نیست و شش تن مدت دولت و چہل و پنج سال
 طبقہ ملتان پنج نفر مدت ہشتاد و سال خانہ دروگر یعنی خصوصیات ہندو سمان متفرق و مقدمہ دروگر غزنویان
 ناصر الدین سبکتگین مدت سلطنت او بیست سال بین الدولہ سلطان محمود مدت اوسی و پنج سال محمد بن سلطان محمود مدت
 سلطنت او پنجاہ و روز سلطان مسعود بن سلطان محمود مدت سلطنت او یازدہ سال سلطان محمود بن مسعود مدت سلطنت او
 نہ سال سلطان محمد بن محمود مدت سلطنت او پنج روز سلطان علی بن مسعود مدت حکومت او سہ ماہ عبدالرشید بن مسعود مدت
 حکومت او چار سال فرج بن مسعود مدت حکومت او شش سال ابراہیم بن مسعود مدت حکومت او سی سال و بقول بعضی چہل و نہ
 سال مسعود بن ابراہیم مدت او شانزدہ سال ارسلان شاہ بن مسعود حکومت او سہ سال بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم مدت
 سلطنت او سی و پنج سال خسرو شاہ بن بہرام شاہ مدت حکومت او ہشت سال خسرو ملک بن خسرو شاہ مدت حکومت او
 بست و ہشت سال دروگر امیر ناصر الدین سبکتگین و او غلام ترک نزد مدت ملوک الہنگین کہ او غلام امیر منصور بن فرح
 سامانیست در خدمت منصور بن فرح بمرتبہ امیر الامرا رسیدہ بود امیر ناصر الدین در ایام دولت امیر منصور بہر لای ابو اسحاق
 بن الہنگین بجا را رسیدہ در خدمت او بمرتبہ و کالت رسید چون ابو اسحاق بدنیابت امیر منصور بحکومت غزنین رسید
 مدراختہ حکومت را با امیر ناصر الدین گذاشتہ و متشہد استقلال تمام پیدا کرد چون ابو اسحاق رخت اقامت بعالم دیگر کشیدہ از نو
 وار شہ غاندیسا ہی و رحمت بر حکومت ناصر الدین رضا دادہ و اختیار متابعت او نمودند و او از روی استظہار بکار عمارت
 پرداختہ علم ملک ستانی برافراخت و در سنہ سبع و ستین و ثلثائۃ طغان نامی کہ حکومت ولایت بست با متعلق بود از
 دست پایتو زانکہ بست را متصرف شدہ طغان را بلورہ بود پیش امیر ناصر الدین آمدہ از مدد خواست و امیر ناصر الدین لشکر
 کشیدہ بست را از تصرف پایتو بیرون آوردہ حوالۃ طغان بنہو و طغان قبول پیشکش بسیار کردہ کہ از جادۃ متابعت بیرون
 نرود و چون بوعددہ و فاکردہ نقض عہد از نو صادر شد امیر ناصر الدین بست را از تصرف او بر آوردہ گماشتہ خود گذاشت چون
 قطعہ قصد در درجہ ارملکت او بود و حاکم آنجا دم استقلال میزد امیر ناصر الدین غافل بر سر اورفتہ او را دستگیر ساختہ در آخر او را
 در سلک نوکران منتظم ساختہ قصد را قطع او مقرر داشت و از روی غم ملوکانہ نواز و جہاد کہ بست و بطرف ہندوستان
 می تاخت و بردہ و صیغہ می آورد و ہر جا کہ سیکشا و سبکسا میگذاشت و در خرابی ولایت راجہ جیپال کہ در انوقت را می

هندوستان بود و میگوید سید جیپال از تاخت و تازی که امیر ناصرالدین بولایت او می آورد به تنگ آمد و بالشکرامی را راسته
و فیلمان که به پیکر بر امیر ناصرالدین رفت و او نیز راسته جیپال شتافته و در سرحد ولایت خود جیپال رسید و قتال صعبا اتفاق
افتاد و امیر محمود بن ناصرالدین در معرکه داد جلادت و مرداکی داد و خیدر و زعفرین را در مقابل و مقابل و قتال که گذشت گویند در آن نواحی
چشمه بود اگر بحسب اتفاق از جرگه و قافله و رست و در پیشگاه وی با و و برت و باران عظیم شدی امیر محمود سرود که در آن چشمه دورتر
انداخته و با و و برت بسیار شد لشکر جیپال که بر ما عادت نداشتند بسوخته آمدند و اسب و حیوان بسی تلفت شد جیپال از روی
اضطرار در صلح نود و قرار یافت که بنجاه و پنج فصل و مبلغی کثیر بخرید امیر ناصرالدین فرستاد و چندین کس معیت خود دیگر و گذشته چندین
مستتر امیر ناصرالدین را بجهت بیرون مال و فیل همراه برد تا او را می مال ناپدید می بای خود رسید و نقص عمد نمود و کما شتاسه
امیر ناصرالدین را بعضی مردم خود که در گذشته بود و بقیه ساخت از شنیدن این خبر امیر ناصرالدین بغیر از مقام لشکر کشید
جیپال نیز از راجه ای هند مدد خواست و قریب یک لک سوار فیل بسیار جمع کرده بقیه شتافت و در نواحی ملتان غنیمت
مبار به سخت افتاد و امیر ناصرالدین بفتح و فیروزی اختصاص یافته غنیمت بسیار از برده فیل و مال بدست آورد و جیپال اگر بخند
بهند رفت تا بغایات تبصره امیر ناصرالدین درآمد و طلبه و سکه و دراج گرفت و بعد از این که بکوبک امیر منصور ساکن افتاد و خراسان
مصدرفتوحات شد و در شعبان سنه سبع و ثمانین و ثلثمائیه داعی حق را اجابت لیدیک گفت ایام حکومت او بدست سال بود
ذکر سلطان محمود سبکتگین بعد از فوت سبکتگین امیر جمیل که پسر بزرگ سبکتگین است قائم مقام شده خواست که امیر
محمود را از میراث محروم سازد و امیر محمود بدو غالب آمده جانشین پدر شد و لشکر بجانب بلخ کشید و ولایت خراسان را تبصره
در آورد چون آنلک را از خوش خاشاک مخالفان صاف ساخت و آواز کو سوس و قش با طراف رسید خلیفه بغداد و القادر بالله
عباسی خلعت بس فاخر که پیش از آن پنج خلیفه صبح با و شاه می مانند آن نفرستاد و بود فرستاد و این المله و زمین الله و الله و الله
سلطان او را خروید و سنه تسعین و ثلثمائیه از بلخ بهرات رفت و از آنجا بهستان فته خلعت بن احمد نام حاکم آنجا را بطبع خود
ساخته بفرستاد و از غنیمت هندوستان متوجه شد و حصاری چند گرفت و باز گشت و با ملک خان خویشی کرد و از قریب یافت
که او را بفرستاد و از وی آن سلطان را در سوال سندی و تسعین و ثلثمائیه باز از غنیمت غنیمت هندوستان خود
با و هزار سوار بر شتر در آمد و راجه جیپال با و دوازده هزار سوار و پیاده بسیار و سید و بخیل در برابر آمد و معرکه مبار زار
بیار است و در غنیمت با یکدیگر در آنجا و داوراکی داد و در آنجا از سلطان محمود بفتح و فیروزی اختصاص یافت و در جیپال با پیاده
نفر از پسر و برادران اسیر گشت و پنج هزار کس کفار در آن معرکه قتل رسید گویند که در گون جیپال حاکم مصر بود که آنرا از زبان
هندستان مالا گویند و بصران قیمت آنرا یکصد و هشتاد هزار دینار کرده بودند در گردن دیگر برادران او نیز حاکم کاشی می باشد
و این فتح روز شنبه ششم محرم سنه اثنی و تسعین و ثلثمائیه بود و از آنجا بقلعه مهند که جای بودن جیپال بود فرشته آفریست را بر سر خشت
و چون بهار شد بفرستاد و بجهت نمود و در محرم سنه ثلاث و تسعین و ثلثمائیه باز بهستان رفته و خلق را متعاقب ساخته بفرستاد

و با غریمیت هند و قندهار و سیستان و از افغانی ملتان گرفته شد در ظاهر بهاریه فرو داد و به یحیی راجا انجلی از بن که کثرت سپاه و فیلان داشت و متانت قلعه مغرور لشکر خود را بمقتایه سلطان گذاشته خود با تن چندی بر کنار آب سند رفت و سلطان این بنی را در یافته حصار را بر سر او فرستاد و چون فوج سلطان او را بگرفتند از خنجر بر خورده هلاک بشد و سرش را نزد سلطان آوردند سلطان تیغ بر تن او انداخت و از رانده خلق کثیر قتل آورد و غنیمت بسیار از برده فیل و فغانس هندوستان بدست آورد و فخرین رفت و از جلال غنائم و وسعت و هشتاد فیل بود و گویند که چون حاکم ملتان و او دین نصر از ملاحده بود و سلطان را حمیت دین بران داشت که او را نیز نایب نمایس بغریمیت ملتان سواری فرمود و از ملاحظه آنکه او آگاه نشود بر او مخالفت روان شد و اندک پال بن حبیبال که بر سر راه بود در مقام مخالفت شد سلطان لشکر را بجایگشت غنیمت غارت امر کرد و اندک پال بن غنیمت خورده بگو بهما کشمیر گریخت و سلطان بر او پند بملتان رسید و بخت روز ملتان را محاصره نمود و حاکم ملتان بر سالارست هزار درم قبول نموده اجزای احکام شهر خیر را تسلیم کرده تو به بازگشت نمود و سلطان برین قرار صلح نموده فخرین بازگشت و این در سته سته و تعیین و ثلثانه بود و در سته سبع و تعیین و ثلثانه بکارزار حرکان اشتغال داشت چنانچه در کتب مبسوط مسطورست چون در ربیع الاخر سده ثمان و تعیین و ثلثانه تیغ و فیوری از آن کارزار فریخت یافت خبر رسید که کویال پنه راجه هند که در دست ابوالهی سجوری اسیر افتاده اسلام آورده بود راه از راه پیش گرفت قرار نمود و سلطان محمود او را قاقب نموده بدست آورد و به جوس ساخت تا در آن حبس در گذشت و سلطان محمود در سته سبع و تعیین و ثلثانه دیگر بار به هندوستان آمد و با اندک پال کارزار نموده او را بنهریت وادی بنجر فیل و غنیمت بسیار بدست آورد و از آنجا بقلعه بهیم برگرفته و آن قلعه را محاصره نمود و اهل قلعه امان خواسته در باز کرد و هند سلطان با سجد و از اخلاص ان بقلعه در آمده از خرقن زرویم و الماس انچه از زنان بهم نموده بود و نگرفته مراجعت کرد و فرمود که چنانچه بخت طلاق و نقره بر درگاه نهاده آن همه مال را در میدان سبع ریخته تا سپاه و رعیت از تیغ آن حیران شوند و اینوا قندهار و اهل اریه مانده بود و سلطان غاز باز در سته ای بی و اریه مانده از فخرین قصد ملتان نموده انچه از ولایت ملتان مانده بود و بجای متصرف شد و فرامط و ملاحظه آنجا بود و بدلا کثرت و کثرت و دست بر ریاضی را بقلعه بند کرد تا آنجا بمرد و درین سال و او دین نصر فخرین بر دو قلعه غورک فرستاده و جوس داشت تا بهما انچه مرگ یافت و چون سلطان رسید که تمامه فرام و در هند شهریت و بخاند بزرگ انجا است و در آن تنجانه بی است که نام آن جگر سومست و اهل هند آنرا می پرستند سلطان بغریمیت جهاد لشکر را جمع آورده در سته اشعی و اریه مانده توجه بایستد و هند و حبیبال خبر یافته بطی فرستاده که اگر سلطان ازین غرم باز کرد و بجا فیل شکست بر سر سلطان بآن التفات ننموده چون تیا رسید شهر خالی دید و لشکر بآن انچه یافته غارت کرده و بهما را شکسته و بت جگر سوم را فخرین بر دو سلطان فرمود که آن بیت را بر درگاه نهاده بی سپر خلاق ساخته و سلطان در سته ثلث و اریه مانده تیغ فخرین نموده حاکم اندیار را گرفتار آورد و از این سال ابوالنور بن بهادالدوله از غلبه تسلط برادران سپاه سلطان محمود آورده سلطان تا حاکم داشت تا میان ایشان صلح افتاده و درین سال رسول غریضه که او را مهارت گفتندی رسید عطا و افتخار

سلطان گفتند این رسول بر مذہب قرامطست سلطان اور تشہیر مودہ اخراج کرد و دستہ ساریج و ارباعہ سلطان لشکر
بر سر قلعه شدند کہ در کوہ التامہ است کشیدند و چپال مردان کاری بجا فطنت قلعه گذاشتہ و بزرگ کشید و بر آہ سلطان بنزد
رسیدہ و قلعه را در میان گرفتہ شروع در قہقہ و ساز زد و ات و اسباب قلعه گیری نمود اہل قلعه امان گرفتہ قلعه را و از سلطان
باتن چند از نزدیکان خود بقلعه دادند و اسباب و اموال کہ آنجا بود و ہمدار داشت و ساریج را کہ توالی آنجا اقلین نمودہ و بزرگ
کشید کہ نزد چپال آنجا بود و ماہ نزد چپال از آنجا نیز گنجیت و سلطان بآن ورہ دادہ و غنیمت بسیار از برہ و زر بدست آورد
بسیاری از کفار را دین اسلام آورد و در شمار اسلام نہاد و بغیرین آمد و باز دیر سہ و ارباعہ از قلعه و کشیدہ آورد و دوحہ را کہ
را کہ بر فست و دستانت شہر بود و محاصرہ کرد و چون در برین گذشت و با دو برت و شدت سر داشتہ مدد کو کہ کشیدہ این رسید
سلطان ترک محاصرہ دادہ و در اہم بہار بغیرین رفت و چندین سال ابو العباس سامون خوارزم شاہ از خوارزم نامہ سلطان محمود
نوشتہ خواہر او را خواست سلطان محمود اجابت کردہ خواہر را بخوارزم فرستاد و در سہ سہ و ارباعہ جمعہ از او با شہنشاہ محمود
بر سر خوارزم شاہ آمدہ و از کشندہ سلطان از بغیرین سلیح آمدہ و از آنجا قصد خوارزم نمودہ چون بصرہ رسید کہ شہر خوارزم است محمد
بن ابراہیم طائی را سقدہ لشکر اعتبار کردہ و پیشتر فرستادہ و قتلک ایشان منزل گرفتند و بنا بر مدد مشغول گشتند و خانہ ساس کہ سپہ سالار
خوارزمیان بودہ و از کشندہ آمدہ بر ایشان تاخت جمعی کثیر را قتل آورد و آن جمعیت را متفرق ساخت چون این خبر سلطان رسید
فوجی عظیم از غلامان خاص خود را بقتل لغین فرمود ایشان بہ بنال و رفتہ اوراد استیکر کردہ نزد سلطان آورد و چون سلطان
بقلعہ ہزار سہ رسید لشکر خوارزم جمعیت ہستند و ہر چہ تا متہر و مقابل آمدند جنگ عظیم و دیر پیوست آخر شکست بر لشکر خوارزم افتاد
و لشکر بنامی کہ سپہ سالار ایشان بود اسیر گشت سلطان با لشکر خود و بخوارزم آورد و اول تاملان ابو العباس با بقصاص ساندہ
و امیر حاج خود و النوبتاس را خطاب خوارزم شاہی دادہ و ولایت خوارزم را گنج ازانی داشت و از آنجا سہ ہزار آمدہ ولایت ہزار
را بدیہر خود امیر سوخو و او را بپسیل محمد بن حسین زری را وکیل او ساختہ ہزار فرستاد ولایت کوہکان را بدیہر محمد دادہ ابو کہرستان
را با و ہزار کردہ در سہ سہ و ارباعہ سلطان محمود بغیرین تخر و ولایت قنوج لشکر کشید از بغیرین آہنگ لنگ گذشت چون بصرہ
قنوج رسید بگورہ نام جا کہ آنجا اطاعت نمودہ امان خواست و شکست داد سلطان از آنجا بقلعہ ہزار رسید و مالک آن قلعه
بقوم خود ایشان خود و شہر خود را بگوشہ گرفت اہل قلعه تائب مقامت نیادہ و ہزار بارانہ زد و ہر کہ دو کت بجا ہزار رسید
وسی از بغیر قتل شکست گذرانیدہ امان یافتند و از آنجا بقلعہ ہماون کہ بر کنار جون واقع است آمد رای آن قلعه کلہ ز نام شہر
سوار شد و خواست از آب گذشتہ فرار نماید لشکر امان سلطان تعاقب نمودہ چون با و رسیدند او خود را بخرملاک ساخت
بیت از سترچون بجا ختم نمودہ مروان از سترچون بسنی بہترید و قلعه متوجہ گشتہ بہر متاد و پنج شہر و غنیمت بی نہایت
بدست لشکر اسلام افتاد و از آنجا بشہر مودہ رسیدند و این مودہ شہر سیت بزرگ مشہور بجا تھا عظیم و موکہش بن باس
و در سترچون کہ بہرہ و ان اورا محل حلول واجب تعالی دانند آقعدہ چون سلطان باین شہر رسید بجا کس بجا کس پیش نیامد و لشکر

سلطان تمام آن شهر را غارت کرده بجانها را سوختند و اموال بی نهایت بدست آوردند و یک سب زرین را بفروخته و سلطان
 شکستند درون او نود و هشت هزار سی صد شقال زر بخت بود و یک باره یاقوت کبلی یافتند که وزن او چهار صد پنجاه شقال بود
 گویند چند رای که از بیهیمی هندوستان بود و فیلی داشت بغایت قوی کبلی و نامدار و سلطان او را به بیهیمی گران خریداری میکرد و
 نشسته بود و بجهت اتفاق در وقت مراجعت از سفر قنوج آن فیلی در بیهیمی بی فیلیان که بخت بیهیمی برده و سلطان قریب رسید سلطان او را
 بدست آورده خوشحالی کرده خدا و او نام نهاد و چون بفرستادن رسید و غنایم سفر قنوج را شنید که بدست و اندی از هزار هزار و نیم آمد و پنجاه
 دو سه هزار برده و سیصد و پنجاه و اند فیلی بود و مروست که چون سلطان محمود شنید که پند نام را بخرای قنوج را بواسطه آنکه سلطان محمود
 را اطاعت و انقیاد نموده بود و فیلی رسانیده سلطان هر سه سال تنه از غنیمت مصمم ساخته در سنه عشر و اربعه توجیه هندوستان
 شد و چون باب چون رسید نزد صیپال که چند مرتبه از لشکر سلطان گنجینه بود با داد و اعانت ننهاد و برابر سلطان آمده لشکرگاه ساخت
 و چون آب عمیق در میان بود بی حکم سلطان کسی از آب نمی گذشت اتفاقاً شصت نفر غلام خاصه سلطان بیکبار از آب گذشت تمام
 لشکر نزد صیپال را در بر آورده شکستند نزد صیپال با تن چند از کفار بدر رفت و غلامان پیش سلطان نیامده قصد شهری که در کوه بود
 کردند و شهر را خالی یافته غارت و تاراج نموده بجانها را بر انداختند سلطان از اخبار وی بولایت ننهاد و آوردند و استعد قتل گشته
 لشکر عظیم گرداورد و گویند سی و شش هزار سوار و صد چهل و پنجاه پیاده و سیصد چهل فیلی در لشکر او بود و چون سلطان در برابر او نزول
 نمود اول پیش او رسول فرستاده او را با اطاعت و اسلام دعوت نمودند اگر در ان انقیاد و تافه بکنج قرار داد و بعد از ان
 سلطان بر باندی بر آمد تا لشکر ننذا را بچشم قیاس در نظر آورد و کثرت لشکر او را سعادتی کرده از آمدن پشیمان شد و چنین نیاز بر نداشت
 و خشوع نماده از حضرت بی نیاز فتح و ظفر خواست و چون شب اندر آمد و فوجی عظیم در خاطر ننذا راه یافته تمام اسباب و آلات
 بجا گذاشته با مخصوصان راه فرار پیش گرفت روز دیگر سلطان ازین معنی اطلاع یافته سوار شد کنگیا که با لایک حبه بی لشکر او را
 ملاحظه کرد و چون از کوه و بذر او خاطر جمع شد دست بغارت و تاراج دراز کرد و عالم عالم غنیمت بدست لشکر اسلام افتاد و اتفاقاً
 و پیش پا نضر و هشتاد و پنجاه فیلی از فیلان لشکر ننذا یافتند و غنیمت گرفتند و سلطان با ظفر و اقبال مراجعت نموده و بفرستادن
 و زمین ایام خبر رسید که قیرات و نور و دره ایست که اهل آن کافران و جامی حکم دارند سلطان با حصار لشکر با فرمان داده
 از قسم آهنگر و در و گرو سنگتراش جمعی که شمره گرفته روبات و دار نهاد و چون نزدیک بآن موضع رسید اول قصد قیرات کرد و قیرات
 جایست سرد و سرد و دیو و بیار دارد و مردم آن شهر می پرستند که آن میشه اطاعت نمود و اسلام آورد و سایر مردم آندیا نیز سعادت
 اسلام رسیدند و صاحب علی ابن الت ارسلان بختیخ نوزاد فرزند فرمود و او فرشته آندیا را فتح کرده قلعه بنا نهاد و علی بن قدح چون را بکوه
 آنقله لقب نموده گذشت و در ان دیار نیز اسلام بطوخ پاکیزه آشکارا شد و در سنه اثنی عشر و اربعه توجیه هندوستان بدست و لوه کوت را
 محاصره کرد مدت یکاه آنجا اقامت نمود و چون بواسطه تحکام و ارتفاع آن قلعه دست بختیخ آن نرسید از آنجا باز آمد و بجانب
 لاهور باز کرد روان شده لشکر و ان کوهها بغارت و تاراج پرانده شده و غنیمت از حد حد زیاد به تصرف لشکر اسلام افتاد

دراول بهار با ظفر و اقبال نغزین مراجعت نمود و در سده نیک و عشر و اربعه با مقصد ولایت ننداکوه چون بقعه گوالا رسید آن قلعه را محاصره کرد چون چهار روز گذشت حاکم آنقلعه رسولان فرستاده می فرج نغزین خیل مشکیش منزه آن طلبید سلطان این صلح از وزیر فرستاد و قلعه کالج در بلاد هندستان است حکام مثل ننداکوه لوامی توجه برافراخته محاصره نمود و چون مدتی برین گذشت ننداکوه حاکم آنقلعه میسید خیل مشکیش نموده رهنما خواست چون این فیلان را بی فیلدانا از اندرون قلعه سر و اند سلطان فرمود تا زکمان فیلان را گرفته سوار شدند اهل قلعه از نظاره آن تعجب نمودند و از ترکان حیرت گرفتند و ننداکوه شغری زبان استند و بیخ سلطان گفته فرستاد سلطان آن شعر را بضمحای هند و دیگر شعر که در لازمت او بود عرض کرده به تمجید نمودند سلطان بان سبایات نموده پیشو کجاست پانزده قلعه با تحت و دیگر در وجه صلح با فرستاد و ننداکوه را از جواهر ملی نهایت و عرض بخدمت سلطان ارسال نموده و سلطان از آنجا منصور و مظفر نغزین فرستاد و در سده اربع عشر و اربعه سلطان عرض لشکر خود گرفت و لای لشکر کی که در اطراف ولایت بود و چاه و چهار هزار سوار و هزار میسید خیل بقلم درآمد و در سده شمس عشر و اربعه بیخ آمد و بیوقت مردم وارد الهند را علی تکین قلم نموده سلطان بغیریت نغ او را چون گذشت سرداران را در الهند کی که با استقبال ششاه فخر و حالت خود مشکیش گذرانیدند و بیست قدر خان که بادشاه تمام ترکستان بود با استقبال آمده اند از راه محبت و دوستی با سلطان ملاقات کرد و سلطان از آمدن او خوش حالی کرد و جشنها آراست و یکدیگر دید و سوغات دادند و سلطان از نفاس هندوستان جواهر آید و فیلان که پیکر گذرانیده و بیخ و برضا اندیکه یکدیگر باشد و علی تکین خبر داشته که نغیت و سلطان کسان را اجاقب او چنین نموده گرفته اند و در نند و سلطان او را مقید ساخته بقلعه از قلع هندوستان فرستاد و او را بخارج نمود و نغزین آمد و درستان او نغزین گذرانید و بقتضای عادت خویش با لشکر بجانب هندوستان بقصد تسخیر سومات کشید این سومات شهریت بزرگ بر اصل دریای محیط و مسجد برهم است و تنان زرین دران تنجانه بسیار بود و بیت بزرگتر از ننداکوه نام در تواریخ بنظر رسیده که در زمان ظفر حضرت شی پناه صلی الله علیه و سلم این بیت را از خان کعبه بر آورده اینجا آورده بود و اندام از کتب سلف برهم معلوم میشود که چنین است این بیت در زمان کشن که چهار هزار سال میشود و برهم است و بر قول برهم کشن آنجا غیبت نموده و آنقلعه چون سلطان بشهر تروا ازین رسید شهر خالی وید فرمود تا غلبه بر داشتند و راه سومات پیش گرفتند چون بسومات رسیدند اهل آنجا در قلعه بر روی سلطان کشیدند و بعد از جنگ و تیر و بسیار قلعه مفتوح گشته لوازم غارت و تاراج بعمل آمد و خلق کثیر قتل و اسیر شد و چنانکه شکسته اینچ برکنند و سنگ سومات را پاره پاره کرده پاره پاره نغزین بر سر و حلقه گذاشته و سالها آنکس آنجا بود و سلطان با آنجا لوامی مراجعت از نغزین بواسطه آنکه برهم و یونان را بعلیم الشان از راه کعبه هندوستان در سمره بود و بجهت تضای وقت جنگ او را اصلاح نموده بره سنده متوجه بلتان شدند و اینها از کتب که در بعضی از علی غنی محنت تمام بحال لشکر یان رسید و محنت و شست بسیار در سده سبع عشر و اربعه نغزین آمد و درین سال تا واریسند سلطان محمود نوشته لوامی خراسان و هندوستان غیره و در نند و فرستاد و سلطان را و فرزندان و برادران او را دران نامه بطلبها

سلطان گفت الدوله والا سلام و امیر سعید و راجا شهاب الدوله و جمال الملک و امیر محمد راجا لال الدوله و جمال الملک و امیر یوسف
 عضد الدوله و نوید الملک نوشت که هر که را تو و بعد خود گردانی باینرا کس قبول داریم و این نامه در پنج سلطان رسید در زمان
 سلطان یغیثیت ماس و ادان جانی را که در وقت مراجعت از سربازان لشکر سلطانی او بسیار کرده انواع آزار رسانیده بودند با لشکر
 عظیم بجانب ملتان رسید فرمود تا چارصد کشتی ساختند و بر کشتی سه شاخ آهنین در کمال قوت حدت مضبوط بر دایره
 پریشانی کشتی و دوی دیگر بر دایره و پهلوی او چنانچه هر چه مقابل این شاهانه آمدی خور و شکست و مغدوم کشتی و اینهمه کشتیها را در
 آب حیوان انداخته و بر کشتی بست نفر باز و دکان و قاروره لفظ نشاند و رو با استقبال آورد و در میان خبر داده اهل و عیال خود
 تحریر فرستاده خود با جریده در مقابل نشستند و چهار هزار برای کشتی در دریا انداخته و در کشتی جمعی صالح در آورده و مقابل
 مقابل کساختند چون طرفین بهم رسیدند جنگ عظیم در پیوست کشتی چنان که مقابل کشتی سلطان آمدی چون شاخ رسیدی شکستی و
 غرق شدی تا همه همچنان غرق شدند و بقیه که ماندند علت تیغ گشتند و لشکر سلطان بر سر عیال ایشان رفته همه را اسیر ساختند
 و سلطان منظم و منصور یغیثیت مراجعت کرد و در سه تمان و عشره واریه بماند سلطان محمود امیر طوس ابو الحارث ارسلان از آن فرود آمد
 تا رفته ترکمانان را استقبال نماید امیر طوس بعد از جنگهای عظیم سلطان نوشت که تدارک فساد ایشان بخیر آنکه سلطان بذات
 خویش حرکت فرماید ممکن نیست سلطان بذات خویش توجیه نموده و به اتصال ترکمانان نمود و از آنجا بری رفته خزان و دقان
 که حکام آنجا بسالها دراز انداخته بودند بی محنت و مشقت بدست آورد و از باطل نهاییان و فراموش آنجا بسیار بود و در هرگز
 شد قبضه رسید و این ولایت ری و اصفهان را با امیر سعید داده خود یغیثیت مراجعت نمود و در آنک زمان بی علت و بی هم رسانیده
 هر روز آن علت قوی میگشت و سلطان به تکلف خود را در نظر مردم قوی مینمود تا باین حال سلطنت و چون بهار آمد حجاب
 غوغایی و نهاد آن مرض قوی تر گشت و یغیثیت بهمان مرض روز پنجشنبه بخت و سوم ربیع الآخر سنه اصدی و عشرين اربعه
 در گذشت رحمت الله علیه بدست سلطنت او بی پنج سال بود گویند در زمان سگرات موت سلطان فرمود که خزائن اموال
 بقیه او را بنظر آدمی در آورند و از مفارقت آنها حسرت بخورد و آه میکرد و دانست که از آن کسی نداد و از ده بار سفر بپند نموده
 و جهاد کرده بود و ذکر جلالت و دل جمال الملک محمد بن محمود و در آنوقت که سلطان محمود از عالم رفت امیر سعید و
 سپاهان و امیر محمد در گورکان بود امیر علی بن امل ارسلان که خویش سلطان محمود بود و امیر محمد را طلبیده و در غوغایی بر تخت
 نشاند امیر محمد اهل بخل و اهل توجیه نموده و غوری کرده و آردانی و معموری و ولایت سعی نمود و در خزان را کشاده و وضع
 را بهر در گردانید و یغیثیت بن یوسف بن ناصر الدین را که عم او بود سپه سالار ساخته بخت نوازش فرموده و خواجگان و اسیران
 بن الحسن الحمدوری را بوزارت اختیار نموده تمام کار مملکت بعد از او گردانید و از زانی و دیوانگری در زمان او پدید آمده و بخار و اطراف
 او یغیثیت آورد و در فاعلیت تمام ترین حال رحمت و سپاه گردید با وجود این که لای خلاق سلطنت امیر شهنشاه الدوله
 ابو سعید مسعود باقی بود و چون پنجاه روز از وفات سلطان محمود گذشت امیر ایزد با غلامان اتفاق فتن بسوی سعید کرده

میگویند باخوردند و کسی نزد ابوالحسن علی بن عبدالعزیز که او را علی و ابی کندی فرستاده و او نیز با خود تنقین ساختند روز دیگر فلان
 یکجا شده بطوعه درآمدند و بر اسپان خاصه شصت و یکجا و تمام برآمدند و راجعت پیش گرفتند امیر حمزه و میرای هند و را با لشکر بسیار
 متعاقب ایشان فرستاده و چون سونذیرای بایشان رسید جنگ در پیوست سونذیرای و حمزه کثیر از سونذیران کشته شدند
 و از غلامان نیز جمعی کثیر بقتل آمده سرهای ایشان را نزد امیر حمزه فرستادند و از او را علی و ابی کندی بآن مقام شایسته میرسانند
 تا با امیر مسعود و در پیشاپور رسید و خدمت بجای آوردند و امیر مسعود خوشحال شده عذر راه خواست و احوال پرسید و امیر و زعفرین
 بحضرت و سر خوشدلست و چون مدت چهار ماه برآمد نفیرو دنا سر پروردگار بجانب است برادر و زعفرین تمام از غزنین برآمد چون
 بیشکنا با رسید تمام در آن لشکر اتفاق نموده با امیر حمزه بنیام کردند چون تمام خلق بطبع و منقاد امیر مسعود و اندوختن است که تو منقاد
 او میشوی اگر دصواب آنست که تو بجای خود بنشین و ما پیش او رفتن از تو و از خود عذر خواهیم داد و ترا پیش خود خوانده تا ما و تو بجا بین
 باشم امیر حمزه و زعفرین با چاره ندید پس امیر دوست و علی حاجت دیگر مران لشکر امیر حمزه را بر قلعه پنج برده نشانده تمام لشکر و خواران
 امیر مسعود روان گردیدند و بهرات رفتند ایام حکومت او پنج ماهه رسید و ذکر ابوسعید مسعود و حسن اله و له سلطان
 محمود چون ایاز بن ایمان و علی و ابی کندی و زعفرین و امیر مسعود و زعفرین و قویدل شده با دو عدل توجه نمود و چون روزی چند
 برین گذشت ابوسهل مرسل بن منصور بن الفتح که برادر لوی از امیر المومنین القادر باشد آورد و در انعام و الطاف گردید امیر مسعود
 از پیشاپور بهرات آمده و علی حاجت و در وقت با امیر مسعود و انواع نوازش یافت و تمام چشم و خزان با امیر مسعود رسیده از بهرات پنج آمده و مستان
 گذرانید و با تمام احمد بن حسن بمینی را که حکم سلطان محمود در قلعه کلج و دیند و طلبیده و وزارت اختیار شده میراثک کمال افزون تاب و اگر کوفه
 دیگر گسان که با امیر مسعود مخالفت و در زید با خصم او موافقت کرده بودند بهرامستاصل ساخت و امیر احمد بن مالیکش
 خازن سلطان محمود را مصاحبه کرده مال بسیار را بدستد و او را بهند و ستان فرستاد و چون احمد بهند و ستان رسید
 اخصیان و زید و ابوطالب رستم محمد اله و زعفرین و امیر مسعود و از بهند و زعفرین آمد امیر حسین بن معدان که امیر مکران بود و از
 برادرش کلمات نزد امیر مسعود آورد و امیر مسعود و میراثش فرس را مثال داد و انصاف میر حسین از برادر او گرفت و او بکرانشان داد
 امیر مسعود و از پنج نفرین آمد ایل شهر خوشحال نمود و با استقبال فرستند و آئین بستند و درم و دینار تار کردند و از غزنین قصد
 سیامان در می نمود چون بهرات رسید درم میر حسین را و درواز تر کمانان بنالیدند پس امیر ابوسعید عیدروس بن عبد الغزیر
 با لشکر انبوه بر سر تر کمانان تعین نمود و او با آنها رسیده جنگ در پیوست و از طرفین کس بسیار کشته شدند و لشکر امیر مسعود چند
 مرتبه جنگ کرده باز گشتند و در سه نلث و عشرین و از بهرام که خواج احمد بن حسن فرزان یافت و خواج ابوعبید احمد بن محمد
 عبد الصمد که بحسن قنبر و احصابت راحی شهنشوی بود و بجای او وزیر شده بخوارم رفته آن نواحی را آبادان ساخت و از آنجا با
 بخندمت امیر مسعود آمد و امیر مسعود و زعفرین رسید و در سه نلث و عشرین و از بهرام که قصد بهند و ستان نمود بر سر قلعه سرخی
 در دره کشمیر واقع است رفته آن قلعه را بمحاصره در گرفت عاقبت آن قلعه را کشاد و غنائم بسیار بدست آورد و از آنجا

نفرین زنت و در سه بخش و عشرین و در بقاعه قصه دلا و ساری کرد و مردم آن یار کجاست و مستحق قتال گشتند چون لشکر
 غزنین بفتح و غزیر اختصاص یافت امیر طرستان رسولان فرستاده و خطبه بنام امیر مسعود قبول کرده پس خویش بهین برادر را زود
 خود و شروین بن سمرخاب را که بکر دکان فرستاده امیر مسعود از آنجا و نفرین آورد و چون به پیشاپس رسید مردم از دست
 ترکمانان تظلم نمودند امیر مسعود و یکصدی و حسین بن علی بن میکائیل با لشکر انبوه بر سر ایشان فرستاد چون لشکر بوضع شدند
 اتفاق رسید رسول ترکمانان آمده مقام گذارد که مابین دو مطلع درگاهیم اگر انقدر نشود که حدی را خواست شخص شود را بکس کاری باشد
 و کس را از آزادی پس یکصدی با رسولان و درشت گفته جواب داد که میان ما و شما جز شمشیر صلح نیست اگر اطاعت کنید و از
 کارهای زشت باز آید و کس پیش امیر مسعود فرستاده نوشته بنام ما آید از شما دست باز دارد و ترکمانان این ضمنی از
 زبان رسولان شنیده پیش آمدند و حرب صعب اتفاق افتاد عاقبت ترکمانان شکست یافته پشت بفرار و از نیت عقیب
 ایشان در آمده اهل و عیال ایشان را اسیر کرده و غنائم بسیار بدست آورد و در وقت مراجعت که جمیع یکصدی در پی ضمنت
 متفرق بودند ترکمانان از تنگهای کوه برآمده حمله بر لشکر یکصدی آورد و روانه و شبار و حرب قائم بود و یکصدی حسین بن علی
 را گفت جای استادن نیست حسین ثبات در زبده و جنگ قائم نمود بدست ترکمانان اسیر گشت و یکصدی که غنچه نزد امیر مسعود
 و امیر مسعود چون نفرین آمد خبر طغیان احمد بن مالکین رسید امیر مسعود با غنچه بن محمد علی را که سالار هندوان بود بر سر فرستاد
 و چون مقابل هم دیگر شدند جنگ در پیوست با غنچه کشته شد و لشکر او متفرق گشت چون این خبر امیر مسعود و سید مالک بن حسین
 که سپه سالار هندوان بود فرستاد و اورفته جنگ کرده احمد را شکست داد که از لشکر احمد بدست افتاد و کوش و مینی ویرانید و احمد
 بسنده که غنچه خواست از آب سنده گذر و اتفاقا سیلی رسیده او را در بود و غرق ساخت و چون آب او را بکنار انداخت
 سر او را بریده پیش ملک آورد و در ملک آنسر را نزد امیر مسعود فرستاد و در سینه سبع و عشرین کوشک نوبات تمام رسید و تخت
 زرین مرصع کجایه در آن کوشک نهادند و تاج زرین مرصع کجایه برین هفتاد و سن از بالا آن تخت بهنجری های طلا آویختند
 و سلطان بر آن تخت نشست آن تاج آویخته بر سر نهاده و بارعام داد و هم درین سال امیر مسعود و در اطل و علم داده و جمل فرستاد
 و خود بجانب هندوستان لشکر کشید چون بقلعه ناسی رسید آنقلعه را کشاد و ضمنت پیشمار بدست آورد و از آنجا و بقلعه
 سونی پست لشکر آورد و حاکم آن قلعه دنیال بهرام خبردار شده که غنچه در پیشاپس پنهان شد لشکر اسلام آن قلعه را مفتوح ساخته
 تمام تخاهارا برانداخته غنائم بسیار بدست آورد و چون خبر دنیال یافتند بر سر اورفتند و خبردار شده تنها بدر رفت و تمام لشکر
 او را قتل و اسیر کردند و از آنجا بدره رام توجه نمود و چون خبر یافت پیشکش بسیار فرستاده پیغام کرد که چون پیرو ضعیفم بخدایت
 نمیتوانم رسید امیر مسعود و عذر او را پذیرفته دست انداز داشت و امیر المومنین ابو محمد بن مسعود در اطل و علم داده و بلاهوز فرستاد
 و خود و نفرین مراجعت نمود و در سه شان و عشرین بجبت تدارک فساد ترکمانان از غزنین به پنج آمد و ترکمانان از شنیدن این خبر
 ولایت بلخ را گذاشته با طراف رقتند و درین اثنا خبر رسید که چون قدرخان مرده از پوزکنین که بجای او نشسته رعیت را متفرق و طرد

تمام ولایت تا مرز النهر شوریده است باینکه ولایت و النهر است آرد از آب چون گذشته روی بسوی ولایت
 ما در النهر آوردند تمام کشتان را در النهر خاسته بودند فانی کوه گریخت بجنگ پس نیامد چون چند روز برآمد خواجده بن محمد
 سید الصمد و دیگران پنج نامه فرستاد که داوود ترکمان با جمیعت تمام قصد بلخ نمود و دست آنقدر جمیعت و آلات حرب
 غارم که مقدار سیل او توانم کرد امیر محمود و ساعت از ولایت و النهر رجعت اختیار کرده روانه آمد و داوود ترکمان هم
 چند روز به بجانب ابرو شد امیر محمود پنج رسد بقایب داوود و کورگان رفت و از آنجا چند کس از دست علی قنبدی استقامت نزد
 امیر محمود آمدند و این علی قنبدی عیار و سنگر بود و دست و داری بسیاری در آن نواحی میگردید و امیر محمود و او با ملاحت خواند و
 قبول نکرد همچنان باز مطلق مشغول شد و قلع که در آن نواحی بود اهل عیال خود در آن قلعه برده حصا کردند امیر سید سکر
 تعین فرموده آن قلع را منساخت و او را نزد امیر محمود آورده بردار کردند چون ترکمانان خبر حرکت امیر محمود و بجانب مرو
 بشینند بطریق فرستاده و پیغام کردند که ما بنده و مطیع امیر گردیم و خواهی که ما را بخش شود و اهل و عیال را بخواهد تا به دست
 خویش بخشد دست ما را امیر محمود بخشایش را بپذیرد و داشت کس از پیشو که سردار ایشان بود فرستاد تا او را بگریزاند پس بعد
 از خطاب احوال شایسته گشتند و در آخر ایشان حسین ساخت برین جمله عدول و خود را یافته امیر محمود و از آنجا بهرات تو خیز
 در راه جمعی از ترکمانان باشکری امیر محمود و زده حتی چند قتل آورد و دو باره اسباب را بغارت برد و امیر محمود رجعت را بقایب
 ایشان فرستاد و هر را بقتل آوردند و اهل و عیال ایشان را اسیر کرد و با سرگای ایشان نزد امیر محمود آورد و امیر محمود تمام آن کرا
 بر خزان بار کرد و نزد فرستاد و پیغام کرد که هر که تقصیر میکند بفرای او این باشد پیغمبر خدا و جواب داد که ما خبر نداریم
 و آنجا در این خواستیم امیر خود کرد امیر سید از مرآت بدینجا بود و از پیشا بود و بطوش رفت و نزدیک طوش جمعی از ترکمانان پیش
 آمده جنگ کرد و اکثری قتل رسیدند و در وقت خبر آوردند که مردمان با در و حصار خود را بر ترکمانان و او را امیر محمود آن
 حصار را کشاد و مردم آنجا قتل آورد و در باره پیشا آورده و زیست آنجا کردند و چون بهار آمد در سینه شکستین را رباعه بنقص
 طفل ترکمانان بجانب ما و در وقت طفل خبر دادند و بجانب ترین ما و در وقت امیر محمود برگشته از راه مینه سوی مرشس آرد و ایا
 معینین خارج نمیداد و پیشا را زیست آورده و حصار را گشت و جمعی دیگر و دستها برید و حصار را ایشان ویران کرد و از آنجا بطرف
 و انغان حرکت کرد و چون با آنجا رسید ترکمانان از اطراف هجوم نموده از بهار بر لشکر خویش گرفتند امیر محمود و معینان ترتیب
 داده و مستقیمال بشتر ترکمانان بر لشکر با آلاسه در مقابل آمدند و جنگ عظیم کرد و او درین اثنا اکثر سالاران لشکر خویش برگشته
 بدشمن درآمدند و سلطان خود تمام را بیدار و آمد و چند کس از سرداران ترکمانان بضر بشتر و نیزه و گرزینداخت جمعی از
 لشکر خویش بدشمن درآمد و درین وقت هشت بمعمر داده و بجانب خویش فرار اختیار نمودند چون یکس نزد امیر محمود و از آنجا
 و مردمانی خود از آن سحر کرد و یکس را قدرت آن نبود که در عقب او آیند و او قه در هشت رمضان سنه احدی و شکستین و
 اربعه ماه رمی و از آنجا بروی آمد و چند کس از لشکر بایان با طعن شدند و از آنجا که از راه غور خویش در آمد سالاران کرب و ناگوار داشت

بمعه داده بودند علی و ابیه و حاجب بزرگ سیاهی و مکتبی حاجب هم را گرفته بصلای آورده پسندیدستان فرستاده و قلعه
 بند کرده همه در آن بند کردند امیر مسعود خواست که لشکر را بفرستد و در آن وقت بیستم رسانده و لشکر را با هم آورد و بر سر ترکمانان
 رفته سزای ایشان در دامن روزگار بنیض امیر مسعود در امارت بلخ داده و حاجب محمد بن عبد الصمد وزیر را با همبراه کرده
 بلخ فرستاد و از کین حاجب بجای او قعین نمود و چهار هزار کس را با همبراه کرده امیر محمد را با و هزار کس بجانب ملتان فرستاد
 و امیران و بار را بجانب کوه پای غزنین فرستاد و افغانان آنجا را که عاصی بودند نگاه دارد و نگذاشت که با نولایت حضرت
 رسانند و تمام خراسان محمود که در قلعه باو بود غزنین آورد و بر شتران بار کرده بجانب هند روان شد و هم از راه فرستاد
 تا برادرش امیر محمد را از قلعه ترخند پیش آورد و چون بر باطباریکه رسید غلامان او بفرمان رسید و شتران را غارت کردند و درین اثنا
 امیر محمد با آنجا رسید چون غلامان دانستند که این قیدی پیش میروند دیگرانکه امیری دیگر باشد بطورت نزد امیر محمد رفته راه را با دست
 قبول کردند و چون منوره بر سر امیر مسعود آمدند امیر مسعود در آن رباط حصاری شد و روز دیگر تمام لشکر هجوم کرده امیر مسعود را از درون
 رباط با یکبار آوردند و در بند کردند و در قلعه گیرانگاه داشتند و آنجا میبود تا بنا بر پنج یازدهم جمادی الاول سنه اثنی و ثلاثین و
 اربعه نامه از زبان امیر محمد پیغام در مرغ بکوبالوال کبری رسانیدند که امیر مسعود را کشته سر او نزد ما فرست که تو ال بموجب آن پیغام
 او را جدا کرده نزد امیر محمد فرستاد امیر محمد گریه بسیار کرد و آن مردم را که سخی کرده بودند ملاست نمود و کشته شهاب الدین الدوله
 و قطب الملک ابو الفتح مسعود و وین مسعود و چون خبر قتل امیر مسعود به لیسرا و امیر مسعود و در بدستان رسید خواست با تمام
 بجانب باریکه نفست نماید ابو نصر احمد بن محمد بن عبد الصمد و از آنان غرمت باز داشته بغزنین آورد و مردمان غرمتین هم باستقبال
 آمده لغزمت کردند و وقت نمودند و از آنجا لشکر انبوه بقتصد عم خود امیر محمد را بدین نواحی صفه ترتیب یافت و بجز
 و بر پوست تمام روز جنگ بود چون شب درآمد هر یک ازین خود حساب گرفته بجای خویش بگنود و امیر خود در آن شب بر اهل سید منصوبه که در لشکر
 کس فرستاده او را از خود دست چنانچه حاصل میزدند و در آنجا ایستاده بفتح میکرد و از پنج جانب ترو ترو روز دیگر طغیان قابل هم آمده و اقبال
 جدال دادند عاقبت فتح قرین حال میبود و گشته امیر محمد را بر سر خود احمد و سایر غلامان لشکر و سلیک شده با نواحی عقوبت بقتل رسید و امیر مسعود
 آنجا را بطو و باز را بر نهاده بفتح با دو سوم ساخت و تابوت پدر و برادران خود را بفرمود تا از کوی بغزنین آورد و در آن فتح در ما
 شهبان سنه اثنی و ثلاثین و اربعه نامه بود و در سنه ثلاث و ثلاثین و اربعه نامه مود و از آنجا احمد عبد الصمد بخجیده و در قلعه غزنین محبوس
 ساخت و او در آن حبس بود و ابو طاهر بن محمد ستونی را بوزارت برگزید و هم دین سال ابو نصر محمد بن احمد را بحرب تا محمد بن محمود
 بجانب هند فرستاد و نامی در آن حرب کشته شد و در سنه اربع و ثلاثین و اربعه نامه امیر مسعود و از کین را بطحریستان فرستاد و از کین
 چون بطحریستان رسید خبر یافت که میرداد ترکمان با سن آمده هست لشکر بر او کشید چون قریب باد شد و او خبر داشت که لشکر
 آنجا گذاشته با معده و چند بدرفت از کین از عقب و در آمده کس بسیار را از لشکر او قتل آورد و از آنجا بشهر بلخ آمده بلخ را گرفت
 و خطبه بنام امیر مسعود خواند و چون گاه ترکمانان قصد او کرده نزد یک بلخ آمدند چون او سپاه بسیار داشت از آنجا میبود و در

خواست چون التماس او در معرض قبول نیفتاد و با جمیع خویش از بیخ بغیرین آمده و در سه خصل ملائمتی اربعه با بغوی بعضی از ابوعلی کو توالت مغزین بنجیده محبوبس ساخت آخر چون بی گمانی او معلوم گرداد از بقید آورده دیوان ملکات کو توالت مغزین ساخت و سوسو بر می دیوان که قبل ازین دیوان بود حبس کرد تا در حبس بمرد و از کین جز برای بد خاطر نشان امیر مودود کرد و در او در حضور خود گردون زد و در سینه ست و ثلثین و اربعه باغوی را بر ظاهر وزیر فرمان یافت و خواجہ ایام سید ابو الفتح عبدالرزاق بن احمد بن حسین سجای ابووزارت نشست و بهمدین سال طغرل حاجب را بسوی پست فرستاد طغرل تا سیستان رفت و برادر ابو الفضل و زکی ابو منصور را امیر ساخته بغیرین آورد و در سه خصل و ثلثین و اربعه باغوی را با جمیع تنوید بغیرین آورد و در سینه پست گذشت و در باطام غارت کرد و لشکر بغیرین بایشان رسیده قتال عظیم بدست داد و ترکمانان بهزیمت رفته اکثر قتل رسیدند بعد ازین فتح طغرل بجانب گریس فرستاد ترکمانان و ولایت را که ایشان را سرخ کلا و گنجه تندی گشت و کس بسیار را امیر ساخته بغیرین آورد و در سینه ثمان و ثلثین و اربعه باغوی را بر ظاهر امیر مودود و طغرل را باز بلشکر انوہ باخجانب فرستاد چون به بکنا با رسید اظهار عصیان نمود و این خبر کو با امیر مودود رسید کسی از جمیع استالمت نزد او فرستاد و طغرل در جواب گفت که چون حاجت کرد و ملازمت امیر از من بخواهی توانم ملازمت رسید بعد از آن امیر مودود و طغرل بنیج نزد او و هزار سوار و طلب طغرل فرستاد و چون علی بن بیج نزدیک طغرل رسید طغرل با تنی چند گریخت و طغرل در لشکر او در آمد غارت کرد و چند کس را گرفته بغیرین آورد و بهمدین سال حاجب بزرگ بانگیان را بجانب خور فرستاد چون بخور روان شد شبی چرا همراه کرده بخصا ابوعلی رسید آنخصا را بکشا و ابوعلی را و لشکر ساخت و این خصاری بود که هفتصد سال کسی بران دست نیافت و و شیر کج ابوعلی را غل در گردون انداخته بغیرین آورد و بهمدین سال امیر مودود و امیر حاجب بانگیان را بر سر هر یک سال که سپه سالار ترکمانان بود فرستاد و در فراخی پست طرفین بهر رسید و جنگ کرد و ترکمانان بهزیمت رفتند و در سه خصل و ثلثین و اربعه باغوی را طغیان و در زید امیر مودود و حاجب بزرگ بانگیان را بر سر او فرستاد و در جنگ کرده شکست یافت و بعد چنگاه از راه اطلالت و رانده خرج قبول نمود و امیر حاجب برگشته بغیرین آمده و در سینه الحین و اربعه باغوی را بر سر او فرستاد و امیر مودود و امیر حاجب بنجیده را در کین خلق طغرل علم داد و ابو القاسم محمود را بجانب لاهور و منصور را بجانب پسر فرستاد ابوعلی حسن کو توالت مغزین را بهندوستان فرستاد و تار فتنه کشانی را مالش و ابوعلی اقلعه باهید و دینا و چون آهنگین حاکم آن قلعه خراجت جبرده و بگنجت و جراسه سالانه بند و آن که در زمان سلطان محمود خفته تا کرده و عمری در ملازمت گذرانیده بود بواسطه بعضی امیر بنجیده که رنجیده بهندوستان آمده و در کوتهای کشمیر میبود که توالت کس پیش او فرستاد و استالمت بسیار نموده پیش خود طلبیده و قول و عهد داده بغیرین فرستاد و امیر مودود و در مقام التفات آمده بتسلی او نمود و درین مدت که ابوعلی کو توالت در بهند بود و دشمنان او از روی حسد چیزهای متیج از او با امیر مودود رسانیده بودند چون ابوعلی کو توالت بغیرین آمد امیر مودود فرمود تا او را بنجیده کرد و بیکر حسن کجیل سپرد و بعد از چند روز اعدا او را در آن حبس گشتند و چون بی خصیت امیر مودود از بحکاب این فعل نموده بود و در مقام انضاء آنکس شده امیر را

هر روز ترغیب و تحریک سفر می نمودند که اگر میسر از غرضین بدرزد و این علی ایشان سستی را ندو حاجت امیر سر کابل اختیار نموده چون
 بقلعه ساکو رسید بیماری قویج میسر میسر و در بر دوا این مرض قوت میگرفت و ناچار امیر بود و قهر من مراحت نمود چون بغیرین
 رسید و عین ابن بیاضی میرک الکلیف کرد که ابوعلی کو قتل از او بر آورد و حاضر کن میرک کیل جیل پیش آورده مهلت میبخت
 بطبیعه بنو که میبخت که شد بود که امیر بود و دست و چهارم حبس شد جدیدی و اربعین و اربعه از عالم رفت ایام حکومت بود و
 بیش سال رسید و پسرش محمد بن بود و در کس سال السبی علی بن بیج بر تخت سلطنت نشست بغداد روزی امای امای انقلاب
 یافت علی بن مسعود السلطنت برداشتند و ذکر علی بن مسعود و چون حکومت رسید و بنیوقت عبدالرزاق بن احمد میسر
 که او را امیر بود و دنا فرودستان کرده بود و بقلعه که میان است او بنفرین واقع شد رسید و معلوم کرد عبدالرشید لغیر بود
 امیر بود و درین قلعه محمد بن شمس عبدالرشید از غرضین بر آورده و بیادشاهی قبول کرد و لشکر از اینا بایا عت او خانه از
 همه حجت گرفته ایام حکومت علی اقریب شد ماه است و ذکر عبدالرشید بن مسعود و چون حکومت رسید با اتفاق
 عبدالرزاق و دیگر لشکر این روزی غرضین آورده چون نزدیک بغیرین رسیدند علی بن مسعود جنگ ناکرده که حجت و عبدالرشید
 حاکم شد و طغرل حاجب را که از لشکر شدگان سلطان محمود بود و سیستان فرستاد و طغرل سیستان را سر ساخته جمعیت تمام میرساند
 و از آنجا بقصد امیر عبدالرشید روی بغیرین آورد و کربا و عذر می نماید چون نزدیک بغیرین رسید امیر عبدالرشید از عذر او آگاه
 شده با متعلقان خود بغیرین و رآده متحصن گشت و طغرل شهر را گرفته امیر عبدالرشید را با دیگر دلا و سلطان محمود بقتل رسانید
 و قهر مسعود را در حبس خود آورده و روزی بر تخت نشست مدام داده بود که جمعی از اینها را ان پر دل غیرت را که از فرموده در آرد و را
 بزخم شمشیر پاره پاره کردند و بر خاک نداشتند و ایام حکومت او چهار سال رسید و ذکر شمس بن مسعود و چون طغرل
 بقتل رسید مدام و اعیان دولت فرخ زاد را که محمد بن بود از بند بر آورده بر تخت اجلاس داد و دلا و سلاطین جمعی عظیم
 بقصد بغیرین آمده خواستند که دین و قوت و سبدری نمایند و فرخ را از دست قبال ایشان رفته اکثری را بقتل آورد
 و چندی را از اعیان امیر ساخته پیش امیر فرخ زاد حاضر ساخت امیر حکم بحبس ایشان فرموده و مرتبه دیگر الپ از سلان لشکر
 عظیم گما کرده بغیرنایان محاربه نموده غالب آمد و بسیار امیر و از آن غرضین امیر کرده بخراسان بر و آخر بصلح قرار یافت امیر طغین
 خلاص شد و چون مدت شش سال از حکومت فرخ زاد گذشت از عالم فانی انتقال نموده برادر او ابراهیم بن مسعود بجای او
 بحکومت نشست و ذکر ابراهیم بن مسعود و بن سلطان محمود و ابد و شاه و از ابد و بحسین بن برید و ابد و است راستی
 شهرت داشت و خطرا بغایت خوب میبخت و هر سال یک صحت نوشته با موال بسیار که فرستاد و بقصد چون او را
 با سلاطین اتفاق افتاد و از آنجا بطرح جمع کرده و به بند وستان آورده بسیاری از طالع و بقیع را مستخرج ساخته از جمله
 شهری بود و در نهایت آبادانی متوطنان آن از شغل خراسانیان بود و که از فراسایان ایشان را از خراسان خارج کرده بود و در آن
 شهر حوضی بود که قطر آن نیم فرسنگ بود هر چند آدمی و دواشی از آن آب بخورد و هیچ نقصان در آن آب مری نمی شد و از اکثریت

جنگل کرد و در آن قلعه بود راه آمد و شد بند بود و پنجان شهر را بنود و غلبه فتوح ساخته صدره را کشتل میکرد بغیرین آورد و دستانم کرد
 برین قیاس باید کرد و وفات او در سنه احدی و ثانیین ایدمانه بود مدت حکومت او سی سال بقول صاحب جنگی چهل و دو سال بود
 و ذکر مسعود بن ابراهیم بعد از پدر قاتم مقام شد و سلطان جلال الدین غیاث گشت زیاده برین احوال و بنظر
 نیامده مدت حکومت او شانزده سال بود ذکر ارسلاان شاه بن مسعود بن ابراهیم بعد از پدر با نشین شد و بر سر
 حکومت استقرار جست جمیع برادران خود را گرفته بنزد کرد مگر بهرام شاه که گر خیمه پیش سلطان بنجر رفت هر چند در باب بهرام شاه بود
 و الحاح کرد و ارسلاان شاه قبول نمود و ما قبت سلطان بنجر را لشکر انبوه بر سر ارسلاان شاه آمد چون یک نفر سگی خرمن رسید
 ارسلاان شاه با سی هزار کس برآمده چون مصاف و جنگ عظیم اتفاق افتاد و ارسلاان شاه بهر میت خورده و پیوسته ستان رفت
 سلطان بنجر بغیرین آمد چهل و دو روز اینجا وقت نمود و آن ولایت را به بهرام شاه از زانی داشته و ولایت خود مراجعت نمود و
 ارسلاان شاه از مراجعت سلطان بنجر واقف گشته با لشکر بسیار از پیوسته بغیرین آمده بهرام شاه تاب مقاومت نیامد و رفته
 بغیرین را گذاشته بقلعه با میان رفت و بقوت مد و سلطان بنجر باز بر سر بغیرین آمد ارسلاان شاه از خوف لشکر سلطان بنجر شهر را
 خالی کرده بگوشه رفت لشکر سلطان بنجر بقایا و رفته او را بدست آورده برادرش بهرام شاه ببردند و او از دست برادرش ملک
 شده مدت سلطنت او سه سال و ذکر بهرام شاه بن مسعود بن ابراهیم او بادشاه صاحب شوکت بود و با علم و فضل
 صحبت داشتی شیخ شانی نیز از شمار بنام او گفته و در زمان او کتب بسیار تصنیف شد کلید و منه بنام او تالیف یافته و در
 روز جلوس او سید حسن غزنوی قصیده گفت که سلطان اینست مطلع ندای برآمد بهشت آسمان چو که بهرام شاه است شایسته
 و لشکر با بدیار بند کشیده جایها را که ارسلاان او بران دست نیافته بودند تسخیر در آورد و یکی از امرای خود را بضبط مالک
 هندوستان گذاشته بغیرین مراجعت نمود بعد طول مدت آن شخص کفران نعمت و زبده راه عصیان پیش گرفت بهرام شاه
 ازین خبر قصیده دفع آورد و هندوستان آورد چون بهلطان رسید بغیرین را بحرب اتفاق افتاد از شاست یعنی آن شخص قتل
 شده بقتل رسید مرتبه دیگر ولایت هندوستان بنجر و مضبوط بهرام شاه گشت و در سنه سبع و اربعین و خست سال از عالم رفت
 مدت حکومت او سی و پنج سال بود ذکر خسرو شاه بن بهرام شاه بن مسعود بن ابراهیم بعد از پدر سلطنت
 رسید چون علاء الدین حسین غوری متوجه ترین شد و اگر خیمه هندوستان رفت و در راه بود بکومت انتقال نمود و یکی
 علاء الدین حسین مراجعت اختیار کرد و خسرو شاه باز بغیرین آمد چون غزنویان سلطان بنجر را گرفته متوجه بغیرین شدند و خسرو
 طاقت مقاومت نیامد و راه را از انجا در سنه خمس و خمیس و خست سال در گذشت مدت حکومت او بیست و شال بود
 و ذکر خسرو ملک بن خسرو شاه بعد از انتقال پدر در راه جلوس یافت بکومت و جمیع اقصاف داشت و ازین پس پیش
 طرب مشغول بود و ملک کالی در ملک راه یافت لطف هم در آن تخت و ملک او خلل نمود و در کتب تاریخ از ایشان که بود
 و چون سلطان مغز الدین محمد سام غزنین را تخته گاه ساخت لشکر بجانب هند کشید و با سیلای تمام نزدیک لاهور آمد و خسرو ملک

امان طلیعه و در سنه ثلاث و تاثير في خمسين آت زردا و رفت سلطان مغر الدين محمد اورا بفرستادن فرستاده شربت فنا چنانچه اند
بیت حکومت اوست و هشت سال بود دولت غزنویان سپری شد و سلطنت از خاندان ایشان انتقال کرد و الله اعلم
طبقه سلاطین دلی ذکر سلطان مغر الدین محمد صاحب غوری که بشهاب الدین شتهار داشت او را بر سر بود
شمس الدین نام شهر از که او را بعد از سلطنت عیاش الدین گفتندی بعد از آن سلطان عیاش الدین به سلطنت غور رسید بعضی
ولایات در تصرف آورد و برادر خود و سلطان مغر الدین در تنگنا با او کلاه کشید که داشت چون سلطان مغر الدین ماکم تنگنا باو شد و اتم از
تنگنا باو بر غزنین لشکر کشید میخواست آن ولایت را تحت میداد و دشمنو منسلح و ستیزه جسته غزنین سلطان عیاش الدین فتح کرد
و برادر خود و سلطان مغر الدین محمد را گذاشت چون در سنه سبعین و خمسائه مجری سلطان مغر الدین بنیاب برادر بجایکوت غزنین رسید باز
یکسال لشکر بجانب او برده ملتان را از دست قرا سلب کرد و متصرف شد و طاقت نداشت در حد باراجتخصن سید صدر روز محارب که گرفتند
آخر فتح شد و ملتان نیز مسخر گشت و اوج و ملتان را خواهل علی کرخ نموده بجانب غزنین مراجعت نمود و در سنه اربع و سبعین و
خمسائه باز باج و ملتان آمده از راه ریگستان بجانب گرجان حیلست کرد و برای بهمیم که حکم آن ولایت بود در مقابل آمد و بعد
از مقاتله شکست بر سلطان افتاد و سلطان بجهت بسیار نفرین رفته دزدی چند قرار گرفت و در سنه خمسین و خمسائه بجانب
پشاور که کتب سلف به بگرام و بر سور و دشوار مشهور است لشکر را بر ده شیران ناحیه کرد و وسایل دیگر بر سر لاهور رفت و سلطان خسرو
که از نسل سلطان محمود غزنوی بود و حکومت لاهور داشت در قلعه حصص شد بعد از رسل و رسائل خسرو ملک پسر خود را بیا یک بزنجیر
فیل پیشکش فرستاد و سلطان مغر الدین صلح نموده مراجعت کرد و دو سال دیگر بطرف دیول که بندر تهست لشکر برده تمام بلاد کنجا
بحر را ضبط آورده اموال فراوان گرفته برگشت و در سنه ثمانین و خمسائه بار دیگر بولایت لاهور درآمد و خسرو ملک را تحصن شد
و سلطان مغر الدین فواجی لاهور را غارت و تاراج کرده قلعه سیالکوٹ را که میان آب راوی و آب چناب است بنا نهاده
حصین خر میل را مستعد و قلعه ای داده مراجعت نمود و بعد از آن خسرو ملک با اتفاق که کوکان و دیگر قبائل حضار سیالکوٹ را
در تنه محاصره نموده بی یل مراد معاودت کرد و سلطان مغر الدین در سنه ثمانین و خمسائه باز بلال نور آمد و خسرو ملک تحصن شد
و چند دن تلاش کرد تا آخر از وی غیر ملاقات سلطان مغر الدین مشتافت و سلطان او را با جو و بغرنین برده پیش برادر خود عیاش الدین
بغیر از کوه فرستاد و عیاش الدین او را در یکی از خلایع غرجهستان مجبوس کرد و در آن حبس در گذشت و سلطان مغر الدین
لاهور را به قلی کرناخ که حاکم ملتان بود خواه کرده بازگشت و در سنه سبع و ثمانین و خمسائه باز از غزنین عزیمت هندوستان کرد و
قلعه سرهند را گردان زمان شوکگاه راجه کا عظیم الشان بود مسخر کرده ضیاء الدین توکل را باینکار در دست سوار که همه چیزه و نتخابه
بودند در آن قلعه گذاشته سه سامان قلعه داری داد و چون خواست مراجعت نماید که خبر آمدن رای پتور را که راجه اجیره پوشیده اشتغال
نموده در موضع نراین کنار آب سهرستی که هفت کروی همانیر باشد الحال جزاوری شتهار وار و چیل کروی دلی است مقابل
عظیم شد و شکست باشکوه اسلام افتاد و سلطان دوران معرکه جلاد نهاد و که ماندی رای برادر پتور را که والی دلی بود و قبل

سوار پیش روی سیکر وزیر بر دین زد و او نیز بر سلطان زده باز وی سلطان را مجروح ساخت و نزد یک بود که سلطان را
 اسب در ایستاد و خلع بپاوه سلطان را در یافته در عقب سلطان بر اسب نشست و سلطان را در گرفته از جنگ گاه بر آورده و بشکاف
 رسانید و غوغای کار از آن آمدن سلطان در شکلیان بود و فرستاد و سلطان بنوعین رفت لری پتور آمده قلعه سر بند را که
 ضیاء الدین توکلی در آنجا بود و یک سال و یک ماه محاصره نموده بصلح گرفت و در سنه ثمان ثمانین خستمانه سلطان مغر الدین
 باز متوجه هندوستان شد و در همان موضع نراین که سابقاً محارب شده بود با پتور را مقابل شد در جنگ عظیم اتفاق افتاد
 سلطان لشکر خود را چهار فرج ساخت و بدفعات جنگ کرده نظریافت و پتور را گرفتار شد به قتل رسید و کماندی برای بهار و
 در جنگ مغلوب گشت نه قلعه سرستی و دانه سی را فتح کرده و جبر را که دارالملک پتور را بود و فارت و تاراج و اسیر نمود و ملک قطب الدین
 ایک را که غلام در گزیده او بود در قصبه که ام که مقدار کرد و سی دلی است گذاشته که سوالات که سال هندوستان است شیب
 و تاراج داد و بنوعین رفت و هم در سنه مذکور ملک قطب الدین ایک قلعه دلی و پرت را اسخر ساخت و از تصرف خویشان
 پتور را که کماندی برای بر آورده و در سنه شش و ثمانین خستمانه قلعه کول را اسخر کرده دلی را دارالملک ساخت و این قرار گرفت
 و اطراف و نواحی دلی را در ضبط در آورد و ازین تاریخ دلی تحکماً سلاطین شد در سنه مذکور سلطان مغر الدین از غرضین باز
 غومت هندوستان کرده متوجه قنوج شد و برای چند که والی قنوج بود و میسر و چندیل داشت استقبال ننموده و در نواحی قصبه
 چند را در آنجا و محارب نموده شکست یافت و فیصلان مشغول بدست افتادند و سلطان ملک قطب الدین او دلی گذاشته باغاً کثیر
 فتح و فیروزی بنوعین رفت و ملک قطب الدین ایک قلعه تنگ و گالیا و داون اسخر ساخت و لشکر بهار و گجرات برده و مقام سلطان را
 از برای سیم و دیو و آنجا کشیده غلام موفور بهت آورده سلطان مغر الدین در طوس و خراسان و که خبر فوت برادر بزرگ و که سلطان ضیاء الدین
 و اسم بادشاهی بر بود و سید متوجه جافیشین شهر اطراف بقدیم رسانیده و مالک برادر خود را بر خویشان قسمت کرد برین پنج تحت فیرو
 کوه و غور بفرزاده خویش ملک ضیاء الدین داد که داماد سلطان ضیاء الدین بود و دست قمره و اسفرا برین با سلطان محمد بن الدین
 داد و حکومت برات و توابع را بر ناصر الدین غازی که خواهر زاده بود تسلیم داشت و از آنجا و بنوعین رفت و استعدا و تمام با لشکر خوارزم رفت و
 خوارزم شاه منیر گشته بخوارزم در آنجا چون سلطان خوارزم رسید و چند و چون گفتن که از آنجا چون بطرف شرقی خوارزم طحیان کند
 اصل خوارزم بر کلب آن آب آغا و جنگ کردند چند از اماران غوری درین محارب بشهادت رسیدند چون فتح خوارزم
 عیث نشاند از خوارزم و شطاحیون بطرف بلخ مراجعت کرد و لشکر خطا و ملوک ترکستان که بعد و سلطان محمد خوارزم شاه و کماند
 همچون آمده بودند پس راه سلطان مغر الدین گرفتند چون سلطان آمد خود رسید میان هر دو لشکر محارب عظیم رفت سلطان
 درین جنگ داد مردی و مردانگی داده با صدها سوار با و مانده بود و تردد کرد و چون تاب مقاومت نماند و قلعه خود را داده
 متحصن شد سلطان بصلح قلعه داده و امان خواسته مراجعت بنوعین نمود و درین وقت طائفه که کمران در نواحی لاهور
 عصیان ظاهر کردند سلطان بر سر کمران لشکر کشید و قطب الدین ایک نیز از دلی بخیرست رسید که کمران را با

و او ده ناز بقبرین مراجعت نمود در صحن مراجعت در دلیک نام دمی از توابع غرین از دست فدایی که کبران مشید شد این منطقه
 تا پنج او گشته از بسیت شهادت ملک بحر و بر شهاب الدین که کبر استای جهان بچو او نیا یک بد سوم از غره شعبان سال
 سیصد و دویست و ده غرین بمنزل ابیک بد ایام سلطنت او از ابتدا غرین تا آخر عمری دو و دو سال و چند ماه بود و از بغیر
 یک تفر و است نامد گویند خزان بسیار از زر و نقره و جواهر از و مانده از جلیه یا نقد من الماس که از جواهر نفیس است مانده بود و دیگر تفر
 و اموال را ازین قیاس توان نمود مرتبه سفر بند نموده است و دو مرتبه شکست یافته و دیگر کامیاب شده با و شاه عادل
 خدا ترس مشفق بر خلائق بود و علما و صلحا را عزت میداشت و خدمت میکرد و کسر سلطان قطب الدین ابیک
 غلام سلطان مغر الدین سام بود و در اول که او را از ترکستان آوردند قاضی فخر الدین عبدالغفری کوفی که از اولاد
 امام ابو حنیفه کوفی بود خرید و با فرزندان او قرآن خوانده کتب آداب که بعد از آن یکی از ابرار ان اورا بعینت بسیار خرید و بخت
 از و سلطان مغر الدین بغرین آورد سلطان او را از آن تاجر بهای وافر خرید چون انگشت خضر او شکسته بود و ابیک گفتند
 خدمت سلطان را از روی شعور و اخلاص بتقدیم رسانیدی چنانچه در اندک مدت اختصاص تمام حاصل کرد و آورده اند
 که شی سلطان مغر الدین نرمی آراست و با نزدیکان و مقریان خویش مجلسی داشت و در آن بزم انعام بسیار تمام نزدیکان
 و خاصان خود فرمود ملک قطب الدین را نیز انعام و عطایا اختصاص داد چون مجلس منسخ یافت ملک قطب الدین
 آنچه با انعام یافته بود همه را بر افرایشان و اهل خدمت قسمت کرد و صیاح که این خبر سلطان رسید از وی پسندید و او را
 بخواخت و بر مرتبه امارت رسانید و بحدیات حضور و پیش تخت مرفوزارش و او تمام کار خود را در پیش او بمانی که سلاطین غر و غرین
 و بیامیان بهت دفع سلطان شاه خوارزمی بجانب خراسان لشکر کشیدند ملک قطب الدین ابیک ترک برده و در حدود
 مرو یعنی آب مرغاب با فوج سلطان شاه ملاقی شده و او جلالت و شهادت و او چون کم خفیت بود دست آنها و آمد
 و او پیش سلطان شاه بر دین سلطان او را مقید فرمود چون میان سلاطین غر سلطان شاه محاربه و سب و سلطان شاه
 مغر هم ملک قطب الدین را بندگان سلطان مغر الدین محمد سام باخته بند آیین بر او شتر انداخته ملازمت سلطان او را
 سلطان مغر الدین محمد سام و را اگر امده تشریفات و انعامات فرمود چون از زمین بغرین مراجعت نمود و بدین است خود او را
 در کرامت داشت و کارهای که ملک قطب الدین در ایام حیات سلطان کرده است مذکور شده بعد از شهادت سلطان او را
 عیث الدین محمد که خلف صدق سلطان عیث الدین محمد است از فرزند و کوه بهت ملک قطب الدین خبر عیث الدین با و عیث
 فرستاد و خطاب سلطانی مخاطب ساخت و در سه اشئ و ثمانه اندو بی بلاهور که در غره شعبان سیزدهم ماه دین قدر سه
 مذکور بر تخت سلطنت جلوس فرموده و در پیش و بختایش کشاد و دو و دو و او چنانچه الکما انعام فرمود و مستحق
 زیاده از آنچه و جو صلا او نموده عطا نمود و درین باب بهار الدین اوس کی که از فضلا می عصر او بود گفته است
 ای بخشش ملک تو در جهان آورده که گمان گفت تو کار بجان آورده از رشک گفت تو خون گرفته دل کان بد و در لیل بهانه

در بیان

در میان آورد و مردم او را قطب الدین ملک بخش شمس می گفتند و نام او را بلور می گفتند و چون او را خواستار ایشان کردند
اوست او را کل قطب الدین گویند یکی بجان سر می مفتوح و لایم مکتور اندر گویند یعنی قطب الدین زمانه بعد از دست میا
او و تاج الدین یلدر و دیگر یکی از بندگان مغربی بود و بعد از سلطان مغر الدین حاکم غزنین شده اسم با دستهای بر خور و اخلاق
کرد و بود و بر سر او را رخا هست رفت و قصد یکدیگر نمود و آتش محاربا فرو قصد و بعد از جدال و قتال تاج الدین شهر گشته
بکرمان رفت و سلطان قطب الدین بغرنین رفت چهل روز اقامت نموده بلور و عیب مشغول فرمود چنانکه از کثرت کتور
و غفلت او مردم غرنین در خجسته کس سلطان تاج الدین فرستاده او را طلبیدند و چون سلطان تاج الدین بناگاه
رسید سلطان قطب الدین تاب نیاورد و از راه سنگ سوراخ بلاهور آمد و سبب چو سلطان مرغان از باشت
از سبب قتل و بجز از سرش تاج که به دور سینه سپید و سبب آمد در چوگان بازی با اسب افتاد و گویند زمین بیست
آمده قالب تکی ساخت مدت ملک او از فتح دلی تا آخر عمر بیست سال و از انجمله بادشاهی او چهار سال بود و چون
بهفت نفر از غلامان و امرای سلطان شهاب الدین سام سلطنت رسیدند ذکر ایشان درین محل مناسب نمود
فهم که سلطان تاج الدین یلدر و زو با و شاه بزرگ و کریم و صاحب اخلاق حیدر بود و جمال وافر داشت
او را خورد و سال سلطان مغر الدین فرید و بقریب خدمت اختصاص داده مرتبه او بزرگ گردانید و از سائر بندگان بقیات
و انکسار ممتاز ساخت چون بمرتبه امارت رسانید کرمان و سمرقند و درو چاگیر و او در هرگاه سلطان را در سفر میبرد و در
بکرمان منزل افتاده ملک تاج الدین جمله امر را ضابطت کرد و دیگر از کلاه و قبا تشریف داد و در باب جمله ششم و از
حالت هر واحد انعام فرمودی داد و دو دختر داشت بفرمان سلطان یک دختر او در جلاله سلطان قطب الدین ابیک
بود و دیگر در جلاله ملک ناصر الدین قباچه و ملک تاج الدین را و دوسر بود یکی را معلوم سپرده بود و معلوم بقصد تادیب کوزه بر داشت
و بر سر او ز و چون پسر اجل سیده بود و بمان ضرب وفات یافت چون خبر ملک تاج الدین سیده علم را خرج بر او داد و بیع
فرمود گفت تا و الله پسر را خبر نشده باید که زود و تنواری شده سفر اختیار نمائی و این حکایت در تمل واضح است چنانکه سلطان
مغر الدین در آخر ایام سلطنت چون بکرمان آمد ملک تاج الدین یلدر را بسوت خاص مخصوص گردانید و او نشانه سیاه
داد و در خاطرش این بود که بعد از نقل سلطان و بعد غزنین او باشد چون سلطان وفات یافت ملک و امر از ترک
خواستند که سلطان غیاث الدین محمود بن محمد سام را از حد و دیگر سیر طلبیده در غزنین بر تخت محم و اجلاس فرمایند و بپای
فلم آورده با سلطان غیاث الدین محمود عرض داشت کردند سلطان حیات الدین محمود در جواب نوشت که من
چند خود که فروزه کوه و ممالک خود را با اولی بریت سلطان تاج الدین را خلعت فرستاده خط معن داد و تخت غزنین
حوال فرمود بکرمان فرمان ملک تاج الدین در غزنین آمده بر تخت نشست و آن ممالک را در ضبط خود آورد و یکبار
دیگر از غزنین جدا افتاد و باز استقرار گرفت و با سلطان قطب الدین ابیک در حد و پنجاب مصافح کرد و گشت یافت

و غرض بن تصرف سلطان قطب الدین و آید و باز بکومت غزنین رسید چنانچه گذشت و بکبار و سرداران و غنیان الدین بر
 هرات لشکر فرستاد و بر ملک هرات غزالدین حسین خرمیل غالب گشت و بیکر تبه بطرف سیستان لشکر برده سیستان را
 محاصره کرده با ملک تاج حزب و صلح نموده برگشت و در اثنای راه با ملک نصیر الدین حسین میرنکار مخالفت نموده محاربه کرده
 شکست یافت و بعد از چند گاه بهندوستان لشکر کشید مدت حکومت او سه سال بود و ذکر سلطان ناصر الدین قباچه
 و از بنده کان سلطان ناصر الدین است با و شاه بزرگ و رعایت کیاست و تمیز و خد اقت بود و در جمیع مراتب اشتغال داشت
 سلطان کرده بود و در لشکر داری ملک و قوت تمام پیدا کرده چون سلطان ناصر الدین را با لشکر خطا محاربه افتاد و ملک
 ناصر الدین تمیز که مقطع اجه بود و در آن قتال شهادت یافت ملک ناصر الدین قباچه را بجای او و راجه نصیب فرمود و او داماد
 سلطان قطب الدین بود و بدو دختر بجزا و وفات سلطان قطب الدین اجه و ملتان را و سائر قلاع و قصبات و ملکات
 سنده و سمرهند و کرام تاسمستی در تصرف خود در آورده چند مرتبه لاهور را در تصرف آورد و با لشکر سلطان تاج الدین ملید و
 که از غزنین می آمد محاربه کرده یک بار از پیشین خواجہ سوند الملک سنجری که وزیر ملک غزنین بود و منبرم گشت چون ملک سنده
 بروی فرار گرفت بسیار از اکابر خراسان و غور و غزنین از مر حاده چنگیز خان بخدمت او پیوستند و در حق هر یک از
 ایشان انعام و اگر کم سبندول فرموده و در سده احدی و دهمین و سیمانه لشکر مغول آمده شهر ملتان را چهل روز محاصره
 داشتند سلطان ناصر الدین درین وقت در خزانه بکشد و خلق را با احسان و انعام بنواخت و خیلی آثار جلالت و مروا گئی
 بپهنور آورد و بعد از این یک سال و ششماه لشکر خلیج و لشکر خوارزم بر بوسستان که بسبب سوان اشتبار دارد و استیلا یافته ملک
 ناصر الدین روی بدفع ایشان آورده محاربه عظیم نمود آخر الامر لشکر مخالف منهدم گشت و خان خلیج مقتول گردید و سلطان
 ناصر الدین از اجه ملتان باز آمد و بقید احوال در ذکر سلطان بهاء الدین طغرل مذکور است مدت حکومت او بیست و دو سال
 ذکر سلطان بهاء الدین طغرل از بنده کان کبار و اماران و امداد سلطان مغز الدین محمد سام بود و او اصناف
 حمیده و اخلاق مرضیه بسیار داشت چون سلطان مغز الدین محمد سام قلعہ بکرا فتح کرده ملک بهاء الدین طغرل تفویض
 فرمود در ولایت میانہ حصاری بنا کرده آنجا سکونت اختیار نمود و پیشه بجانب گوالیار سواری میفرمود و نواحی گوالیار را
 می یافت چون سلطان مغز الدین محمد سام در وقت مراجعت از پای حصار گوالیار بیک بهاء الدین طغرل فرمود که اگر این
 قلعہ متوج شود ترا تسلیم نمود و بدو فرستگ گوالیار حصاری مستحکم بنام نمود و با جمیع خود آنجا می بود و او ایدم نواحی از پای
 چون مدت یک سال برین برآمد و کار و بار بر اهل قلعہ تنگ شده رسولان با تحف و دیباچه و سلطان قطب الدین ابیک
 فرستادند و قلعہ را تسلیم نمودند یعنی باعث عداوت میان سلطان قطب الدین ابیک و ملک بهاء الدین طغرل شد و
 آنکه مدت در گذشت ذکر ملک بنجینا الدین ظفری از اکابر بلاد غور و کریم بود و از سخاوت و شجاعت و امانیت را
 بهر تمام داشت در عهد سلطان مغز الدین محمد سام بغزنین رسید و از آنجا بهندوستان آمد و بخدمت ملک مغظم سام الدین

و علی که بعضی بزرگواران میان دو آب و آن روی آب گنگ در جاگیر او مقرب و پیوست چون مجد و آثار جلالت و شجاعت
از و نظیر و آمد اقطاع کنبه و پتالی با و مسلم شد و از بس که قطره کردن مرود نمودن جلده و لیر بود و اتم لطیف بهار و منیر سحر
سینر و دو آن نواحی می تاخت و انواع حیات پیوست می آورد و چون آثار جلالت و مروت و انگی او بسبب سلطان قطب الدین
رسید شریف بادشاهی و لای سلطنت جنت او فرستاد و ملک اختیار الدین با عانت توجه و التفات سلطان
قطب الدین حصار بهار را کشاد و آن ولایت را منسوب و تاراج داد و غنیمت بسیار بدست آورد و ده سالگنان آن مقام را که
همه بر بهتان پرور و ترافیع بود و سر تراشیده میداشتند علت تنج بیدریغ کرد و اینده بر زبان چند مدرسه بهار را که بیدریغ
علم بوده است بهار را شتمار کوفه بعد از آن چون بخدمت سلطان قطب الدین پیوست انواع نوازش و اکرام یافت چند آنکه
محل عبرت امر را گردید و امرای ناتوان بن و مجلس سلطانی غنائیکه ششمین امانت و حقارت شان او باشد بر زبان می انداخت
روزی چنان اتفاق افتاد که سلطان قطب الدین در قصر بیدریغ مجلس آراسته با رعایا داده بود و فیل سخی حاضر کردند و
گفتند که در تمام ممالک هند فیلی که در بر و این فیل تواند شد و تاب صد مد این آورد و یافته میشود سلطان ملک محمد بن محمد
گوزی را بچنگ آن فیل اشارت فرمود و محمد بن محمد را گریز کرد و در دست داشت حواله آن فیل نموده چنان بر خطرم او زد که
بفریب اول و دو گرد و اینده راه هنوز لم پیش گرفت سلطان را از مشاهد این حالت کمال تعجب و دست داده اقسام انعام در باره
او بظهور آورد و حکومت بلاد کهنوتی تفویض نموده جهت تسخیر آن ناحیه را فرمود و چون فیل ازین حصار بهار را فتح کرد و
اخبار بتور و مروانی او بستانگنان آنندیا رسید همه بر بهتان و مخجان آن مملکت نزد لکسین سپرای لکسین که با می تخت شهر
نود و بار بود و تمام رایان هند و رامتند و پیشوای خود میداشتند تعظیم و تکریم او بجا آورد و ندانده معوض داشتند که در کتب و قلم
مستور است که این دیار را از آن یعنی مسلمانان متصرف خواهند شد و آن وعده نزدیک رسید که بهار را متصرف شده اند
در سال آینده تمام این مملکت را بدست خواهند آورد و لکسین از ایشان پرسید که شخصی که این دیار را متصرف خواهد شد
بچه علامت او در کتب تعظیم مستور است گفتند آری هرگاه تبرد و پاراست ایستند و دستماران فرنگدار و انگشتهای دست او را از
آئینه زوای او بگذرد زوای لکسین کسان بهجت استکشاف این علامت و آثار فرستاد و چون ظاهر شد که این علامت است
محقق است جمله بر بهتان و بهتان انتقال نمودند و در بار کار و و جگانه رسید و رای لکسین را که مملکت متصرف
نیافت و در سال دوم ملک محمد بن محمد بن محمد از اخبار حرکت کرده بکوه متواتر باندک جماعت بشهر رسید رای لکسین را سراسیمه
شده تنها بکشتی نشسته را و فراموش گرفت و تمام شرم و خراتن او که از حد و ضبط جناب بیرون بود بدست ملک محمد بن محمد
افتاد و شهر نو دیار را بخراب ساختند و غرض شهر آن دیگر موضعی که کهنوتی بوده است پناهنده و دارالملک خود ساخت و مژ
آن شهر خراب است و بکوارشتهار دار و القصر هرگز گرفت و خطبه و سک بنام خود کرد و مساجد و خوانق و مدارس بجای مباد
گفتار احداث نموده از آن غنائیم که بدست آورده بود و فغانس بسیار بخدمت سلطان قطب الدین ابدا فرستاد و چون

مدتی بران برآمد و قوت و شوکت او بدینجه کمال پیدا راده ضبط تبت ترکستان بخاطر او راه یافت و در آن روز رسوا
 مستعد مسلح سپاه گرفته پیشروی امیر علی شیخ که بدوست او اسلام آورده و بدیوی ترکستان و تبت نهاده شهر
 رسید که آنرا بدین نام بود و پیش آن ستر جوئی بود مانند راکتیکه و عرض چهار برابر گنگ باشد و نام شهر تکیه
 بود و گویند چون شاه کرنا سب از بلاد ترکستان بخانبهندوستان از راه بروین مراجعت نمود و بر سر آن نهر سب
 و بران یکدشت و بطرف کامروا آمده آنقبه چون ملک محمد بختیار بر سر آن پل رسید و بهر لای معتبر خود را آنجا گذاشت
 تا پل را محاطت نمایند و خود از آب گذشته تبت در آمده ده روز میان کوههای صعب را قطع نموده بصحرائی رسید
 که قطع رفیع در غایت استحکام و مسانت آنجا بود و پل آنقلع جنگ پیش آمدند و تا آخر روز حارب و مقاتله امتداد یافت بسیار
 از شک و کشته فتنه گشتن چون شب درآمد بهما بخاکشگاه ساخته و در آن قلعه فرو آمدند و چون احوال و حقیقت حال و
 خصوصیات آنولایت تفحص نمودند محقق گشت که در پنج فرسنگی این موضع کرم سین نام شهریت که پنجاه هزار ترک
 خونخوار و نیرنگدار آنجا می باشند چون لشکر اسلام گرفته راه بودند طاقت مقاومت و مجادلت اینقدر لشکر داشتند
 باستماع اینخبر از ان مقام انتقال نموده بهر پل ابروس رسیدند اتفاقاً دو طاق از آن پل بواسطه نزاع دو امیر که آنجا
 بودند شکست بود و بهر چنان شدند و قرار دادند که تا ساختن کشتی و سایر آلات عبور بجای نمیکنند تا حجت نهیا
 خبر آورند که درین نزدیکی تجانه است در غایت ارتفاع و استحکام ملک محمد بختیار با جمیع امرادران تجانه در آمده شخص گشت
 درین انشای کامروا خبر داشت که محمد بختیار پریشان و اسیر شده در فلان تجانه در آمده شخص جسته است رای در ممالک
 خود فرمان داد تا خلق فوج فوج می آمدند و درون آن تجانه فی نیره را بر زمین فرو میبردند و در هم می یافتند و دیوار تجانه
 استوار می ساختند چون ملک محمد بختیار خود را در دام بالا گرفتار دید از تجانه برآمده بر کنار آب بگنبدی منزل ساخته در
 عبور مشغول گشت ناگاه سواری در آب در آمده مقدار یک تیر پرتاب راه رفت مردم داشتند که پایا است همه
 یکبارگی در آب زدند چون پیش پایا ببنود غرق گشتند رحمة الله علیهم بعد از غرق شدن سپاه ملک محمد بختیار از آب
 بگنبدی بامحدود و کج بخت تمام از آب گشت و بدیو کوٹ رسید از غایت خرن و تفکر که بخاطرش راه یافته
 بود در مصیبت و سگفت که سلطان مغزالدین محمد سام را حادثه پیش آمده که روزگار از ما برگشت و بخت از ما کنار گرفت
 اتفاقاً در همین ایام سلطان مغزالدین شهادت رسیده بود ملک محمد بختیار در همین عرض بمنزل بقارطعت نمود و مرگ
 که علیمردان نام از امرای کبار ملک محمد بختیار چون بدین حادثه اطلاع یافت از اقطاع بارسل بدیو کوٹ آمد درین
 وقت ملک محمد بختیار صاحب فرش بود کسی نزدیک او میرفت علی مردان نزد او رفت و چهار روزی بهر داشت و یک
 خنجر کار و تمام ساخت این واقعه در سنا نشی و بیعت بود و ذکر عزالدین محمد شروان و در برادران او از امر
 کبار محمد بختیار بود و درین محمد شروان بنایت شجاع و جلد و فرزانه بود چنانچه در روزیکه محمد بختیار شهر نو بار فتح کرد و

بست او را متفرق گردانید محمدشیران تیره خیل را مع فیلبانان و جنگلی تنها قتل کرده گجاها داشته بود چون
سر وزیرین بگذشت و ملک محمد مختیار طربت و کامرود و لشکر کشید محمدشیران و برادران او را با جمعی از ششم
نزد او آوردند چون ملک محمد مختیار طربت و کامرود و لشکر کشید محمدشیران و برادران او را با جمعی از ششم
خویش بصوب جاجبار نزد فرمود بعد از آنکه محمد مختیار را آذوقه دست داد محمدشیران و برادران او را با جمعی از ششم
بدیو کوٹ آمده شتران نظرها را بجا آوردند و محمدشیران از آنجا بطرف بارسلو رفت و علی مردان قاتل ملک محمد
مختیار را بگرفت و مقید ساخت و بکوٹوالی که او را بابای کوٹوالی میخواندند گفتندی هر دو خود بجانب دیو کوٹ
بازگشت جمیع امرای خلج او را بسر داری قبول کرده خدمت او بجای آوردند می تا آنکه علیمردان بکوٹوالی نزد کور
ساخته از قید برآمده در دلی بخدمت سلطان قطب الدین ایبک پیوست و التماس نمود تا سلطان
قطب الدین قیام روی را نافرمانی کرد این دو فرمان داد تا هر یک را از امرای خلج که دران نواحی میبود
به مقام مناسب ساکن گردانید قیام روی زخمی شده و بعد از امر از خلج را بیکم فرمان در جای مناسب ساکن گردانید و ملک
حسام الدین عوض خلجی که او قاتل ملک محمد مختیار قطع کلوا می داشت با استقبال قیام روی شتافته بهمراسله
بجانب دیو کوٹ رفت و آن مواضع در وجه اقطاع او مقرش چون قیام روی از دیو کوٹ بجانب
اوده مراجعت نمود ملک محمدشیران و سائر امرای خلج که با وی بودند قصد دیو کوٹ کردند چون این خبر بقیام روی
رسید از آنجا راه برگشته با ملا خلج مصاف داد و محمدشیران و سائر امرای خلج شکست خورده به سمت
طوس بدر فرستاد و آنجا سیاهان ایشان خالفندی پدید آمد و محمدشیران بشهادت پیوست دفن او آنجا
دکتر مردان **خلج** بجلدی و دلیری و نخوت و علوهیست مشهور و معروف بود و چون از قید خلاص یافت
و سلطان قطب الدین پیوست و در رکاب او طرف غرین رفت آنجا بدست ترکان اسیر و گرفتار گردید و در
کاشغرا قباد و آنجا میبود و گویند روزی سلطان تاج الدین ملد و زبشکار برآمده بود و علیمردان نیز در شکار همراه بود
با یکی از امرای خلج که او را سلاطین گفته اند گفت چو نیست اگر کار سلطان تاج الدین را بیک نیزه بکفایت رسان
و ترابا و شاه گردانم سلاطین فرمود قاتل و نیک ذات بود و هوای سلطنت در سر داشت او را ازین حرکت
مانع آمده و پنازی با و دانه بطرف هندوستان فرستاد و چون بخدمت سلطان قطب الدین رسید
با انواع غایت و رعایت مخصوص گردید و مالک لکنوتی بجایگزین مقرر گشت و بصوب لکنوتی رفت بعد از آنکه از
آب کوسی بگذشت ملک حسام الدین عوض خلجی از دیو کوٹ استقبال و نمود بدیو کوٹ رسیده آنجا بر سر داری تنگ
یافت و تمامی دیار لکنوتی را بتصرف و رادرو بعد از آنکه سلطان قطب الدین بخدمت حق پیوست جز گرفت و خطبه
و سکه بنام خود کرد و سلطان علاء الدین مخاطب گشت نخوت و تکبر بر تبه داشت که دلایات ایران و توران و در میان

امرای خود تقسیم نمود و از بسکه ظالم و سیاست پیشه بود بحکیمسایاری آن خود گوید و ایالات از تصرف سلطان پسر و
 میت چو بد کردی مناسبت این آفات بد که واجب شد طبیعت را بمکافات و چون جور و تعدی او از حد گذشت
 امرای خلج اتفاق نموده و ارکشتند و میت که ناجری بود و اقوزده شکایت افلاکس پیش آورد و پسر سیدانیر و ارکشیست
 گفتندی از صفهان فرمان داد تا مثال نویسنده صفهان در اطلاع او باشد سوداگران مثال قبول نکرد و زرا از ترس
 نتوانستند بمعنی بعضی سانسید و چنین تفریک کردند که حاکم صفهان بخرج راه و گرد آوردن چشم بحیث ضبط آذولایت محتاج است
 فرمود تا مبلغ خلیفه زیاد از توقع او بود و او داند بدار گشته شدن او امر اتفاق نموده ملک حسام الدین عوض خلجی را بر
 سر سلطنت اجلاس او انداخت و فرماندهی علیروان دو سال بود و ذکر ملک حسام الدین عوض خلجی که بر بود
 خصائل حمیده و اوصاف مرصیده داشت چون از دیار خود سفر اختیار کرد و در حدود ترکستان بر بلندی رسید که آنرا
 پشته فیروز گفتندی و آنجا دو تن خرقه پوش که از سامان سفر عاری و مجرب بودند و متوکل کوه و دشت می پیموند ملک
 حسام الدین را گفتند خواهی چو توشه داری ملک حسام الدین قرص چند بانا خویش لطیف پیش ایشان نهاد و پیش
 بر غبت تمام تناول فرموده گفتند اینجا بهر دوستان باید رفت که سلطنت اقلیمی از اقلیم هندوستان بعده تو
 گردید میت خوش پوشی نهاد پشته برخاک بدگدائی را بختد ملک ضحاک بد ملک حسام الدین این بشارت را
 بر خود راست گرفته بطرف هند آمد و بخدمت ملک محمد بختیار پورست تاحضرت و اهناب الملک او را با و شاه
 لکنوتی گردانید و بسلطان غیاث الدین موسوم گشت و در ایام عدالت و سپاه و رعایا همه مرقه الحال و
 آسوده بال بودند اما خیرات مبرات آن بادشاه محسنه صفات بسیار در روزگار ماند که حسن نیت او شاهد
 ولایت بنگاله تربت و کامرود و جاجنگر همه الگه او شدند و در شهر او شش و بیست و سه سلطان شمس الدین
 نعمت بنگاله کرد و مقابل طرفین شد و صلح قرار گرفت سی هشت ریخیر فیل و هشتاد یک تنگه سلطان شمس الدین
 داده خطبه بنام او خواند و چون سلطان شمس الدین مراجعت کرد بهار را بملک علماء الدین خانی تفویض نمود
 بعد از آن غیاث الدین لکنوتی بهار را در آمده متصرف گشت تا در شهر سنه اربع و عشرين و سبعه ملک ناصر الدین
 بن سلطان شمس الدین آورده با خواهی ملک خانی بالشکر بسیار لکنوتی رفت و در وقت غیاث الدین عوض
 از لکنوتی بطرف کامرود لشکر بسیار نموده ملک ناصر الدین محمود لکنوتی را و ضبط آورده غیاث الدین عوض را بگرفته
 محاربه نمود و اکثر اهر خود گرفتار شده قتل رسید گویند چون سلطان سید شمس الدین التیش طاب الله شراه بعد از وفات
 پسر خود ملک ناصر الدین محمود بخت تنگین فتنه ملک اختیار الدین بدیدار لکنوتی رسید و آثار خیرات را که از خدشات ملک
 حسام الدین عوض خلجی بدو چشم اعتبار مشاهده فرمود از راه انصاف که لازمه ذات حمیده صفات نشهر بار بود بر زبان اند
 که همچنین در صاحب خیرات و سنده و حال السلطان خطاب کردن درین نباشد و سلطنت او دوازده سال بود

و کسلطان آرام شاه بن قطب الدین چون سلطان قطب الدین بن ازجان قیت و چنان از اجناد چارہ نیست
 امرا و ارکان دولت بحکم درست آرام شاه را که بغیر از و پسر نداشت تخت را بود و چون منی بودند و با طواف و جوانب حکام و
 سنا شیر فرستاده و بعد از نصف روز او و درین اشک سپید سالار علی سمیع که امیر دیار دہلی بود با اتفاق جمعی از امرا کس
 بطلب ملک التمش کردند و پسر خوانده سلطان قطب الدین بن حاکم بدرون بود و فرستاد و جهت سلطنت استعدا نمود ملک التمش
 بدلی آمدہ شهر استعرت شد آرام شاه کہ در حوالی دہلی بود و از اطراف امر او سپاہ پیکر التسلح ساخته جمعیت کردہ و پیکر ملک
 التمش در صحرائی خود وصف آرائی کردہ و محاربه نمود آرام شاه شکست یافت سلطان قطب الدین را سہ دختر بود و دو دختر از
 پی ہم در جبال ملک صر الدین قباہد را آمدند و یکی در جبال ملک التمش بود و بعد از فوت سلطان قطب الدین صر الدین قباہد
 بطرف سندہ رفتہ و ملکانی اجد و سہلو و سیدستان را استعرت شد و دہلی در تصرف ملک التمش بجا و نت امیر علی و دو دیگر امر
 و آمد و بلا و لکنوتی و بنگالہ و ملک صلح ضابط گشت مدت سلطنت آرام شاه بسا نمی رسید و کسلطان التمش الدین
 التمش نقلت کہ پدر او را بلخان نام بود و در خیلی از قبائل ترکستان فرماندہی داشت برادران او بقوئی برادر زو یا
 بواسطہ حسد و تعصب التمش را کہ در داشت سن بود و یوسف و ابوسعید بلخ و محرابر و دند و بدست تاجری بخدی فروختند
 بازرگان اورا بجا را برده بدست یکی از بزرگان بخارا بفروخت و چند گاہ در خانوادہ ارباب مروت انواع پرورش
 و اقسام تربیت یافت و بحسب تقدیر حاجی بخاری نام سوداگری اورا خریدہ و بجاوی جمال الدین چیت قباہد و
 حاجی جمال الدین اورا بغزنین برد چون دران ایام ترکچہ خبر و تر و قباہد از دغزنین رسید و بود و کرا و سلطان محمد
 کردند سلطان فرمود کہ بہای او مشخص سازند غلام و یک ایک نام بہر او بود و بہر کدام را سیکند او نیار کنی قیمت کردند
 خواجہ جمال الدین در فروختن او مصایقہ نمود سلطان فرمود کہ یکس او را دروغ نیاورد و مغل باشد بعد از یکسال خود
 جمال الدین بطرف بخارا رفت و التمش را بہرہ داشت و باز آمدہ یکسال از غزنین اقامت کرد و خریدن او بحکم سلطان
 بر مردم دشوار بود تا آنکہ سلطان قطب الدین بن ایک بعد از فتح ہند و التمش بجات با ملک نصیر الدین خراسانی بغزنین آمد و
 احوال التمش را شنیدہ از سلطان خصمت خریدن او حاصل کرد سلطان فرمود کہ چون سن کردہ ایم کہ کسی اورا بخرد و در
 غزنین خرید و فروخت اولاتی نیست او را دیار دہلی برید و بفروشد و قتی کہ سلطان قطب الدین از غزنین مراجعت نمود
 نظام الدین محمد را بجهت بعضی حیات گذاشت و فرمود کہ جمال الدین چیت قباہد را بخود بہرہ خواہی آورد تا التمش را از
 نخریم چون بیامد سلطان قطب الدین بہر و ترک بی التمش و ایک بہ ایک ملک حاکمیل بخیرید و ایک لطیف نام کردہ امیر
 سر مشہد گرامیداد و ارادہ جنگ سلطان تاج الدین یلہ و کرا با سلطان قطب الدین فرخ شدہ بود و شربت بی چشیدہ التمش فرزند
 خواندہ بہر سہ خود مخصوص ساخت بعد از فتح گوالیار امارت آنجا بوی از آنجا داشت بعد از ان برقی قوامی بدو فرو بخش نمود چون ریح
 ناز شجاعت و ہر و کار کرد و شہادہ نمود و لا یت بدون را بدو عنایت فرمود چون سلطان معز الدین سام چیت تسکین

ثالث و عشرين و ستا به فرست فتح نهند کوه و لشکر با طرف کشیده انقاره را مفتوح گردانید و در سده اربع و عشرين و
ستایه لشکر بغیریت فتح قلعه دهند و کشیده آن قلعه را با جامه سولک و در خیز خط آورده به مدین سال با طرف دارالملک دلی
مراجعت نمود و امیر و حافی که از افاضل شریک را برود و در حاشیه چنگیز خان از بخارا بدلی آمد و بود و تینیت این فتوحات
اشعار بلیغ گفته از انجمله این ابیاست لفظم خبر با بل سابر و جبریل امین به فتح نامه سلطان محمد شمس الدین که کردی
لا که قدس آسمان برین به بدین اشارت بنید که و آتین که از بلاد واحد شمس الدین اسلام به کشا و با و دیگر قلعه سپهرین
شده با به غازی که دست و تیش را به روان حیدر که را می کند تحسین به و در سده سه و عشرين و ستا به رسولان عرب جا
خلافت جهت سلطان شمس الدین آورند سلطان انچه شرط اطاعت او بود و بجا آورد و جامه دار الخلاق پوشیده
و از پوشیدن آن خلعت فرحت و بخت بی نهایت در احوال سلطان محسوس میشد سلطان اکثر امر را خلعتها داد
و در شهر قها بستند و کوس شاد و یانه زدند و به مدین سال خبر وفات سلطان ناصر الدین که حاکم لکنوتی بود رسید سلطان
شمس الدین شرط خلعت فرست بجا آورد و نام او را بر سر خور و خود گذاشته بآن موانست میگرفت و بطقات ناصری بنام او
آیین یافته انقصه در سده سبع و عشرين و ستا به لشکر با طرف لکنوتی کشیده فتنه که بعد از مردن حططان ناصر الدین قائم
شده بود شکست و او لکنوتی را بهر الملک ملک علامه الدین خانی تفویض نموده خود به دارالملک دلی مراجعت کرد و در سده
سبع و عشرين و ستا به بغیریت فتح قلعه که الیا را لشکر کشیده است کمال انقلعه را در محاصره داشت عاقبت ملک بول
والی انقلعه بود و شب اگر خجست و قلعه در تصرف و آمد و خلق کثیر اسیر گشتند و از انجمله سیصد کس را سیاست کردند و ملک
ج الدین بریزه که در مملکت بود و فتح قلعه این رباعی گفت و بر سنگ دروازه قلعه کنده اندر رباعی هر قلعه که سلطان
ملاطین گرفت ده از خون خدا و نصرت دین بگرفت ده آن قلعه کالی بود آن حصن حصین به در ستا به سده ثلاثین گرفت
مداران سلطان از انجا مراجعت فرمود و در سده احدی و ستا به بصوب ولایت نالوه و برش نموده قلعه به سیاست
ماخت شهر این را نیز گرفت و بخانه ما کال را که تادست سیصد سال تعمیر یافته بود و در غایت ستانت و حمدانت
و خواب ساخته از بنیاد بر انداخت و از این نگر می شمال که با جیت را که هنوز تاریخ از مینویسند و متشال چند دیگر که
نخ ریخته بود و نادرده پیش در مسجد جامع دلی و در زمین فرو بردن کمال خلایق باشد و بار دیگر بطرف لمتان لشکر
کشیده بهما که این سفر نامبارک افتاد و ما را ضد روی طاری شد چون بدلی رسید به شمس الدین سده ثلاث و ثلاثین و
نمانه به علم عقی خراسید و در لفظ خوابه قلب الدین بقتلار رحمت الله علیه که جامع آن شیخ فرید گنج شکر است قدس سرها
رده که سلطان از بهوای ساختن حوض در سر افتاد و به جهت تعیین نمودن مناسب دیدن جای برای حوض بخدمت
پادشاه به مقصود اب نمود سلطان بهر سرزمینی میرسد بگذشت تا بجایی که حوض شمس است رسید به زمین را
تیار کرد چون شب شد سلطان پیغام بر اعلی الله علیه وسلم در خواب می رسید که در میان آن سرزمین سواره هتاد

می فرماید که شمس الدین پرتویای سلطان گفت یا رسول الله می خواهم که حوض میسازم فرمود که همین جا بساز و خوش
 آنروز صلی الله علیه و سلم به دران زمین زد و چشمه آب بجوشید سلطان از خواب درآید هنوز بقیه از شب مانده بود که
 بخدمت خواجہ قطب الدین قدس سره آمده واقعه را بیان نمود و خواجہ قدس سره می فرماید که سلطان هرگز
 آن زمین برود و روشنائی چراغ دیدیم که به اینجا چشمه آب جوشیده است نقل است در ایامی که ملک شمس الدین التمش
 در بغداد و در دل قیاب بود رفاه صاحب او جمعی از درویشان مجلس میداشتند ذوق و سماعی که درویشان و اهل حال را
 می باشد میکردند ملک التمش در آن مجلس هر شب بر سر و پا خدمت میکرد و سرش میگرفت و قاضی حمید الدین ناکور
 عمده آن مجلس بود چون خدمت ملک التمش درویشان را خوش آمد نظری بر کرد انداختند حضرت حق سبحان تعالی برکت
 آن نظر او را بدرجہ سلطنت رسانید و بعد از عمر بامی که در ملک هند بر سر بر سلطنت نشست و قاضی حمید الدین ناکور
 در و بی بارش و طالبان مشغول بود و همواره در مجلس او درویشان قیوم سماع میکردند و دو کس از علمای ظاهر که یکی را
 ملا عماد الدین و دیگر ملا جلال الدین میگفتند بر سماع الحاکم کرده سلطان را بران داشتند که قاضی را از استماع منع کنند سلطان
 قاضی را طلبید داشت و باغرا از واکرام بنشاند و آن دو شخص از وی سوال کردند که سماع حرام است با جلال قاضی گفت بر
 اهل قایل حرام و بر اهل حال حلال بعد از آن که سلطان آفریده فرمود که بخاطر مبارک سلطانی خوابد بود که بشی در بغداد درویشان
 و اهل حال سماع میکردند و شما بام صاحب خود در ان شب خدمت اهل مجلس کرده بر سماع میگفتید درویشان نظر بر شما
 انداختند و شما برکت آن نظر بایند دولت رسیدید سلطان را این معنی بخاطر آمده رقت کرد قاضی را سپیدی خود بنشاند و
 بنواخت بعد از آن از سماع لذت گرفت و قیوم درویشان را معتقد بودی سلطان شمس الدین بر طاعت و عبادت
 موعول بود و روز بامی جمعه مسجد رفتی و با دای و انص و لوا فل قیام نمودی طحان دلی ازین معنی در تاب بودند اتفاق
 کردند که سلطان از چین ادای نماز که خلاق بخود مشغول باشد بقتل آورد و بدین معنی کردند و در جمعه هر بار داشته مسجد را
 و تنه بار کشیده چند را شهید کردند حق سبحان و تعالی سلطان را از شر ایشان نجات داد و خلاص بر بامداد و یوز را بر آند آن
 طایفه را بجز سنگ تیر بر خاک هلاک انداختند و جهاز از رنگ وجود ایشان پیرداختند بداندیش هم بر سرش زد
 چو نزد آمد با خانه کمتر روزه در آخر عمر خرم الملک عصامی وزیر بغداد که سی سال در بغداد منصب وزارت اشتغال
 داشت و بخصائل و کمالات صوری معنوی مشهور و مذکور بود بی از اسباب دنیوی که مایه بخشش ملال خاطر ارباب دولت
 میباشد جلای وطن شده بدلی آمد سلطان مقیم او را گرمی داشته باغرا واکرام تمام بشهر آورد و منصب وزارت داده و مرام
 خردانه در حق او بظهور آورد و برت سلطنت سلطان شمس الدین التمش بیست و شش سال بود که سلطان کل الدین
 فیروز شاه بن سلطان شمس الدین در سنه خمس و عشرين و ستمائے پدش برگنه باگون را بومی داد و چتر و دربارش
 عنایت فرمود بعد از آنکه سلطان از پنج گویا را بدلی آمد و ولایت لاهور بوی تفویض یافت چون سلطان در سفر از خزان

رضیه در سنه شمس فلک شین و ستمانه بر تخت سلطنت بنشست قواعد و ضوابط شمس را که در ایام سلطنت رکن الدین ممل و
 مندرج گشته بود و راجع و او در شش کرم و عدالت پیش گرفت نظام الملک محمد جنیدی وزیر مملکت بود و
 ملک جانی و کوچی و ملک غزالدین ایاز که از اطراف بدرگاه ضمیمه جمع آمده بودند کفران نعمت نموده در مقام مخالفت شدند
 و بامراء اطراف نامه نوشتند ترغیب مخالفت می نمودند و در خیال ملک غزالدین مانعی جاگیر دار او در قصد بدو سلطان
 رضیه روی بدلی نهاد چون از آب گنگ عبور نمود امر او مخالفت کرد که ایشان گذشت استقبال ننموده او را بدست
 آوردند و او را بواسطه ضعفی که داشت بحدران حال وفات یافت بعد از آن در اندک مدت سلطان رضیه بتدبیر
 لائق و رای موافق امرای بی حقیقت را بر سر زور در پیشان ساخت و هر یکی را بطری کرختند سلطان رضیه تعاقب کرختند
 فرمود ملک کوچی را با برادر او بدست آورد و قتل رسانید ملک جانی در حدود بابل گشته شد سر او را بدلی آوردند ملک
 نظام الملک در کوه سرسور آمده آنجا فوت کرد چون دولت سلطان رضیه قوتی پیدا کرد و مملکت او را نظام یافت
 وزارت نجاته منسوب که نائب نظام الملک جنیدی بود قرار گرفت و نظام الملک ملقب گشت و نیابت لشکر
 ملک سیف الدین ایبک تفویض یافت و او را افتخار خطاب کردند ملک کبیر خان ایاز را ولایت لاهور و افرات
 و مالک الکهنوتی و دیول و در بند و سائر بلاد و بقاء بهر یک از امرای تفویض یافت و در سپین ایام سیف الدین ایبک
 وفات یافت و بجای او قطب الدین حسن نصب کرده بالشکر بسیار بر سر قلعه تره بنور فرستاده و مسلمانان را نیکو دران
 قلعه بودند و بعد وفات سلطان شمس الدین هندوان ایشان را محاصره نموده بودند قطب الدین حسن ایشان را از محاصره
 بیرون آورد و مضبوط قلعه سفید شد و بعد از رفتن او بجایان تره بنور ملک اختیار الدین ابنگین امیر حاجب شد و جمال الدین
 یاقوت حبشی که امیر آخربود در خدمت سلطان رضیه تقرب تمام پیدا کرده محمود امر گذشت و بهر تیره صاحب نسبت شد
 در وقت سواری سلطان رضیه راست در زیر بغل کرده سوار ساختی سلطان رضیه از پروه بیرون آمده لباس
 مروانه پوشیده و قبا در بر و کلاه بر سر بر تخت نشست و بارعام وادی و در سنه سبع و ثلثین و ستمانه ملک غزالدین ایاز
 که حاکم لاهور بود سر از اطاعت بچیده بنیاد مخالفت نهاد سلطان رضیه بر سر او رفت و او از روی اخلاص پیش آمده
 داخل دوتو خانان شد سلطان رضیه ولایت طمان را که ملک فرانش داشت تیر خواجہ ملک غزالدین فرموده و حریت
 مرد و همدرین سال بالشکر بسیار بجایان سرهند نهضت نمود و در اثنای ترک بر و خروج کرده جمال الدین یاقوت
 حبشی را که امیر الامرا شده بود گشتند و سلطان رضیه را و قلعه تره بنور محبوس ساختند و مغر الدین بهرام شاه بن سلطان
 شمس الدین را به باد و شاهی بر داشته بدلی را متصرف شدند و در وقت ملک اختیار الدین التونیه که حکومت تره بنور داشت
 سلطان رضیه را و عقد نکاح خود و آورد و رضیه با ملک التونیه در اندک مدت جماعت که کوکمران و خانوان و سائر
 صفراء را و ارباب و و از هر جمعی که در آنجا بودند از آنجا مقتدره اخذ و لشکر کردند و در آنجا سلطان رضیه را

بهرام شاه ملک تمکین خور و رابا لشکر انور و در مقابل رضیه فرستاد و هر دو لشکر در راه مصاف نمودند سلطان خشیسته
یا قیصر بن سید بازا آند و باز از مدتی لشکر برگزیده و جمیع ساخته تبارگی سرانجام و استعداد و حرب نموده لوی غریت بجانب دہلی
برافروخت و سلطان بهرام شاه باز ملک تمکین خور و رابا لشکر گران بمقابلہ و مقابلہ رضیه فرستاد و تلافی فریقین در نواحی
کنبیل است و او باز بنیت بر لشکر رضیه افتاد و ملک التونیہ بدست زمینداران افتاد و قتل سید نذر بقولی گرفته
چنین بهرام شاه آورد و نذر بهرام شاه بقتل رسانید و از قوتی تاج بست و پنجم ماه ربیع الاول سنہ ۷۳۵ سنہ ۷۳۵ سنہ ۷۳۵
و او مدت سلطنت او سه سال و شش روز بود و ذکر سلطان مغزالدین بهرام شاه ابن سلطان
شمس الدین و زود و شنبہ است و هشتم ماه رمضان سنہ ۷۳۵ سنہ ۷۳۵ سنہ ۷۳۵ و تاجت سلطان مغزالدین بهرام با اتفاق کابرا
و ملوک بر تخت سلطنت جلوس فرمود چون ملک اختیار الدین با اتفاق وزیر ملک نظام الملک مندب الدین جمیع امور
ملکت را از پیش خود گرفت و همشیره سلطان مغزالدین را که سابقا منکوچه قاضی اختیار الدین بود در کج در آورد و کیم
ملک زنجیر فیل بزرگ پرور خانه خودی بست چون در آن زمان غیر از پادشاه دیگری فیل نمیداشت این معنی مقوم
بود که مانی نادرش سلطان مغزالدین چند رازی را فرمود تا ملک اختیار الدین را بر خرم کار و شهید کردند و ملک مندب الدین
نیز و پنجم بر پهلوان زدند و او زنده بدر رفت بعد از آن ملک بدر الدین منقرومی امیر حاجب گشت و تمام امور ملک را
سواقی و قاتون قدیم نظام داد و اتفاقا ملک بدر الدین منقرومی حاجی از ابل فتنه در انتخاب ملک با صدور و
اعیان وقت مشاوره نموده روز و شنبہ هفتم ماه صفر در خانه صدر الملک تاج الدین که شرف مالک بود و هم کابر
جمع شده در باب تبدل سلطنت سخن کردند و صدر الملک الطلب نظام الملک فرستادند که او نیز درین مشورت
داخل شود و حال صدر الملک سلطان مغزالدین را زین معنی اطلاع داد و یک کس اعتمادی سلطان را در گوشه پنهان
داشت و خود بدست نظام الملک رفت و از قاضی جلال الدین کاشا و قاضی کبیر الدین و شیخ محمد ساجی و درو
که آنجا بودند اخبار کرد نظام الملک دفع الوقت نموده آمدن خود را بوقت دیگر انداخت صدر الملک حقیقت حال بوسیله
خادم سلطان که پنهان داشته بود بخدمت سلطان معروض داشت سلطان همانا عت بر سر این جماعت
رفت ایشانرا متفرق ساخت ملک بدر الدین منقرومی بجانب بداون فرستاد و قاضی جلال الدین کاشا را
از قضا مغزول گردانید و بعد از چند گاه که ملک بدر الدین از بداون بدر گاه آمد سلطان او را و ملک تاج الدین
را قتل آورد و بقاضی شمس الدین قاضی قصبه مانور را در پای فیل انداخت و انجمنی سبب زیادتی بهم و هر اس مرغ
گشت و در اثنا درین حال روز و شنبہ شانزدهم جادی الاخر سنہ ۷۳۵ سنہ ۷۳۵ سنہ ۷۳۵ و تاجت افواج مغول چنگیز آمد
لاهور را محاصره کردند ملک فراتش که حاکم لاهور بود چون در مردم موافقت ندید نیم شب از لاهور برآمده بجانب دہلی
رفت و شهر لاهور را رستم چنگیز نمایان خراب و نابود شد و خلق کثیر را بر کشتا گشت چون از خبر سلطان مغزالدین رسید

امرا را در قصر سپیده جمع فرموده بیعت تازه کرد ملک نظام الملک وزیر مملکت را با امرای دیگر جهت دفع شرمخوار بجای
 لاهور فرستاد چون لشکر بلب آب بیا که قریب قصبه سلطان پورست رسید نظام الملک که در باطن با سلطان
 منافق بود امرا را از سلطان برگزیده بنیاد مکر و خبیث فرموده عرض داشت که کوکاز دوست این جماعت منافق که بهر
 من کرده اند کارهای خود را بآید و این فتنه تسکین نخواهد یافت مگر سلطان خود پنجانب نهضت فرماید سلطان از روی
 سادگی و اعتمادی که بر داشت در جواب نوشت که این جماعت کشتی و سیاست کردنی اند و لعقبش بنیر خواهند
 او چند روز مدار نایم فرمان را نظام الملک با امراء لشکر نموده همراہ متفق ساخت چون سلطان را بنیال اطلاع
 افتاد خدمت شیخ الاسلام شیخ قطب الدین بن جمیادوشی را برای تسلی امر فرستاد و هیچ وجه تسلی نشد شیخ برگشته بدین
 بعد از آن نظام الملک و سایر امراء بقصد دفع مغز الدین بدلی آمدند و سلطان مغز الدین را محاصره کرده هر روز جنگ می
 چون مردم شهر با هم اتفاق بودند در شش به ششم ماه ذیقعد سال مذکور دلی را گرفته سلطان مغز الدین را چند روز محبوس
 گردانیده بقتل آورد و مدت سلطنت او دو سال و یک ماه و پانزده روز بود و ذکر سلطان علاء الدین بن مسعود
 چون سلطان بهرام شاه را بقتل آورد و دند ملک غز الدین بلبن بر تخت دلی جلوس نموده در شهر سنای فرمود و امر او
 ملوک راضی نشده فی الحال سلطان ناصر الدین و سلطان جلال الدین پسران سلطان شمس الدین التمش سلطان
 علاء الدین مسعود شاه پسر سلطان رکن الدین را که در قصر سپید محبوس بودند بیرون آورد و سلطان علاء الدین مسعود شاه
 را در ماه ذی القعدة سنه تسع و ثلثین و ستا به در دلی بر تخت سلطنت اجلاس داد و دند ملک قطب الدین حسن بنیال
 ملک حنذب الدین نظام الملک بمنصب وزارت سرافراز شد و دند ملک و فراتش امیر حاجب شد و چون ملک
 نظام الملک عروس سلطنت را بی مشارکت احدی در برگرفت امر او اعیان و وقت اتفاق نموده روز چهارشنبه
 دوم ماه جمادی الاول سنه اربعین و ستا به اورا بقتل آوردند و بیعت نباید نیز دولت بود چون گل که سیلی شد
 روز دوا فکنه پهل به وزارت بصدر الملک نجم الدین ابوبکر تفویض یافت و غیاث الدین بلبن که در اوقت
 الخ خان خطاب داشت امیر حاجب گشت ناگه و سهند و اجمیر بعهده ملک غز الدین بلبن بزرگ مقرر شد
 و برگشته بدوا و ن ملک تاج الدین مقوص گشت و سایر برگنات ممالک نیز فراخور حالت امر تقسیم یافت و ممالک
 انظام پذیرفت و در میان خلق آرام و تسکین پیدا آمد و زیوقت ملک غز الدین طغخان که از آگره بجانب ولایت
 خود لکنوتی آمده بود شرف الملک اشعری را نزد سلطان علاء الدین فرستاد و سلطان تیر لعل خلعت خاص مصحوب
 قاضی جلال الدین حاکم او ده بجانب لکنوتی برای غز الدین طغخان ارسال نمود و هر دو هم خود را از قید برآوردند
 ملک جلال الدین را خط قنوج حواله شد و ملک ناصر الدین حکومت بهراج مع مضافات مقوص گشت و از ایشان
 دران دیار آمار پسندیده بر سر روزگار آمد و در سنه اثنی و اربعین و ستا به افواج مغول بدیار لکنوتی آمدند و قبایلش

سلطان از ايلامی که محمد بن بایا بجانب تبت و ختا رفته بود آمده باشند سلطان علاء الدین جهت آمدن و غزایان طغان
 تیمو خان و قرایک را با لشکر گران بگمنونی فرستاد بعد از آنکه مغول نهر بیت خورده بگمنونی گذاشته میان علاء الدین
 طغان و ملک قرایک مخالفت به سرسانیده سلطان بگمنونی را بپتور خان داد و طغان خان در دلی بجز دست
 سلطان رسید و را نشان اخیال خبر رسید که لشکر مغول بنواحی اجه آمد سلطان امر را خود را جمع کرده و به سمت تمام بجانب
 اجه بنقست فرمود چون بکنار آب پناه رسید لشکر مغول که حصار را بر راجا حصار داشتند روی بانهرام نهادند سلطان
 منظر و منصور بدلی مراجعت نمود بعد از آن سلطان علاء الدین با نظر بنی انصاف و معدلت انحراف و زریه روش
 اخذ و قتل عیش گرفت ازین امر جمیع امرا و اکابر برگشتند و بهشتی شدند بسلطان ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین که در
 بهار چ میوه و گیاهات نوشته طلب نمودند چون سلطان سعود شاه را در سنه اربع و اربعین و ستمانه گرفته مقید کردند
 و در بهار قید کردند مدت سلطنت او چهار سال یک ماه و یک روز بود که سلطنت سلطان ناصر الدین محمود
 پس خود سلطان شمس الدین التمش با و شاه عادل و خدا ترس در ویش طبیعت بود و علما و صلحا را دوست داشته
 و اکابر و فاضل را ازین فرمودی و از طبقات ناصری که بنام او تالیف یافته عماد محاسن او روشن میگردد
 سنه اربع و اربعین و ستمانه در دلی بر تخت سلطنت جلوس فرمود امر او ملوکان عصر همه محبت نمودند و شتا و ایشا در
 حق صغارا و کبار بعل در آمد و شعر اقصای عمر گفته بصلوات و انعام خوشدل گشتند و قاضی منهاج قصیده مطول گفته
 بعض رسایند که چند بیت از آن اینست فطهم آن خداوند که جاتم بذل و سرم کوشش است به ناصر الدینا و دین
 محمود بن التمش است به انجم انداز یک سقفت چرخ از ایوان او چه در علو و مرتبت گوئی فردین بوشش است به سکه را از انقا
 میوشش چه اندازست خمره خطبه را از اسم هایش چه یایه نازش است به بتعصب وزارت سلطان ملک عیاشا که
 بلین که بنده و داماد پدر او بود و مقرر فرموده او را خطاب الف خانی مرا فرار ساخت و چرو و در باش داد و تمام کار ملک
 برای رزین او حواله گردانید گویند که در وقت تقویض مهمات بالف خاں گفت من بر نائب خود کردم و اختیار
 امور سلطنت بدست تو و او هم کاری نگفتی که در حضرت بی نیاز از جواب آن درامانی و مراد خود را بچشم شر مسار کرد و فر
 ملک بلین الف خاں آنچنان قواعد نیابت ملک را اساس نهاد که جمیع امور ملکی در قبضه تصرف او بکلی در آمد و هیچ
 یک را برای تصرف در کار ملک ننهاد راه و بربط ل جلوس سلطان ناصر الدین لشکر بجانب ملتان کشید و در
 نحو ماه و نیمه از آب لاهور گذشت الف خاں را سر لشکر ساخته بجانب کوه جود و اطراف سند فرستاد و خود
 برگنار آب سنده روز و وقت نمود بعد از آنکه الف خاں کوه جود و تمام بلاد آن نواحی را نیب و قنارت نمود و
 که که آن و تهمردان آنهارا بقتل رسانید بخدمت سلطان رسید بواسطه قتل علت سلطان از اینجا بدلی مراجعت
 نمود و در دوم ماه شعبان سنه خمس و اربعین و ستمانه باز بجانب میان دواب نمخت فرمود و بهرین سال هم

و بقدره بسوی کوه غریمیت کرده الف خان را سر لشکر ساخت الف خان مواضع دلکی و ملکی را نسبت فارت نموده باغیانم کشیده و بدست سلطان شتافت سلطان مراجعت نموده بدلی آمد و در ششم ماه شعبان سنه ست و اربعین و ستات بر سر مشین گرفت و متمران آندیار را گوشمال داد و باز بدلی آمد و در هجده سال قاضی عمادالدین تقی خانی را ستم ساخت و از قضا مسرول گردانیده بسوی عمادالدین ریجان بقتل رسانید و در سنه اربعین و ستات سلطان از قهر الف خان از در حباله کج در آورده و در سنه ثمان و اربعین و ستات لشکر بطرف ملتان کشید و در کنار آب بیاه شیرخان بخدمت پیوست سلطان در ششم ربیع الاول هجده سال بلتان رسید و بعد از چند روز ملک غرالدین را بجانب اجه رخصت نمود و خود بدلی مراجعت فرمود و در سنه شش و اربعین و ستات ملک غرالدین بلین که حاکم ناگور بود بر سر از شاکت پیچیده محصیان نمود و سلطان ناصرالدین جهت تسکین فتنه او بطرف ناگور حرکت کرد و ملک غرالدین تاب نیاورده امان خواسته بدرگاه پیوست سلطان ناصرالدین هم کاب فتح و ظفر بدلی آمد و در سنه پنجم شعبان با لشکر بسیار بجانب گوالیار و چندیری و اوله حرکت نمود و جا بهر دلو که راجه آندیار بود و پسر اسرار و دلوک پیاده استقبال نموده با سلطان حمار به عظیم کرده شکست یافت و قلعه نزور برز و مفتوح گردید سلطان با فتح و نصرت بدلی معاوت نمود و از الف خان بلین درین جنگ بسوی آندامروانگی و جلالت بنظر آمد بعد از آن شیرخان از ملتان بغریمیت گرفت و از لشکر کشید و ملک غرالدین بلین نیز از ناگور راجه آمده قلعه اجه را تسلیم شیرخان نموده خود بخدمت سلطان رفت و ولایت با او بجا کرد و مقرش سلطان در دست و دوم شعبان سنه خمس و ستات از راه لاهور بطرف اجه و ملتان نهضت فرمود درین سفر قتلخان از ولایت سبسون و کشلوخان غرالدین از بدوان با لشکرهای خویش نزد سلطان آمد تا کنار آب بیاه همراه بودند و در سنه احدی و خمیس و ستات الف خان سوادک با سنی که با او بوده مخص گشت و منصب وزارت بعهده عین الملک محمد جنبیدی شد و ملک غرالدین کشلوخان امیر حاجب گشت و امیک را که برادر خان اعظم بود ولایت گردانده عمادالدین در ریجان وکیل سلطان بدلی آمد و در اوائل شوال هجده سال از بدلی حرکت نمود بنواحی آب بیاه رسید و تر بنده و اجه و ملتان کرد و دست شیرخان مانده بود و شیرخان از سندیان بغریمیت خورده بترکستان رفته بود و لشکر ستاده بلاذغر کور افغان نموده حواله ارسلان خان کرده مراجعت نمود و در سنه اش و خمیس و ستات در حدود کوه پایتخت لشکر کشید و غنیمت بسیار بدست آورده و از گذر صابو عبور نموده در وامن کوه تا آب ربهب رسید و در بکرمانی روز یکشنبه یا نهم ماه صفر سنه اش و خمیس و ستات ملک غرالدین ضعی الملک دست و نیندازان انجامدستی شهادت یافت و سلطان بحیث انتقام خون او بسوی کبیتل که ام رفته متمران آن نواحی را گوشمال داده طرف بدوان رفت چند روز آنجا بوده بدلی آمد و پنج ماه قرار گرفت و عیش و عشرت گذرانید و چون خبر رسید که بعضی امر مثل ارسلان خان و قتلخان ایبک ختائی و الف خان و عظیم خان بر سر بنده با اتفاق ملک جلال الدین

آقا خواجه الفت نهاد و اندلسطان از دلی بجانب تبریزه متوجه شد و چون نزدیک پاشی رسید امرای نندگو نیز
بطرف کولم و گینسل حرکت نمود و حمی را در میان آورد و نندو صلح قرار داد و بعد و سگند سلطان را ملازمت کردند و
سلطان حکومت لاهور و ملک جلال الدین تفویض نموده بدلی مراجعت کرد و در سه تالاش و حسین و ستانه نزارج
سلطان با والدیه لویش ملکه جهان که در جلاله قتلخان بود و سخرت گشت ولایت او و بجایگزین قتلخان قرار داده و حضرت
آفتاب فرمود و در اندک مدت از اینجا تفرقه کرده به بلخ فرستاد و قتلخان از اینجا گریخته بطرف سور رفت ملک
غزالدین کشلوقان و بعضی امرای دیگر را و موافقت نموده بنیاد دلی نهاد و سلطان الفت خان بلین را با لشکر بای گران
بر سر ایشان تعیین نمود و چون فریقین بهم قریب شدند حمی از دلی مثل شیخ الاسلام سید قطب الدین و قاضی شمس الدین
بهر اخی قتلخان و کشلوقان را ترغیب آمدن دلی و گرفتن شهر نمودند و مردم دلی را نیز در ضمیمه بریت ایشان تخریب
میکردند و چون الفت خان بلین را بمنشی اطلاع افتاد و سلطان حقیقت حال معلوم کرده عرضداشت نمود که بجاعت نکرده
راست فرقی ساز و سلطان فرمان داد تا آنجا دعوت بجایگزینی خود رفتند و دین حال قتلخان و ملک کشلوقان دست
صد کرده در دور فرقی قطع نمود و از سامانه بدلی آمدند و چون دیدند که آنجا دعوت در دلی نیستند ایشان نیز متفرق شدند
الفت خان بلین نیز متعاقب بجمیت سلطان رسید و در آخرین سال لشکر مغول بنواحی اجه و ملتان آمد و سلطان
بجمیت دفع ایشان غریمت نمود و لشکر مغول بجه جنگ برگشت و سلطان نیز معاودت فرمود و ملک جلال الدین
جانی را راحت داده و بجانب گنده و فی رخصت کرد و در سه تالاش و حسین و ستانه و در بخیر نیل و جواهر و پانچ بسا را
لکنوئی رسید و ملک غزالدین کشلوقان که ذکر او بالا رفت در جبهه هین سال فات یافت گویند سلطان ناصر الدین
در سال و وصفت کتابت کردی و بهما آن در وجوه قوت خاصه خود مصروف داشتی بیکر به چنان اتفاق افتاد که
مصحف که نوشته سلطان بود یکی از امرایهای زیاد و بخیر چون از غنیمت آگاه شد او را خوش نیامد و فرمود که
بعد ازین نوشته مرا خفیه بهای متعارف می فروخته باشد و نیز منقولست که سلطان اسب کثیری و خادمه درای
منکوته خود داشت و او برای سلطان طعام می پخت روزی با سلطان گفت که از جمیت نان پختن همیشه دستهای
من آزار دارند اگر کثیری بخیری که اوان می پخته باشد تصور می ندارد و سلطان در جواب فرمود که بیت المال حق
بنده های خدایست مرا نمی رسد که از اینجا دای خرم صبر کن که خدا تعالی در آخرت جزای خیر خواهد داد و بیت جهان
خواهیت پیش چشم میارم بخوابی دل نبند و مرد و شیارد و در سه تالاش و حسین و ستانه سلطان ناصر الدین نیز
گشت و یازدهم بای الاول سه تالاش و حسین از دار و دنیا بدر آخرت انتقال نمود و از اولاد او کس نماند و سلطنت
نوزده سال و سه ماه و چند روز ماند و ذکر سلطان غیاث الدین چون سلطان ناصر الدین وفات یافت
در سه تالاش و حسین و ستانه الفت خان بلین را که بلین خور و گفتندی جمله امر و لوک شهر در قعر سپید بر تخت سلطنت

اجلاس را و ندویمیت تمام و خاص منته کشت سلطان غیاث الدین بنده سلطان شمس الدین بود از جمله بندگان چهل
سلطان شمس الدین را چهل غلام ترک بود که هر یک بمرتبه امارت رسیده بودند و اینجاست که راجه لگانی گفتند
سلطان غیاث الدین با دوشاهی بود و دانا و پخته و صاحب وقار و کار با از روی فهمیده و سنجیدگی کردی بیت
چونیکو متاعیست کارگمی چه کرین نقد عالم مبادستی به کسی سر برارد بعالم بلند که در کار عالم بود و پخته کار مملکت را
خبر با کار و مردم دانا نیردی و از ازل را در کار با داخل نهادی و دانست صلاح و تقوی و دیانت هر کسی مشخص نشد
شغل و عمل نغزو دی و دفعی نسب مبالغه نمودی و نقص بسیار کردی و اگر بعد از سپردن شغل و عمل در کسی نقص فاست
یا صفاتی گمان بر دنی الحال مغرول ساختی تا آخر ایام با دوشاهی که مدت بست و دو سال باشد با ازل و ایام بهر
نکرد و مسخره و نهال را در مجلس خود راه نداد و گویند فرغانی نام پیشی بود و سالها خدمت درگاه کرده و یکی از مهربان با و شاه
انجا آورده قبل از بسیار نمود که اگر سلطان یکبار با و بهر بانی فرماید مال کثیر از نقد و جنس و شیکش نماید چون نهی بعرض
سلطان رسید فرمود که برتیس امیر باز است و مهربانی سلطان با او مهابت با دوشاهی در دل عوام کم شود و در حشمت
عظمت با دوشاهی نقصان راه با بدو جمع اوصاف سلطان غیاث الدین پس میگوید که در وادو عدل هیچ یک از سلاطین
سابق عیال و بنو و منقول است که ملک بقیق پس چاردار فراس خود را تازیانه چند و دوان فراس در زیر تازیانه فوت کرد ملک
بقیق مذکور در تازیانه بقصاص ساینده و بهیبت خان پدر ملک قزان علای که بنده مقرب سلطان ملین بود شخصی را
در حالت مستی کشت اولیا و مقتول نزد سلطان آمده و او خواهی کرد و سلطان فرمود تا بهیبت خان را با نقد تازیانه
زودند و از بن مقتول سپرد و مردم در میان آمده بهیبت هزار تنگه مصالحه نموده و او را از دوست آن زن خلاص کردند
و بهیبت خان تار و زوفات از خانه بیرون نیاوردند چندی از امر را بواسطه قتل ناحق که از ایشان بوقوع آمده بود بقتل
رسانید و این که قاتل از امر او مقتول از مر و سهل در زیره است پیش او منظور بود و در صحبت اهل عطا حاضر شد
و موعظت شنیدی و گریه کردی و او را در نوای رگهای مینوی رعایت نمودی و ضوابط سلطنت و قوانین ملکیت که بعد از
ایام شمس الدین الحشمت مختل و مندرس گشته بود و تجدید حکام و استقامت و او را زقر و سیاست او هیچکس را قدرت آن
نبود که قدم از جاوه اطاعت بیرون تواند نهاد و طریقه داد و عدل همچنان پیش گرفت که جمیع رعایا و کافریا و مالکان
بر عین تمام مطیع و منقاد او گشتند و اکثر سران و سرداران که بعد از وفات سلطان شمس الدین از حاکم پسران او
نخود کامی و گردنشی سر آورده بودند مطیع و فرمان بردار شدند عدل وقتی که شمع افرورد و در گراگو سفندی آموزده
و در آرایش لباس و اعیان حشمت و شوکت با دوشاهی در وقت باری خلوت مبالغه نمودی و در شست و فراست
انچنان از روی اہست و جلال و عظمت سلوک نمودی که بنندگان از دیدن آن زهره بگرداختی و از شکوه عظمت با و
او تهرمان دور و نزدیک را زهره بردار فتادی و بار گفتی که من از بزرگان که در مجلس سلطان شمس الدین اعتبار تمام داشتند

شنیده ام که می گفتند بادشاهی که در تربیت بار و بد به سواری کتاب و رسوم لطیفت را محاطت نماید و از احوال و اقوال و حشمت و بادشاهی مشاهد شود و بهیچیت او در دل خصان ملک رحایا ممالک نشین و غلها و در کار ملکیت راه یابد و آراستن مجالس جشن از بساطهای متنقش و ادائی زرق و برق و پرده های زرین و انواع فواکه و اطعمه و شیرین و قندیل بسیار نمودی و در روز جشن تا آخر روز مجلس نشستی و پیشکشهای خواص و اماره در نظر گذشتی و چون پیشکش یکی از اعیان گذشتی معرفان مجلس از صفات پسندیده و خدمات شایسته او بفرس میسایند و در مجالس جشن سرود می گفتند که
و شعر اقتضای هر چه خواندندی و باصلوات انعامات نوازش یافتندی گویند هیچ یک از خدمتگاران قدیم او که محرم مجالس بود و از او بیچکار و میکلاه و سوز و بارانی ندیدند و دیگر گزیدند و دیگر می بیند و می گفتند آنقدر عجب و هیبت که از او قمار و تکیه بادشاه در دل خلافتی میرو و از سیاست نیرو و عدم هیبت بادشاه سبب طغیان و سرکش رحایا میگردد و اگر این چنین بادشاه چندگاه به تخت بماند کسی نکند که ظلمها بر خیزد و دقت و فساد پدید آید و قواعد عدالت مختل و ابواب ظلم و تعدی متفتح گردد و سلطان غیاث الدین در کل حال احتیال مدعی دشتی و خلعت و غضب را در محل خویش بکار آوردی و بارهای گشت که ایک بادشاه در اوضاع و احوال خود رسوم حیا بره را کار می فرماید به اشتراک با خدا و خلاف سنت مصطفی است صلی الله علیه و سلم مکافات این بخت عذاب نیست تلاقی این توان کرد و اگر آنکه بچاپ پذیر اول آنکه قدر و سطوت خود را در محل خویش معرفت دارد و بفرزادهاست خلق و ترس حق در نظر او نباشد دوم آنکه نگذارد که در مالک او شوق و فخر علانیه بوقوع آید و سدا این باب فرماید و فاسقان و بیبایگان را در اتم منکوب و مخدول دارد و رسوم آنکه کامل و شغل مجرم در انا و شایسته و بادیانت خدا ترس تقویض نماید و مردم را در ملک خود جان بدیده سبب اضلال خلق خدا شوند چه آدم آنکه در عدالت و دادخواهی و استقضا نماید و به تیرگی آثار ظلم و تعدی در دیار او نماید هیبت پایدار بعد از و داد بود و در ظلم شاهی چراغ باد بود و دقیقه سلطان بلین بر سر بر لبی ماطی باخشیی و خلائی رسید تا آنجا توقف کرد و اماره دارکان مملکت را گشتی که چه دارد دست اتمام میدوید و اول مریشان و پیران و عورات و اطفال همایان را غریب فراموشت اقواما میگردد و تمامی فیلان و چهارپایان خود را در گذر اندین خلاقی مشغول داشتی و در چنین جا که چند روز توقف کردی تا خلاقی بسبب گشتی سلطان بلین اگر چه در ایام خانی خود به شراب خوردن و جشنهاستن و اماره و ملوک را همان گرفتن و قمار باختن و زرقار را بر اهل مجلس نشان کردن رغبت تمام داشت و در اتم و مجلس او نذیران شیرین سخن و مطربان خوش آوازی بودند اما بعد از آنکه بادشاه گشت گرد این اعمال نکشت و نام شراب و شرابخواران و سازنوازی را از مملکت خود برانداخت و بصیام نقل و قیام شب و مواظبت جمعه و جماعات و نماز اشراف و چاشت و تجمعات اشتغال داشت و اصلابی و ضو بنودی و بی حضور علما و صلحا دست بطعام نبردی و در وقت طعام خوردن مسائل شرعی از علما تحقیق نمودی و در خانه های بزرگان رفیق و بعد از نماز جزو زیارت و تقاب کردی و در جبهه اکابر حاضر

مجال آمد و شد نماند بود و در وازنای شهر را که بجانب قبله بود نماز و دیگر از خوف ایشان می بستند و کسی ابدال نماز عصر نداشت
 بزرگ نمی توانست رفت و بر سر حوض سلطان می آمدند و سقایان و کنیزان انگش از راحت می رسانیدند سلطان همدین
 سال دفع ایشان را از نعمات دیگر مقدم داشته بمکمل اتمام مطلق و مخلوع ساخته خیلی از نفسان را علف تیغ گردانید
 و در کواکب الحصار حکم بنا فرموده و در حوالی شهر چند جا تهاجمات نشان داد و زمین تهاجمات را در میان لشکر خود منقسم گردانید که هر کس از
 عرصه خود خبردار باشد بعد از آن مردم شهر از فساد میوان آسودند و قتیله سلطان از قطع جنگل و قطع میوان فایده گشت
 قصبات و قریات میان دو آب با جاکه داران زبردست حواله فرمود و تهاجمات را از جانب و تهاجمات نمود و بقتل رسانید
 اولاد اتباع ایشان را اسیر ساختن و فساد و اینطایفه را با کلیه زیان برداشت بعد از آن دو نوبت سلطان از شهر بیرون
 آمد و بجانب کنبه و منبالی لشکر کشید و تهاجمات و منفسان آنرا حوالی را علف تیغ ساخت و راه هندوستان را که با صطلاح
 اهل هند چنور و بهار و جنگل باشد رسد و گشته بود و مفتوح گردانید و از آن نسبت غارت غنیمت بسیار برده و حوالی
 بدلی رسید و در کنبه و منبالی و بهو چور که سکس و اوای برهنان بود و حصار را محکم و مساجد بیخ بنامند و آن هر سه
 حصار را با فغانان سپرد و آن قصبات را جمعیت افغانان مستحکم گردانید و بعد از آن ایام حصار جلای که سکس قطع و
 بود عمارت فرموده و طولن مسلمان گردانید و هنوز ازین هم نپراخته بود که خبر فتنه و فساد مردم کتر و استیلائی آجماعت
 نمودی بی حکم بداد و امر و بهر نفس سلطان رسید سلطان از کنبه و منبالی بشهر مراجعت فرموده و فرمان داد تا لشکر ساخته شود
 بمخلف چنان نمود که بطرف کوه بیاض خواهد رفت پیش از آنکه سرایزده خاص بیرون آرند با پنج هزار سوار جزا بر طبق ایضا
 و دو شب در میان کرده از گدگانه گنگ عبور نمود و در ولایت کاتهر درآمد و حکم قتل و غارت فرمود و جززان طفلان
 کسی را زنده نگذاشت و هر که از جنس مرد و بشت سالکی رسیده بود و علف تیغ ساخت و از کشتهها نود باشد و از آن عهد
 تا عصر جلای بیخ منفسد در کاتهر بگریزید و در ولایت بداد و امر و بهر از کاتهر بیان سالم گشت بعد از آن سلطان بلین
 منظر و منقسم بشهر مراجعت فرمود بعد از چند گاه لشکر بیست کوه بیاض کشیده حوالی آن کوه را تهاجمات کرده و لشکر را دین
 فتح اسب بسیار بدست آمد چنانچه بهار اسب بی چل تنگ رسیده بود سلطان بلین منصور و منظر بدلی مراجعت
 فرمود و بهرگاه سلطان بلین از لشکر مراجعت نمودی حدود و اکابر شهر در سه منزل با استقبال رفتندی و در شهر قریبا بیست
 و شاد و بهار و ندی و آنچه بنایر میشد بهر با طراف ولایت فرستاده و باطل تحقیق قسمت نمودی و بعد چندی گاهی
 بطرف لاهور هضت فرموده و حصار لاهور را که مغولان خراب کرده بودند از سر عمارت فرمود و موضع نواحی لاهور که از
 آسیب مغولان خراب گشته بود و آبادان گردانیده باز بدلی آمد و دین وقت بعضی از کفار بعرض سلطان بلین
 رسانیدند که جمعی کثیر از سپاهیان که از زبان سلطان شمس الدین موانع در جاگیر خود یافته بودند تا امر و در تصرف دارند
 باب الخلاف و در جاگیر ایشان بسیار است سلطان فرمود که ساینکه میر شده اند و از ایشان نزد منی آید از سپاه گری ستان

باشند و بابایان مرد و عباس مقرر شود و با دق باز یافت گردانین حجت در میان مردم پریشانی و اندوه پیش آمد و جمعی بنجد مست امیر الامر فخر الدین کو توالتی تنه بر حقیقت حال گفتند و ملک الامر تنه ایشان گرفت و گفت اگر از شمار شوت گیرم سخن مرا اثر کمتر باشد و همان ساعت بنجد مست سلطان رفته در جای خویش متفرک و اندوهناک ایستاده و سلطان خزن او و ریافته سبب پرسید بعرض ساند که شنیده ام پسران سلطان در فرموده و طوفان ایشان بریده است در فکر شده ام که اگر قیامت نیز پسران را رد کنی حال من چه شود و سلطان دانست که چه میگویی و سخن ملک الامر در گرفت و او را در گریه و رنج حکم فرمود که تنخواه آن مردم بحال خود باشد و هیچگونه باز یافتی نشود و میت قرب سلطان مبارک آنکس راست بد که کند کار ستمندی راست بد بپایان چنانگاه شیرخان عزاده سلطان بلبن وفات یافت و گویند سلطان فرمود ما در او را رد قلع زهر دانه و این شیرخان بنده آتش بود از بند بامی چکانی که بر تبه امر است و پسران او در حداد تر بنده بهیروز او عمارت کرده و در بهر تیر کندی عالی بنا نمود و این شیرخان از عهد سلطان ناصر الدین تازان سلطان بلبن سنام و لاهور و دیال پور و سایر مقاطعات که در سمت در آمد مغول واقع است داشت و چند نوبت بر سر مغول را بهر میت داده و در غمین خطبه بنام سلطان ناصر الدین خوانده بود و شجاعت و مردوانی و کثرت حشم و مغول را بحال در آمدن هندوستان نبود و چون دانسته بود که سلطان بلبن در پلاک بند بامی سخی سخی تمام دار و در دلی بنیاد و بلبل و وفات او سلطان بلبن سنام و سامان تیمور خان که او هم از بندگان چکانی بود و حواله کرد و ولایت دیگر را بامری دیگر تفویض نمود و مغول که در ایام حکومت شیرخان گرد هندوستان نمی توانست گشت باز بر سر هندوستان دادن گرفت بجهت تدارک این امر سلطان بلبن پسر بزرگ خود محمد سلطان را که بجان شنید مشهورست و قاتل آن ملک خطاب داشت و بحکالات صورت و معنوی آراسته بود و چهره و در بر باش داده و ولیعهد گردانیده و سند را با توابع و مضامین او مغضوب داشت و با جمعی از امر او مردم و اهلایستند و اهلایستند و فرستاد و این محمد نسبت به پسران در گذر و سلطان غریز تر بود و همه وقت با اهل فضل و کمال مصاحبت و مجالست نمود و امیر خسرو و امیر حسن پنجبال در بلتان در خدمت او بودند و در ملک ندامت واجب و انعام می یافتند و ایشان نسبت به بندهایان و دیگر دوستداشتی و نظم و اثر ایشان را بجنایت خوش کردی و آسپهان مودب و مذهب بود و در مجلس فریادی اگر قام روز و شب نشستی زانوی خود بالا نکردی و سوگند او جز لفظ حق نبود و در مجلس شراب و اوقات غفلت و حرف ناملائم بر زبان او فرقی سمیت ادب بزرگ کند و در اتو شاد طبع و بحالک ادب آرای نامزک شوی و بهشتی و علما اعتقاد تمام داشت گویند شیخ عثمان مردی که از بزرگان وقت بود و بلتان آید شانه زاده تعلیم و بجا آورده و نزد پسران گذرانید و التماس توطن شیخ در بلتان نموده خواست که جهت او خانقاه بسازد و وسیله وقت نماید شیخ انصاری نزد مسافر شاد روزی شیخ غلام و شیخ صدر الدین پسر شیخ بهاء الدین بزرگ را در مجلس حاضر بودند از استماع اشعار عربی ایشان و در ویلشان

سپید هرسر را که خود برافزای + تا توانی ز پائین زاری + و اگر کسی احسب ضرر ملک دین عقوبت کسی جا آشتی نگذارد می و از آن سر
تجیل نفرمانی که راحت یحیی ایشان و والایم پذیرد و ملک آن و شوار بود و دیگر سخن سخن چنین اصفه کنی در راه آمد و شد ایشان را بر خود
سفنج نفرمانی که مطیعان حضرت و مخلصان دولت و دهر اس شوند و علما و عظیم در امور مملکت پیدا کنند و دیگر تا محمد را ندانی که بر آید
شروع در آن سنائی که تمام گذشتن باقی بحالی و دشامان نبویست تا کنی بای قدم استوار و بیاسی سر و طلب هیچ کار و دیگر
بی مشورت عطا و هیچ کار غنیمت نفرمانی و بهی که از دیگر بر آید خود را بر ماست آن اجتناب نائی و سر حاکم امور جهان با خبر بود از اینک بد
خلق است و در محاللات میان زور کار نفرمانی که از زشت و قهر غم خیزد و از سستی و سلیگری تهرمان اطمینان نبرد و در سرفراز
وقت در محالفت خود که متضمن صلاح عام است مبادا در گاه خود را از پاسبانان چا و شان محض و معتد ملو و آرد و حق بر آرد
خود مهربان باش و سخن هیچکس در حق او نشنوی و او را بازوی خود و قصونی و جاگیر او بر او مقرر داری سلطان این مصالح را بر سر خود خوانده
امارت بادشاهی داده او را بجانب ملتان خصیت فرمود و بهر سال پس خود و خود بقراخان را که ناصر الدین خطاب داشت
سامانه و سام را بجای آورد و مقرر نموده بسامانه فرستاد و نصیحت چن گفته فرمود که در اینجا رفقه لشکر قدیم خود را مواجب یاد و گشت
و آنقدر لشکر جدید که در کار باشد نگاه دارد و از آمدن مغول خبر داری باشد و در پرداخت امور ملکی با او آید آن که محرم و نباشد مشورت
نماید و اگر اموری که در پرداخت آن اشکال و اضطرابی روی دهد و حادث شود حقیقت آنرا بر ما مروض و آرد و تا با چه
امر نایم عامل باشد و بقراخان را از شراب خوردن منع نموده گفت اگر سن بد و شرب خمر نائی ترا ازین اقطاع مغرول
نموده اقطاع و اگر عوض نخواستی هم داد و در نظر من همیشه خوار و ذلیل خواهی بود و بقراخان نصح که از پذیرش این درگوش
مبوش جا داده راست روی اشعار خود ساخته ترک مالانخی نمود و چنان شد که اگر مغول در هندوستان در آید
محمد سلطان از ملتان و بقراخان از سامان و ملک باریک بیک تر سن دلی نامزد ایشان گشتی و تا آب بیاه که قرب قصبه
سلطان پور است رسیدند و مغرول را دفع کردند و بعد از آنکه کار سلطان بلین استقامت یافت و منازعان
ملک محدود و مقهور گشتند طفل که بنده بود ترک حسی و چالاک و سخاوت و شجاعت انصاف داشت و حاکم ملاد
لکنوتی بود چون دید که سلطان پیر شده و بهر دو پس خود را بر او مغول گذاشته و از هر سال آمدن مغول گرفتاری سلطان
به نهاد نظر جمعیت و سامان خود کرد از روی طغیان بنیاد لغی نهاد و مال و فیلی که از جاجگر آورده بودند همه را منت
شده حصه از آن سلطان نفرستاد و خیر بر سر گرفته خود را سلطان معین الدین خطاب کرده لوای مخالفت آخرت
چون بخمی و بادل بود اهل آندیا بریط و متفاد کشته کار و ابا لا گرفت برست چنانچه همه واره با کس بود و به کس او را
نباشد که ناکس بود و چون خبر طغیان طفل بدلی رسید لشکری نامزد فرموده ملک ابتلیکین سوی دلاز که امیر خان
خطاب داشت و حاکم اوده بود و سر لشکر ساخته با مرای دیگر بمثل تهرخان شمس و ملک تاج الدین پس علیخان شمس
بجهت نرسای طفل روان ساخت چون ملک ابتلیکین با لشکر خود از آب سر در گذشت برست لکنوتی روان شد

طغرل در برابر آمد بعد محاربه غالب گشت طغرل را ازین کار قوت و کمالت تمام حاصل شد سلطان از شنیدن
 این خبر کلفت افتاد و بهنگام و در هم شد و ملک انگلیس را سیاست فرموده بدروازه او دود و بخت و لشکر دیگر بر طغرل
 تعیین فرمود و طغرل این لشکر را نیز شکست سلطان ازین خبر خشم و غضب زیاده شد و بهمت تمام و غم ملوکانه
 قرار رفتن خود داده فرمان داد تا کشتی بسیار در چون و گنگ مستعد سازند و خود بر سر شکار بجانب سنهام و سامان
 بیرون آمد و ملک سوخج با دراز نیابت سامانه تفویض فرموده بقراخان را بشکر خاصه همراه گرفت و از سامانه بازگشته
 در میان دو آب آمده از گنگ عبور کرده راه لکنوتی پیش گرفت و ملک الامار را به نیابت خیت در روی گذشت
 و از غایت غم و اهتمام که داشت ملاحظه برسات نموده بکوچ متواتر بجانب لکنوتی نهضت فرمود و بهیت
 ز روی گذشت که سکون تر یابد الا با و شاقی به جهان باور بود و کوبش تا به جهانگیری توقف بر نماند چون
 سلطان از بواسطه کثرت باران و صعوبت راه توقف باشد طغرل فرصت یافته لشکر خود مستعد ساخته راه جاجنر
 پیش گرفت تا جاجنر گیرد و چنگاه در اینجا باز نمود چون سلطان از لکنوتی مراجعت نماید باز به لکنوتی در آید طغرل
 از خوف سیاست سلطان بلین طمع مال طوعا و کرها موافقت او نمود و چون سلطان به لکنوتی رسید چند روز
 توقف کرده استعداد لشکر نمود و از پی طغرل بجانب جاجنر روان شد و ششمنگی لکنوتی را حاکم سپهسالار الحاکم
 وکیل در ملک باریک نمود و چون درج و وسناد کام رسید و بهوجای که ضابط ساز کام بود بخدمت رسید و در
 سکاهای خایان مشتعل گشت و نهاده بود که اگر طغرل اراده که خیتن دریا نماید بگذرد و ملک سلطان بتجمل تمام غریمت
 جاجنر نمود و چون چند منزل رفت طغرل قطع گشت و هیچ کس از نشان نمیداد و ملک و باریک بیک رس فرمود
 تا بهفت هزار سوار انتخابی همراه گرفته و دو دوازده گروه پیش میرفته باشد و هر چند بر کبان پیش میرفتند و فتح طغرل
 نشان و اثری نیافتند تا روزی از لشکر مقابله ملک محمد تیر انداز حاکم کول و برادر او ملک مقدر و یک کس دیگر که
 طغرل کشت استهار یافته بود و باسی چیل سواران بر زبان گیری پیش میرفتند ناگاه چند نفر از لشکر طغرل را در یافتند
 و از آنها معلوم نمودند که از اینجا تا لشکر طغرل نیم کرده مسافت بیش نیست و امر و مقام است و فرار بجای جاجنر خواهند آمد
 چون سواران بری بر پشت برآمدند دیدند که بارگاه طغرل یربای شده و لشکر او بغفلت تمام آرام گرفته شمشیرها
 گنده بجز بر بارگاه طغرل نموده طغرل از ترس که بر دستوی شده از راه طمارت خانه بیرون آمد و بر اسب بی زین سوار
 شده خود را در آب که نزدیک لشکر او بود در و دلش گراو نیز از هول و بهیمت پراگنده گشته روی باندرم نهان
 ملک مقدر و طغرل کس و دنبال طغرل گرفته در کنار آب باور رسیدند و طغرل کس تیر به پهلوی او زد و چنانچه از اسب
 فرو آمده سر او را بریده و در آب انداخت و سر او را در ده دامن نهان نموده خود را بدست و روشش شل گراوید
 و بهر اساعت ملک باریک که سر لشکر مقدر بود و آنجا رسید و سر طغرل را با فتح نامه بخدمت سلطان ارسال نمود

روز دیگر ملک باریک با خاتم و سایرین لشکر طغرل بلاذست رسید و ماجرای فتح بعض رسایند سلطان بواسطه حیض
که از ملک شرایب و قوچ آمده بودند پسندیده تعاقب کرده در آخر بنواخت و ملک شرایب و سائر ترکان را از خوار حالت
یا خام و اکرام و نوازش داده و طغرل کیش را در عطا یاساوی داشت و طغرل کهنوتی آمده خولیشان و مقران
طغرل را سیاست نموده و در بازار کهنوتی بر دارا او نیت حتی قلندر یک نزد او مرتبه داشت و در بازار قلندران و دیگر بازار
و بود و بقصاص رسانید و دیگر لشکریان طغرل را حکم فرمود که در دلی بی سیاست رسانند و بفرخانرا چو در و باش و
سائر ملایک با دوشاهی داده و کهنوتی گذاشت و خود لوائی مراجعت برافراخت و فرزند و بلند را در وقت و دلح و صفت
چند نمود و صفت دل این بود که حکم کهنوتی را با پادشاه دلی خواه خویش باشد خواه بیگانه در افتادن ای در زین لائق نیست مگر
پادشاه دلی قصد کهنوتی کند حکم کهنوتی را باید که اخراج در زنده بجا آورد و دست رد و چون بود دلی را حجت نباید از کهنوتی در آید و کار
خود بسیار و وصیت دیگر آنست که در سندن خروج از جایا میانه روی کار فرایند آنقدر ستانند که شمر و سرتاب شوند و نه آنقدر که حاجت
و زبون گردند و چشم آنقدر واجب و دیگر ایشانرا سال بسال کفایت کند و از عمر حشمت عسرت نکشند و وصیت دیگر آنست که
در پرداخت امور لشکر همیشه اولی را می خاص و خبر خواه او باشد شروع نماید بصیبت از حد شمشیر زن ای قوی به بد زنده و فرسوده
خمر و سبزه برای لشکر را بشکند و پشت به شمشیری یکی تا ده توان کشت و در اجرای احکام از هر پوستی اجتناب
نموده برای نفس خود خلافت حق نکند و وصیت دیگر آنست که متبع احوال حشم که لازمه همانا نیست غافل نباشد
و نگا داشت خاطر ایشانرا از ضروریات شمره افراط و تفریط در باب ایشان کار نظر نماید و هر که او را برین آورد و تخریب
ماید او را دشمن خود دانسته صفا بقول او نکند و وصیت دیگر آنست که البته خود را در پناه کسی که از دنیا اعراض نموده و
جانب حق آورده باشد یا از زمینیت حمایت رکنی دامان در وین بد زنده و سکندر قوتش بیش از سلطان
رکبیک ذره از حجب دنیا در دل او یافته شود و خجسته بر قول و فعل او اعتماد نماید و کوس شیراز را از رضایح که انبار پر
ساخته و دل فرمود و خود بر اجحت و بد دلی نهاد و بهر شهر و قصبه که میر سید علما و مشلخ و مسارف آنجا استقبال
برده تعینت مینمودند و تحت و بدایا میگذرانند و خلعت و انعام نوازش می یافتند و در شهرهای بزرگ قبا می پهنند
شاد و میسک و ند چون از بدوان گذشت و گنگ راجحه کرد و سادات و قضاات و سائر شاهی و دلی استقبال کرده و بهرم
منیت بجا آوردند و متفقدات خسروانه سر بلندی یافتند و چون سلطان بدلی رسید بخیزات و صدقات پرداخته و از باب
تحقق را خوشدل ساخت و خود بنمای علما و درویشان رفته فتوح و دین و فرخ و خوار حالت ایشان گذرانید و در زندان
که بواسطه مال مجوس بودند را کرد و بقایای رعایا که در فقر بود معاف فرمود و ملک الا که نیابت غیبت بعد از او
و بواسطه حسن تدبیر او که در پرداخت مصلح ملکی ظهور آمده بود با ذراع نوازش سر فرزند کشت بعد از آن فرمود تا در بازار
لی دارا انصب کنند و سایرین لشکر طغرل را که از دلی و کهنوتی رفته و موسسه و نذران دارا کشت و از شهر

بواسطه آنکه اکثر امیران خویش و پیوند ایشان بودند مغرور و مخدول گشته و گریه و زاری در کارش و قاضی لشکر از استیفا
عصر و نذر و سلطان رفت و کلمات رقت آمیز در میان آورده دل سلطان را نرم ساخت و بعد از آن در باب
جماعت گنایم کار شفاست منو و سلطان مسیح قبول اعتقاد فرموده قلم خود بر خاتم ایشان کشید و بعد ازین حال محمد
سلطان پسر بزرگ سلطان بلبن از بلقان آمد و پایامی نفیس و پیشکشهای لائق گذرانید سلطان از آمدن او
خوشدل گشته با نواز عشقت گرمی داشته خدمت انصاف از ذاتی فرمود درین اثنا خود را با لشکر عظیم با تین لاکه و دیالو
رسیده و میان او و محمد سلطان محاربه عظیم رفت و محمد سلطان با چندی از ازامر اشدات رسید و بر خرد و درین جنگ با گریخته
خلاص یافت و خواج حسن ابن مرتضی را که شته بلخی فرستاد و در یازست تا در جنگ که علی عقد موافقت می بندد و عقد
می پیوندد و دیگر در درگاه با سلاطین کار کرد که در هر صافی نمود و در ده و فاسید و بیگند و آسمان شوخ چشم کرد و می او
بحسن خاست به خویش اگر چه اول چون مستان بی آنکه هیچ گرمی باعث باشد می بخشید و لیکن آخر چون سلطان
بی آنکه هیچ جای مانع آید از بی مستان عداوت محدودات زمانه ایا بدین منوالست چه بخار ب و چه نیامع دیده و شنیده
آمده است هر که را چون ماه برآمده می بینی بخوابد که روی کمال او را بلاغ نقصان سپاه کند و هر که را چون ابر بر سر آید چنانکه
دران میگوشتند که چهر او را پاره پاره و اطراف آفاق پراگنده کند و درین بلاغ حیرت و استان حیرت چنانکه هیچ گلی
بخار نرست و هیچ دلی از خار خار نرست اسی بسامه و نورسته که از خزان آفت از تمام لطافت زرد و رفته ماند
و می بسامه نال توفاست که از تند باز نای سخنان من پهلوانا و بهیست و بلاغ خزان بهین چه حد سر دے کرده
بر پر و جوان چنانجا غر دے کرده و یکی از امثال بدین منوال واقع خسرو ناسه قان ملک فارسیست انار الله برمانه
و اشک الحسانت میرانکه در آدینه سوم ماه ذی الحجه سه شنبه و ثمانین و سیست ماه جون مهر در دل کا فریج جاد
جهان پدید بود و آفتاب بمصاحبت لشکر اسلام تیغ زمان برآمد و شانزده ظلم که آفتاب آسمان ملک بود و لریست
غریت و در غوغای اولایح جدید افراط جاد و در صیر نیز و تابست پای مبارک در رکاب در آرد و در برای شکل کشاکش
او عرض داشتند که تیرا تمامی لشکر به فرستگه فرد آمده است چون با عداوت در غریمیت کوچ ازان مقام خدمت
فرموده و بیک فرسنگی آن لاهین پیشوا از آمد موضع مصادف و در دو دلی بگرداندا در اختیار کرد و چنانچه متصل آب و مندرسه
کولایی بزرگ بود و آنرا حصن حصین ساخت و صورت لبست که چون کنایه مقابل شوند و مرد داب و در عون لشکر باشند از کوه
و جلگه کسی را بفرار تواند نمود و از آن فغان دلی ساقه لشکر را آتی تواند رسید و لایق آن احتیاط و در نهایت غرم و خفایت
کار دانی آن خاتمانستان بود اما چون قضای بدیر سرشته بهر مصالح از تاب میزد و دو سگت بهر ازان بی نظام
میشود و بهیست هر که را بخت بدرد و افتد کار او در کام بدخواه و افتد بهجت چون دیوانه زره نگم شود و عقل چون خسته
در جا و افتد و قضا را آن روز و آفتاب که نسبت جلوک دارند در نشانهای آدینجه بود و در هیچ کس رخ رود

او همه خون اعیان مملکت است هم از ترکش آن برج خدنگ خدلان و طغانه طعنان می کشاد و خوان جزا را
 که اسدی بود از هیچ آبی خانه خوف و خرابی دلائل فتن و مختل فتور برین نوع ظاهر و باهر و رفرو اشارت افغان
 القضا حناق القضا در سیاق اوراق تحریر افتاد و القضا نیز روز که سوار چرخ در ولایت نیمروز رسید روان
 شاه گیتی و فوز وقت نزول نزدیک شد ناگاه گردی از منبت آن کفره پدید آمد و خان غازی همان زمان سوار
 و مثال داد که تمامی خیل چشم و حاشیه بر قنینه افتاد و لشکرین کا فدا کیا قاتل و کلمه کا قضا صدار قوی تر از
 سکندر بر کشیدند و بعد از ترتیب میوه و تکریم میوه و بذات عالی صفات خویش قلیگا چون در جمیع کوکب ماه
 بمختار و کفار شاعر علیم الخیزلان و انحصار آب لاهور را چکر و ند و مقابل صف و سلامیان در آمدند این جوشیان
 خرابی دوست در میان راوی پیر کا بوم بر سر کا شوم خود نهادند و غزات اسلام از ملوک ترک و خلج معارف
 هندوستان و سایر سپاهی در نمازگاه معرکه ازان جنت که مصطفی علیه الصلوٰه و السلام جبار با صلوات
 نسبت فرموده که جناسن الجهاد والا صغری الیه و الا کبر نگیر گویان دست بر آورند و در اول حمله چند رستمان را
 انخیل مثل زیر تیغ گذرانیدند و نیزه ملوک و کاه اعضای اعدا چنان می نشست که نیزه داران بالا هر یک خون بر
 می خاست شصت ترکان خاص در تریاض چنان میبود که جامه بود و بر ابل نشان تانار بمش در اول تنگ خدنگ
 جنت گشتند همه تاربان سست خدنگان بشردل شمشیری چون حقیقه خود صاف از میان مصاف هربار که
 حمله می آورد شمشیر گونی دران حرکجه و بر شاتل آتشاه می لرزید و همه تن زبان شده باومی گفت امروز ظن
 مهم ملاعین به بنرگان دولت حواله کن و نفس نفیس در حرکت مفرمای که شمشیر دور و یهیت و بیجان نتوان نسبت
 که از تقدیر قادر بر کمال بکسر سمیت مرونا خاک تو بر چشم بندم بد کن که چشم بر اندیشه بندم بد فلک
 روی چنین روشن ندیدست بد من از دیده بران آتش شنیدم بد تا ز مانس در میدان جدی سرخا و رسوم هیچا
 با قامت میرساند که هر یک از اسلحه بر زمین قال و قتال آمد نیزه می گفت شتاب دست از من کوتاه کن که بر
 زبان سنان من از بسیاری جلال و قتال کنز شده و مرا بروی خشم جمال طعن نموده سباده که چون بخنم
 حرکت برایشان از من ظهور آید و نیزه میگفت ای عقد شصت تو عقد جزیر کشاده بقصد این قصد پیش مرو من خود در
 رفتن خاک بر سر میگناید که ترک نکست چشم فلک که برام خیم است ترا در خانه هشتم تیر کین در کمان کند و کس بر سیل خسار
 و غنا بر تو خدنگ خد روان کند و کمندی گفت که امروز سر رشته تدبیر از دست تفکر نیاید و داد که من ازین جنگ سید رنگ
 درزم بے خرم بر خود می خیم ساعتی بموقت تامل کن که اسلام و اسلامیان چون طناب بر لبه ختم نفم تواند انداختند
 با این طائفه رسم طناب اندازی را چندین اطناب ده سمیت من بر غبت پیش تو سر در طناب آورده ام بد کن
 از رفت اندازی کند انداز من بدی ایچله آتشاه دین پناه کفر کا بهمت قلت سپاه با گره گراه از نیزه زنا شام کا خد

بی اختیار و اگره میکرد و غوغای غالیان غالیان طالبان غرا کوس گیتی و صلاخ سار کرده زربانها را نشین که از ستره اغره
میخواست و زبانشان بخ که دگر گردن سپهر امال کجرت خطائی کرده همه با این آیه روان بود که یوم یغیر المزمین این نیست
زین چون چشم بران میسر مرده بخون دردی آسمان چون فرق بلسان پدر کشیده بر و میت آهمن شمشیر چون آتش چربا
ای پدر در نامر داغ غمی بر جگر خوابی نهادند هم درین این عناد و رانشان این آشوب و بلا ناگاه تیری از پشت
قتضای بر بال آن شهباز فضا و غرا رسیده و مرغ روح از قفس قالب انحضرت جانب گلشن جهان و روضه رضوان نقل
کرد آنالند و آنالیه را چون همان زمان پشت دین محمدی علیه السلام و چون دل نازدیتیان بشکست و سبقت
احمدی چون گور غریبان پست پیقتاد و اعتقاد که بازوی ملک را بود از دست شد و اعتمادی که میفدا اسلام و دین
ازجا برفت راست وقت غروب آفتاب ماه عمر آتش که اقبالش زرد شده بود و مغرب فنا فرو شد و گردو
بر ستار سو گواران جامه ذریل و دوزخ و دوا شک سیاه که در اطراف رخساره روان کردن گرفت زحل بر وقت و فنا
شرطه عرا کسوت سیاه گردانید و از مرگ او بر ابل هندوستان نوحه میکرد و مشتری بر دروغ آن اندام گردانید و قبا
خون آلود در ارض چاک و دستا بر خاک میزد و میخ را دل از فوت او چون چشم ز کان باریک و در میعشت او چون
جگر و گلیان تنگ و تاریک از تافت این خار خار در دل خون انگشت و چون زحل در قبضه قصاب میطیبت کتاب
از شرم آنکه چرا دروغ این خاوش و قبیع اینوا فقه کوشید برینا مد و در زمین فرو شد و زهره چون دید که اجرام از جنگ
خنگ ایام چو محنت یا فتنه را و فی الظهور فتنه و رادق گردانید و سماع و بره و دیگر آغاز کرد و بر وفات آن شاه
بنده توانا و تجایی ساز نالیدن گرفت و عطار که از غزوات و فتوحات بر موافقت کاتب فضا هما در قلم آورده
دران ظلم انصوا و و اوت خود روی سیاه میکرد و از اوراق دفتر خویش پراهن کاغذین می پرداخت و ماه جلای در صورت
بالای بقامت مخنی دران قیامت زمین سر بر دیوار و در افق میزد و در کتاب مردی نگاه میداشت لفظ هم روی بجاک
می نمی ده که چنین نخواهست به ماه زمانه فرما ز زمین نخواهست به که بشکار میر و بجای نیست خاک توده خلوت
خاخ خوش مر جان من این نخواهست به حق تبارک و تعالی روح مقدس مطهر مطیب آن شاهزاده غازی را به راج
اعلی و مراتب والا برساند و در صدم جام الامال تجلی جامی و جلالت خود شمعشاند و در شفقت و رحمت و تربیت و
عاطفت که در حق این شکسته یکس داشت سبب مرید و رجات و موحلیات او گرداناد آمین رب العالمین
چون ایخبر سلطان بلین رسید بقیامت محمود و محزون گشت و درین وقت عمر سلطان از هشتاد و گذشته بود
و برخیزد و ناچار جلالت و قوت خود تکلیف نمودی آنالوضعت و شکسته که درین مصیبت بحال او راه یافته بود
نمودار گشتی و در روز بروز کار او در منزل بودی بعد ازین قضیه سلطان بلین کتخ و در پسر محمد سلطان را سحای پدراو
چند و در پاش داده پلطان فرستاد بغرا خان را از لکنو قی بد به طلبیده گفت که فراق برادر بزرگ تو مرا بخود

ضعيف ساخته است و می بینیم که وقت ارتحال نزدیک رسیده است درین وقت غیبت تو از من خبر تو واری
 نمازم از صلیت دورست و پسر تو کیقباد و پسر برادر تو خیر و خور و دوازده تجارب دنیا بیگانه اگر ملک بدست ایشان
 افتد از غلبه جوانی و هواپرستی از همه محافظت آن نخواهد آمد و هر که تحت دلی بر تشنگی ترا طاعت او باید کرد و اگر تو بر
 تخت دلی متکبر باشی حاکم لکنوئی مطیع و متقاد تو خواهد بود پس ترا باید که از من غیبت ننمایی چون بقراخان را
 هوای لکنوئی در سر او افتاده بود و سلطان از این اندک صحت پدید آمد بهانه تشکاربی رخصت سلطان متوجه لکنوئی
 شد و هنوز بقراخان لکنوئی رسیده بود که مرض سلطان عود کرد و سلطان درین مرتبه ملک الامر خیرالدین کو تو ال
 دلی را طلبید که خیر و را بولمیعدهی وصیت کرد و بعد از سه روز بچهار صحت حق پیوست و در دارالامان مدفون گشت
 و چون فخر الملک کو تو ال و کو تو الیان باخان شهید که پدر خیر و بود نیک نبودند و از بچله بلتان روان کردند ایام
 سلطنت سلطان غیاث الدین بهشت و دو سال و چند ماه بود که سلطان معزالدين کيقباد
 بعد از وفات سلطان غیاث الدین بلبن کیقباد و پسر بقراخان را که هر ده سال بود سلطان معزالدين کيقباد گفت
 بسطنت برداشته و این بادشاهزاده حسن خلق آراسته بود چون همه وقت در نظر سلطان بلبن تربیت پرور
 می یافت سلطان مسود بان شهنشاه مخرج بر منوکل بودند و استیفاء لذات و پیروی شهوات او را در بندت میسر بود
 بیکبار که مطلق العنان شد از غلبه عنفوان جوانی و هوای نفسانی و عیش و عشرت را بر روی خود گشاده استیفاء
 لذات نفسانی بر مصالح جهانیانی مقدم داشت و جهان بکام بطلان و خود پرستان کردند و مقتضای
 الناس علی دین ملوکم تمخورد و بزرگ بلهو و عیش مشغول گشتند و سلطان از دلی برآمده در کیلو کوهی بر کنار آب
 چون قصر عالی و باغ بزرگ بنا فرموده و دار السلطنه ساخت و از خیر غلبه عیش و عشرت سلطان معزالدين کو
 و مسخره و مطرب مطرب از اطراف و جوانب عالم را مرد درگاه او آوردند و چون اینها نغمه را در بنده اقسام بسیار
 کارامو و لعب رواج عظیم پیدا کرد و ابواب منق و مجوهرات و نام غم و اندیشه از دل های خلق محو و منسی گشت و در آن
 سلطان از خوبه و نان و خوش آذران و مردم ظریف و ندمای شیرین کلام ملو و معهور بود و یک ساعت بی
 عیش و کامرانی نگذرانیدی و چشمش و انعام و بدل و اشیاء گذرانیدی و ملک نظام الدین که داماد و برادرزاده
 ملک الامر کو تو ال بودند و سلطان تقریب پیدا کرده و پرداخت امور سلطنت همه برای او مفوض گشت و ملک
 قوام الدین علاقه کار از بی نظیران روزگار بود و عمده الملک و نائب و کیلدرش چون ملک نظام الدین مرد پرکار و
 مکار بود و ملوک بلبن که احوال و انصار دولت مغربی شده بودند از تسلط و تقرب او بریشان خاطر و هراسناک
 گشته و در نگاهداشت خاطر او میکوشیدند و در امور ملکی رضای خاطر او منظور داشته و شته متابعت از دست
 نمیدادند ملک نظام الدین کم حوصله چون امر او ملوک را مطیع و متقاد خود دانست و سلطان معزالدين کيقباد

عیش و عشرت دید سودای سلطنت و جهاندارسی کہ اصلاً بجمال او مناسبت نداشت نہ سرسید اکبر کو در تنہا
خانوادہ بلندی را کہ گریست بواسطہ این خیال خام و سودای باطل سلطان مغزالدین گفت کہ بغیر و در ملک شریک
نست و با و صاف بادشاہی و صفت و تہمتہ آراستہ بغبت امر او ملوک را بجانب او خاطر نشان کردہ برافکند
او قرار داد سلطان مغزالدین سخن آگندار را شنیدہ در ساعت فرمان بطلب کیخسرو بلقان فرستاد و جمعی تعین نمود
کہ در راہ آن بیگناہ را ضائع سازند کیخسرو مظلوم انقیاد حکم نمودہ روانہ دہلی شدہ در قصبہ بہتک بشہادت رسید
بعد از آن خواجہ خلیفہ را کہ وزیر سلطان مغزالدین بود گناہ و رنج قسم ساخت و بر خراشاں تشریف نمود و امر او ملوک را خوش
کہ از ملک نظام الدین در خاطر متکبر شدہ بود مستحکم تر گشت و در جمع خلائق بیشتر شد و در وقت خبر آمدن لشکر
مغول بنواحی لاہور رسیدہ ملک یار بیگ نرسی و خان بجان بدفع شتر ایشان تعین شدند و در نواحی لاہور متاع
صعب دست دادہ اکثر مغول قتل رسیدند و جمعی را دستگیر ساختہ بلی آوردند باز شہر سلطان مغزالدین گفت
کہ این امر بموجب کہ ہمہ یک جنس اندر خشم لب یار و از اندک گرفتگی شدہ بانو گمرے و عذری خیال کنند علاج بشود
بود با مثال این کلمات مغزخون سلطان را از جادو آورده و خست قتل امرای مغول حاصل کردہ ہمہ را در یک روز کشت
آوردہ و قتل رسانیدہ خاندان ایشان را بزداخت بعضی ملوک بلہنی را کہ امرای مغل قرابت و صداقت داشتند و او
نیز بموجب ساختہ در حصار دای دور دست فرستاد و از خرابی خانوادہ ملی قدیم پاک نداشت و ملک شاہبک امیر
ملتان و ملک یزکے حاکم برہن را کہ از امرای سلطان بلہن بود و دیگر مکر و جلا کہ داشت از میان برداشت و سلطان
چنان سحر کرد کہ ہر کندوی اخلاص دولت خواہی شہ از بندیشی و فساد ملک نظام الدین سلطان رسانیدہ
سلطان در زمان آن سخن را بملک نظام الدین گفتی و آنکس را گرفتہ و با سپردی و زن ملک نظام الدین کہ دختر
ملک الامر بود و از نردون حرم سلطان استیلای تمام پیدا کردہ و مادر خواندہ سلطان شد و امر او ملوک از کمال استیلا
و تسلط ملک نظام الدین متجاوز فرما برداشتہ اند و خود را بہر بہانہ کہ میدانستند و میتوانستند در حاکمیت او
می انداختند و بطاعت تجلیل شہ را از خود دفع میساختند و در گاہ او مرجع عوام و خاص گشت و در واج ربوبی در گاہ
معری بشکست نظم شد کہ دون را بلند و الا کردہ ہر لار را بلند بالا کردہ کا کشی آب را بلند کند و بر تن
خوشیہ ریختہ کند و چون ملک الامر فرزند الدین کو قوال بر قصد فاسد و خیال باطل ملک نظام الدین کہ بیخای فرزند
او بود و اطلاع یافت او را در خلوت طلبیدہ بسخنان مقول و دلائل محلی بہر چند خواست کہ تصور باطل و خیال فاسد
از سر او بدر کند فائدہ نداد و آن کوتاہ اندیش خام طبع متہنہ نشدہ در جواب گفت کہ انچہ خدمت ملک می فرماید
ہمہ صوابست و خلاف آن خطا و مبالغہ را دشمن خود کردم و ہمہ دریاقتہ کردہ کارم اگر اکنون دست ازین برد
بانہ دارم مردم ازین دست نخواہند داشت ملک الامر او را نفرینہا کردہ انوینہا شد و چون آنہی بابا کہ بر و معاش

رسید و همه تحسینها کردند و عاقبت اندیشی و سلامت جوئی ملک الامرا برنگنان ظاهر شد القصه بقرآن پدر
سلطان مغولین الخاطب سلطان ناصرالدین که ولایت لکنوتی داشت چون شنید که سلطان مغولین نام
بلمو و لعب مشغول است و پروای حمایتی ندارد و ملک نظام الدین جمله امرا و ملوک بلخی و سمرغان و انصار
کار مدنی را تلف کرده و بخوار خراج نماید مکتوبات نصیحت آمیز بجانب پسر نوشت و از اندیشه فاسد ملک نظام الدین
و جمله امرا و ملوک بر فردا اشارت اطلاع داد سلطان مغولین از غرور جوانی و مستی شراب گوش سخن پدر نکرده اندیشه
آن کار ننمود چون سلطان ناصرالدین دریافت که مواعظ او در ضعیف موثر نمی افتد خواست تا با پسر ملاقات
نموده آنچه گفتنی باشد بگوید مکتوب بخط خود نوشت که ای فرزند مرا شوق دیدن تو بی طاقت ساخته پیش ازین مرا
در محنت جدائی نگذازد و دیدار مرا غنیمت شمارد چون سلطان مغولین مکتوبات هم آمیز پدر خواند بگوشه شوق او نیز
در حرکت آمده اظهار اشتیاق خدمت نموده مکاتیب عرائض هم اساس محبوب مقربان نزد پدر فرستاد و از
طرفین سلسله شوق متحرک شد و بعد برسل رسائل قرار یافت که سلطان مغولین از دلی تا او ده مرود و سلطان
ناصرالدین نیز از آن طرف با او ده بیاید و هر دو بادشاه با هم ملاقات کنند و از دیدار یکدیگر بهره مند شوند قرآن السعید
میر خرو و داستان ملاقات پدر و پسر است و از سخنان امیر خرو چنان مستقام میگردد که سلطان ناصرالدین بقصد
تسخیر دلی و دفع پسر از لکنوتی حرکت کرد و سلطان مغولین خواست نیز بمقابل و مقابل شتافت و در او دو مجرم
بصلح قرار گرفت القصه سلطان مغولین خواست که جریده بملاقات پدر شتابد ملک نظام الدین گفت بادشاه
چندین مسافت جریده رفتن او صحت نیست و در کار مملکت نسبت پدری و پسرخی اعتماد را نباید بصلح داشت
که سلطان با حشمت و اسباب سلطنت و لشکرا بر استعصاف فرمایند تا رایان و راجها فرین داران را از مشاهده کوکب و دیده
بادشاهی در دلمارعب و هیبت حاصل آید و از روی کمال طاعت و انقیاد خدمت نگاری پیش آید سلطان سخن
ملک نظام الدین با لشکرهای آراسته و اسباب سلطنت و لوازم شمت بجانب او ده حرکت فرمود چون سلطان
ناصرالدین برین حال مطلع شد دانست که باعث این امر ملک نظام الدین است او نیز با لشکر و فیلان و حشم از لکنوتی
بجانب پسر روان شد و هر دو لشکر کنار آب مرود و در جانب فرود آمدند و در برابر اسلالت و مکاتبات تحریک سلسله
ملاقات نمودند و در باب چگونگی ملاقات سخنان گذشت آخر قرار یافت که پسر بخت نشیند و سلطان ناصرالدین
از آب گلباشه شتران تقطیم بجا آورد و پسر بخت ملاقات نماید سلطان مغولین بارگاه خود را برافراشته و با این
کیسه روی قیبادی جلوس فرموده و حرکت بآرام است سلطان ناصرالدین در جلو خانه فرود آمده و سبب شتران برین
بجا آورد و چون در برابر بخت رسید سلطان مغولین تاب نیارده و از تخت فرود آمده در پامی پدر افتاد یکدیگر را در
کنار گرفته که یکدیگر در انداختن را نیز از مشاهده حالت ایشان آب از چشم ترشح نمود پدر دست پسر گرفت و بر آلاء

تخت فرستاده خواست پیش تخت بایستد پس از تخت فرود آمد و پدر را بر تخت بنشاند و خود با دب پیش او نشست و شازمکها و زنده نقره در کار شد و شراد خواندن قصائد مدح و مطایان در سر و گفتن و چاوشان و قتیبان در فریاد کردن درآمد و آنچه از لوازم شست با دوشاهی و شمران مجلس بار که ستارفت آن طائفه بویجا آوردند و از کاه و بجا و در یکدیگر مکتوبه و مستفید گشتند بعد از زمانی سلطان ناصرالدین برخاست و از آب گذرشته سیارگاه تفرقه رفت و از سال تخت و بدایای غریب و مبروه و سقالات عجیب الطعمه و اشتریک طیف از طرفین در کار شد و مردم هر دو سال را حکم شد که بخانههای پیرگرددند نمایند و از روی یگانگی سلوک گشتند و چند روز متواتر سلطان ناصرالدین بخانه پیر آمد و پیر و پادشاه همیشه داشتند و مجلسها ساختند و دوا و عیش و طرب دادند و شرابها خوردند و چون روز دوا و عیش و طرب رسید سلطان ناصرالدین با پسر گفت که میشد گفت که پادشاهی که او را آفت دال در خزانه نماند که در روز غایت صفا لشکر خود را بآن مدو نماید و در غلام و فخر رعایا را دستگیری کند آن پادشاه را پادشاه همانان توان گفت و نصیحت چند دیگر که لائق حال سلطنت باشد فرمود سلطان ناصرالدین گفت که چون مهربانی و بخاری که مرا از خواب غفلت بیدار سازد غلام پادشاه را آنچه در برابر پسنیده و سزاوار باشد با آن تنبیه گرداند و دستور العمل خود سازم و وفات آن رواندارم سلطان ناصرالدین را محبت پذیرد و رجوش آمده گفت من چندین راه رحمت کشیده ام مقصود همین بود که گوش بهوش ترا به در نصائح که انبار گردانم و ترا از خواب غفلت که لازمه جوانی و هوا پرستی و دوستی بیدار سازم و آنچه لازمه مهر و شفقت پذیریت بجا آورده باشم و خلوت سازم و خود که ملک نظام الدین و قوام الدین که عهده ملک بودند در مجلس حاضر گشتند تا آنچه گفتنی بود بحضور ایشان باویم ملک نظام الدین و نظام الدین که عهده ملک بودند در مجلس حاضر گشتند سلطان ناصرالدین از روی رقت و شفقت گفت ای پسر شنیدم که تو بر تخت دلی شستی بغایت خوشوقت شدم و بنیاد شدم که ملک لکنونی داشتم ملک دلی نیز برین رسید لکنون دوستی که حکایات عیش و طرب و غفلت و بخاری قومی شوم حیران می مانم تا امر فرزند سلاست مانده و من از آن تا سرخ تقریر تو خود دیدم و ملک دلی و لکنونی را در معرض خیال دیده دل از آن برداشتم ام بتجسس از آن تا سرخ که تو بنندگان پدرم که پرورده نعمت او و مخلص و خیرخواه بودند شستی و از کشتن ایشان اعتماد دیگران از تو برخاست و بخواه تو قوی در جاهای حاد ملک مانده ای پسر اینقدر باید یادگیری که برادر من که بشاید بجهان داری بود و رجیات پدر شنیدم و پسر او را که شایان سلطنت و باز روی تو بود گفت تا در تو همان تلفت کوی همین که ترا از میان بردارند ملک دلی بدست قومی دیگر افتد که ایشان نام و نشان با بر روی زمین نگذارند ای پسر که تو بر خود رحم نداری برادر او را و اتباع خود رحم کن خود را با بازی مدو و غم حال خود بخور این نصیحت چند که بر تو میخوانم و عمل را نصیحت اول غیبت که بر جهان خود رحمت کن خود را با بازی مدو و در پی سعادتی خود باش که رنگ روی تو از لکل لکل سرخ و سیراب تر بود و رنگ

نزد چوبه زمره تر گشته و از اقامت شهرت که انجمن ضعیف و ترارشده خود را باز دارد گرد آن مگرد که چون جان از غفلت
 از لذت استیفا نتوان کرد نظم نشاید با دشمن است بودن نه در عشق و هوس پیوست بودن نه بود و شپاسبان
 خلق پیوست به خطا باشد که با شپاسبان مست چشبان چون شد خراب از باده ناب به رسم در جده گردان
 کند خواب به در آئینی که رسم ملک و اریست به ثبات کار و بهوش یاریست به نصیحت دوم انیست که از شستن
 ملوک و امارا از غنا می تا اعتماد و یکدلی و انصاف بر تو و از نازل نشود این مرد و غنی ملک نظام الدین و قوام الدین
 که بختکار و تجربه در کار اند و روی دیگر مثل ایشان از علمای بگیتی خود را شریک ایشان گردانی و این هر چهار را چسب
 مکن دولت خود و تصور کنی و هر کار که ترا پیش آید با اتفاق و صلاح دید ایشان به انجام رسانی یکبار دیوان و زاری
 و دوم را دیوان رسالت سوم را دیوان عرض و چهارم را دیوان انشا حواله غنائی و هر چهار کس را از قرب برابر
 داری اگر چه مرتب ایشان باعتبار اعمال سعادت باشد و هیچ یک را از ایشان آنقدر استیلا ندی که طغیان
 و سرکشی بآرد و نصیحت سوم آنست که هر سری از اسرار ملکی که کشادن آن ضرورت شود بحضور چهار بکشی نمی
 بر اسرار خود آنگنان محرم نگردانی که دیگران از تو دول گران شوند نصیحت چهارم آنست که نماز گذاری و روزه
 رمضان داری تا در ترک این دو کار خذلان دنیا و آخرت دانگی تو نگردد و شنیده ام که جیلگری از علمای وقت
 برای خوش آمدن و خوردن روزه رمضان رخصت داده و گفته گیر و ده آزاد کنی یا شصت مسکین اطعام دهی املا
 روزه خوردن میشود از قول و فعل این قسم علمای خود را در دور داری مستبدین از علماء و طماع و حریص که دنیا مبدود
 ایشان شده است بنیاید پرسید بلکه استفسار احکام این از کسائی باید کرد که روی از دنیا گردانیده باشند و زور مال و
 همت ایشان بتغیر باشد این فصاحت و بامیهائی بگریست و سلطان مقرر الدین را در کنار گرفت و دایع کرد
 و در وقت کنار گرفتن آهسته گفت که نظام الدین را زودتر از میان برداری که اگر او فرصت یابد تا یک روز
 بگذارد این بگفت و گریه کنان بمنزل خود رفت و آن روز طعام نخورد و با محرمان خود گفت امر فرسیر را با ملک
 دلی و دایع آخرت کردم بعد از آن سلطان مغولین از او دیده بجانب دلی نهضت فرمود و چند روز پاس مضام
 و صایای می پذیر نمود و خود را از عیش و طرب باز داشت با وجود شوق شاه شرب که جلی او شده بود و همدان بر مفر و اها
 محرک سلسله فساد بود و در ترغیب مینمودند و از مصالح پدیر که بر مکهان رسیده بود شرم داشتی و حیا کردی و منع خود نمود
 چون نصیحت مجالس جشن و غوغا و افراط عیش و طرب سلطان با طراف و اکناف رسیده بود و جاعه از لولیان
 شیرین کار و طرب پیشگان روزگار بدرگاه رآورده بود و دند و خود را هر روز آراسته مستعد صحبت ساخته و در گوشه
 جلوه مینمودند و انتظار ملازمت می کشیدند سلطان چون دل داده صحبت این طوائف و جان باخته هواس
 ایشان بود و آنکه میخواست که لصالی پذیرا پاس دارد اما زمان زمان عنان دل از دست میرفت و لحظه لحظه

انش شوق در غلیان می آمدی اختیار در دیده نگاهای بر روی و رخساره نازنینان میگرد و بگوشت چشمت افتائی بحال
 ایشان می نمود نگاه لولی بچهره که سر آمد نازنینان وقت و سر ملقبی نظیر آن روزگار بود کلاه بکل بر سر و قنای
 ز رنگار در بر و کر صر و در میان بر اسب عربی نژاد سوار هنگام کوچ با صد ناز و کرشمه در مقابل خیر سلطان می و آید
 هنرهای عجیب علمای غریب که نوعی از ساحری تواند بود در کار آورد و این بیت با و از خوش بخواند بیت
 گر قدم چشم با خاوی نهاده دیده بر روی می نمود تا میردی به تبعه از آن معروض داشت که مطلع این غزل را با نجات
 مناسب تری بنیم اما از ملاحظه کتب نمی تواند خواند سلطان فرمود که بخوان و ترس خواند که بیت سر و سیمینا بجا
 میروی به نیک بدر محمدی که فی مابین و سلطان از نظاره جمال عالم افزو آن ماه پیکر و شاد به حرکات و لغز
 آن رشک قمر چنان جبران ماند که فصلی پدر همه پیکار از یاد رفت و بی اختیار در راه بایستاد و بآن توبه شکن
 به زبان گشت و اکیال بی طاعتی از اسب فرو داد و تراب طلبیده به دران جا منزل فرمود و مجلس ساخت
 و تماشای بازی و قرض بازی مشغول شد و این بیت بر زبان راند بیت شب زمی توبه کنیم از بیم ناز شادمان
 با ملوان روی ساقی باز در کار آورد و به آتشوخ بدیده که چون این بیت از زبان سلطان شنید در برابر خواند
 بیت غمزه عابد فریم زاهد صد ساله را به موزیشانی گرفته پیش نهاد آورد و سلطان از عبت فم و خوبی طبع او
 فاله و حیران تر گشت و او را ساقی ساخت و او شراب تواضع بجا آورد و این بیت خواند ما که چه خوشتر ز ابریم
 هم بنده بندگان شاهیم و پیا لیر کرد و بدست سلطان داد و سلطان پالای دست او گرفته از روی دلدادگی
 این ابیات بخواند نظم قبح چون دور می آید بنزدیکان مجلس ده و مرا بگرد تا حیران با غم چشم در ساقی
 اگر ساقی تو خواسته بود مرا نه که بگوید که می خوردن حرام است به این گفت و پیا لیر نوش فرمود و امر او ملکوت خیر
 مستغرق لهو و طرب شدند و روز دیگر سلطان از آنجا کوچ کرده در هر منزل مجلسی خوشی می ساخت و او پیش و طرب
 میداد تا بدلی رسید و در قصر کیلویی فرو داد و اهل شهنشاهان سلطان شاد دید که در دوشسته مانند و در و قبا بستند
 در سم جشن و پیش و طرب و لایام سلطان مغرالدین چنان شاد شد که در هر کوچه و محلت بر طایفه شراب میکشید
 و صحبت میداشتند و غم و اندوه از دل خلاقی بر نهاده بود و غفلت جا گرفته چون چند ماهی برین برآمد سلطان
 مغرالدین بیمار شد و کثرت جماع و مداومت شراب او را ضعیف و نازک گردانید و درین اثنا خواست که بر حسب
 وصیت پدر نظام الملک والدین را برادر درین باب فکر ثابت نتوانست نمود و فی البدیهه گفت ترا سلطان
 میباید رفت و مات آنجا سر انجام نموده عذر آورد و مقرران سلطان چون بر قصد سلطان اطلاع یافتند
 و پیشه خوانان ملک نظام الدین بودند بیکم و خصمت سلطان او را نپذیرفتند و چون بر خون خلقتش نیام
 حریف و زمانه بخونش بیاورد تیغ به ملک جلال الدین فیروز را که نائب سامانده بود و سر نامدار درگاه بود و از سامانده

طلبیده عارض ممالک گردانیده اقطاع برین حواله نمودند و شاید خان خطاب وادند و ملک ایتیمکن را با یکی و ملک
 ایتیم سرخر را وکیل در ساختند و سائر اشغال نیز تجدید در میان امرای مقسوم گشت درین اثنا سلطان را مرض غالب شد
 لغوه و فالج پدید آمده صاحب فراش گشت و از کارها ماند امراى صاحب شوکت را از روی سلطنت در سرافرازد و در
 هر سر سودا می و در هر دل تنهایی پیدا شد و بعضی از امراى بلینی از روی حلال علی پسر سلطان مغزالدین را با آنکه طفل بود
 از حرم بیرون آورده سلطان شمس الدین خطاب داده بخت نشاندند و بارگاه زده سلطان شمس الدین را آنجا
 داشتند و امر او ملک در گردان سرایرده فرود آمدند سلطان مغزالدین را که کار او از معالجه گذشته بود و قصر کیلو کمره
 سعادی میگذرد ملک جلال الدین خلجی که عارض ممالک بود با جماعت خلجیان که خلق کثیر بودند در بها پور فرود آمدند و عرض
 لشکر خودی گرفت ملک ایتیمکن باریک و ملک ایتیم سرخر وکیل در و سائر امراى بلینی اتفاق نمودند که بعضی امرا که میگذازند
 و از اصل ترکمان نیستند از میان باید برداشت و تذکره بنام ایشان نوشتند و در سر تذکره نام ملک جلال الدین خلجی
 بود چون ملک جلال الدین از سبغی آگاه شد مردم خود را جمع نموده امر او ملک خلج را یکجا کرده و بعضی امراى دیگر را با خود
 متفق ساخت درین حال ملک ایتیمکن باریک سوار شد تا ملک جلال الدین را فریب داده بیاورد و کار او بکفایت ساسا
 چون ملک جلال الدین فیروز ازین اندیشه آگاه بود همین که ملک ایتیم بدر میای و رسید او را از اسب فرود آورد و زیاده
 پاره کردند شعر مزین در وادی که وکیل گام بد کرد و دام بلافتی سد انجام بد گذاشتند از سیل حلقه که بر کوه جا کبند
 افتاد در چاه و پسران ملک جلال الدین که بشجاعت و مردانگی اتصاف داشتند با پانصد سوار در سرایرده سلطان
 در آمده سلطان شمس الدین را از تخت برداشته با پسران ملک الامر او در بها پور زند آورده و ملک ایتیم سرخر را که
 نقاب ایشان نموده بدو سلطان شمس الدین از شهر بیرون آمدند و پیش دروازه بدلاون جمعیت نموده قرار دادند که
 بر سر ملک جلال الدین فیروز و زند ملک الامر او اسطه پسران او در دست ملک جلال الدین بودند مردم را در بر گردانید
 جمعیت ایشان را متفرق ساخت و اکثر از امر او ملک با ملک جلال الدین پیوستند و ملکی که پدر او را سلطان مغزالدین
 کشته بود در قصر کیلو کمری رفته سلطان از سبغی پیش نمانده بود و کدے چند زده در آب چون سردا مدت سلطنت او
 سه سال و چند ماه بود و که سلطنت سلطان جلال الدین خلجی در سیکه از توابع معتبر بنظر رسید
 که طاقه خلج از نسل قاج خان داماد چنگیز خان اند و قهقهه او چنانست که او را از خاقان خویش که دختر چنگیز خان بود
 ملال خاطر روی نمود و از نیم چنگیز خان بغیر از مادر او ملائمت علایی نداشت همیشه خلعی سمری جمیعت و فرزند
 نمی افتاد و تازمانی که چنگیز خان در کنار آب شد سلطان جلال الدین را سنگوب و مغلوب ساخت و خاطر او مهلت
 ایران و توران جمع کرده و مصوب اصلی خویش بازگشت و در بهمان ایام در گذشت قاج خان که بهستان غور و خجستان
 و سجستان آنرا بنظر اسحاق در آورده با ایل والوس خود که قریب سی هزار خانه وار بودند و کو بهستان مذکور تسخیم شد

بلین در ایام خانی خود بنا فرموده بود و اکنون ملک اولاد او مست و مرادین حق نیست بلکه احمد حبیب گفت در امور
ملکی اینقدر تقید نمی گنج سلطان فرمود من از برای مصلحت ملک چند روزه چگونگی از قواعد اسلام بیرون آیم و در خلا
نفس الامکاری کنم سمیت کما عقل باشع فتوی دهدند که اهل خردین بنیاد و پدید و پیاده بدرون کوشاک نعل
رفت و در آن مقامها که سلطان غیاث الدین آجنامی نشست بواسطه حرمت او آنجا نشست و در صفه
که مخصوص امر ابو جلوس فرمود و با ملوک گفت خانه اتیر کین و اتیر سر خر تیرا که اگر ایشان بمن در مقام غم
و کم نمی شد من درین باب انیفتادمی و این بقیه عمر در خانی و ملکی بسر می برد اکنون در حیرتم که مال کجا چون شود
و با وجود عظمت و اہمیت سلطان بلین و امتداد روزگار و غلبه اعوان و انصار سلطنت بر وارثان او نماند
برای چگونگی خود را ندو بعد از او و اتباع و پیرو و بعضی امرای حاضر که عاقل و صاحب تجربه بودند از سخنان او
متاثر گشتند و در قہما مینمودند و بعضی دیگر که جوان و بی باک بودند سلطان را ندست میگردند و می گفتند خیر و بادشا
نما شده در اندیشه زوال ملک افتاده است قہر و سیاست که لازمه جهان داریست درین مرد چگونگی توقع آید
سلطان جلال الدین در آخر همین روز از شهر بازگشت و کیلو کمری آمده تھنگاه ساخت در سال دوم از جلوس
ملک حجور از زاده سلطان بلین که اقطاع کرده داشت لواشی مخالفت برافراخته خطبه و سکه بنام خود کرد و خود را
سلطان مخیش الدین خطاب کرد امیر علی شیر جاد را حاکم آوده که او را حاتم خان گفتندی و سائر ملوک بلین که در آن
اطراف جایگزین بودند با ملک حجور موافقت نمودند ملک حجور امید آنکه چون م شہر از خلیجیان متفرق بودند را خواهند شد بالشکر آنبوه
بجانب دہلی و حرکت آمد سلطان جلال الدین از نشینان این حادثه خانخانان پسر مهر خود را بنیابت غیبت در
دہلی گذاشت خود بالشکر آراستہ با عہوان و انصار تقدیم بدفع ملک حجور و ان شہر از خلیجیان را که پسر میانی بود و
بشجاعت و جلاوت القاصت داشت مقدمہ لشکر گردانیدہ جوانان مروان کار آزمودہ ہمراہ او کرد و حسب الحکم
ایلیخان بالشکر خود از آب کلا سکر گذشت و از اطراف ملک حجور با ملوک بلینی و لشکر بمقیاس زمینداران آندیدار
و را چنانا مدار در مقابل آندہ خارجہ بخت نمودہ شکست یافت و اکثر اعیان لشکر او گرفتار شدند ملک حجور پناہ یکی از جواس
برده بدست مقدم آنجا اسیر شد و او را گرفتہ بخدمت سلطان آورد و ند از خلیجیان اسیر از بر شران سوار کرده و فل با
طوق آہنین بخدمت سلطان فرستاد چون اسیر از آن جال نزد سلطان آوردند و نظر سلطان بر ایشان افتاد
فرمود تا ایشانرا از شران فرود آوردند و شاخا از گردن برداشتند و چند کس از ان میان که نزد سلطان بلین قدرد
نسرلت داشتند فرمود تا بجام برودند و سرور و ایشانرا بشتستند و خلعتہای خاص سلطانی در پوشانیدند و عطر مالیدند
و خود در بارگاہ خاص مجلس شہر آراست و ایشانرا در آنجا طلبیدہ حریت شراب گردانیدہ بدی را بدی سهل
باش جزا اگر مردی حسن الی من اسباب ایشان از خجاستی که داشتند سر بالا نمیکردند و از افتخار سخن نمی گفتند سلطان

برای تسکین ایشان می گفت ستا از جانب دلی نعمت خود شیر زده اید و حق نمک و شرط وفاداری بجا آورده اید و این عیب نمیباشد و ملک همچو بر برجا فرستاده بملکان فرستاد و فرمود تا او را بخدمت تمام درخانیان بجا بیاورند و از اسباب عیش و طرب آنچه بخواهد ببرد و وقت میا و از ملک احمد حبیب و سایر امرای خلج را ازین نوازشی که سلطان در باب اسیران فرمود و گران آمده عرض داشتند که این نوازشی که سلطان در باب این جماعت واجب القتل فرموده خلاف رسوم جهاندار و منافی قواعد جهان نیست چه اگر در باب اهل فتنه و فساد سیاستها بوقوع نیاید و خونهای ایشان ریخته نشود و بهر کسی را هوای ملک و دوس سلطنت در سر افتد چنانکه حادث بشود سیاست و خونریزیها که از سلطان بلبن در باب ایضا افتد بوقوع آمده بیشتر از خداوند عالم حساینه فرمود و هنوز صلوات آن از دلها فراموش نمیگردد و ببالغرض اگر بایست ایشان می افتاد و نام و نشان غلبیان را بر سر و زمین نیگذاشتند اکنون ترک سیاست در باب ایشان از صلطنت دودینا ناید لفظ مخزن ملک سرافکنده به بد لشکر بدجهد پرانگنده به بد سرکش شایخ قوا سر وین به تانزی گردن شاخ کمن سلطان در جواب گفت آنچه شما میگوئید بهر صواب و موافق تدبیر جهاندار است اما چنانچه هفتاد و سال در سلیمانان گذشت و خون هیچ مسلمانی ریخته اکنون که پیر شده ام و آخر عمر است بخواهم که خون مسلمان نریزم و صفقت قماری و جبار بفرمود ثابت کنم و اگر ما بدست ایشان می افتادیم و ایشان خونهای ما ریخته اند عده جواب آن فرامی قیامت بر ایشان میبوسند و بر او چون ما سالها که سلطان بلبن بود و ایم و حقوق نعمت او برگردان ما بسیار است امر و زک ملک او را تصرف شده ایم اگر اعرافان و انصار او را نیز بکشیم کمال بی انصافی و بی مروتی باشد بعد از آنکه سلطان از بدوان مراجعت فرمود ملک علاء الدین ماکه داماد و برادرزاده نعمت او بود و کمره را با و داده و رخصت کرد و خود مظفر و منصور در رجعت نمود و در دلی قهبا بستند و شاد و بهادر و چون از بی آزاری و حلم سلطان جلال الدین اکثر امر او ملوک می گفتند که این مرد جهان داری و بادشاهی میندازد گویند بار ما در دوان و در بنران را گرفته پیش دی می آوردند و سوگند میداد که در دی نکنند و را میگرد و می شن اگر چه در جنگهای لشکر توانم در هم آورد و خونریزیها کرد اما آدوس را گرفته می آورد و بدقتل و اقدام می توانم نمود یک مرتبه هزار دانه نفر قطع الطریق را از و سلطان آورد و بدی را از ایشان نکشت و همه را در کشتی انداخته بکنونین فرستاد و مصا دره و سکاره و تغذیه و تشدید طمع در مال مردم که شعایر جباران و قبالان ست از و در بدست بادشاهی بوقوع نیامد گویند بعضی کافران نعمت که شرافت و طبیعت ایشان مخمور بود و بچو عمل بودند مجلس های ساختند و شراب می خوردند و در دفع سلطان جلال الدین بی شرم میگرد و چون ازین اخبار سلطان رسید از جای در نیامدی و گفتی مستان را که بکاماتی که در حالت سستی از ایشان صادر شود و موافقه توان کرد در روزی ملک تاج الدین کوچی در خانه خود امر بزرگ را همان گرفت و مجلس شراب ساخت چون بهرست شدند گفتند سلطان جلال الدین بادشاهی را نشاید شائسته سلطنت ملک تاج الدین ست و همه با و محبت کردند یکی از ایشان گفت

که من یک نیم شکاری کار سلطان را تمام خواهم کرد و دیگری گنت باین شمشیر را از تن جدا کنم وستان و دیگر نیز
امثال این کلمات بر زبان راندند چون این حکایت بسطان رسید باین جماعه الطالبینده از روی اعتراض شمشیر خود
را از غلاف کشیده بجانب ایشان انداخت و گفت هر که مرادست این شمشیر بگیرد و مقابل من درآید تا بداند که مرا
چیزی باشد بلکه نصرت مصلح که مراد ظریف و خوش طبع بود در آن مجلس بر زبان او هم کلمات پریشان فرمود
گفت خداوند عالم میداند که سخنان مستان را که در حالت مستی از ایشان صادر شود اعتباری نداشته میان را که
سلطان بمنزله فرزند آن پرورده و نهال کرده او می میداند که با دشاهی بجلو و قار و برد و باری از آنجا هم یافت
چون در حق او بدخواهم اندیشید و سلطان نیز مثل مالکان و ملک را دگان انحصار دهد و او نخواهد یافت و میداند
که نفع و قلع و مراضی نخواهد بود و سلطان ازین سخن متاثر نشد از اعتراض فرود آمد شراب طلبیده و سیاه بدست خود
بلک نصرت مصلح داد و دیاران او را که در آن مجلس بودند فرمان داد تا بجای پای خود راندند و مدتی آنجا باشند و بیت
تیج حلم از تیج آهین نیز تر و بل ز صدف که ظفر انگیز تر بود و بر آنمی که از نزد دیکان او بود توغ آمدی هیچ یک را حالت وند
نفرمودی و هر که را جانگیر دادی هرگز نفر نکردی گویند وقتی که سلطان جلال الدین سپهر جامه از سلطان بلبن بود و نیابت
سامانه داشت مولانا سراج الدین سادجی که از شعرا می وقت بود و دینی از دیهائی سامانه در وجه بدر و ساجش
خود داشت سلطان جلال الدین برسم و نلیفه داران دیگر از مولانا خراسج طلب کرد و مولانا از منغی ریخته و شعر
در مدح سلطان گفته و شکوه عمالان در آن درج نمود و ظاهر سلطان جلال الدین بواسطه کثرت شغل مولانا بدوخته
مولانا اول کوفه از مجلس برخاسته و شعری چند سلطان جلال الدین گفته و آنرا خلجنامه نامیده و همدران ایام که
سلطان جلال الدین نیابت سامانه داشت خلجنامه مذکور که متضمن چیزهای رکیک بود بسطان رسید
مولانا سراج الدین از بیم آنکه سلطان درسد و انتقام خواهد بود ترک سامانه نموده جای دیگر توطن خست پیار کرد
و همدران ایام سلطان دینی را از دیهائے منداهران نهیب میکرد که منداهری در مقابل سلطان در آمد و
روی سلطان زخمی زد که اثر آن تا آخر عمر باقی بود چون سلطان جلال الدین بسلطنت رسید مولانا سراج الدین
و آن منداهری سنا در گردن انداخته بدرگاه او حاضر ساختند سلطان از خبرش در زمان ایشانرا طلبیده مولانا
در کنار گرفت و با تمام خلعت و توارش فرموده و واجب تعیین نمود و فرمود تا ساجش و دیگر پیش تخت بسلام
می آمده باشند و آن منداهر را نیز بنواخت و در روزی سلطان جلال الدین با زن خرونگه جهان گفت که چون
اکابر و جمود در تقربیت تنیتی بر درج می آیند ایشانرا بگو تا از من التماس کنند که مرا در خطبه الحجابی بمیل الله بخوانند
همدران ایام که خدائی قدرخان بسطخو و سلطان یا و خسر سلطان مغر الدین واقع شد و اکابر به نیست فرستند
این پنجاه را پسندیده گفتند که چون سلطان بار بار باغول شمشیر زد و مجاریات کرده است الحجابی بمیل الله خوانند

جائز ملک ملک واجب باشند چون اکابر و صد و تیر قریب تمنیت غره ماه بخدمت سلطان رفتہ شرف و تہنوس
در یافتند قاضی فخر الدین باقلہ علامہ عصر بود قوطیہ ساخته از زبان حاضران التماس نمود کہ سلطان از درخت الجبہ
فی سبیل اللہ خاندانہ سلطان گفت میدانم کہ ملک جهان بگفتہ من شمار برین آورده است اما من ہم در زمان از
اندیشہ بدیدم کہ حج وقت ازین خاصہ بران خدای بی شائبہ غرض و نیادی جماد با دشمنان خدا واقع شد و ازین
ارادہ کرد داشتہ پیشانی شدم و برگشتم در آن ایام کہ سلطان جلال الدین مراض ممالک شد امیر خسرو را و از شہا
فرمودہ شغل مصحف داری مغرض داشتہ بیجا شد و گریزند سید کہ مخصوص امرای کبار بود و اختصاص داد و سلطان
در مجالس شراب با اہل مجالس مصاحبانہ دینی تخطی نہ اختلاط کردی نسبت مساوات مرعی داشتی حریفان
مجلس شراب سلطانی ملک تاج الدین کوچی و ملک فخر الدین کوچی و ملک غر الدین غوری و ملک قرا بیگ
و ملک نصرت صباغ و ملک احمد حبیب و ملک کمال الدین ابو المعالی و ملک نصیر الدین گرامی و ملک
سعید الدین منطقی بود و ندید کہ مذکور در لطافت طبع و حسن اختلاط و شجاعت و مردانگی از بی نظیران وقت
خو بود و ذلت تاج الدین عراقی و امیر خسرو و میر حسن و سید حاجی و سید دیوانہ و امیر سلمان کلای و اختیار باغ
باقی خطیب سلک ندانہ انتظام داشتند ہر یک در علم شعر و تاریخ دانستہ ممتاز بودند و تمام مجلس سلطان
از غر خوشانان خوش الحان مثل امیر خاصہ و حمید راجہ و ساقیان و دریا مثل پسران ہیبت خان و وفنا من خطیب
دار و مطربان بی بدل مثل محمد شہ جنگلی و فتوفان و نصرت خان آراستہ میبود و امیر خسرو ہر روز در مجلس سلطان
غزلہای تازه آوردی و بانعام و التفات بہرہ مند شدی و از وقایع غریبہ کہ در ایام واقع شد قضیہ سید
مولو بود و تفصیل این احوال آنکہ در ویش سید مولو نام در دہلی آمدہ اقامت نمود و در اطعام و انفاق
بر روی عالمیان کشادہ چون از پیچکس چربی نگرفتی و وظیفہ داوراری معین داشت از کثرت اخراجات
و بدل تیار و خلعت متحریمی شد و اکثر مردم گفتندی کہ او علم کیما و سیما و خانقاہ عظیم بنا نمودہ و مبلغا
کلی در وجہ عمارت آن صرف کرد و اکثر مسافران بر و بجز آنجا نزول میکرد و ہر روز و نوبت ماندہ شہ کشیدہ
میشد کہ ہزار من میدہ و ہا لصد سلو و سیصد من شکر خراج یومیدہ شدی و عوام و خواص بران ماندہ حاضر
گشتندی و بر در خانقاہ جمعیتا شدی و اکثر اہر و لوک سلطان جلال الدین مرید و بہو خواہ سید مولو
ریاضت بسیار کشیدی و از اطعمہ بنان خشک و تر بلا کتفا نمودی و زرنے و کینرے نداشت اگرچہ نماز میکرد
اما نماز جموع حاضر نمیشد و شرافت جماعت را چنانچہ از سلف بہو است بجای نمی آورد و پیش از آنکہ سید مولو در
دہلی آید را جوہن بخدمت قطب عالم فرید الدین والدین رحمۃ اللہ علیہ رفت و روزی چند آنجا بود و در وقت
رخصت شیخ فرمود کہ راہ آمدن ملوک را بر خود بستہ از ہجوم عوام و شہرت اجتذاب مانستہ صد حکایت

بشنودند و بپوش حرص و در نیاید نکته در گوش حرص و اما سیدی مولای توانست محافظت خود نمود و بر آتش
 دل منه کوخ فروز و که وقت آید که صد خزین بسوزد و خانانان پسر بزرگ سلطان از معتقد و مرید ساخت و او را
 پسر خواند و قاضی جلال کاشانی را که از اکابر وقت بود محب و همواخواه خود گردانید و بعضی ملوک بلخی که در زمان
 سلطان جلال الدین بی جا گیرانده و بی نوا گشته بودند بواسطه آنکه ایشانرا از سید مولای منافع میرسید و اتم لازم
 و مجاور خانقاه او بودند مردم گمان بردند که سید مولای با اتفاق و اعلایا و استیجاعت و اعیتها ملک دارد چون نمینی
 سلطان جلال الدین رسید فرمود تا سید مولای را بهیچ معتقدان گرفت آورد و در هر چند پیاده سنگر شد و قسم یاد
 کرد و موندنیاید سلطان فرمود تا در صحرائی بهایر آتش افروختند که شعله آن با آسمان رسید و علما و اکابر شهر را آنجا حاضر
 گردانید و سید مولای و اتباع او را فرمود تا در آتش در آورند تا دلیل صدق و کذب ظاهر شود و علما وقت کردن
 مهر که حاضر بودند و صدا شنیدند که چون آتش با طبع محرقست و در احکام صدق و کذب اعتبار کردن خلاف عقل و
 منافی شرع است سلطان این سخن از علما شنیده ترک این غریمت فرمود و قاضی جلال را که بقتله انگیزی قسم بود
 بقضای بداون فرستاد و دیگر ملوک را که همواخواه سید مولای میدانست با طرف عاملک پرانگنده گردانید
 و سیاست فرمود چون سید مولای را مقید و نظر سلطان آوردند سلطان بر وحجت میگرفت و اوجوا بهایر داد
 از روی معقول و شرع گناهی بر سید مولای نداشت سلطان و بطرف شیخ ابوبکر طوسی حیدر که سر حلقه قلندران حیدر بود گفته
 ای درویشان داد من ازین ظالم بستانید بجز نام قلندری بیداک چیست و استر و چند بر سید مولای زد و او را
 بر احوال دور حج راجع ساخت و از کلخان پسر میانکی سلطان ابیسلیمان اشارت کرد تا فیصل بر سید مولای براند و آن ظالم
 شهید ساخت مشهور است روز قتل سید مولای با دسیاه بر خاست و عالم تاریک گشت و در آنسال برش کم شد و در
 دلی قحط افتاد چنانچه هندوان وقت از گرسنگی جماع جماع میگذاشت و خود را در آب چون انداختن و غریق بجز فتنه
 سلطان در شش و شمان و ستاره بیجا نبختند و لشکر کشید و از کلخان پسر میانکی خود را بجای خانانان پسر بزرگ
 خود که در آن ایام وفات یافته بود در کیلو کمری به نیابت گذاشت بجز در سیدن جهان را گرفت و چنانکه آنجا است
 و مال امنب کرد و غنائم بسیار بدست آورد و راجه بخت نمود و قلعه متحصن شد سلطان چند روز محاصره نمود و محبت
 کرد و گفت گرفتن این قلعه بمردن یک کس نمی آید و سمیت بمردی که ملک سر اسر زمین بدین نزد که خوشه چکد بزرگ
 با القرض این حصار را گرفتند و بندهای خدایا بکشتن دادیم فردا که زنان بیوه شده و طفلان یتیم گشته ایشان نرو من
 بیایند و نظر من بر ایشان افتد مرا چه حالت باشد و لذت فتح این قلعه بر من تلخ تر از زهر گردد و در سزای و استعین و
 ستاره طفلان چنگیزی بالشکر گران متوجه هندوستان شدند سلطان بالشکر را به قاهره بدفع انظار حرکت فرموده
 چون طرفین قریب شدند و مقابل دست و اوجوانان کار طلب چند مهر کارزار کردند لشکر مغول و سربو و لشکر سلطان یزد

سخن صلح در میان آوردند سلطان سرفراز ایشان را که ترابست ملک کوخان بود و پسر خوانده او و سلطان را بدرگشت از دو یکدیگر ملاقات نمودند و از طرفین ارسال تحفه و هدایا در کار گشته لشکر منول با گشت و انقباضه جنگی خان با چند امر از منول بسطغان پرست و مسلمانان و کسان شرف اختصاص یافت در غیبت پور مسکن ایشان تعیین شد و آنجا را منوچهر و سلطان را نو مسلمانان خواندند و آخر همین سال سلطان بر سر منور رفته حوالی آن قلعه را منوچهر غارت فرمود و پسرین ایام ملک علاء الدین برادر زاده سلطان که حاکم گزیده بود آنجا رسید و با خود و آنجا آمد و در غارت نماند و حسب الحکم آورفته به بلید را غارت نمود و خاتم بسیار بخت آورد و دویست روغن که معبود بودند آن اتناهی بود و آورد و پیش دروازه بدوان بی سر خلایق کرد و نایب خدمت ملک علاء الدین نزد سلطان مستحسن افتاد و او را بنوازشهای خردانه سر بلند گردانیده لایست او و نه نیراضافت جاگیر او فرمود ملک علاء الدین چون سلطان را بر خود مهربان یافت معصدا داشت کرد که ولایت چندیری و تو احمی آن از مال و اشیاء مملو و همورست اگر حکم شود آنچه فاضل اقطاع خود نوکران جدید نگاه دارم و تقویت و امانت لشکر قدیم و جدید بر سر این ولایت رفته از آن خدمت بسیار بعد و در نظر سلطان سرفرازی فاضل نمایم سلطان التماس او را بمنوبل داشته و ملک علاء الدین مخیر شده و در دلی مکرر رفت بواسطه آنکه از مادر زن خود ملکه جهان آزار بسیار داشت و از آنجا و جغای ایشان بجان سپیده بود و این معنی را بواسطه استیلائی ملکه جهان بعضی سلطان نمی توانست رسانند و اتم درین فکر بود که بهانه آنکه ملک سلطان جلای الدین برادر و دو چاکر منسوب در وقت آرد و آنجا باشد چون این بهانه او را دوست داد و فرصت را ضعیف داشت لشکر قدیم و جدید و رام تب و میسا ساخته از کرمیرون آمد و ملک علاء الدین ملکه را که از مخلصان او بود به بیعت غیبت در کره داده و گه نشستی بجانب دیو کر و ان شد و در ظاهر نمود که به بیعت و تاراج حدود چندیری سیر و دروازه ای طحی و متوجرت چون چندگاه خبر از قطع گشت ملک علاء الملک برای تسلی سلطان می نوشت که ملک علاء الدین بیعت و تاراج ولایت چندیری شغلوست و امر و زور و فراداد داشت فتح او بدگاه سلطان خواهد رسید سلطان پسرین تسلی میشد چون او را برادر زاده و داماد پرورده خود میدانست و بر آن نوری که او از ملک جهان داشته مطلع نبود و چنانکه بیگانه نسبت با و در خاطر سلطان راه نمی یافت و در وقت رام دیو منابط بود که با پسر خود بجای دور دست رفته بود چون شنید که ملک علاء الدین در حدود دیو کر آمد با لشکر گران از رایان فراوان در برابر آمدن از خارج ملک علاء الدین آن لشکر را شکست و دیو کر را فتح نمود و در آخر را می آورده اطاعت کرد و چیل و یخچیل و چند نیز اسب از طوبیله خاصه رام دیو بدست ملک علاء الدین افتاد و از زور و نفیر و جواهر و مر و اید و اقسام استعد و امشده انقدر غنیمت شد که عقل از حصر منوط آن عاجز بود چون مدتی خبر علاء الدین قطع شد سلطان بر سر میر دشکار بجانب گویا حرکت کرد و دران حدود چندگاه توقف نمود بی آنکه ملک علاء الدین دیو کر را فتح کرد و فیصل واسپ بسیار و مال و اسبابی باندازه بدست آورد

بجانب کثرت جمعی آید سلطان ازین خبر خوشوقت شد اما دانایان وقت از تصور آنکه ملک علاء الدین این نوع اقدام را
 بی نیست سلطان از تکاب نموده چندین مال بدست آورده و از مخالفت او با حرم خود و ملکه جهان با خبر بود و بکینه
 و خروج او در دیده بصیرت ایشان مجبوس می گشت اما در روی سلطان نمی گفتند روزی با هم زمان خود خلوت
 ساخت و قریه کنکاش در میان آورده پرسید که علاء الدین از دیو که با اینمیل واسطه غنیمت می آید ما را چه باید
 کرد پس جا که هیت تموقف نمایم یا با استقبال او شتایم باید بل یا نگریم ملک احمد جب که بدستی را می آهنگ داشت
 نگرشده بود و معروض داشت و کثرت مال و جمعیت و وقوع حصول آرزو و سبب طغیان و سرکشی میکرد و ادوی
 هر چند که دانا و عاقل باشد دست و مغرور میگردد و اندک کنون مشططان و غنجان که که ملک جیجور از راه برده بود و بزمه در
 گروا جمع شده و در سیفران بولایت دیو که بر بند کس چه داند که چه در خاطر آرد صواب آنست که سلطان تجیل
 تمام راه چندیری پیش گرفته از پیش ملک علاء الدین بر آید او که بشنود که سلطان نزدیک رسیده خود را جمع نتواند
 کرد و بضرورت بلازمت آید و غنائم را بطوع یا بکره پیش تخت بگذراند سلطان پیل و اسباب و سایر نفوذ را که
 باعث غلبه او تواند بود و از بستاند و بدلی بسیار و و غنائم دیگر را بر مسلم دارد و در اقطاعات او اضافہ نموده
 خواه او را بکره خصت نماید خواه بدیله بیارند و اگر سلطان اینوا قده را حقیر داند و باصلاح این نیر و اخته بدیله
 نهضت فرماید ملک علاء الدین با چندین ضلع اسب و خرا تن که مایه سلطنت و بکبرست بکره و و و آنجا نفس
 خود راست کند که فی سلطان بزوال خود کوشید خانان خود را خراب کرده و بر انداخته باشد بمیت بسی کام
 دل دشمنان بود آنکس بد که نشو و سخن دوستان نیک اندیش پرتخن ملک احمد جب موافق راسی سلطان
 جلال الدین نیامد و گفت ملک علاء الدین بجا از نیر و رده نیست هرگز از من رو نخواهد کرد و اینچو خلاف اعتقاد
 من باشد از و صد و پنجاه یا فست پس روی لطیف حاضران کرده گفت شما دین مهم چه صلاح می بینید
 ملک فخر الدین کوجی با آنکه میدانست که راسی ملک احمد صوابست اما چون مرضی سلطان ندید با غنا عین نموده گفت
 خیر جمیع ملک علاء الدین و آوردن مال اسباب از عرضه داشت و یا از مردم ملقات تحقیق نیر پیوسته نماید
 بران نموده و در خورد آن فکر تو آنکو بر تقدیر که این خبر راست باشد و لشکر ببر و او کشم پیش راه او گیریم
 چون میفرمان رفت بهیت احتمال دارد که غنیمت در خاطر او پیدا آید و هر جا که رسیده باشد هم از اینجا برگردد و و سر خود گرفته
 بطرف رود و ما را دین طوبی بر سانس که نزدیک رسیده است تعاقب او باید کرد و هر جا که رفته است باید
 مثل مشهور است که پیش از آب موزه بناید کشید و اگر او باقیل و مال و اسباب بسلاست در کوزه آید و ظاهر شود که
 در اطن افسادی و خطا نه راه یافته است بیک صد و سیلاطانی کار او را کفایت توان کرد ملک احمد جب گفت
 که اگر ملک علاء الدین باقیل مال بکره آید و از آب سر و بگذرد و قصد کهنوتی کند بچکس از عده او تو اندر آمد بمیت

عذر و بگو چک بناید شمر و که گوید کلان دیدم از سنگ خورد و سلطان ازین سخن بر آشفت و گفت ملک احمد را به
 وقت نسبت ملک علاء الدین بدگمانی بوده است او را من در کنار خود پرورده ام و بفیروزندی برداشته اگر
 پسران ازین بگردند ممکن است اما او انیک ازین روگردانند متصور نیست ملک احمد را مجلس برخاست و است
 نمود و این بیت خواند سمیت چو تیر و شود مردار و زگار به آید آن کند کس نیاید بکار و سلطان جلال الدین
 را می ملک فخر الدین را تحسین نموده بدلی مراجعت نمود و قعاقب او خبر رسید و ملک علاء الدین بکوه آمد و
 عرض داشت او رسید که من سی و یک روز خجسته مقدار اسب زر و جواهر و مردار وید و سائر استعدا و اقشده است
 آورده ام و بخوابم بهر را بدرگاه آرام اما چون مدتی غیبت نموده ام و بی فرمان درین کار دست زده و بهی و خاطر
 من و سائر بندگان که با من بوده اند راه یافته است اگر فرمانی که قصص من و سائر بندگان باشد صادر
 شود و بی و غرضه بدرگاه حاضر فرمائید یا مثال انیکایات سلطان جلال الدین را فریب میداد و خود استعدا
 رفتن لکنوئی مینمود و غرض از آنرا آورده فرستاده فرمود تا شتبار بر کنار آب سرود و میا کند و با حوان و انضا
 خود اتفاق نمود که همین که بشنوم که سلطان جلال الدین بر سمت کوه از بدلی بیرون آمد با بالش خود از آب سرود
 در لکنوئی برویم و ملک لکنوئی را در تصرف آریم و آنجا باشیم سلطان جلال الدین عهد نامه شفقت آید بر خط خود نوشت
 و بدست دو کس از محرمان خود بکوه فرستاد و چون آن دو محرم سلطان بکوه رسیدند دیدند که ملک علاء الدین از
 سلطان برگشته و تمام امرای آنجا را نیز گرد آورده ملک علاء الدین آن دو کس را چنان محافظت مینمود که ایشان را
 میرفتند که حقیقت احوال بجهت سلطان نویسد چون چندی برین بگذشت ملک علاء الدین نامه برادر خود
 الماس بیگ که او نیز برادر زاده و داماد سلطان بود نوشت که سبب آنکه بی رضا حضرت سلطان اختیار من
 چنین سفر نمودم اینار و روزگار هر دو هم ساخته اند و چون سلطان از فرزند و بنده نام اگر جریده با یلغار آمده دست مرا
 گرفته برده مرا نیز بندگی و خدمت چاره نیست اگر چنین نشود من نیز قصد خود را بجا میگردم و یا سرور عالم نهاده که خواهم
 الماس بیگ آن نامه را بغرض سلطان رسانیده سلطان فرمود که زود تر فرستد تسلی ملک علاء الدین نمائی که من نیز
 از پی میرسم الماس بیگ همان ساعت که شتی نشست و چون باد بر آب روان شده روزی هفتم ملک علاء الدین
 رسید ملک علاء الدین شاد و سوار گرد و از آمدن برادر نیز کامیاب گشت و گفت اکنون غریمت لکنوئی تصحیر ماید
 و در انایاتی که نزد او تقریب داشتند گفتند که احتیاج رفتن لکنوئی نیست سلطان جلال الدین بواسطه طبع و انقیاد
 در همین برسات جریده پیش ناخواهد آمدیم اینجا کار و بسا آریم و بکار ملک گیری و بادشاهی پروریم ملک علاء الدین
 ازین رای مصواب نمایی نمود و سلطان جلال الدین را اجل نزدیک رسیده بود و گوش سخن مخلصان و قنوه نکرد و آنچه
 از خواص و کبار سوار کشتی را آورده روان شدند و احمد و جیب را بالش خود چشم بر آغوشی روان ساخت سمیت نیوشند

چون کیش تنه بدید پند خور دگو شمال سپهر بلند چون سلطان در مخدم ماه رمضان بکر رسید ملک علاء الدین لشکر خود را مستعد ساخت و از آب گنگ که شش مایل کره دناک پور غرو داده بود و جز آمدن سلطان را شنیده بود و در خواست با یک بیگ خدمت سلطان رسید و شتران طحا که بوسی احباب آورده محروص داشت که اگر بینه بکرم خداوند عالم پیشینیا مدی و برادر خود را و لاسامووی تا حال آورده شده بودی با وجود آن هنوز اندک غمی بخاطر خوار دگر سلطان را با چندین سوار استیلا بدید احتمال دارد که متوجه شود و باز قصد آوارگی نماید سلطان سخن او را صواب پنداشت و فرمود تا سوارانی که همراه بودند بهما بجا توقف نمایند و خود با چندی از خواص پیشکرم روان شد چون پاره راه طی شد باز الماس بیگ خدا را زبان بگفت ده گفت چون برادر من نزدیک رسیده است اگر او این چند کسر را در خدمت سلطان حاضر اند سلح متوجه بدید احتمال دارد که از کمال توهم و براسی که داد و در محبت و شفقت سلطان یابوس گردد سلطان فرمود تا همه مسلمانان را از خود دور کردند و چون نزدیک بکنار گنگ رسید نزد یکجان او ارد و در علاء الدین را دیدند که سلح مستعد ایستاده اند و انتظار فرصت می بردند بر عذر دگر علاء الدین نقین حاصل کرده و استند که الماس بیگ در پیکار است و ملک خرم و کیل الماس بیگ را گفت که ما سخن تو را اعتبار نموده لشکر را از خود جدا کردیم و مسلمانان را لشکر شما سلح مستعد جنگ مینماید الماس بیگ گفت برادر من میخواهد که لشکر خود را راسته مستعد و سلح نموده در نظر سلطان در آورد و مجرای خود کند سلطان بکمال اذاجاء القضا عی البصر هیچ بی پانندیشد مکر و عذر ایشان که بر خود و بزرگ روشن شده بود و بر وزیر الماس بیگ را گفت که من چندین راه پیورده دارم بر علاء الدین آمده ام دل او نمیکشد که بر زورق نشیند و با استقبال من نشاند الماس بیگ خدا را در جواب گفت برادر من نمی خواهد که دست خالی سلطان را ملازمت کند و با سباب پیشکش از فیل و اسب و نفائس او را که خدمت نماید و اسباب افطار نیز بر تیب داده خواهد که سلطان در خانه او افطار فرماید تا باین شرف از اقران و اکفاه ممتاز شود سلطان جلال الدین را هیچ از عذر ایشان بخاطر نیگداشت و غافل و در کشتی متحفت میخواند تا وقت عصر مخدم رمضان بکنار آب رسید علاء الدین نیز پیشتر آمده ملازمت نمود و در پای سلطان افتاد و سلطان طباخه از روی شفقت محبت بر رخسار او بر نهاده افطار مرحمت نمود و فرمود من اینهمه تربیت که در حق تو کردم و ترا بزرگ گردانیدم و همواره در نظر من از پسران عزیز تر بوده اکنون در حق تو چون بدی خواهی اندیشید این گفت و دست علاء الدین گرفته بجا کشتی کشید درین اثنا ملک علاء الدین بجا حجت که مستعد و مشکفل قتل سلطان بودند اشارت نمود و همگی که از افطار سمانه بود بشمشیر سلطان از غمی ساخت سلطان زخم خورده بجانب کشتی و دیده گفت ای علاء الدین بد بخت چه کردی اختیار الدین هر که پر در ده نصبت سلطان بود و عقب در آمد سلطان را بر زمین انداخت و سرش بریده نزد علاء الدین آورد و سر آن مظلوم مرحوم را بر نیزه کرده در کره دناک پور گردانیدند و از آنجا با دوه بر و دو چندی از محضو صمان

سلطان در کشتی بودند قتل آوردند از ثقات مروست که در وقت آمدن سلطان جلال الدین بکره ملک علاء الدین
 بیخود شنج کرک مجذوب که در قصبه کره مدفونست رفت و از روی نیاز خدمت نموده مجذوب سر برآورده گفت
 بیست که بر کس که بکند با تو جنگ به سرور کشتی تن در گنگ به آتقصه خرم سلطان جلال الدین را بر سر ملک علاء الدین
 افزاست ندای سلطنت در دادند باعث که در قتل سلطان جلال الدین با ملک علاء الدین بهیاستان بود و در آنک
 مدت سیلابی عظیم گرفتار گشته بدرگاسفل جهود نمودند محمود پسر سالم بعد یک سال مبروص گشت و اندامش خوشیده
 از بیم پاشید اختیار الدین جهود و یوانه شد و در وقت جانگداز نغره زده می گفت سلطان جلال الدین تیغ دو
 دست دارد و سر من میرود و ملک علاء الدین کا فر لغت اگر چه چنگاه بر تخت کامرانی نشست و از روی خود را ند
 عاقبت در درگاه را و نیز ممل نگذاشت و مکه خات گرفت و نام و نشان نسل او را در جهان نماند لفظ
 سرای آفرینش سرسری نیست چمنین و آسمان بیداری نیست به در اندیش ای حکیم ار کارا بام به که پادشاه
 عمل با سدر سر انجام چون خبر شدادت سلطان جلال الدین ملک احمد جب که سرگروه لشکر بود و سیدان بهیاستان
 بازگشته بدلی آمد ملک جهان عیال سلطان جلال الدین از ناقص عقلی خود تعجیل نموده سر خود را در کس الدین ابراهیم
 سا که در ابتدای جوانی و سفوان شباب بود و خبری از امور جهان سبادتست میشتادرت امکان و دولت بر تخت
 نشان را و از کیلومتری برآمده در دلی آمده در کوکسک بنز نزل کرد و استقبال و اقطاع در میان بامرو ملک فقیه نمود
 ار کلینخان که خلف صدق سلطان بود و استعداد پادشاهی داشت از شنیدن این خبر کوفه خاطر گشت و در ملتان
 توقف نموده بدلی نیامد ملک علاء الدین در عین برسات از کره متوجه دلی شد و بکوی متواتر بر کنار چون رسید
 و خلایق را بهال و زار آنگهان فریفت که همه را شب او گشتند و کینه که از قتل سلطان جلال الدین در دلها ایشان
 نشسته بود با کلبه محو کردند گویند بیست سخاوت مس عیب را کیست به سخاوت همه در دمار و دوا گویند
 ملک علاء الدین هر روز مخفی پوزر کرده در لشکر پرانگده ساختی و هر که ذکر او شدی و ده بیست و ده سی آنچه معمول بود
 موجب فرمود صید و کما خلایق نمودی بیست بزرگی بایست دل در خا میزد به سر کینه به بندگند ناسد به
 مروست که چون به بلاد رسید شصت هزار سوار و پیاده بقلعه درآمد و ملوک جلاسه از هر طرف بواسطه حج رز
 و زیادتى موجب بر علاء الدین پیوستند ملک جهان بعد از خرابی البصره بطلب ار کلینخان فرستاد و در جواب گفت
 که حالا کار از اصلاح گرفت بیست سرچشمه شاید گرفتن میل به چویر شد نشانید که استن بپیل ملک علاء الدین
 از شنیدن این خبر مستظفر شده در گذرگاه آب چون راجعه نمود در صحای خود نزل کرد و در کن الدین ابراهیم ترمزور
 برابر صفت آرائی کرده حرکت المذبح سینویشی اکثر امرای جلای از کن الدین ابراهیم جدا شده ملک علاء الدین
 پیوستند و در کن الدین ابراهیم چون ار کار رفتید و یاد خود را گرفته و قدری از خوار نمیداشتند با اتفاق ملک حجب و

قطب الدین علوی و احمد حجب و جلال بیکان دیگر راه لمان پیش گرفت مدت سلطنت سلطان جلال الدین هفت سال و چند ماه بود که سلطان علاء الدین ^{طغی} در سنه خمس و تسعين و ستائت بر تخت دہلی جلوس نمود و لباس بیگ برادر خود را الفت خان و ملک نصرت جلین ناقصرت خان و ملک ہنر الدین طغی خان خسروہ خود را کہ امیر مجلس و بود الیخان خطاب کرد و باران خود را کہ امرانو و ندیم بختہ مارت رسانید و از انکا امرانو و ندیم بختہ جاگیر ایشان افزود و اعوان انصار خود را زرمای کلی داد و انکسرای جدید نگاہ داشتند و جمیعت بسیار شد و چون مسجدا سیری فرو آورده لشکر گاہ ساخت اکابر و اصاغر شہر خدمت رسیدہ اداسی تمنیت نمودند و خطبہ و سکہ و لوازم رسوم باو تہا بتقدیم رسید ملک علاء الدین باکو کبہ و دہلی و بایا و شاهی بدر و ن شہر آورده بر تخت سلطنت جلوس فرمودہ بسلطان علاء الدین مخاطب گشت و از انجا بکوشک محل آورده و از سلطنت ساخت و در شہر چشما کرد و ند و قبہا بستند شہر را و کوچہا بسبیل شد و کار کمو و لعب رواج گرفت سلطان علاء الدین باز خود دولت و ستی و جوانی و دین و طرب اسراف نمود و از کثرت انعام و اکرام خلق را مخلص ہو او خواہ خود گردانید و ہر یک الشغل و خطابانی امتیاز داد و ہر گناہ و تہا را تقسیم فرمودہ خفاخہ خلیفہ را کہ بیکی ذات و پست گند صفات اشتہار داشت بمنصب وزارت سرفرازی بخشید و صدر الدین عارف را کہ بصدر جهان مخاطب بود و قضای ممالک و خطاب سید اجل و شیخ الاسلامی داد و ب خطاب را بر سید اجل قدیم کہ ہم خطیب ہم شیخ الاسلام بود مقرر داشت و دیوان انشا و بعد انعمہ الملک حمید الدین و ملک الدین را کہ بقضائ صوری و معنوی آراستہ بودند بقرب خود اختصاص داد و نصرت خان را کہ نائب ملک بود کو تو ال شہر ساخت و ملک فخر الدین کوچی مبار و غلی شہر مقرر گشت و نظیر خان عارض ممالک شد و ملک اباجی جلایا جری و ملک مرین یار سات تاریکی امتیاز یافت و بر ملک علاء الملک عیاضیا برنے کہ صاحب تاریخ فیروز شاہیست ولایت کرہ و او دہ مقرر شد و ملک جنا قدیم نیابت و کیلدری و سوبد الملک پدر ضیای مذکور نیابت و خواستہ قبضہ برن یافت و املاک و اوقاف بر اہل مستحق سلم داشت و دیگر اورارات در و جمعیست الشان منظم گشت و تمام حشم را در ان سال ورامی مواجب شہاہد انعام خوشدل ساخت و دو خلافت عیش و راحت پدید آمد فتح قتل سلطان جلال الدین در نظر پادشہ دہلی و از انکا خلافت بگشت بعد از انکہ سلطان علاء الدین بر تخت دہلی نکلن یافت و بمقتضای این مضمون سمیت سر و ارث ملک ما فرستاد چہ تن ملک را نیز پیرانست بد بعد از ان سلطان علاء الدین دفع پسران سلطان جلال الدین را کہ در لمان بودند بر سہ ہمت مقدم داشتہ الیخان و نظیر خان را با چہل ہزار سواران فر و لمان گردامی مذکور فرستہ لمان را محاصره نمودند بعد و دواہ کو تو ال لمان و اعیان آنجا از کلیخان و برادران برگشتند و از شہر بیرون آمدہ القحان و نظیر خان را دیدند و پسران سلطان انہو شدہ بوسیلہ شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ ہمہ و اما ان ملاقات الفت خان نمودند القحان شر الطغیہ بخا آورد و زک

سرپرده خود جدا داده تختنامه بدلی فرستاد و آن تختنامه را در دلی بر سر خزانده و قبا بستند و پیل شادی ز نو ناله نغان
 با پسران سلطان جلال الدین امراد و کوک ایسان بجانب دلی مراجعت کردند و در اثناء راه نصرخان که از دلی نامزد شده بود
 با لغت خان رسیده و چشم پسران سلطان جلال الدین و العو که داماد سلطان جلال الدین بود و ملک احمد حبیب
 که نائب امیر حاجب بود و پیل کشیده و اموال و چشم ایشانرا تصرف گشت و آن دو شاهزاده مظلوم را در اسف
 محبوس ساخته و و پسران کینان را بشهادت رسانید و احمد حبیب و حرهای سلطان جلال الدین و پسران او را
 بدست آورده مقید داشتند و در سال دوم جلوس نصرخان وزارت یافت و ملک علاء الملک را از کره
 با امراد خزانة که آنجا بود و طلبید که قوای دلی که بعد از ملک الامرا بود و با مقرر گشت و نصرخان در بار یافت اموات
 که سلطان علاء الدین در ابتدا به جلوس بواسطه صلحت کار بر امرای جلالت تقسیم نموده بود شروع نموده و سالگی آنرا
 در خزانة آورد و همدین سال لشکر مغول از آب سنده گذشته بولایت هند و آمد سلطان علاء الدین الفغان
 و ظفر خان را با امرای دیگر بر یافته و دیگر فرستاد و تلافی فریقین در حدود و جابر منور واقع شد بعد از محاربه شکست بر
 لشکر مغول قتل و بسیاری از ایشان کشته شدند و جمعی اسیر گشتند چون خبر فتح بدلی رسید پیل شادی ز نو ناله و قبا
 بستند و جشنها ساختند بعد از آن امرای جلالتی را که از روسیه یو فانی بسلطان علاء الدین پیوسته و شغال
 و قطعای یافته بودند و بهر را بگرفتند و بعضی را سیل و چشم کشیدند و برخی را در قلعها و در مقید گردانیدند و اموال و
 اسباب ایشانرا در خزانة آورد و خانان ایشانرا و از جمله امرای جلالتی ملک قطب الدین خلوی ملک تغیر الدین
 شعله پیل و ملک امیر چال بدر قلعه قدر خان که از پسران سلطان را در کوه اندیده بودند و از سلطان علاء الدین چشم
 نگرفته بودند و بسلامت ماندند و آسیبی بایشان نرسید نصرخان و در سال ارین وجود یک کوه حاصل کرده و بخانه رسید
 و در سال سوم جلوس سلطان الفغان و نصرخان با لشکر گران بر سر گجرات تعیین یافتند ایشان نهر و الو تمام
 بلاد گجرات را منسوب غارت کردند و رای کرن ضابطه نهر و اگر بخیمه آورده بود و دلی دیو که کون سیست و زنان و دختران او
 و یو لوانی با خزانة پیل هر چه داشت بدست لشکر افتاد و بی را که بوجوش سوخت که سلطان محمود کشته بود و بر سر پشته سوخت
 محمود خود ساخته بودند و از آنجا بدلی آورد و بی سر خلافت گردانیدند و نصرخان بکینایت رفته از تجار یک متوطن آنجا بودند
 مال بسیار داشتند اموال و جواهر و نفایس بیکیاس گرفت و کاخ و برادریناری را که در آخر سلطان علاء الدین
 بواسطه تعلق خاطری که با و داشت او را نائب ملک گردانید و در از خواجرا و بستم گرفته بخدمت سلطان
 و چون الفغان و نصرخان گجرات را منسوب و تاراج کرده با غنائم بسیار مراجعت کردند و جمین مراجعت مرموم
 لشکر را جهت طلب خمس غنائم و غیره مواخذه کردند و قذیب و تشدید نموده و زیاده طلبی از حد گذرانیدند
 بعضی امرای ایشانرا ازو سلیم می گفتند با مردم دیگر که ایشان نیز از مواخذه و به تنگ آمده بودند اتفاق نموده جمعیست

بر سر ملک غزالدین که برادر نصر خان که میر جاجنب الفغان بود آمده اورا کشته ببارگاه العت خان در آمدند الفغان از طرف
دیگر بدر آمده خود را ببارگاه نصر خان رسانید خواهر زاده سلطان علاء الدین در بارگاه خوابیده بود بگمان اینکه الفغان
اورا بکشد نصر خان زود خود را جمع کرده قصد مفسدان نمود ایشان متفرق شده با طرف وجواب رفقت
الفغان و نصر خان ترک بتج غنائم نموده با مال و فیصل و سایر استعده که باست آورده بودند بدلی رسانید سلطان
علاء الدین اولاد و اتباع کسانیکه ساعی این فتنه بودند گرفته سیاستها نمود و نصر خان بواسطه انتقام برادر خود
زنان کسانی را که در قتل برادر او سعی نموده بودند بکناسان سپرد فرمود که اطفال را بر سر عورت می زنند تا هلاک
شدند پس ازین در دلی رسم نمود که بواسطه جرم کس اولاد و اتباع او را سیاست نمایند و در نیسال صمدی نام
مغول و برادر او آمده سیوستان را تصرف شده بودند ظفر خان با حشم بسیار از مرز سیوستان شد و این ظفر
شمار سیوستان را محاصره نموده در اندک مدت فتح صمدی و برادر او با اولاد و اتباع و دیگر مغولانی که همراه ایشان
بودند گرفته و طوق در گردن انداخته بدلی فرستاد و در آخر همین سال قتلخواجی چیر و او و با چند هزار مغول بقصر
هندوستان از ما و راه انداخته از آب شده گذشت و چون بغرم ملک گیری آمده بود قربات و قصبات را که
در سر راه واقعت داخل ملک خود تصور نموده آسیبی و آزاری نمی رسانید و در ظاهر بدلی فرو داده در مقام محاصره
شد و چون خلق کثیر از قصبات و خطا فواجی از ترس مغول بدرون شهر در آمده بود و جمعیت بمرتبه شده بود که در ساج
و محلات و کوچ و بازار جانی شستن و ایستادن نماند و خلایق از این بوی بتنگ آمدند و راههای آمد و شد رفته
و از دوقه مسدود گشت و هیچ گزینی گرفت سلطان علاء الدین امر او ملوک از اطراف طلبیده استعداد لشکر نموده
با کوه و دود بته بادشاهی از شهر بدرون آمد در سرای نزول نمود و ملک علاء الملک را که کوتوال دلی بود بمحافظت
شهر و خزان و نگارخانه در حرم گذاشت گویند بعضی امرای بعضی رسانیدند که چون کار جنگ خطرناک است و
چوب را دو سرست نامقدور باشد بلطافت الحیل علاج باید کرد جنگ نباید رسانید بیت اگر پیل زور سے
و اگر شیر جنگ بد نزدیک من صلح بهتر جنگ بد سلطان علاء الدین گفت بادشاهی از جنگ حذر کردند جمع
نمیشود کسی کو کلاه کیان می نهد سرخویش را در میان می نهد و تخمین جستن لائق حال بادشاهان
نباشد استعداد حرب نمود و لوی مجا دلیر را فراخت قتلخواجی نیز از انظر بنیاد جنگ کرده داد مردی و مردانگی
میداد ظفر خان که لشکر میبندد و حمله بر لشکر مغول برده زیر و زبر ساخته شکست انداخت مغولان رو سے
با نهرام نهادند و ظفر خان تا نهره کرده تعاقب نموده رفت الفغان که لشکر میبندد بود بواسطه عداوتی که
با ظفر خان داشت همراهی نکرده و او را تنها گذاشت ناگاه بعضی امرای مغول که در راه کمین کرده بودند دیدند
که ظفر خان تنها پیشتر رفت و در عقب او فوجی بمردمی آمدن پس او در آمده و او را در میان گرفته اسب او را

پی کردند و او پیاده نیز واد جلادت میداد و هر چند قتلخواج قنجد زنده گرفتن او کرد و میر شاد قنبد فرمود تا او را
 تیر بران کردند بشهادت رسانید و امرای دیگر را نیز که داخل فوج او بودند کشتند قتلخواج آن روز از بیم و سب و سندیان
 ناسی کرد و پی جلوس شد و بر سر تمام بولایت خود رفت و طفرخان بدلاوری وصف شکنی در میان ایشان
 خرب البشل شد چنانچه اگر اسب ایشان در آب خوردن هتندا و زبیدی گفتندی مگر طفرخان را دیدی سلطان
 علاء الدین که از جلادت و مردانگی طفرخان در غیرت و دریم بود شهادت او را فتح و دیگر شمرده از کیلی برگشته بدلی آمد
 و شاد و دیگر و چشمه ساخت و پیش و طرب مشغول شد چون درین سه سال جلوس اکثر کارهای ملکی بخواجه
 سلطان صورت یافت و بواسطه کثرت حرم او و ادب هم رسید و چون شرک در ملک نماند سلطان از امور غریب
 و دوله عجمیه بخاطر راه یافت از جمله یک این بود که چون حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم بقوت و شوکت خود
 شریعت پیدا آورد با عانت چهار بار و صورت اتمام و احکام یافت اگر من بقوت و همت چهار بار خود که الفغان
 و نصرخان و طفرخان و الف خان با شند و بی و شرقی احداث کم ناز و قیامت نام من بر صفحہ روزگار بماند و
 و اتم در صحت شراب و فلو تمباکو و ملوک این گفتگو در میان نهادی و پرسید که چه روش و کدام طریق باید تهرار
 کرد و بعد از آن نیز در اهل عالم نیز رواج و اعتباری داشته باشد دوم از اندیشهای باطل که از شایسته اسوال خزان
 چشم و مانند آن در خاطر او میگذشت این بود که دلی را یکی از مقتدان خود ببارد و خود مانند اسکندر در پیشوایان
 بر یک مسکون بردارد و فرمود تا او را اسکندر ثانی در خطبه خوانند و در رسک نیز همین نوشتند و صاحبان و حریفان مجلس او
 از ملاحظه درشت خوئی و خوش فراخی که داشت بخندان ای او را تصدیق نموده بر طوطی بهشت و بلند پروازی او تحسینها
 نمودندی ملک علاء الملک کو تو ال دلی از بسکه فریه بود و در غره ماه بسلام رفتی و در مجلس شربید و فل شدی نوشتی
 بر سر متنا و نزد سلطان رفت و حریف مجلس گشت سلطان در باب این دو موم از و مشورت طلبید علاء الملک
 سخنان تجید و حکایات پسندیده در میان آورده بمقدمات عقلی و نقلی خاطر نشان ساخت که ترک
 احداث شریعت اولست و نتیجه این اراده خرابی ملک و سلطنت است بیت نبرد من آنکس نخواهد گشت
 که گوید فلان خار در راه گشت سلطان علاء الدین بعد از فکر بسیار و تا حل صحیح گفت آنچه تو گفتی همه صوابست و موافق
 نفس الامر است باید که من بعد از این سخن صادر نشود اما در دم و دم چسبکوی ختم خطاست یا صوابست ملک علاء الملک
 گفت این قصد که سلطان کرده است از طوطی بهشت است همان را ان سابق نیز انتقم غمیت نموده اند و خداوند عالم
 میتواند که بقوت و جلادت خود و نزد خزان اقبال بر یک مسکون را در قبضه تصرف در آورد اما چون سلطان از دلی
 برآمده در ملک یگان و رآید و مدتها آنجا بماند گشت که از غم دنیا بخت و رغبت سلطان برآید و بعد از آنکه بدلی
 یا قلیس دیگر خواهد که مراجعت فرماید که ساینکه دنیا بخت خود در اینجا گذاشته باشد معلوم نیست که ایشان را متقاعدان اقبال

سالم باز یابد چو این زمان بزمان سکندر قیاس نتوان کرد که در آن زمان غدر و مکر و نقض عهد کمتر
 بود و مردم آنقدر را که قهرناگشتی از عهد یکدیگر می بستند بواسطه بعد مکان یا با فقر ارض زمان تخلف نکوندی و سکنت مثل
 ارسلان پس بر زیری داشت که عوام و خواص مملکت بروم را با همه وسعتی که داشت بی مد و چشم و خزان این اضی متعقد
 گردانیده بود و بقوت فکر و رای صائب او گرفتن اقالیم دیگر آسان شدی و در عدت غیبت او که بی سیال باشد
 و در ملک روم بنیر صواب آن چه کم هیچگونه غفلتی راه نیافت و بعد از آنکه سکندر از تسخیر عالم و ابر و داخه ملک روم مراجعت
 فرمود و اهل روم را مخلص و بهو خواه خود یافت اگر سلطان نیز بر امر او رعایای خود را بقدر اعتماد و اراد
 که سکندر روشت اینغزیمیتی که بنابر گذرانده عین صواب خلاف آن منافی طریق بسیار دست سلطان علاء الدین
 بعد از اتمام صادق علاء الملک را گفت اگر من این مواعظ که تو گفتی در نظر آورده سعی در جانگیری نکنم و ملک دلی قناعت
 نمایم پس این چشم و خزان که دارم بچه کار آید و فائده این چه باشد و نام جانگیری که مرا خزان مطلبی نیست چگونه برآید
 ملک علاء الملک زمین خیرت بوسیله در جواب گفت سلطان را دو مهم بالفعل در پیش است که اگر تمام چشم و
 خزان در پر و داخه آن بکار گنجایش دارد و اول تسخیر بعضی بلاد هندوستان مثل رتبه پور و چیتور و چندیری و مالوه
 و جانب شرق تا آب اوده سر و دوا لک تا آب عمان و اگر ایندیا را که پناه متمر دان و کنت در وان است
 به تسخیر و آید عرصه هندوستان جمیع مفاسد و ظلمات پاک کرد و مهم دوم سد باب مغولست حصار را که بر سرست از
 سفل و اقصی مثل دیبا پور و ملتان و سامانه استحکم و بر انجام باید ساخت بعد از آنکه این دو مهم صورت یابد سلطان را
 میسرست که بچا طر جمع دار الملک دلی ممکن نماید و بند های مخلص را با لشکرهای مستعد با طراف و اکناف نقین
 فرماید ایشان اقالیم دور دست را در قبضه تصرف در آورند و باین تقریب نام جانگیری و نصیت عالم ستانی
 خداوند جهان در آفاق امتیاز یابد و این وقتی میسرست که سلطان از افراط شرب و دوام شکار و متعمران
 عیش دست باز دارد سلطان علاء الدین چون کلمات مذکور استماع نمود بر برای صائب و حسن تدبیر او
 تحسینها کرد و آفرینها گفت جانه زردوزی که بصورت شیر مصور بود و مکر بند قیامی و ده هزار تنگ و دو واسپ
 با زین و لحام مرصع و دودیه با نعام او مقرب فرمود و امرای دیگر که در آن مجلس بودند از سخنان علاء الملک
 خوشحال گشتند و هر یک از ایشان صد هزار تنگ با دو واسپ بعلاء الملک فرستادند و حسن برای او آفرینها
 گفتند چون رنجهور نزد یک دلی بود و همیر دیو بنیره و تنویر انجاسمیتلای تمام داشت سلطان علاء الدین تسخیر
 رنجهور را مقدم داشته الف خان را که حاکم سامانه بود طلبیده و امر او انجا کرده و نصرت خان حاکم کره را نیز امر داد
 او فرستاد و آنها را رفته بهجانب او را گرفته حصار رنجهور را محاصره کردند و در گرفتن این سعی نمودند اتفاقا سنگی از اندرون
 قلعه بر نصرت خان رسیده او را هلاک ساخت و از نشیندن اینجی سلطان علاء الدین بجانب رنجهور نهضت نمود

چون بختی رسید آنجا چند روز مقام کرده هر روز بصحرای میرفت و لشکر فرستاده نمود و روزی برسم محمود لشکر فرستاد بود چون
 بجا آمدند توانست بشکرا گاه رسید بیرون ماند و دیگر پیش از طلوع آفتاب فرمان داد که مردم بقبره مشغول شدند
 و خود بآن کس در گوشه رفت و بر بلندای نشست که چون فرقه تیار شود لشکر کند ناگاه اکتخان برادرزاده سلطان
 علاء الدین که وکیل در بود که جای قدیم او بودند در آمد و قصد سلطان نمود چون سلطان از تیر گرفتند سلطان از
 بلندی بپای آمده همان بلندی را بر سر ساخت و دوزخ تیر بارزوی او رسید اکتخان خواست که از اسب فرود
 سر از تن سلطان جدا سازد و جماعت با بکان که گرد سلطان بودند پیش دوید و خود را بلباس موافقت بیعت
 با او داد و نمود گفتند که کار سلطان تمام شده است اکتخان بقول الا گفتا کرده بپتخیل تمام بشکرا گاه شتافت
 و بیارگاه سلطان سواره در رفت و بر تخت نشست و آوازه در انداخت که سلطان از القبل رسانیدم و مردم
 گمان بردند که راست میگویند هر کس محلی و مرتبه خود داده نزد او با ستاوند و تنیست و بیعت در کار شد اکتخان
 فریاد کرد و مقرران قرآن خواندند و مطربان سرود گفتن گرفتند اکتخان جوان و حیوصل بود و خواست در ست
 درون حرم رود و ملک دینا جرمی که با جماعت خود مسلح و مستعد بر حرم شسته بود نگذاشت و گفت تا به
 سلطان نخواهی نمود ترا در حرم نگذارم سلطان علاء الدین چون بهوش آمد زخمهای خود بست و دانست که اکتخان
 باقتان امر این کار کرده خواست که با بجا به فکر نیرد و او مانده بود و در میان نزد اکتخان رود و با اتفاق او
 آنچه باید کرد بکنند ملک حمید الدین نائب وکیل در سپهر عمده الملک که از اریان آن عصر بود سلطان را از رفتن بجهان
 مانع آنده گفت چنین ساعت بجانب سر پرده خود باید رفت چون هنوز کار او استقامت نگرفته مردم لشکر که چهر سلطان
 را بینند هیچ بجانب سلطان خواهند دید و صحبت او برهم خواهد خورد و اگر درین باب فی الجمله تاخیر می رود و تراک آن
 دشوار گردد و در ساعت سلطان سوار شده بجانب سر پرده خود شتافت بر سوار یک در راه سلطان را رسید
 با و می پیوست و تا رسیدن بیارگاه قریب بالغد کس گرد سلطان جمع گشتند چون نزدیک بشکرا رسید برشته
 بر آمده خود را نمودار کرد مجلس اکتخان برسم خورد و هر کس بجانب سلطان دوید و اکتخان سوار شده راه افغان
 پور پیش گرفت سلطان علاء الدین از بلندی فرود آمده در بارگاه و آمد و بر تخت نشست و بار سام واده ملک
 غزالدین لغا خان و ملک نصیر الدین نوخا از ابینا ل اکتخان تعین فرموده ایشان را پور با و رسید
 او را بریده بخدمت سلطان آورده و در لشکر گردانیدند بیعت تکیه بر جای بزرگان نتوان زد و بگذاشت و بگذاشت
 بزرگ همه آنکه گوی سلطان برادر او را که غلخان گفتند که با جمعی از مختصان القبل رسانیدم و بعضی بپتخیل
 ساخته بقلعه فرستاد و از آنجا بپتخیل فرستاده قلعه را محاصره فرمود و بلوازم قلعه گیر می برداخته است بر تنخیر آن گشت
 و بدین اثنا خبر رسید که عمر خان و منگو خان که برادرزاده سلطان بودند در بلوانچی و در زیدند سلطان بعضی

امرا بر سر ایشان فرستاد و امر فرستاد ایشان را گرفته نزد سلطان آوردند سلطان هر دو بر او را شیل کشید و خانان
ایشان را بر انداخت سمیت باولی نعمت ایرودن آئی و اگر سپهر که سرنگون آئی بد بعد ازین جامی مولانا شخصی از
خاصه خیلان ملک الامرا کو توwal در ایام محاصره قلعہ روقت فرصت خیال کرده در دہلی باتفاق بخت برگشته
چندین بار وقتہ انگیزے نہاد و فرمان بدر فرج در انداخت و از دروازہ بداون بدرون شہر درآمدہ کو توwal شہر را خبر
کرد کہ فرمان از سلطان آمدہ بدرون آئی تا بر تو خواہم ہمین کہ تردی کو توwal از خانہ بر آمد جامے مولانا با آنجا محبت
مستف کہ ہمراہ داشت اشارت کرد تا اورانی الحال کشند و بر دم گفت کہ حکم فرمان کشتن و دروازہ بانا از فرمودہ و از
شہر بہ بندند و کس بجلاء الدین ایاز کہ کو توwal حصار نو بود فرستاد کہ فرمان سلطان آمدہ در ساعت بیا و مضمون
آن بخوانے علاء الدین ایاز از عذر آواگاہ بود خود را جمع ساخت و دروازہ ہای حصار را مضبوط گردانید و جانوں
با آنجا محبت در کوشک لعل آمدہ بنیدان را خلاص کردہ با خود ہمراہ گرفت و اسب و اسلحہ و خزانہ کہ در آنجا بود ہمہ را
با آنجا محبت کر با و در آمدہ بود و تقسیم نمود علویہ کہ اورا اشارت علیہ محبت گفتندی و از جانب ما در سلطان شمس الدین
میر سید بزد آورده و در کوشک لعل بخت نشاند و اکابر و صدور و ریز و طلبیدہ تکلیف کرد کہ با او صحبت نمایند چون
انچہ سلطان رسید فاش نکرد و در گرفتن قلعہ شہر چندین روزہ و از جا درینا مدہ غتہ برین نگذشتہ بود کہ ملک حمید الدین
بامیر کو یا پسران خود کہ با شجاعت مشہور بود و دروازہ بداون را کشادہ بر آمد و جمعی از سواران و ظفر خان را کہ از امر
امرو بہر محبت عرض دادن آمدہ بودند با خود ہمراہ گرفت و نزدیک دروازہ ہند در کال میان ایشان وجہ
مولانا محار بہ رفت لوازم ہپ فرود آمدہ بجای مولانا را و نجات اورا زیر خود گرفته و با خود رخنہا کہ با و رسیدہ بودند
را نگشت نگذاشت بعد از آن در کوشک لعل در آمدند و آن علویہ کہ بجای مولانا اورا بخت سلطنت نشاندہ بودند
دور او را بر نیزہ کردہ و در شہر گردانیدند و آن سر را با تختہ میخ دست سلطان ارسال نمودند سلطان علاء الدین الفخامرا
بدہلی فرستادہ تا اہل قلعہ را سیاست رسانند و پسران ملک الامرا کو توwal قدیم را با واسطہ آنکہ جامی مولانا ناچہ
خیل ایشان بود با آنکہ ایشان را دین قلعہ غلی نبود بقتل رسانیدہ خانان ایشان را بر انداخت بعد از آن سلطان
علاء الدین بمشقت بسیار تیغ قلعہ تہنہ بر خودہ راسی ہمیر و لو را با قوام و قبیلہ بقتل رسانید گویند میر محمد شہ و جاسعے
باغی کہ از جا لو گر خیمہ قلعہ تہنہ بریناہ برودہ اکثرے در فتح قلعہ بقتل رسیدند و میر محمد شہ رضی افتادہ بود چون
نظر سلطان بر افتادہ و روی ترحم فرمود کہ اگر ترا معالجہ فرایم و ازین ہلکہ نجات دہم و من بوجہ نوع سلوک
نمائی و جواب گفت کہ اگر مرا صحت شود ترا بقتل رسانیدہ پسر میر دیو را یا دشاہے رسانم سمیت بد کہہ با کسی
و فاکت بدہ اصل بدہ در خطا خطا نگشت سلطان فرمود تا اورا در زیر پایے فیل مست کیست کرد و بعد از آن
زبانے از حقیقت و حلال نمکی او سمیت باولی نعمت خود یاد آورده بکفن و دفن او حکم کرد و القصد سلطان علاء الدین

قلعه بتبصور را بنا نهاد و در وجه چاکر افت خان سقر دواشته بدلی رشت بعد از آن الفغان سیار شیه در راه و فایست
یافت سلطان علاءالدین از قوا و تراجودت و فتنه که در آن واقع شد از امرای صاحب رای که بنیت تجربه
و داناتی انصاف داشتند پرسید که سبب اینکه فتنه بر تو املی و تو تراجودت میشود چه خواهد بود و مدارک را چه طریق است
امرا گفتند که جز چهار چیز سبب این نتواند اول بخبری پادشاه از نیک و بد احوال خلق و دوم شراب خوردن مردم که
چون شراب می خورند خونمای رشت ایشان در حرکت می آید و فساد و همتول میشود و سوم صداقت و قربت اهل
مرکب که چاره مردم را که چون مردم زل و بیجی صلا را بدست می افتد اندیشه های فاسد و خیالهای باطل در او با هم نشین
راه می یابد سلطان علاءالدین رای امرا را تصویب نموده هر دوی که در وقت یاد عالم یاد ملک کسی بود و هم را
بخالصه آورد و در کس که زرد داشت بهر بهانه که داشت و توانست آن زر را از دگر فتنه در خزانه داخل ساخت هم
مضطرب گشته در پی تحصیل فوت شدند و نام فتنه و فساد بر زبان ایشان نمی رفت و در هر محله که چه در خانه جاسوسان
گماشت و درین باب بهالغیجای رسانید که امرا و ارباب دولت را هم اختلاف و آیینش و بجان هم رفتن میسر نشد
و در دوازه بادلون شکسته شرابهاختن و اختلافی برین شراب آگاه شوند و در شهر منادی در دادند و احکام و فرامین در
باب منع شراب با ارف ملک فرستادند و بجا آمدند بی قید که بشراب خمر عادت داشتند از سر آن نمی گذشتند و بهر
حیل و تدبیر شراب می آوردند و بعضی از خانهای خود مخفی می کشیدند چون سلطان از این خصوصیات اطلاع شد
فرمود تا جایی نزدیک در دوازه بادلون جاییکه مرخلاق بود که کند فتنه از آن این مردم باشد و اکثری که در آن چاه
محبوس میگشتند و می مردند و بعضی که زنده می ماندند و مدت ها بهما بجا بخت و تداوی بجال می آمدند و بعد از آنکه رسم شراب
خوردن از میان مردم بر افتاد و این ضابطه استقامت یافت سلطان بخصت فرمود که اگر کسی از اعیان
در خانه خود و تنها شراب خورد و مجلس سازد و او را مواخذه کنند و فرمان داد که امرا و سایر اعیان یکدیگر را در خانه خود
میهان نگیرند و ضیافت نکنند و بی بخت سلطان عقد و قربت نه بنهند و درین باب نیز از آئینان بهالغیج
که درون اختلاف از میان مردم برخاست و امرا یکدیگر به بیگانه گی سلوک می نمودند و بعد از آن احکام ضوابط مذکور در خواست
تا در ولایت نیز ضوابط چند مقرر سازد که واسطه سویت احوال رعایای قومی و ضعیف گردد و تسلط مقدم شود
چون هر که بر رعیت زبردست می باشد بر طرف شود و تا نصف محصول را بر حکم مساحت بلا تصویب از دست
نماید و مقدم و چو دیگر و سایر رعایا را بر اعتبار نموده باراقویا را بر ضعیفان میندازند و آنچه از وجوه مقدمی باشد
تحصیل نموده داخل خزانه سازند و چو چاقی را نیز بحساب بجا و و گاوش و گوسفند بستانند و در کار عمارت اهل قلم
آئینان احتیاط و بهالغیجای برود که ایشانرا تصرف یک چپنل بعنوان خیانت میسر نبود و اگر و رای علوفه چیز می
متصرف شدند و بحکم کاغذ آنچه بام هر کس بر آمدی در ساعت بشدت و امانت تمام باز یافت شدی و مردم کار

عمل و نویسندگی را عیب دانسته ترک آن کرده بودند و کار مقداران و چو وهریان که دایم سوار می گشتند و اسلحه می بستند و جامه های نفیس می پوشیدند بجای رسیدن کزنان ایشان در خانه های مردم کار میکردند و آنچه در وجه اجرت می یافتند صرف خود میساختند سلطان علاء الدین گاه گاه گفتی که حکام و ضوابط سلطنت برای بادشاهان معلق است و شریعت در آن دخل نیست و قطع خصوصیات و تفصیل قضایا و طریق عبادات مخصوص قضات و علماست و لهذا بواب سلطه اصلاح ملک آنچه در ذهن او متصور شد می فعل آورد و برینکه مشروع یا نامشروعست نظر نینداختی و از علماء و قضات و قاضی ضیاء الدین بیانه و مولانا ظهیر لنگ و مولانا مینو گرامی با امر در مانده بیرون حاضر گشتندی مگر قاضی سعید الدین که او در مجلس خاص سلطان راه داشت روزی سلطان او را گفت مسئله چندی خواهم از تو پرسیم قاضی سعید الدین در جواب گفت غالباً اجل من نزدیک رسیده چرا که آنچه در کتب شریعت خواهد بود من آنرا سر و صوابم دانستم و شاید که آن موافق رای سلطان نباشد سلطان گفت آنچه حق است بگو که ترا بان مواخذه نباشد اول پرسید که ما بندگان او را در شریعت مطهره ذمی و خراج گذار توان گفت قاضی در جواب گفت آنکه چون محصل سلطان از و مال خراج طلب نماید و بی مضایقه بوضع تمام ادا کند و اگر از محصل ادائیجاتی صادر شود که باعث آفات او باشد آنرا بے انکار و متفرقین برادر او که در شان کفار آورده است حتی بیخطا انجریه عن یدوهم صاعون و در باب ایشان علمای دین المقتل و ام الاسلام حکم فرموده اند و حدیث نبوی علیه السلام تیر بان نابلق است مگر امام عظیم حنفی رحمه الله که از خبریه را قائم مقام قتل ایشان اعتبار نموده از احراق خون ایشان نمی فرموده پس جزیه و خراج از ایشان بآئندست طلب باید نمود که قائم مقام قتل ایشان تواند بود و سلطان خندید و گفت تو از رو کتاب گفتی همه را من باجتها و یا فتم و موافق این بندگان سلوک نمودم باز پرسید که عمل رشوت میگردد و جمع از پامی اندازند قسم دزدی توان شمرد و منزلی دزد بر ایشان توان بود و سلطان خندید و گفت از روی کتاب گفتی همه را من باجتها و خود یا فتم و موافق این بندگان سلوک نمودم قاضی در جواب گفت اگر اعمال قدر کفایت از بیت المال می رسیده باشد آنچه زیاده بر آن بعنوان رشوت و غیره متصرف شده باشد آنرا بھر شدت و تعذیب که میسر باشد از ایشان باز یافت باید نمود و اما بریدن دست که مخصوص بزدی مال محرزست بر ایشان نتوان اجرا نمود سلطان گفت اینقدر می دانم که از آن روز که من درین باب اتهام مینمایم آنچه کسی بعنوان خیانت متصرف میشود آن بھر شدت و مبالغه که ممکن باشد باز یافت نموده در خزانه داخل میسازم راه دزدی و خیانت گسته شده و طما عاز دست تغلب کوتاه گشته است باز سلطان پرسید این مال که از من دبوگیرد و یا من مالک خود آورده ام از دست یا از بیت المال قاضی گفت آن مال را چون سلطان بسبی و قوت لشکر بدست آورده پس تمام اهل لشکر بکنند و آن مال از بیت المال است نه خاصه سلطان سلطان در غضب شد و گفت مالیکه

در ایام ملکی بجهت تمام بدست آورده باشم و داخل خزانه بادشاهی آنوقت نموده باشم آن مال را بیکه از بیت المال تو
 و قاضی جواب گفت مالیکه سلطان تنها بدست آورد و کسب و تحصیل آن با عانت حشم نباشد آن مال خاصه سلطانست
 و این مال که سلطان از دیو گری آورده نمازین قییل است بعد از آن قاضی معذرت بسیار خواست و گفت اگر من
 بر بندگی سلطان خلافت انچه در کتب شریعت هست عرض ننایم و سلطان از انجای دیگر گداز من ظاهر شود و سبب
 از دیو یا دشمن سلطان نشود و در نظر سلطان مزاح قدر باشد و بجا نیست موسوم کردم باز سلطان پرسید مرا با
 متعلقان خاصه خود در بیت المال چه حق است قاضی متالم شده گفت اگر موافقت شریعت خواهم گفت سلطان
 در کشتن من تامل نخواهند فرمود و اگر داسنه و مسایل را بکار برم بوال ابد گرفتار شوم سلطان گفت انچه حق است بگو
 ترا مواخذه نیست قاضی گفت اگر سلطان بقوی کار فرماید و اتباع خلفای راشدین رضوان الله علیهم نماید بان
 قدر که یکی از چاکران خود را تعیین میکند تصرف نماید و اگر توسط را مرغی دارد و برابر یک از امرای معارف که زیاد از آن
 بدگر سر نمیدانند بیت المال بردارد و اگر مقتضای شخصت علما دین که در چنین وقت برداریات ضعیف تنگ
 جسته بسلاطین کامگار همزبان می نمایند کار کنند با تقدیر که فی الحقیقه امتیاز نسبت با امرای دیگر حاصل آید خرج باید کردن
 زیاد ازین تصرف در بیت المال هیچ وجه جائز نیست سلطان در غضب شده گفت این مال که در حرم من در چو
 انعام مردم و کار خانها و سائر ابواب خرج میشود خواهی گفت که ناشر و عست قاضی گفت چون سلطان از من مسئله
 شرح پرسید واجبست که انچه موافق کتب شریعت باشد عرض رسانم اگر از روی مصلحت ملکی تفسیر نماید پس بگویم
 که انچه سلطان میکند همه حوالب و مطابق قواعد و قوانین جهاندار است بلکه هر چند زیاد شود و سبب شوکت و عظمت
 سلطان خواهد بود و ایمنی متضمن اقسام فوائد ملکیت بعد از آن سلطان گفت من از سواد یک بعضی نرسیده سال
 مواجب باز یافت میکنم و اهل بی و فتنه با دلا و اتباع علف تیج می سازم و اموال ایشان هر یکا که باشد در خزانه
 آورده خانان ایشان را می اندازم و سیاستها دیگر که در باب دروان و شرابخواران و اهل زنا اختراع کرده ام همه را
 خواهی گفت ناشر و عست قاضی از مجلس خواست و در درخت و سر بر زمین نهاد و گفت همه ناشر و عست سلطان
 غضبناک برخواست و درون حرم رفت چون سخن راست تواری بجای ناصر گفتار تو باشد خدا بد روز دیگر
 قاضی همیشه را طبعیده تلافی بسیار نموده جامه و هنر از تنگ انعام فرمود و گفت من سلیمان و سلیمان زاده ام لیکن
 از همه سیاست و شدت که از من بظهور می آید بواسطه اصلاح ملکست نمیدانم که فرمای قیامت چه خواهد گذشت
 بعد چند گاه لشکر بجانب چتر کشیده و در اندک مدت فتح آنحصار نموده بدلی مزاحمت فرمود چون مادران و انهن
 که سلطان علاء الدین بھساری و در دست او نخته دلی آنجا خواهد بود و طریغی خول که ذکر او بالا رفت با لشکر گران بنات
 پهنه وستان آمده و در کنار آب چون قریب دلی فرود آمد پیش ازین بکیمه سلطان از رخ چتر و فراغ شده بدلی آورد

چون خلاصه لشکر سلطان به خیر نکل که اقصای دکن ست رفته و اکثر امرا می کبار بعد از فتح رتبه و پیکاری می خود رفته بودند لشکر پاک در رکاب سلطان بود و بواسطه برسات و امتداد و دشواری سامان شده بود و سلطان از روی اضطرار با جمعی که همراه داشت از دلی بیرون آمد و در سرای نزول کرد و لشکر را بخدمت و خوار بند و وسایل طرف محافظت لشکر داده انتظار بعضی امر را که از اطراف طلبیده بود و می کشید چون منول حار و دلی را فرود گرفته بود و اطراف و جویاب مضبوط ساخته سلطان نتوانستند رسید بعضی در کول و بعضی در برن توقف نمودند چون مدت دو ماه بهر این طریق غریبی بسبب ظاهری مراجعت نمود و رفت مردم دلی بمعنی از توجه شیخ نظام الدین قدس سره گمان برور از کمال است آن بزرگ شمرند و گویند بهر اسی بر طرغی وارد شد که سر اسیمه کوچ کرده و عادت نمود و بعد از آن سلطان سر بر دار الملک ساخته عمارات عالی بنا کرد و حصار دلی را از سر عمارت فرمود و حصارهای طرف در آمد منول را تجدید مستحکم گردانیده خواست که لشکر آتذر نگاه دارد که هم از عهده منول و هم از عهده ضبط ممالک هندوستان تواند برآمد و خزانة که داشت بآتذر لشکر و فامینیک و از دربار نیک اندیش و امرا می تجربه کار درین باب مشورت طلبیده ایشان گفتند که اگر اسپ و اسلحه و وسایل آلات سپاهی گری که استعدا و جستم بر آن موقوف است و غله و سایر محتاج الیه که حاضر را بر آن رجوع است از آن شود داده که سلطان کرده می شود و چون که سپاهی باندک مواجب که باید بود اسلحه از زانی ایشان از عهده دولت خود بر آید بعد از آن سلطان با اتفاق و درازا که دانیان روزگار بود و بضایط چند درین باب مقبر ساخت که از وضع آن ضوابط اسباب معاش روزگارانی آورد و ضوابط اول آنکه نرخ غله موافق حکم سلطان معین می شود و اهل بازار در تعیین نرخ غله دخلی نبود آنچه قرار یافته برین حمله بود و گندم درین بهشت و نیم جیتل خود درمی جیتل نخود درمی پیچ جیتل شالی درمی پیچ جیتل ماش درمی پیچ جیتل موت درمی پیچ جیتل تا آخر ایام سلطان غلار الدین نرخ مستقیم ماند و بواسطه اساک باران و سایر اسباب تحفظ و قی در آن راه نیافت ضوابط دوم ملک قبول الفت خان که مر و عاقل باشوکت بود و شخته بازار غله که بزنان هندو و آرمندوی میگویند که و ند که نرخ که بحکم سلطان قرار یافته باشد و موافق آن بیع و شرا و قع شود و ضابط سوم آنکه فرمود تا در خالصات سلطانی آنچه حصه دیوان باشد غله باز یافت نموده در مقصبات جمیع ساخته نگاه دارند که اگر غله بازار کمی کند علمای سلطان آن نرخیه حکم سلطان شده باشد بفروشد ضابط چهارم آنکه ملک قبول را فرمود که غله از اطراف ممالک آورد و نرخ سلطانی در بازار دلی می فروخته باشد و در نیاب از ایشان خطه گرفت ضابط پنجم منع احتکار بر تبه اگر ظاهر می شد که کسی از سپاه یا رعیت احتکار کرده غله را داخل غلهای سلطان فرستد و آنکس را سزاوار نبود بایستی که او را محکوم شد که غله را بر سر کشت بفروشد و بیکانه بخانه خود نبرد و بعمال نیز فرمان صادر شد که تحصیل زر و واجبی نهی از رعیت نمایند که رعیت در سر کشت غله فروخته اداسی مبلغ کند و بغیر از حصه خود بخانه

استوار و احکامات تواند نمود و ضابطه پنجم آنکه هر روز از نرخ غلات و سایر معاملات مندی مفصل بمعرض سلطان میرسد
 اگر اندک منوری در آن ضوابط که قرار یافته بود راه می یافت مستعدیان مندی و غلات آن سیاست میرسد و در ایام
 اساک باران چکه شدی تا هر کس از فراخور جمعیت خود غلات مندی خریدی و نگذاشتی که چهلین زیاده از قدر ضرورت
 بومیه اتباع نماید و موکلان جهت اتهام این کار راضی شدند و نهایت تاکید و مبالغه فرمودی جاسوسان سلطان
 در تغذیه و خصوصیات این امور بعضی میرسانیدند و کسی را قدرت نبود که نیم جیتل و نرخ سلطانی تفاوت نماید
 و از برای ارزانی پارچه نیز ضابطه چند وضع نموده بود و اول آنکه قریب در دوازده داون سراسی و پنج بنا فرو دو آنرا
 سراسی عدل نام نهاد و حکم کرد تا هر قاشی که اطراف و جوانب آورند در آن سراسی و در آنجا بفروشدند و باید
 یا در خانه کسی بفروشد و حکم بود که از ابتدا تا نهایتین در سراسی عدل هر موش و خرگانه که معلوم شدی کسی از بازار یا
 دوکان خود در پیش از بازار پیشین بسته است یا بعد از گذشتن وقت با داکشاد است آنکس سیاست میرسد ضابطه
 دوم آنکه نرخ آتش انچه پیش تحت شخص موافق آن بیع و ثمر باشد خود بی ثمره تنگه خر که یک شش تنگه بود و شش
 سه تنگه بود و قلمی دول هشت جیتل بود و کینه سی و شش جیتل سراسی ناگوری بست و چهار جیتل سراسی بات یک
 پنج تنگه سراسی بات میان سه تنگه سراسی اعلام چهار تنگه سراسی میان سه تنگه سراسی کند و تنگه کوایس باریک بست
 و یک تنگه تنگه کوایس کوره کینه چهل و یک تنگه چار و ده جیتل ضابطه سوم آنکه فرمان داد و اسامی مالکان
 شهر و اطراف مالک در دفتر ثبت نماید فرمود که ایشان بکس و رسالت آتش در شهر آورده نرخ سلطانی در سراسی
 می فروخته باشند هر که درین کار تخاسل نماید مجرم گردد و ضابطه چهارم آنکه فرمود تا از خزانه سلطانی اسوداگران شهر
 که آتش از اطراف مالک آورده نرخ سلطانی در سراسی عدل می فروخته باشند ضابطه پنجم آنکه هر کس از بازار یا
 بازار غیر نفیس احتیاج داشتی پر دانه رئیس بازار حاصل کند و این ضابطه جهت آن بود تا اسوداگران اطراف بازار
 نفیس در سراسی عدل نرخ سلطانی خرید و بیایای دیگر بیایای گران بفروشدند و در باب ارزانی اسپ نیز چهار ضابطه
 وضع کرده بود و اول نفیس خرس قیمت آن مثلا جنس اول صد تنگه دوم از هشتاد تا نود تنگه جنس سوم از هشت
 پنج تا هشتاد تنگه ضابطه دوم آنکه فرمان داد که اسوداگران اسپ و کینه داران آتش در بازار باقیاع اسپ توانمند نمود
 یکسوداران آتش که از آن خریدن و گران فروختن معاف و ایشان بود از شهر خارج کرده بجای وطن فرموده مقرر
 ساخت ضابطه سوم قریب و قریه دلالان اسپ که اگر با هر شید که در بازار یک اسپ بر خلاف نرخ سلطانی
 فروخته شده است جمیع دلالان شهر معاقب و معاتب میگشتند و ضابطه چهارم آنکه بعد از هر مبالغه اجناس اسپ و
 بست آن و متع احوال دلالان منودی که اگر نسبت بوضوای سلطانی اندک تفاوت ظاهر شدی دلالان
 سیاست رسیدند و در باب برده و دستور نیز چهار ضابطه که در باب اسپ مذکور گشت مرعی شد و چهار

در بازار واقع شدی در قلم آمدی و هر روز با جمعی آن در نظر سلطان گذشتی و از برای شخص حوالی بازار با سوان
 نیز مقرر بود و مذاکره گشته که متصدیان بازار چه ریافتهاوت بعرض رسانیده اند متصدیان بسیارست و
 و هر خیر که در آن بازار بخرد و فروخت آن احتیاج بودی سلطان در حضور خود برآورد آن ملاحظه نموده نرخ
 آن قرار دادی و نظیر آنکه این چیز نخست مثل سوزن و شان و کفش و کوزه و کلاه و کلاه و کلاه و کلاه و کلاه
 و خاقان بجنوب خود شخص ساختی و تذکره نرخ نوشته متصدیان آن دادی و احتیاط و اهتمام سلطان در تفتیش
 بازار بآن نقص نرخ امیدی بمرتبه بود که بعد از چند نگاه اطفال را که در بیج و شری و قوت نداشتندی بلکه چند دوست
 ایشان دادی و ایشان را بازار فرستادی تا چیزی را که رغبت اطفال بآن میداشت بخریدند و نزد سلطان
 می آوردند بعد از آنکه ظاهر شدی که در نرخ یا در وزن تفاوتی رفعت فروخته و بیست رسید و یکدینم
 سیاستی که واقع شدی گوش و یابنی بریدن بودی و بعد از آنکه سباب سحاب و آلات سپا گیری از آن
 و کمر نه چشم پدید آمدنوعی ابواب درآمد مخول و تردد ایشان سه و دو گشت که اگر احیاناً نافه مخول برآورد و میگویند
 همه امیر میباشند و قتل میرسد چنانکه یک مرتبه علی بیگ نیر و چنگیز خان و برماک با چهل هزار سوار داسن کوه سواد
 را گرفته تا ولایت امر و به درآمد سلطان علاء الدین ملک بابک آخرین را با لشکر گران نافر و ایشان کرد و چند
 امر و به بلشکر مخول سیده محارب نمودند و اکثر ایشان را علف تیغ گردانیدند و علی بیگ و برماک را زنده گرفته و بخرید
 گردان انداخته بامیت هزار اسب بگفتند گرفته بودند نزد سلطان آوردند و از سر سلطان از شهر برآمده و چو تیره
 سبحانی بارعام داده از اینجا آمدند لشکر دور و یار استاد درین وقت علی بیگ و برماک بیگ را با امیران و دیگر نظر سلطان
 درآوردند و اکثر را در پای فیل انداخته سیاست رسانیدند بیست کسی که در جهان بد ساز کرده و با و آخر و اول بازار
 و مرتبه دیگر یک نام مخول بالشکر یار در قصبه که قتل رسانیدند از سرهای آنها نزدیک بدر و آرد و با و نماند
 ساخته بعد از آنکه دیگر باره لشکر مخول قریب سی هزار سوار در زمین سواد آمد و دست بفارت کشادند چون
 سلطان این خبر شنید لشکر عظیم مجاربه آنها تعیین نمود تا کنار آب را که راه بازگشت ایشان بود گرفتند و چون لشکر
 مخول با غنیمت بسیار گرانبار شده بکنار آب رسید لشکر دلی قدم مجادله پیش نهاده و او مرواکی دادند و بفتح
 غیر فزونی اختصاص یافته جمعی کثیر از منولان نامی را دستگیر نموده در قلعه ترانیه که در آن حوالی بود محبوس ساختند
 و اولاد و اتباع ایشان را بشهر آورده در بازار دلی فروختند بعد از آن ملک خواص حاجب را فرمان شد تا در
 قلعه ترانیه رفته مجبوسان را بقتل رسانند چون مدتی برین گذشت اقبال مند و نماند از منولان با سواد گران در
 هندوستان درآمد امیر علی و ادهن با لشکر دلی محارب نمود و در آن جنگ کشته شد منولان و دیگر را زنده بدرستی
 آورده در زیر پای پیلان پایمال ساختند پس ازین خون و رعب در خاطر منولان چنان استیلا یافت که از راه

هندوستان از ولای ایشان محوشت و تا آخر ایام سلطان قطب الدین مبارک شاه هندوستان از مرز همت
 ایشان خلاص بود و سلطان قتل شاه که در آن ایام بغازی ملک موسوم بود و اقطاع دیبا پور و لاهور داشت
 هر سال تا سرحد ولایت منول میرفت و آن نواحی را تا راج سینو و منول را قوت آن نبود که در مقابل آمده فطنت
 ولایت حد و دود خود تواند نمود بعد از آنکه مرز همت منول بالکل به طرف شد و اکثر بلاد هندوستان که ملا و معاذ منول
 و متروان بود و در خبر ضبط در آمده و راههای آمد و رفت تجار و سواران را مساحت صورت امن پذیرفت و جمیع
 حشم نیز فرار خواص تیاج بحصول انجا میسر سلطان علاء الدین بنای طریح بر سر دیواری تنگ گشته شروع در تسخیر بلاد دور دست
 نمود و به تشریف راجه که بهت می گماشت آنرا بی محنت و شقت تسخیر ساخت و چون غیب سوسی مقبل آمد
 غرض پیش رفتنا حاصل آمد و هنوزش آرزو باشد پسینه که پیش از خواست پیش آید خزینة به بشرکت گریو کشت
 مراوش چدر مغرب و در سرباران و بادش و حصول مطالب و آرب و وقوع امور غریبه که بعضی و عهد سلطان
 علاء الدین الظهور می آمد جمعی که است نامیده و واسعه و آراسته و در اکشت و الهام نسبت میدادند و بر سر
 استدرج نام کرده از کمر است میدادند و بعضی امن و رفاهیت را از برکت وجود شریف شیخ نظام الدین اولیا
 قدس سره گمان می برد و آن قصد ملک کا فور بر دیواری را با مرای نامدار و خوانین کبار بر سر دیواری که از بلاد و کسین
 نمود و با انواع نوازش ممتاز ساخته ساکنان سرخ و دیگر عنایات خسروانه فرمود و خواجه حاجی نائب عرض مالک را
 بجهت آنکه حشم را کار فرماید و اموال غنیمت را در خبر ضبط آورد همراه او روان ساخت ملک کا فور بدیواری رسیده از روی
 کار دانه و جلالت حاکم آن ولایت را با ابرار الش اسیر ساخت و تمام خزان او با هفت و نیمی فیصل بدست آورده
 با فتح نامه بدیواری فرستاد و متعاقب آنرا بدیواری نوازش نموده با خزان و سپاهان بخدمت سلطان آورد و در ملازم
 خسروانه گشت سلطان رام دیواری نوازش نموده رامی را با آن خطاب داده و چریک ملک تنگ انعام فرمود و دیواری را برود
 مقهور داشت و غنیمت انصاف از رانده داشت و رام دیواری را ملک و لخواهان منسلک گشته همه وقت در مقام سکونت
 و خدمتکاری بوده خدمات شبانه و روزانه و سپه و تسع و جمعا ته سلطان علاء الدین دیگر باره ملک کا فور را با لشکر
 بسیار از مرز داخل کرده و در وقت دواغ و صیبت نمود که اگر لدر دیواری باطل باشد خسروانه و جواهر و فیصل بدیواری را
 پیشکش قبول کند بهمان اکتفا نموده برگردد و دیگر فتن حصار را تحمل بدست آورد و در رامی لدر دیواری مقید نشود و در بدست
 امور آنجا خواجه حاجی مشورت نموده و در جاتم سهل و گناهه صغیره با مرز آواز رساند و در کار با مدینه سر و انداز و اگر بعضی
 غنا تم را که بدست آورده باشند از وقوع نمایند لاس ایشان را بمنزل دارد و اگر کسی در جنگ کشته شود یا
 ضایع بر و یا متعلق گردد بهتر از آن در عوض بدیواری امن امور را از لوارم جان داری شناسد ملک نائب و خواجه حاجی ای سلطان
 مرخص شده که چون متواری بجانب ارکحل روان شدند چون بچندیری رسیدند چند آنجا توقف نموده عرض لشکر

گرفته و از آنجا بدو گریختند و راهی دیو سهند شدند و بسیار گزافه و انداخته و فراموشی بود و بجای آورده
چند منزل همراه ملک نائب رفت و در حقیقت او بدو گریخت و نمود چون ملک نائب نزدیک از کل رسید
رایان اطراف از لشکر اسلام بجانب قلعه از کل شتافته در قلعه بیرون از کل حصاری ساخته بودند و سعت تمام
داشت هجوم نموده حصار چندی و در دیو باز در میان خود درونی نگذاشتند بود و حصار گشت لشکر سلطان قلعه را
محاصره کرده در سطح آن چند سینه نمود و هر چند و آن نیز از درون جدا گشت و مانعت میگوشتید و بعد از مدتی سعی
بسیار قلعه بیرون مفتوح گشت و اکثر رایان و وزیران و اولاد و اتباع اسیر شدند و خلق کثیر بقتل رسیدند و راه
له رویو مضطرب گشته از در صلح در آمده امان طلبید ملک نائب خزان قیصر در پنج میل بهفت هزار را سپ از در گرفته
اورا امان داد و قرار یافت که هر سال لشکرش لاق ارسال مینموده باشد و حقیقت را سلطان نصرت نمود چون آنچیز
سلطان رسید فرمود که فتحنامه بالا کنیز خواندند و بطل شادی زدند و لوازم شاد و اثاثه بقدر یکم رسید و چون ملک نائب
مراجعت نمود سلطان از شهر برآمده در چوبه ناصری که نزدیک دروازه بدرون است بارعام داد ملک نائب آنجا
بشرف ملازمت رسیده آئینه غنائم را بنظر سلطان در آورده با انواع عنایات سلطانی اختصاص یافت گویند
هرگاه سلطان علاء الدین لشکر بجای میفرستاد و از دیو میخواست که مقصود بود در هر منزل از اسب واکچو که کزبان سلطنت
بام گویند میبست و در هر یک کرده پیاده روان جلده که در سهند بایک نامند میگذشت و در هر قصیه و شهر که
در راه بود بویولنده نصب میکرد که واقعات آنجا را روزی روزی بر سلطان میرسانیدند اتفاقا ویرین مرشد که ملک نائب
بر سر ارتحال رفته بواسطه خلل راه و بیجان شدن چار و از بعضی تنجانات خبر او چندگاه منتقطع شد سلطان ازین خبر
اندوهناک شد و ملک قرا بیگ و قاضی حنیث الدین سامانه را فرمود که نزد شیخ الاسلام شیخ نظام الدین رفته
و عای من رسانیده بگویند که عدلیت که خبر لشکر اسلام که نافر وار کل شده بود بمن رسیده و غم لشکر اسلام شارا
بیش از من خواهد بود اگر بفرمود ولایت از احوال لشکر اسلام اطلاعی باشد مرا اعلام آن منور و سزاوارت و نیز از آنرا
گفت که در جواب آنچه بزبان شیخ جاری شود آن کلام بے زیاده و نقصان بمن باز گویند چون ایشان بخدمت
شیخ آمده پیغام سلطان رسانید شیخ یکی از باده شامان سابق را یاد کرده حکایت فتح او تقریر فرموده و در ضمن آن
حکایت این عبارت فرمود که درای آن فتح قهای دیگر نیز بود و حجت ملک قرا بیگ قاضی حنیث الدین از ملازمت
شیخ باز گشته عبارت آن بزرگ را سلطان رسانید سلطان بغایت خوشوقت شده دانست که از کل منته
شده است و امید فتح دیگر دست و در آخر همین روز فتحنامه ملک نائب رسیده سبب از رویا و حسن اخلاص
سلطان گردید سلطان اگر چه ظاهر ادراک طاقات شیخ برگزیده بود و اما هم وقت بر سال رسل و رسائل اظهار
اخلاص و اعتقاد نموده از باطن شیخ استادی فرمود و باز در سه و شصت و بیست و سه سال ملک نائب بجانب

دو پسرین بود و سبزه نامزد کرد و خواجہ حاجی نائب مرض را برادر ساخت و ایشان چون بدید که رسیدند درین وقت
 رای دادند و مرد بود پس او را نامزد شد و نگاری بتقدیم رسانید و ملک نائبیت خواجہ حاجی بلا توقف از دیوگیر خواجی پسرین
 رسیدند فی الحال دو پسرین را فتح کردند و ملا دیویر که کاکم آن ولایت بود را پسر ساختند و سی و شش زن و پسرین
 بسیار بدست آورد و در فتنه با همه بدبختی فرستادند و از آنجا بجا نائب معبر شکر کشیده آنرا فتح کرده بجا نهایی آنجا را
 کرده بتان نرین و مرصع را شکسته زراکن را بخراند و داخل ساختند و از هر دورای که ضابط معبر بود پشکشمای کلی
 گرفته دسند احدی و عشر و بیست و هجده ای حدود و از دزدان بخیل و دست هزار اسب و نود و شش هزار اسب طلا و
 صند و قبا از او برد و مراد که از اندازه حساب بیرون بود مرا حجت نمود بخدمت سلطان رسیدند سلطان از
 فتوحات عظیم و غنائم کثیر و بنایت خوشوقت شده اکثر امار را با نعام بهره و ر ساخت و از غرائب احوال که در آخر
 عهد خلافت و واقعه آن بود که جمعی از فرمانان او با سبب طبیعت که نوکین بودند و موجب نداشتند هم اتفاق کردند
 که سلطان را در وقت شکار که تنهایی باشد بقتل رسانند چون اینچنین سلطان رسید مسکینه خودی و خوشن مزاجی و
 طبیعت او غمخیز و فرمود تا از حسن فرمانان او که در این بند بکشند در یک روز چند بار بگناه که ازین مشورت خبر داشتند
 کشته شدند و خانان ایشان بنارت رفت و نسل ایشان را فساد و پدیدین ایام جمعی از یار اختیاران پیدا آمدند
 سلطان فرمود تا همه را گرفتند و راه بر سر ایشان را زدند و آن عقوبت بلاک ساختند و سلطان علاء الدین
 چون درشت و تندخوی بود و یکسری یاری آن نبود که در حق کسی شفاعت کند و از هر که میخواست در دست عمر
 صاف میشد و راه آشنی نمیکشید و در او اول حال اگر چه با مردم در مصالح ملکی مشورت میکرد و در بر دست
 امور ایشان را داخل دادی اما در آخر حال که خاطر از هیچ تعلقات خارج ساخت و معامات ملکی چنانچه خاطر او
 میخواست پرداخت رسید آنچه در خیال او گذشتی و موافقی رای او افتاد و سه لعل آورد و در پرداخت کار
 ملک یکس مشورت کردی گویند آنقدر فتوح که سلطان علاء الدین را روی نمود و هیچ یک از سلاطین هند را پسر
 نشده و مولف فیروزشاهی گوید که آنقدر عمارت که در زمان او بنا یافت از ساجد و متا و متا و حوض و حصان
 امثال آن در هیچ عصر وقوع نیامده و جمیع اهل هند و ایران هر آن که در روزگار او مشاهده شد هیچ کس را
 ندارد و راستی و انصاف و عوام و خواص اطاعت نمود و در حق مردم که در ایام او بود و هیچ زمانی محسوب نشد
 و اجتماع بزرگان دین و سالکان را بقیصن کرد و الملک دلی بود و جو و شریف ایشان رشک بلا و عالم کشته بود و چنانکه
 در زمان او اتفاق افتاد در هیچ عصر و در هیچ شیخ الاسلام شیخ نظام الدین قدس سره الغر که از وصف مستقیم است
 برباد و ارشاد و هدایت نگینده و راهبانی خلق کردی اینچنین محمد تا بهم که ایام عمر شیخ الاسلام فرید الدین ابو دینی بود
 در شافعه شیخ نظام الدین جمعیتا شادی و خلافت در آن ایام از اطراف هندوستان روید و بپای آورد و ندب و از

مشابہ و جد و حال اہل اللہ کہ دران مجلس حاضر نشندی در دیوار بفریاد آمدی و یک شیخ علاء الدین نمبر شیخ فخر الدین
 کہ در اجودہن برجاؤ داشت و بشکن بود و ز ظاہری و باطنی آنقدر اشتغال داشتی کہ اورا از حبس ملک قدس گفتندی و دیگر خدمت
 قطب الاولیا شیخ رکن الدین والد شیخ صدر الدین بن شیخ بہار الدین زکریا ملتانی قدس اللہ و احکم کبرر شاپراہ
 طریقت سرگشتگان بادی طلب ربا قصای منازل وصول رسانیدی و تمام اہل بلقان را چہ دوسا بر دیا و سر دروے
 بدر گاہ آوزدہ خود را در کف حمایت او انداختہ از بلیات و آفات پناہ جستندی و پدید بربر گوارا و شیخ صدر الدین
 با وجود آنکہ بجلجلیہ کمال و پیرایہ تکلیل آراستہ بود سخاوت مفرط داشت چنانچہ با وجود اسامال کثیر کہ اورا از پدر و برادر
 رسیدہ بود آنقدر نذر و فتوح کہ محاسب و ہم از ادراک آن عاجز آید اکثر اوقات او بقرض گذشتی و دیگر سید تاج الدین
 ولد سید قطب الدین کہ در سخاوت و علم و حلم و دیگر کمالات انسانی بے نظیر وقت خود بود مدتی قضای او وہ
 داشت و بعد از ان قاضی بداون شد و دیگر سید رکن الدین برادر سید تاج الدین مذکور کہ قضای کرہ داشت
 و باوصاف حمیدہ آراستہ بود دیگر اسادات کیتمل سید غیث الدین و برادر او سید عجب الدین بود و این ہر دو
 برادر بعلوم وزہد و تقوی و سائر کمالات الصافات داشتند و ایشانرا اسادات نوہمی گفتند و دیگر اسادات و اکابر کہ
 تفصیل ہر یک باطناب یکشد از جملہ قاضی صدر الدین عارف کہ قضای ممالک و خطاب صدر جہانی داشت
 و بعد از ان قاضی جلال الدین بواسطہ قاضی ممالک شد و مولانا ضیاء الدین بابہ صدر جہانی یافت و در آن زمان
 سلطان علاء الدین قضای ممالک ملک التجار حمید الدین ملتانی یافت و از علمای ظاہری کہ جامع انواع
 علوم بودند بدر سق افادہ اشتغال داشتند چہل و شش کس بودند قاضی فخر الدین تافلہ قاضی شرف الدین سہرا
 مولانا نصیر الدین غنی و مولانا تاج الدین مقدم و قاضی ضیاء الدین بیانیہ و مولانا ظہیر لنگ و مولانا رکن الدین
 سنائی و مولانا تاج الدین کلہای و مولانا ظہیر الدین بہکری و قاضی محی الدین کاشانی و مولانا کمال الدین
 کولوی و مولانا وجیہ الدین بانی و مولانا سہاج الدین قبائی و مولانا نظام الدین کلہای و مولانا نصیر الدین کرہ و
 مولانا نصیر الدین صابوئے و مولانا علاء الدین تاجر و مولانا اکرم الدین جوہر و مولانا محب ملتانی و مولانا حمید الدین
 مختلص و مولانا برہان الدین بہکری و مولانا افتخار الدین برہنہ و مولانا حسام الدین سرخ و مولانا وجیہ الدین طہور و
 مولانا علاء الدین کرک و مولانا حسام الدین شادوی و مولانا حمید الدین ملتانی و مولانا شہاب و مولانا
 شہاب الدین و مولانا فخر الدین ہانسوی و مولانا فخر الدین سہاقل قاضی زین الدین تافلہ و مولانا سہر کہ
 و مولانا وجیہ الدین راضی و مولانا علاء الدین صدر شریعت و مولانا میران ماریکلہ و مولانا نجیب الدین و مولانا
 شمس الدین و مولانا ناصر الدین و مولانا علاء الدین لاہوری و قاضی شمس الدین کازرونی و مولانا شمس الدین
 و مولانا ناصر الدین آناوے و مولانا حسین الدین لوسے و مولانا افتخار الدین راوی و مولانا مغر الدین اندہی

و مولانا نجم الدین ایثار و در آخر عمر سلطان علاء الدین و مولانا علم الدین نمبره شیخ بہاء الدین و کربا از اقبال
 وقت بود و بدین سید و با فادہ علوم نقلی و نقلی اشتغال مینمود و از استادان علم قرأت مولانا انبساطی
 مولانا علاء الدین منقرے و خواجہ زکریا خواہر زادہ حسن بصری ممتاز بودند و از اہل غنیہ شل مولانا عاود حسام
 در ویش ہر برادر او مولانا ضیاء الدین ساقی و مولانا شہاب الدین ظیلی و مولانا کیم ایلو در روزگار بودند
 پس لا تراجم الدین عراقی خداوند زادہ چاشنی گیر نمبر و ملین بزرگ و ملک رکن الدین ابیہ و ملک نر الدین
 لغاتخان و ملک نصیر الدین نورخان از مذہبی مجلس بودند و از شعرائ وقت سلطان علاء الدین کوہار الملک
 و ہلی مل تمام ہندوستان بوجود عظیم المثال ایشان زیب و زینت داشت و صیت بخوری ایشان عالم
 فرو گرفتہ سر آمد ایشان امیر خسرو در اخراج معنی بدین پیدا داشت و آثار فضل و مناقب او از تصنیفاتیکہ و نظم و شعر
 کردہ و التوح و واضح بہت و جہذا صوفی و صاحب وجد و حال بود و اکثر اوقات او در صوم و صلوة
 گذشتہ و از عشق و محبت نشاء تمام داشت و این چنین نادرہ روزگار را سلطان علاء الدین یک ہزار
 تنگہ واجب وادی دیگر حسن بنجر می بسلاست کلام و لطافت سخن مشہور بود و از بسکہ قزلہای سلیس گفتے
 و داد سخن وادی اورا سعدی ہندوستان گفتندی و در تہذیب اخلاق و قناعت و ترک تجرید بیکانہ
 وقت بود و خلافت از خدمت شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ داشت سخنان شیخ را اخیرہ در مدت
 ارادت خود شنیدہ بود و جمع کردہ فوائد الفوائد نام کردہ بہت و در نظم و نثر تصنیفات بسیار دارد و صدر الدین علی
 و فخر الدین قواسم حمید الدین و مولانا عارف و عمید حکیم و شہاب صدیقین نیز از شعرائ وقت سلطان علاء الدین
 بودند و معجزان شادی موجب مہیا فتد و ہر یک را در شیوہ شاعری طرخاص بود و در دلو بہنہای شعر ایشان بہ
 کمال فضل و مہر ایشان شایستہ و از مہر خان نیز چند کس مہیل بودند و از اطباء سیح شل استاد و الاطبا مولانا
 بدیع الدین دمشقی آنچنان بود کہ اگر در شیشہ بول چن چنانہ و انداختہ نزد او آوردندی او بیہ فطر حکم کردی کہ بول فلان
 فلان جانور زین شیشہ جمع کردہ اند و در ظرف صوفیہ صاحب سر دگشت و مشاہدہ بود کہ از بختان در مالان چند کس
 انہما مضار و کشت مخفیات ساحری کردندی و از مہر خان و غرغریان و سائر ارباب سرب و دیگر اقسام اہل ہنر
 چنان بودند کہ تعداد ایشان درین مختصر نمیشود بعد از آنکہ سلطنت سلطان علاء الدین با متبادر رسید و کام راستی
 و کامیابی نہایت انجامید بہ وجہ آنکہ ہر کمال ناز و الیست و ہر بلایت را نہایت لازم است کار با نیکی سبب
 زوال ملک و منافی بقا و دولت تواند بود و از وجود آمدن گرفت از جہلا بخندان عاشق و شفیقہ جمال ملک نامکاف
 ہر از دیناری گشت کہ نشان اختیار را تمام بہت او داد چنانچہ واسور کہ رہایت خاطر او را ہیچ وجہ از دست نہاد
 و اگر گفتہ اہل الرضا صواب باشد انحراف نمودی دیگر کہ این خود را پیش از آنکہ از خافت ہو کلان و تا در سب بود بان

مستغنی شوند از هر مخانه بیرون آورده با صلاح احوال ایشان پرداخت و خضر خان را سببه آنکه رشد در دواجناس کند
 خبر داده و بعد گردانید و هیچ یک را از امرای اهل خرد و صاحب تجربه بروی نگماشت تا او را از عیش و مباحثه بستی لغو
 آید اتفاقاً سلطان در ایام مرض خود خضر خان را بجانب امره جهت پرورش کار خست داده گفت که هرگاه مرا صحت
 شود ترا طلب خواهم داشت خضر خان نظر کرده بود که هرگاه سلطان را صحت شود و پیاده زیارت مشایخ و بعلیه رود
 چون خبر صحت سلطان شنید پیش از آنکه حکم طلب شود تا دلی پیاده و پیابر به زیارت فرزات اقدام نمود ملک
 نائب که بهوای ملک در سر پیاده کرده در مقام برانداختن نسل سلطان بود و برض سائید که خضر خان بخجیالے فایده
 بی خست سلطان آمده سلطان را برین داشت که خضر خان را بقتل گوایا فرستاد و بعد از مدتی مرض استقامت
 عارض حال سلطان شد و روز بروز زیاده می گشت درین اثنا ملک نائب را از دیوگود و الف خان را از گرات
 طلب نمود بعد از آنکه ایشان بدرگاه آمدند بواسطه عدوانی که میان ملک نائب و الف خان بود ملک نائب
 سلطان را به سخنان بیهوده و مخرب فریفته بران داشت که الف خان را بقتل رسانید و خود نیز از پی وفات کرد
 و دی چند پسر و ناخیزش در زمانه بخندید که نوزاد بعضی گویند ملک نائب او را اسم سوم ساخت و بعد از مدتی
 مدت سلطنت سلطان بشت سال و چند ماه بود و ذکر سلطنت سلطان شهاب الدین
 پسر خور سلطان علاء الدین غلی بر روز دوم از وفات سلطان علاء الدین ملک نائب امر او و احیای
 ملک را حاضر ساخت و نوشته سلطان بمصمون آنکه سلطان شهاب الدین را و بعد از خویش ساخته
 و خضر خان را مغرول کرده ظاهر کرد و او را بر تخت نشاند خود بنیابت سلطنت مشغول شد و زاول ملک
 بمبسل اجست میل کشیدن خضر خان و شادین خان برادر او و گوایا فرستاد او را بمنصب باریکی و ده وادو
 آن کا فرخست قبول این امر نموده میل در چشم هر دو نو و نوه سلطان علاء الدین کشید و نادر خضر خان را
 ملک جهان گفتندی مقید ساخته از نقد و خسران زبر ببرد داشت گرفت و شاهزاده مبارک خان یعنی سلطان
 قطب الدین را در خانه محبوس ساخت و از او میل کشیدن او نیز داشت اما چون تقدیر بر خلافت آن دارد
 بود تو انست و توفیق نیافت و هر روز یک و ساعت سلطان شهاب الدین طفل را بر بالای بام نهراستون
 آوردی و بر تخت نشاندی و امر او را کار و جواب سلاح داران را فرمودی که صفت زده پیش او می ایستاد
 و رسم خدمت بجای آوردند و چون بالشت کشید آن طفل را در اندرون حرم نزد مادر و فرستادی و خود بر
 خرگاه بیه که بر بام نهراستون نصب کرده بودند درآمدی و با خواجه سرا بیه چند که محرم او بودند نشست
 تا خن که از عالم نزد او قسم نمازست مشغول شدی و همه وقت در برانداختن خاندان سلطان علاء الدین
 با خالصان خود مشورت نمودی اتفاقاً جمعی از بایگان قدیم که محافظت نهراستون بجهت ایشان بود بعد از مدتی

سی و پنجر دراز و فات سلطان علاء الدین اتفاق نموده در شبی بعد از بارگشتن مردم از درگاه سلطانی و در میان منزل
شدن در خرگاه درآمد ملک نائب رابا خاصان او قتل رسانیدند اگر بکنی چشم منکی بدارد که هرگز نیارد کرد
انگ در باره نه پندارم ای دختران کشته جو که گندم ستانی بوقت درو و شاهزاده مبارک خان از زندان آواز
بجای ملک نائب به نیابت سلطان شهاب الدین بنشاندند مبارک خان به نیابت سلطان شهاب الدین
چندگاه به پراخت و با مور ملک بهشتغال نموده پیرداخته امرا و ملوک را از خود ساخت و چون دو ماه بهرین برآمد بخت
سلطنت جلوس فرموده سلطان قطب الدین مبارک شاه مخاطب گشت سلطان شهاب الدین را بگو ای پسر
ما بجان قابل ملک را بواسطه زرعم و عجبی که در دلتما آیشان رسته بود متفرق ساخته تصبیات نواحی برانگنده خست
و کلتاج ایشان را که خود پیر شده بودند قتل رسانیدند و بیاید سوختن را قش خسته را که زواری رسد در دل
در ایامی که خانان سلطان علاء الدین برنی افتاد و نسل او در با قتل نهاده از شیخ بشیر دیوانه که از مجذوبان بود و
که انخوا چه میشود گفت چون علاء الدین خان و مان عم دولی نعمت خود بر انداخت با وزیر همان معاملید و در
نکارانیک مدبرانه شمارست و بیادش عمل گیتی بگراست و ایام حکومت سه ماه و چند روز بود و در سلطنت
سلطان قطب الدین مبارک شاه پسر سلطان علاء الدین غلی در سنه سبع و عشتو سیمانه چون سلطان
قطب الدین بخت دلی جلوس یافت ملک دینار شخته یک را خلف خان و محمد مولای عم خود را شیر خان و مولانا
ضیاء الدین پسر مولانا بهاء الدین خطاط را صدر جهان خطاب فرمود ملک قریب را متغرب خود اختصاص داد
و اشتغال او سلطنت را در میان امرا فرغ و حال هر یک تقسیم فرمود و حسن نام پرور ایچ که پرورده ملک
شادی نائب خاص حاجب سلطان بود با ختصاص پیش سرور از ساخت و دختر خان خطاب داده پرور و طائفه
اندرون ملک خدمت و در ملک گجرات بسیاری باشند و از افراط محبتی که با او پیدا کرد تمامی چشم ملک شاد
حواله او نمود و از یک والیه و شیفته او بود منصب وزارت را به آنکه در دست تعداد وزارت احساس نماید
بعده او گردانید سمیت گرت مملکت باید آراسته و مدد کار اعظم منو خواسته و پنخواهی که ضائع شود و در درگاه
بناکانه دیده مفراسے کار و آسچنان عاشق و دیوانه او بود که یک الخطی بی او نتوانست بود و القصه آفتاب که
بعد مردن سلطان علاء الدین حادث گشته بود بعد از جلوس سلطان قطب الدین تنکین یافت خلق آرمی
و اطمینان پیداشت چون سلطان قطب الدین جوان خوش خلق و رحیم دل و محنت و زغان و خوف و
قتل گذرانده بود و زاول فرمان داد و از زندانیان را خلاص گرداند و جلار و طنان را از اطراف طلبیدند و تمام حشم
ششماه انعام داده و موجب امرا و ملوک را زیاده ساخته فرمود تا اخر اقص مردم صاحب احتیاج را که مدستی
سندرس گشته بود و عرض میرسانیده باشند و بروقی اراده و التماس ایشان جوابها صادر می شد و علما و صالحا

و از باب استحقاق را و ولیفه و او را فریاد شد و دوهامی مردم که در عهد سلطان بخالصه درآمد بود باز منفر گشت
 و خراجهای گران و مطالبهای سخت که در عهد سلطان علاء الدین ممول شده بود همه را بر طرف ساخت و خلق
 از حسن سلوک او آسوده و مرفه الحال گشتند و در کیسه دینار و درم پیدا شد و جمیع ضوابط سلطان علاء الدین
 بلکه هر یک منتظم مصلحت و خجسته بود و از میان برداشت اگر چه نظام در منبع شراب تا نگید میفرمود اما فخر و تمرد و عصیان
 و عیش و عشرت که در زمان سلطان علاء الدین معدوم گشته بود باز و خلق عود کرد و سلطان قطب الدین را
 در مدت سلطنت خود که چهار سال و چهار ماه بود و غیر از عیش و کامرانی و بخششهای بی اندازه کار دیگر نبود
 و درین مدت فتنه کاغذ ثقب و شفت سلطان گرد آمدی که قتل در رفاهیت خلق باشد حادث شد
 و قبل ازین سلطان علاء الدین الف خاں را از گجرات طلبیده بود بعد از آن آنجا باغی گری و فتنه حادث
 و جهت دفع آن حادثه ملک کمال الدین نام در مشد بگجرات رفته و نیز شهادت رسید و آن حادثه قومی فتنه بود
 سلطان قطب الدین تسکین فتنه گجرات را مهم معات دانست عین الملک ملتانی را با لشکر استه نام زد کرد
 و او رفته بآن مردم کربایف و دخلی بود و دزدان کرده ایشان را شکست داده و نه وال و ساتر بلا و گجرات را به پیچید
 در ضبط آورد و زمین داران آن دیار را بطبع و منقاد ساخت بعد از آن سلطان قطب الدین و قهر ملک
 دینار را در جاله خود آورده و او را خطاب تلفر قانی داد و بگجرات فرستاد و او در مدت سه چهار ماه بگجرات
 از حسن و خاشاک اهل بغی و فدا پاک ساخت که اثری از ایشان در دیار نماند و از راجا و پیش واران ندیا
 نیز بسیار گرفته بجز آن فرستاد چون بعد از سلطان علاء الدین ولایت دیوگر را برپال دیو داد و اما درام دیو گرفته و منفر
 شده بود سلطان قطب الدین در سال دوم از جالوس لشکر بجانب دیوگر کشید و غلام بچه شاهین نام که او را
 که او را و بلد گفتندی و فامک خطاب کرده بر سیاحت غیبت در دیوگی گذاشت و خود با سپاه گران متوجه
 و کس نش چون بجد و دیوگر رسید برپال دیو و دیگر زمین داران که اجتماع نموده بودند با معاومت نیاد
 متفرق گشتند سلطان در دیوگر و راجا قاست کرده جمعی از امراماندار و خوانین کبار بتجاوب برپال دیو
 فرستاد تا آنچه شرط تا قتب بود و بجا آورد و برپال دیو را دستگیر کرده آورد و بکرم سلطان قطب الدین
 او را پوست کنده سر او بدو و از دیوگیر آویختند و سلطان را با اسلحه باز ماندگی چند گاه آنجا توقف افتاد
 در آن مدت مرستی نیز در تصرف آورده و ولایت دیوگر ملک کللی که از بنندگان علای بود و خواه فرموده
 مرستی را در جالگیر امر تقسیم نمود و خسرو خان را چتر و دورباش داده معتبر گردانیده خود بجانب دیوگی مراجعت کرد
 و در راه اکثر اوقات به شراب و عیش اشتغال داشت درین وقت از بس غفلت و سبخر سلطان
 قطب الدین و دوام شراب او ملک اسد الدین عم زاده سلطان علاء الدین را و اعینه سر سر را فرستاد

جمعی از سرشکان لشکر اتفاق نموده قرار داد که چون سلطان از کانتی ساگون بگذرد و در حرم رود و در آنوقت
 از سلاحداران و بایکان و سایر محافظان کسی نرزد و نخواهد بود و در حرم در آنیم و کار او را بکفایت رسانیم انقتا
 بهائش که سلطان خواست از کانتی ساگون بگذرد یک از یاران ملک اسدالدین بخیرست سلطان حقیقت
 حال بعرض رسانید سلطان همانجا توقف نموده فرمود تا ملک اسدالدین را گرفته بقتل رسانید و دست و نه نفر از
 پسران نصرخان که در دلی بودند و درین مصلحت ایشانرا مدخلی نبود و بعضی در صحن بود و دیگران در محراب است
 رسانیدند و چون بجای من رسید بنیادیکه پسر سلاحدار را بگذاشتند و تا خضرخان و شادخان و ملک شهاب الدین
 پسران سلطان علاءالدین را که قبل ازین میل در چشم کشیده بودند بقتل رسانید و اهل و عیال ایشانرا بدست
 آورد سلطان قطب الدین بواسطه آنکه خضرخان مرید شیخ نظام الدین اولیا قدس سره الغریب بود و شیخ را مخلص
 میدانست و شیخ بدو دو اتم الهام عداوت میکرد و زبان طعن آن بزرگ میکشاد و بیعت چون خدا خواهد که
 برده کس در روید میانش اندر طعنه شیکان برد و در خدا خواهد که پوشد عیب کس بد کم زند و عیب معیوبان نفس
 چون سلطان قطب الدین بدلی رسید و گجرات و دیوگر و سایر مملکت را مسخر خود دید و امار و ملوک را فرمانبردار
 و مطیع و متقاد خود یافت و مدعی ملک نماند از روی کستی شراب و جوانی و دولت او را غروری در سر
 پیدایش رود و اجرای احکام و پرداخت امور کس مشورت نکردی و اصفای قول هیچ مخلص دو نخواهد نمود
 و اگر کسی از روی دولت خواهی سخن بخلاف رای او بعرض رسانیدی اعراض کردی و زبان بدشنام دادی
 او در از روی پیکس را مجال نماند که بر فر و اشارت نیز از متضمن صلاح او باشد بعرض تواند رسانید و اخلاق کرم
 او همه باوصاف و همه تبدیل یافت و قهر و سیاست پیش گرفت و مانند پرخونهای ناحق از کتاب منمو
 از جمله ظفر خان والی گجرات را که رکن دولت او بود و بی آنکه جرم از و صادر شود بقتل رسانید بعد ازین ملک
 شایهن را که وفا ملک خطاب کرده بود و سخن ارباب حدیث بقتل رسانید و کارهایکه موجب زوال
 دولت و منافی بقا سلطنت تواند بود از کتاب نمودن گرفت و اکثر اوقات بر روی و لباس زنان خود را
 می آراست و در مجمع حاضر میشد و زنان هزاره و سحره را بر بالای کوهک پرستون می طلبید و میفرمود تا امر اسے
 کباب مثل عین الملک ملتانی و ملک قریبیک که چهارده نعل داشت و مثال ایشانرا بطریق هنرل و مطایبه
 امانت برسانند و حرکات زشت را بجای آورد و ندکه عریان شده در برابر مردم می آمدند و بر جامه های
 ایشان بول میکرد سلطان قطب الدین بواسطه عداوتی که بخیرست شیخ نظام الدین داشت مردم را زانند
 شد منزل ایشان منع کرد و بی ادبانه نام شیخ بروی امانت نمودی و شیخ زاده جام را که از مخالفان شیخ
 بود بتقریب خود اختصاص داده برگزید و شیخ رکن الدین ملتانی را بغصب شیخ نظام الدین از ملتان

طلب داشت و بعد از آنکه خضر خان حاکم گجرات را بقتل رسانید حسام الدین را که از جانب مادر و برادر خضر خان بود
 بامر او ملوک گجرات فرستاد و تمامی خشم خضر خان را بر او نمود چون بگجرات رسید طاعتی بر او ابراز جمع کرده خواست که
 یعنی وزیر و زو امرای دیگر که همراه بودند او را گرفته مقید ساخت و نزد سلطان قطب الدین فرستاد و سلطان قطب الدین
 بواسطه خاطر داشت خضر خان که برادر او بود او را در ساعت خلاص کرده و بنیایات خضر خان را به فرار ساخت این یعنی
 نیز سبب تو حش خاطر امر او و احیان دولت شد و بعضی حسام الدین ملک و حید الدین قریشی را که بشجاعت و
 کار دانی معروف بود بگجرات فرستاد و او بگجرات را خراب و بریشان کرده حسام الدین بود بان مقام و التماس
 آورد و در وقت خبر رسید که ملک یک گوی حاکم دیوگر گواهی مخالفت برافراخته با غی شده است سلطان جمعی از امر
 نامدار را بشکر گران بدفع ملک یک گوی و نسکین آن فتنه نامزد کرد و در این جماعت رفته بحسن تدبیر ملک یک گوی را
 با مفسدان دیگر که مایه فتنه و فساد بودند دستگیر ساخته بدلی آوردند سلطان گوش و بینی ملک یک گوی را بریده
 همریان او را بپایستهای گوناگون رسانید و ملک عین الملک ملتان را بجا حکومت دیوگر و ملک تاج الدین سپهر
 خواجه ملا الدین ویر را شرف آفرین ساخت و کسب کرد و ملک و حید الدین را از گجرات طلبیده منصب وزارت
 داده تاج الملک خطاب کرد و خضر خان را که فرستاده بود چون بانجا رسید رایان آنجا خزان و اسباب
 خود را گرفته بدر فرستاد و صد و چند فیل از رایان آنجا مانده بود بدست آورد و خواجه تفتی سوداگر را که مال او داشت
 و با اعتقاد آنکه لشکر اسلام می آید با و آنرا بخوابد رسید بگر خیمه بود گرفته تمام اموال او را غصب نموده آن بپاره را
 مستهلک ساخت و برسات را آنجا گذارند بواسطه ناباکی و بیباکی که در طینت داشت داعیه سرکشی نموده خوا
 که امر او که همراه او را بقتل رساند در ولایت معبر و مستقلال زند ملک تهر حاکم چندیری و ملک ملا معان ملک
 بعد که عده امر او را فرود آمدند برادر خضر خان مطلع گشته او را بسخن نگذاشته متوجه دلی گشتن خضر خان از
 تهدید امر او ترسید بایلغا متوجه دلی شد و امرای مذکور او را بر بالکی نشانند به تعجیل تمام در بنیت و از دیوگر بگریز
 فرستادند امر او را تصور این بود که بواسطه این دولت خواهی نمود و مراحم سلطانی شوند چون خضر خان بجا رست
 رسید و خلوت بدیش را قسام شکایت از امر او در میان آورد و گفت مرا بهی و فتنه مسمم ساخته میخواستند
 بکشتن ما چون خبر ما خواسته بود بطاعت الحیل از دست ایشان خلاصی یافت سلطان که عاشق و دیوانه او
 بود در رویهای او را راست پنداشت تا امر او را بچیده بعد از آنکه امر او بدلی آمدند به خیزد از اندیشههای فاسد
 خضر خان بخند مست سلطان عرض کردند و بر طبق آن گویان گذارند فتنه فاکه نکرد سلطان طریق مکار به پیش
 گرفته اعراض کرد و ملک تهر و فرمود که بگوشش گذارند و حکومت چندیری از او تغییر کرده به پسر او دادند ملک تبلیغه بعد
 را فرمود تا بر زمین از درند و با گریه و تضرع و توبه متین ساخته و گویان را نیز سیاستها فرمود و امرای دیگر چون آن بکار

از سلطان دیدم که گشت به چندان کار و خرد و خروغان مشایده نکردند غرض نموده دم نمی زدند و از روی
 بجا که خود را در پناه خروغان می انداختند سبب چو بدگوهر از قوی کرد دست جهان بین که چون جوهرش
 را شکست به سر بر بزرگان بخوردان سپرد به بین تا سر انجام کیفر چه بود به سلطان از فتنه شوق و کثرت شهوت
 که خروغان داشت آنچنان مست و مدحوس گردانیده بود که هیچ بعد را و پی نبرد و متنبه نمی گشت سبب نقصا
 چون از گردن فرو داشت پر به هم زبیرگان گور گشته و کرد کسی را که با سفر جو شیده نیست به پرو چربین کار پوشیده
 نیست به چون خروغان مخالفان خود را ضعیف و منکوب دید و دانست که هیچ یک را یارای آن نیست که
 بد گوئی او نزد سلطان نماید که کرد و عذر حکم بسته نرم ملوکانه در دست و روزی در خلوت بعضی رسانید که چون
 سلطان از روی بنده نوازی مراجعت تسخیر ولایات سر لشکر کرده میفرستد مرا یک همراه من می باشد منجمیت
 و لشکر و قوم و قبیل ایشان از من بیشتر است بضرورت مرا متابعت ایشان باید کرد چون طائفه را با تو قوم قبیله
 من در کجرات بسیار اندا که فرمان شود من نیز قبیله خود را جمع ساخته صاحب استعلا و باشم سلطان التماس او را
 مبذول داشته خصمت طلب آن طائفه را از نانی داشت خروغان در اندک مدت خلقی کشید از طائفه مرا و
 جمع ساخته قوت و مکنت تمام سپید کرد و دور پی داغی نمود و بعد تر گشت به باد الدین دیر که از مردودان و مطرودان
 سلطان بود و بار خو و ساخت و منفان دیگر نه مانند سپر قزو و خاردیوسف صوفی و امثال ایشان را با خود و خلق گردانید
 و منتظر دست می بود و درین اثنا سلطان بجانب میسر سارده لشکار بر اند خروغان و برادران خواستند که سلطان
 در لشکار بگشاید سپر قزو و خاردیوسف صوفی مانع آمده گفتند بالفرض اگر سلطان را در لشکار کشیم احتمال آن دار
 که لشکار و قصد یافتند و ما را بگشاید آنست که چون سلطان در بالای هنر استون باشد و ما بجا همه وقت
 خلوت میسر است ناگاه و ناخیم و او را بگشیم و ما را از غرض طلبیده گردانگاه داریم اگر تابع ما شوند بهتر از ایشان را
 نیز بگشیم چون از لشکار مراجعت نمود باز بر بزم خود و شرب و عیش مشغول شد بتبیت بجزم دلی زبان طرف
 باز گشت که سوسی بزم گاه آمد از کوه و دشت و دلی غافل از کینه زدن کار که نخواهد شد آن چون سر انجام کار
 و خروغان در حصول مراتب گرم تر شده شی و خلوت بعضی رسانید که چون همه وقت در خدمت می باشم
 و شبها در تنیخانه میگذرانم بعضی از اقربتان من که با سیدم احم سلطان از کجرات آمده اند بداخته ملاقات من
 می آیند و در انان دو تنه ازینکند از آن که فرمان باشند این باعت را مانع نشوند سلطان فرمود که کلیدهای در را
 دو تنه را حواله خروغان کردند و گفت از تو و برادران تو اعتمادی نکریمت از منی اهتمام دو تنه را در عهد است
 خروغان کلید را با انتقال بر خود مبارک دانست که گوی بشارت میافتد و خود را کامیاب دید و سبب
 چو غیر و در آنچنان حال را به دلیل ظفر و دیان خال را به از آن خال فرخ دل خرمی و چو کوه نوی پادشاه

القصه چون درگاه سلطان بمصرف برادران درآمد بخواجست بیداک توپ توپ و فوج فوج بایراق
 و اسلحه شباروز در تیغانه خرم و خان جمع میشدند و وقت میطلبیدند رفته رفته آهنگی بر تمام مردم ظاهر شد که خرم و خان
 در چه کار است اما از فرط محبتی که سلطان ربا و بودیقین داشتند که اگر بعضی سلطان رسانند سلطان ایشانرا
 گرفته با و خواهد سپرد و او را غالب مطلق و خود را مغلوب محض میدیدند هیچکس دم نمیخواست زود روزی قاضی
 ضیاء الدین مختار طلب بقاضی خان که بوفور علم و عمل انصاف تمام داشت و در خطا و استناد سلطان بود از سر جان خود
 بر خاست و خیریت بلاد و عباد و کار خود و مقدم داشته بعضی رسانیدند که شام آخر در تنهون توپا و بد نظر بارو
 دشمن زبون توپا و دین جهان داور آفرینش پناه چندینا و توپا و اجناس گشته به ما که پرورده نعمت سلطان و پدر او تیم حسنت
 در فاهیت خلق را در وجود سلطان می شناسم اگر در گفتن کلمه حق تقصیر کنیم و ملائمه نایم بنفس خود و خلایق و بر حق سلطان
 این ستم کرده باشیم و اراده فاسد و خیال خام خرم و خان و کثرت برادران و اتفاق بعضی منافقان و هر شب اجتماع برادران
 خانه خرم و خان اعلام کرد و گفت که سلطان از انقضای این امر و اجابت چه اگر راست است پس سلطانرا خطب خود نمودن لازم
 و اگر دروغ باشد اعتماد بر خرم و خان و برادران او بیشتر شود و هر چند قاضی ازین عالم سخنان گفت فائده نکرد و سودمند
 نیامد ملک جواب درشت و انفاطنا ملائم بقاضی گفت و ما قبت و دید آنچه دیدی زبند بزرگان بناید گشت
 سخن را ورق در نشاید نوشت به که چون از سوده شود روزگار به بیاد آید پند آموزگار به بعد از رمانی که خرم و خان
 بنحمت سلطان رسید اینچاقاضی شنیده بود و نزد او نکر ساخت خرم و خان خدا را کار بکلف خود را در گریه آورده
 گفت از بسکه سلطان بمن عنایت و التفات می فرماید بزرگان درگاه را حصار در کار میشود و در خون من کوشند
 امروز و فردا است که ایشان بتمیمی غلبه بر من راست کرده و محلول خداوند عالم ساخته و مرا بکشتن داده اند و این واسطه
 ناز را بگریست که من خود را از ضرر کشتگان می شمارم گریه آن منافق در دل سلطان اثر کرد و سلطان بی اختیار او را
 در بغل گرفت و کهر هانموده بوسه چند بلب و رخساره او زده گفت اگر تمام اهل عالم یکجا شوند و در حق تو بدگویند من
 گوش بسخن نخواهم کرد که مرا هوای تو از عالم سستنه گردانیده هست و بگو مرا عالم بکار نمی آید بهیست سر سودای تو بگریز
 زهر ما زود به پرو داین سر سودای تو از سر نرو و چون پاره از شب گذشت و امرانیکه نوبت چوکی ایشان
 نبود برگشتند و قاضی ضیاء الدین که بهر وقت محافظت درگاه بعهده او بود از بام هزار ستون فرو آمد و انقضای احوال
 در واز با و شبانان میبود و خدمت سلطان غیر خرم و خان کسی نماند جمعی از برادران خرم و خان در بغل پنهان داشته
 در هزار ستون درآمدند و بهر حال عم خرم و خان بقاضی ضیاء الدین ملاقات نموده او را بسخن مشغول ساخته بیهوده پانرا
 بدست خود میداد قاضی را غفلت اجل در روبرو بود و در بنوقت جا برانام که اراده بقتل قاضی نموده بود از پهلوی او
 بضرر خرم و خان را بک ساخت قاضی فریاد برآورد و این مقدار بزرگان را ند که عذر معلوم شد و عذر بوزامروم بر خاست

چون خلعت بپوش سلطان رسید گفت که چه خوش است خسرو خان از پیش سلطان بدر رفته مراجعت نمود
و گفت اسپان طویل و آشفته به جنگ کرده اند و خیال باهر را که خال خسرو خان بود با جمعی متوجه قصر از ستون
شده ابراهیم واسحق را که محافظت در قصر عبیده ایشان بود قتل آورده رسیدند سلطان حقیقت حال مطلع شد
بر خاسته بجایاب حرم و دید خسرو خان از عقب رسید موسی سلطان را گرفته سلطان با و در تلاش آمده او را در زیر
خود گرفته بر سینه انداخت و برین محل باهر را رسید بدشته خوزیر پهلوی سلطان را شکافته بر زمین افکند و سران مظلوم
را از تن جدا کرده از ماموزان ستون زیر انداختند و ننگان خدار چون پیل هست به بران پلتن برکشادند
دست به زدندش یکی رخ پهلو گذار که خون بر زمین گشت چون لاله زار به چون خلعت سر سلطان را دیدند هر کس
بگوشه رفت و غوغا تسکین یافت و کینه از خسار دربار سلطان در انشب بقتل رسیدند چون برادران از کار سلطان پند
نبرد بول و جاهر با چندی از مغزوان دیگر متوجه حرم سلطان شده شاهزاده فرید خان و سنگو خان را که بران
سلطان علاء الدین بودند از مادران ایشان بستم جدا کرده کردن زدند و سر یواز حرم سلطان بر آورده دست
بشمارج دراز کردند و آنچه یافتند گرفتند سمیت شد آن تخت شاهی و آن دستگاه و زمانه بر بوش
چو بجایده گاه به بعد از زمانیکه کشتن شاهزادگان قانع شد بندگان عین الملک ملتانی و ملک وحید الدین قرشی
و ملک فقیر الدین چون که سلطان محمد قلی شاه عبارت از دست و پسران قره بیگ امرا را که انشب طلبیده
بود بر بام هزار ستون نگاه داشتند تا صبح از طاقه بر او و دیگر موافقان خسرو خان خلق کثیر در گرداو جمع شدند چون
روزشد اکابر و علمای شهر را یکجا ساخته حلیه خود خوانده بر تخت سلطنت جلوس نموده بساطان ناصر الدین خطاب
گشت و چندی از امرای نامدار که از مخالفت ایشان اندیشناک بود بحلیه و تدبیر بدست آورده بقتل رسانید
و خانان قاضی ضیاء الدین مقتول را بر بند بول داد و وزن قاضی گر خجسته بجات یافت و سلطان حسام الدین را بر
خود را بجانان و رند بول را رای رایان و پسر قره قمار اعظم الملک خطاب داد و از امر سلطان قطب الدین عین الملک
ملتانی حامل خان خطاب کرد ملک تاج الملک و وحید الدین قرشی را دیوان وزارت داده اشتغال ملک را به پسران
مقرر داشت و جاهر با قاتل سلطان قطب الدین را در در و جواهر گرفته با انواع عنایات سر بلند گردانید و حرهای
سلطان قطب الدین را در میان برادران تقسیم نموده زن سلطان را بطاع خود در آورد و غنیمت جماعت را بر و چون
در و ده چو میدر بر گردیدن چه بود به نام نهانی ترا دوست کیست به کبر آشکارت باید که کیست به چون
اکثر برادران هند بودند شمار مسلمانان منزلی نموده رسوم هندوان رونق در و داج تمام پیدا کرد و بیت پرستی و کثرت
ساجد شایع شد و خسرو خان بواسطه نالافت و لمانداری بر میان نمود و اکثر خزانان را و زار و ایشا خرج کرد چون شمار
ملک که از اسیر کبار سلطان علاء الدین و صاحب جمعیت قبیله دار بود و حکومت دیبال پور داشت ملک فخر الدین

چونکہ ظنت صدق غازی ملک شجاعت و جود و سخا آراستہ در سلک امر منظم بود و خسرو خان بدست آوردن این
 کس را اہم مہمات و انتہہ در فکر کار ایشان شد بنا بر این ملک فخر الدین جوہار کو منصب اخیر کی امتیاز داد و در
 قتلے او شد و حسن طلب غازی ملک سینہ و غازی ملک را کہ مرد دلیر صاحب حقیقت خدائرس بود و غیرت و در کار شد
 و در مقام انتقام خون ولی نعمت زاد با کہ مہمت بر میان جان بست و با ہماری اطراف و نواحی ناجہ و پیغام شہ
 بر آئین سال آن کا فرغمت سعی و کوشش نمودن گرفت درین اثنا ملک فخر الدین جوہار دہلی را دہلی را دہلی را دہلی را
 گرفتہ یلغار نمود و خسرو خان کو از خواب غفلت بیدار شد از دہلی زوال دولت اندوہناک گشت و سپہر قد قمار را
 کہ عارض مالک بود با دیگر امرای نامی بتعاقب ملک فخر الدین جوہار فرستاد و آنجا حمت ناقصہ سستی تعاقب
 کردہ برگشتہ و غازی ملک قبل ازین چند روز در قلعہ سستی و دیست سوار گذار شد و بدو حکم ساختہ و اندیشہ این و نمودہ
 بود ملک فخر الدین جوہار چند روز از سواران را ہمراہ گرفتہ بدیہا پور رسید پیران آمدن ملک فخر الدین خوشحالی کردہ طبل
 شادی زد و دو کہ انتقام را حکم ربیہ بہ ترتیب لشکر شغول شدہ ہمت بہرتیصال بر او ان گماشت خسرو خان برادر
 خود را کہ خان خانان نامیدہ بود و دور باش را و ندیوسف صوفی را صوفیخان خطاب کردہ با اکثر مردم اعتمادی فدا
 خود بہر غازی ملک نامزد فرمود و در خیال ملک بہرام کہ حکم اوچہ بود بہ ترتیب انتقام کا فرغمتان بالشکر آراستہ
 غازی ملک پیوست چون لشکر خسرو خان قریب رسید غازی ملک نیز استقبال اٹھانکندہ مخدول نمودہ بعد از حجاز
 و مقابلہ بفتح و فیروزی اختصاص یافت برادر خسرو خان ویوست خان نیجانیہ تنگ پامی بیرون بودہ بدہلی
 رفتند و تمام شتم و اسباب سلطنت بدست غازی ملک ازین دفعہ افتاد و امیدوار گشتہ ترتیب افواج نمودہ ہمت
 دفع و دفع آن برگشتہ روزگار متوجہ دہلی شد آن کا فرغمت نیز در بدلیل و کثرت رجال باقصی الغایت کوشش
 از شہر برآمدہ در صحرائی قریب حوض علای لشکر کاہ ساختہ لشکر ایزد و نیم سالہ از آئینہ مواجب داد و درینوقت
 عین الملک ملتانے کہ از اعظم امرائے او بود و در آن زمان بجا نب اجین و در ہارفت و این سبب زیو نے
 و شکستے خسرو خان شدہ اورا اسریمہ ساخت در نواحی ندینہ طائفہ حلال خوردن و نہرقہ حرام خوردن مقابلہ دست
 داد حق بر باطل غالب آمدہ شکست بر خسرو خان افتاد ملک تلپو ناگوری و سپہر قہ قمار کشا ایشان خطاب داشت
 و از ارکان دولت بید دولت بود و بقتل سیدند خسرو خان کمال تہور و مردانے بکار داشتہ تا آخر روز جنگ
 کردہ بہتر کجیت بغیر و علم و شہادت غازی ملک افتاد و خسرو خان از غایت و ہمت و سراسیمگی و تنہائے از
 ندینہ برگشتہ در خطیرہ ملک شادی کہ صاحب اول بود در آمدہ پنهان شد روز دیگر اورا گرفتہ بخندست غازی ملک
 آوردہ بقتل رسانید و زمانہ زبان حال اینغی را خسرو خان کا فر قہر تیر میکرد و درختی کہ پروردی آمد یار بہ بدید
 ہم اکنون برش در کنار بہ گرس بار خارست خود کشتہ و دیگر بر نیانست خود رستہ بہ اکابر و اصا غر شہ

باستقبال غازی ملک بشتا فقه تهتیت رسانیده میار کباوی فتح نمود و در و دیگر غازی ملک از مدینه سوار شده
در کوشک پسر ی فرو داد و با امر او ارکان دولت اکابر و بزرگواران نشست و تقدیم سلطان قطب الدین
پسران او داشت که میار کرد و تا سقا خور و بعد از آن با و از پلندران جمع گفت که من پرورده سلطان علاء الدین
قطب الدین ام و از جهت ادا می شکر نعمت ایشان شش هزاره انتقام کشیده ام نه جهت طمع ملک و جاه و کثرت
شمار که درین مجمع حاضرید اگر کسی از اولاد ایشان مانده است حاضر سازید ما او را بر تخت نشانیم و ما همه در پیش او کر
خدمت به بندیم و اگر کسی نماده هر که لائق تخت و شایسته بادشاهی میدانید من نیز اطاعت نمایم بزرگاسی که
دران مجلس بودند همه گفتند که از فرزندان این دو پادشاه کسی نماده و تکیست که شاد و برادر بخواند شسته و خود را سپرد
اهل هند را خسته حق بزرگ بر اهل هند ثابت کرد و اکنون که لیکار کردی و انتقام او لیای نعمت خود را از اعدای
ایشان گرفتی این حقیقت است و دیگر که بر خاص عوام ثابت کردی لائق و قابل او لا امری غیر از تو دیگر کسی
نیست این بگفتند و دست غازی ملک گرفته بر بالای تخت نشاند سلطان غیاث الدین تغلق شاه خطاب کرد
و جمعیت خاص عام منعقد شد در مخالف شکن شاه فیروز تخت و بغیر ورنالی بر آمد تخت و بغیر ورنه
دولت کامکار به نشاط و نو انگشت در روزگار به ذکر سلطان غیاث الدین تغلق شاه با آفتاب
امر و اعیان وقت در سنه شصین و سبعه در کوشک بنبر تخت سلطنت جلوس کرده ندای عدل و انصاف
در او و فتنها میدار شده باز در خواب رفت و کار جهان داری را رونق تازه پدید آمد و یکم صبح جهان بینی را
چنان سرانجام نمود که دیگر از ارباب عالم میر نشد برومند باد و پایون درخت و که در سایه او توان بر درخت
که از میوه آرایش خوان و دبد بدگر از سایه آسایش جان و دبد بد از بقیه احوال میال و نسل سلطان علاء الدین
و سلطان قطب الدین هر کس هر جا بود و فقرا و احوال محمود و بوظیفه او را در خوشدل ساخته جمیع را که در عقد زنی
سلطان قطب الدین با خروغان هلاستان بودند سیاست فرموده بیاسار ساند و امرای ملوک سلطان قطب الدین
نواز شها کرده در مواجب ایشان افزود و اقطاع ایشان مقرر داشت و انتقال سلطنت بر ایشان تقسیم نمود و
خواج غیاث و ملک نور را چندی و خواج حبیب بزرگ که دایم نزد پادشاهان سابق اعتبار داشتند بخواست و بمواجب انجام
سرفراز گردانیده خصصت شصتن و مجلس از انانی فرموده از قوانین خود ابراهیم سابق کرد و باب استقامت ملک انتظام
احوال خلق وضع کرده بودند از ایشان پرسید و متابع آن نمودی و از امری که باعث آزار و محنت خلق باشد احتراز کردی
و از هر که اندک اخلاص نماید کردی و او را بر وجه عالی رسانیدی و از هر که خدمت شایسته نمودی و بخدمت خیر و برکت
دور معالمت جهانداره اعتدالی را که از فرمودی و از افراط و تفریط اجتناب نمودی سلطان محمد که از آثار
فرمود دولت از انصاف او ظاهر بود و الوت خان خطاب کرده خبر داده پسند گردانید و شاهر و گان دیگر یکبار

بهرام خان و دوم را قطرخان و سیدوم را محمود خان و چهارم را نصرت خان خطاب فرمود و بهرام امیر را که برادر خود اند
 او بود و لشکر خان خطاب و اقطاع ملتان تمام بلاد سندباد و تغولیش فرمود و ملک اسد الدین برادر را و دودخو را
 باریک و ملک بهار الدین خواهرزاده را عارض ممالک گردانید و سامان در وجه اقطاع او مقدر داشت و ملک
 شادی را که برادر زاده دانا و دودو کار فرمای دیوان وزارت بهمداده اگر داند و پسر خوانده خود را تا آغا خان
 خطاب داده اقطاع نظیر آبا و عنایت فرمود و ملک برهان الدین بابر قلعنجان را در وزارت دودو و قاضی محمد الدین
 را صدر جهانی داد و قضاوی شهر دہلی قاضی معمار الدین حواله رفت و منابت عرض ممالک گجرات و سمرقند و ملک
 تاج الدین جعفر گردانید و اشغال دگر نیز فرخواست و بهر کس تقسیم شد و تا اشتقاق کاری در شخصی اقتباس نکردی
 آن کار حواله نمودی و مردم قابل را تسلیم نگذاشتی و تعیین خراج ممالک توسط راجعی داشته است و این
 سلطان نکردی کسی از جا گیر خود زیاده از آنچه با و مقدر شد بدینسان تعدی متصرف شدی متعرض گشته
 و استمرار نمودی و اگر کسی مبلغی بنام چشم مجری گرفتی و آنقدر چشم رسیدی معاتب شدی و حکم باز گشت آن
 فرمودی و زربار را که خسرو خان در حالت انتظار بر مردم ایثار کرده بود باز یافت نموده داخل خزانه ساخت
 و هر که در ادای این قسم زربار چال نمودی در شدت و تعذیب افتادی و اکثر اوقات خاص و عام را بچند
 طلب داشته بهر کسی بقدر استعداد و اشتقاق با انعام سرفراز ساختی و بهر گاه فتح نامه از جای رسیدی یا اگر
 یکی از شاهزادگان بوقوع آمدی و یا در خانه او پسر شدی جمله صدور و اکابر و علما و مشایخ و اُمرا را با نذران
 انعام دادی و از گوشه نشینان بهر گشتی و تفقد احوال نمودی و بهر کس از اهل ممالک خود پادشاهان و پاد
 حال شنیدی بتدارک آن پرداختی و بهر کس چنان فرخی شاه را گشت جفت پیچو گمانا رخندید چون کل کلفت
 در گنج بکشا و بهر گنج خواهد بود تو نگرش را گنج و گوهر سپاه و اولاد و اتباع و اخوان و ارکان دولت خود را
 در همراه طلبیده نظر بر احوال ایشان انداختی و اگر احتیاج و اضطرار در ایشان دیدی تلافی آن فرمودی و در حلیه
 سوار و دایع اسب تقبیت آن و استخوان درنگا داشتی چشم مطابق روش سلطان علاء الدین کار کرده
 و آنچه از خسرو خان چشم رسیده بود و یکساله در واجب ایشان وضع نمود و باقی را در دفتر فاضلات بنام ایشان
 نوشته در سنوات مستقبله بتدریج در واجب ایشان حساب نمودندی و بطول یافت و او در اوقات و اوقات
 که سلطان قطب الدین از روی سستی و غفلت میوقوع داده بود و از رسیدن حق مستحق رسانید و از برکت عدل و
 انصاف سلطان تغلق شاه در میان عالمیان سویت پدید آمد و نام تمدد و فی بر افتاد و ابواب درآمد بخول را
 آنچنان مسدود گردانید که در مدت سلطنت او بخول را از روی آمدن هندوستان بجا نماند و رسید و بهر کس
 عمارت رغبت تمام داشت عمارت قلعه تعلق آباد و دیگر بنا اقامه نمود و نمیکند از پسندیده اعتقاد بود و با

اولاً لمصلحة بقية تمام داشت بیشتر اوقات او صرف عبادات شدی و بقیام شریف مواظبت نقل و انتقال نمود
و دیگر در مسکرات نکستی و در منع شراب مبالغه فرمودی و از بسلو که که با اهل بیت و ملامان و چاکران قدیم و اتباع
خود در حالت ملکی مسنود و انحراف نورزید و در سینه جاری و عشرين و سبعه سلطان محمد را که خطاب الفغان
داشت با بعضی اصحاب قدیم خود و سایر اماره نامه از خاوندانک است بود الفغان با لشکر ابنوه و کسان عظمت
شکوه بجانب ارنگل حضرت فرمود چون بدیوگر رسید اماره را که در دیوگر بودند همراه گرفته کهج متواتر در ولایت
تلنگ در آمد و آن ولایت را نمیب و قاطع کرد و رای اندر دیوگر و دیگر رایان فوجی در حصار ارنگل متحصن شدند
الفغان حصار ارنگل را هرگز وارد و در میان گرفته لاسحقن سمرکوب و لقب استغفال نمود هر روز از طریق خلایق
کشته میشدند از خوجان لشکران الفغان غلبه نمودند و نزدیک رسانند که حصار فتح شود و رای اندر دیوگر و
سلطان محمد رسولان فرستاده مال و بیل و جوایز نفایس قبول کرده قرار داد که در سنوات آینده بیشتر بکیش
بدستوریکه سلطان علاء الدین میسر او میفرستاده باشد الفغان بصلح راضی نشد و در گرفتن حصار بیشتر
اهتمام نمود و فتح قلعه را قریب الوقوع ساخت چون قرار داد چنین بود که در رفته دوم تیر از دلی قاصدان
و اکاجوکی میسر سیدند و خبر سلاستی آوردند از اتفاق یک ماه شد که خبر رسید دیو بواسطه تانسی راه واکو که
برجافانده بود و بهی رشاء و شیخزاده و شقی که مایه تشنه و فساد بودند و فرزندان الفغان تقریب داشتند و آواره دروغ
در افغانه که سلطان غیاث الدین آخلاقشاه در دلی فوت کرد و تخت سلطنت را دیگری متصرف شد
از خبر ریشاشه تمام بحال اهل لشکر راه یافت در حال عبید رشاء و شیخزاده و شقی با ملک ترمو ملک تلگین ملک
ملا افغان و ملک کافور و وار خلوت کردند و با ایشان گفتند که الفغان شارا از اکابر بلوک سلطان
علاء الدین و شراب ملک خود میداند قرار داده است که هر چهار کس ایکه و دیگر و دیگران زندانیان باز اجتماع
این سخن مضطرب شدند و هر اسی عظیم در لشکر افتاد و هر کس سر خود گرفته رو بگریزند و الفغان نیز سرایه سید
معدودی چند از فاضان خود راه و دیوگر گرفت اهل حصار بیرون آمد و عقب لشکر غارت کردند و کس بسیار
از لشکران الفغان را قتل آوردند در انتباه احوال واک چوکی با اصطلاح آن مردم الاغ می گفتند از و سبط
رسیده فرمان آورد که سلطان غیاث الدین آخلاقشاه بصحت و سلامت بر سریر دلی تنگن ست الفغان
بسلامت در دیوگر رسیده لشکر مشرق شد و خود را جمع ساخت و آن هر چهار اماره که با اتفاق از لشکر
بیرون آمده بودند از ایکه که با افتاد و در حتم و خدمت از ایشان بکشت و اسباب و اسلحه ایشان بدست
زمینداران افتاد و ملک ترمو چاند کس در میان زمینداران رفته آنجا در گذشت و ملک تلگین حاکم او در راه
حاکم هندوان کشته دیو است و او را نزد الفغان فرستادند و ملک ملا افغان و عبید رشاء و شیخزاده

زندہ گرفته بخجست او در دیو گیر فرستادند الفخان ایشان را در دہلی بخجست پذیرفتاد و اولاد و اتباع ایشان را
 نیز در دہلی گرفته بودند سلطان غیاث الدین در میدان سری بازیار عام داده عبید شاعر و ارباب فقہ را زندہ برد
 فرمود و اولاد و اتباع ایشان را زیر پای پیل انداخت الفخان نیز بخجست بدرآمدہ ہزار شات خوشدل گشت بعد از
 چہار ماہ باز سلطان غیاث الدین الفخان را باستعداد تمام و لشکرهای گران نامزد و از کل کرد و اندینمیر تہ
 الفخان ہولایت تلنگ در آمد حصار پدید گرفتہ ضابطہ پدیدار بدست آورد و از انجا باز کل رفت و کل را
 محاصرہ نمودہ و از اندک مدت ہر دو حصار درونی و بیرونی را فتح کردہ رایان آن ولایت را با اولاد و اتباع گرفت
 و پیلان و اسباب و خزانہ ایشان بدست آوردہ و فتحنامہ بدہلے فرستاد و در دہلی و سری و خلق آباد
 آن فتحنامہ را بر منبر خواندند و قہا بستند و شاد ہا کردند رای لدر دیو را با پیلان و خزانہ بدست ملک بیدار
 کہ قدر خان خطاب داشت و خواجہ حاجی نائب عرض مالک بخجست سلطان تغلقشاہ فرستادہ و کل را
 سلطان پور نام نہاد و تمام ولایت تلنگ را در ضبط آوردہ و ملکران ولایت نصیب فرمود یکالہ خراج
 گرفتہ برسم سیر از انجا بجا بکل رفت و چیل و بنجر پیل گرفتہ فیلان را بخجست سلطان فرستاد بعد از آنکہ از کل و
 نوہمی آن فتح شد و سلطان غیاث الدین از ہر طرف کامیاب گشت بعضی از دولتماندان از ستم و تعدی
 و بدسلوکی حکام بنگالہ بعضی رسانیدہ سلطان را بر غنیمت آوردہ الفخان را از کل طلبیدہ بنیاب غنیمت
 در دہلی گذاشتہ خود بعضا مکرمنصورہ و استعداد تمام بجانب لکنوئی نہضت فرمود چون آواز شجاعت جلالت
 سلطان تغلقشاہ اطراف و جوانب را فرو گرفتہ بود و بجز دانکہ سایہ اجلال ہوا حاجی سرب انداخت سلطان
 ناصر الدین ضابطہ لکنوئی و دیگر رایان و زمینداران کہ در ان دیار تسلط داشتند استقبال نمودہ بملازمت
 شتافتند سلطان تا مار خان کہ پسر خواندہ او بود و حکومت طغر آباد داشت بالشکر گران پیش روان کرد
 و رفتہ تمام آذینار را ضبط نمود سلطان بہادر شاہ والی سنار کام را کہ دم استقلال بنیر و بنجر در کرون کردہ
 بخجست آورد و ہمہ فیلان آذینار را کہ بدست آوردہ بود فیلانہ سلطانے رسانید و غنیمت بسیار در نہضت
 بدست لشکر سلطان افتاد و سلطان تغلقشاہ سلطان ناصر الدین ضابطہ لکنوئی را کہ انقیاد و بیعت نمودہ
 چتر و دو باش ارزانی داشتہ باز بلکنوئی فرستاد و سنار کام در حیر ضبط درآمد و فتحنامہ لکنوئی در دہلی خواندند
 و قہا بستند و شاد ہا کردند سلطان مظفر و منصور بجانب دہلی مراجعت نمود و خود از شکر جدا شدہ دو منزل
 یکی ساختہ بطریق الیغار متوجہ گردید چون الفخان شنید کہ پدرا الیغار می آید فرمود تا قریب با فغان پور کہ سہ کردہ
 تغلق آباد دست در سہ روز قصری بنا نمودند کہ چون سلطان برس آنجا منزل فرمودہ شب بگذراند و مردمش
 استقبال نمودہ انجا ادراک ملازمت نمایند چون صبح شود در ساعت سہ را کویتہ بادشاہے و طنطنہ سلطنت

بشهر درآید چون سلطان بالفقر رسید و تغلق آبادشاد و همکار و ندو قبا بستند انغان بالوک و امرا و اکابر شهر متنبه
برآمد شرف ملازمت دریافت سلطان تغلق شاه بجایعت که با استقبال آمده بودند در آن قصر نشست و مانند
خاص کشیدند چون طعام برداشتن و مردم دانستند که سلطان بمرحمت سوار خواهد شد دستها نشسته
برآمدند سلطان بتقریب دست نشستن آنجا ماند در اثنا رخسار محقق خانه افتاد و سلطان در آن بجا رحمت
حق پیوست مدت سلطنت او چهار سال و چند ماه بود و در بعضی تواریخ مذکورست که چون قصر نو ساخته و تازه
بود و فیلانکه که سلطان از جنگاله همراه آورده بود دیگر در قصر و ایندند زمین گرد قصر و سقف فروخت برضائر
ارباب بصیرت پوشیده نباشد که از ساختن این قصر که پنج ضروری نبود پوی آن می آید که الت خان قصد
پدر نموده باشد نظام اینست که صاحب تارنج فیروزشاه به چون در عصر سلطان فیروز تصنیف نموده و سلطان
فیروز را نسبت بسطان محمد اعتقاد و مفرط بود و از ملاحظه او نموده و این فقه این معنی را مکرر از ثقات شنیده و موسر
که چون سلطان تغلق از خدمت شیخ نظام الدین اولیا برخیزد بود و شیخ پیغام نمود که چون من بدلی بر من شیخ از شهر
پدر و دو شیخ گفت هنوز دلی و درست و این لفظ در میان اهل هند مثل شده است سلطان محمد تغلق شیخ ارادت
و نهایت اعتقاد داشت و العلم عند الله در همین سال خدمت شیخ نظام الدین قدس سره و امیر خسرو از تنگنا
جسمانی به عالم روحانی انتقال کردند و ذکر سلطان محمد تغلق شاه خلف صدق و ولعبد
سلطان غیاث الدین تغلق بود اریس فوت پدر بر سر سلطنت تکی نمود و چهل روزها بجا بواسطه صلاح کار
مملکت و ترتیب امور جهانیا نه و اختیار رسامست توقف نمود بعد از آن در دولت خانه قدیم برسم نمود
بر تخت سلاطین مملکت جلوس نموده بسطان محمد شاه مغا طب گشت و در شهر کوس شادی کردند و قبا
بستند و بازار و کوچهها آراستند و در وقت درآمدن شهر نقد و تنگمای زر و نقره که بر جر سلطان محمد تار شد
در هیچ عصر نشده بودند سلطان محمد از عجایب مخلوقات و جامع اضداد و بوگاه خواستی که سکنه و اراقالیم
سبعه را سفر سازد و گاه بهمت بران گماشتی که جن و انس از دایره اطاعت او بیرون نباشد و گاه
تمنای آن کرد که سلطنت را بانبوت جمع ساخته احکام شرع و ملکی را از پیش خود نفاذ دهد و در اداس
صوم و صلوة و قیام و نوافل و مستحبات و اشتغال بوظائف و ادراک مال قیید داشتی و در اجتناب او مناسک
و مسکرات و سایر آنچه اسم معصیت بران اطلاق شود نهایت کوشش و سعی نمودی و در تهریاست و بختن خون
باحق و تشدید و تعذیب بند با خدا مبره بود که جهان را از خلق خدا خالی گردانید و سخاوت طبعی بهدی داشت که بگنا
بندل و اینار خراش را در ظرفه الدین خالی کردی و غنی و فقیر و بیگانه و آشنا در نظر بهمت او یکسان نمودی چون ن
بهادر سار کافی را ملک او داده و خصمت کرد و پنجره نقد در خزانه بود و یکبار در انعام او داد ملک غریبن را

بر سال صد که تنگ داری و قاضی غیرت قدر داد و در حواله یکس گنج و ملک بجز بد خدای الهیست و ملک
 و ملک عماد الدین را بهشت و ملک تنگ و سید عسکری را ملک تنگ و علی بن القیاس بنام او از لکنه کمر بندوی و از
 مراد ازین تنگ تنگ تنگ است که باده ارسیم داشت و بهشت تنگ سیاه برارست و از اخلاص و اهل شهر که بک
 ابو یوسف کردی با انواع رعایت و اقسام انعام و ایش قاضی و از خراسان و عراق و ماوراءالنهر و سائر اطراف عالم
 هر که را بخواهد بر گاه و آوروی انقدر انعام و احسان قاضی که تا آخر عمر او دل از احتیاج امین بودی و در آخر اختراع
 ضوابط و جویاندری و احصای رایش خود داشتی و انچنان فرست درست و حدس نیر داشت که در دنیا به
 نظیر محاسن و زرائع شخص حکم فرمودی و پیش از آنکه سخن تمام کند رمانی الضمیر او آگاه گشتی و در رسالت کلام
 و لطافت بیان و انشاء عبارات و اختراع مضامین ضرب الشبل بود و در نظم و ترنما سبقت تمام داشت
 و در علم تاریخ ماهر بود و معلوم حکمت و منقولات غیب نمودی و سعدی و عبید شاعر مولانا علم الدین که از علمای
 فلسفه بودند و بطاشر شریعت کاری نمیداشتند و صحبت او بودند و از کثرت مصاحبت ایشان و مهارت
 عقل ایشان در مناظر و تنگ گشته بود که حق منحصر در عقلیات است و از تعلیقات آنچه موافق عقلا بود قبول نمود
 و تعلیقات حرف را قبول نداشتی تا با نیاجال خلیفه عباسی را انچنان مطیع و معتقد بود که بی اجازت او شروع
 در کار با سیهان یابی عوام داشتی و در تنظیم و توفیر رسولان ایشان کمال مبالغه آوری و در جلوس المی
 پیاده رفتی و در سحر بلاد و ضبط غلک انقدر کوشش داشت که تجرات و مانده و دیوگیر و تلنگ و کنبه و دیو
 سمنه و معر و ترب و لکنوتی و ستکام و سنار کام و در اندک مدت انچنان مضبوط گشت که خراج و محلات حج و حج
 اکوالات مانند قضایات میان دو اب بدلی میرسد استقامت و ولایت و اعمال سجده رسیده بود که
 هیچ یک از مقدمات یا استمرار آن لواحق را قدرت آن بود که یکدم از مال دیوان بطریق انضایات و نگاه
 دارند و جمیع رایان و زمینداران ممالک که خدمت پسته دائم بدرگاه او حاضر میبودند و انقدر احوال را طر
 ممالک آمدن گرفت که با وجود او فراطیل و کثرت عطای پای سلطان محمد در خزانه کی ظاهر میشد
 جهان دار آن گنج و گوهر بی سیم و زر و دوا با هر کسی بیستندگان در خویش را به همان محشم رایش
 در ویش را به یک ره در آن گنج گوهر نیافت و بداد و دوش انتر خویش نیافت و از آب که سلیقه مخمر
 داشت بخواست احکام مجده که اختراع او باشد اصداث نماید و ضوابط جهانگیران سابق را که باندیشهای
 ضابط ضعیف کرده بودند مسوح گردانید و روز حکم خاص ضوابط جدید اختراع میکرد و فرمانهای نام محال و ولایت
 ممالک اصدا می فرست و تا حکام او را بنافذ رسانند و چون احکام او خلاف قرار داد سلاطین سلف و راه
 عقل میبود و موجب مخمر غام میشد و محال در اجرا می آمد و آن عاجز می آمدند و اگر بفرغام را در نظر آورد و در اجرا

آن توقف و اہمال می ورزید با انواع حقوقات گرفتار میشدند و اگر بتقاضی میرسانیدند عامۃ خلافت مستاصل
 می گشتند و قلمهای عظیم در کار مملکت راه میدیافت بجای آنکه بطبیعت تفصیل مذکور خواہد شد وضع نمود تا مردم
 عاجز آیند جمعی کبری استطاعت بودند خراب و نابود گشتند و بجا حتی کفی الجملہ قوت داشتند و از اطاعت
 گودانیدہ تبر و قرار دادند و چون سلطان محمد بن خود شتر مزاج بود قتل و طعنی و جلی او شده بود و در کشتن و سیاست
 نمودن توقف و تامل نمیکرد و بواسطہ آنکہ احکام او نفاذ نمی یافت عالم عالم را در تہ تیغ میکشید و عرصات را
 از خلق جدا خالی می ساخت تا کار بجای رسید کہ اکثر ممالک مضبوط از قبضہ تصرف او برآمد بلکہ در دہلی کہ تختگاه بود
 نیز ترمز و محصیان شتاع شد و درآمدن خراج از اطراف منقطع گشت و خزائن خالی ماند و ہندوستان او درین
 اعمال زین الدین مخلص الملک دیوست بقراط و ابو رجا و پسر قاضی گجرات بودند اینها دائم در اخذ و ہلاک
 بندہای خدا میکوشیدند از جملہ ضابطہ کج و اندیشہای ناصواب او یکی این بود کہ خراج تمام ولایت سیان
 دو آبرای کیہ بدہ قرار دادہ ارب چند برای این امر مید کرد و این امر باعث احتیصال برای او ترمز و ربا یا گردید
 و کارزار احت مظل ماند و اساک باران نیز با خیالت وقوع یافته تخط عظیم در دہلی افتاد چنانچہ اکثر خانہ
 براققا و جمعیہتا مختل شد و در کار بار و شاہی نزلزل تمام راہ یافت اندیشہ و گراین بود کہ دیوگیر را کہ وسطہ ممالک
 پنداشت تہ بود دولت آباد نام کردہ دارالملک خود ساز و از بیخمت دہلی را کہ رشک بغداد و دمشق بود و بران کردہ
 مستوطنان او را کہ آب و ہوا ی آنجا خور کردہ بودند حکم فرمود کہ باہل و عیال خود انتقال نمودہ بدیوگیر روند و خروج
 راہ و بہای خانہ بر یک را از خزائن داد و دیلغهای کلی صرف اینکار شد اکثر این مردم کہ روان شدند بدیوگیر رفتند
 رسید و جمعی کہ رسیدند آنجا نتوانستند بود و تغییر تبدیل کہ باحوال مردم راہ یافت باعث تفرقہ عظیم در کار ملک
 گردید و ارادہ دیگران بود کہ بچ مسکون را تمام در فقرت و آرد و چشم و خزائن او باین ارادہ و فانی نمود و بہت تحصیل
 مرام سکس پیدا کرد و فرمود تا مسلمانان زرو فقرہ در دار الضرب سکے زنند و فلوس مسابست و تہنگ زرو فقرہ
 رواج دهند و در خرید و فروخت معمول دارند ہندوان ممالک بملغہ از رس بدار الضرب می آوردند و سکے
 میزدند و لکھا و کروہا ہم میرسانیدند و امتدہ واسطہ می خریدند و با طراف میفرستادند و بکهای زرو فقرہ آنجا
 میفرودختند زگران ہر کس در خانہ خود سکے میزد و در بازار آورده می فروخت بعد چند گاہ این چنین شد کہ آنجا کار در
 جامای دور و رواج نماید و مردم آنجا سکهای مس سادہ می گرفتند و در جائیکہ ایچکم معمول بود می آوردند و سکھا
 ند و فقرہ خریدند فقرہ رفتہ سکے مس آنچنان کثرت بہم رساند کہ ناچار از درجا اعتبار افتاد و حکم سنگ و کلوخ پیدا کرد
 و سکے زرو فقرہ نسبت بسابق عزیز ترست و رسم خرید و فروخت از نظام بر افتاد و سکے ہر گاہ زک با سنج و ہر عیا
 بنرج مس آرندش از ہر دیار بہ سلطان محمد چون دید کہ ایچکم از پیش نبرد و از ہمدہ سیاست عامۃ خلافت منقون است

حکم فرمود که هر کس که مسل داشته باشد بخانه رساند و محض آن قدر قدیم یعنی تنگه زرو فقره بستانند بامید
اینکه مسل باین تقریب غرت بهم رساند و در داد و ستد رواجی پیدا کند و تنگه گاه در خائهای مردم حج شده بود
و معطل افتاده همه را بخانه آورده و محض آن تنگه گاه زرو فقره برود و مس هم چنان بروج ماند و خزانها تمام خا
شد و باین تقریب فتوح و عظیم در کار ملک را یافت و دیگر اندیشه باطل او آن بود که خراسان و عراق را بتیج نماید باین
تقریب خزانها صرف مردی که از آن دیار نزد او می آمدند تا لیت قلوب پیدا شده کرد و چشم بسیار نگاه داشت
و مقدار سه لکه و هفتاد هزار سوار را از خزانه مواجب تعیین نمود و در سال اول مواجب ایشان بوصول رسید و در دوم
سال فرصت آن نشد که این چشم را کار فرماید و تسخیر و ولایت تازه نماید تا علوفه چشم از آنجا برسد و ضمنت هم
بدست نیفتاد و تا باعث تسلی سپاهیان گردد و خزانهای دلی تمام در سال اول خرج شده بود بهر متفرق
شدند و استقامت از چشم بر افتاد و این فقره دیگر بود که در خراسان و ملک او راه یافت و یکی از اندیشه های فاسد
او این بود که خواست که به اجل را که مابین ممالک هند و دیار چین حاصل است ضبط نماید و باین تقریب امرای
نامدار و سر لشکر آن آزموده را با لشکرهای گران نافر و فرمود تا همه بدرود آن کوه درآمد و در گرفتن آن کمال سعی
بجا آرند چون لشکر تمام در کوه درآمد و هندوان کوه به اجل تنگها را مضبوط کرده راهها با رکشت لشکر را فرود گرفته اکثر
بقتل آوردند و غلبه بیکه بسلاست باز گشتند سلطان محمد بیامست رسانید چون روز بروز از سلطان محمد احکام
شاق و تکلیفات مالا یطاق بصدور می پیوست و مردم از تحمل آن عاجز می آمدند تا چار کار ملک از انظار ماییم
انقاد و بهر طرف فتنه ها متولد شد فتنه اول نجی بهرام امیر در ملتان بود چون سلطان محمد خبری او در دیو گیر شنید
بجعلیل هر چه تمام بدلی آمد و از آنجا لشکر ترتیب داد و بجانب ملتان روان شد و بهرام در مقابل آمد و در مقابل
بقتل رسید سمیت باولی نعمت ابرو آنی چند کوه سپهر که سرنگون آتی شد و سواران و سلطان آوردند
و فتنه او شست سلطان محمد خواست که مردم ملتان را بواسطه آنکه بهرام بدست موافقت ننموده بود و بدست
رساند شیخ الاسلام شیخ رکن الدین قدس سره الغریض شفاعت گنایان آنها نمود و سلطان قبول کرده
منظور منصور بدلی آمد و چون مردم اطراف که در دیو گیر بکشت ساکن بودند را گفت که گشتند و دیو گیر خراب برفت
ماند سلطان در دلی توقف فرموده بدیو گیر رفت و در همین ایام تمام ولایت میان دو آب از شدت طاعون
و کولایه خراب شد چنانچه اکثر خایا خرمها میسوختند و مواشی بدیو میروند و آواره می شد سلطان
فرمان داد تا هر کرایا بنده باشند و آن ولایت را تا راج کنند اعمال و ولایه آنجا بموجب فرمان خلق را می گشتند
و تا راج بنیو و در هر کس نهاده می ماند و در جنگ در می آمد و بهمان میشد سمیت بر بوم و ز کشور بیکبار رگ
ستود آمدند از دستم گمارد که بهر دین ایام سلطان برسم شکار در برن رفت و تمام ولایت برن تا راج

فرموده اهل آنرا علت تیغ گردانید و سرهای ایشان را فرمود تا در کنگره های حصار برین آویختند و گفتند و میگفتند که اگر ملک
 فخرالدین گفتندی بعد وفات بهرام خان بن قلع شاه در سبکگاه بلی و زبیده محمد قدر خانرا کشت و خزان
 گمنونی را خارت کرده گمنونی و سنار کام را متصرف شد و برین وقت سلطان بهبب حواله قنوج مشغول
 بود و از قنوج تا ولایت بهبه تاراج کرد و در عالم عالم را بقتل آورد و هنوز دست از منصب تاراج باز نداشت
 بود که خبر رسید که حسن پسر ابراهیم خلیفه دار در قنوج غایب شده و امر را بقتل آورد و از ولایت را متصرف گشت
 سلطان بشهر آمد و ابراهیم خلیفه دار و اقربای حسن را گرفته بقتل ساخت و لشکر بترتیب داده به جانب مجهر
 رخصت نمود چون بدیو گری رسید بر حال و امر او و مقلدان آنجا مطالبها سخت فرمود که اکثر ایشان از شدت
 سلطان با جان دادند و ولایت مرهت نیز خراجهای گران نهاد و محصلان نیز و تنگداشت و بعد از آن
 احمد ایازا را بدین فرستاد و خود بجنب تلنگ روان شد چون باز گشت رسید آنجا تا بود اکثر مردم مجهر
 اگر قنوج را از دست چند روز از امر لای نادر وفات یافتند سلطان محمد نیز مرخص شد و مقبول نائب
 وزیر ملک را آنجا گذاشته ولایت تلنگ بدو تفویض نمود و خود به جانب دیو گری مراجعت کرد چون
 بدیو گری رسید چند روز آنجا بمالجه خود مشغول شد و شهاب سلطان را الفرض خان خطاب کرده ولایت
 بدو حواله نمود و اقطاعات آن نواحی بصد لکنته که بمطالع با و داد دیو گری ولایت مرهت را بقتل خان
 تفویض نمود و خود بهبب مرخص بود که بجانب دیو مراجعت نمود و قبل ازین فرمان داده بود که مردم دیو
 هر کس که در دیو گری ساکن است اگر نخواهد بدیو آید و اگر دیو گری را خوش گشت آنجا باشد اکثر مردم از دیو گری به دیو
 سلطان برآمدند و جمعی ولایت مرهت را خوش کردند سلطان آنجا چند روز اقامت نموده از آنجا که روان شد
 تمام ولایت مالوه و قصبه که بر سمت راه دیو بود بواسطه خط خراب و پریشان دید با بجان که در راه
 بدیو که مشوب بود و هیچ نداشتند آثار آبادان بر طرف شده یافت چون بدین رسید بدیو احوال
 دید و با خیال خطا بر تبه شد که بسیاری از قله بفرقه درم یافت نیش اکثر مردم ملاک میشدند و مواسست
 از بطنی همیروند معشوقی چنان خطا شد که سالی اندر دشت که یاران فراموش کردند عشق به چنان
 آسمان بر زمین مشبخیل که لب ترک و نذر و تخیل به سلطان بنی از خرابی بصره با آبادان ولایت
 و اکثر زراعت توجه نمود و فرار از خزان مال میداد و بکار زراعت مشغول میشدست چون مردم ازین
 خرابی مضطرب بودند باره از انچه بعنوان تقاوس یافتند و در صورت ماکولات خود نمودند و بار دیگر بار
 زراعت صرف کردند اما بواسطه مساک باران که در آن ایام رویداد و مفید نیفتاد اکثر خلق بی سیاست
 گشته شد و برین اثنا شاه موافقان لوای مخالفت برافراخته بهبب و نائب لمان را بقتل رسانید و ملک بنوا و

عمده مقاطعه برینا مدباغی شد و چتر برگرفت و خود را سلطان علاء الدین خطاب کرد پیش از آنکه سلطان محمد بدفع او مقید شود عین الملک بابر ادران خویش بر سر آورفته و او دستگیر کرد و یوست کند سر او را بخد مت سلطان فرستاد و شیخزاده بطامی که خواهر سلطان محمد در خانه او بود نامزد کرده شد و سیاست جما غز که درین فتنه شریک نظام باین بود بجهت او شتر گشت و او آن فتنه را فرو نشاند فتنه دیگر شتاب سلطانی که نصرت خان خطاب داشت چون تمام ولایت بدر را بصد لکنکه مقاطعه گرفته بود و از عمده او متوانست بر آید را غی شد و جمعی بدست متحصن گشت قتلخان از دیوگیر نامزد او شد و او را دیگر از دیلی تیر لکوبک او تعین شدند قتلخان حصار پدیر را محاصره کرده بقول او را ز قلعه فرو آورد و به خدمت سلطان فرستاد آن فتنه تسکین یافت و هنوز یکماه از شیخزاده نگذشته بود که علی شاه خواهر زاد و نظرخان که امیر صده بود و از دیوگیر بجهت تحصیل بگلگیر گرفته بود چون آمد و در از اعمال خالی دید برادران خود را یکجا کرده بهرن ضباط گلگیر را بقدر گشت و اموال و غارت کرده در ولایت بدر رفت و نائب بدر را نیز گشته آن ولایت را در تصرف آورد و سلطان محمد قتلخان را بدفع او نامزد کرد و بعضی امر از دیلی چشمه و بابر نیز حکم شد که همراه قتلخان روند علی شاه استقبال قتلخان نموده جنگ کرد و بهریت یافت و در حصار بدر متحصن گشت قتلخان او را قتل دارد و برادران او را حصار بیرون آورد و در سر کرد و ارسه بخد مت سلطان فرستاد و سلطان محمد علی شاه برادران او را بغنمین فرستاد چون ایشان از غنمین باز آمدند سر دود را در او ریاست کرد و بابر از آن سلطان خواست که هم دیوگیر را تحالیه عین الملک نماید و قتلخان را از دیوگیر بطلبید و قبل ازین جمعی از نویسندگان دیلی که خیانت منسوب گشته بودند به کم سیاست و بباب ایشان رفته بودند و بیانه گرانی غله از دیلی برآمده در او ده و نظرخان با در فتنه خود را در حمایت عین الملک و برادران او انداخته بودند و سلطان ازین غنی در هم بود اما در اظهار آن مصلحت نمیداد و از انحراف مزاج سلطان عین الملک اطلاع یافته متوهم شده بود و درین لاکه هم دیوگیر جو الیه ایشان رفت و حکم شد که منع خیل و تیج بدیوگیر روند ازین غنی راحل بر کرد و خد سلطان نمود و در فکر کار خود شد عین الملک بموجب حکم سلطان لشکر و برادران خود را تراود و نظرخان با طلبیده هنوز لشکر او در راه بود که عین الملک شبی از سر کرد واری برآمده باش که خود ملحق شده بود که مخالفت برافروخت و برادران او با چاهانه ارسوا و تواجی سر کرد واری درآمده فیلمان و اسپان سلطان را که در صحرا می چیدند پیش انداخته باش که گاه خود میروند سلطان از روی سرسیکه لشکر سامانه و امر و به و برن و کول را طلب فرمود و احمد ابا بشکر دیلی خود را رسانید سلطان ترتیب اقواج نمود و بجانب قنوج در حرکت آمده در فو اسحه قنوج لشکر گاه ساخت عین الملک و برادران او نیز در مقابل لشکر کشیدند و به غریب دن زننده بیلان مست به گره در گلوی هزاران شکست پذیر یا پسر کنیز بر فراشته به محابا شده منبر فراسته

و از گذر بایگ کوکب گذارشته و محاربه نموده شکست یافتند و عین الملک گرفتار شده و هر دو برادر او کشته شدند
 و پاره او علت تیغ گشت و فقیه السیف در آب گنگ غرق شدند و جماعت که از گنگ برآمدند رمواسات
 بدست هندوان افتاده لقبی فتنه چون عین الملک را نزد سلطان آوردند فرمود که در ذات او هیچ شرارت
 نیست مردم او را برین داشته بود عین الملک را پس طلبید و دلاسانموده بجلت سرفراز ساخت و علمای
 بزرگ حواله کرد و پسران و سایر مردم و عیال او را بخشید و سلطان از بایگ کوکب بترنج رفت و سپهسالار سوار
 گرفته از قربت سلطان محمود غزنوی بفریاد کرد و بجا آوردن روضه بزرگ و فقرای که در آن حوالی بودند بملکنه
 کلی تصدیق نموده احمد ایا را به بروج فرستاد و اسرا را لکنوتی بگیرد و گرخیگان لشکر عین الملک را بگذارد که بکنوتی
 روند و مردم دیگر را که از دلی که بواسطه خطای از خوف سیاست سلطان در او ده و ظفر ابا و رفته ساکن شده اند
 با وطن ایشان فرستاد و نزد سلطان از بروج بدلی آمد و احمد ایا را نیز از مملکتی که خواله او شده بود خاطر جمع کرده بجهت
 رسیدن چون در خاطر سلطان ممکن شده بود که سلطنت بی اجازت خلیفه عباسی روا نیست و ارتکاب آن حرج است
 در مقام تیغ خلفای عباسی میبود تا آنکه شنید که در مصر خلیفه از آل عباسی بر سر خلافت ممکن است با اتفاق کمال الملک
 غائبان بهیست بآن خلیفه کردند و تا دوسه ماه بجانب خلیفه سو او عرض داشت مینمود و از هر باب سخنان می نوشت و در آن
 عرض داشت بهیست و اطاعت خود مذکور ساخت و در شهر فرمود تا نماز جمعه و عید موقوف دارند و بجای نام خود در که
 نام خلیفه فرمود تا در سه اربع و اربعین و سیمانه حاجی سید صحر از مصر بدلی آمد و از خلیفه منشور حکومت و نوازش
 و خلعت برای سلطان آورد و سلطان با جمیع امرا و علما و شایخ با استقبال رفت و چون نزدیک رسید پیاده شد
 و بر منشور خلیفه زرمشاکر کردند و در ادای نماز جمعه و عید او که موقوف بود و اجازت داد و خطبه بنام خلیفه خواند و اساس
 بادشاهان را که از خلفای عباسی اجازت نداشتند از خطبه دور کرد و در طراز اجازت یافت و شرفات عمارات
 فرمود که نام خلیفه نویسند و بعد از آمدن حاجی سید صحر سلطان عرض داشت نوشت و با گوهر نفیس که مثل آن در
 خزانه نبود و دیگر تحف و هدایا مصحوب حاجی رجب برقی بخودت خلیفه فرستاد و ملک کبیر نیز جاندار که غلام سلطان
 بود و در حسن اخلاق و اصابت رای و کثرت عبادت و شجاعت و جلالت نظیر خود نداشت و در خدمت سلطان
 از د مقرب تر بود و داخل پیشکش گردانیده در ملک خلیفه را آورد و عرض داشت مقتضی آن قرار ملک کبیر بخودت خلیفه
 از وی نویسانیده بدست حاجی رجب برقی فرستاده ملک قبول خلیفتی خطاب کرد و بعد از دو سال دیگر بار حاجی
 رجب برقی و شیخ الشیوخ مصری نزد سلطان آمدند و منشور نیابت و خلعت خاص لوامی امیر المومنین آوردند
 سلطان با تمام امرا و کابر استقبال نموده چون نزدیک رسید پیاده شد و منشور خلیفه را بر سر نهاده از دروازه تا
 درون کوشک آمد و امرا را فرمود تا بمنشور خلیفه سمیت نمودند و منشور خلیفه دایم پیش خود می نهاد و بنام خلیفه از مردم

بیعت میگرفت هر حکم و فرمان که از سلطان ابصار می انجامید از انجلیف نفس و عیاست و میگفت ای امیرالمؤمنین چنین حکم کرده
و چنان فرموده است شیخ الشیوخ منکر بعد از گاه خدمت کرد و انعام و اکرام و دیار بامیدل نمود مال و جام بسیار بر عزم خنکاری
درست شیخ الشیوخ بر آه کشی بخدمت خلیفه فرستاد و در مرتبه دیگر خلیفه مناسبت سلطان در بروج و کنایات سید و بر مرتبه نبات
نظیر و نیکویم بجا آورده تار و تار بر بقیه برسانید و چون مخدوم زاده بن ذفر سلطان آمد تا قصبه کشی کردی و نیست
استقبال نمود و ملک تنگ و یک پرنده و کوشک سیر و تمام محصول ملین اخل حصار و دیگر جزوا و با خوار با انعام او مقرب و
و هرگاه که مخدوم زاده بخدمت سلطان آمدی سلطان از تخت فرود آمدنی چند گام پیش رفتی و او را بسطوی خود خبر داد
و بادب تمام پیش از نشستی بن ازان که سلطان محمد شوق خلیفه عباسی حاصل کرد بجان خود مستحق سلطنت گشت از روی
استقلال تمام مجدداً در کار و لوازم امری شروع نمود باز در سرگرداری قرار گرفته کار با بادانی ملک بکینه راحت پیش گرفت
و دینباب طرخی چند اختر اع کرد و هر طریقی که دیاب از دیار راحت و خاطر او گذشتی آنرا اسلوبی نامید و دینباب
دیوان علمی و وضع شد که آنرا دیوان امیر کوی ولیکن ازان اسالیب بیکلام پیش رفتی و تخیله نژادی از جمله حکم کرد تا در دست
سی کرده و آنرا کشیدند و قرار یافت که بر یک درین مساحت واقعت اگر آنرا شروع است شروع شود و اگر بالفعل شروع باشد
از ادنی باعلی انتقال کند و قریب حد شفا رحمت اینکا فرسود گشت بعضی از گرسنگان که مضطرب و دینو بعضی دیگر که رعایت
حرف طبع نظر با قیامت کار نمی انداختند می آمدند و مشکل زراعتها می شدند و بملقبها کلی بعنوان تقاضای انعام می گرفتند و آنرا
بجواز ضروری خود صرف می نمودند و انتظار سیاست می کشیدند و در مدت و غنیمت و چند لک که از خزانه خرج این باشد اگر سلطان
مستحق زنده بازگشتی یک کسی از تصدیان و تنگدانان اینکار نکرده نگذاشتی که اگر دیگر سلطان محمود در سرگرداری پیش گرفته بود
نصب عمال و ولایه جدید و عزل تصدیان قدیم بود چون بعضی سلطان ساینده که ولایت مرهش و دیوگیر بواسطه تعدی
خیانت کارکنان قتلخان خراب شده و محصول آن ازده میکی سیده است سلطان بهت کرد و ولایت مرهش
قرار داد و چهار شش ساخت و چهار شش را که بر سر عماد الملک و مخلص الملک بوسمت نفیر و غر خوار باشند بقیه فرمود وزارت
دیوگیر بعمده عماد الملک منیر سلطانی و نیابت وزارت حواله داد و هر که تنگدل تقاضای اسلحه بها سلطنت شده بود و گردانید و
قتلخان را بابت از دیوگیر طلب فرمود و مردم دیوگیر از بر آمدن قتلخان و شکسته پریشان شدند چه که سیاست اطراف را
فر گرفته بود و مردم دیوگیر دخل حمایت قتلخان از سیاست محفوظ بود و دوا حسن سلوک را ضعیف مرده الحال میگذاشتند و
مولانا نظام الدین که در بروج میبود حکم شد که دیوگیر و دنانا نیکو عال دیوگیر با آنجا در مرتبه امور و اصلاح محالاً تجانی بدهد
او باشد و خراج تحصیل قتلخان که آنجا جمع شده بود و از خوف راه بدلی آوردن ممکن نبود فرمود که در دیار اگر قلعه حکمت و عبارت
از قلعه دولت آباد است نگارند بعد از آنکه قتلخان بدلی آید و غر خوار را که درارک بود بجا بوسمت مالوه فرستاد و در وقت شروع
او را و حیثیت چند فرمود و در شای آن حدایا گفت که میشنوم هر قلعه که در ولایت پیدا میشد باعث آن امیر جداگان آن ولایت

میسباند و ارباب فتنه را تقویت نموده مایه فساد میکرد و دیگر در برابر ایشان شورش فرستاده انگیزانی در مساحت فتح نمایی چون غریز خوار
ولایت دمار رسید و پرداخت امور آنجا مشغول شد و ملاحظه داشتند که شهادت و چند نفر از سرداران امیر صده را که در آن روز دلاوری
آن نمود که امیر صده بگجرات و کسج لایاقت موسوم شده انواع فتنه خوانندگی سخت در آن وقت امیر صده نیز با شاهی را می گفتند الفتنه
غریز خوار چون این واقعه را نوشته بخدمت سلطان فرستاد سلطان از خوش آمدن فرمان عنایت و خلعت خاص پامی او فرستاد
و ابرار فرمود تا هر کس تخمین نامه بغریز خوار نویسد و اسب خلعت برای او فرستند این غریز خوار چون کس که از اسافل و زکار بود
سلطان بقرب خود اختصاص داده مراتب ایشان از مراتب که از امر بلند گردانیده بودند چنانچه بنابر مطرب بجز ولایت بگجرات
سلطان و بدایون تفویض نموده بود و پس باغبان که سفله ترین مردم بودند دیوان وزارت بعد از او مقرر شدت و غیره و حرام و
طایع و ولد با باغبان و شیخ بابو و مانک جولا به بجزر بقرب خود ممتاز ساخت اشغال قطاع بزرگ حواله ایشان فرموده بود
مستقبل ام غلام احمد ایاز که در صورت موشی بهترین غلامان او بود وزارت بگجرات تفویض نمود و سلطان محمد خیال کرده بود که
بهرگاه مردم پست و زبون را اعتبار نماید ایشان خود را از خاک برداشته و بریت کرده پس آنرا جاده اخلاص میرون خواهند
نماندند و بود که هر گز سفله غیر طبیعت خود نتواند که در حق گذاری کار سلطنت از ایشان نیاید و این مضمون حقیقت شحون غافل
سنت سرانگساز را فراموشن به وزیر ایشان امید می داشتند به سرشته خویش که کم نیست به بحیب ندر و ن مار بر سر و چون عمل
ستیع غریز خوار با طراف و جوانب سید میرزا که امیر صده بود خود را گرد آور و منتظر وقت و فرصت میبود و این نشا ملک مقبل نائب بگجرات
را بخانه واسپان طویل سلطان که از بگجرات جمع کرده بود از راه دیو می برده بود می آمد امیر صده کان بگجرات اموالیکه همراه ملک مقبل بود طایع
که در طایع هتعه سوداگران که همراه او می آمدند نیز بغارت بردن ملک مقبل جمعیت با داده تها بنوا و رفت سلطان از استماع این خبر غضبش
از ده فتن گجرات نمود به چنانچه فتنان محروم شد که فتنه میر صده برده از آن مقبل نیست که سلطان از خود جت دفع ایشان نصحت
باید فرمود فاند و نگردد ضعیف بربی مولف تایخ فیروزشای نقل میکند که فتنان از دست من سلطان پیغام کرد که از دولت سلطان
مرا نقد رشک و استعداد هست که فتنه گین این فتن تو از من نمود سلطان از بغض خود حرکت کردن سبب تولد دیگر فتنه و حواط اطراف
بلاد و جاهد شد پس فی شاه اگر آفتابی کند بهر جا که فتنه خرابی کند سلطان از غرض او در بنیتا و فرمان داد تا استعداد و لشکر نماید
و ملک فیروز عمر زاده خود را بنیایست غنیت با ملک کبیر ایاز در دلی گذاشت و خود از دلی کوچ کرده لقبه سلطان پور که پاتره کرده
شهرت نزول فرمود اجتماع لشکر کبیر پور را بجا فرستاد غریز خوار سید که چون امیر صده و بده و برده فتنه گینچه اند و من با ایشان نزدیکتر
بودم شرم باز مرتب داده دفع ایشان و این شرم سلطان اندیشناک شد گفت غریز طریق جنگ نمیدانند و نیست که نشسته شود و شکار
آن خبر سید که چون غریز و بکر باغبان شرم دست و پا کم کرده از اسب پیفتاد باغبان او را قریب ترین احوال کشند سلطان از سلطان پور
روان شد ضعیف بربی گوید که سلطان از رفتن تو بگجرات بمن گفت که اگر چه مردم میگفتند باشند از کثرت سیاست سلطان حادث
میگردد من از سخن مردم بسیار فتنه ترک سیاست کردی ام بعد از آن فرمود که تو تایخ خوانده و دیده که سیاست سلاطین چه عمل

مناسب است بمعرفه سایندهم که در تاریخ گبری مذکور است که با و شاه را در هفت محل سیاست لازمست اول کسی که ازین حق برخوردار
 مستحق سیاست شود و مردم آنکه عداوتی نماند کند و مردم آنکه مردن دار و یازن شود و ازینا که چهارم آنکه با سلطان اندیشه غدر
 نماید و سرفراز نباشد و سیاست فتنه نماید ششم آنکه از عیال با مخالفان اهل بی بی موافقت کند و سایندهم خبر و اطلاع بدست فرمایند و سایندهم
 حکم سلطان را بخوار دارد و بوالی انقیاد نماید و بعد از آن فرمود که درین سیاست چند قسم سلطان حبث است اعرف سایندهم که ازین سیاست
 هفت گانه در سیاست حدیث دارد و هفت از آن قبول مسلم و زمانه محقر و چهارم سیاست اگر برای اصلاح ملک مخصوص سلاطین است
 سلطان فرمود که در اول از منته خلافتی راست کردار و گفتار بود و درین دگر کارانفسا و زمانه سیاست حدیث است اگر سیاست بدست
 بنی خلاف نماید و با سنی میا بن خیزد و مرا حیان کل غل نیز نیست که بحسب بنی عمل میا حکم ملک بدو احتیاج بخو نیز نیست و چون بگو آه کو
 سر حدیث است سیدکی از امر از زمانه و باغیان جنگ کرده اند پیش از که خیزد راه دیو که رفتند سلطان از آه کو بهیروج آمد و ملک قبول
 مانتیغ نیز ملک است از این بروج بتعاقب که خیزگان فرستاد ملک قبول بر کنار آب نریده آبسار کس سید و اکثر اکرشته دلا و دلتعاقب ایشان
 بدست آورد و بعضی که نریده بدر آمده فرو ماند و بخاطر که سالیه سولی رفتند و اندوختند ایشان را از راج کرده و خرابی سخت و شتر ایشان
 با تکیه بکجرات دفع شد و ملک قبول چند روز در کنار آب نریده توقف کرده اکثر میر صدگان بهیروج را نیز بهیروج حکم بقتل ساینده
 و قلیلیکه مانده بود و در باغیان آورد و گشته سلطان چند گاه در بهیروج اقامت فرموده اموال بهیروج و کنایات ساینده را در باغیان
 را که نیز مردم مانده بودند بقتل تمام حاصل کرده و در خزانة آرد و کسائی را که فی الحکده اخل فتنه بودند بقتل ساینده برین دیده که مجد الدین
 خطاب داشت و بر سر کن نایب میرا که از شریان روزگار بود و زندام فرمود که اهل فساد و آماج را بدست آورده سیاست
 رساینده بهیروج سکنه آندیکه را که از سیاست سلطان محمد شین بود و منصرف گشته سراسیمه شدند سلطان از پی ایشان امیر گریا
 بدو گیرش و دلا و نظام برادر و قتلخان فرمان نوشت که میرا با قصد و ارستند میر صدگان معز و آماج را بهیروج آیند و امیر بدرگاه
 فرستند و مولانا نظام میرا و پانصد سوار ساخته بآن دو امیر صدگان آماج را بهیروج آن دو امیر بدرگاه سلطان حسب حکم و در اختیار
 در منزل اول امیر صدگان سواران دیگر از هم و بر سرسی که داشتند باهم اتفاق نموده آن دو امیر را گشتند و مولانا نظام را بهیروج
 و کارکنان او که از جانب سلطان دیو گیرش بود و در گون زند و بر سر کن الدین فانی میرا را بهیروج پاره که در دوزخ خانه که در دوزخ بود بدست
 آورد و در ملک مخ برادر ملک الما افغان را بهیروج فرستادند و خزانة بر سوار و پانصد سوار و پانصد سوار و پانصد سوار و پانصد سوار و پانصد سوار
 که در دوزخ احوال انصار ملک مخ افغان امیر صدگان دیو و بر دوره همه در دیو گیرش و خلق آندیکه را بهیروج شوق گشتند سلطان
 چون اینچنین اندیشه بهیروج کوچ ستو آمد و دیو گیرش دلا فتنه مقابل سلطان آمده جنگ کردند و شکست خوردند و اکثر ایشان را گشتند
 و مخ افغان که سوار اهل بی بود با عوان انصار خود در قلعه دمارا که تحصن گشت و حسن کاگو و برادران مخ افغان که خیزه بجانب ملک
 رفتند و عوام و خواص دیو گیرش تاراج شدند سلطان محمد و الما سوار سلطان را بهیروج دیو گیرش که فرستاد و آنولایت بهیروج
 در آرد و میرا از فسادان که خیزه یا بقتل رسانند و اکثر متوطنان دیو گیرش را بهیروج سینه نو روز کون بجانب دیو گیرش

و خننامه نوشت که آن مختار را در دلی بالای سبخر خوانند و طبل شادی زدند و خود تبر تزیین حیات دیو کوهر و سربا
 مشغول شد و هنوز از مهمات آن ولایت پروا نداشت که خبر رسید که طغی حواخواه که غلام سلطان بود بصفت و لشکر کئی
 انصاف داشت و طغیان بر ناصیه خود نموده لای مخالفت بر فراخت و امیر صدکان و زمینداران گجرات را
 با خود متفق ساخته در نهر واد در آمد و ملک منظر را که نائب شیخ مغز الدین بود بقتل رسانید شیخ مغز الدین را با کارکنان
 دیگر گرفته مجوس ساخت و از آنجا بجمیعت تمام بکنبایت رفت و کنبایت را عارت کرده از آنجا بهروج رفت
 و بافضل قلعه بهروج را محاصره دارد چون سلطان انجیر مشینند خداوند را ده قوام الدین و ملک جوهر و شیخ برسان بلار
 و ظفر الجویون را با لشکر بیار در دیو گیر گذاشت تا بجهیل تمام بجانب بهروج روان شد و از ساکنان دیو گیر کس را ندید
 بود و همه را همراه بهروج رسید و بر کنار آب زنده نزل نمود طغی ترک بهروج داده بکنبایت رفت سلطان
 ملک یوسف بقرا با لشکر بیار را پی او تعین کرد ملک یوسف چون بکنبایت رسید طغی در مقابل آمده جنگ
 کرد و ملک یوسف بقرا با چندین از عارت در آن جنگ کشته شد و مردم شکر او گنجینه در بهروج نزد سلطان آیدند
 و شیخ مغز و کارکنان و دیگر را که طغی در حبس داشت بقتل رسانید سلطان در ساعت از آب زنده گذشت بکنبایت
 کنبایت روان شد طغی از کنبایت گنجینه با ساول رفت چون سلطان قریب رسید از ساول و نهر واد
 گنجینه سلطان بواسطه قوا تر باران یکماه در ساول توقف نمود و این اثنا خبر رسید که طغی با جمیعت خود از نهر واد
 بر سمت ساول رانده در کرمی فرو داده است سلطان در عین باران از ساول روان شده بکرمی آمد چون
 طغی و لشکر او دیدند که لشکر سلطان رسید همه شرب خمر نموده بر رسم خدایتان بر فوج خاص تاختند چون فیلمان از
 پیش بلوغ بودند نتوانستند کاری ساخت بصورت برگشته در میان درخان ابنوه که در آن نزدیک بود رانده
 و از آنجا بکنبایت نهر واد رفتند مقدار با فضل نفر از مقتنان که در عقب لشکر طغی بودند زنده بدست افتادند و بقتل
 رسیدند سلطان محمد بهر ملک یوسف بقرا خان را با لشکر بیار بتعاقب ایشان بجانب نهر واد فرستاد پس
 ملک یوسف چون بشهر درآمد در راه توقف کرد طغی اهل و عیال خود با غیاب و دیگر از نهر واد برادر و از آب آن
 گذشته بجانب کنت از ولایت که رفت و چند روز آنجا بود و بهت گنجینه سلطان بعد از سه روز نهر واد آمد و
 کنا حوض به سلسلنگ نعل نموده پروا نداشت ولایت گجرات مشغول شد و مقتدران و رعایای گجرات
 از نهر طرف می آمدند و پیشکش می آوردند و بخلعت و انعام نوازش می یافتند از سعی و اهتمام سلطان پرتیبا
 گجرات با صلاح آمد و چند کس از معارف لشکر طغی جاس شده در پناه رانه مندل سیر می کردند و در آمد بودند از مندل
 ایشانرا بکشت و سرهای ایشانرا بخدمت سلطان فرستاد هنوز سلطان تبر تزیین ولایت گجرات مشغول بود که
 خبر رسید که حسن کاکو و باغیان دیگر که پیش ازین از دیو گیر گسخت خورده متفرق شده بودند گلیا شده و حاکم ملک

سرتسلطان فی راکش تند و لشکر او متفرق گشت و خداوند زاده قوام الدین و ملک جوهر ظلیه الجیوش از دیو گریز بجا
و باراک رفتند و حسن کاکو در دیو گریز آمده و چتر برگرفت و بر تخت نشست و خود را سلطان علاء الدین خطاب
داو ستخان قلعه و باراکزیرا و ملحق شد و وقتی بزرگ قاتم گشت سلطان چون آنچنین شنید متحیر اندوخته
شده بعد از تامل وافی دانست که اینقدر قتل که از پی یکدیگر پیچیده و از کثرت سیاست ست چند روز و در هر روز
بودنی الحمله دست از سیاست باز کشید و چون سر نهی ختم گردید و در خشم گیری شوند از قوسیر
درشتی و نرسه بهم در بهشت و چورگ زن که جراح و مرهم نه ست و در وقت سلطان ملک فیروز از اطراف
و ملک غزنین و امیر قلیکده صدر جهان را با لشکر ایشان از دلی طلبید تا بر حسن کاکو فرستند و ایشان با
جمعیت بسیار بخدمت رسیدند و چون بتواتر خبر رسید که حسن کاکو جمعیت بی نهایت گرد آورده سلطان
فرستادن ایشان را موقوف داشت و قصد آن نمود که از هم گجرات و تنجیر کرنا ل که الآن بگونه گراشتن
دار و خطا جمع نموده خود بدفع حسن کاکو پردازد و بنا بر آن دو سال در گجرات گذرانده در سال اول بسراجم
ولایت و استعداد لشکر مشغول بود و دو سال دوم تنجیر قلعه چون که در حصار کرنا ل پرداخت کرنا ل را با قوا لج و رضیانه
آورده مقدمان و رایان آن نواحی همه اطاعت نموده بخدمت آمده و کنگار که راجه ولایت کج بود نیز بخدمت
سلطان رسید ضیاء برنی گوید که سلطان در بحال من گفت ملک من امراض متضاده بهم رسانیده اگر علاج یکی
سینا میم مرض دیگر غالب میگردد چون تو کتب تاریخ دیده و خوانده درین باب چه علاج بخاطر تو میرسد بفرمایند
که چنین دیده ام که اگر از سلاطین خلق متفرق میشدند و فتنها میخواست پس باید روی که شایان سلطنت باشد
بجای خود نشب کرده گوشه میگیرند و بعضی علاج آن مرض را ترک اعمالی که سبب تنفر عام شده باشد خود دینمودند
سلطان در جواب گفت مرا آنطور فرزندی و خلقی که قاتم مقام تواند شد نیست و ترک سیاست کردنی نه ام
هر چه شد نیست خواهد شد سلطان در گوئد که پانزده کوهی که نالست مرض گشت و پیش از آنکه در گوئد که
بواسطه آنکه ملک کبیر در دلی وفات یافت احمد ایاز و ملک قبول نائب وزیر مالک را بدلی فرستاد و خطا
زاده و خدمت زاده و معارف دیگر از دلی بکوندل طلب فرموده بود و چون بکوندل رسید همه آن مردم با حرما
و جمعیتهما رسیدند و در خدمت سلطان جمعیت بسیار گردا گرد گشت و از مرض صحت یافت
بعد از آنکه در دیالپور و ملتان و اجه و سولستان کشتهها بجانب تهته طلبید و از کوندل روان شده مکنات آب
رسید و با لشکر و قیلا ان آب گشته در کنار دیگر فرو آمد و درین ولایتون بهادر پنج هزار سوار مسلح که از
قبل امیر قزقن آمده بود بسلطان پیوست سلطان در باب لشکر و انواع مراسم و اقسام و الطاف مبنی و
داشت و آنجا بقصد استیصال طاغوت و موم و وطنی حراختار که در پناه ایشان آمده بود بجانب تهته نهضت فرمود

چون بسی کردی تهنه رسید روز فرهاشوره بود روز و داشت و بوقت افطار ماهی خورد و مرض تب که قبل ازین دست
عود کرد و با وجود آن در کشی نشست و یک چمتو تر بچهارده کردی تهنه نزول کرد و از غلبه مرض آنجا توقف نمود و روز
بروز مرض غالب میشد تا آنکه در بخت و یک ماه محرم سنه شصتی و سی و سه در گذشت مدت سلطنت او سی و سه
سال بود و این تهنه را ضیاء برنی در تاسیخ خود نوشته نظم مایه زهرست شرب عالم را به میوه زهرست تخم آدم
ای حریف عدم قدم در نه کم زن این عالم کم از کم را به صبح کوشه مید و مادر خواب و بانگ زن خفنگان کم
بان که فرس صبا بگشودند و در نور و این بساط خرم را به رستخیزت خیز و باز شکاف بدستق ایوان طاق طاق
شده محمد خفقت در دل خاک نیلگون کن لباس ماتم را به بس بدست خروش و ترن و دهر چاکن این لباس علم
ذکر سلطان فیروز شاه او برادرزاده سلطان غیاث الدین تغلق شاهست چون سلطان محمد
تغلق شاه را در لشکر سیستان بیماری با ستدا کشیده و وقت ارتحال رسید ملک فیروز نائب که عمر او ده
سلطان بود و سلطان را در باب او نظر استحقاق در ولایت عهدی بود و در تدوی و معا لجه سلطان حق گذار
بجا آورده و اینجا شفقت و غماست سلطان یکی دینار شد چون سلطان حال خود را بر نشان دید و او را
بویسمه و وصیت نموده فرمود که سمیت تو سر سبز باشی بشاه منبتی به که من کوه هم سر سبز بالین تویی به چون در لواحی
تهنه رحلت کرد بر هم خوردی بیرون از تقریر درش گرفتار و ملک فیروز باریک صلاح در آن دید که اول التون
بها در را با آن سه هزار سوار مغول که امیر فرغن بود که ملک سلطان محمد فرستاده بود و بطاعت جیل از لشکر جدا ساز و تا
از شتر آنها ایمن شود پس فرار و حال میران نامدار و سائر سواران انعام و خلعت و جامه عطا کرده خصصت مراجعت
بلک خود داده فرمود تا فی الحال با مردم خود از لشکر جدا شده بود و دینار منزل گرفته و دوران حال که در روز
از رحلت سلطان گذشته بود مردم لشکر از مهول و غارت و دست انداز چیران و سر اسیمه بودند و فرار گین که او را
بر می شیزین که پر در ده سلطان محمد بود و کفران لغت و زریده با مغولان اتفاق نموده تمام آنها را بران داشت که
که در وقت کوچ کردن که لشکر بی سر دین بی تو زک روان خواهد شد دست لغات را کرده و تاراج و اسیر کنند
و آن روز بسیاری از اموال و عیال مردم لغات مغولان و فسادت رفت مردم لشکر آن روز را بهراس و بیم مبتل
گذرانند و فر دیگر با جیاط تمام ترتیب افواج نموده کوچ کردند درین روز نیز مغولان و مفسدان تهنه تر کناری سید
تا لشکر کینا را ب رسیده منزل کرد و چون روزه شبان و در معرض تلف و هلاکت بود و محمد و هم زاده عباس
و شیخ نصیر الدین محمد و دهی مشهور پیر غوی که خلیفه شیخ نظام الدین اولیاست و علمای مشایخ و ملوک و امرای جمیع
ملک فیروز باریک را استعدای جلوس بر تخت نمودند زمین بوس و او ندیکه سپاه و کشاه آورد و پا دولت بجا
کجا از بند پاسه ما سر نیم به فرمان او بر سر فرستیم که گرا و آب و آتش کند جاسه ما بجا که در فرمان او را سه ما

و ملک فیروز با اهل اسفرجین و غنیمت زیارت حرمین شریفین نموده و در مقام معذرت شد و آخر التماس کا بجا آمد
 بتایج بست چهارم شهر محرم سنه اثنی و عشرين و سبعه بر تخت بادشاهی جلوس فرمود و چند هزار آدمی که در
 بندهستان افتاده بودند باز خرید و در رسوم تبرت و تبرک سوار شده که هر طریقی که سوار مغول و غیر آن
 بجهت دست انداز و دمی آمد بکشتیگر میشد و کشته میشد چندی از سرداران مغول گرفتار شدند و در محبت
 مغول و مفسدان همه بر طرف گشت سه ماهی خیر بپایان ما و چوبال کشا و بدترین پیرس بکن چند و نحو
 بازی همچنان نساخت چهار ماهی دولت او که از طبیعت اخلاص و درخت ناسازس بود و در مرقط و طاق
 هم در اول جلوس سلطان فیروز شاه مرهون مراحم بادشاهی شدند و بعد از آن بکونج سواتر سوستان
 رسیده ملوک و مشایخ و کشکدازان با نام اسپ و خلعت و شمشیر و کمر نواخت و همچنین سکنه سوستان را
 با انعامات و ادارات اختصاص داده و متوجه هند شدند و در راه بهر شهر و موضع که میرید مردم شهر و دیار را با انعام
 و ادارات و خوشنمایی ساخت سه بسجید را با بیست گد کشا و از خزینہ در بستگی بدینی کرد و گدش از آن گنج
 زکوهر کشی که از بدین گنج بد در آثار راه خیر خلافت ملک احمد ایا که مخاطب بخواجه جهان و از تقریران سلطان
 محمد شاه بود و سلطان اورا بنیابت غیبت در دلی گذاشته بود رسید که طغی جمول القیاب را بر سر سلطان محمد
 گفته ببادشاهی بر داشته سلطان غیاث محمود شاه خطاب کرده خود را وکیل مطلق ساخته است سلطان
 این حرکات شنیعه او را برحق و حرافت او حمل نموده فرمان عفو بنام او صادر شده بسنجان حمایت نیز
 ولالت کرد و بعد از آنکه ملک سعید الدین شهنشاه پهل فرمان با و رسانید تکرار سعید جلالت و ملک دیلان
 و مولانا نجم الدین رازی و داد و دولا بازاده خود را بر سالت فرستاده پیغام داد که هنوز سلطنت در خاندان سلطان
 محمد هست مثانیست را قبول نموده با استقلال تمام با امور ملکی پردازند و از امر ابر که خواهند باشا باشد بعد از
 رسیدن رسولان سلطان محمد محضری ساخت و شیخ نصیر الدین محمد اودی و مولانا کمال الدین اودی و مولانا
 کمال الدین سامان و مولانا شمس الدین باخوری و دیگر اکابر و علمای حاضر کرده جمیع حال در میان نهاد و گفت
 که در نیاب رای شما چه میکنند و از وی شروع ما را چه باید کرد مولانا کمال الدین گفت هر که اول شروع در سلطنت
 کرده اولی ترست سلطان رسولان احمد ایا را نگاه داشت و داد و دولا بازاده او را که از جمله رسولان بود پیش او
 فرستاد و سخنان نصیحت آینه برایت فرمود و بعد از رسیدن او و چون احمد ایا را داشت که کار از پیش نخواهد رفت
 و دید که اگر امر با استقبال رفته باش که سلطان پیوسته بخصیص ملک توی حاجب و ملک حسن ملتان
 و اشغال آنکه موافقت و اتفاق تمام با احمد ایا نهوده بودند و زمانی وافر گرفته و بعد ازین وقت خبر کشتن ظفر خان
 که طغیان نموده بکرات رفته بود و رسید و از هر طرف آثار و اقبال سلطان فیروز ظاهر شدن گرفت احمد ایا

از روی اضطرار و بجز اراده ملازمت نموده اشرف الملک و ملک حاجی و ملک حسین امیر میرانزاجت درخواست
تقصیر خود پیش سلطان فرستاد و سلطان قلم غفور بر جراتم او کشیده تجویز آمدن او نمود و احمد ایاز را بنا بایمان خود
سرمای مخلوق برهنه کرده دوستانه با در گردن انداخته و در نواحی بانسی ملازمت رسیدند سلطان فرمود که ایاز
را باکو توالت بانسی سازند و ملک خطاب را تبرهنه بزند و شیخ زاد بسطامی را اخراج نمایند و زمان زمان
موافقی مضمون این قطعه انشامیکو قطعه مخالفان تراهر یک به موجب دگر زمانه در قن آخر الزمان افگند
یکی بمرو و یکی را فلک سخن نو به کلو بریده یک را اخاتمان افگند و در دوم ماه حبس شده انشی و حسین و سیمایه
سلطان فیروز شاه در دلی با استقلال تمام بر اورنگ سلطنت جلوه فرمود و بعد از احسان در داد و خواص و عوام
و کافه انام جمعیات خود رسیده رفاهیت تمام در رعایا و معلوم بر ایاز که و میر پادشاه مخالف شکن شاه
فیروز بخت بد بغیر و زقالی بر انداخت و در زیر و زمی دولت کامکار پادشاه نو انگشت در روزگار بد بتاریخ
پنجم ماه صفر سه نیک و حسین و سیمایه سلطان بطریق سیر و شکار بجانب کوه بهر و حرکت کرد و اکثر زمینداران
آه و دلازمت رسیده حلقه بندی در گوش و پاشنه بر دوش گرفتند چه بر توست که اقبال در جهان
افگند و به غفلت است که دولت در آسمان افگند و به غبار موکب شایسته بانسی میشت که کوه
امن و امان در شام جان افگند و در روز و شب به سوم جمادی الاول سه نیک و شاهزاده محمد خان در قن
متولد شد سلطان فیروز شاه چشمتناخته خلافت را با انعام و الطاف بهر و در گردانید و در سه اربع و پنجم
و سیمایه در کلا نورو دامن کوه آن نواحی شکار کرده مراجعت نمود و در حین مراجعت عمارات عالی کنایاب
سرسبی بنا فرموده و شیخ صدر الدین ولد شیخ بهاء الدین زکریا را خطاب شیخ الاسلامی داده ملک شال
که نائب وزیر بود و خطاب خاجه بانی ممتاز ساخته و در بر ملک گردانید و خداوند را داده قوام الدین را خطاب
خداوند خانی و عهده و کیلدری بقولین فرموده و ملک آتار ناما خانی یافت و ملک شرف نائب کیلدر
و سیف الملک را شکار یک و خداوند را داده عماد الملک سلاحترا گشت و عین الملک مستوفی مشرف دیوان
شد و ملک حسین امیر میران منصب استیفاء کل یافت و هم در سه شوال سه نیک و حسین و سیمایه خاجه
اختیار عام داده و در سه گداشت و خداوند شکاری گران غریمت لکنونی نمود و تا دفع ظلم الیاس حاجی که خود را
شمس الدین نامیده نامده را آبا و ان ساخته تا بجد بنارس خل نموده و بنامید و فی کز نزدیک گور کپور رسید و بننگ
مقدم گور که پور بخت آمده و پیشکشهای لائق و در بجز فیل گردانیده و در سراجم سلطانیه شد و در ایست
کنیزم حراج چند سال گرد و در ملازمت روان شد و الیاس حاجی از بند و برانده و رقت که از کز
حکمران ملکها بکار است و در آمد سلطان در سیمایه و بیج الاول با کدال رسید و بهر و در جنت عظیم شمشیر

شهر مذکور لشکر سلطان از شهر جداست ده بکنار آب گنگ فرو داد و در پنجم ماه ربیع الآخر الیاس حاجی
 باز بقصد جنگ از حصار برآمد حرکت المذبحی نموده گنجینه در قلعه درآمد چهل و چهار زنجیر فیل با تیر و علم و اسباب
 و حتم و دست آمد و پیاده یکارشته شد سلطان روز دوم مقام کرد و فرمان داد که اسیران بلاد لکنونی را بگردان
 در روز یکست و بیستم ماه ربیع الآخر بواسطه غلبه بر سائیل صلح ساخته مراجعت فرمود و در گذرانگاه پیر از آب گنگ
 دود و از دهم ماه استبان بدلی رسید و بنا بر شهر فیر و زاباد که در کنار آب جو نشست نمود و در سینه شصت و پن
 و سیمانه جانب دیبا پور شکار کرده چوبی از آب بستل کشیده تا جگر که چل و دشت کرده بایستد رسانید
 و سال دوم نهری از آب جون از حواله مندرگه و سر سوکشید و هفت شهر دیگر با جمع کرده بهانسی رسانید
 و از انجا بر الیس برود در انجا قلعه بنا فرموده حصار فیر و زه نام کرد و پیش کو تشک حصن و سبع کافته ازان خو
 پر آب ساخت و نهر دیگر از آب لکه جدا کرده از پای حصار سرستی گذرانیده با نهری گره رسانید و در میان
 حصار می ساخته فیر و زاباد نام کرد و نهری دیگر از آب بدلی جدا کرده بخوش مذکور رسانید از انجا پست برود
 و در ماه دهم چوبی مذکور و زنجیر فیل مشهور با فتح خلیفه متضمن نفوذیض ملک هند و سید و سلطان
 سبب خوشحالی و مسامات و افتخار گردید و هم در سینه مذکور الیاس حاجی میبستکهای لاتی فرستاده و در
 عنایات خسروان گشت تمامی بلاد هند در تصرف سلطان بود الا لکنونی و دکن که بعد از فوت سلطان محمد
 لکنونی را سلطان شمس الدین الیاس حاجی تصرف شد و پس کا مل و اکل دکن است و بر و پیش صلح شده بود و در سینه
 شان و پنجاه و سی و هفت خان فارسی از شکار گاو باد و زنجیر فیل بدرگاه پیوست و بعنایت ممتاز گشته
 نائب وزیر گشت و در پنج گشته و پنجاه و سی و هفت سانه نر میست فرمود و در اثنای شکار زنجیر رسید
 فوج مغول که خواجی لاهور آمده بود جنگ با کرده برگشت و سلطان بجانب دلی مراجعت نمود و در اجنه
 پس مذکور تاج الدین با مرای دیگر بطریق رسالت از لکنونی به سید و پیشکشی نفیس گذرانیده بعنایت
 مستار گشت سلطان ملک سیف الدین شهنشاه قبل را با اسبایان تازی و تبرک و تحت و دیگر همراه ملک تاج الدین
 به سلطان شمس الدین فرستاد و در بهار رسید که سلطان شمس الدین وفات یافت و سلطان سلک شد
 پس از وقایع تمام گشت ملک سیف الدین عرض داشت سلطان نوشته اختیار کرد جواب شد و حق نواس
 که سلطان شمس الدین ارسال یافته بود و پس فرستاد و اسبایان را با شکر بهار بدو رسولان را کرده و پس از
 بعد ازل در سینه پنجاه و سی و هفت سلطان تاج الدین لکنونی به سید و پیشکشی نفیس گذرانیده بعنایت
 گداشت و تا مار حار از سر حد غریز تا ملتان مقدار ساخت و در بهار رسید و پس از آن در طرف پور مقام کرد
 و در وزیر گشت تیغ سلطانی را که از لاج کرده بود و در طرفیه مصر خلعت آید و با عظم الملک خطاب یافت و سید

همراه رسولان لکنوئی پیش سلطان سکندر فرستادند سلطان سکندر پنج زنجیر فیصل تحت ولفانس و دیگر محبوب
 سید رسول بدین فرستاد و از رسیدن سید رسول عالم خان برسم رسالت از لکنوئی آمد و سلطان بجانب
 لکنوئی روان شد و در شاه راه شاهزاده فتح خان اسباب ملک مثل خیر و درویش و فیصل و حیمه سرخ عنایت کرد
 فرمود که سکه بنام او زدند و اصحاب شغل عقین شدند و وقتی که سلطان ببند و رسید سلطان سبکت نژاد
 خدا را که الهه شهنشاه و سلطان فیروز در آن فوادی تبرول فرموده در محاصره ایستام نمود و بعد از چند روز که سلطان
 سکندر را مان خواسته فیصل مال قبول کرد که هر سال نظری پیشکش میفرستاده باشد و بر سر ماه و جای اولاد
 مذکور سلطان مراجعت نمود و در بند و هفت زنجیر فیصل تحت ولفانس و دیگر از سلطان سکندر پیشکش کرد
 بعد از آنکه چون پور رسید بنیاد برسات شد و برسات را بهماجا گذرانیده در ماه و پنج سکه مذکور از راه بهنا
 براه جاجیک که در اقصای ولایت کره کشیده بوده است توجه فرمود و چون بکره کشید رسید ملک قطب الدین ابو
 ظفر خان در کوار و دگر داشته جبریده مسارعت نمود و چون بکره رسید راسی بنارس را به شکوه و کرم
 دختر او بدست افتاد و سلطان او را دختر خوانده محافظت نمود و او را خان که از لکنوئی کرخیه بقلعه تهنور راند
 بود و در شاه راه ملازمت نموده بر محبت بیکان ممتاز و سر بلند گشت و چون از آب هماندری گذشته
 بشهر بنارسی که مسکن با و اسی راسی جاجیک بود رسیدند راسی مذکور کرخیه بجانب تلنگ رفت سلطان
 بتعاقب پیروخته بشکار مشغول شد و در اثناء آن راسی مذکور نیز کسان فرستاده صلح خواست و سی و سه
 زنجیر فیصل با تحت ولفانس و دیگر ارسال نمود و سلطان از اینجا برگشته بقصد شکار فیصل پیدناوتی که مرغزار فیصل
 آمد و سی و سه زنجیر فیصل زنده گرفته و در فیصل را کشند و در بنیاب ملک ضیاء الملک با محمی گفته شاه
 که بحق دولت پاینده گرفت به اطاعت همان چو مهر پانده گرفت به از بهر شکار فیصل و به جاجیک آمد و در
 بکشت و سی و سه زنده گرفت و و از اینجا کوچ متواتر بکره رسید در راه رجب سنده اش و سبعین سبکت
 بدست در آمد و بعد از چند گاه بجانب نهر که او را اسلیمه گویند سواری فرمود و نهر مذکور محسوسیت بر و جوی
 بزرگ که همیشه جاریست و میان آن نهر شده بلند واقع است سلطان فرمود که اینجا بهر اسل و جمع ساخته
 بکندن آن جوی مشغول شدند و میان این پشته عظیم استخوانهای فیصل و آدمیان ظاهر شد که استخوان
 آدمی سه گز و دو باره سنگ شده و باره دیگر نیز استخوان بود و در همین اثنا سمر که در اصل داخل سامانه بود
 جدا ساخته تا ده گز و سی داخل شهر مذکور انداخته و از ملک ضیاء الملک شمس الدین البرجاء نمود و اینجا حصار
 بر آورده فیروز پور نام نهاد و از اینجا بجانب نگر کوٹ توجه فرمود و چون بداسن کوه رسید و برت آوردند سلطان
 فرمود که وقتی سلطان محمد شاه مرحوم که خداوند من بود اینجا رسید و شربت برت جهت او آوردند چون من حاضر

بنو دم سلطان اران شربت سیل نگر و فرمود که چند نیک و شتر بار نبات که هر بار بود شترت هفت ساخته بیا و سلطان
 محمد شاه بنام که تقسیم کردند و در آن مکر کوشت بعد از محاصره و مجادله با فرزندان خود بخدمت سلطان استنافت خاشاک
 عبودیت برودن گرفت و سلطان او را نوازش کرده مگر کوشت را بنام سلطان محمد مرحوم بجا بیا و موسوم گردانید
 و در آن وقت بعرض سلطان رسانید که دقتی که سکندر ذوالقهرین با بنجار رسیده بود و مردم اینجا صورت نوشتا به را
 ساخته و روانه داشته اند و حالامعروف مردم این دیار شده است و یکبار در سید کتک اب را به سلف درین بنجاء
 که بجا لاکمی هشتاد و دو و سلطان علمای آن طائفه را طلب فرمود و بعضی از ان کتب را ترجمه فرمود و از جمله کتب
 خالد رخانی که از ستغری حضرت بود و کتابی در حکمت طبیعی و سکونات و تقاضات و در سنگ نظم و در آورده و لاکل
 فیروز شاهی نام کرده است و فقیر مطالع آن کتاب نمود و سخن کتابیست متضمن اقسام حکمت علمی و علمی القصد سلطان
 بعد از فتح مکر کوشت بجانب تهته غریبت نمود و چون به تهته رسید که جام که حاکی تهته بود بقوت آب تحسن شده
 در تهته جاریه نمود و سلطان بواسطه غلظت و سنگی حلق و کلانی آب غریبت گجرات فرمود برسات را بجا
 گذرانده باز بطرف تهته منتقلت نمود و گجرات را بطرف خان داده نظام الملک را مغرول ساخت نظام الملک
 با توابع بهر پای آمده نائب وزیر شد و چون سلطان به تهته انجام امان خواسته لازمست نمود و مضمون صدق
 ششون سمیت امان چون خواست بنیضدم امانش بدو عجز آورد و بنیضدم بجانش بدستور قاطر انور گردانید و
 سلطان او را با سائر زمین اران آندیا بهر پای آورد و بعد از مدتی تهته بجام مغرول گردانید و رخصت فرمود و در سینه
 اتنی و سبعین و سبعهات فاجهان وفات یافت خوبانته پسر بزرگ او خانجانی یافت و در سینه ثلث و سبعین
 و سبعهات ظفر خان در گجرات فوت کرد و پسر بزرگ او را ظفر خان خطاب کرده گجرات حواله کرد و دوازده ماه نصف
 سینه و سبعین و سبعهات شاهزاده فتح خان در منزل کتهوار وفات یافت و در سینه ثمان و سبعین و سبعهات
 شمس الدین و امغانی بعرض رسانید که چهل ملک تنگه اضافه بر چهل جمع گجرات با صند زنجیر فیل و دو لیست است
 نازمی و چهار صد برده هر سال قبول دارم سلطان فرمود اگر ضیاء الملک ملک شمس الدین ابور حاکم نائب
 ظفر خان است این اضافت قبول کند گجرات را با و بگذارد ملک شمس الدین قبول نکرد و شمس و امغانی را که در
 فیزه و چو درول فقره عنایت کرده بجای ظفر خان مرحوم رخصت گجرات کرد چون شمس الدین و امغانی آنچه قبول نمود
 از عهد آن متوالست براندیشی نموده با اتفاق جمعی از پسر صد گجرات مثل شیخ فیر الدین فرس گردانان دیگر مخالفت فرمود
 سلطان لشکر فرستاد تا شمس الدین و امغانی را که شمس الدین را پیش سلطان فرستادند بیدار گشته شدن او گجرات را
 حواله ملک مفرح سلطان فرمود و فرقه الملک خطاب کرد و در سینه شمس و سبعین و سبعهات بجانب اتاده و کل
 سواری فرمود و رای سردار برن را با سائر زمین داران اماده که یکبار با لشکر سلطان جنگ کرده و نهر شده بودند و

دخول را بدستور سابق مقرر داشته قاضی داد ملک یعقوب را سکندر خان خطاب کرده کجرات حواله نمود و ملک را به جوار مبارز خان و کمال عمر را دستور خان و سایر عمر را معین الملک خطاب داد و یعقوب که سکندر خان یافت او را با لشکر عظیم بر سرخانجهان تعین فرمود و قتی که فوج نزدیک میبوات رسید که کاجو مان خانجهان را مقید ساخته پیش سکندر خان فرستاد سکندر خان او را بقتل آورد و سرش را پیش شاهزاده محمد شاه ارسال داشته بجانب کجرات رفت و در همین سال شاهزاده محمد شاه بقصد لشکر بجانب کوه سر مور آمد و راشای لشکر خبر رسید که ملک مفرح و میرصد کجرات اتفاق نموده سکندر خان را کشند و لشکر که همراه سکندر خان بود فارت شد بعضی از آن نرخیان همراه سید سالار بدلی رسیدند محمد شاه این خبر شنیده بدلی آمد و در انتقام خون سکندر خان سعی نکرد و پیش طرب مشغول شد بسبب غفلت او رخنه عظیم در کار ملک افتاد و بعد از چند ماه ازین واقعه لشکریان سلطان بواسطه حد و کینه که بسپاه الدین کمال الدین پیدا کرده بودند از محمد شاه برگشته بنیاد مخالفت نهادند محمد شاه ملک ظهیر الدین لاهور را بجهت تسکین فتنه فرستاد و قتی که ملک ظهیر الدین بمیدان لشکر فیروزشاهی آنجا حجاج شده بود رسید لشکریان او را بسنگ محجوج ساختند و او بآن حال پیش شاهزاده محمد شاه آمد شاهزاده جمعیت نهاد و مقابل لشکر سلطان شد جنگ در گرفت با خبر لشکر شاهزاده زور آورد و لشکر سلطان را مغلوب ساخت لشکریان پناه به سلطان فیروزشاه آوردند و در وزیمینک و جلال گدشت روز سوم که کار به غلامان فیروزشاه تنگ شد سلطان را زمینگاه آورد و نمودار ساخت چون لشکر محمد شاه و فیلبانان او سلطان را دیدند ترک جنگ کرده بجانب سلطان آمدند و لشکر سلطان محمد پرانگند گشت و او با قلیله که مانده بود بجانب کوه سر مور رفت و لشکر سلطان که قریب یک لک آدمی از سوار و پیاده بوده در منازل محمد شاه و مختصان او دست بفارت و تاراج برآورد و در سلطان ظاهر گفته را باب حد از محمد شاه و بخجیده غفلت شاه بن فتح خان که نیر او بود و بعد ساخته به سلطنت برداشت و قتلش امیر حسین داماد سلطان را که از محض صدان محمد شاه بود بدربار آورده گردان زد و قالیب خان امیر سامانه را نیز بجهت موافقت محمد شاه مقید ساخته جلادین کرده بولایت بهار فرستاد و سامانه را بملک سلطان داد و بتایخ خیرین شهر رمضان سنه تسعین و سبعه سلطان فیروز وفات یافت نظم حکم فلک را سرانداختن شد شربت نشاء یکشیدن سر از سر شربت بد که دانند که این خاک آغشته بد خون چه دلداس است آیمخته به راه گرفتیت بیند که اویم کور نیست و کجخت کور بدستی در شست سال و چند ماه جهانیا لی کرد و وفات فیروزشاه او خست این پادشاه عدالت پناه ضوابط عدل و احسان و قواعد امن و امان بسیار در میان خلق گذاشت از جمله ضوابط او اینست محمد یون و ضابط اول آنکه سیاست را مطلق ترک داد و از هیچ مسلمان و آدمی را سیاست نگذرد و بسبب کثرت

انعامات و اوقات و تالیفات قلوب خلایق متخلج نشد اگر چه سیاست خرد و علم سلطنت بود اخلاق حمیده و اوصاف
 سنجیده و اوقات عدالت و انصاف سیانه خلایق مشهوره تعدی و ظلم یکدیگر بگرفتند و بیج آفریده در عهد سلطنت
 قدرت آزدن کسی نداشت ضابطه دوم آنکه خراج را موافق حال و قوت از رعایا طلب کردی اضافه و توفیر معاف
 داشتی و حق بر حق رعایا گوش نکردی و این ضابطه باعث زیادتی آبادانی و رفاهیت رعایا و برپاگشت ضابطه سوم
 آنکه بیعت شغل و حکومت ولایت مردم باین و دیانت و خداترس لقین کرد و هیچ بدیشی و شر بر خدایت نمیفرمود
 و حاکم و امیر نمی ساخت و حکم الناس علی دین ملوکم به خلق پیروی حکام خود میگردید و قواعد عدالت و انصاف سیاه
 ایشان معمول بود و واحدی را مجال ظلم و تعدی نبود و کمال امن و امان میان ادنی و اعیان پیدا گشت خیرات میراث
 و انعامات و اوقات و دیگر سلاطین هندا مستی از تمام داشت رساله از تالیفات سلطان فیروز شاه که وقایع و احوال
 خود را جمع ساخته فتوحات فیروزشاهی نام کرده است بنظر رسید بقصد تضای کلام الملوک ملوک الکلام بترگا و نیت
 بعضی خصوصیات از آن داخل کرده شد تا یکی ذات و پسندیدگی صفات آن بادشاه فرشته میراث معلوم
 از باب انتباه و بصیرت گردد آن بادشاه سعادت پناه کند عالی که در سجد جاح فیروز با و بنا نهاده خوش است
 بر پشت حرف آن کند مضمون این کتاب را پشت باب خیال کرده فرموده است که بر سنگ کنده اند یک فصل
 و اوقات سجد و صیبت صرف آن به پیش فرشته و ناکید کرده در فصل دیگر میگوید که در ازمنه سابق خونریزی
 مسلمانان باندک جرمی اقسام تغذیه مثل بیدن و پا و گوش و بینی و کور کردن چشم و کوفتن استخوان و
 اعضا و پنج کوب سوختن اندام با آتش و زدن تیغ بر دست و پا و سینه و پوست کشیدن و بریدن پیه و دوا و
 ساختن آدمی و دیگر انواع شیوه تمام داشت و حق سجده و تعالی مرا توفیق داد که جمیع احوال را بنسوخ ساختم و نام آن
 سلاطین ماضیه را که بسی ایشان هند دارا اسلام شده است از خطبه انداخته بودند من احیای نامها ایشان کرده و کل
 خطبه ساختم تا باین تقریب فاتحه آفرین ایشان دوام داشته باشد و دیگر وجو بات ناسعقول بحساب که ظلمه
 داخل مالوا جی کرده هر ساله بجز بیکریت نذیر چرائی و کفر دشی و نیلگری و ماهی فروشی و دغابی و ریمان فروشی
 و خود بریان گرمی و نمناخی و خارخانه و دار و علی و کو قوالی و احتساب همه را بر طرف کردم که بزرگان گفتند
 بیت دل و دوستان جمع بهتر ز گنج بد خزینه تھی به که مردم برنج بد سقر داشتیم که بهر مالیکه خلاف سنت
 پیغمبر علیه السلام باشد نگیند و پیش ازین رسم بود که از مال غنیمت پنجم حصه سپاهی داده چهار حصه بدویان میگرفتند
 و من موافق شریعت بطهره پنجم حصه بدویان قرار دادم و دیگر بدیهیان و لمحدان و مبتدعان و مرانیان که مسبب
 اضلال خلایق می شدند و از ولایت خود بر انداختم و رسوم و عادات و کتب ایشان را مندرس ساختم و دیگر
 جامه ابریشمی پوشیدن و استعمال طلا و نقره کردن مردان روزگار را عادت شده بود همه را رفع نمودم و موافق

بقتل رسانید و سرهای ایشان بهمان دروازه آورختند و این واقعه در سبت و یکم ماه صفر سنه احدی و تسعین و
 سبعه تیره روی داد و ایام سلطنت او ششماه و هزده روز بود و الله اعلم بالصواب ذکر سلطان ابوبکر شاه
 بعد ازین واقعه امرای میرای ابوبکر بن ظفرخان بن سلطان فیروز را بهای برداشتند ابوبکر شاه خطاب
 دادند و منصب وزارت برکن الدین مقرر شد بعد از چند گاه ابوبکر شاه را معلوم شد که برکن الدین جنده با چند
 از امرای فیروزشاهی اتفاق نموده میخواهد که ابوبکر شاه را از میان بر آورد و خود بادشاه شود ابوبکر شاه پیشدستی نمود
 با اتفاق بعضی امرای برکن الدین جنده را کشته بردار کشید و جمعی از آن مردم را که برکن الدین اتفاق نموده بود و دیگران
 شیخ گردانیده ابوبکر شاه دلی را تصرف شده فیل و خر آتش بادشاهان بدست آورده استیلا و غلبه پیدا کرده و جمعی
 ایشان را خیر رسید که امیر صدها سامانه ملک سلطان شده و خندل را که حاکم سامانه بود بتاریخ بست و چهارم ماه صفر
 سنه مذکور کناره حوض سنام بر خرم خجرتی کشتند و خانه او را غارت کرده سر او را پیش شاهنژاد محمد شاه بنکر کوک
 فرستادند سلطان محمد شاه از بنکر کوک کوچ کرده از راه جلند بهر گشته بسامانه آمد و در ماه ربیع الاول واردوم
 بر تخت سلطنت نشست امیران میر صدها سامانه و زمینداران دامن کوک بهیئت تازد نمودند و بعضی از امرای ملوک
 دلی نیز از ابوبکر شاه روگردان شده محمد شاه پیوستند و سبت هزار سوار و پیاده بیشمار در گرد و حجاج شدند چون
 از سامانه بجانب دلی غریمت فرمودند تا رسیدن بجوالی دلی جمعیت او به پنج هزار سوار کشید و بتاریخ بست و پنجم
 ماه ربیع الآخر سنه احدی و تسعین و سبعه تیره سلطان محمد شاه بقصر جهان نازل فرمود ابوبکر شاه ششم خود را بهیئت جنگ
 متعاقب با لشکر محمد شاه در فیروز آباد گذاشته بود و لشکر این ابوبکر شاه بتاریخ دوم ماه جمادی الاول سنه مذکور در کوک
 فیروز آباد با لشکر سلطان محمد جنگ میکردند و در میان روزها در نهار با جمعی تمام بشهر آمدند ابوبکر شاه را تقویت تمام
 حاصل شد روز دیگر ابوبکر شاه صف آرائی کرده جنگ انبلاخت محمد شاه بهیئت خورده با دو هزار سوار از آب جوان
 گذشت بمیان دو آب رفت و مهابون خان پسر میانی خود را بسامانه فرستاد و در اینجا جمعیت نماید و ملک ضیا الملک
 ابوجا در اسه کمال الدین مبین و سراج الدین بهیستی را که جایگه داران آن نواحی بودند همراه کرده و خود در موضع جلوس
 کناره آب گنگ قرار گرفت بعضی از امرای فیروزشاهی مثل ملک سرور شهنشهر و ملک الشرق و ضییر الملک حاکم
 ملتان خواص الملک حاکم بهار و ملک حسام الدین حاکم اوده و سیف الدین و ملک کبیر و پسران حسام الدین
 و پسران ملک دولتیار و حاکم فتح و شیر و رایان و دیگر بقدرا پنجاه هزار سوار و پیاده بسیا بجمع شدند و ملک
 را خواجیه جهان خطاب داده وزیر ساخت و خواص الملک احواص خان کرد و سیف الدین را سیف خانی داده
 و ضییر الملک اخضر خان و رای شیر را رای رلیان خطاب کرد و در راه شعبان سنه مذکور دیگر بار بجانب دلی
 روی غریمت برداراخته با ابوبکر شاه در موضع کندلی اتفاق محاربه افتاد و چون هنوز نوبت سلطنت بسطان محمد

فرسیده بود شکست بر لشکر محمد شاه رسیدیم تا در ترسد و عده هر کار که هست چو سودی نپذیرای میبار گشت
ابوبکر شاه تا سکره تعاقب کرده بجانب دلی مراجعت نمود محمد شاه باز در جلوسه قرار گرفت و در ماه رمضان سنه
مذکور با اهل ملکان و لاهور و قصبات دیگر فرامین و احکام صادر شد که در هر محله و کوچ که بندگان فیروز شاه می
یابند بکشند و در اکثر جا که این حکم ابضا رسید قتل عام و غارت عظیم در یک روز واقع شد مروج مروج طرفه در میان
خلافی راه یافت راهها مسدود شد و خانهها خراب گشت و اکثر عیایا خراب گشت این ولایت دست از نایاج
و خراج گذاری کشیده از انواع فساد و نمود و در راه محرم سندانهای و سبانه شاهزاده هایون خان بامر اسد دیگر
مثل غالب خان حاکم سامانه و ضیا الملک و ابورضا و مبارک خان و ملاحون و شمس خان حاکم حصا فیروز
صحیت کرده بیانی پست آمده و حالی دلی را خراب کرد ابوبکر شاه و الملک را با چهار هزار سوار و پیاده بسیار در
برابر فرستاد و در ذوالحجی با پی پست مقابل دست داد و لشکر شاهزاده هایون خان بهریت خور و بجانب سامانه
رفت چون ابوبکر شاه را قوتحات استوار نصیب شد در ماه جمادی الاول سنه مذکور با غلبه و کثرت استیلا تمام
بجست دفع محمد شاه بجانب جلوسه روان شده در پست کوپی از دلی نزول فرمود محمد شاه اکثر لشکر را در جلوسه گذاشته
تا چهار هزار جوانان کار آمدنی جدا شده و با لشکر ابوبکر شاه مقابله ناموده راه جب گرفته خود را بدلی رسانید و چندی که
ابوبکر شاه بهت محافظت در و از آن شهر گذاشته بود یار جنگ کردند محمد شاه در وازه بدادون بر آتش زده و بشهر
در آمده در قصر هایون نزول کرد و مردم شهر از شریعت و وضع بسطان محمد شاه بوستند ابوبکر شاه خبر وار شد بهمان روز
وقت چاشت با جمیعت تمام از بهمان راه بشهر در آمده و ملک بهار الدین جنگی که سلطان محمد شاه بهت محافظت
در وازه نگذاشته بود قتل بر نیانیده و متوجه قصر هایون شد محمد شاه عیلاج شده از راه در وازه حوض خاص بدرفت
و باز جلوسه آمده با لشکر خود طوموش بعضی از امرای محمد شاه مثل فیلیل خان باریک و ملک آدم و اسماعیل خواهر زاده سلطان
فیروز شاه و سنگلر شده بسیار است رسیدند و بعضی در جنگ کشته شدند در راه رمضان سنه مذکور میسریت سلطان
با ابوبکر شاه محافظت و در زید بعضی غلامان سلطان فیروز شاه که امیر شده بودند محافظت ساخت و همه پنهان
خطا با محمد شاه فرستند ابوبکر شاه بیدست و پاشده بجانب کوه که بهادر فرست که از دستم از نایاک شاهین
عماد الملک و ملک بحری و صفدر خان سلطان را در دلی گذاشت مدت سلطنت او یک و نیم سال بود و که سلطان
محمد شاه بن سلطان فیروز شاه بنانج شانزدهم شهر رمضان مذکور عرض داشت میسریت بحر انص
بعضی از غلامان فیروز شاه به محمد شاه رسید که ابوبکر شاه با بعضی از مختصان خویش بکوه رفت خاشاکانان بهر
خور و سلطان محمد را بفیل سوار کرد و چتر بر سر او کشید و نوزدهم شهر رمضان مذکور محمد شاه بدلی آمده در قصر فرآباد
ترخت نشست میسریت سلطان فیروز شاه و از دست داد و اسلام خان خطاب کرد و غلامان فیروز شاه به

و مردم شهر همه بمحمد شاه پیوستند و بعد از چند روز از فیروز آباد و شهر درآمد و قصر سیاه یون نبرد و فرمود قتلگاه پیش ظالمان
 فیروزشاهی همه را گرفته بنیایانان قدیمی سپه و غلامان فیروزشاهی باین سبب بخیله از شهر برآمدند و شبان شب
 بگریز نهادند چون خود را بازن و بچه بگویند ناسر رسایند با ابو بکر شمشیر پیوستند محمد شاه حکم کرد از غلامان سلطان هر که در شهر
 باشد بدرد ورنه و زحمت است بیشتر از شهر بدرختند و آنرا که درین سید و فرزند خواندند رفت بدست افتاد
 و قتل رسیدند و شهورت بعضی از غلامان سلطان بعد از سرور و بدست آمدند و از ترس جان بیکشتند که ما اسیریم محمد شاه
 فرمود که هر که از شما که اگر می گوید اصل است چون بطوریکه سلطان محمد شاه میخواست تلفظ نمی توانستند نمودن زبان مردم
 پورب و بنگاله و اسیکه و نگشته میشدند و بیشتر از مردم پورب که اسیر بودند و زبان خوب نمی گشت نیز بقتل رسیدند
 و بعد از سرور شهر از غلامان و خانه زرادان فیروز شاه که بمحمد شاه مخالفت ورزیده بودند خالی شد و محمد شاه بسیر انجام
 خود پرداخته از اطراف و جوانب لشکر جمع ساخته قوت گرفت و بهایون خان که پسر او در سامان بود با جمیعت تمام
 بدلی آمده همراه شد و محمد شاه را تقویت تمام حاصل آمد و بهایون خان و اسلام خان و غالب خان و راسه
 کمال الدین و راسی خلجین بر سر ابو بکر شاه تعیین نمود چون این لشکر بگویند رسید و راه محرم سه تکت و تسعین سبعا
 ابو بکر شاه با اتفاق بهادران و خانه زرادان فیروزشاهی جمیعت نمود و بنیر لشکر شاه زاده بهایون خان و پاره مردم
 مجروح و زخمی ساختند و درین اثنا اسلام خان مستعیده از یک طرف درآمد و همچنین شاهزاده فوج خود را
 آراسته بنیاد جنگ کرد و بمحمد اول ابو بکر شمشیر با عوان خود شکست یافته بقلعه کوتله و راه چون این بنیر محمد شاه
 رسید کوچ در کوچ خود را رسایند ابو بکر شمشیر و بهادران را همان خواسته ملازمت نمودند و بهادران را خلعت
 داده رخصت فرمود ابو بکر شمشیر را همراه گرفته بمنزل گندی آوردند و از آنجا جدا کرده بقلعه فرستادند و هر آن جس
 فوت کرد و سلطان محمد بجانب دلی رفت و بهادران سال خبر عمر و ظلم مفتوح سلطان حاکم کجرات رسید ظفر خان
 بن و جیه الملک را بحکومت کجرات رخصت کرده در سه راج تسعین و سبعا خبر عمر و بر سر بنای مذکور و در او
 و بر بنیان رسید و حکم سلطان اسلام خان بر سر باغیان رفت بر سرنگه با اسلام خان جنگ کرده نهزمیت
 یافت بیشتر از کفار گشته شدند و لشکر سلطان تعاقب او کرد و در آخر امان خواسته همراه اسلام خان
 بدلی آمد درین اثنا خبر رسید که سردار ویران قصبه ملاکرام را تا خند چون سلطان خود روان شد و بنگاله
 آب سیاه رسید ایشان که رنجیده بقلعه اناوه درآمدند و فریکه سلطان با ناو و سید کفار حرکت المذبو
 نموده در شب قلعه را گذاشته فرار نمودند و فرود دیگر سلطان قلعه را ویران کرده جانب قنوج غریمیت فرمود
 و کفار قنوج و رایان و دکن و رائی و لاس داده بخلیسر آمد و در آنجا حصا کبنا کرده محمد آبا و نام نهادند و راه رجب
 مذکور ششته خواجه جان ناسب که در شهر بود باین مضمون رسید اسلام خان اراده لغی نموده قصد فتن پنجاب

اینچنین فتنه دارد و سلطان اینخبر را که شنید با لشکر حلیه شهر آمد و محضر ساخته اسلام خان را طلبید و حقیقت حال
استفسار کرد و او منکر شد با جو نام هندوی و برادر زاده او که ادعای او بود و نیز دروغ در معرکه گواهی داد و بد سلطان
اسلام خان را سیاست فرموده وزارت بجا نماند داد و ملک مقرب الملک را لشکر برده کرده بمحمد آباد فرستاد و در سنه
خمس و تسعین و سبعمائه غزنویان و سرتی سپردا دهرن و حیت سنگه را شور و برهان سولوغر سپید سلطان ملک
مقرب الملک را حجت تسکین این فتنه نافر فرمود و چون فریقین را بمقتایله دست داد و ملک مقرب الملک از راه
صلح آمده بجهت و قول رایان مذکور آرام ساخته مطیع و منقاد گردانید و با حو قنوج بر دوازده وی مکلف و قتل رسانید
رای سیرانین میان بدر رفت با ناده و در ملک مقرب الملک مراجعت نموده بمحمد آباد آمد و سلطان در راه متوال
بهین سال بجان میوات نهضت نموده تاخت و تاراج کرد و از محمد آباد بکلیه سر فتنه بیمار شد و در وقت خبر آوردن
که بهادرنا بعضی مواضع دلی را تاخته خلل انداخته است سلطان با وجود ضعف متوجه میوات شد چون بکوه تله
رسید بهادرنا هر در مقابل آمد شکست یافته در کوه تله حصن شد چون قدرت بودن نداشت از کوه تله گریخته
در خبر خریه سلطان بهمت اهتمام عمارت که بنیاد فرموده بود بمحمد آباد آمد و درین اثنا بیماری او زیاده شد
و در ماه رجب الاول سنه شصت و تسعین و سبعمائه شاهزاده بهایو خان را بر شجاع کو که بخشی در زبیده قلعه لاهور را تصرف
شده بود تعیین فرموده شاهزاده بخواست جانب لاهور روان شود که بتاریخ هفتم شهر ربيع الاول سنه مذکور خبر
وفات رسید شاهزاده در شهر توقف نمود مدت سلطنت سلطان محمد شاه شش سال و شش ماه و دو روز که سلطان
علامه الین سکندر شاه پسر میانگی سلطان محمد شاه که بهایون خان خطاب داشت چون
محمد شاه فوت کرد و تا سه روز شرائط تغریب بجا آورده بتاریخ نوزدهم شهر ربيع الاول سنه مذکور با اتفاق امرادلو
و سادات و قضات و اکابر دلی بخت سلطنت جلوس فرمود وزارت را بخواجه جهان داده و سائر ارباب
داخل ایدستور سابق مقرر داشت و بتاریخ پنجم ماه جمادی الاول سنه مذکور بیمار شده فوت کرد و بیست
بخت و دولت چه شد از یارش را بخواجه دهر که نتوان خورد و ازین مانده خبر قسمت خویش بد مدت سلطنت او
یک ماه و شانزده روز و دو و الله اعلم ذکر سلطان محمود شاه پسر خورشید محمد شاه چون سلطان علامه الدین
در گذشت اکثر امرا مثل غالب حاکم گمانه و رای کمال متین و مبارک خان بهایون خواص خان حاکم اندک
و کنال از شهر بیرون آمده خواستند که بخریست سلطان محمود شاه بجا گیرای خود بر دند خا بجمان را خبر شد بهایشان را
دلاست نموده بتهر آورد و بتاریخ بستم ماه جمادی الاول سنه مذکور مسجعی امرادلو و اکابر شهر و قصر بهایون
بخت سلطنت اجلاس نموده سلطان ناصر الدین محمود شاه خطاب یافت و وزارت را بخواجه جهان مقرر داشت
و مقرب الملک را مقرب خان خطاب داده و بعد ساخت و عبدالرشید سلطان را سعادتمند ساخته داده

باریک گردانید و مالک سارنگ سارنگانی یافت و حاکم دیباپور شد و ملک دولت یار ویرا در ولایت خراسان
 کرده عارضی ممالک که سابق منصب عمار الملک بود و او چون احوال مایان هندوستان که جوینور و آن نواحی
 باشد بسبب غلبه زمینداران از انتظام رفته بود و حاجت به بازسلطان الشرف خطاب کرده از قنوج تا بهار حواله
 فرمود و در راه جب سه سده و شصت و سبعان بهشت زیجر قبل به راه کرده باشد اگر آن شخصت داد و سلطان الشرف
 در آن دیار استیلا تمام یافته زمینداران آن نواحی را مطیع و متقاعد ساخت بعضی حصارها که خراب کرده بودند
 از سر بنا کرده و برای جاخنگر و پادشاه لکنوتی را پایا و تشکیکش که سلطان فیروز شاه هر سال می فرستادند باز و فرستادند
 همدین سال سارنگ خان را بهجت ضبط دیباپور و برای دفع فساد شیخا گو که شخصت شد و در راه شعبان سه
 مذکور دیباپور رسیده هر انجام شمرده در راه و بقعه سه سده و شصت و سبعان و سبعان را می خلیجین بهتی و رای و او
 و کمال شین و لشکر ملتانرا همراه گرفته متوجه شد و چون نزدیک لاهور رسید شیخا گو که با جمعیت تمام و دستیار
 محاربه در دوازده کوهی لاهور مقابل نمود و مصاف داد و نسیم فتح و ظفر برارایت سارنگ خان و زید شیخا گو
 بهر محبت یافته کوه جمود رفت روز دوم سارنگ خان قلعه لاهور را متصرف شده ملک کنه جو برادر خود را عازم
 خطاب کرده آنجا گذاشت و خود دیباپور آمد و در راه شعبان سه مذکور سلطان محمود شاه مقرب خان را بآید
 فیصل جمعی از خاصه خیل در شهر گذاشته خود با سعادت خان بجانب گویار و بیانه حرکت نمود و چون سلطان
 نزدیک گویار رسید ملک علاء الدین و مارا و ملبار کتان و پسر ملک راجو و ملو برادر سارنگ خان بر سعاد
 عذر اندیشید و سعاد و تخان جزا داده ملک علاء الدین و ملبار کتان را بدست آورد و قتل رسانید ملو گر خیمه نزد
 مقرب خان بدلی رفت و سلطان بهر محبت مراجعت نموده بدلی آمد و مقرب خان با استقبال شتافت چون
 بهر محبت آمدن ملو غبار خاطر سلطان معلوم نمود بلطائف کمال خود را بشهر انداخته و اوای مخالفت برافراخته
 سلطان با سعاد و تخان محاصره شهر نموده هر روز جنگ انداخت و تا سه ماه این خبر صحبت گرم بود و در وقت بعضی
 هواخوانان مقرب خان سلطان را فریب داده از سعاد و تخان جدا کرده بشهر درآورد و فیصل واسپ و اسباب
 سلطنت پیش سعاد و تخان ماند مقرب خان از آمدن سلطان تقویت یافته بغیرت جنگ برآمد و شکست یافته
 باز متحصن شد چون سعاد و تخان دید که تسخیر قلعه دلی دشوار است و برسات رسید از کرد شهر برخاست بغیر
 رفت و با اتفاق مختص خان و نصرت شاه بن فیروز شاه را که در سیوات بود طلبیده در راه بهج الاول سه سده مذکور
 در فیروز آباد و بر تخت سلطنت اجلاس داده ناصر الدین نصرت شاه خطاب کرد چون امرای نصرت شاه دیدند
 که نصرت شاه نموده پیش نشست بگو و حیل نصرت شاه را از سعاد و تخان جدا کرده و جمعیت بر سر سعاد و تخان که کفایل
 بود رسیدند سعاد و تخان طاقت نیاورده بدلی رفته بمقرب خان ملحق شد و آن عذر را در اجبیل و دیگر گرفته فیصل

رسایند و امرای نصرت شاهی مثل محمد مظفر و شهاب نام و فضل الله بلخی و خان نادان قیصر شاهی همه نصرت
شاه بیعت مجدد کردند و محمد مظفر را وکیل ممالک ساخته تا نارخان خطاب کرد و شهاب نام را شهابان و فضل الله
بلخی را قتلخان خطاب داده از دلی تا فیروز آباد و باده شاه بهم رسیدند مقرب خان بهادر را سر راجه بیعت
تمام بر قلعه دلی گنجه گذاشت و ملو را اقبال خان خطاب کرده قلعه بیرون با و سپرد و امین دلی و فیروز آباد
هر روز میفتابید و جنگ میکردند و از طرفین بیشتر بمبارات میگذاشت بعضی پرگنات میان دواب یا بی بی
وسن پست و دره تنگ و جیجر تا بست کردی شهر در نصرت شاه مانده محمود شاه را بنجر حصار دلی و تهنه چاک
دیگر مانند امرا و ملوک این دو باد شاه هر یک ولایتی را تصرف شده و دم تهاطل میزدند و پسر خود حاکم و فرمانروا بودند
و ناسه سال کار و بار ملک برین پنج بود پریشان بود کار ملک از دوشاه و در سینه ثمان و تسعین و سبعه
سارنگان حاکم دریا پور و لاهور که در صل از جانب محمود شاه منصوب بود با خضر خان حاکم ملتان مخالفت
شد و بعضی از غلامان ملک یستی با سارنگ پیوستند سارنگان تقویت یافته ملتان را گرفت و در ماه رمضان
سنه تسع و سبعه بیعت نمود و بر سر غالب خان حاکم سامانه که از جانب نصرت شاه بود رفت غالب خان
جنگ کرده بهر بیعت خور و ده بیانی پست پیش تا نارخان آمد نصرت شاه آنرا شنیده و در بنجر فیصل جمعی دیگر ملک
تا نارخان فرستاد و بتاریخ یازدهم محرم سنه ثمانه نزدیک موضع کوتله مصاف شد سارنگان بهر بیعت
خور و ده بجانب ملتان رفت ملک الماس سامانه را در تصرف آورده حواله غالب خان کرد و تا نکلندی قنقاب او
نمود و تا نارخان مراجعت نموده در ماه ربیع الاول سنه مذکور مرزا پیر محمد بنیر امیر صاحب قران تیمور کوکران
از آب ستلنگدشته حصار دقه محاصر فرمود ملک علی که از جانب سارنگان حاکم اوج بود متحصن شده
تا یکماه دست و پا نزد سارنگ خان ملک تاج الدین نائب راجا چار هزار سوار نامی بدو ملک علی فرستاد
و مرزا پیر محمد خبردار شده قلعه را گذاشته استقبال اعدا کرده بر سر آنها ریخت ملک تاج الدین بهر بیعت
و مرزا پیر محمد از پی آمده قلعه ملتان را محاصره نموده تا شش ماه سارنگان مجادله میکرد و هر روز جنگ میشد
آخر امان خواسته ملازمیت مرزا پیر محمد نمود و مرزا پیر محمد بدو از فتح ملتان چند روز در اینجا تا وقت نمود و در ماه
شوال سنه مذکور اقبالخان بنجدست نصرت شاه رفته و در ارشد شیخ قطب الدین بختیار کاک که قدس الله سره
کلام مجید در میان آورده از طرفین عهده بدو نصرت شاه را با لشکر فیصل درون حصار جهان پناه برد
محمود شاه با مقرب خان و بهادر نام در دلی گنجه متحصن ماند و در سوم اقبالخان از روی مکر و غدر غافل
ساخته خواست که نصرت شاه را بدست آورد نصرت شاه ناچار از حصار برآمد و با سعد و چند خود را و فیروز آباد
در تصرف اقبالخان درآمد و مقرب خان و حصار جهان پناه در آمده محافظت خود نمیداد و اقبالخان جمعیت

گروه غافل بر سر خانه سفر خان رفته و امان نداده بکشت مع سلطان محمود شاه را هیچ آزاری نرسانید و او را
 نمونه ساخته خود سلطنت میکرد و در راه و قیقه سینه مذکور قبا لجان بر سر تانار خان بیانی پست رفت
 تانار خان حسی را با چند خیل در درون قلعه گذاشته از راه دیگر قصد ملی کرد بعد از سه روز قلعه یانی پست فتح شد فیصل
 حشم تانار خان بدست اقبال لجان آمد تانار خان هر چند سختی نموده قلعه ملی را نتوانست کشود و از خبر فتح یانی پست
 بی باک شده پیش پدر خود بگزارت رفت اقبال لجان بدلی آمد نصیر الملک خویش تانار خان را که از به او امان قبا لجان
 بود و باعث رفتن اقبال لجان بر سر تانار خان او شد و اقبال لجان خطاب کرد سامانه را میان دو آب حوالا و کرد و او
 از روی استقلال اساس حکومت نهاده در راه صفر سده احدی و ثمانه خبر رسید که حضرت صاحب قرانی
 امیر تور کویر کان طلبه را تا خیمه بلتان نزول فرمود و آنها که بدست مرزا میر محمد اسیر شده بودند همه را بسپارست
 رسانید و قبا لجان از خبر و همناک شده در مقام جمعیت و سامان لشکر شد حضرت صاحب قرانی از بلتان
 کوچ کرده قلعه سیه را محاصره فرمود و ای ظلمین بهشتی را اسیر کرده خلیقه متحصن شده بودند قتل رسانید و از اسبها
 سامانه را تا خیمه بعضی مردم از دیو پلور و جودین و سرستی گرفته بدلی آمدند و بیشتر خلق اسیر و کشته شد و امیر صاحب قران
 از اینجا برهنه بی بخت و اقبال کوچ کرده بولایت میان دو آب و آمد و اکثر جاها را تاراج و اسیر کرده بقصبه کوچ
 نزول فرمود و نگویند از آب گنگ تا آب سنده بجا هزار کس مردم میندا اسیر شده بودند و خلق کثیر بقتل رسید
 و اکثر خلق گرفته بگوها در آمدند و در راه حمادی الاول سنده احدی و ثمانه از آب جون بغیر و از آب و نزول فرمود
 روز دوم بکنار حوض خاص فرود آمد و قبا لجان از شهر بیرون آمده حرکت المذبحی نموده در حمله اول زبهاران
 لشکر ظفر اثر شهریت یافته بشهر درآمد خلق بسیار پامال خلایق شده بسیار کشته و اسیر گشتند و اکثر فیلان و قوم
 بدست اولیای دولت صاحب قرانی درآمد و چون شب رسید ملو خان ترک عیال اطفال و او بقصبه
 پرن رفت و سلطان محمد باقلی از نوکران و مختصان خود راه گجرات پیش گرفت روز دیگر حضرت صاحب قران
 مردم شهر امان داده جمعی را بجهت تحصیل مال امانی تعیین فرمود و اتفاق بعضی از مردم شهری از تخم گری تحصیل را در
 مقام آبادانکار آمده از مخلصان چندیرا گشتند و اینی بسبب التهاب تا تره غضب صاحب قرانی شد
 حکم بقتل کردن شهر شد و در آن روز خلق کثیر اسیر و کشته شدند و در آخر مرحوم خروانی قلم عفو بر جراح اطفال کشید
 ندای امن و امانی در داد و بعد از چند روز خضر خان که در کوه میوات خزیده بود بهادران و هر و مبارک خان وزیر خان
 امان خواسته بکار آمدت صاحب قرانی آمدن غیر از خضر خان که او را سید و نیکر و دانسته بود و بهر امقید فرموده است
 مراجعت برافراخت و بر راه و امن که برگشت و ولایت و امن کوه سوادک از پامال لشکر ظفر اثر غالیها سا فلان
 و چون بلامور رسید ندی شکی که کوکریا بقا بنا بر عداوت سنانک خان بنجدست صاحب قرانی آمده خود را بر سر

دو خواجه منمود و بحیدر الهور را تصرف نمود بطاعت جمیل بدست آورد و داعیان و متعلقان امیر کرده لاهور را تاراج و غارت نمود و خضر خان دلمتان و دیبا پور را با لشکر و اوزار و کابل غریبیت سمرقند نمودند و دوات دلی خراب بود و در راه در جنب سمنه بگریختن شاه که از لاهور خلافت اقبال خان میان دوات رفته بود اندک جمعیتی بهرست آمد غافلان با چارخیل و لشکر خود بمحضت شاه پیوست و بعضی مردم که اندست مغول خلاص شده در میان دوات پیوسته بمحضت شاه ملحق شدند و او را دو هزار سوار پیروز آباد و دلی خراب شده را متصرف گشت شهابخان با ده بزرگ فیل و قوچ آراسته آمد میوات آمد و ملک الماس از میان دوات بی آمد جمعیت زیاده شد شهابخان بر سر اقبال خان که در بزن بود فرستاد و در شمار راه رسیدن آنجا باخواجی اقبال خان شویان روز شهابخان شنیده شد جمعیت او متفرق گشت و ششم فیلان او بدست اقبال خان افتاد و اقبال خان روز بروز قوت و قدرت پیدا کرده متوجه دلی شد و نصر شاه تاب نیاید و دره فیروز آباد را گذاشته میوات رفت و دلی بمصرف اقبال خان درآمد خلقی که از ترس مغول دلی را گذاشته بهر جارتی بودند در اندک زمان آمدند و حصار بدر بر سر میوات اقبال خان دلایت میان دوات و حوالی شهر البصیرت در آورده و سایر بلاد مندر تصرف امرانان گجرات در تصرف خلقان دلتا تارخان بنهروا و دلمتان و دیبا پور را با فوجی سینه خضر خان داشت و کاپی بدست محمود خان ملک اده فیروز بود و قوچ و او دره و لکسو و سندیل و بهراج و بهار و جو پور را خواجہ جهان سلطان الشرف تصرف نمود و بلاد و بلاد و دلا در خان و سامانه را غالب خان و بیاض را شمس خان اوحدی داشت و هر کدام اینها در دستلال میزدند و اطاعت یکدیگر نمی نمودند و در ماه ربیع الاول سنه ثانی و ثمانه اقبال خان بجانب بیاض سوار می نمود و شمس خان بمقابل آمد و هر شب خورده بقلعه بیاض درآمد و فیل او بدست افتاد و از آنجا بجانب کمر رفته اندازی بر سنگ شکنس گرفته بجانب شهر مراجعت نمود و بعد از آنسال خواجہ جهان در جو پور قوت کرد و ملک مبارک قزقل را که سر خورده بود بجای او بسطنت برداشته سلطان مبارک شاه خطاب کردند دلایت خواجہ جهان در تصرف او درآمد و در ماه جمادی الاول سنه ثلث و ثمانه اقبال خان بر سر مبارک شاه مشرف رفت شمس خان حاکم بیاض و مبارک شاه و با و بنا در تاراجی سواقت نمود چون بقتضی بیاض که ناراب گنگ سید را می سر و سارترین داران آن فوجی بمقابل آمد و بعد از مقابلت هر شب خورده با و در رفتند و اقبال خان قوچ رفت و مبارک شاه خیر از پیش بر سیده تا و دوا و راه طرفین را در کنار آب گنگ بمقابل بود و آخر صلح قرار یافت و طرفین برگشتند و در شمار راه اقبال خان از مبارک خان و شمس خان اوحدی بدیگان شده هر دو را بعد از دیگر بقتل رسانیدند و درین طیفخان ترجمه دلا و غالب خان حاکم سامانه با لشکر کثیر بر سر خضر خان رفت و بتاراج تمام ماه و جب سمنه مذکور در فوجی اجودین کنین شیخ فرید مشهور است طرفین را در مقابل دست داد و بعد از آنرا

و کارزار طغیان نهیمت یافته بقصیه بود در رفت غالبان امرای دیگر که همراه او بودند طغیان را بدست آوردند
کشتند و در سده اربع و ثمانی نامه سلطان محمود که از خوف صاحبقرانی رفته بود و بعد از مراجعت صاحبقرانی بدیاری
آمده توقف نموده بود بعد از نهیمت از دیار بدلی آمد اقبالخان استقبال نمود و در قصرهای آن جهانمائی
فرود آمد اما چون عنان سلطنت حکومت بدست او بود با سلطان نفاق مینمود و محمود شاه اقبالخان را
همراه گرفته جانب قنوج غریمت کرد در اثنای راه خبر رسید که مبارکشاه شرقی قوت کرد و سلطان ابراهیم
برادرش قائم مقام او شد سلطان محمود نیز چون پورایین نهاد و همت خود کرده عازم گشت سلطان ابراهیم نیز
با لشکرهای آراسته و فیلان که پیکر در برابر آمده متقابل نمود و چند روز از طرفین جوانان کار طلب بجنگ
پیکار کردند ایندو چون سلطان محمود از اقبالخان و همپه اس تمام داشت و سلطان ابراهیم را نوکر و خازن و
خود می پنداشت در شبی از لشکر خود برآمده تنهاییا لشکر سلطان ابراهیم رفت و سلطان ابراهیم بواسطه اعدام اصحاب
و کفران نعمت لوازم هماننداری و خدمتگاری بتقدیم رسانید و از بدسلوکی او سلطان محمود آنجا هم قرار گرفته بقنوج
آمد و شاهزاده هر لوی را که از جانب شرقیه حاکم قنوج بود و بدر کرده قنوج را متصرف شد اقبالخان بجانب دلی رفت
و سلطان ابراهیم نیز چون پور مراجعت نمود و در قنوج از وضع و شریف با محمود شاه پیوستند و علما مان و سائر متعلقان
او که متفرق شده بودند از هر جا رسیدند او هم بقنوج قانع شد و راه جمادی الاول سنه شصت و ثمانی نامه اقبالخان
بجانب گوالیار غریمت کرد و قلعه گوالیر در زمان دور و عناکر صاحبقرانی نصرت سلطانی دلی برآمد و بدست راس
بر سنگ افاده بود بعد از فوت او بر سر دیو پس او متصرف شده بود و چون قلعه در غایت استحکام بود فتح نشد و لایق
گوالیر را خراب کرده بدلی آمد و سال دیگر باز بر سر گوالیر رفت بر سر دیو استقبال نموده در ظاهر قلعه دهنویور جنگ
کرده شکست یافته بقلعه درآمد چون شب درآمد قلعه دهنویور را خالی گذاشته بجانب گوالیر رفت اقبالخان
تا گوالیر بقا قب نموده لوازم غارت و تاراج بتقدیم رسانیده بدلی آمد و در سده و ثمانی نامه خبر رسید که آقاخان
پسر ظفرخان پدر خود را از امارت حکومت مغزول ساخته خود را ناصر الدین محمد شاه خطاب کرد و در سده سیج ثمانی
اقبالخان بحسب تسخیر زمینداران ولایت انا و ده سوار شد رای هر دو روی گوالیر و رای جالما و دیگر رمان
در انا و متحصن شده چهار ماه محاربه کردند و در آخر هر ساله چهار رنجیر فیل مبلغی که رای گوالیر حاکم دلی میفرستاد صلح
نمود و اقبالخان در ماه شوال سنه مذکور بقنوج رفته سلطان محمود را محاصره نمود و هر چند جنگ انداخت سودمند
نیامد و همیشه مقصود مراجعت کرد و در راه محرم سنه ثمان و ثمانی نامه اقبالخان بجانب سامانه غریمت نمود و بهر افغان
ترکچه که با سارنگ خان مخالفت ورزیده بود و از ترس اقبالخان جایی خود را گذاشته بکوه بدینو رفت اقبالخان
تعاقب نموده نزدیک در کوه فرود آمد بعد از چند روز شیخ عالم الدین بنیر شیخ جلال بخاری در میان آمد و صلح

دادا قباغانی بهر خان را همراه گرفته بجانب بلقان رفت و وقتی که تهلونندی رسید رای داد و کمال ستین و در
هنو پسر رای خلیجین هتبی را بدست آورد و به مقتضای ساخت و در فرسوم از صلح عهد شکسته بهر امانا پوست کند و چون
بلنار آب دهنده قریب اجودان فرو آمد خضر خان از دیالپور بغیرم جنگ و پیکار مقابل آمد و در نو و بهم جا آمد
سند مذکور مصافقت شد اقبالان در حمله اول بردست لشکر یان خضر خان گرفتار شده قتل رسید و نتیجه عزم
و عهد شکنی بر روزگار او عائد گشت بهیت بقض عهد دلیری مکن که خرج فلک بدینجه عملست نزد در کنار دهنده چون
انجیر بدلی رسید و دلتخان اختیار خان و امرای که آنجا بودند محمود شاه را از قنوج طلبیدند در ماه جمادی الآخر
سنه مذکور محمود شاه بدلی آمده به تخت سلطنت نشست و اهل و عیال و خویش و تبار قباغانان را از دله
بر آورد و بکول فرستاده و بهیچکدام از آری نرسانید و قنوج داری میان دو آب را بدو دلتخان تفویض نموده
فیروز آباد را با اختیار خان سپرد و در بنوخت اقلیم خان بها در ناهر هر دو خیل متکیس گذرانده ملازمت کردند
سلطان محمود بدین ابراجصول مقصود کامیاب شدن بحجت انتقام در سنه تسع و ثمان مائه بجانب جنوب
لواهی غریمت برابر فرخت و در دلتخان را با لشکر گران بجانب سامانه بر سر ترخان ترکچه که بعد از کشته شدن بهر
سامانه استعفیاء شده بود و در دست بهر محمود شاه بقنوج قریب رسید سلطان ابراهیم از جنوب مقابل آمده و
کنار آب گنگت هر دو لشکر برابر هم فرو آمدند و تا چند روز میگریدند و قتال گرم گردید در آخر بسی امر الصلح قرار
گرفت هر یک بجای خود رفتند سلطان ابراهیم بعد از مراجعت بکمان آنکه اکثر امرا و لشکر یان سلطان محمود
در بنوخت تنفری شده باشند وقت فرصت پیاشته بقنوج آمد ملک محمود بنوختی که از انجانب سلطان محمود حاکم
قنوج بود و مخمین شرفا چهار نام محارب بر گرد چون از دله و کوکب سلطان محمود وایوس شد یا خواسته سلطان ابراهیم را
دید و قنوج سپرد سلطان ابراهیم را حواله اختیار خان خیر و ملک و دولتیار کینل کرد و بر سات را با آنجا گذرانیدند
و در سنه عشر و ثمان مائه بغیرت خان کرکند از دوتایار خان پسر سازگ خان و ملک مرچیا غلام اقبال خان
از محمود شاه جدا شده به سلطان ابراهیم پیوسته سلطان ابراهیم از آنجا به سنبل آمد اندر خان لودی که گماشته
سلطان محمود بود و بعد از دو روز قلعہ سنبل را صلح داد سلطان ابراهیم آنجا را تا نامار خان حواله کرده بدلی قنوج
چون بلنار چون رسید خواست که از آب بگذرد و خبر رسید که ظفر خان حاکم گجرات بلاد مالوه رانج کرد و الف خان
پسر دلاور خان که مخاطب سلطان پیشک بود بر دست او میرشد بدیجور دین خبر مراجعت نموده خود را بجنو برسانید
و در ماه ذی قعد سنه مذکور سلطان محمود بر ملک مرچیا که از جانب سلطان ابراهیم حاکم قصبه برن شده بود
رفت مرچیا از قلعہ برآمده مقابل شد و بجمله اول شکست خورده بقلعه درآمد لشکر محمود شاه هم از بی او قلعہ
درآمد مرچیا کشته شده محمود شاه بجانب سنبل رفت تا نامار خان جنگ ناکرده سنبل را گذاشته بقنوج گریخت

و محمود شاه از دینار و دینار گداشته در دلی آمد بتاریخ ماه رجب سنه تسع و ثمانمات سنیان دولخان
 ویرخان ترکیچ در دودکوهی سامانه مصاف شد سیرم خان شکست یافته بسهند فرار آمد و تحصن گشت و در آنجا
 امان دولخان را دید و چون بپیش ازین با خضر خان بیعت کرده و نقض عهد ننمود و خضر خان جمعیت نمود
 بر سر دولخان رفت تا ب مقابله و دره از آب چون گذشت و تمامی آخر که بدولخان پیوسته بودند از او
 جدا شد و پیش خضر خان آمدند حصار فیروزه را بقوام خان داد سامانه و سنام را از سیرم خان گرفته حواله بزرگان
 کرد و شهر را با چند پرگنه دیگر بپیرم خان سپرد و خود بجانب فتح پور مراجعت نمود و در وقت در تصرف محمود شاه
 میان دو آب و رشتک ماند و پس در سنه اصدی عشر و ثمانمات سلطان محمود بر سر قوام خان رفت و او در حصا
 فیروزه تحصن شد و بعد از چند روز پیرم خان را پیشکش بسیار بخرید سلطان فرستاده عذر خواست سلطان
 مراجعت کرده بدلی رفت خضر خان اینچرا شنیده به فتح آباد آمد و مردم فتح آباد که محمود شاه پیوسته بودند آنجا
 انداز کرده ملک تحفه را تعیین نمود که میان دو آب و دواتر ب را که در تصرف سلطان بود و بتاریخ فتح خان از دواتر
 کوچ کرده بجانب دو آب رفت بعضی مردم که بدواتر ب ماند بودند اسیر شدند خضر خان از رشتک بدلی آمد
 محمود شاه در فیروز آباد و راه مشغول باشد و او چند روز حصار فیروز آباد را محاصره کرده بمیرا مراجعت نمود
 به فتح پور رفت و در سنه اثنی عشر و ثمانمات پیرم خان با خضر خان مخالفت نموده پیش دولخان رفت اهل عیال
 خود را بگوه فرستاد خضر خان تعاقب نموده بکنار آب چون رسید پیرم خان پشیمان شده از دوی عجز را بخرید
 خضر خان آمده برگشتی که سابقا بجای او بود مقرر گشت خضر خان باز گشته بفتح پور آمد در سنه ثلث عشر و ثمانمات
 خضر خان بر سر ملک ادریس از جانب محمود شاه حاکم رشتک بود رفت و ملک ادریس در قلعه رشتک تحصن
 تا پیشگاه جناب قائم داشت آخر عاجز شد به پسر خود را بگوه فرستاد بملعنا پیشکش نموده بیعت کرد و خضر خان از
 راه سامانه بفتح پور رفت بعد از برگشتن خضر خان محمود جانب کتیل شکار کرده باز بدلی آمد و اینجا بله و طرب
 مشغول شد و در سنه اربع عشر و ثمانمات خضر خان جانب رشتک که از حمله ولایت محمود شاه بود عریض نمود
 ملک ادریس بمبارک خان که برادر او و تقیال محمود در باسی لازمست که در ایشان از ابعنائیت و التفات گرامی
 داشته خوشدل ساخت بعد از آن قصه ناز و نول را که در تصرف اقلیم خان و بهناد و ناه و نونالراج کرده بدلی
 آمد و حصار سیرم را محاصره نمود و محمد شاه تحصن گشته حرکت اندوخی میکرد و اختیار خان که از جانب محمود شاه حاکم
 فیروز آباد و بخیریت خضر خان پیوست خضر خان از پیش در وازه حصار سیرم کوچ کرده بکوشک فیروز آباد
 نزول نمود و تحصیلات میان دو آب و حوالی شهر را متصرف شد بواسطه تنگی غله و تلفت ترک محاصره داده از راه
 پانی پت در سنه خمس عشر و ثمانمات به فتح پور آمد و در ماه رجب سنه مذکور محمود شاه جانب کتیل بقصد شکار

حرکت نمود و بدلی مراجعت نمود و در اثنا راه در ماه ذیقعد سنه مذکور بمبارشده همدان ماه فوت کرد و
از آن تاریخ از سلطنت از سلسله فیروزشاهی منقطع شد و پادشاهی سلطان محمود شاه بن محمد شاه بن فیروزشاهی
که پسر نایب بنو بیست و دو سال و دو ماه امتداد یافت بعد از آن دو ماه و دو روز بدلی غل بود امرای سلطان
محمود شاه نایب و ولایتان بیت نمودند ملک ادریس مبارزخان از خضرخان برگشته بدولت خان پیوستند
درین سال خضرخان در قفقاز گذرانیده و در ماه محرم سنه شصت و ثمانمائه دولتخان بجانب کبکبیل سوار شد
راستی برسنگداریان و دیگر آمده ملازمت نمود و چون بقصبه میتالی رسید متابعتان نیز بخدمت رسید
درین اثنا خبر رسید که سلطان ابراهیم شتر قی قادرخان پسر محمودخان را در کاپلی محاصره کرده است و دولتخان
جمیعت نداشت که با سلطان ابراهیم مقام دست تواند نمود مراجعت کرده بدلی آمد و در ماه رمضان سنه
مذکور خضرخان متوجه دلی شد چون بجسار فیروز که رسید امرای آندیا بخدمت خضرخان آمده داخل
دولتخواهان شدند ملک ادریس در قلعه ریختن شده ماند خضرخان پنج متعرض او شد و از آنجا گذشت
بمحوات رفت جلال خان برادر زاده بهادر نایب در آنجا بخدمت رسید از آنجا برگشته بقصبه سبیل رفت و
غارت و تاراج نمود در ماه ذیحجه سنه مذکور باز بدلی رفته پیش دروازه یسری نزول نمود و دولتخان چهار ماه
قلعه داری کرد آخر ملک تومان و سائر دولتخواهان خضرخان بحسن تدبیر دروازه دولتخان را گرفتند و دولتخان را
کار از دست رفته بالضرورت امان خواسته خضرخان را دید و دولتخان را خواهه قوام خان نمود و فرمود که در حصا
فیروزه در حبس نگاه دارند و این واقعه در ماه ربیع الاول سنه شصت و ثمانمائه در یاد فر کرایات اعلیٰ خضرخان پسر
ملک سلیمان نقل است که ملک مروان دولت که از امرای سلطان فیروز بود ملک سلیمان را در حال
طفولیت فرزند گفته پرورده بود و بصحت رسیده که روزی ملک مروان دولت امیر جلال بخاری قدس سره
را هماینه کرد و در وقت طعام کشیدن بفرموده ملک مروان دولت ملک سلیمان بدست شستن ابل
بجلس قیام نمود مسید جلال فرمود که این جوان سید زاده را این خدمت لائق نیست و این سخن مسید جلال
تصدیق نسبت او نمود و خضرخان جوانی بود فصل الحصاد و قول پسندیده اطوار صاحب اخلاق یا گیر گه
طینت و بزرگه حال او دلیل بزرگه نسبت او بود و بیت اگر چه از حسب آید حال نیک ولی بهر ستودگی
شبه از حالت نسبت بدلقعه در زمان فیروز شاه ملتان را ملک مروان دولت داشت و بعد از فوت او
ملک شیخ متصرف شده و اندک زمانی در گذشت سلطان فیروز شاه ملتان را خضرخان داد و از آن باز
خضرخان از امرای کبار شد پیش از آنکه بدلی را متصرف شود جنگهای عظیم کرده فحمای بزرگ از دست او برآید
چنانکه گذشت و تاریخ یازدهم شهر ربیع الاول سنه سبع و ثمانمائه دلی را متصرف شد و با وجود استبداد

سلطنت و اسباب ملکه داری اسم بادشاهی بر خود اطلاق نیک و در ایات اعلیٰ مخاطب بود و سکه خطبه در ابتدا
بنام امیر تیمور و در آخر بنام امیر شاه میرزا شاهرخ مقرر داشت و در آخر خطبه بنام خضر خان هم میبرد و دو عالمیکه در ملک بجز
برایاج الملک خطاب داده وزیر ساخت سید عالم را سهاران پور عطا کرد و ملک عبدالرحیم پیر خوانده ملک سکیمارا
علاءالملک خطاب داده و ملتان و فتحپور و حواله نمود و ملک سرور را شهنشهر ساخت ملک خیر الدین خانی را عارض
حاکم نمود و ملک کالو را شهنشهر فیل و ملک داده و خدمت دیگری یافت اختیار خان را بمیان دولت یقین کرد و از
خانه را فغان سلطان محمود شاه که در فلیفه و اورد داشت بحال خود مقرر فرموده بجا گیران ایشان خدمت کرد و هم
سینه بندیکو برایاج الملک را بالشکر گران بجانب بدو و دکنه فرستاد و سمرقند و ولایت را گوشتال داده و رحمت
تاج الملک از آب چون دکن گنبد شسته بولایت کشته در آمد و زمینداران آنندیار را گوشتال بسرا فرمود و رای هر سنگه
که نمیده در درو آنور داند و چون کار در تنگ شد از روی عجز مال گذاری نمود و رحمتی اختیار کرد و مهاجرت خان
حاکم بدوین خیر آمده بلاست نمود و از اسباب کار آب رهب گرفته بکنه سر گذاری رسید و از آب گنگ گشته کافران
که الان شمس آباد شهنشهر دارد و کنبه را اندام داده و از راه قصبه سیکنه به هم رفت حسن خان را بری و حمزه برادر او
آمده و دیدند رای سر وزیر مطیع و متقاد شده بخدمت رسید راجه گویا را در سر و چند و ازین را گذاری کرد و قصبه سیکنه
را از دست چوگان چند و بر آورد و بهسلیمانان قدیمی آن قصبه داده و متقاد یقین نموده و از اسباب ولایت گویا
در آمده و خارت و تباراج کرد و آنچه مقرر می هر ساله بود از رای گویا گرفته را اسباب بچند و از رفت و از بر سنگه زمیندار
کنبه و بیانی مال گرفته نزدیک چند و از آب چون گشته بدوین آمد و در راه جادی الاول سنه مذکور خبر رسید
که جماعت ترکان از قوم سرخان تری کچملک سده و نوا هر که از جانب شانزاده مبارک خان حاکم سرهند بود و بعد
گشته قلمه سرهند را بهصرف شدند خضر خان زیرک خان را بالشکر گران بر سر ایشان یقین کرد و ترکان از آب سنگه
گذشته بکوه در آمدند زیرک خان قنایب کرده بکوه در آمد و ناد و راه ترو نمود و به مقصود هر حاجت
کرد و در راه حریب سنده مذکور خبر آمد که سلطان احمد گرجائی قلعه ناگور را محاصره نموده است خضر خان حجت
تسکین این فتنه از راه توده بجانب ناگور رحمت نمود و سلطان احمد جنگ ناکرده بولایت خود و رحمت
کرد و خضر خان برگشته بشهر نورهوس جهان که ازینا می سلطان علاء الدین طلی بود رفت الیاس حاکم آنشهر
آمده و دید مفسدان آنندیار را گوشتال داده و تسوجر گویا را شد چون گرفتن قلعه دشوار بود مال مقرر سے از
رای گویا را گرفته بیانه رفت و از شمس خان او حد که حاکم بیانه نیز راج گرفته بدوین آمد و در سنه عشرين و ثمانه
خبر فی طوفان بعضی ترکان که ملک سده و کشته بودند زیرک خان حاکم سامانه بر سر ایشان یقین چون بسا آنشهر
شده باغبان قلمه سرهند را گشته بجانب کوه فتنه و ملک بدین که در قلعه بود و بیانی فتنه بخدمت سرزند زیرک خان مخالفان را

تقاب کردہ قبضہ یابل رسید بطومان کہ صاحب ترکان بودا نشاء نمودہ پیشکش قبول کردہ پسر خود را بکر و داد ترکان
کنندہ ملک تہذیبور خود جدا کردہ نزدیک خان بجانب سامانہ مراجعت کردہ مال و پسر اور انجندست خضر خان فرستاد
و در غنہ احدی و عسکری و تہذیبور خضر خان تاج الملک را بر سر سرخسنگ را بکلیت فرستاد چون انکس از آب
گنگ گذشت ہر سنگ ولایت را خالی کردہ و جنگل آنو کہ درآمد و در پناہ جنگل بارہ تلاش نمودہ بہ تربیت اہل
اسب و سلاح و سائر اسباب او بدشت اقتاد و افواج تاکوہ کما دین تعاقب نمودہ قیمت بسیار بدست آوردہ
و از پنج ہشت کلمتی شدہ و بعد از ان تاج الملک از دادہ بادیون کنار آب گنگ آمد و از گذر بجائہ جو نمود و ہما تہان
حاکم بادیون را رخصت کردہ با ناوہ آمد و طبعی سرور در ناوہ متخص شد تاج الملک ولایت اناوہ را تاراج نمود و آخر
بصلح قرار دادہ در ماہ بیج الاخر سنہ مذکور بہتر مراجعت کرد و ہم در سنہ مذکور خضر خان بیستہ مسفدان و تہمدان
کلیتہ رعیت نمودہ اول مسفدان ولایت کول انکس تہال دادہ از آب ریب گذشتہ سنبل را خراب کردہ در
ماہ ذیقعدہ سنہ مذکورہ بطرف بادیون حرکت کردہ نزدیک پناہی از آب گنگ گذشت و ازین ریکذر
ہزار ہا در دل ہما تہان راہ یافت بادیون رفت و در زنجیر سنہ مذکور در قلعہ بادیون متخص گشت و تہا
سحار بہ و مجاہدہ گذشت درین اثنا بعضی از امر اسل قوام خان و اختیار خان و سائر خانہ زادان محتر شاہ
کہ از دولت خان جدا شدہ بجز خضر خان پیوستہ بودند عذر اندیشیدند خضر خان انیمینی آگاہی یافتہ محار
قلعہ را گذاشتہ بجانب ملی برگشت و ہم در شاہ راہ برگنا را آب گنگ در بیستم جمادی الاول سنہ اثنی و عشر
و تہذیبور قوام خان و اختیار خان و خانہ زادان محمود شاہی و سائر اہل غدرد و مکر القتل سائیدہ بدست
آمد و بعد از چند روز خبر رسید کہ شخصی را خیال لغتہ دہسرا قنادہ خود را سازنگ نام کردہ در کوہ سجورہ جمعیت
مینماید ملک سلطان شہ بلام لودی را سہرند دادہ بر سر او تین فرمود و او راہ رجب سنہ مذکور بسہرند رسید
و سازنگ از کوہ برآمدہ تا آب سئل آمد و مردم رو برد و پیوستہ و در حوالی سہرند محار بہ دست داد سازنگ
ہرمت یافتہ بجانب قصد لودی از توابع سہرند رفت خواجہ علی اندلسی با جمعیت خود آمدہ سلطان شہ را
دید و بزرگ خان حاکم سامانہ و طوفان ترکچہ حاکم جلند رجبیت آمد و سلطان شہ بسہرند آمد سازنگ برگشتہ
بر و پر رفت و چون لشکر تار و پر تعاقب نمود سازنگ گر خجہ بکوہ درآمد و لشکر ہما خجا مقام کرد و در خیال
ملک خیر الدین نیز با فوج عظیم کہ بر سر سازنگ تعین شدہ بود و راہ رمضان سنہ مذکور بر و پر رسید
و چنگا گاہ در حوالی کوہ بسہرند و چون جمعیت سازنگ پر گذر شد و با بعد و چند در کوہ مخفی گشت
و لشکر مراجعت نمود و ملک خیر الدین بجانب سہرند روانہ و وزیرک خان بسامانہ آمد سلطان شہ
با جماعت کوملی و تہاندہ و ہرماند در وقت سازنگ از کوہ برآمدہ در محرم سنہ ثلث و عشرین و شانائتہ

با طوغان پیوست و طوغان او را بفرار گشت و درین مدت خضر خان در شهر کرام گرفت تاج الملک را جهت تبریک
 زمینداران آناه و آن نواحی تعیین فرمود و از راه برن بکول رفته مفسدان آند را را نا بود ساخت و موضع بی را
 که جای محکم بود غارت نموده بآناه و بهیت رای سرور در آناه و بهیت گشته آخر صلح درآمد خراج مقبوض قبول نمود و ملک
 بخیردار برفته و او را تاج و غارت داد از اراجا کشیده رفته از رای هر سنگه خراج گرفته بشهر مراجعت نمود و در راه جب سینه
 مذکور خبر رسید که طوغان ترکیچ باز غارت نموده سمرقند را محاصره کرده تا بهر حد مقصور پور و بابل تاخته است خضر خان چنانکه
 را بر سر او تعیین فرمود و بآناه رسید با اتفاق زیرک خان تعاقب طوغان نمود و نزدیک لدره میان آنا آب سستگاه گشته
 بولایت جسر کوه که در آنکه و محال جا که در زیر یک خان مقرر شد و ملک خیر الدین بدلی مراجعت کرد خضر خان در
 سینه اراج و عشرین و ثمانه جهت تسخیر سردان میوات پای غریمت در رکاب جلالت نهاد بعضی از آن متمردان
 در قلعه کوتله بهار و زاهد متحصن شدند و بعضی آمده دیدند و چون قلعه را محاصره نمود میواتیان مقابل نمود و در حمله اول
 که خنجر و کوه تله فتح شد میواتیان بکوه رفتند خضر خان قلعه را خراب کرده جانب گوا میرفت و در هشتم ماه محرم
 سینه مذکوره تاج الملک فوت کرد و اسکندر پسر بزرگ او وزیر شد و ملک الشرف خطاب یافت چون راجه گوا میر
 متحصن شد و ولایت او بتاراج رفت و او را بخران گرفته جانب آناه و آند رای سیر فوت کرد و بود پسر او طاعت کرد
 مالکداری قبول نمود و در خیال خضر خان بیمار شد و بجانب بدلی مراجعت نمود و در میانه راه بمجاودای الاول سینه
 اراج و عشرین و ثمانه جهت حق پیوست مدت سلطنت او هفت سال و دو ماه و دو روز بود و خیرات و مبرات بسیار
 از وی در وجود آمد و جمعی که در قرات صاحبقرانی خانان و بی سرو سامان گشته بودند و در ایام دولت او مرفه الحال
 و صاحب حیثیت شدند و کمر سلطان مبارک شاه بن رباب اعلیٰ خضر خان چون مرض خضر خان غالب شد
 پیش از فوت بسه روز مبارک گانرا و لیس که گردانید مبارک گان بعد از یک روز از فوت خضر خان با اتفاق امر از تخت سلطنت
 جلوس فرموده بسلطان مبارک شاه ملقب گشت و در میان خضر خان هر کس را امر او ملک ائمه و اکابر که از پخته او ده و طایفه
 و او را داشتند همه را بدستور سابق مقرر داشته بعضی از آنها فرموده فریاد و ناسی را از ملک جیب تا دره تغییر داده بملک و برادر
 خود داد و عوض آن دیبا پور بملک جب تا دره مقرر کرد و درین وقت خبر لغی شیخا که مکر طوغان رسید سبب لغی شیخا این بود
 در راه مجاودای الاول سینه ثلث و عشرین و ثمانه سلطان اعلیٰ با دشا کشیده سینه آمده بود و وقت مراجعت از سینه شیخا سر راه گرفته
 جنگ کرد و لشکر سلطان اعلیٰ متفرق بود و نهزمیت یافته برود شیخا اسیر شده شیخا از غنیمت بسیار و کثرت مال غنل فراموش شده و متبرخی
 برآورده او را در گرفتن بدلی و سلطنت هندوستان نمود و پراگند نواحی را بنیاد تاخت و تاراج نمود و از آب سستگاه گشته بکوه نندیر
 کمال متین غارت کرد رای خیر و زمین را از اراجا گرفته بجانب بدلی چون رفت شیخا القصبه او و میان آناه تا سمرقند و بر تاخت و بعد از
 سستگاه گشته قلعه جالندهر را محاصره کرد و زیر گمان حاکم آنجا متحصن شده مجاوده نمود شیخا از در صلح آمده و قرار داد قلعه جالندهر را خا کرده بطونجا سپارد

و پس طوغان را بخدمت مبارک شاه فرستاد و شیخا نیز پیشکش لایق کرد سال نماید تا پنج دوم جمادی الآخر
 اربع و عشرين و ثمان تا خبر برک خان از حصار جلندهر برآمد بر کردی از لشکر شیخا کنار آب منین فرود آمد و زور دوم
 شیخا انقض شد نمود و بر سر زبرک خان رفتند و او را دستگیر کرده مجدداً لوی مخالفت برافراخت و از آب شکر گشته
 بلد بیانه آمد و بیستم ماه جمادی الآخر سنده مذکور رسید سلطان شد لودی حاکم سهند متعصب شد چون موسی بر
 رسیده بود و شیخا پیوسته کرد و قلع فتح شد و سلطان مبارک شاه در ماه رجب سنده مذکور با وجود برسات از شهر
 برآمده و غریب شهر مذکور و چون نزدیک سامانه رسید شیخا جانب لد بیانه رفت زیرک خان در سامانه باطل
 مبارک شاه پیوست سلطان از سامانه بلد بیانه آمد شیخا از آب شکر گشته در آن طرف آب در مقابل لشکر
 فرود آمد چون آب کلان و کشتهای تمام بدست شیخا افتاده بود و مبارک شاه از آب نتوانست گذشت تا
 چهل روز در طغیان را مقابل بود چون سیل طالع کرد و آب کم شد مبارک شاه کنار آب گرفته جانب قبول بود
 روان شد شیخا نیز بر کنار آب گرفته هر روز مقابل لشکر مبارک شاه فرود می آمد تا در یازدهم ماه شوال سنده مذکور
 سلطان مبارک شاه ملک سکنده رفته زبرک خان و محمد حسین و ملک کاو و دامرای دیگر را با لشکر کشید و شش ریز خیر فانی
 آب فرستاد و کربابا یافته صبح از آب گذشته و سلطان نیز از بنیاد گذشتن کو شیخا آب مقادمت نیارده
 بجانب جلندهر گریخت جنگی از اسباب حشم او نیست نصیب سلطان شد و لشکر سوار و پیاده بسیار قتل رسید
 لشکر سلطان تا آب چناب تقاب شیخا کرد و شیخا از آب گذشته بکوه در آمد لای بیلم راجه چون بخدمت
 سلطان آمده لشکر کرده از آب چناب گذراند و به تنگ که محکم ترین جای شیخا بود پناه برده تنگ را غراب کرد
 و بعضی از مردم شیخا که در کوه پراگنده بودند از سایر ساخته سالم و غنایم در ماه محرم سده شصت و ثمان تا به لاهور آمد
 و لاهور غراب مطلق شده بود تا یکماه توقف نمود و تعمیر قلعه و دروازهها مشغول شد چون قلعه تمام شد و اکثر
 خلایق بجای خود ساکن گشتند لاهور را ملک محمود حسن میرود و هزار سوار باو گذاشت و نیز انجام قلعه داری کرد و شیخا
 داده بدلی مراجعت نموده در ماه جمادی الآخر سنده مذکور شیخا که با اتفاق زمینداران سوار و پیاده بسیار جمع
 ساخته بنیاد قلع و قضا کرده لاهور آمد و نزدیک هزار سینه حسین ریاضی قدس سره فرود آمد و در یازدهم
 ماه جمادی الآخر سنده مذکور بر قلعه حام لاهور جنگ انداخت و مردم بسیار کشتن داده باز در بست و یکم شهر
 مذکور جمعیت تمام جنگ قلعه خام اندو حام نموده و کاری ساخته چند کرده و عقب تر نشست تا یکماه و چند روز
 جنگ می انداخت و کاری نمی ساخت و چون شیخا را کار از پیش رفت بجانب کلا نور گشت و بار اسیر بیلم
 که بهجت مدد ملک محمود حسن بجلا نور آمده بود مقابل نمود و در ماه رمضان سنده مذکور صلح شد و شیخا جانب
 بیا رفت و در وقت ملک سکنده رفته با لشکری از جانب مبارک شاه مجدد ملک محمود حسن تعیین شده بود

گنجدی بوی رسید شیخ را قوت جنگ ماند و پرتل خود را پیش کرده از آب راوی و چناب گذراند و بکوه درآمد
 ملک سکندر را از گنجدی از آب پیاده گذشته دوازدهم ماه شوال سنه مذکور بلامهور آمد ملک حسن استقبال نمود
 مقدم او را گرمی داشت ملک رجب حاکم دیالپور و ملک سلطان شه حاکم شهر ندرای فیروز زمینداران که
 قبل ازین بملک سکندر پیوسته بودند که گنجدی را از آب راوی گرفته چناب کلا نور رفت و چون به
 جیون رسید رای بهلیم نیز ایشان ملحق شده و لوازم خدمت بتقدیر رسانیده طاقت کمو کران که از شیخ
 جدا شده مانده بودند آنهارا تاراج کرده چناب لاهور مراجعت نمود و درین اثناء ملک محمود حسین بچوب
 فرمان سلطان مبارک شاه بجلند ریخته سامان خود نموده بدلی رفت و ملک سکندر بلامهور آمد و بهد ریخت
 منصب وزارت از انتقال ملک سکندر و میر و الملک قرار گرفت و در سنه سته و عشرين و ثمانمائه سلطان
 مبارک شاه از آب گنگ گذشته جهت تسخیر کفار و تمردان دیار غریت نمود و در ماه محرم سنه مذکور بولایت
 کتر در آمده باز یافت خراج کرده بعضی تمردان را نیز اسانیده و اینجاها تاجان حاکم باون که از خضر خان
 هراسیده بودند دید سلطان از آب گنگ گذشته ولایت راته و موهوبه را تاخت و تاراج نموده خلق
 کثیر را اسیر و قتل ساخت و چند روز گنجدی را آب گنگ توقف نموده در قلعه کنبه ملک مبارز وزیر کجانی
 و کمال خان را با لشکر گران جهت تسخیر لاهور گذاشت و بهر رای سر کز خضر خان گرفته کناره نموده بود و ملک
 خیر الدین عالی را بهر افرستاد و تاولایت او تاراج کرده با تاوله رفت راجه پوتان محسن شده حواریه کرد
 و در آواز دی بجزیر کمالی و انقیاد نمود و بهر رای سیر ملازمت نموده خراج مقرری او داد و در سلطان مبارک
 بفتح و نصرت مراجعت نموده بدلی آمد و درین اثناء ملک محمود حسین با لشکر خود از جلندر بدلی آمده ملازمت
 نمود و منصب بخشگیری که در آن روزگار عارضی میگفتند امتیاز یافت و در ماه جمادی الاول سنه مذکور
 میان شیخ و رای بهلیم جنگ شده و رای بهلیم بقتل رسید چشم و اسباب او بدست شیخ اقتاد شیخ قوت
 پیدا کرده نواحی دیالپور و لاهور را تاخت ملک سکندر بفریت دفع او حرکت نموده از آب چناب گذشت
 و کاری نداشت مراجعت کرد و درین اثناء خبر فوت ملک علاء الدین پسر علاء الملک حاکم ملتان رسید
 و نیز خبر رسید که شیخ علی نائب پسر سوختن شالاک که عظیم از کابل جهت تاخت بمکه و سیستان می آید
 سلطان ملک محمود حسین را با لشکر گران جهت تسکین فتنه منول بنین فرموده از ملتان تا اقصای سنه
 از زانی داشت چون ملک محمود و ملتان رسید جمیع خلافت و عامه مسلمانان آنجا را با نعام و لوازش
 خوشدل ساخته قلعه ملتان را که در حادثه منول خراب شده بود از سر نو تعمیر کرد و درین وقت فوج منول نیز
 برگشت و در خیال خبر آمد که الف خان حاکم داک بسلطان بهوشنگ موسوم گشته است بقصد قلعه کوایر بیاید

مبارکشاه جانب گویا رغبت فرمود چون نواحی سیاه رسید معلوم شد که امیرخان پسر او و خان حاکم سیاه مبارک
عمومی خود را کشته و سیاه را خراب ساخته بالای کوچه محسن شده است مبارکشاه در و اسن کوه نزول نموده بعد از میل
و سال میل میرخان هر ساله قند خراج کرده اطاعت بجا آورده سلطان از اینجا بگوهر رفت النخانی گذر آب جنبل را
گرفته فرو آمد مبارکشاه گذر دیگر پیدا کرده به سرعت از آب گذشت بعضی اهل آن بقدر لشکر خود در اطراف لشکر النخانی
غارت کردند جمعی کثیر را اسیر کرده آوردند چون اسیران مسلمانان بودند همه را خلاص فرمود روز دیگر النخانی صلح در میان
آورد و پیشکش لاق فرستاد و جانب بار مراجعت نمود مبارکشاه کنار آب جنبل قفت نموده خراج بر قانون قدیم را برینیدان
آنها برگرفت و در ماه رجب سنه سبع و عشرين و ثمانمائه مراجعت نموده بدلی آمد و راه محرم سنه ثانی و عشرين و ثمانمائه
جانب کمتر حرکت کرد و هر سنگه را می کمتر کنار آب گنگ آمده ملازمت نموده واسطه بقایای سی سال و
چند روز در قید افتاد و آخر مال او مانده خلاص شد سلطان از اینجا از آب گنگ گذشت و مفسدان آنروز
آب را مالش داده مراجعت فرمود در خیال خبر ترمود و طینان میواتیان رسید سلطان با نظرف نهضت
نموده دست بغارت و تاراج برآورده اکثر میوات را خراب کرد و میواتیان ولایت خود را ویران و جاسی
کرده بکوه چره درآمدند سلطان بواسطه عسرت قلع و طغ و محلی جام مراجعت نموده بدلی آمد و اهل را بجا گیران
کرده بعضی مشغول شد و در سنه تسع و عشرين و ثمانمائه باز بجانب میوات جهت گوشمالی ترمودان آمد
شد جلود و قند و سایر میواتیان که بایشان موافقت داشتند جاسی خود را ویران و خالی کرده بکوه اندرون
متحصن شدند و چند روز حرکت المذبحی نموده حصار را خالی کرده بکوه الورفت نزد سلطان هر روز جنگ
می انداخت و مردم از طرفین کشته میشدند آخر میواتیان عاجز شده امان خواستند و قد و آمده ملازمت
نموده در قید افتاد و سلطان ولایت میوات را تاراج کرده مراجعت نمود بعد از چهار ماه و یازده روز در راه
محرم سنه ثلثین و ثمانمائه جانب میوات لشکر کشید و ترمودان آنجا را مالش داده سیاه رفت محمدخان پسر
او و خان حاکم بیاض بالای کوچه محسن شده تا شانزده روز حرب نمود و اکثر مردم او جدا شد و سلطان
مبارک شاه پیوستند چون تاب مقاومتش نماند در ماه بیج الاخر شدند کور از روی غرور انگسار رسن و گلو
انداختند از حصار برآمده ملازمت نمود و اسب سلاح و نفاس و دیگر که در قلعه داشت همه را پیشکش کرد
و مبارکشاه عیال و مستلقان او را از قلعه برآورده بدلی فرستاد و سیاه را بمقتبل خان داده و سیکه را
در الان فخرور نام دارد و یکس خیرالدین تحفه سپرده جانب گویا رفت را می گویا و تهمک و چند و اطاعت
نموده بر قانون قدیم مالگذاری کردند و سلطان در ماه جمادی الاول سنه مذکور بدلی آمد و محال جاگیر ملک
محمد حسن را تغیر داده حصار فیروزه را با و داد و ملکان را ملک رجب نادره یافت محمدخان با عیال خود و محبت

بمسوات رفت بعضی مردم ادوکه متفرق شده بودند باز با و پیوستند درین اثنا داشتند که ملک احمد متبیل خانی با لشکر خود بجانب بهاون رفته و ملک فیض الدین محمد را در قلعه گذاشت که شهربانیه خالی است محمد خان فرصت یافته با اعتماد زمینداران میان بانداک جمعیت با تجارت پیشتر می از مردم قصبه و ولایت میان با و پیوستند ملک فیض الدین قلعه داری نتوانست نمود امان خواسته قلعه را سپرده بدیلمی آمد مبارک شاه میان با را ملک مبارک زاده بر سر محمد خان رخصت کرد محمد خان در قلعه شخص گشت ملک مبارک زولایت را متصرف شده در آورده و محمد خان جمعی از مختصان خود را در قلعه گذاشته خود جریید با یلغار در خدمت سلطان ابراهیم شرقی رفت سلطان مبارک شاه ملک مبارک زرا بجهت مصلحتی بخدمت طلب داشته بنفس نفیس بفرست فتح بیانه حرکت فرمود در اثنا راه مرصه داشت قادر خان حاکم کاپلی رسید که سلطان ابراهیم شرقی بالشکریای آراسته بقصد کاپلی می آید سلطان مبارک شاه هم بیانه را موقوف داشته بقابل سلطان ابراهیم رودان شد درین وقت افواج شرقیه بهوکانو را تاخته قصد بدوان کرده بودند سلطان مبارک شاه آب بون را بره کرده موضع هر تولی را که از مشایخ سواس بود تاخت و از آنجا بر تولی رفت و محمود حسن باده هزار سوار بر سپهر محقق خان برادر سلطان ابراهیم شرقی که بر سراناده آمده بود فرستاد چون لشکر محمود حسن بالشکر شرقیه رسید فوج شرقی تاب نیاورد و مراجعت کرده پیش سلطان خور رفت و محمود حسن چند روز توقف نموده بالشکر خود طمع شد سلطان ابراهیم شرقی کناره آب بپاه گرفته نزدیک بر مانا با و آمد مبارکشاه از او تروی کوچ کرد بقصبه مالی کوه آمد سلطان ابراهیم شرقی عظمت و شوکت لشکر مبارکشاه را معاینه نمود در ماه جمادی الاول سنه مذکور ترک مقابله داده جانب قصبه را پر می روان شد و از آنجا از آب جون گذشته به بیانه رفت و کناره آب کمتر مقام ساخت مبارکشاه نزدیک چند دار از طرف آب جون گذشته بچنگو دی لشکر او فرو داد لشکریان مبارک شاه هر روز اطراف لشکر او را تاخته مواشی و مردم را اسیر کرده می آوردند تا بستم روز صبحت برین پنج بود تا هفتم ماه جمادی الآخر سنه مذکور سلطان ابراهیم شرقی بغرم جنگ و پیکار سوار شد سلطان مبارک شاه محمود حسن و فتح خان بن سلطان مظفر وزیر کمان و اسلامخان و ملک چمن نیر خانبهان و ملک کالوشخه فیلان و ملک احمد متبیل خانی را مقابل او فرستاد از نیمه روز تا شام محارب بنمود و در آخر روز طرفین مراجعت کرده در برابر هم فرو دادند روز دیگر مغرب ماه جمادی الآخر سلطان شرقی کوچ کرده راه چوپور گرفت سلطان مبارکشاه از راه هتکانت بگو ایر رفت و از رای گوالیر خارج بر قانون قدیم گرفته بجانب بیانه مراجعت فرمود محمد خان او حدی بهر چند دست و پا زد و رو کار سه ساخت و چون از مدد سلطان ابراهیم شرقی تیز نا امید گشت امان خواسته مبارک شاه را ملازمت نمود سلطان قلم عنبر جزائیم او کشده امان داد در بستم ماه رجب محمد خان از قلعه برآمده جانب بهوات رفت

سلطان محمود حسین را بجست قلعہ و ضبط ولایت گذاشته مراجعت فرموده یازدهم ماه شعبان سنه
 احدی و ثلثین و ثمانمائہ بدلی آمد و در ماه شوال سنه مذکور سلطان ملک قد و میواتی را بجست آنکه با سلطان
 ابراهیم شرقی همراه شده بود بقتل رسانید و ملک سرور را بجست قصبه ولایت میوات فرستاد و اکثر مردم
 آن ولایت مواضع خود را ویران ساخته بکوه درآمدند چنانکه خان برادر ملک قد و واجد خان و ملک فخر الدین
 و سائر اقربا و قلعہ اندرون جمع شدند و ملک سرور را بجست گرفته بجانب شهر مراجعت کرده در ماه ذیقعد خبر رسید
 که جبرست و سیجا کنوکر کلا نور را محاصره نموده بودند ملک سکندر حاکم لاهور بر سر او رفته منہزم شده بلا ہجر فرار
 نمود و جبرست از آب بیابا گذشتہ متوجه تخریق قلعہ شدند و چون بران دست نیافت مواضع نواح را
 تاختہ اسیر کرده باز متوجه کلا نور شد سلطان مبارک شاه زیرک خان حاکم سامانہ و اسلام خان امیر سر
 فرمان فرستاد که ملک سکندر را بداد نماید پیش از رسیدن ایشان ملک سکندر برای غالب کلا نور
 را با جیست او همراه گرفته بیابا رفت و جبرست مقابلہ نمود و شکست خورد و در جانب بہکرفت و از قسم
 غنائم ہر قدر کہ از نواحی جلندر بدست آورده بود بدست لشکر ملک سکندر افتاد و در ماه محرم سنه ثانی
 و ثلثین و ثمانمائہ ملک محمود حسین فتنہ از ولایت بیابا را کہ محمد خان اوحی بنیاد کرده بود تسکین دادہ بدلی
 آمد بعد از آن سلطان مبارک شاہ جانب کوبہ پایہ میوات نہضت فرمودہ بمہمدرای آمدہ روز چہند فتنہ
 نمود و جلالتان میواتی و سائر میواتیان عاجز شدہ بقتل بالکداری کردند و بوسی از انہما طاعت نمودند سلطان
 در ماه شوال سنه مذکور بدلی را بجست فرمود و دین اشنا خبر وفات ملک رجب نادرو حاکم بلتان رسید
 ملک محمود حسن را اعماد الملک خطاب دادہ بلتان فرستاد و در سنہ ثلث و ثمانمائہ سلطان
 جانب گوالیر شکستید و از راه بیابانگوار رفت و فتنہ آن ولایت را تسکین دادہ جانب چٹکانت رفت را
 چٹکانت نہضت خوردہ بکوبہ پایہ درآمد سلطان ولایت اورا تاراج کردہ و خلق کثیر را اسیر نمودہ از انجا بر اسیر
 آمد و آن ولایت را از پسر حسین خان تہر دادہ حوالہ ملک حمزہ کرد و در ماه رجب سنه مذکور مراجعت نمود و در اثنای
 سید سالم فوت کرد پسر بزرگ اورا سالم خان و پسر دیگر را شجاع الملک خطاب دادہ و سید سالم بدست
 سالی در خدمت خضر خان مشغور داخل کبار بود و سالہا در تربندہ خزانہ و ذخیرہ قلعہ داری ہیا و جمع
 ساخته بود و در ماه شوال سنه مذکور فولا و ترک بچہ بقلعہ تربندہ درآمدہ لوای مخالفت بر او راخت مبارک شاہ
 پسران سید سالم را مقید ساخته و برای ہنوتی را برای تسلی فولا و بدست آوردن مال سید سالم تربندہ
 فرستاد و چون نزدیک تربندہ رسیدند فولا و حرف صلح در میان آوردہ ایشانرا خافل ساخته روز دیگر
 بناگاہ از قلعہ برآمدہ بر لشکر ایشان شمشیر زد و ملک یوسف و برای ہنوا و عزرا و خبر نہ داشتند مجارہ نمودہ

شکست یافته بجانب سرستی رفتند و چشم و اسباب بدست فولاد افتاد و بسبب قوت و استقامتی او شد و سلطان این خبر شنیده بجانب تبریزه فرستاد و لشکریان از هر طرف بمشکر طح میشدند و زمینداران نیز بخیرست مبارک در دست می نمودند و چون فولاد به قتل تمام داشت در قلعه تبریزه متحصن شد سلطان مبارکشاه در راه زیر کمان و ملک کالو و اسلام خان و کمال خان را بجهت محاصره فرستاد و عمار و ملک حاکم ملتان نیز بجهت لشکریان فرستاد فولاد طلب شده در ماه ذی حجه سنه مذکور عمار و ملک بمرستی رسیدند و ملازمت نموده چون فولاد بر قول عمار اعتماد داشت او را بجهت تسلی فولاد تبریزه فرستاد و فولاد سخن و حکایت گزاری می نمود و اصرار نمود و عمار و ملک بی نیل مقصود و بخدمت مبارک شاه آمد سلطان در ماه صفر سنه اربع و ثلثین و شانزده عمار و ملک را بملتان بخدمت داده خود بجانب دلی مراجعت فرمود و اسلام خان و کمال خان و فیروز زمین را محاصره تبریزه گذاشت عمار و ملک تبریزه رسیدند و امیر لار محاصره قلعه سر برآه کرده ملتان رفت فولاد شش ماه جنگ کرد و بسبب بی ابر دست محمدان خود پیش شیخ علی بیگ بجابل فرستاده استمداد نمود و شیخ علی در راه جادوی الاول سنه مذکور بجانب تبریزه روان شد و چون بده کردی تبریزه رسید اسلام خان و کمال خان و سایر امراترک محاصره داده و بجایای خود رفتند فولاد از قلعه برآمد ملاقات نموده مبلغ دو لک تنگه قبول نموده بود و اگر و شیخ علی عیال و اطفال فولاد همراه گرفته مراجعت نموده و رعیت ولایت جلند را اسیر کرده در راه حجب سنه مذکور بجانب لامور رفت و ملک سکندر آنچه هر سال با و میداد داده باز گردانید و از آنجا بتلواره رفته و در خیالی آن میگوشتید عمار و ملک بجهت شیخ علی تا قصبه طایفه آمد شیخ علی تاب مقاومت نیاورده و بجانب خطیب پور رفت و درین اثنا حکم رسید که عمار و ملک طایفه را گذاشته ملتان رود و بخت و چهارم ماه شعبان سنه مذکور عمار و ملک بجانب ملتان کوچ کردند شیخ علی چون مغرور بود و نزدیک خطیب پور از آب را روی گذشته برگشت کناره آب جیل را که بجانب مشهورست غارت و تاراج کرده متوجه ملتان شد و چون بده کردی ملتان رسید عمار و ملک سلطان شد و روی را که ملک بهلول لودی باشد بمقابل او فرستاد و در اثنا را به شیخ علی رسید محاربه نموده شهادت یافت و لشکر او پاره گشته و پاره گرختی ملتان رسید و در سوم ماه رمضان سنه مذکور شیخ علی بخیر آباد که قریب ملتان است فرو آمد و در چهارم رمضان بر دروازه قلعه جنگ انداخت عمار و ملک پیادای شهر را بیرون کرد و تا لشکر شیخ علی را در باغات معطل داشتند آن روز شیخ علی کاری نساخته بمشکرگاه خود رفت و در جمعه بخت و نهم ماه رمضان باز لواسه جنگ برافراخت متوجه قلعه شد و مردم بسیار کشته شدند و شیخی مراجعت نموده در اردوی خود قرار گرفت بدین طریق تا مدتی هر روز محاربه میشد سلطان مبارک شاه فتح خان بن ظفر خان گجراتی را با امرای ناسه مثل زیرک خان و ملک کالو و شمشیر و اسلام و ملک یوسف و کمال خان و رای منو بهتی بدم و عمار و ملک

فرستاد و در بیست و هشتم ماه شوال امرا و پسر ملتان رسیدند روز دیگر با شیخ علی محارب بنموده غالب آمدند
شیخ علی تاب نیاورد و درون حصاری که گردش کرده بود را بر آورده بود و نذر رفت در اینجا استقامت ننموده از
آب جلم عبور نموده قرار بر شد را اختیار کرد و پیشتری از لشکر او غرق شده پاره گشته و پاره و اسیر گشت شیخ علی
با معبودی چند بقصبه شور رفته اسپ و شتر و سلاح و سایر اسباب لشکر او غارت شد عمار الملک با سایر
امرا قاقاب او بقصبه شور رفته میرنفر برادرزاده شیخ علی با جماعت قلیل متوجه کابل گشت و امرا نیکو ملک
عمار الملک آمده بودند حسب الحکم بجانب دہلی مراجعت نمود و مبارک شاه ملتان را از عمار الملک بغیر داده و حواله
خیر الدین خانی کرده و در یونق شینجا گو که فرصت یافته قوت و کمکت پیدا کرده بنیاد فتنه و آشوب کرده و ملک
سکندر تخف جیت تسکین فتنه او جانب جلندر حرکت نمود و شجا جمعیت نموده از کوه تهر بر آمده از آب جلم درآورد
و بیا که گذشته نزدیک جلندر کنار آب مین فرود آمد و ملک سکندر را غافل ساخته بناگاه بر سر او رفت ملک
سکندر بر میت یافته گرفتار گشت شینجا با استداتمام بلاهور رفته محاصره نمود سید نجم الدین نائب ملک سکندر
و ملک خوشنظر قلام و متحصن شدند و هر روز جنگ می شد و درین اثنا شیخ علی بازار کابل آمده حوالی ملتان را تا خیمه فرم
خطب بورد و پیشتری از قریات کنار جلم را ایسر ساخت و در هفدهم ماه ربیع الاول سنده مذکور بقصبه طلبنه رسید و
آنجا را بقول و عهد بدست آورد و مردم نامی ایشان را متعبد کرد و قلع را متصرف گشت بعضی از مسلمانان گشت
و بعضی را خلاص کرد و انواع خرابی نسبت بحال آن مردم را یافت همدان ایام فولاد ترک بچا از ترسند
جمعیت نموده ولایت رامی فیروز را تا خت رامی فیروز در جنگ گشته شد سلطان مبارک شاه جو اودش
مذکور را شنیده در راه جباوی الاول سنده مذکور جانب لاهور و ملتان غریمت نموده ملک سرور را مقدمه ساخت
چون ملک سرور بیا نزد رسید شینجا گو که محاصره نگذاشته بکوه بیاض تهر رفته ملک سکندر را همراه بر شیخ علی از
پراس لشکر سلطان برگشته جانب مار قوت رفت سلطان ولایت لاهور را از ملک الشرق عمار الملک
غیر داده به نصرت خان گرگ انداز داد اهل و عیال ملک الشرق را ملک سرور از قلع لاهور بر آورده و دہلی
فرستاد و در ماه ذی الحجه سنده مذکور باز شینجا با جمعیت کثیر از کوه بر آمده بعضی پرگنات را مراجعت داده باز بکوه
درآمد و در یونق سلطان مبارک شاه کنار آب چون نزدیک قصبه پانی پت لشکرگاه ساخته مدتی متوقف
بود و عمار الملک را با لشکری آراسته در ماه رمضان سنده مذکور جهت تسخیر زمین ایران بیاض و گوالیر فرستاد
دہلی مراجعت نمود و در ماه محرم سنده سده و تلکین و ثمانا جهت تسکین فتنه ولایت سامانه منقضت فرمود
ملک سرور را بر سر فولاد ترک بچا فرستاد و خود متحصن شده بجای سنده و ملک منفر وزیرک خان و اسلام خان
را با لشکر پیار برگرد قلع برهنده گذاشته نزد دست سلطان رفت سلطان رفتن آنجا جانب رفسخ کرده لاهور و

جلندرز از نصرخان گرفته بملک الہدو لودوی داد وقتی کہ ملک الہدو بولایت جلندہ رسید شیخا از آب بیاد
گزشتہ حمار بہ نمود ملک الہدو نہایت بجانب کوه بیاد کوتہی بجوارہ رفت و قندہ شیخا قوی شدن گرفت سلطان
در ماہ بیج الاول سنہ مذکور جانب میوات غریمیت نمود و چون بقصد تادور رسید جلخان میواتی با جمعی
در جھار پلہ زور آورند روز دیگر جلخان فرار نموده بدر رفت و قلعہ و ذخیرہ حصار بدست سلطان افتاد و سلطان
از اینجا کوچ کردہ بہ تجارہ رفتہ اکثر ولایت را خراب کرد جلخان از روی عجز اطاعت نموده مال بترکانون قیام
ادانمود و الملک از ولایت بیانہ با جمیع تمام آمدہ ملازمت کردہ سلطان ملک کمال الدین را با چند
از امرای جہت ضبط گوارانادہ خصت نموده در ماہ جمادی الاول سنہ مذکور بدلی آمد درین اثناء خبر رسید
کہ شیخ علی بر سر امر کہ قلعہ تربندہ را محاصرہ دارند می آید سلطان مبارک شاہ لشکری بتقویت امر فرستاد و شیخ
شیخ علی از شورای بخار کردہ ولایت کنار آب بیاد را تاخت و غلبہ کثیر را اسیر نموده جانب لاہور رفت و ملک
یوسف و ملک اسماعیل کہ حکام لاہور بودند متخصن شدہ سر مافعت پیش آوردند و در محافطت قلعہ و شہر مبالغہ
مینمودند چون مخالفت اہل شہر معلوم ملک یوسف و ملک اسماعیل شد قرار بر فرار اختیار کردہ بدر رفت و شیخ علی
فوجی بقایب ایشان فرستاد تا جمعی کثیر گشتند و چندی را اسیر کردہ و ملک را جاک از مردم اعیان بود و از جہل
اسیران شد شیخ علی لاہور را گرفتہ وادفارت و تاراج دادہ قلعہ لاہور را بنیاد تعمیر بناودہ ہزار سوار استخوانی
بجہت محافظت شہر گذاشتہ متوجہ دیبا پور شد ملک یوسف کہ از قلعہ لاہور قلعہ دیبا پور پناہ بردہ بود و متخصن
استقامت نمود چون اینجا بعلما و الملک تربندہ رسید ملک احمد برادر خود را با جمعی کثیر مد و ملک یوسف فرستاد
شیخ علی از رسیدن کوہک دیبا پور را گذاشتہ قصبات میان لاہور و دیبا پور را متصرف گشت در ماہ جمادی
سنہ مذکور کہ خبر فتنہ و فساد شیخی مبارک شاہ رسید متوجہ سامانہ شدہ روز چند انتظار بشکر بار و چون ملک کمال الدین
و بعضی امرای سید مذہب تلوندی رفت عہد الملک و اسلام خان کہ نامزد تربندہ بودند آمدہ ملازمت نمودند و
بدگر امر فرمان رفت کہ از کوہ حصار تربندہ برخیزند خود بتجلیل بگذر بوسی رفت شیخ علی رو بگزینہ ندادہ برگشت سلطان
مبارک شاہ کہ خواہی دیبا پور رسید شیخ علی از آب چناب گذشتہ بود و سلطان مبارک شاہ ملک سکند
تغہ را کہ از قید شیخا کوہک خلاص شدہ بود شمس الملک خطاب دادہ دیبا پور و جلندہ ہر حال کردہ بتعاقب
شیخ علی بدر رفتہ بود و در قلعہ شور ظفر بردار دادہ خود را گذاشتہ پارہ اسباب و اسلحہ او بدست لشکر شمس الملک
افتاد و سلطان در برابر تلینہ از آب راوی گزشتہ قلعہ سور را محاصرہ نمودہ طفر تا یکماہ تلاش نمودہ احمد
از روی عجز در صلاح زدہ و دختر خود را با پیش کش بسیار سلطان مبارک شاہ داد و سلطان مراجعت نمودہ
شمس الملک را بلاہور فرستاد و فوجی کہ از جانب شیخ علی در لاہور بود در ماہ شوال سنہ مذکور از آن خواہ

حصار خانی کردند شمس الملک حصار را متصرف شد چون مبارک شاه از مرهم شور و لاهور فارغ شد جریده زیارت
 مستأخ لمان رفت و از آنجا بدیالپور آمد چون از اعماد الملک بهری نداشت ولایت دیالپور و جلندر را شمس الملک
 تغییر داده بجا و الملک ارزانی داشت ولایت بیان که در جاگیر عمار و الملک بود شمس الملک قرار یافت سلطان
 بدلی رفت و چون کار وزارت از سر و الملک شش غنچه و ملک کمال الدین در همه کار با استعداد و مهارت
 اشراف بعد از او نمود و قرار داد که هر دو با اتفاق به سر انجام مهات قیام نمایند چون ملک کمال الدین مرد و سنجیده
 و کاروان بود و مرجع خلایق گشته در مهات صاحب اختیار شد سرور الملک که از غیر دیالپور و جاگیرهای سابق
 از رده خاطر بود و از روی حسد در مقام نفاق شد و پسران کاکو و کجور که پرورده خان دان صاحب خدم و حشم
 گشته بودند با خود موافق ساخت و میران صد و نائب عرض مالک و قاضی عبدالصمد خاص حاجب و مردم
 دیگر را نیز در مخالفت بحد کرده فرصتی بحیثیت در وقت سلطان مبارک شاه و در هفتم ماه ربیع الاول سنه سی و نهم
 و ثمانه در کنار چون شهر بنیاد نهاده مبارک شاه نام کرد و در آن ایام خبر فتح تره بند و سر فلادرتیچ رسید سلطان
 مبارک شاه بهانه لشکریان بتره بند رفت و در آنک مدتی زمینداران آن دیار را مطیع و فرمانروا ساخته مراجعت
 نموده به شهر مبارک آباد آمد و در وقت خبر آوردند که میان سلطان ابراهیم شرقی و سلطان هوشنگ والوی بر سر کابل
 جنگ میشود و فرین بطلب امرای اطراف فرستاد و ماه جادی الاخر سنه مذکور بجانب کابل پیغمیت کرد و فرین
 و بلبل نزول نموده چند روز بحیثیت اجتماع لشکر توقف کرد اتفاق روز جمعه نهم ماه ربیع سنه سی و نهم و ثمانه
 سلطان مبارک شاه با بهتمام عمارات مبارک آباد میرفت و بخرمجرمان و مخصوصان کسی همراه نبود و سرور الملک
 که منتظر وقت و فرصت بود و جماعت فدای را که مشتاق او بودند اشارت نمود تا یکبار شمشیر را علم کرده سلطان
 مبارک شاه را شنید ساختن ایام سلطنت مبارک شاه سیزده سال و سه ماه و شانزده روز بود و در کرم محمد شاه
 بن مبارک شاه بن خضر خان محمد شاه پسر شاهزاده فرید بن خضر خانست چون مبارک شاه او را
 پسر خوانده بود و مولف تاریخ مبارک شاه که در زمان او تالیف نموده او را به پسر می مبارک شاه یاد کرده صاحب تاریخ
 بهادر شاه می او را پسر فرید شاهزاده نوشته است و چون در دیگر تاریخ نیز فرزند می مبارک شاه بر او اطلاق شده
 درین کتاب نیز موافق مشهور ابراهیم کرده شد القصه در آخر و زوجه که سلطان مبارک شاه که بشهادت رسید
 سلطان محمد شاه با اتفاق امر او ارکان و دولت بخت سلطنت جلوس فرمود و سرور الملک اگرچه بظاہر بحیثیت
 نموده بود اما اسباب سلطنت مثل خزانه و قیلان و سلاح خانزاد و تصرف داشت سرور الملک خانها
 و میران صدور این الملک خطاب شد و ملک اشرف و کمال الملک در حدود آن بود که از سرور الملک میران
 حدود و از سایر حرام خواران انتقام خون مبارک شاه بگیرد و روز دهم از جلوس محمد شاه سرور الملک و چند

از بنندگان مبارک شاهي را که هر کدام صاحب جمیعت بودند بیهانه طلبیده بدست آورده بعضی را سیاست و
 بعضی را شغل کرم چند و ملک مقبل و ملک فتوح را مقید ساخته و در تحصیل خانه زلوان بسیار کشاهی سعی و جهد نمودن
 گرفت و دیگر گنات اطراف نواحی که خلاصه و زبده بودند خود متصرف شده قلیلی بدیگران تقسیم نموده و دیگر گنیه بایند و امیر
 و نازلول و کرم و چند دیگر گنیه میان دو آب بخواله سید مارون و اقربای ایشان کرده ابو شمه غلام خود را بهت تحصیل
 مال چند ساله بیهانه فرستاد و او بتبارخ دوازدهم ماه مذکور در شهر بیهانه در آمده خواست تا قلمه را بدست آورد و بوقت
 او حدی خبردار شده از پند و نشان بیهانه آمد و با ابو شمه جنگ کرده او را قتل رسانید و عیال و فرزندان او را بشیر
 چون حرام نکی سرور الملک بر کاذا نام ظالم بود اکثر امر کرد و در دهک نک خضر خان و سلطان مبارک شاه بودند
 در فکر کار او شدند و سرور الملک نیز در تدبیر گرفتن ایشان بود و درین حال خبر رسید که الله داد لودی حاکم سنبل
 و امار و ملک جمن حاکم بدون و امیر علی گزائی و امیر کسل ترکچه لوائی مخالفت بر افراخته اند و سرور الملک و
 و کمال الملک و سید خان و یوسف پسر خود سید مارون کاکلور اجبت دفع قنیه ایشان نافرود کرد و در ماه رمضان
 کمال الملک بکنار آب چون فرود آمد و از اینجا بقصبت برن رفته جبت انتقام خون مبارک شاه از پسر سرور الملک
 و سید مارون در برین توقف کرد و ملک الله و کمال الملک را در باطن باز خود دانسته از امار پیش رفت سرور
 بر عذر کمال الملک و آف گشته ملک بشیر غلام خود را به بیهانه انداخت و پیش بهار الملک فرستاد تا از عذر او حاضر شود
 محافظت یوسف و سید مارون نمایند و درین اثنا ملک جمن بایار آمده با الله داد و یوسف و سید مارون و
 بهوشیار که از عذر کمال الدین متوجه بودند سبب زیادتی توهم ایشان شد و از لشکر جدا شده بدلی آمدند و در
 سطح ماه رمضان ملک الله داد و ملک جمن بایار می موافق با ملک کمال الملک می شدند کمال الملک با جمیعت
 کثیر متوجه دلی شد و سرور الملک در قلعه دلی محصن گشته تا مدت سده ماه محاربه نمود و در حال خبر وفات پیر گمان
 حاکم سامان رسید جاگیر او به پسر محمد خان نقویض شد محمد شاه اگر چه بظاهر با اهل قلعه طریقۀ موافقت می سپرد اما
 جبت انتقام بدین منظور وقت فرصت میبود و سرور الملک دلی در قلعه نیز بر تنخی اطلاع یافته و در کین محمد شاه
 بود اتفاقاً در هشتم ماه محرم سده ثمان و شصتین و ثمانمائه سرور الملک و پسران میران حد و از وی بگریز و خدشش
 علم کرده بسر برده محمد شاه در آمدند محمد شاه همه وقت از خوف ایشان با جمیع کثیر از بنو افغانان استعجاب می بود و در
 را بهانجا کشیده پسران میران صدور را اسیر کرده پیش دربار سیاست کردند و بیعت خوالی کرد و بدین و از پلنگ
 شو و خاک از خون او لاله رنگ سده پال و حرا مختار آن دیگر متحصن شدند و جنگ پیش آمدند محمد شاه کمال الملک
 در شهر در آورد سده پال خانه خود را آتش زده زن و فرزندان خود را طعمۀ آتش گردانیده گشته شد حکم محمد شاه
 سید مارون کاکلور و کرم را که اسیر شده بودند به رانزدیک خطیر محمد شاه سیاست کردند ملک بهوشیار

و مبارک کو قوال را پیش در وازه لعل گردن زودن روز دیگر کمال الملک با بیست و یک سیر و نعل قاجار و نعل باغچه
بیعت تازه کرده با اتفاق عاتق خلاق و اورا بر تخت سلطنت نشانند کمال الملک منصب وزارت یافت
بکمال خان مخاطب گشت و ملک حسن را غازی الملک خطاب کرده ولایت امر و به و بداد و بدستور
سابق محقر داشت ملک الیاد لودی هیچ خطاب قبول ننموده به برادر خود خطاب دریا خانی گرفت
و ملک کویراج مبارک خانی را اقبالخان خطاب شد و ولایت حصار فیروزه بدستور سابق مقرر گشت
امرا با فعات و زیادتی مواجب ممتاز گشتند پس بزرگ سید سالم را مجلس عالی حید خان و پسر خود را
شجاع الملک و ملک صدده را علاء الملک خطاب داد و ملک رکن الدین نصیر الملک یافت و ملک شرق
حاجی شهنه دلی شد در ماه بیج الاول سنه مذکور محمد شاه بجانب ملتان غریت نمود و در منزل مبارک
اکثر امرا مثل حماد الملک اسلام خان و محمد خان و محمود خان بن نصر خان و یوسف خان او حد سے
واقبال خان و سائر ملازمان بخدمت رسیدند محمد خان مشایخ ملتان را زیاده کرده خانها را بملتان گذاشت
در سنه مذکور بدلی آمد و در سنه اربعین و ثمانه بجانب سامانه حرکت نموده فوجی بر سر شجاع کهو که فرستاد و ولایت
او را خراب کرده بدلی آمد در سنه احدی و اربعین و ثمانه خیر آوردند که بسبب ترو جماعت نیکاه و
ملتان غلغلست و نیز خبر رسید که سلطان ابراهیم شرع بعضی برگنات را متصرف گشت و راسی گوایر
و رایان دیگر دست انداز کشیده اند چون محمد شاه را عرق حیت و حرکت نیامد و مسایل غفلت
غالب گشت در هر سر سودای و در هر دل تمنای رسید آمد بیتی چو شانه باز ماند ز پر وای ملک چه بود هر سر
تمنای ملک بد بعضی امرای سلطان محمود و خلجی بادشاه مالوه را طلبیدند و در سنه اربع و ثمانه سلطان
محمود بدلی رسید محمد شاه فوجها آراسته پسر خود را بر و ن فرستاده ملک بهلول لودی را مقدم ساخت
سلطان محمود و خلجی هر دو پسر خود را سلطان غیاث الدین قدر خان را در برابر فرستاد و از صبح تا شام غیاث
و حیا بر پا بود و شب طرفین برشته در محل خود قرار گرفتند روز دیگر محمد شاه حرف صلح در میان آورد و درین
اثناء سلطان محمود و خبر رسانیدند که سلطان احمد گجراتی بجانب سند و می آید سلطان محمود فی الحال صلح
راضی شده مراجعت نمود و این صلح باعث زیادتی زبونی محمد شاه و در نظر ما و ولایت چون سلطان محمود
کوچ کرد ملک بهلول لودی تعاقب نموده پاره پرتال و اسباب گران بار را بغنیمت گرفته مراجعت کرد و بپشت
ملک بهلول محمد شاه خوشدل گشت با لطافت خیر وانه ریلند گردانیده ملک بهلول را فرزند خوانده سلطان محمد شاه
در سنه خمس و اربعین و ثمانه بجانب سامانه حرکت کرد ملک بهلول را ولایت دیالپور و لاهور از راسه
داشته بدفع حسرت کهو که فرستاد و خود بدلی مراجعت نمود و حسرت با ملک صلح کرده او را پونده سلطنت و بدلی

فرموده داد و ملک بهلول را به واسطی سلطنت در سر افتاده و در تمام جمیعت شد و از اطراف و جوانب افغانان را می طلبید و نگاه میداشت تا در اندک مدتی خلق کثیر بر او گرد آمد و خیلی بر گنات نواحی را متصرف شد و باندک سبب طاهری با سلطان محمد شاه مینا و مخالفت نماده با کمال اهت و استیلا بر سر دی رفت و مدتی تا محاصره نمود و بیکل مقصود مراجعت کرد و کار سلطنت محمد شاه روز بروز سستی پذیرفت و کار بجای رسید که امرای که بدست کرده بودند بلی بود و سر از اطاعت پیچیده و دم استقلال زدند و آخر الامر در سنه اربع و ثمانمائه سلطان محمد شاه و بیعت حیات سپرد و ایام سلطنت او ده سال و چند ماه بود و بیست و پنجین است آئین گردنده و در بدگلی همراهی از و گاه جو ریزه زوران امید و فدا شدن بود و چشم نواز از سها و استن بود و روزیست چون بوالوس همراه و نشان فانیست در جراد ذکر سلطان علاء الدین بن محمد شاه بن مبارک شاه بن خضر خان چون سلطان محمد شاه فوت کرد و امرا و ارکان دولت پسر او را سلطان علاء الدین خطاب کرده بر تخت سلطنت نشاندند ملک بهلول و سایر امرا بیعت کردند و در اندک زمانی ظاهر شد که سلطان علاء الدین از پدر بیست و دو کار سلطنت عاجز ترست سودای و داغ ملک بهلول قوی تر شد و بیعت چو میند که از اردو با نیست پنج خرومند نگذار و از دست گنج به سلطان علاء الدین در سنه خمسین و ثمانمائه جانب سامانه سواری کرد و در اثنای خبر آمد که باد شاه جو بنو بر قصد دلی می آید سلطان بسرعت مراجعت نموده بدلی آمد حسام خان که وزیر ممالک و نائب عیبت بود بعضی ساینده که بجز آواز و دروغ آمدن غنیم سلطان را مراجعت فرمودن لائق حال سلطنت نبود سلطان علاء الدین ازین سخن که مخالف طبیعت او بود در خنده آزرده خاطر گشت و در سنه احدی و خمسین و ثمانمائه بجانب بداون حرکت نمود و چون گاه آسجا تو قف کرده بدلی آمد جانها را کرد و بداون خوش کرده ام و بخوابم که همیشه در آسجا باشم حسام خان از روی اخلاص باز بعضی رسانید که دلی را گذاشتن بداون را تحکام ساختن صلاح دولت نیست سلطان ازین سخن بیشتر در خنده او را از خود جدا ساخته و در دلی گذاشت و هر دو برادر زن خود یکی را شخته شهر ساخت و دیگر بر امیر کوتی در دست نمودش چو تدبیر و سامان کار چندانست کشید آخر از روزگار و بانه در سنه ششی و خمسین و ثمانمائه جانب بداون غریمت کرد و در آسجا بعیش مشغول شده باندک ولایتی که در حکم او بود و قناعت نمود و بعد از مدتی میان هر دو برادر زن او که در دلی بود و باندک و بایک دیگر جنگ کرد و در یکی از آنها کشته شد و روز دوم مردم شهر با غوای حسام خان برادر دوم را بقصاص کشید و درین وقت سلطان بنی ارباب فتنه قصد قتل حمید خان نمود که او وزیر ملک بود و او قمر از نموده بشهر آمد و حسام خان شهر را متصرف شد و ملک بهلول را با سلطنت طلب داشت و تفصیل این اجمال در احوال ملک بهلول مذکور است انقصه ملک بهلول او دوی با جمیعت تمام بدلی آمده فالص گشت و بعد از چند روز جمعی از بهو اهلان

خود را بدین گناشته بجانب دنیا پور نهفت نموده در تمام اجتماع اشا گشت و بسلطان علاء الدین عیسی گشت کرد
که برای دولت خواهی سلطان تردد و میایم و خود را بنده سلطان می دانم که سلطان علاء الدین در جواب نوشت
که چون پدر من را پسر خوانده و مرا پسر و برک تر و دوست یک پرگنه بدو ان قناعت کرده سلطنت را به تو گذاشتم
بعیت بی در و سر نهاده و آند شد شش پرگامی که منای ملک بود بر آند ملک بهلول با فتح و اقبال روز افزون قبا
بادشاهی را بر قامت خود درست یافته کامیاب گشت و از دیبا پور بدلی آند بر تخت سلطنت جلوس نمود
سلطان بهلول خطاب یافت و از امرای سلطان علاء الدین آنرا که با او بودند و واجب ایشان متعز و مستقیم
مانند بعد چندی که سلطان علاء الدین حلت کرد و جهان بکام سلطان بهلول شد ایام سلطنت او هفت
سال و چنانچه بود بهیت سرانجام گیتی بدین است و پس در وفای نکوست با هیچ کس به ذکر سلطان
بهلول نویسنده از ثقات مرویست که ملک بهلول برادر زاد سلطان شه لودی است که اسلاخان
خطاب داشت و از امرای کبیر خضر خان و سلطان مبارک شاه بود و حکومت سهند میکرد و چون آثار
رشد و نبات در برادر زاد خود مشاهده می نمود و از این که فرزند پرورده در آخر عمر بقائم مقامی خود و وصیت کرد
در گذشت اسلاخان را پسر بی بود قطب خان نام او سرار ستا بخت ملک بهلول چید پیش سلطان محمد
رفت و سلطان محمد حاجی شدنی را که حسام خان خطاب داشت با لشکر بسیار بر سر ملک بهلول نمرستاد
در موضع کوه سبزه از مواضع پرگنه خضر آباد و سادهوره طرفین محاربه دست داد و حسام خان شکست یافته بدلی
رفت و ملک بهلول را قوت و کنت تمام حاصل گشت گویند روزی ملک بهلول در ابتدای حال با دو یار
خود بسیار رسیدن نام غریزی در اینجا بود ملک بهلول با اتفاق بر دو یار خود بخدمت آن بزرگ رفت
با و ب نشست و آن مجذوب زبان را اندک از شما کسی نیست که بادشاهی دلی بدو هزار تنگه بخر ملک بهلول
نیک از او ششصد تنگه در بهمان داشت بیرون آورد و پیش آن عزیز نهاد گفت زیاد ازین نذر ام آن غریز
قبول فرموده گفت که بادشاهی مبارک باشد بهر امانش تمسخر نموده است هزار کرد و در جواب گفت که از دو
حال بیرون نیست این قضیه اگر وقوع خواهد یافت پس سودا صفت کرده باشم اگر نخواهد شد نفی در و نشان
نمودن از اجر خالی نیست بهیت سالکان ره بهمت چو راوت بیست و نه ملک کا و س فریدون بگدا ر
بدین دین و اندک و بعضی تواریخ مذکور است که ملک بهلول تجارت می نمود و اهل نذر و ظاهرا بدی او تجارت
میکرد و بهند آمد و ش می نمود انقضه ملک بهلول با ملک فیروز عم خود و سایر اقربا و ولایت سهند را متصرف
شده قوت و استبداد تمام بهم رسانیده از سخن آن درویش که از صغر سن در خاطر داشت و اغوامی حسرت که او
که در صدر گذشت مرغ سلطنت در دماغ او پیفته نهاده طالب ملک شده بود بعد از فتح حسام خان ملک بهلول

غرض داشتی شهبان خوشبهای حاجی شهنشاهی و عقیدت و اخلاص خود بخیمت سلطان ارسال محمود در آن
 مذکور ساخت که اگر سلطان حاجی مذکور را بقتل رساند و منصب وزارت بحید خان دهد بنده فرمان برادر و
 خستگار باشم سلطان محمد بنیکر و تامل حسام خان را بقتل رساند و حمید خان را وزیر ساخت بمیت لابد ازین
 دشمنی میندیشد که بی وجه دوستدار کشید و دیوان از روی اخلاص پیش آمده ملازمت سلطان نمودند و
 بتازگی محال خاکیر ایشان مسلم ماند و بعد از آنکه ملک بهلول از جانب سلطان محمد با سلطان محمود دالو سے
 محاربه نموده خطاب خانخانی ممتاز گشت و بتدریج لودیان لاهور و دیالپور و سنام و حصار فیروزه و دیگر
 پرگنات را برادر تصرف شدند و چون کمال علی علیه و استیلا بهم رسانیدند و از گرفتن لاهور و دیالپور بیکم سلطان
 یکم و شده بودند و لودیان میخالفت برادر اخته بر سر سلطان محمد بدلی رفت بدلی سلطان را محاصره نموده
 چون گرفتن بدلی میسر نشد مراجعت نموده بر سر هند آمد و خود را بسلطان بهلول مخاطب کرده خطبه و کلمه
 را موقوف به تسخیر بدلی داشت و در محال سلطان محمد فوت شد و بعضی امر اذعیان ملک سلطان علاء الدین
 پسر او را بر تخت سلطنت اجلاس دادند بمیت زبلی ملک دوران سرور شیب پد ررفت و پای پسر
 در کیم پد درین وقت تمام هند لوک طوائف شد و دیوان را استیلا می تمام دست داده بود و احمد خان
 میواتی از مهر و نالاد و سرائی که متصل شهر بدلی است متصرف بود و دیوان ولایت سهند و لاهور را
 آپانی پت داشتند دریا خان لودی ولایت سبیل را ناگزیر خواجہ خضر که متصل شهر بدلی است حاکم بود
 عیسی خان ترکیچ کول را داشت قطب خان پسر حسن خان افغان حاکم بر بری بود و راسی پرتاب نصیب
 بهون گا نو و بیتالی و کینا را متصرف بود و بیانه در قبضه دارد و خان او خدی بود و سلطان علاء الدین شهر بدلی را
 با چند موضع داشت و باین ولایت بادشاهی میکرد و در گجرات و دکن و جنوب و بنگاله هر یک بادشاهی
 با استقلال بود و بار دوم سلطان بهلول جمیع نموده از سر هند بدلی آمد و حصار بدلی فتح شد و باز سهند
 رفت درین اثنا سلطان علاء الدین با قطب خان عیسی خان را می پرتاب باب تقویت حال خود مشورت کرد و ایشان
 و جواب گفتند که اگر سلطان حمید خان را مقید ساخته از منصب وزارت مغول ساز و ایام چیرگی را تصرف امر کرده
 و اصل خالصه سلیمان سلطان علاء الدین حمید خان را بمنزله بدلیت کسی کو تا بکلی گوید که از مرغان بستانچه تراخیز بدلی بود چه
 داری بستانچه پراورد و از بدلی کوچ کرده برانامه در قریب بارهه آمد قطب خان عیسی خان پرتاب از اینجا ملازمت نموده
 عرض کرد که چهل پرگنه داخل خالصه سلیمان بشرط آنکه حمید خان را بقتل رساند چون قبل ازین فتح خان پدر حمید خان ولایت
 راسی پرتاب اتاراج کرده زن او را تصرف کرده بود و بنا بر عداوت کینه سلطان از قتل حمید خان ترغیب نموده سلطان
 علاء الدین که کار سلطنت مناسبتر نداشت بی فکر و تامل بقتل حمید خان فرمان داد و درین وقت

برادر زن حمید خان و مخلصان دیگر او بهر جگہ کہ توانستند اور از قید خلاص گردید و فرار نمودند بدلی رفت
ملک محمد جمال کہ از جگہ نجابلان او بود از پی در آمدند بر سر خانہ حمید خان رسیدہ جنگ انداخت ملک محمد جمال
بفرخ تیر کشید و مردم بسیار حمید خان جمع گشتند و غوغای بالاشت حمید خان درون حرم سلطان در آمد و زن
و دختران و پسران سلطان نیز بہینہ از حصار تہر بیرون گرد و خراش و اسباب سلطنت را متصرف شد
سلطان علاء الدین از زبونی بخت انتقام را با امر و زور و فراگذاشتہ بواسطہ برسات در بادون توقف کرد
حمید خان فرصت یافت در فکر آن شد کہ دیگر بر ایجای سلطان علاء الدین برادر و سلطان محمود ششم
با و شاه جوہر چون خویش سلطان علاء الدین بود و طلبیدن او را مناسب ندید سلطان محمود با و شاه
ہند و دور بود و یان نزدیک ملک بہلول کہ در سہنہ بود و طلب داشت و ملک بہلول با جمیعت تمام بدلی
آمد و بعد از عہد و پیمان حمید خان کلید های حصار را بہ ملک بہلول داد و او در چند ہم ماہ بیج الاول سنہ
خمس و خمسین چنانما تہ بر سر ریگومت نشست سہ برین تخت فیروزہ صبح و شام چہ کی مہر و بخت جنبہ
بکام بد کس این بخت و این مہر با خود و نہر بد کجام دل از مملکت بر تہر و بد در وقت سلطان بہلول
نہ پسر بود و خواجہ باغیرید پسر بزرگ نظام خان کہ سلطان سکندر شاہ باریکشاہ مبارک خان عالم خان مشہور
بسلطان علاء الدین جمال خان میان یعقوب فتح خان میان موسی جلال خان و از امر و اقربا ہی جماعت
کس نبود قطب خان پسر اسلام خان لودی دریا خان لودی تا نا کر خان پسر دریا خان مبارک خان توخا
تا نا کر خان یوسف خیل عمر خان شروانی قطب خان پسر حسن خان افغان احمد خان میوانی یوسف جلوان
علیخان پسر یوسف خان جلوانی علیخان ترکچہ شیخ ابوسعید قرطی احمد خان تاجی خانخانان نوخانے
شہر خان وزیر خان خانخانان پسر احمد خان شروانے نننگ خان لشکر خان شہابخان و سپہ
مبارز خان بہرستم خان جونا خان پسر غازی ملک میان جمن پسر خانخانان بلنگی حسین خان و در
عما و الملک اقبال خان میان فرید میان معروف قرطی رامی پرتاپای کلین ہامی کران سلطان بہلول
بظاہر صلاح آراستہ بود و متابعت شریعت غراکمال تقید داشت در کل حال سلوک بر مسالک شریعہ
نمودہ و در داد و عدل مبالغہ فرمودی پیشتر اوقات بجلوس علما و صاحبیت فقر اکراندی و لغتہ حال
فقران و محتاجان واجب شناختی القصہ چون سلطان بہلول بدلی و رآمد حمید خان قوت کونیت
تام داشت بنا بر صلاح وقت با و ملازمین و ملائمت بسیار میکرد و بہر روز بسلام او میرفت یکروزے
مہمان حمید خان شد افغانان را موعظت شہاد مجلس حمید خان بعضی حرکتیکہ اغفل و مہم دور باشد
کفایت شمار اسہل پندار و در عیب ہمیت شا از دل او دور گرد و دوازشنا بخیر نباشد و قتیکیہ افغانان

در مجلس در آمدند و حرکت غریب کردند بعضی گفتش خود را در کمر بستند بعضی گفتند از لفظ با لایمی حمید خان
گذاشته حمید خان گفت این چرخ است گفتند از ملاحظه و در محافطت بنیامین بعد از زمانی افغانان حمید خان
گفتند که بیاطشما عجب رنکها دارد اگر یک گلم ازین بساط عنایت فرمایند کلاه و طلا قبیله بخت فرزندان خود
ساخته تخمه فرستم ما اهل عالم بدانند که ما را در خدمت حمید خان غرت و آبروی تمام هم رسیده حمید خان در جواب
تأخیر نموده گفت که قماشهای کثوب جنت این کار انعام بشما نایم چون خوانهای خوشبوی مجلس آوردند بعضی
افغانان چو را رسیدند و گلهارا خوردند و بعضی بیرون را و اگر ده چو را تنها خوردند چون دهن بسوخت بیرون را
از دست انداختند حمید خان از ملک بهلول پرسید که چرا چنین کردی گفت مردم روستا بی عقلند میان مردم
کم بوده اند و غر از خوردن و مردن نه می ندارند روز دیگر ملک بهلول همان حمید خان شد و عادت چنان بود
که وقتی که ملک بهلول بجان حمید خان می آمد محدود می چند تیرا می آمدند و اکثر مردم بیرون می استادند و این با
که همان شد افغانان با غوای ملک بهلول در بان رالت کرده بودند و آمدند و گفتند که ما نیز نوکر حمید خایم از
سلام او چرا محروم مانیم چون غوغا و شورش حمید خان از صورت حال پرسید گفتند افغانان ملک بهلول را
و شناسم کنان در آمدند و گفتند ما هم در رنگ ملک بهلول نوکران حمید خایم و اندرون در آمد با چرا و دنیا
و سلام نیکم حمید خان گفت بگذارید بدینت دگر زندگانی توقع ندارم که در حبیب و دامن دبی جای نشاء افغان
هجوم کرده در آمدند و پهلوی بنجر شکاری که در حمید خان ایستاده بودند و نفر ایستاده شدند درین اثنا طباطبا
لودی ریخار اربیل بر آورد و پیش حمید خان نهاده گفت مصلحت نیست که چند روز ترا در گوشه باید بود و بخت
حق نمک قصه جان تو نمی کنم حمید خان را مقید ساخته سپردند چون ملک بهلول دلی را بی مانع و محافطت
منتصرف شد خطبه و سکه بنام خود کرده سلطان بهلول ملقب گشت و سلطان علاء الدین نوشت که
چون من پرورده پدر شما تیم در معنی تو کالت شما کار سلطنت را که از دست رفته بود و رونق و رواج میدهد
نام ترا از خطبه نمی افکند سلطان در جواب نوشت که چون پدر من ترا فرزند گفته بود ترا بجای برادر بزرگ داشته
سلطنت تو گذاشته بیدارون فتاحت نمودم سلطان بهلول گلران و کامیاب شده
شروع در کار مملکت نمود و پدران سال بهیت سر انجام ولایت ملتان و آن نواحی نهضت نمود و امر
سلطان علاء الدین که از سلطنت بود و بان راضی نبودند سلطان محمود شرقی را از جونیو طلبیدند و در سه
نست و خمسین و ثمانه سلطان محمود بان که عظیم بدست آمده محاصر نمود و خواجہ بایزید پسر سلطان بهلول را
دیگر متحصن شد سلطان بهلول این خبر را شنیده از دیبا لپور مراجعت کرده بموضع نلیر که یازده کوهی
و نیست فرو آمد و لشکریان او دوبار شتر و گاو که از لشکر سلطان محمود بچرا گاه میرفت گرفته آوردند

سلطان محمود فتح خان بہلولی پسر اسامی بہلولی پسر فیصل بہلولی پسر سلطان بہلولی پسر نور الدین پسر فتح خان
 کجا زار و داند نہیلی کہ فتح خان بہلولی پسر فیصل بہلولی پسر سلطان بہلولی پسر نور الدین پسر فتح خان
 چو بہر سکار ساز باز داشت دریاخان لودے کہ با سلطان محمود و بہر سستہ بود
 و است تمام جنگ سیکڑ قطب خان اورا آواز لگد گفت کہ مادران و خواہران تو در قلیہ حصن اندر تیر لاف
 از جانب نہکانہ سبکی جنگ میکنی و خطا ناموس می نمائی دریاخان گفت من بہر دم تو را قلیہ حصن اندر تیر لاف
 ستون یا کرد و دریاخان بہر دگر وانیہ و پیر و گشتن دریاخان فتح خان بہر محبت خود و دگر و گشتن چون بہر
 برادر بری کرن رالفتح خان فیصل رسانیدہ لودی کرن سر فتح خان را جدا کردہ بخدمت سلطان بہلولی آورد
 سلطان محمود و افواج اقبال تاب نہا آوردہ جانب جہنم را جعت نمود بعد ازین سلطنت سلطان بہلولی
 استقامت گرفت قوت و عظمت تمام پیدا کرد و بہت ضبط ولایت و در حرکت آمد اول بیہوات رفت
 احمد خان مہوانی استقبال نمودہ اطاعت کرد سلطان بہت برگز از عرف او بر آوردہ باقی را با و گذشت
 و احمد خان مہوانی مبارک خان عم خود را دانی در خدمت سلطان مقرر کرد سلطان از بیہوات عقبضہ برن
 رفت دریاخان لودی حاکم سہیل پسر از راہ اطاعت و انقیاد پیش آمدہ بہت برگز و شکایت نمود سلطان بہلولی
 از اقبال لودی آمد لودی را بعضی خان بہر و سانی مقرر داشتہ و چون بہر ناما و رسید بہر سارک خان حاکم سہلیت
 بہر خدمت شتافت محال جا کہ او بہر خبر داد و بحین ولایت رای بر تاب حاکم بہون گا لوز را با و گذشتہ
 از اینجا بقلمہ رای پیری رفت قطب خان بن حسن خان حاکم لودی بہر محبت خود و در اندک مدت حصاری
 فتح شد و حاجان قطب خان را قول دادہ و پیش سلطان آوردہ محال جا کہ او را بہر سہل و آسودہ داشتہ از اینجا با و
 رفت حاکم انا و بہر اطاعت نمودہ و بہر وقت سلطان محمود شرفی باز بہر سلطان بہلولی آمدہ و رہو ادا و
 بہرول نمود و بہر اول افواج طردین مجاہد نمود و بہر دگر قطب خان و رای بر تاب صلح در میان آوردہ
 فرار دادند کہ انچہ در تصرف مبارکشادہ بادشاہ دلی بود سلطان بہلولی تعلق داشتہ داشت و انچہ در قبضہ
 سلطان ابراہیم بادشاہ جوہر بود در تصرف سلطان محمود داشت و در جنگ فتح خان بہر لودی کہ بہت تخریر
 فیل از سلطان محمود بہر دست سلطان بہلولی افتادہ بود آنہا را سلطان بہلولی و انیس فرستادہ و قرار دادند
 کہ سہیل آباد و دہاز بہر دست سلطان بہلولی از جو خان کہ از جانب سلطان محمود حاکم آنجا بود و بہر ازین
 سلطان محمود جوہر رفت و سلطان بہلولی سہیل و مقرر فرمان بجانب جوانان خان نوشت کہ از سہیل آباد
 رود و اطاعت کرد و سلطان بہلولی بہر سر آورد و جوانان کہ بہر سلطان بہلولی شہسوار رای کرن داد
 سلطان محمود ان خبر را شنیدہ بہر سلطان بہلولی شہسوار ادا و قطب خان و دریاخان لودی بہر شکر سلطان محمود

روندنا گاه اسب قطب خان بدری خورد و قطب خان از اسب افتاده و شکر سلطان محمود و او را جوینور
 فرستاد و هفت سال در بند ماند سلطان بهلول شاهزاده جلال و شاهزاده سکندر و عماد الملک را مقابل فرج سلطان
 محمود بدرای کران که در قلعه بود گذارسته خود و مقابل و محاربه سلطان محمود و درخت درین اثنا سلطان محمود
 بیمار شده رخت هستی برداشت لظم درین شیشه هم زهر و هم شکر است و گهی جانگر آگاه جان پرور است
 یکی را بسرافسر زهر بدیگی را زین تیغ بر سر بند و نه کیفش بموقع نه مهرین بجاست بدورین سپهرا دران پیونفا
 بی بی راجی مادر او با اتفاق امر شاهزاده بهیکس خان را بر سر سلطنت نشاند محمد شاه خطاب کرد میان هر دو
 با شاه صلح شد و عهد بستند که ولایت سلطان محمود در تصرف محمد شاه باشد و آنچه در قبض سلطان بهلول
 بود سلطان بهلول ارزانی باشد محمد شاه جوینور رفت و سلطان بهلول بدلی مراجعت کرد و فنی از روی
 دلی رسید شش خاتون خواهر قطب خان پیغام کرد و ام قطب خان در بند سلطان محمد شاه است سلطان
 قرار و آرام و خواب حرام است سلطان شاکر گشته از دهنکو مراجعت نموده بر سر محمد شاه رفت محمد شاه نیز از
 جوینور روان شد چون یثیمسار در سید شمسار و از ارزامی کران که از جانب سلطان بهلول حاکم بود گرفته
 بخونا خان و درای پرتاب که سابقا اتفاق داشته علیه محمد شاه را ملاحظه نموده با محمد شاه پیوست محمد شاه
 آمد سلطان در بریری که نزدیک سرستی بود نزول نمود و چند روز جنگ انداخت محمد شاه از سرستی فرمان بکوتل
 جوینور نوشت که برادر حمسخان و قطب خان پسر اسلام خان لودی را بقتل رساند کو تو ال عرضه داشت نموده که
 که بی بی راجی بنوعی محافظت هر دو نماید که برقتل ایشان قدرت نیست چون این نوشته محمد شاه رسید و الده
 را از جوینور طلب داشت که او را بحسن خان برادر او آشتی داد و پاره ولایت را بحسن خان بدی بی بی راجی
 از جوینور روان شد کو تو ال جوینور بموجب فرمان محمد شاه شاهزاده حسن خان را بقتل رسانید بی بی راجی
 حسن خان را قویج بجای آورده توقف نمود و پیش محمد شاه بنیاد محمد شاه بوالده نوشت که چون سایر شاهزاده های
 حال پیدا خواهند کرد خدمت والد و همه را یکبارگی تفریت بجای آورد محمد شاه با و شاه قمار خونریز بود و امر از و دریم
 و هراس بودند و زمی شاهزاده حسین خان برادر محمد شاه با اتفاق سلطان جلال خان اجدونی بعرض محمد
 رسانیدند که لشکر سلطان بهلول داعیه شب خون بر سر پادار و سی هزار سوار و سی هزار پیاده همراه گرفته نصیب
 گرفتن بر اعدا از لشکر محمد شاه جدا شده در کنار جبهه ایستادند سلطان بهلول را خبر آشتیده فوجی بمقابل ایشان
 تعیین کرد شاهزاده حسین خان خواست که شاهزاده جلال خان را همراه کرد و کس بطلب او فرستاد درین اثنا
 سلطان شگفت گفت توقف کردن مصلحت نیست جلال خان از دنبال خوابد رسید بجانب قنوج روان شد
 اتفاقا قنوج سلطان بهلول کرد و مقابل ایشان تعیین شده بود و آمد بجای ایشان ایستاده شد شاهزاده جلال خان

بموجب طلب حسین خان از لشکر محمد شاه برآمد جانب چتر روان شد فوج سلطان بهلول را پذیرا داشت که
 فوج شاهزاده حسین خان ست نزدیک آمد فوج سلطان بهلول جلال خان را گرفته پیش سلطان آوردند
 و او عرض قطب خان دانسته در بند کرد محمد شاه تاب مقاومت نیاورد و به جانب فوج رای می شد سلطان
 بهلول تا آب گنگ تعاقب نموده پاره سپاه بزرگال نینست گرفته مراجعت نمود وقتی که شاهزاده حسین خان
 در سه جنس فرخسین و شمانا می پیش بی بی راجی آمد یعنی والد و اعیان دولت شرقیه بر تخت سلطنت
 جلوس کرده سلطان حسین خان مخاطب گشت چنانچه در طبقه شرقیه تفصیل قلم زده کلک جواهر سلک شده
 و ملک مبارک گنگ ملک علی گجراتی و سایر اماران بر سر محمد شاه که کنار آب گنگ نزدیک گذر را بگریز آورده بود
 تعین فرمود چون لشکر سلطان حسین خان نزدیک رسید بعضی امارانیکه همراه محمد شاه بودند جدا شده آمدند محمد شاه
 با چند سوار گریخته در باغی که در آن لواحی بود درآمد و او را در آنجا محاصره کردند و بوقتی که دولت با و یار بود
 زره پیش تیرش نمود و او در درگاه که بخت نشسته بگریز نکرده و گشت گذر بر حریف محمد شاه چون در تیر قادرانند
 بود دست بد تیر و کمان کرد بی بی راجی با سلاح دار و دست آمده پیکان تیر را بر ترکش محمد شاه را دور کرده بود
 محمد شاه بر تیری را که دست کرد بی پیکان از ترکش برآمد آخر الامر بشمشیر در آمده چند کس را بکشت ناگاه تیر
 از دست مبارک گنگ بگلولی محمد شاه رسید و همان زخم از اسب افتاد و در گذشت و مادر گیتی نزار
 زاده کوراک گشت و دل منه بر این حال پیکر کش نیداد چون اجل فی شاه میزدند که دار و زر قصا و سلطنت
 نذر سرور و سرور ناید بکار و من گفتم شرق تا غرب جهان یکسر تراست و بی اجل خواهد استانید از تور و زور
 بعد از آن سلطان حسین با سلطان بهلول صلح کردند و عهد بستند که تا چهار سال هر کدام بر ولایت خود
 قانع باشند و راجی پرتاب که قبل ازین با محمد شاه یکی شده بود و بنا بر دلاسی قطب خان افغان با
 سلطان بهلول پیوست و وقتی که سلطان حسین از قنچ کوچ کرده کنار حوضی که آنرا هر سه میگویند فرود آمده
 قطب خان لودی را از نو چو طلبیده با سپ و خلعت و دیگر عنایت استیار بخشید با غرزد اگرام تمام
 پیش سلطان بهلول فرستاد و سلطان بهلول نیز شاهزاده جلال خان را بتعلیم و ذکریم و انعامات خوش
 ساخته بخدمت سلطان رخصت کرد و بعد از چند گاه سلطان بهلول جانب شمس آباد عزیمت نمود و شمس آباد
 از تصرف جو نا خان بر آورده برای کرن داد در آنجا بر سنگه رای پسر رای پرتاب سلطان بهلول المانست
 نمود قبل ازین رای پرتاب یک تیره که در آن روز گار بنزل علم سرور میبوده است و یک نقاره از دریا خان
 بنور گرفته بود و دریا خان از روی انتقام هر سنگه پسر او را با ستواب قطب خان بقتل رسانید درین اثناء
 قطب خان پسر حسین خان و مبارز خان بهبه و رای پرتاب با سلطان حسین شرقی موافق شدند سلطان بهلول

قوت متقا دست نماز و مراجعت نموده بدلی آمد و بعد از چند روز سلطان بملول بواسطه انتظام مہام
پنجاب و بی جا حکم سلطان غنیمت ملتانی نموده قطب خان لودی و خانجہان را بر نیابت خود بدلی کرد و بخت
سلطان بملول بہنود در راہ بود کہ خبر رسانیدند کہ سلطان حسین ابالشکر بای آراستہ و فیضان کوہیکہ غنیمت
بدلی نموده می آید سلطان بملول بہرعت مراجعت نموده بدلی آمد و بواسطہ استقبال غنیمت رفعتہ و چند وار بملول آمد
تا بہفت روز از قوچ طرفین بجا رہد گذرانیدند و درین اثنا احمد خان سیوانی و سر شتم خان حاکم کول سلطان حسین
پہنودتہ و تا بارخان لودی با سلطان بملول موافقت نمود و بعد از آن کہ مہر کجائی قتل باطلتای کشید
بسی اعیان دولت قرار یافت کہ تا سہ سال بہر و باد شہ بدلایت خود تا پنج نوہ ہمہ یک نیکند بعد از صلح سلطان
حسین آناوہ را محاصرہ کرد و سلطان بملول بدلی آمد و سہ سال اقامت نمود و بعد از انجام ملک و پیشکر
پرداخت درین بنیان سلطان بملول بر بزرگ احمد خان سیوانی کہ قبیل ازین سلطان حسین موافقت نموده بود
رفت و چون بمسوات رسید احمد خان را خانجہان کہ از امر ای بزرگ سلطان حسین بود و از اسباب نمود و بخت
آورد و درین وقت احمد خان ہر نو سخنان جلوانی حاکم سیلہ در میان خطبہ بنام سلطان حسین خواند چون بدست
سہ سال منتقصی شدہ بود سلطان حسین بایک لک سوار و کثیر از قبیل متوجہ بدلی شد و سلطان بملول از بدلی سربازہ ہر دین
قصبہ متوارہ مقابلہ نمود و خانجہان در میان آمدہ طرفین صلح داد و بعد از صلح حسین بایا کرد و رفتہ تا بہت
ہنود و سلطان بملول بدلی آید و بعد از آنکہ بدت با سلطان حسین بر سر سلطان بملول رفت سلطان بملول
از بدلی بر آیدہ نزد یک را لشکر چند روز طرفین را مقابلہ شد و چند مرتبہ از قوچ را محاصرہ کرد و از آخر صلح انجامید
سلطان حسین بجانب آناوہ رفت و سلطان بملول بدلی مراجعت کرد و در وقت با سلطان حسین بی
راجی در آناوہ و برگزشت کلیان بل سیرای کرنگہ را بگرہ و قبیل جان بودی کہ از چند وار بملول لیا
رفتہ بودند پیش سلطان حسین آناوہ چون قطب خان سلطان حسین را با سلطان بملول در مقام ہر قاض
ایاقت بنیاد خوش آمد کردہ گفت کہ بملول از مرہ نوکران شماست اورا دم براری نہ ہر سہ و من تا بدلی
بتصرف شما در پارہم قرار خواہم گرفت و ملاقات لجنیل از سلطان حسین خصمت کردہ بخت بدست سلطان بملول
آمد و گفت کہ بخیلہ و تیر سیر دست سلطان حسین خلاص شدہ ام اورا در محاصرت با شما اسخ یا قسم شما در
کار خود بایز بود و درین اثنا سلطان علاء الدین در بدوان در گذشت سلطان حسین از آناوہ بہیت تعزیت
بدوان آمد و بعد از مرگ تم تعزیت بدوان را بر سر سلطان علاء الدین تعز وادہ متصرف شما این بی مرونی را
سجود داشتہ و از بجانب سبل رفت و مبارک خان سپہ تارخان حاکم سبل را مقید کردہ بباران فرست
و خود با لشکر غنیمت و کثیر از قبیل بدلی آمدہ در ماہ و پنج سہد ثلث و ثمانین و ثمانہ کتا را بجا بخت کرد کہ نہ نول

نمود سلطان بهلول حسین خان پسر خانجامیرت روان کرد خود از سرحد بهلی آمد و وطنین را مدتی بهماره کار کرد
 گذشت شرقیه از روی کثرت و اہست کمال غلبه داشتند آخر الامر قطب خان کس پیش سلطان حسین
 فرستاده پیغام داد که من بندہ احسانی بی بی راجی ام وقتی که در جنوبو مجبوس بودم انواع احسان و جنتی
 من از ان عقیقه بظہور آمدہ حالیا صلح درانت که با سلطان بهلول صلح کرده مرا جنت فریاد و ولایت طاق
 آب گنگ تعلق بشمار داشته باشد و آنچه اینطرف گنگ ست سلطان بهلول گذارند نظردین راضی شدہ
 نزاع برطرف ساختند سلطان حسین با عمو صلح برمال را گذاشتہ کوچ کرد سلطان بهلول وقت یافتن
 کردہ برمال لشکر سلطان حسین را تاراج نمود و بارہ از خزائن و اسبابی کہ بر اسپان و فیلان بار کردہ بود و دیگر
 سلطان بهلول قتاد و اچیل امرای نامدار لشکر سلطان حسین مثل قتلخان وزیر کہ اعلم العلمای وقت خود
 بود و او تہو نایب عرض داشتال ایشان ایرشند قتلخان را رنج کردہ قطب خان لودے سپردند
 و سلطان بهلول تقاب نمودہ بعضی برگنات سلطان حسین مثل قصبہ گنبل و قبالی و شمس آباد و سیکتہ
 کول و مارہرہ و جلالی را متصرف شدہ در ہر گنہ شقدار لغین کرد و چون تقاب از حد گذشت سلطان حسین
 برگشتہ نزدیک موضع آرام بخوار اعمال بربری بنقابہ و مقاتلہ ایستاد و آخر بصلح قرار گرفت مشروط آنکہ سلطان حسین
 و سلطان بهلول بولایت خود و حدود قدیم قانع بودہ باشند بعد از صلح سلطان حسین بہر بری رفتہ
 و سلطان بهلول در موضع ہر ہا موآمد و بہ از بدنی باز سلطان حسین جمیت نمودہ بہر بری سلطان بهلول آمد
 و در نواحی موضع سونہا محار بہ سخت افتاد و سلطان حسین باز نہایت یافت قطعہ چوخت سست بود
 از کمان سخت چہ سو و چہ سخت کار کند و صفت صفا خدنگ و بسا سپاہ قوی دل کہ گاہ پستی سخت
 زخو زو یا سپاہی شکست خوردہ چنگ و داسوال بقیاس بدست لودیان درآمدہ باعث ازدواد
 قوت و کثرت سلطان بهلول شد سلطان حسین باز بہر بری رفت و سلطان بهلول قریب موضع دہان
 فرو دادہ درین اثنا خبر فوت خانجہان کرد و بدلی بود سلطان بهلول رسید سلطان پسر اورا خانجہان خطاب
 کردہ جای پدر با و مسلم داشت و از انجا بر سر سلطان حسین بہر بری آمدہ بعد از محار بہ و مقاتلہ بفتح و غیرہ
 اختصاص یافت در وقت فرار و مجبور آب خون چندی از عیال و فرزندان سلطان حسین غرق
 بحر فنا شدند و سلطان حسین بجانب گوالیر میرفت در نواحی ہنگامت طاقتہ بہدوریہ در اردوی او
 دست انداز و غارت کردند و چون بگوالیر رسید رای کیرت شکہ را چہ گوالیر اطاعت نمودہ جا و مانہ
 سلوک کرد و چند لک تنگہ نقد و چند خیمہ و سہار پرودہ و چند اسب فیل و شتر و بیشکس گذرانیدہ در زمرد و طلا
 منتظم شد و فوجی بہرہ سلطان حسین نمودہ تا کاپی متابعت کرد در خلال این احوال سلطان بهلول بقصد

انا و رفت ابراهیم خان برادر سلطان حسین و هیبت خان عرف ملک کرد را و انا و محسن شده تا سرور
 جنگ کرد و آخر امان خواسته انا و در اسیر و در سلطان بهلول انا و را به ابراهیم خان پسر مبارک خان فرستاد
 داد و چون پسر گنجه را از ولایت انا و به موجب رای داند و عطا کرده باشد که گران بر سر سلطان حسین رفت و چون
 بموضع راکا نو از توابع کالیپی رسید سلطان حسین نیز از کالیپی بمقابله شتافت و مدت چند ماه طغیان بمحارب
 گذشت درین اثنا رای ملوک چند حاکم ولایت بکسر خجست سلطان بهلول آمده سلطان را از جایگاه پایاب
 بود گذارند سلطان حسین تاب مقاومت نیاورد و ولایت بته رفت سه شیر که خورده سیلی پیر خجست بر زده بار
 و گرفتار نگیرد بر ابرش و باز یک صید از کف شاهین بردن کند و زن انیس بصد گاه شمار و کبوترش و راجه بته
 استقبال نموده ملوک آدیسانه کرد و چند ملک تنگه با چند اسب و چند فیل پیشکش گذارند و فوج همراه کرده
 تا چون متتابع نمود بعد از آن سلطان بهلول لوامی غریمت برافراخته متوجه جوینور شد و چون نزدیک
 رسید سلطان حسین جوینور را گذاشته از راه بهراج بقتوج رفت سلطان بهلول نیز بجانب قنوج حرکت کرد
 که از آب رهنب حقایقه نمود و بعد از جنگ و کارزار بهیمت که طبعی سلطان حسین شده بود بفیل آمد و چشم
 اسباب سلطنت او بدست لودیان افتاد و حرم محترم او بی بی خوند که دختر سلطان علاء الدین بهیره
 خضر خان بود گرفتار شد و سلطان بهلول به صلاح و عفت محافظت آن حقیقه مینمود و بعد از چند گاه که با
 سلطان بهلول متوجه خجست و ولایت جوینور شد بی بی خوند اجماع خود را خلاص کرده بشهر رسانیده و درین شهر
 سلطان بهلول جوینور را متصرف شده بمبارک خان لودخانی داد و بعضی اهراد دیگر را مثل قطب خان
 لودی و خانجهان و امثال آن در منصبه محبوس گذاشته جانب بد او رفت سلطان حسین فرصت
 یافته با جمیع تمام جوینور آمد و امر سلطان بهلول جوینور را گذاشته پیش قطب خان محبوس رفتند و در اینجا
 نیز استقامت نموده با سلطان حسین از راه اخلاص در آمده سخنان دلخواهانه در میان آورده تا رسیدن
 کوکب بدار گذارند و سلطان بهلول زبونی لشکر خود را که همراه قطب خان لودی بود معلوم نمود و بار یک شاه
 پسر خود را بعد از ایشان فرستاده خود هم از دنبال متوجه جوینور شد سلطان حسین تاب مقاومت نیاورد
 بهبار رفت و چون سلطان بهلول بقصبت بلدی رسید خبر وفات قطب خان لودی شنید چند روز ببلوازم
 تغیرت پرداخته جوینور رفت و بار یک شاه را بر تخت سلطنت شرقیه نشاند و در اینجا گذاشت و خود بولایت
 کالیپی غریمت نمود کالیپی را با عظیم سوادان پسر شاهزاده خواج بایزید داده از راه چند واریه ببلو فرستاد رای ملوک
 را استقبال آمده چندین من طلا پیشکش نموده داخل دولت خوانان شد چون سلطان بهلول نزدیک
 پسر گنجه باری آمد قباخان حاکم باری لوازم خدمتگاری بتقدیم رسانیده در ملک نوکران انتظام یافت و نیز

چندین طلائع شمشیر گذرانید باری بابا و مقرر داشت و از انجا بجانب البنور که از توابع رتبه و دست فرستاده
شده و ولایت البنور را تاج کرده باغات و زراعات آنجا را خراب ساخته بدلی آمده قرار گرفت و بعد از
چند روز بمحض رفیر و زهر رفت و چند ماه در انجا اقامت نموده بدلی آمد و بعد از چند ماه جانب گوالیر حرکت
کرد از اجمان حاکم گوالیر از راه انقیاد پیش آمده بهشتاد و یک تنگه شمشیر گذرانید گوالیر بابا و مقرر داشته
از انجا باناوه آمد و اناوه از سکت سنگه سپرای داند و تغییر داده مراجعت نمود و در انجا راه بیمار شد و نزدیک
موضع بلاولی اجمال برگشته سکت در سه اربع و تسعین ثمانه دفات یافت مدت سلطنت او سه
و هشت سال و هشتاد و هشت روز بود قطعه گرافر سیاه است و در پوزال چه باید ز دست اجل گشت
بجاییکه ساقی مقرر نموده محالست چیزی بمردی فرود اگر باد شاه دست و در خر فروش چه رساند اجل صوت
مرگش بگوش و قطعه تاریخی بهشت صد و نود و چهار رفت از عالم و خدیو ملک ستان و جهان کشا بهلول
بر تن ملک ستان بود و یک دفع اجل و بود بحال بیشتر و خنجر منصفول و این قطعه در تاریخ فوت او گفته بود
لودی چون سلطان بهلول و ولایت حیات بقا بضر ارواح سپرد و شاهزاده نظام خان در دلی بود و دست
از یاد استعاره کرده در قصبه جلالی خود را بنا بوقت سلطان بهلول رسانید و نقش پیرا بدلی فرستاده
بایقاف خانبهان و خانخانان قزلباش و سایر امرای بزرگوار روز جمعه هجدهم شعبان سنه اربع و تسعین ثمانه
قریب قصبه جلالی بر بالای بلندی که کنار آب سیاه واقع است و از آنکو شک سلطان فیروز میگوید بر سر
سلطنت جلوس نموده و مخاطب سلطان سکنه گشت و چون هفت سوره به نیتی نقاب و عیان کرد
رو از افق آفتاب و سمن ریخت لیکن شگفت ارغوان و بنوبت رسید هر گل از بوستان و سلطان بهلول
در آنوقت شش پسر داشت ابراهیم خان جلالی و اسماعیل خان حسین خان محمود خان و نظام خان عظیم هایلون و از ان
نامی تنجیه و سه کس بودند خانبهان بن خانبهان لودی احمد خان پسر خانبهان بن خانبهان مبارک خان
نوخانی محمود خان لودی عیسی خان تانار خان لودی خانبهانان شیخزاده محمد قزلباش خان خانان نوخاسنه
عظیم هایلون شروانی دریا خان پسر مبارک خان نوخاسنه نائب بهار عالم خان لودی جلال خان پسر محمود خان
لودی نائب کاپی شیر خان لودی مبارک خان لودی موسی خیل احمد خان پسر مبارک خان لودی عماد پسر
خانخانان قزلباش شروانی بهیک خان پسر عالم خان لودی حاکم اناوه ابراهیم خان شروانی محمد شاه لودی
بابر خان شروانی حسین قزلباش سارن سلیمان قزلباش پسر دهم خانخانان قزلباش عید خان لودی پسر
مبارک خان لودی اسماعیل خان نوخاسنه تانار خان قزلباش عثمان قزلباش شیخزاده محمد پسر عماد قزلباش شیخ جمال
عثمان شیخ احمد قزلباش آدم لودی حسین برادر آدم لودی کبیر خان لودی نصیر خان لودی غازی خان لودی تانار خان

حاکم جتہ مولانا حسن کنبو حجاب خاص محمد الدین حجاب خاص شیخ عمر حجاب خاص شیخ ابراہیم حجاب خاص مقبل
حجاب خاص قاضی عبدالواحد پسر طبر کاظمی حجاب خاص خواص خان بہودہ پسر خواص خان خواجہ نصر الدین مبارک خان
اقبال خان حاکم قصبہ باری خواجہ صغر پسر قوام حاکم دہلی شیر خان برادر مبارک خان نوحانی عماد الملک متعلق
دریایان نوحانی کہ میر عدل بود و با چند گاہ سکندر سلطان بجانب پراگندہ پاری نعمیت نمود عالم خان برادر سلطان
سکندر در حصار پری و چند وار چند روز تحصیل شد و در آخر گرنیمہ پیش علی سی خان بن تانار خان لودی در بیتیالی
ولایت پری بجان خانان نوحانی مقرر شد و سلطان با مادہ فتنہ ہفت ماہ آنجا گذرانید عالم خان را بجان
خود آورده از اعظم ہالیون جدا کردہ ولایت اٹا دہ را با و داد و اسماعیل خان نوحانی را بہت صلہ پش پراگندہ
بادشاہ جوینور فرستادہ خود بر عیسی حاکم بیتیالی رفت عیسی خان بعد از مقابلہ و مقاتلہ جمعی و مجروح گشت و از خزانہ
عجز اطاعت نمودہ ایل شد و بہمان جراحات فوت کرد و رای کینس کہ موافق باریک شاہ بود آمدہ با سلطان پور
اقتلع بیتیالی با و مقرر فرمود بر باریک شاہ رفت باریک شاہ از جوینور بفرج آمد و طرفین را مقابلہ دست داد
و او بعد از کارزار و محاربہ مبارک خان گرفتار شد و باریک شاہ شکست یافتہ بہ او رفت سلطان انخاب
کردہ محاصرہ نمود باریک شاہ از روی عجز و انکسار اطاعت نمود و سلطان او را نوازش کردہ خوشدل ساخت و
ہمراہ گرفتہ جوینور برودہ بدست و سابق بخت شرقیہ نشانہا پر گنات ولایت جوینور را با امرای خود تقسیم نمود و
حکام از خود گذاشت و در خدمت او متمدان گماشت و از انجا بکوتلہ و کاپلی آمدہ کاپلی را از اعظم ہالیون پسر
شاہزادہ خواجہ بایزید تغیر دادہ محمد خان لودی مقرر فرمود و از انجا بجتہ آمدہ و تانار خان حاکم جتہہ لوازم
انقیاد و دولخواہی بتقدیم رسانید جتہہ را با و مقرر داشتہ جانب قلعہ کوہی حرکت نمودہ خواجہ محمد قرطی را
با خلعت خاص پیش راجہ مان بگواہ فرستاد و راجہ مان نیز از روی طاعت پیش آمدہ برادر زادہ خود را بخدمت
فرستاد و او تا بیانہ متابعت سلطان نمود و شرف حاکم پیاہ پسر احمد جلوساے نیز از راہ انقیاد پیش آمدہ
سلطان فرمود کہ بیانہ را بگزار تا عوض آن جلیہ و چند وار و مارہرہ و سکیٹہ دادہ شود سلطان شرف عمر خان
سروانی را ہمرہ گرفتہ بیانہ آمد تا کلید نامی قلعہ سپار چون بیانہ درآمدہ نقص عہد نمودہ قلعہ را حکم سخت
سلطان سکندر با گروہ آمد و بیست خان جلوانی کہ از نواح سلطان شرف بود و در قلعہ اگر تحصیل شد سلطان
چندی از امرابر سر اگرہ گذاشتہ خود باز بہ بیانہ رفت و در محاصرہ مبالغہ بکار داشت چون کار بر
سلطان شرف تنگ شد از روی عجز امان خواست و در سنہ سبع و شصین و ثمانائہ بیانہ فتح شد و ولایت
بیانہ بر خاتمان قرطی مقرر گشت و سلطان شرف را خراج فرمود و او بگواہی رفت و سلطان بدہلے
حاجت کرد و بست و چہار روز در دہلی توقف کرد و درین اثنا خبر رسید کہ زمینداران ولایت جوینور و

بجکوتیان و دیگر مردم قریب یک لک پیادہ و سوار جمع شدہ مبارکخانہ بجان ساختند و سیرخان برادر مبارکخان
 بشہادت رسید و مبارکخان درگذر جوسی بیاک کہ الاآن در انجا ستر الگیا و آبادان ستد و از بنا پای حضرت
 خلیفہ انکی ست از آب گنگ میگشت کہ بدست ملاحان گرفتار شدین حال رای نهند راحہ تہم خضرار شدہ
 مبارکخان رایسر ساخت بار یک شاہ غلبہ انطاقلہ را دریافتہ از حوینور بدیاد پیش محمد قرملی کہ کجا لایملا شہادت
 داشت آمد بار سلطان سکندر در سنہ سبع و تلعین ثمانتہ با بجانب غریت فرمود و چون از آب گنگ گذشتہ بدیاد رسید
 بار یک شاہ با جمیع امرانچہ دست پیوست و بالثقافت و عنایات ممتاز گشت کار مابست و بدیاد آن سلطان را
 بہیل مبارکخان نوخانی را از قید گذاشتہ بخدمت فرستاد و سلطان از انجا بلکہ آمد در انجا زمیندار بسیار جمع نمود و بقابلہ
 ایستادہ کارزار نمود و عاقبت شکست خورد و حلق تیغ گشتہ منصرف شد و ضمیمت بسیار بدست لشکران سلطان
 افتادہ سلطان بچونور رفتہ و دیگر بار بارکشادہ را در چونو گذاشتہ مراجعت کرد و در لواحی او دہ قریب یکماہ بسیر و شکار
 گذرانیدہ چون بلکہ رسید خبر آوردند کہ بارکشادہ از غلبہ زمینداران کہ باو متفق شدہ اند در حوینور نمی تواند بود سلطان فرمود
 کہ محمد قرملی و اعظم مایون و خانخانان نوخانی از راہ او دہ و مبارکخان از راہ اگرہ بچونور رفتہ بارکشادہ را متقیہ ساختہ
 بخدمت سلطان بفرستند ایشان حسب الحکم بچونور رفتہ بار یک شاہ را گرفتہ بستہ کردہ بخدمت سلطان
 فرستادند چون بارکشادہ را پس سلطان آوردند اورا بہ بیت خان و عمرخان سردانی سیر خود از لواحی جوچہ
 بجانب قلعہ چنار غریت نمود و بعضی امرای سلطان حسین شرتی کہ در انجا بود ند جبک کردہ شکست یافتہ در
 قائمہ آمدند چون قلعہ محکم بود سلطان بجاہرہ نیرداختہ بجانب کنتت کہ از مضافات تہم بہت رفت از بہیل
 راہہ انجا استقبال نمودہ اطاعت کرد سلطان کنتت را با و مقرر داشتہ بجانب ایریل نہضت نمود
 دین اشارای بہیل متوہم شدہ استاب و چشم خود را گذاشتہ بجانب تہم قرار نمود سلطان تمام اموال و ہم
 پیش او فرستاد و چون سلطان بہ ایریل رسید دست بتاراج دراز کرد باغات و عمارات خراب ساختہ از
 راہ کرہ بدیاد گرفت و منکوہ شیرخان برادر مبارکخان نوخانی را اورا جبالہ خود آور دہ بشہشاہ و آمدہ بشہشاہ
 انجا اقامت نمودہ بہیل رفت و از بہیل باز بجانب شہسآباد توجہ فرمود در انجا راہ قریہ بدیاد ناکل را کہ
 و ماوای تہمردان بود قتل و قمار کرد تہمردان آمنوخ گرنجیہ دزد و مروج وزیر آباد و خریدند وزیر آباد را تہمردان
 فرمودہ بشہسآباد آمدہ ہر سات را گذرانیدہ در سنہ تسع مایہ لغریت ولایت تہم جبت گوشمالی را حہیل
 نہضت نمودہ در انجا راہ مواضع تہمردان ہزارت میر رسید و قتل و بدلیل می آمد چون کہارن کہانی رسید
 در انجا باز سنگ لہر را چہ جبک شد در سنہ گہریت خوردہ کہانی را گذاشتہ بجانب تہم کہ گشت چون سلطان
 بہ تہم رسید را چہ تہم بجانب موضع سرک فرار نمودہ در انجا راہ فوت کرد سلطان از سرک بجانب سندہ از اعمال تہم

حرکت نمود چون آنجا رسید ایوان و کونایانک و دروغن گران شد سلطان از اینجا بجهنم رفت و اسبانی که
در آن سفر به تبه محنت کشیده بودند اکثری تلف شد و چنانچه هر که صد اسب در پایگاه داشت نود و پنج قانع
گشت رای گهمی چند پسر رای بهیل و سایر زمینداران سلطان حسین نوشته که در لشکر سلطان سکندر اسب
نمانده و براق تلف شده و حصیت قیمت است سلطان حسین جمعیت نموده با ضرر نخیل از بهار بر سلطان
سکندر آمد سلطان بگذر گفت از آب گنگ گذشت به چهار رسید و از اینجا به بنارس آمد و خانانان را پیش
سایا پهن پسر رای بهیل فرستاد که او را دلاسا کرده بیار و در آن وقت لشکر سلطان حسین مرده کرده
بنارس بود سلطان سکندر بر جمعیت پسر سلطان حسین رفت و در اثنا راه تنالیا من بخامت رسید بعد از
مقابل جنگ حقت اتفاق افتاد و سلطان حسین بر جمعیت یافت و لایست به تبه رفت سلطان سکندر از دو
گذشت به بایک لک سوار قاقب سلطان حسین نمود و در اثنا راه معلوم شد که سلطان حسین بهار
است بعد از روز سلطان برگشته بار و طمع شده متوجه بهار گشت سلطان حسین ملک کند و در اوجزار بهار
گذشته خود بحیل گانو از توابع لکنوتی رفت سلطان سکندر از منزل دیو بار بر سر ملک کند و فوج تعیین کرد
ملک کند و گر جمعیت و بهار بدست گماشتگان اسکندری آمد محبت خان با چندی از امرادر بهار گذارشته پیش
آمد و خانانان و خانانان را بر سر تنال وارد و گذارشته بجانب تبه متوجه شد رای تبه استعجال نموده
اطاعت کرد و چند لک تنگه بر سر رای تبه متخرج قرار داده مبارکخان نوخانی را بجمت تحویل آن گذارشته
باز بدر ویش پور لشکرگاه آمد و در شانزدهم شوال سنه احدى و ستامه فاجهتان وفات یافت احمد خان پسر
کلان ادر از خطاب اعظم مایون اعتبار بخشید بعد از آن زیارت شیخ شریف سیم قدس سره به بهار رفته فقیر
سنا کین آنجا را خوشوقت ساخته باز بدر ویش پور آمد و از اینجا به سلطان علاءالدین بادشاه بنگال روان
و چون به قلعینوار اعمال بهار رسید سلطان علاءالدین پسر خود و انبال را با استقبال فرستاد سلطان سکندر
و محمود خان لودی و مبارکخان نوخانی را از تبه طرف بمقابل و آن ساخت و در موضع باره طرفین بکمرید
و بایکدیگر سخن صلح در میان آوردند و قرار یافت که سلطان سکندر ولایت سلطان علاءالدین دخل نکند
و همچنین سلطان علاءالدین ولایت سلطان سکندر را فرامحت رساند و مخالفان او را پناه ندهد بعد از
صلح محمود خان و مبارکخان نوخانی را جمعت نمودند و در قصبه تبه از توابع بهار مبارکخان فوت شد سلطان
سکندر از قلعینوار بدر ویش پور آمد و چند ماه توقف فرمود و ولایت با اعظم مایون مقرر شد و ولایت بهار
دریا خان پسر مبارکخان نوخانی یافت درین اثنا عسرت غله شد و بنا بر فرا بهیت خلان ترکوه غله را در کل
قلعه خود بخشید و فرامین منع ترکوه صادر نمود و از آن روز باز ترکوه غله بر طرف شد و در وقت سلطان بقصبه

شمارن آمد بعضی پرگنائت حوالی تاران کہ در تصرف زمینداران بود و تیرہ دودہ بجای کہ مردم خود مقرر کردہ و از انجا از رازہ
 ہلیکیم چون پورا آمد و شش ماہ در انجا اقامت نمودہ و جانب پتہ اقامت فرمود و نقل بہت کہ سلطان از سالیان
 رای پتہ و تصرف لیبیدہ بود و او را واپا آورد و سلطان بہت انتقام در سندانج و تسما تہ جانب پتہ غریت کرد چون
 یہ پتہ رسید دست تیاراج بر آوردہ از ابوالی اشترکذاشت چون بقلعہ ماہ ہو کر کہ حکم ترین قلاع آن ولایت حاکم
 نشین است رسید جو انان مردانہ جلا و تہا نمودند و بواسطہ استحکام قلعہ سلطان انانجا جو پور فرست و چند روز
 از انجا اقامت نمودہ پورا بہت امور ملکیت متعلق نمود و درین اثنا حساب مبارکخان جو جی خیل بود
 کہ در زمین قید کردن باریکشاہ چون پورا حوالہ او کردہ بودند در میان شد مبارکخان ہر چند خواست کہ لطافت الحیل
 گذارد و خوانین را شیع آورد و فائدہ نکرد و حکم شد کہ از حاصل چند سال امواف بہت سلطان تحصیل
 نمایند اتفاقاً در ان ایام سلطان بچوگان بازی برآمد و راندا چوگان بافتن چوگان سلیمان پسر دیاخان سروا
 بچوگان بہت خان خوردہ و سلیمان شکست میاں ایشان بر سر این منافستہ رفت و بخش شد و خضر برادر سلیمان
 بہت انتقام برابر خود قصد چوگان بر سر بہت خان زد و شور و غوغا برخواست محمودان خانمانان بہت خان
 لشکریں دادہ بمزمل بردند سلطان از میدان برآمدہ بدرون محل رفت و بعد از چہار روز باز بچوگان سوار شد و
 اثنا بارہ بخش خان نامی از اقربای بہت خان غضبناک شد و بدو چون خضر برادر سلیمان را دید چوگان بر سر لو
 زو و شش خان را بفرمودہ سلطان لیت بسا کر زد و سلطان گریشتہ بمحل درآمد و بعد ازین برامرا بوظنہ شد بعضی
 امرار کہ خلص دولت خواہ شناختہ بود پاسانی تعین کرد و امرای مسلح شدہ ہر شب پاس میداشتند و درین ضمن
 در مقام بکو و لہر شدند و بہت دو دوسل از سرداران اتفاق نمودہ شاہزادہ فرخ خان بن سلطان بہلول را بر
 قصد سلطنت تہ کیا کہ زندہ و سوگند و عہد و ریمان آوردہ و بعد فتنہ و فساد نمودند شاہزادہ این راز را ز شیخ طاہر و
 مادر خود افشا نمودہ مذکورہ اسامی باندیشان ظاہر ساخت شیخ مذکور را در شش اورا نصیحت کردہ قرار دادند کہ ان تذکرہ
 پیش ننگند و بفرستادن فرستادن یعنی پاک سازند و شاہزادہ چنان کہ سلطان از اندویدہ اندیشی آہنجا بہت خبردار
 شدہ اتفاق در انجا بہت لشکریں فتنہ گر کی با حیتی آوازہ مناجت بعد از ان در سندانج و تسما تہ جانب سبیل
 غریت کرد و در انجا چہار سال اقامت نمودہ ہا نور ملکیت پر داختہ بدیش و عیش و عشرت گذراند و بیشتر اوقات را صرف
 چوگان و شکار می نمود و درین اثنا از بدلی و دیگر داری اصغر حاکم دلی خبر یافتہ بخواص خان حاکم ماچوارہ حکم فرستادہ
 اصغر را گرفتہ بدرگاہ فرستاد خواص خان حسب حکم بجانب دلی متوجہ شد بدیش از انکہ خواص خان بدلی بیاید
 اصغر در شب شبند ماہ محرم سنہ ۸۵۷ شمس از قلعہ برآمدہ بدیش سلطان سبیل رفتہ مقید گشت خواصخان دلی را
 متصرف شدہ بکومت مشغول گشت فکست کہ ز نار داری بود و دین نام در موضع کاہتی سکونت داشت

روزی در حضور بعضی مسلمانان اقرار کرده بود کہ اسلام حق است و دین من ہم درست است این سخن از و شائع شد و
 بگوش علمار رسید قاضی سیارہ و شیخ بدہ کہ ہر دو در لکھنوی میبودند متعقیض یکدیگر قوی میدادند تا ہم ہما یون کلم اولاً
 زنار دارند کہ اورا ہمراہ قاضی سیارہ و شیخ بدہ پیش سلطان بسنبل فرستاد چون سلطان با ستام مذکورہ سلسلے
 رغبت تمام داشت علماً نامی را از ہر طرف طلبیدہ میان قادن بن شیخ جوخو و میان عبدالعزیز بن المدائنی
 و سید محمد بن سعید خان از دہلی و ملا قطب الدین و ملا الہداد و صالح اثر سپہند و سید امان و میران سید رخی از
 قنوج آمدند جمعی علما کہ ہمیشہ ہمراہ سلطان میبودند مثل سید صدر الدین قنوجی و میان عبدالرحمن ساکن سیکرے
 و میان غریز اللہ بسنبل ایشان نیز دران معرکہ حاضر شدند اتفاق علما بران شد کہ اورا جس کردہ عرض سلام
 باید نمود اگر ابا آورد یا یکشت لوہن از اسلام آوردن ابا نمودن شد و سلطان علمای مذکور را انعام فرمود
 بجای خود و خست داد و بعد از چند روز خواص خان دہلی را با اسماعیل خان پسر خود سپردہ حسب الحکم بسنبل آمد خلعت و
 نوارش یافت درینوقت سید خان شروانی از لاہور آمدہ بلازمنت نمود چون از جلائے نیشاں بود اورا
 با تاتار خان و محمد شاہ و سائر عذاران از ولایت خود خارج کرد ایشان از راہ گوالیر رفتند درین اثنا مان راجہ
 گوالیر بجان نام خواجہ را با تحت و ہدایای نفیسہ بجا بست فرستاد و چون سلطان از خواجہ ہراسن خان پسر
 و او جوابہای ناملاک گفت سلطان ایچی را از روی اعراض خست نمودہ بآدن خود و گرفت قلعہ ہتھید فرمود
 و درینوقت خبر فوت خانخانان قرملی حاکم بیانہ رسید چند گاہ بیانہ را بر عداد و سلیمان پسران خانخانان مقرر شد
 و چون بیانہ بواسطہ استحکام قلعہ و سرحد بود محل نفی و فساد شد عداد و سلیمان با متعلقان خود از بیانہ بسنبل رسیدند
 از عداد و سلیمان را تغیر کردہ خواص خان و داند و بعد از چند روز صفدر خان ہمت عملداری آگاہ کہ از مصافات بیانہ بود
 تعیین شد عداد و سلیمان را شمس آباد و طلیہ و منگلور و شاہ آباد و دیگر کنات دیگر عنایت شد لعل خان حاکم میوٹ
 و خانخانان نوحانی حاکم پرہی امر شد کہ با اتفاق خواص خان و سیح قلعہ دہلی پرور و اختہ از تصرف راسی بنا کرد
 بر آورد و در راسی بقدر ممانعت پیش آمدہ مجاہدہ و محاربہ نمودن گرفت و خواجہ بین نیز کہ از دلاوران صفت شکیں
 بود در اینجا بشہادت رسید و ہر روز جمعی کشتہ شدند چون اینچہ سلطان سکندر رسید بیانہ روز جمعی ششم ماہ خنیا
 سنہ مذکور بسنبل بجانب ہولیہ حرکت نمود چون نزدیک ہولیہ رسید راسی ایکدی متعلقان خود را در قلعہ گذاشتہ بگوایر رفت متعلقان
 او از صمدہ افواج سکندری طاقت نیا و در پنج شب از قلعہ برآمدہ کہ خنیدہ صباح بجاہ سلطان در قلعہ فستہ
 دو گاہ شکر تقدیم رسانیدہ لوازم فتح معل آرد و لشکریان دست بغارت و خرابی دراز کردہ خانہا تا بجای نمود
 باغات نواحی دہلی پرور را کہ تا ہفت کروہی سایہ انداختہ بودند از پنج بر انداختہ سلطان در اینجا یکماہ توقف
 نمودہ بجانب گوالیر روان شد آدم لودی را با سائر اہل انجا گذاشتہ از آب چینل گذشت و کنار آب سی

سرف میندگی نزول فرمودہ دو ماہ در انجا توقف کرد بواستہ بونی آب آنجا بیماری در میان مردم افتادہ و بنیاد و پاشیدہ راج گوالیر نیز بلا زست پیش آمد و صلح خواست و سید خان و بابا خان و رای کشی را سلطان اگر بخیت پناہ با و بردہ بود و از قلعتہ خود بدر کرد و بکراچیت پسر کلان خود را بلا زست فرستاد سلطان اورا با سپہ خلعت نواز سن کردہ خصمت انصاف ارزانی داشتہ بجانب اگرہ مراجعت کرد و چون بدہولپور رسید آنجا را نیز بیکدی بخشیدہ با گرہ آمدہ برسات گذرانید و بعد از طلوع سہیل در رادہ رمضان سنہ عشر و شصت و شصت تسخیر قلعتہ مندر اٹل لوائی غریمت برا فراخت و یک ماہ فوجی بدہولپور توقف کردہ افواج فرستاد کہ حوالی گوالیر و مندر اٹل را تاخت و تاراج کرد و بعد از ان خود رفتہ قلعتہ مندر اٹل را محاصرہ فرمود اہل قلعتہ امان خواستہ قلعتہ سپہ وند سلطان تجمنا و کنکاش را غراب ساختہ مسجد بنا فرمودہ میان مکن گماستہ مجاہدان را بر سر قلعتہ خود گذاشت و خود بتاخت و تاراج آن فوجی در حرکت آمدہ خلق کثیر را اسیر و دستگیر ساخت و باغات و عمارات را سہار کردہ بجانب اگرہ روان شد و چون بدہولپور رسید قلعتہ را تعمیر نمودہ از ای بنا کدی تعمیر دادہ حوالہ ملک قمر الدین ساخت و خود در اگرہ متدر نمودہ امر را بجای گری ای ایشان رخصت فرمود و در بخال روز یکشنبہ سوم ماہ محرم سنہ احدی عشر و شصت و شصت در اگرہ زلزلہ عظیم شد چنانکہ کوبہا در لرزہ آمد و عمارت های عالی و مضبوط از زمین باقیامت پنداشتند و مرد و با حشر انکاشتند و در نصد واحدی عشر زلزلہا کہ دیدہ سواد اگرہ چون قلعتہ با آنکہ بنا ما شیبی عالی بودہ از زلزلہ شد غالبہا ساقلماہ از زمان آدم تا این زمان اینطور زلزلہ و رہندہ بوقوع نیادہ ہست و پنجسہ یا وندارد و گویند کہ در ہمان روز در اگرہ ملا و ہندوستان زلزلہ شدہ بود و بعد از طلوع سہیل در سبہ احدی عشر و شصت و شصت جانب گوالیر حرکت کرد و یک نیم ماہ در دہولپور توقف نمودہ از آنجا کتا آب چنبیل نزد یک گذرکنندہ فرو دادہ و چند ماہ اقامت نمود شاہزادہ خان و جلال خان را با خوانین دیگر آنجا گذاشتہ خود بغیریمت جہاد و غارت بلا و نصفت نمودہ اکثر خلق را کہ در پیشہا و کوبہا خردہ بودند بترتیب کشیدہ اسیر و غارت فرمود و چون بواسطہ عدم آمدوست بخارہ لشکر خلعتہ میر سید عظیم بابا و احمد خان و مجاہدان را بجمعت آورد و بخارہ روان ساختند و رای گوالیر اگرہ سر راہ گرفتہ کاری ساخت بلیت چوپروانہ خود را زدنہ چہ رخ نصرت مند بر دل خویش داغ و سلطان در شاہ میر چون موضع خنا و از اعمال گوالیر آیدہ در انجا لشکر کشین بہت تلاشیہ پاسباںی لشکر کردہ بیشتر بجانب غنیمت رفتہ ہر روز پاس میداشت و از لشکر دشمن خبر داری شود مثل کا نذران لشکر نیز چنگ بدینداختی نامدار سے خندک چہ ہنوز از کمان دور نرافتہ تیرہ خبر را شاہ گردون سیر پر فوج رای گوالیر وقت مراجعت از کپین برآمد و حرب سخت واقع شود و او دہ خان و احمد خان پسر خانبہان درین جماعت بودند از تردد و دلیری اینہا و مدد لشکر سلطان رجبو تان شکست یافتہ

جمع کثیر قتل و ایرگستند سلطان او ده خانه ملک او ده خطاب داده رعایت کرده بواسطه رسیدن بر نباتات
 اگره شد چون بد بولیور رسید جمع کثیر از امران آمد از آنجا گذاشته خود با کوره قریب نباتات قرار گرفت و بلیور
 طلوع سهیل در سنه اثنی عشر و شصت و شش از جانب قلعه او تکرار شد و چون بد بولیور رسید بمجاور خان قریبی و مجاهدان
 را با چند نفر اسوار و صندل و خیل قیل جانب قلعه او تکرار نمود و توقف کرد و خدمت جمایی بقاضی عبدالواحد
 پسر طاهر بیگ کابل ساکن قصبه تها نیر و شش و شصت ابراهیم مقر شش و سی و شش در لایت کاپسی بخارا ز فوتم محمود خان
 لودوی برجلال خان پسر او مقر شده بود و بیگن خان و حاجی خان برادر جلالت خان بهم مخالفت نموده
 احوال خود را بسلطان عرضه داشتند که در بسلطان فیروزه اغوان را پیش ایشان فرستاد اغوان طایفه
 قریب افغان و مجاهدان را بد بولیور گذاشته بکنار آب چمنیل نزول کرد و بیگن خان و حاجی خان ببلار
 رسیده بغنیات ممتاز شدند سلطان بتاریخ بنیست و سوم ماه مذکور در او تکرار آید قلعه را محاصره نمود و حکم کرد
 که تمام لشکر مستحق جنگ یکار شده بالآت حرب ضرب همت بر تخیم قلعه که از بسلطان بسا عتی که آخر شناسان
 افتخار کرده بودند بنفس خود روی کارزار آورده اطراف جنگ انداخت لشکریان چون بخور و ملخ چسپیده داد
 مردی و مردانی میدادند نسیم فتح و ظفر بر چرم ریایات سلطان در زید و از جانب ملک علاء الدین دلواری قلعه
 شکافته شد و جوانان مردانه و رانده جاو کرد و در هر خد اهل قلعه فریاد و الا مان بر آوردند و گوش کسی نرسید و از اطراف
 زنهاش در قلعه مشرکشت همت بود قلعه آسمان گردید و نیزه ها بلند می آید و چو نوان بر خا میاد
 حوله با خرید جنگ میگرد و عیال خود را می کشند و میسوختند و زمینیان تیری چشم ملک علاء الدین رسید
 چشم جهان بین اورا بی نور ساخت سلطان بعد از فتح لوازم شکر تقسیم رسانیده قلعه را حواله ملک و مجاهدان
 نموده گنجها را نیز انداخته بنای مجاهد فرود و چون بسلطان رسید که مجاهدان از راجه او تکرار شوت گرفته لغت
 برگردانیدن سلطان نموده بود و بتاریخ شانزدهم سنه ثلث عشر و شصت و شش ملازمین خاص حاجب که از مختصان
 مجاهدان بود مقیم ساخته ملک تاج الدین کتوسید و مجاهدین گرد و بد بولیور بود و حکم صادر شد که مجاهدان را
 مقید سازند و در ماه محرم سنه ثلث عشر و شصت و شش از جانب اگره کوچ شدند در شاه راه یکدوری بواسطه تنگی راهها
 راه گاه بالا و گاه نشیب بایست رفت بجهت عبور مردم آنجا منحل شد و خلایق بواسطه بی آبی و هجوم و
 کثرت حیوانات بسیار تلف شدند و در آن روز بهای یک گوزنه آب با نرود تنگ رسید و بعضی از رعایت تشکی
 که آب می یافتند آنقدر منخور و نگریم و در چون مرد با صاحب الحکم شدند و بشت قصد کس لقمه آمدند بشت جویام
 هستی سر آید بد بولیور کند و در دمان آب تاثیر زهر بشت و شصت و شصت ماه مذکور بد بولیور آمد و چند روز توقف کرده
 با کوره آمد بر نباتات را گذرانید و بعد از طلوع سهیل در سنه ثلث عشر و شصت و شش تخیم قلعه ترور از توابع مالوه

فرمود جلال خان حاکم کالی حکم فرستاد کہ رفتہ تر در را محاصره نمایند و اگر اہل قلعہ بصلح در آیند از مصالح و در
جلال خان لودی رفتہ قلعہ ای محاصره نمود و سلطان بعد از چند روز ترور رسید و دوم کہ سلطان جنت دیدن
قلعہ سوار است جلال خان لشکر خود را آراستہ در راہ ایستاد و با جمیعت او بنظر لیدی و محرمی خدمت او شود
لشکر خود را سہ فوج ساختہ بود یک فوج از پیادہ دوم از سواران سوم از فیلان سلطان کثرت لشکر او را ملاحظہ
کرده رشک آورد و قرار داد کہ اورا بتیرنج خراب سیاختہ از میان باید برداشت قلعہ غایت استحکام داشت
و ہشت کردہ طولی آن قلعہ و لشکر اہل ہر روز جنگ قلعہ میرفتند و کشتہ می شدند بعد از آنکہ چند روز برین نیم
گدشت سلطان فرمود کہ مردم طرہ و سا طور و رخ نول و پل جہت کنند محاصر طیار کردہ متعجب و خج
باستند اہل لشکر کفر مودہ و عمل نمودہ از مر طرف جنگ آوردہ و امدودی و مردم لنگہ دادند سلطان بر اہل
ایستادہ تفرج میکرد و دید کہ در قلعہ یک جانب سکیان کردند و در ساعت از اندرون مسجد و ساختہ مردم
بسیار تلف شدند و از درخت قلعہ میرفتند لشکر را بر گردانیدہ فرود آورد درین آسار سلطان بر سر گرفت و خراب
کردن جلال خان شد مردم خوب اورا بجانب خود کشید و جمیعت اورا بر ہمزہ بعد از آن دو فرمان صاوا
فرمود یکی در باب بستن جلال خان بنام ابراہیم خان نوحانے و سلیم خان قرملی و ملک علاء الدین حکوا
و دیگر بنام میان ہنودہ و معین خان بن مذکور کو و ملک آدم خوانین مذکور جلال خان را و جب حکم بنخیر کردہ بقتل
او لشکر بروہ تجافلت پر واختہ و بعد ازین واقعہ اہل قلعہ سبب آبی و گران غلہ ربون شدہ امان خوا
و با سوال خود بدرفتار سلطان اہل تہانہ را و این ساختہ مساجد بنا فرمود و علماء و طلبہ را و اخلافت و
ادارات تعیین نمودہ و اینجا متوطن ساخت و تہنہا و دچامی قلعہ توقف نمود درین اثنا شہاب الدین
پسر سلطان ناصر الدین والی مالوہ از پدر سجیدہ قصد ملازمت سلطان نمود و چون شہاب الدین قریب
تیمسارے اگر انمال مالوہ فرود آمد سلطان اسب و خلعت فرستاد و با و چنانم کرد کہ اگر چندیری را کہ او را
مالوہ ہست شہاب الدین و تو حق ادا داد و کردہ شود کہ سلطان ناصر الدین بر دوست داشتہ باشد اتفاقا شہاب
شہاب الدین را مانعی لختہ آیدہ از مالوہ بدید چنانچہ در طبقہ مالوہ درگاہتہ و سلطان سکندر در دست و دستم
ماہ تیبان سنہ اربع و عشر و سعاتہ از قلعہ ترور کوچ کردہ در ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور کنار آب سرود فرود آمد و چنان
بحا ط سلطان رسید کہ چون قلعہ ترور زناعت شکست اگر بہت محال فی مہین از دست او توان بر آورد
بنا بر آن قلعہ دیگر گردان ساخت تا نعیم سربازان دست بناسند و ازیند غنہ خاطر جمع کردہ بقصد تہا بہار آمدہ
یک ماہ توقف کرد درین اثنا نمشت خاقان زن قطب خان لودی با و شہابزدہ جلال خان آمدہ بلشکر سلطان
طی شد سلطان بعد از آن ایستادن رفتہ و لختی نمود و بعد از چند روز ترور کار کالی بجای شہابزدہ جلال خان مر کردہ

حد و بستان اسب و پانزده نیز خیل با خلعت و مبلغی نقد عنایت کرده و او را همراه خاتون بجانب کابل
 رخصت نمود و بیت مردی کن که مردی گردن و مرد آزاد را گشت بدینده بدو بتاریخ و هم ماه محرم سنه شمس عشر
 و تسعانه ریاست دولت از مقام لهار کوچ کرده بنواحی تهکانت رسید و افواج بر سر سترخان آن حدودین
 نموده آنحال از اهل شرک و طغیان پاک صاف گردانید و بجایگاه کدشته بدار الخلافت اگره قرار گرفت
 درین وقت خبر رسید که احمد خان پسر مبارک خان لودری که حاکم لکنوتی بود بمصاحبت کفار طریقه ارتداد پیش
 گرفته از دین اسلام برگشته است بنام محمد خان برادر احمد خان حکم صادر شد که او را مقید ساخته بخدمت فرستد
 و سرکار لکنوتی بسجده خان برادر او مفوض گشت بهدران ایام محمد خان نواسه سلطان ناصر الدین بالوسه
 از جد خود به اسب نموده پناه آورد و سرکار چندیری بجایگاه او مقرر گشت و بشاهزاده جلالت خان امر شد که محدود
 معادل او باشد تا از لشکر مالوه آسبی بدو نرسد درین وقت سلطان از هوا سی و شکار غالب آمد و بجانب
 دهو پور حرکت کرد و از اگره تا دهو پور به منزل قصر و عمارت بنامی نهاد چون دولت مساعد بود در زمین
 مشغول شکار مملکتی صید او شد تفصیل این اجمال آنکه علیخان و ابابکر از اخوان محمد خان حاکم ناگور حذر
 بر محمد خان آنخته خواستند که سجده در ملک او تصرف نمایند و ازین مکر اطلاع یافت برایشان غلبه
 کرد و ایشان گرنجیده بدرگاه سلطان آمدند و محمد خان از مخالفت اخوان و قارب و پناه برون ایشان
 بان بادشاه مالیشان عاقبت اندیشی نموده عراض اخلاص آئین با تحت و هدایا بسیار فرستاد و خطبه و کلمه
 سلطان محل در آورد و سلطان اسب و خلعت با و فرستاده از دهو پور مراجعت نموده بدار الخلافت اگره قرار
 گرفت و چندگاه بساط نشاط گسترده بسیر باغات و بنیم آرائی و عیش و فراغت گذرانید و واضح باشد که اگره
 در ایام سلطنت او بادشاه نشین شد بعد از مدتی باز بجانب دهو پور غریمت نمود و درین وقت میان
 سلیمان پسر خانخانان قرطبی فرمود تا با لشکر و حشم خود بجانب او تکرار حمله و تیر سویر بکوبک حسن خان نو مسلم
 راسی دو تکرار نام داشته متوجه گرد و او غدر آورد و گفت که از طاعت دور گردم این حرف باعث آزرده
 خاطر سلطان شده حکم فرمود که او از خدمت مأمور باشد و امشب تا صبح اسب از اموال و اشیای خود
 تواند از لشکر بردارد و غلظت باد داشته باشد و آنچه نتواند بفارست عام دهند و برگزیده اندری بهر وسعش او
 مقرر باشد و او در فتنه دران قصیه ساکن گشت و درین وقت بهمن خان ضابط چندیری بهر وسعش او مطیع و مستعد
 بادشاهان مالوه بود بسبب ضعف حال سلطان محمود مالوی و خوار مملکت او بواسطه ارسال تحت سلطان
 متوسل شد چون سلطان عماد الملک یدیه را که احمد خان نام داشت بجانب چندیری تعیین کرد تا او بفرست
 بهمن خان در چندیری و آن حدود خطیه سلطان بخواند بعد از آن سلطان از دهو پور مراجعت نموده باگره آذربایجان

آخرین مشہور شدہ اطاعت بھٹان و خطبہ خواندن در ولایت چندیری و حصول فتوحات تازہ باطراف و
 اکثاف ولایت بلند آواز گشت و بمحل جاگیر بعضی امرا را بنا بر صلحت ملی تغیر و تبدیل لائق دیدہ سرکارا و
 از تغیر بھٹان پسر المخان لودی بخضر خان برادر کوچک او تفویض نمود و بھٹین جاگیر خواجہ محمد عا د قریب
 بخواجه احمد برادر او مقرر شد و جاگیر امراء دیگر علی بن اقیاس بعد از ان سید خان پسر مبارک خان لودی و شیخ
 جمال پسر عثمان قریبی درامی بگریہن گجواہ و خضر خان و خواجہ احمد را بچندیری یقین فرمود این جماعت
 اتولاہ را بحیطہ تصرف در آورده در ان ملک استیلا یافتند و حسب الامر سلطان شانہ اودہ محمد خان پسر
 سلطان ناصر الدین مالوی را شہر بند کردہ سلطنت آن ملک بھٹانکہ بود بروی مقرر داشتہ خود صاحب
 اختیار شد و چون بہمت خان این معاملہ ماینہ کردہ بود بودن خود در انظر مصلحت ندید بلازمست سلطان
 آمد درین وقت از حسین خان قریبی ضابطہ تعصب سارن خاطر سلطان مخوف شد و بھٹین مدبر حاجی سارنک
 بدان طرف فرستادہ لشکر حسین خان را بجای خود کشیدہ در فکر مقید کردن او بود اود وقت گشتہ با احمد
 از موافقان بولایت لکنوی رفتہ بسلطان علاء الدین والی بنگالہ پناہ بردہ درینوقت علی خان ناگوری
 کہ بصوبہ سی سویر تھین بجا شانہ اودہ و لتخان کہ حاکم رتھبور و محکوم سلطان محمود مالوی بود شیوہ موافقت
 و یکجہتی و عہد و مواخات در میان آورد و بھٹین سلوک او را بمبالغت سلطان ترغیب نمودہ مقرر ساخت
 کہ قلعہ رتھبور بسلطان پیشکش نماید و علی خان در ان باب بسلطان عرضہ داشت فرستاد سلطان ازین
 خوشوقت شدہ غم انظر نہوہ کوچ در کوچ بنواحی میانہ رسید و مدت چار ماہ در ان فواجی بسر و شکار
 و ملاقات علما و مشائخ خصوصاً بھجت سید نعمت اللہ و شیخ عبداللہ حسنی کہ بخوارق و مکاشفہ اشہا
 داشتند گذرانیدہ در استان گذرزانکہ گاہ بسخیدن شد و در قرب تر از و بنر مقابل سنگ
 باجلہ شانہ اودہ و لتخان و والدہ اش را کہ صاحب اختیار قلعہ رتھبور بود و بواجید بسیار چنان فرقتہ ساخت
 کہ شانہ اودہ بچیل تمام متوجہ خدمت سلطان شد حسب الامر سلطان جمیع امرا استقبال نمودہ با عزت و اکرام ہم
 بلازمست آوردند و سلطان او را برسم فرزندان فواخہ مصلحت خاص و چند راس اسب و چند بھیر فیل
 عنایت فرمودہ برقرار داد و نمود و تکلیف سپردن قلعہ رتھبور نمود و اتفاقا ہمان علیخان نفاق در زیدہ شاہ اودہ
 و لتخان را برین داشت کہ قلعہ رتھبور را ندید و برقص عمدش دلیر ساخت شانہ اودہ در سپردن قلعہ رتھبور
 مینمود و سلطان از نفاق علیخان واقف شدہ سرکاری سوپراز و تغیر اودہ برادر او ابابکر داد و اعظم و کردہ
 زیادہ ازین معنای علیخان نکرد و شانہ اودہ رتھبور را نیز مخاطب و میاتب ساخت چون سلطان اودہ
 میانہ و احمد و نیز جمیع خاطر بہر ساندیجا نب تنگ نہضت فرمود و از انجا بقصبہ باڑی رسیدہ آن پرگنہ لازم

پسر مبارک خان تغیر داده بشیخ زاده مکن سپرده بدو سپور رفت و از دوهو سپور بدارالخلافه آکره آمد و بر عادت
قدیم فرامین باطرات و جوانب صادر نموده بسیار کارام از سر حد طلب فرمود چون عمر او فانی و ملک بقا
نیست و در وقت سلطان رامحی حاضر شد هر چند از روی خیرت خود وضعیت نمی آورد و همان حالت دیوان
میداشت و شوار میشد اما رفتن رفقه مرض غالب گشت چنانچه بقدر آب در گلو نمیرفت و راه نفس بسته شد
ساقیانند دین بزم بدان بر جمعی ای که چون هنگام طرب جام مرقی گیرند کاس عشرت ز گل خاک سکندر سازند
باد عیس ز خون ل سبز گردند روز یکشنبه بیستم ماه ذیقعد بته تلک و عشرین و ستمه رخت هستی بر بست
سکندر رفته هفت کشور نمائند نمائند کسی چون سکندر نمائند ایام سلطنت او بخت و هشت سال عجب
چون مناقب و مناقب سلطان سکندر در بعضی تواریخ آید زنده گوست که پیشری راحل بر میان و اغراق کرده
از آنچه بصحت اقرب بود ایراد کرده شد گویند سلطان سکندر بحال ظاهری لاسته و کمال مغنوی پیراسته
بود در ایام سلطنت او بنایت ارزانی شد و اسرار ایان حاصل گشت سلطان بر روزیار عام داد و
خود بداد خواه وارسیدنی و گاه از جمیع تابناخ فتنین بمعاملات مشغول میبود و نماز پنج وقت را در یک مجلس
میکرد در ایام سلطنت او دست تسلای زمینداران هند کوتاه شده بود و همه مطیع و فرمانبردار گشته قوس و
ضعیف یکسان شده در کار با انصاف و رعایتی و بیشتر بر هوای نفس فتنی و بغایت خداترین مخلق
به زبان بود گویند روزی که بابر از خود و باریک شاه جنگ میکرد و در وقت کارزار قلندری پیدا شد و دست او را
گرفته گفت ترا فتح است سلطان دست خود بکمر است از و کشید و درویش گفت فال نیکو میزنم و ترا فتح
ایستار میند هم از چه سبب دست کشیدی در جواب گفت هرگاه در میان طائف اسلامیه جنگ باشد
حکم بزرگ طرف نباید کرد بلکه باید گفت در آنچه خیریت اسلام است آن شود و در فتح هر که صلاح خلق باشد
از حق باید خواست هر سال دو بار فقر و مستحقین و لایست خود را فرمودی که بتفصیل نوشته آورده اند
و بهر کس فراخور حال او مبلغی ششماه گفته فرستادی هر که بحیث نوکر آمدی از نسبت پدران او بیار
پرسید و فراخور آن پرداختی و بی آنکه اسب و یراق بنظر در اینجا گیرادی و گفتی که اینجا گیرامان خود نماید و ب
اسلام میترسد داشتی که درین باب بسر حد خاطر رسانیده بود جمیع معابد کفار را منهدم ساختی بی نام و نشان
ساخت دستور که اگر محال غسل منهدم است سر او بازار و مسجد و مدرسه ساخته موکلان گماشته بود و اگر کسی
محال غسل نمیدادند و اگر نمیدادند در شهرته را زده و یرش یا سر تراشیدن نمودی جام دست بر شین سر او کرد
و علانیه رسوم کفار را مطلقاً بر انداخته و نیزه سالار اسعد که هر سال میرفت منع فرمود و عورات را از رفتن هزار
نهی کرد و در ضمن ایام شایزاده که او پوشیدند که در تانیر خویشت که هندوان آنجا جمع شد و غسل میکنند

از علمای پسیده که درین باب حکم شرع حیات گفتند که تنجانیهای قدیم را ویران ساختن جائز نیست و غسل کردن جنسی
از قدیم معمول بوده است نمی آن بر شایسته شانزده دست پنجه کرده قصد آن عالم نموده گفت که طرف کفا
سیگیری و آن بزرگ در جواب گفته است که آنچه در شرح آمده است میگویم و در راست گفتن پاک ندارم شانزده
تسکین یافت آن قصه در جمیع بلاد خود و در مساجد مقری و خطیب و جارب کش تعین نموده و طیفه وادار و مقرر
ساخته بود و در مستان جامه با و سالها بهجت فقر افروستادی و هر چه بقبرای شهر جمعی گفته میسلفه میرسانید و هر
روز طعام پنجه دوام چندا در شهر تقسیم میگرد و لومیه و جعلی و دو مرتبه انجام در سالی در کل مالک مخصوص
فقر بود و در ایام تبرک شل رضای و عاشوره شکرانه بفتوحات و کام با بهیا فقر و درویشان را خوشدل
ساختی بیت اگر بایست شوکت سروری به دل زیر دستان بدست آوری به علم را رواج شد و
امرازا و با و سیاهیان نیز کسب فضائل مشغول شدند و مردم معقول از مال خود آنچه موافق شریعت
بفقر واریاب استحقاق میرسانید و منتقلست در وقتی که سلطان بهلول در گذشت و سلطان سکندر بحیث
سلطنت طلب استند و در دریا از دلی نزد بهار الدین که از بزرگان وقت بود بحیث التماس فاتحه رفت و
گفت که من کتاب میزان حسرت پیش شما میخوانم و بنیاد و استاد چون خواند بدان اسعد کند
فی الدارین سلطان گفت باز بگوئید و تا سه مرتبه تکرار کرده دست آن عزیز را بوسیده ایند عار انیک بفال
گرفته روان شد و حدیث اهل فائز جان تقدیرست به بود خیر و زبان شه شبیه لوح و قلم به سعادت
ازلی در وفاق شان مضمره شقاوت ابدی در نفاق شان مدغم از امار و ارباب دولت هر کس محتاج
و فقیری را و طیفه و مدد معاش مقرر فرمودی پیش سلطان مقرر بودی و گفتی که بنا چیزی نهاد که دران
نقصان نتواند و خبر داری نسبت باحوال رعیت و سپاهی رسانید که خصوصیات خانه مردم با و رسید
و گاه انداوقات تنهایی مردم خبر داری چنانچه مردم گمان می بردند که سلطان جن آشناست و از غیب
اخبار میدد گویند که هرگاه لشکر بجای می فرستاد و فرمان هر روز بان لشکر میرسید یکی فصیح رسد که کوچ کرده
در فلان محل منزل کشید و یکی در وقت ظهر و آخر روز رسید که چنان چنین کشید و این ضابطه هرگز تخلف نشد
و اسپان واکچو کے در راه دائم مستعد میبود و با امرای سرحد که فرمان صادر میشد امراناد و سه کرده باستقبال
میرفتند بحیث کسی که فرمان میبرد نصف می بستند و بران ایستاده میشد و آنکس که فرمان صادر می گشت او
زیر صدف بهر دو دست فرمان گرفته بر سر می نهاد و اگر حکم بود که بجا بخواند آنرا حکم میرسانید و بجا بخواند
و اگر حکم میبود در مسجد بر سر منبر خواند چنان میکرد و اگر مخصوص شخص بودی با خصوصیتی با و نوشته بودند
مضی بخواندی و بهر روز و زمانا چرخ و واقعات پرگنات و ولایات بعضی سیدی و اگر سرسوی ناما نام

مشاهده شد فی الحال بتدارک آن پرداختی و همه وقت قطع خصومات و معاملات و سرانجام ملک و
رفاهیت خلق مشغول بودی و در حدت فهم و دخن غریب مذکور است انچه بصحت اقرب بود و مبالغه در
کمتر داشت بحر آن اقدام نموده آمد وقتی که دو برادر و مردم گویا از میوانی به تنگ آمده بالشکر بر سر داشتند
تعیین شده بود و همراه شدند در وقت غارت و تاراج پاره زر و چند پارچه رنگین و دو قطعه لعل قیمتی بدست ایشان
افتاد و یکی از آن دو برادر گفت که بدعای ما حاصل شد دیگر از املت کشیم بخانه میر و دم و ذرا غت میکنیم دیگری
ای برادر هرگاه در مرتبه اول مارا امثالین غیبتی بدست افتاده شاید در مرتبه دیگر بهتر ازین بدست افتاد
گفت من خود دیگر بجای نمیرویم پس غیبت تقسیم کردند برادر کلان حصه خود را نیز تسلیم او نمود که بزین او رساند
آن کس بخانه خود آمده همه غنا تم را تسلیم بزین برادر نمود الا لعل بعد از دو سال که برادر او آمد و شخص نمود لعل
در میان بنو برادر رفت که لعل چیست گفت بزین تو دادم گفت او میگوید که من ز سیده که گفت در رخ
میگوید اندک تنه داید کرد آن مرویغه را بهتدیدش داد و گفت استب مرا ملت ده که صباح حاضر کنم صبا
بخانه میان بهو. که از امرای بزرگ و میر عدل سلطان سکندر بود و رفته احوال باز گفت میان بنو بنو شوهر او را
و برادرش را حاضر کرده استفسار نمود برادر شوهرش گفت که لعل را نیز بوی داده ام میان گفت گواه دارم
گفت آرمی چکس است گفت دو برهن اند میان ایشان را حاضر کن بقمار خانه رفت و دو قمار باز را خرد
داد و تعلیم کرد که بچه عنوان گواهی دهند و ایشان را جامهای پاکیزه پوشانیده بدیوان آورد چون ایشان گواهی
دادند میان بنو بهو به شوهر آن زن گفت که نزد من هر چه میخواهی لعل را از زن بستان زن از آن معجز بود
آمده خود را بسردیوان سلطان رسانیده داد خواهی کرد سلطان او را بخاند و استفسار احوال نمود زن ثورت
حال تقریر نمود و سلطان گفت چرا پیش میان بهوده نرفتی گفت رفتم چنانچه باید میروی نکرد و سلطان فرمود
همه را حاضر کردند و ایشان را از هم جدا طلبیده بدست هر یک از آن دو برادر پاره موم داد که بنیات آن
لعل را بسازند موافق ساختن پس گویان را جدا جدا طلبیده موم داد ایشان هر کدام بنیاتی مختلف ساختند
همه را نگاه داشت زن را طلبیده گفت تو هم بساز که بنیات آن لعل چه بود زن گفت من چیزی را ندیدم چگونه
بسازم هر چه میبالمه نمود زن قبول نکرد پس میان بهوده مخاطب ساخت و گویان گفت اگر راست بگوئی
شما را جان امانست و اگر دروغ خواهید گفت کشته خواهید شد ایشان صورت قضیه را راستی در میان آن
برادر شوهر زن را نیز طلبیده و در معرض سیاست دادیم و اقرار از روی راستی در میان آورد و آن ضعیفه از آن
تصمیم خلاص شد و کمال فراست و عقل آن پادشاه بوضوح انجامید شعر فارسی سلیس و هموار میگفت که
تخلص میکرد و شیخ جمال کنبه از صاحبان و همزمانان او بود و این ابیات از وی رسیده است

اما از خاک کویت پراهنیت برتن به آن هم ز آب دیده صد چاک تابدا من به مر از تیرهای چرخ از پر گشت بهر بلبل
 کنون پرواز خواهم کرد سوی آن کمان ابرو به می آرند که وقتی سلطان سکندر نماز گذارده و در میخواند و بخوابید
 و آنجا خاتمه بود سلطان اشارت کرد که بلبل خواب سر آنرا انقضیه بدر رفت و بمیان بهود و گفت که سلطان
 وظیفه میخواند با اشارت فرمود که بلبل من از ملاحظه نتوانستم پرسید که اگر بلبلم و حال را روی باز گشت ندادم
 که بجدت سلطان روم و ندر روی طلب دارم که گواهرا بهرم میان بهود و پرسید که روی سلطان کدام
 جانب بوده و چه چیز نگاه میگرد گفت بطرف دروازه عمارت نو که طیار شده میان بهود و گفت که کل کار
 در دو درگاه طلبیده میروم و در دو درگاه کار دارم و سلطان از ادراک او این سخن بدیع دانست پرسید
 که از کجا معلوم کردی که من اینها را طلبیده ام گفت میان بهود و گفت سلطان از بر فهم میان بهود و عقیده
 بیشتر نقل است که نوبتی سلطان سکندر بمیان بهود که میر عدل و وزیر سلطان بود و گفت از بسکه ملبه در
 ملک بر رعایا واقع میشود و موجب ویرانی رعایاست خاطر اشرف را از آن فکر و غرض تمام است قیج ملک
 در باب برانداختن ملبه اگر در خاطر تو بسیار خوب خواهد بود میان بهود و بعضی رساند که علاج بر طرف
 سافتن ملبه آسانست و آن آنست که یک حریب را بندگان سلطان خود بگیرند و یکی را ببنده بدهند بر گزلبه
 نخواهد شد و الا هر که بر خردستی فتن میفرمایند تا او از طریق نمی گذرد و ملبه بر طرف نمی شود و ذکر سلطان ابراهیم
 بن سلطان سکندر بن سلطان بهلول بود که چون سلطان سکندر رحلت حق
 پیوست با اتفاق امر او ایمان مملکت منصب عظیم القدر جلیل الشان سلطنت بر سر بزرگ او سلطان ابراهیم
 که تجسین فراست و کیا است و شجاعت و اخلاق حمیده مشهور و معروف بود قرار گرفت اما از آنجا که اهل سپاه
 بتخصیص مردم منافق و فاسد طلب را بمصلحت نظام بهام خود و رولق در وراج نوکری و سپاهیکه
 و گری مینگامه خدم و حشم ممکن تدبیر و مسامی معروف آنست که در ملک فرمانروائی و بر تخت حکمرانی
 مستقل در نهایت تسلط و غایت استیلا نباشد بناو علیه قرار دادند که سلطان ابراهیم بر تخت دینی نشست
 تا سرحد ولایت جوینور فرمان گذار باشد و بر سر سلطنت جوینور شاهزاده جلال خان جلوس نموده بر ممالک آن طرف
 فرمانروائی نماید اما از آنستند که پادشاهی بشکرت بر نیاید و در یک بنام دو شمشیر نگیند صیت و وجان بهرگز یک یک
 نگیند و دو فرمانده یک کشور نگیند القصه شاهزاده جلال خان بامرا و جاگیر گنات جوینور متوجه القبوب
 گشت و بر سر سلطنت آن ممالک استقلال یافته و فتح خان بن عظم خان همایون شروانی را کوینر بشود
 خود ساخت و در وقت حاجان نومانان از بریری ملائمت سلطان ابراهیم آمده زبان طعن ملامت
 بر روز را و کلا کشور و کام حکومت و سلطنت را بشکرت داشتن خطای عظیم و سهوی جسم است و قبول این سخن از خطا

دور نمود عاقبت ارکان دولت در تلافی آن کوشیده محصلت دیدند که هنوز شاهزاده جلال خان راجه دکن استقلال استقامتی حاصل نشده بدلی باید طلبید و بجبهت طلب شاهزاده بهیبت خان کرک اندازار فرستادند و فرمان بجا طفت و حکومت صادر شد که محصلتی در میانست باید که جریه بهرم بلغار خود را برساند چون بهیبت خان بملازمت شاهزاده رسید هر چند تقسام فریب و ملائمت و چاپلوسی بجا آورد و شاهزاده را منظمه عقد و مکرالیشان غالبتر شده بر معاودت جوامع باطنی ملائم پیش آورده بطائفت الخلیل گذراند اینجی را بهیبت خان بسطغان عوفه داشت نمود چون سلطان شیخ زاده محمد پسر شیخ سعید قمرلی و ملک اسمعیل پسر ملک علاء الدین حلوانی و قاضی محمد الدین حجاب معتبل را بطلب شاهزاده فرستاد و فزون ایشان نیز در گرفت و شاهزاده بمهر اجعت اقدام نمود و بعد از آن بمشورت دانایان و فیلسوفان وقت بامر و حکام آنحد و دفراین صدا و شد و بهر که ام مضمونی و غایتی علیه در قمرنی و اشارتے جدا فرخو رتبه و حالت هر کس و نسبت او قلمی یافت خلاصه مضمون آنکه از اطاعت و موافقت شاهزاده جلال خان احتراز و اجتناب نمایند و بحضور او نروند و احتیاط خدمت و ملازمت او نکنند بعضی امر صاحب جمعیت که در آن طرف بودند و می و چهل هزار نوکر داشتند مثل دریا خان نوحانی حاکم ولایت بهار و نصیر خان حاکم غازی پور و شیخزاده محمد قمرلی خنابطا و ده و لکنوتی و غیر هم بهر کدام یک کس معتبر محرم خود را با خلعت خاص و اسپ و دیگر لوازشات فرستاد چون اینجی فرا مین باجماعت رسید همه از اطاعت شاهزاده عدول و رزیده راه مخالفت پیش گرفتند و در بنوقت سلطان نجفی مرصع مکلن بجوانه نفیسه آراسته بدیوار خانه نصب نمود و در جمعه پانزدهم ماه ذی الحجه سنه ثلث و عشرين تمامه بران تخت جلوس نمود و در مجلس عالی معتقد گردانید خلایق را بارعام داد و بملازمان درگاه داعیان دولت و سایر سپاسیان بقدر رتبه و منزلت هر یک خلعت و کمر شمشیر و کمر خنجر و اسپ فیصل و منصب خطاب و جایگز مرتبت فرمودند به اگر بایدت دولت غرور باز با حسان دل دوستان میدان ساز به از آن یافت کاوش بر خصم دست به که چون ستمی داشت فرمان پرست به سپهر با حسان قوی گن بجنبگ به کار جنگ مرد افکن افتد پلنگ به و مجددا حلقه عبودیت در گوش ایشان افکند و بتازی همه را مننون عنایت و احسان خود گردانید و خاص و عام را از خود راضی و خوشنود ساخت و بر فقر و مساکین ابواب خیرات برکشاد مدد معاش و وظیفه و ادرار اتمه را زیاده کرد و دیگوشه نشینان و متوکلان متوجعات و نذر فرستاد و امور بزرگ و جهاندارسی را رونق تازه بخشید و کار ملک از سر استقامت گرفت و چون شاهزاده جلال خان اینکار و بار معاینه کرد و مخالفت امر آن ممالک حین الیقین او شد برگشته بجای ای آمد و دانست که با سلطان ابراهیم اورا جاسی مدارا و زمانه ساری نماید بر خلافت طریق مخالفت پیش گرفت و بمشورت جمعی که با او

اتفاق داشتند از ولایت جوینور قطع نظر کرده در کابل ایستقامت ورزیده خطبه و سکه بنام خود کرده و مخاطب
 سلطان جلال الدین شده بنگاهداشتن نوکر و سپاهی و سرانجام نوکر و چشم و توغجان و تسلی را بجا و رسیدن از آن
 پرگنات نواحی پرداخت چون قوت و کمکت پیدا کرد بر سر عظیم هایون شروانے که با لشکر گران قلعه کلنجیر را حصار
 داشت متوجه شده کسان نروا و فرستاده پیغام نموده که تو بجای پدر و عم منی و خود میدانی که از من تفصیر
 ترفه و نقض عهد از جانب سلطان ابراهیم شده و طیلی از ملک مال که بطریق ارش من تجویز نموده بود بران هم
 چشم دوخته و پیوند موافقت بریده و صلح رحم را در میان برداشته شمار باید که جانب حق از دست ندهید
 و اعانت مظلوم نمایند چون در اصل عظیم هایون را با سلطان ابراهیم سو مزاج بود و ضعیف مالی و شکستنی ملک است
 سلطان جلال الدین تاثیر کرده بود و وضع بد را در خود تاب مقاصد و محاربه با شانهزاده ندیده دست از کلنجیر
 بازداشته بنحیست سلطان جلال الدین شتافت و بعد از وفوق عهد و پیمان قرار داد که اول ولایت
 جوینور را بخود و در تصرف باید آورد و بعد از آن نکر و دیگر باید کرد و باین قرار داد کوچ بر کوچ بر سر سعید خان پسر
 مبارک خان لودی که ضابط او بود و در خدمت او قاتاب نیا درده خود را بکلاه کشید و حقیقت را با سلطان
 ابراهیم مرفعه داشت سلطان ابراهیم اراده نموده که با لشکر انتخابی متوجه دفع و رفع آن فتنه کرد و درین وقت
 بمشورت دو لخواهان چندی از برادران که مقید بودند مثل شاهزاده سیحیل خان و حین خان محمد و خان و
 شاهزاده و دو لخواه فرمود که در قافله با منی مخاطب بنگاهداشتن و بخت متبریک و در حرم نیز مقرر داشته از ماکول و
 ملبوس و سایر با محتاج مقرر ساخت روز پنجشنبه بخت و چهارم شهری جمعه سه شنبه و عشرين و شصت ریات
 سلطانی متوجه شرف گشت و کوچ بر کوچ متوجه شد چون بهنو کار رسید از اینجا غم قنوج واقع شد در شاهزاده
 خبر رسید که عظیم هایون با پسر رشید خود فتح خان از شاهزاده جلال خان روی گردانیده عازم ملازمتش ازین فتنه
 سلطان از انبایست قوت دل حاصل شد چون عازم هایون نزدیک رسید سلطان ابراهیم اکثر امرا را باستقبال
 او فرستاد و در اینوازشات خسروانه سر بلند گردانید و بوقت خبر رسید غنا خنیز زمین و را بر توے از توابع برگشته
 کول که از مواس مشهور است با غم بر سر سگند سو جنگ کرده او را بشهادت رسانید و ملک تا سمح حکم بمنزل پسر او
 آمده فتح گردید آن مفسد را بقتل آورده و آن فتنه ناگهان را تسکین داده در قنوج که محل نزول لشکر سلطان
 بملازمت رسید و اکثر امرا و جاگیر دار جوینور مثل سعید خان و شیخ زاوه محمد قلی و غیره با جماعت آمده داخل و توجا
 شدند درین وقت عظیم هایون شروانے عظیم هایون لودی و غیره خان نوناسے و غیره را با لشکر بسیار و فیلمان
 از داکر و در پسر شاهزاده جلال خان تعیین فرمود و در بخیل شاهزاده جلال خان در کابل و پیش از آنکه این امرا
 با بخار رسند بخت خاتون و اتباع خود و قطب خان لودی و عماد الملک بن عماد الملک و ملک بدر الدین و

متعلقان خود را با جمعی در قلعه کالی گداشته خود با سی هزار اردو چند حلقه فیل و بار اسلطنت آگره متوجّه شد
 و لشکر سلطان ابراهیم کالی را محاصره نموده چند روز بجای دل و محاربه توپ و تفنگ گذشت آخر الامر اهل قلعه
 عاجز آمدند و قلعه کالی سخر انجمنه شد شهر را غارت کردند و غنیمت بسیار بدست لشکریان افتاد و سلطان بکسب
 محافظت اگر ملک آدم را با لشکری آراسته بعثت هر چه تمامتر فرستاد و شانه زاده جلال خان بجوالی آگره رسید
 با تمام کالی خواست که آگره را بغارت و بدست مقارن اینحال ملک آدم خور را آگره رسانید جلال خان را بخرافه
 حکایت شیرین که موافق مزاج بود ملائم ساخته از تاراج آگره محصل داشت تا از بی او ملک اسماعیل پسر علاء الدین
 جلوانی و کبیر خان لودی بهادر خان نوحانی و چندین امرای دیگر بالشکریار رسیدند و ملک آدم را قوت تمام
 حاصل شد بعد از آن بجلال خان پیغام کرد که از نواد هموس باطل باز آید و خبر و آفتاب گیر و نوبت نفا ره و دیگر
 علامات و امارات بادشاهی بر طرف سازد و بطریق امر سلوک نماید تا تقصیر او را از سلطان در خواست نمایند
 و سرکار کالی بدستور سابق در جای گیر او با شکر جلال خان باین شرط ارضی شده امارات بادشاهی بر طرف
 ساخت بسمت تکیه بر جای بزرگان نتوان زد بگراف و مگر سباب بزرگی هم داده کنی و ملک آدم خبر و آفتاب
 و نفا ره خانه او را گرفته بملازمیت سلطان که از قنوج برگشته باز آید رسید و آن اسباب را بنظر در آورده غنیمت
 حال عرض داشت نمود و سلطان قبول این صلح فرموده بدفع جلال خان متوجّه شد شانه زاده از استیلا این خبر را بگور
 پناه برد و سلطان در آگره اقامت فرمود و امر سلطنت و بادشاهی که بعد از فوت سلطان سکندر تزلزل یافته بود
 استحکام پذیرفت و امر انجالت توپ و بار گشت نموده از راه اخلاص درآمد بعد از آن بهیبت خان کرک انداز
 و کر میاد نفع و دولت خوان اندر را بخرافه است و محافظت دهلی فرستاده شیخ زاده خجور را بمحافظت و حراست قلعه
 چندیری و پیشوا می شانه زاده محمد خان نواسه سلطان ناصر الدین مالوی تعیین فرموده بعد از مرور ایام خاطر سلطان
 از میان بهوده که از اعظم امراء و وزرای سکندری بود منحرف گشت میان بهوده باعث او سابق خدمت از استیلا
 خاطر سلطان غفلت نمودن گرفت کار بجای رسید که او را مقید ساخته و زنجیر کرده بجا ملک آدم سپرد و بدو پسر او را
 رعایت کرده امتیاز بخشیده بجای پدر نصب کردند میان بهوده همدران زندان و ولعیت حیات سپرد و رفعت
 بنحاطر سلطان رسید که چون سلطان سکندر همیشه قصد تخریب و باقی قلعه و بلاد کن نوحانی داشت و بارها
 لشکر کشی نمود و مراد حاصل نشد اگر اقبال بهمنانی و دولت پیشوائی نماید بفرم ملوکا فتح حصار گوالیر و سار ولایت
 متعلقه آن نماید بنا بر آن عظم هایون شروانی حاکم ولایت که را باسی برار سوار و میصد رنجیر فیل و تسبیح گوالیر فرستاد
 و چون عظم هایون بنوحانی گوالیر رسید شانه زاده جلال خان از انجا بر آید بجانب او پیش سلطان محمود رفت و پیش
 بهمنانیان پیر عالم خان لودی و جلال خان لودی و سلیمان قرطی و بهادر خان نوحانی و بهادر خان شروانی

ناگاه از کین برآمده خود را بشکر ایشان زد و خیلی مردم را کشته و زخمی ساخته لشکر ایشان را بر نیم زد و بدر رفت
 چون پنج بساطان رسید اعتراض بسیار با او نوشت و حکم فرستاد و ادای کار او لایت را از دست اهل نجی نیز
 سوار و نندار جمله مطرودان و مردودان خواهند بود و بحجت احتیاط جمعی دیگر از امر او خوانین را با لشکر پیشا که یک
 ایشان لیتین نمود و در جانب اهل نجی نیز قریب پیل هزار سوار مسلح و پانصد نفر خیر فیل جمع شده بود چون طرفین
 قریب و نزدیک شد که محاربه واقع شود شیخ راجوی سجاری که مقتدای آن عهد بود در میان آمده متح طرفین نمود
 اهل نجی اینصالح بلند و مواعظا جند هدایت فرمود اینجاعت بعد از عذر بسیار التماس نمودند که اگر سلطان
 اعظم بایون شروانی را خلاص فرمایند دست از ولایت سلطان و مخالفت باز داشته بملک بادشاه دیگر بیک
 چون اینچ بساطان رسید پسندیدند بنیت او و بدریا خان نوحانی حاکم بهار و نصیر خان نوحانی شیخ زاوه و محمد قری
 حکم مستاد که ایشان نیز از اینجا سب بر سر باغیان آمده آن فتنه را تسکین دهند و چون لشکر از اطراف آمد
 اهل نجی از غریزی که داشتند اندیشه قوت طالع سلطانی و غلبه لشکر بادشاهی نکردند و بچنگ پیش آمدند و صفها را
 حسا که فریقین و افواج جانبین با هم آویختند و خونریزی کردند که از مشاهده آن چشم روزگار خیره و تیره گشت آخر الامر
 چون شیوه بخی و نمک حرامی بر اهل آن شوم است و هرگز بیمنت ندارد و اسلام خان باخی کشته شد و سید خان
 نودی بدست لشکریان دریا خان نوحانی اسیر گشت و آن فتنه فرو گشت و مال و ملک ایشان تمام در تصرف
 سلطان ابراهیم درآمد گن جانان تو که فرغتی با منم و کرم بکریا بدیمنت از خبر و زنده بر سین پیکانش چه چو دریا
 با تو ای حق گذاری رسم و عادت کن بکریا بدیمنت از خبر و زنده بر سین پیکانش چه چو دریا
 آخر الامر چون کینه امر از دل او برخیزاده بود و انحراف مزاج او با امر او مخالفت ظاهری و باطنی امر ابراهیم سلطان
 از چند گشت بسیاری از وزیران و ملوک مثل میان پیوده و عظیم بایون شروانی که امیر الامرا بود و قریب و حسن
 سلطانی و فاث یافتند و دریا خان نوحانی حاکم بهار و خانجهان لودی و میان حسین قمرلی و غیره فلک از
 خوف و هراس که بر ایشان مستولی شده بود و هر از اطاعت سلطان بر تافته لوای مخالفت برافراشتند
 اتفاقا در بنوقت میان حسن قمرلی در خطبه چندی با شازرت سلطان بدست شیخ زاد های او باش اینجا
 کشته شدند و بخی بیشتر باعث تنفر امرای سلطان گردید بعد از چند گاه دریا خان نوحانی قوت شد و پاد
 بهادر خان از سلطان برگشته با متفق شده بودند و در حد و بهار قریب یک لک سوار جمعیت کرده تا ولایت
 سبزل متصرف شد و خود را سلطان محمد خطاب داده سکندر خطبه بنام خود کرد و در بنوقت نصیر خان نوحانی
 حاکم غازیپور از افواج سلطان نهیمت یافته پیش او رفت و چند ماه در ولایت بهار و در مضائق خطبه
 بهادر خان خواندند و نهیمت با افواج سلطان جنگها کرده مقدار مهیمت نمود اتفاقا پسر دولت خان لودی

از راه هور بلانیت سلطان آمد و از سلطان تقویم شد که تخته بین پدر رفت چون دولتماندان هر هیچ و جاد فرزند
سیاست سلطان غلامی خود نزدیک کابل رفته پناه به حضرت فردوس مکانی بابر باد شاه برده حضرت بادشاه را بر
هندوستان آورد و در آن راه دولت خان فوت شد و در جانب بهار سلطان محمد زوفاست یافت
با وجودیکه سبب تخریب هندوستان و حاصل تدبیر آن بجای مرتفع شده بود حضرت بادشاه توکل الحقیق تا مدت
آلنی نمود و در حوالی پانی پت با سلطان ابراهیم مصاف نمودند و بهر محبت بر لشکر سلطان ابراهیم افتاد و سلطان
اجمی از امرادر میان کازار کشته شده و سلطنت هندوستان از سلسله افغانان لودی باین دو دمان
سعادت نقیان انتقال یافت سلطنت او هفت سال و چند ماه بود و که نهضت فرمود
حضرت جهانباغی فردوس مکانی ظهیر الدین بابر بادشاه غازی
بن عمر شیخ بن ابوسعید بن مرزا محمد سلطان بن مرزا میرانشاه بن میر تیمور گورکان طایفه تراسیم چهل
مشو اهرم چون این مجموعه مخصوص قانع هندوستان است سوانخی که آنحضرت زاد و ولایت ماوراءالنهر و خراسان
و جامای دیگوست و ادب است بیان از احوال تباری که نام از تالیفات افغانی پناه حقائق و معارف
الحکامه مقرب آنحضرت الخاقانیه السلطانیه غلامی شیخ ابوالفضل و واقعات بابری و دیگر تواریخ نموده شروع
بماخن فیه کرده می آید و چون درین سلسله آید پوز حضرت بابر بادشاه فردوس مکانی آشنادر دار و درین
مجموعه نیز همین کلمه تعبیر خواهد نمود و تشبیه نماید که چون دولتماندان و فاریخان و دیگر امرای کبار سلطان
ابراهیم اتفاق نموده عرض داشت تشبیه التماس تشریف قدوم لزوم فردوس مکانی بهند بر صاحب
عالم خان لودی فرستادند حضرت فردوس مکانی جمیع امرای نامدار را با اتفاق عالم خان تعیین فرمودند که پیشتر
بسرحد هند رفته با پنج صلاح وقت دانند بمیل آوردند و اجتماعت بر سرحد متوجه گردیده تخریب لکوت و لاهور
و مصافحات آن نموده حقیقت حال را سر و صدا شدند و حضرت فردوس مکانی بقضایت ازلی و هدایت
لم نزل از دارالامان کابل عازم کشته روز اول حوالی قریه یعقوب را مضرب خیام نصرت انجام گردانیدند
و چند روز بقطع قلیلی از مسافت فراداده در هر منزل یکدور در مقام فرموده انتظار شاهزاده محمد بایون میرزا که
بهجت آوردن لشکر به نشان و آسمند و در کابل توقف فرموده بود می بردند تا آنکه شاهزاده جوان بخت با توجه
آیا بسته بهلازست رسید و از اتفاقات حسنه در همین روز سعادت افروز خواهد کلاان بیگ که از غلامی ارکان
دولت بادشاهی بود از آخرین پیشوایان خاص یافت چون که از اولیای دولت قاهره و حالت
منتظره بر طرف شد سرعت در طی منازل نموده برکنار شد که کباب میل آب آشنادر دارالاعلام نصرت را
افراشتند درین منزل حکم شد تا بخشیان عظام شان لشکر دیده همد و سوار و پیاده بعضی رسانیدند و مجموع

لشکر بسیار می نمود و اگر واکار و ابالی و اهل برم و زرم بدو هزار سوار را می نمودند و شیراز را محبت لشکر نمودند و
 که بود و از روی سید غفر الله و در هر شهر و قریه و کلبه و کوه و دریا و کوه را دست اقبال غلطان از خود
 در آن آتش از امرای سپید خیزید که دولت خان تخت برشته و غار بخان شقاوت برشته از جا و بیعت و
 انقیاد و از وثوق عهد و پیمان بی بنیاد و دل و جفا و زخم و قریب سی هزار مرد و کازمی از افغانان و کوه پیمان
 جمع آورده و قصد طبرستان را متصرف گشته و روی توپ بمقابل امرای لاهور و دارند چون صورت منتهی و حریفه راست
 همایانشای نفس است پس غلی توانی ابدی عن تمام حکم شد که خبر توجه برایات منصوبه با امرای مذکور رسد
 تا زیان رسیدن شهر را نصرت شما را امر از بیرون آمدن حصار و اقدام نمودن بر جنگ و دیگر خدمت و کوه اند
 و نصرت تمام لشکر از ارات سلاب مجبور نموده بحوالی که کوه رسید و سفید اقبال از آب که کوه نصرت
 گذر اینده و صلحت وقت مقرر شد که بزرگ و امن کوه که تخریب و دو سیالکوت میشود و غرمت فرمان چون جوابی
 موضع مالی که مقام نزول اردوی عالی گردید از آن منزل نصرت تمام قطع راه نموده و کوه و دشت و دود و جنگ
 که و کوه کوچ برایات با لیاات بحوالی کوه جودی بقیام بالناات سایه اقبال گسترده و زور دیگر لوی نصرت انجام
 از آب همت مجبور گردید و در آن منزل بعرض سید که از خبر که کلبه اش که قله سیالکوت مضبوط کرده بود رسید
 غار بخان است پیمان قلعه را حالی ساخته قرار نمود با امیر ولی قزل که کوه ماکت او بنین بود و سایه شهر گردون
 منیر و دوشنار الیه ازین نصیر مجبور و محتاب خاقانی گردیدند و عاقبت گرم جلی با دوشنای قلم غفر بخیر اتم ایشان
 کشید و در وقت مجرایان آگاه خبر رسانیدند که غار بخان بی سادوت و دولت خان سید دولت با سینه تبارش
 بعد از استماع طایع کو که شاهنشاه دل بر بخار به نهاده با چهل هزار سوار مستعد قتال اند و مجبور فرامین بر وقت مجاز
 امرای نامدار نصرت از آن زمان نحون لوی طبرستان شرف صند و زرافه کنار آب جناب محیم عبا گرفت و از
 گردید بعد از آن در سده اش و دشمن و شتمانه نصیر بملول پور و در ملک ممالک با دوشنای انتقام پذیرفت چون
 آن نصیر کنار آب جناب در زمینی مرتفع واقع است همان صفحاً جریان جسد و زیافت که دوران تحمل تلخیص
 ساخته نعم البدل شهر سیالکوت که با وجود حواریچین در بانی مزدوم آخا از کوه لاهاب سیخور و ندیر نموده و سکته
 باین مقام و ندیر مستقل گردانیده و دوسه زور در آن فرخنده مقام بعیش و عشرت گذرانیده و سیالکوت
 اتفاق نزول افتاد و ازین منزل منیان میراج الیصرین شد و با ما حکم رفت که خصوصیات احوال مخالفان
 مفصل قلمی نموده پیاپی میراج علی از سال دارند و در وقت ناخبری بتجدیل پایتختند و دولت استسجاد و یافته اخبار
 عالم حار بعرض رسانید که با سلطان ابراهیم مقابل نموده و منصوبه بطبرستان شد که مغلوبی طرفین ظهور یافت
 و آن برین منوالست که چون عالم خان لودی بمجرای امر از ملا نصرت جدا شده و متوجه هندوستان شد نصرت

تمام خود را بلاهور رسانید و چند روز آنجا آرام گرفت و بنا بر اخبار اراجیت که از فرقه افغانان شنید بود و امر آباد شا
 را که بگویند که او قتل شده بود و دوازده روزی الحاح تکلیف نمود که چون حضرت نعلی الکی شمارا بگویند من متین
 فرموده اند و مرا بتسلیم ملک اسکندر و ابراهیم حکم شده و خادسی خان بامن صلح آغا نکر و دلاقی آنست که بگویند
 من شاهیم باین صلح راضی بوده و توجیه بجانب دلی و اگر نه بنام ابراهیم صاحب تدبیر که از نظر آنجا عهده آگاه بود و بدین
 پیغام را بسبع رضا اخضا نمود و جواب داد و ندکه غازیخان در نهایت لغات هست و اعتماد بر قول و فعل را در
 نیست بجز و اندک ملائمت و چای پلوسی او از اینجا رفته با وی نمی شنیدند از قاعده دانائی بیرونست اگر حاجی
 برادرش را بدرگاه فرستد یا بلاهور بدولت خان برسم گرویی بسیار برین سخن اقدام نتوان نمود و عالم خان
 ناقص العقل گفته که حضرت اعلی شمارا بتاجت من فرموده اند و مرا باطاعت شما هر چند مبالغه کرد و امر ابراهیم
 کردند و در وقت شیرخان پسر غازیخان نزد عالم خان آمده و اساس موافقت بدین را استحکام داد و عالم خان در آن
 بر دو تنواری حضرت اعلی که مدت بدید و قید غازیخان بود و گرفته گریخته بلاهور آمد و محمود خان و دلجهانخان که او
 نیست در مسلک دولت خوانان نظم بود با خود موافق و مرفق ساخته از لشکریان جدا شده با غازیخان پیوست
 و با اتفاق یکدیگر متوجه دلی شدند بعضی امرای دیگر مانند جمیل خان جلوانی و غیره که از سلطان ابراهیم ناموس
 گشته در نواحی دلی بودند با خود متفق ساخته بحال محاربه با سلطان ابراهیم لوی غریمت برافراختند چون اقصیه
 اندری رسیدند سلیمان تنخوازه مذکور نیز باین جماعت ملحق شده و دین لشکر چهل هزار سوار یکصد و یکصد
 شده دلی را محاصره نمودند سلطان ابراهیم از استماع این اخبار وحشت آثار حازم معرکه زرم آنجا حجت گردید
 و بعد از آنکه خبر توجیه او را عالم خان و آنجا حجت شنیدند از حوالی دلی بدایعه مقابل استقبال نموده با هم دست ارداو
 که چون اقوام افغان را از یکدیگر ناموس بسیارست و هنگام مصاف از بیعت خود گفتند و بدین سخن متفق
 حجب و عارست ظاهر خاست که اگر وقوع محاربه در روز باشد شاید مقصود از حق و فاداری روی نماید
 و دست حیادامانگ متعلقان منانی گشته از شرم یکدیگر بیکدیگر بجانب منایید مناسب آنست که بعد از
 انتقای سحر متفق که نقاب شب روی نیک و بد و پوشش برسم بشنوند قصد لشکر سلطان ابراهیم نموده
 موافقان منانی را با خود ملحق ساخته بکار مخالفان بخاطر دینیم اقصیه ارشش گردید و اردو سلطان ابراهیم
 مسکه ایشان بوده است بغیرم بشنوند سوار شده و آخر شب بیت ایشان از توجیه بقتل آمده تمام لشکر سلطان
 ابراهیم را برسم نزد غلام خان فرستاد و امر دیگر کرده و فاق عالم خان کرده بود و در فرصت و فاجیتند ملحق
 شدند و سلطان ابراهیم با چندی از فاضل خیلانش در سرانچ خود متکین ایستادند و از آن طلوع صبح زد دست بکار
 کشیدند و نیای در طریق فرار نهادند چون عالم خایان با عتقاد علیه خویش و غلامانی و دشمنان نارت و تاراج

اموال و قیمت بدست آوردن متفرق شده بودند و از طلوع صبح پرده کشای با عالم خان بعد و بی چند
پیش نبودند سلطان ابراهیم را نظر بر قلب دشمن افتاد و با جماعتی که با او بودند قبلی را پیش کرده خود را با عالم خان
رسانند بصدقه اولش بر داشته گریز اند و هر کس در هر جا که مشغول تا راج بود از جمیع آنجا راه گریز پیش گرفت و
امری متفق بر جانب پراکنده شدند عالم خان میان دو آب رسیده راه لاهور اختیار کرد و بشهر نهند رسید
اخبار رسیدن رایات منصوره با زشاهی مجدد و سیالکوٹ و فتح قلعه بلوت شینده شکست بر شگست بران باستان
واقع شد و هر کس بجای و هر کلام بطرف شتافتند و دلاور خان که همیشه در زمرة دولت خوانان درگاه بود و در
با عالم خان بنا بر استیلاى اهل عناد و خطایای اجتهاد بود رسیدن رایات عالیه بسبب مسرت اجتماع نموده متوجه
آستان بوس شاهنشاهی گشت و با بعد و بی چند یلغار نموده بآن سعادت مستعد گردید و عذر موافقت ظاهر
او با مخالفان سمیع افتاده لوازم عفو و احسان ظل اللہی در شان او بطور رسیده و عالم خان بموافقت حاجی خان
بقلعه ننگویر که حصار است بغایت بمرقع بر قلعه کوهری از توابع بلوت پناه برده اتفاق نظام الدین علی خلیفه که کبیل
السلطنت بود با بعد و بی چند از پناه راه و افغان از مسکرا و شاهی جدا شده و سیر و اسن کوهری نمود چون بحوالی اقلعه
میرسد بکنده طبع بکنده مرغیش است و بعد تمام دست بکار از دراز میکند چنانچه کار بر محصوران کوهری تنگ آمده و بیک
رسید که فتح حصار شود و چون جنگ در آخر روز واقع شده بود پرده شب در میان جان محصوران در آمده شاهد
مقصود روی نمود و عالم خان بی از محاربه تا فتنه جامع پریشان نهر از شفت از یک جانب قلعه بدر آمده و افغان نیز
پای در میدان چلانی و سردر میان نهر گردانده نهاده روز دیگر بخیر التجا بدرگاه عالم پناه که افتادگان با در حرا
را دستگیر و نگرشنگان تیر عضیاد از غدر پذیر بود راه خلاصی و طریقى بجائی یافت لاجرم اعتماد بر کم جلی حضرت خاتون
نموده و لوی نیاز بجاک آستانه بنی نهاد و در زمان ملازمت نمودن حضرت فردوسى مکانی خلعت سرفرازی مستور
سمو و در محبت فرموده و مطلقا زبان بجز لیان با عرض او نگشودند و هنگام در آمدنش مجلس عالی قیام تمام نمودند
و باز عقده جمعیتش انتظام پذیرفت و در بوقت قاصدانی که جهت طلب امرای نامدار فرزندین سلطان بلامه و برورد
بود خبر وصال ایشان بواجی اردو ملوک فرستادند و دیگر که رایت مشغول بقتدر و توجیه و از حلال نیک اندیشان
جنگ خواج حسن مشرف دیوان با جمعی از یک جوانان بدولت برکاب بوس بادشاه از دیگران بقت گرفتند و حسب حکم بجای
جوانان شخص احوال غایب خان که بر کنار آب راوی بر جانب لاهور نمکن بود رفته سوم روز مراجعت نموده بعرض اشرف
رسانیدند که مخالفان خبر قدم عا که بادشاهی است و در سرعت گریزان گشتند و بیست ذره با هر حالت که جوینا و دره صعد
باز چنان باز نماند چنانکه وقایع توفیق شان بنابر عدم یقین آمدن حضرت جهانبا بود و ازین خبر حضرت کشورستانی
بسرعت تمام یلغار فرموده و بحیال تقاب نمودن آنجماعت برگشته و در حوالی کلا نوز نزل جلال فرمودند و از نزل

سلطان عالی شان محمد سلطان میرزا و عادل سلطان با سائر امرا از لاهور آمده بدوی اهل اص بدرگاه محلی
 نهادند و پیشکشهای کثیده تبریت و نوازش بادشاهی علی قدر درجات بهم استناد یافتند و روز دیگر از کلا نور کوچ کرد
 فرمان واجب الاذعان بنفاذ رسید که امیر محمدی کوکلتاش و امیر احمدی بردانچی و امیر قلیقلین قدم و امیر دلی خان
 و اکثر اربابان باشکری عظیم در محبت گریختگان سنجیده شوند و اطراف قلعه بلوت را محاط فطنت نمود و چنان سازند که
 هیچ یک از فروان آنقلعه بدرز و دوزخ زن و دوقات آن تلف نشود و مقصود محلی دین احتیاط گرفتاری غازیخان
 بوده روز دیگر در حوالی قلعه بلوت نزول اقبال فرموده امرای عظام را حکم شد که بصرای محاصره نموده کار بجای
 تنگ گیرند و دیگر امیر محیل خان و دلیخان که سپرد دلتخان بودند و بیرون آمده خبر تا بودن غازیخان در حصار ماندند
 دولت خان و دلیخان و سایر اقوام با عینه از تفریق ریش را لیه برض رسید حضرت علی بوعیده و وعید استالیت و بی
 فرموده او را باز بصرای فرستادند و بهت عالی بر سر قلعه گماشته مورطها نزد دلیخان چون آراستهای عساکر
 قرین دست تدبیر آنها از کار و پای اقامت آنها از جای رفت و دلتخان از راه غریب کسار امان خواست
 مراحم بادشاهی شامل حال او شده گنایان او بوفت مقرر گشت و حسب الحکم و توشیح در گردش آن و توشیح در بار
 غلام در آورد و دلیخان نزدیک رسید فرمان بردار شدن توشیح را ندگوشد با آنکه ادب خاکست چنانکه باید بقدم رسید
 حضرت اعلی از روی کمال ذر و پروری نزدیک نمودش جای داده فلم غفور جزا تم او کینه بدیلت گرم داشت
 که احسان بکنه کار گشت و در باد دست جز احسان نکند اهل گرم فرمان شد که دولت خان ذریات تولد
 او را امان داده اموالش بقلم آورده بسیار بیان اردوی ظفر قرین قسمت نمایند و خواج میر مران صدر بجای فطنت
 حراست اهل و عیال اولین شد چون قلعه تبرت اولیای دولت فردوس مکانی در آمد علی خان بلازمین
 آمده مقدار شش اشرفی برسم پیشکش آورد و آخر در ذخیل خانه و حرهای خود را جمع نموده با جمعی از قلعه ورن آید بسیار
 از در و درم و امیرانند و تمامی آن جمیع را بجا تاجه میر مران برده بشمار الیه سپرد و دیگر حضرت اعلی سرانجام ضبط قلعه
 فرموده امیر سلطان جنید بر لاس امیر محمد کوکلتاش و امیر احمدی بردانچی و امیر عبدالعزیز و امیر محمد علی جنکنت آنه قلیقلین قدم
 و چندی دیگر از ارباب محبت اموا لیک در قلعه بودند و گداشته و چون معلوم شد که غازی خان در قلعه بلوت بنود دولت
 ریایات جلال از غازیخان در حرکت آمده دولت خان و دلیخان و امیر محیل خان و جمعی دیگر از انجاعت محمد شکر
 معین ساخته حکم شد که در قلعه بلوت که حکم ترین قلاع آن نواحی است نگاه دارند و در اشای راه دولت خان و بیعت
 حیات سپرد و بعد از آن حضرت فردوس مکانی باراده نقیض تحبس بدست آوردن غازی خان و بنسراسر
 اعمالش رسانیدن کوچ کرده راه ناهمواری فرموده در واسن دون که کوهسیت پس بزرگ و داتل سوا لک است
 نزول جلال از زانی داشتند و روی بیکت با جمعی یقین فرمودند که آن کوه و نامون را بجست و جوی وانی نموده آن گره

بدست آورد چون آن بگشت مرورگار ازیم جان در کوه و بیابان نهاد و بجای و در بدر رفته بود بدست در نهاد
و بعد از قطع بگذر منزل از دون ششده عا و الدین شیرازی بیا میر نصرت حسین آمده و عز افضل بیجان و در شرف
و مولانا محمد ندیب که در تلک اندر و فضل الش سلطان ابراهیم منتظر بودند شکر خیر نصرت آمدن و اظهار دلخواهی
غایبان یعنی ساینده و حضرت فرمود پس کافی یکی از قاصدان شاه عا و الدین را بشوختنایت و حضرت فرمود
بجایب ایشان خجسته نمود و ازین بمنزل جهت فرمود و در ایشان و طایفه علم بلخ مبلغی نقد و حسن مصحوب
و نیز کافی شغاول که بجاکوست و دیالیز سرافرازی یافته بود ارسال فرمود و بکابل نیز جهت فرزندان او و قوال و سایر
مستظان از اربعه و قبشه و نقد و سوغات فرستاد و درین منازل بر نادران و قزاقان لشکر منصوره در کوه در آمده
بسیاری از طایع و مواضع را بتیم نموده غنیمت غنایار بار دوی ظفر قرین آوردند و از انجا بدو منزل قریب سهرورد
انتقال اردوی ظفر نال وقوع یافت و از سهرورد بدو منزل اردوی منصوره بجای خجسته تور رسید در کنار رود حکمر
نیزول شاه چون از اینجا لوی ظفر انجام بخالی سبانه و سنام افزاشه شد و شجران سر و خد داشتند که سلطان ابراهیم
خبر توجریان عالی اشباع کرده از لوی دلی که بعد از شکستن عالم خان آجما تمکن بوده است کوچ کرده نزدیکتر
آمده است فرمان سلیمانی صادر شد که امیر کتیک بجای اردوی سلطان ابراهیم رفته کیفیت آن لشکر را
بدانچه مقدور شد با ش تحقیق نموده بزودی باز آمده بر همین اسلوب مومن علی آنکه بطحس و تحقیق لشکر حمید خان
خاصه خیل سلطان ابراهیم که انحصار فیروزه جمعیت کرده می آمده است متوجه شد و در قصبه انباله بر دو فرستاده
نهاد و دوت نموده خصوصیات راه و کیفیات احوال محالفان و پیش آمدن ایشان بعرض رسانیدن و درین
منزل بین افغان که بعد از نبی وارد شد و در مقام اطاعت و انقیاد در آمده بود امان یافته بغیر بساط بوسه
گشت چون بر رانی کشور کشای شاهنشاهی واضح شد که حمید خان انحصار فیروزه دوسه منزل پیشتر آمده حکم
شد که شاهزاده محمد یایون میرزا خوش غریمت بجانب بشار الیه در حرکت آورده امیر خواجه کلان بنیک و امیر
سلطان محمود لدی و امیر ولی خان و امیر عبدالعزیز و امیر علی محمد خلکنک و امیر شاه منصور بر لاس و امیر محمد علی
میر خلیفه بعضی دیگر از اچکیان و یکنا در رکاب ظفر انساب شاهزاده عالی امقدار روان شدند و بطریق ایمن
قطع مسافت نموده چون قریب بلشکر مخالفان رسید و ولایت نرسوار انتخابی از مسوده مقدمه مجلس
ساخته برسم قراولی بیشتر تعیین فرمودند و اول مقدمه شاهزاده که قریب لشکر غنیمت میر به مقدمه لشکر ایشان متقابل
نموده متفقین بقتال اشتغال مینمایند تا آنکه فوج شاهزاده عالمیان میرسد و افواج اندر پیدایشی و آتش کارزار
بلند شده از طرفین بهم در آمیختند یکبار صرصر و ظفر گرد و مویک منصوره و زیده از مخالفان بر آورده و فرقه فاعنه
منهم گردانند قریب و ولایت نفر از آن مخاویل اگر گشت جمعی دیگر بقتل میر رسید و است اگر چه بوسه پادشاه

بقوت عادی نسیم رایت شاهنشیر بر بود چون روضه دقتی نامه را میکشید و غول در دهان منزل که شاه را و
 کما مگر رخصت شده بود و با هشت روز خیر فی الاثر و با یکدیگر و جاست اسیران لشکر فاخته و سرای سر داران
 استسعا و یافته رسانید اسیران را حسب الحاکم با ستاد علی قلی تسلیم نمودند که نشان توب و هدفت تفنگ گدا
 و سه کار حصار فیروزه و مضامین است بجمع یک گز و رفت در وجه جلدوی شاهزاده عالی مقدار محبت ست
 بعد از آن سیاه ظفر شاه بدو منزل از شاه آباد و بکنار آب چون نزول اجلال خود بود از اخبار سلطان انیم
 و با لشکر گران سنگ با هشتک محاربه و قتال آمدن او اطلاع یافته و دو منزل دیگر از آن مقام قطع نموده بود که حیدر
 ملازم خواجه کلان بیگ که حسب حکم پند بان گیری رفته بود باز آمده بر قس اشرف رسانید که او دو خان و جمعی از
 ابراهیم خان ابراهیم پاشا کشتش بر اسوار از آب چون گذشته از اردوی سلطان ابراهیم سه چهار کرده دو
 نشسته اند جهت قطع آن حج سید محمدی خواجه و محمد سلطان میرزا و عادل سلطان و سلطان جندی را که
 و شاه حیرمین و امیر تغلقی قدم و امیر لونس علی دایم عبداللہ کتاب دار و امیر محمدی پروانچی و امیر کتبیگ
 گشتند و این دلاوران شجاعت شکار از آب چون گذشته بناگاه بر سر پناه دشمن رسیدند و انجماده در مقابل آه
 آنچه مقتدایان بود و در دماغی و تر و دیار می قصیر نکردند و ادراست شیر دلان سپاه خاقانی آن قوم را
 از پیش برداشته جمعی را بقتل رسانیدند بلیت چو شتر را بخت یا در باشد و دولت بود و هر پاسبان شمشیر را بود
 روز و غایت و ظفر چاکر برخی را اسیر ساخته و سپاهیان کینه گذار در پی دشمن افتاده آن گروه را میزدند و
 میدوایند بقیه السیف بنوا حلیه جان بسلاست بر وند و بار دوی سلطان ابراهیم رفته غوغای عظیم در
 معسکرها را انداختند و چند سردار را با جمعی از اسیران دیگر و ده روز خیر فی الاثر و با یکدیگر و جاست اسیران
 عرض داشتند و بنا بر سیاست خاقانی و بیعت فرمانی فرمان قتل آنجا حمت صد دریافت و چون
 از بمقام کوچ شد حسب فرمان واجب الاذعان جو لغار و غول تمام راست کرده بنظر حضرت اعلی
 در آورند و با ستاره رای صواب سنای ظل القی فرمان شد که تمامی سپاه اتمام نموده ابراهیم
 ساز چنانچه هشتصد را به دریک روز مکمل شد و استاد علی قلی را حکم فرمودند که بکسرتور تو بخانه روم
 ابراهیم را برنجیر و خام کا و در بصورت ارجحی ساخته اند یکدیگر اتصال داده در میان هر دو را به شمشیر هفت
 تو بره تعبیه نمایند تا تفنگ اندازان بر و ز معرکه در پناه ارا به و تو بره بغیر غمت تفنگ توانمند انداختن و شوش
 روز در یک منزل جهت تکمیل این ادوات مقام شد بعد از آن تمامی دولتخواهان تدبیر طریق محاربه کرده
 باین قلت با سپاهی بآن کثرت را ستمون انیکر که گویند فرستادند قلی علی علی و با ذی الله
 و صفی باطن نفس بسته قرار دادند که کوچ کرده شهربانی است را در عقب لشکر گذاشته نزول نمایند و صف ارا به

پیش سپاه داشته پناه سازند سوار و پیاده در پس ارا تیر و قنق مقابله نمایند و دیگر سواران از اطراف و
 جوانب بیرون تاخته بمداخله و محاصره قیام نمایند و اگر دوری از غنیمت رسد باز عقب ارایه معاودت کنند و خوشنیه
 سلخ جامدی الاخر بیلده پانی پت در شش کردی لشکر مخالفان نزول اجلال واقع شد عدد لشکر سلطان ابراهیم
 یک لک سوار و یک هزار فیل و عدد لشکر سیلانی پانزده هزار سوار و پیاده پنجمین نموده بودند چون در پانی پت افتاد
 شد اندک سپاهیان بکنار رودی مخالف رفته و با بسیاری از لشکر ایشان جنگ کرده غالب می آمدند
 هر شمی را که بود لطف الهی یا در ده گرجان پر شد و از لشکر یکیش چه باک بود و در دوشش از نصرت ایزد
 جوشن بود و برفروزی از لطف الهی تغیر در زمان زمان سرهای مخالفانرا آویزه قراک ساخته بار دو ظفر قرین
 می آوردند با وجود آنکه دست بر وجوه و پهلوانی برایشان میکرد واقع شده بود از جانب ایشان حرکتی ظاهر نمی شد
 و امریکه دلالت بر پیش آمدن یا عقب رفتن ایشان نمی داد و نیکو گشت آن بعضی امرای هندی که داخل دولتخواهان
 شده بودند جهت رفع آن کشاکش شیخون بر درون مصلحت دیدند و این معنی پسند رای جهان آراسی گردید پس با
 سادات نشان مهدی خواجه و محمد سلیمان میرزا و عادل سلطان خسر و بیگ کوکلتاش و شاه امیر حسین و امیر
 سلطان جیند بر لاس امیر محب علی میر خلیفه و امیر دلی خازن امیر محمد بخشی و جان بیگ و امیر قراقرزی بانج شش هزار
 سوار متوجه رودی سلطان ابراهیم شدند اتفاقاً قریب صبح بار دوی مخالفان رفته درون لشکر آورده و او
 مردانگی دادند و بعضی در جوالی اردو دست بر بلبل نمودند و بسیاری از آن مردم را بدرجه هلاکت رسانیده همه سلاطین
 بر آمدند هیچ یک از دولتخواهان آسیبی نرسیده غنیمت نیز برانگنده نشده ثبات قدم نمود و القصه در جمعه ششم شعبان
 سنه مذکور دست اجل گریبان حال سلطان ابراهیم گرفت و فتح افواج بمقابله جنود قابض المقصود و پادشاهی آورده
 جنود مجنده خاقانی چون در تین بلباس آهنین آراسته و زیور فتح و ظفر بر استنبات در میدان جلاد
 استوار کرده اعلام نصرت برافراخت و حضرت سلیمان بنفس نفیس خود چون روح در قلب تنگن شد و مقدمه
 و سمیند و میسر به ترتیب پسندیده مستعد قتال و جدال ساخت چون طرفین متقارب گشت یکدیگر را بدیده و محاسن
 مشاهده کردند فرمان تخطا جریان غرادر یافت که از جانب جوتغارا امیر قراقرز و امیر شیخ علی و امیر علی ابو نخچه
 و شیخ جلال و از جانب برافزار ولی قزل و با با قشقه با تمامی جماعت مغول مجموع دو دفعه شده از عقب
 سپاه مخالف محاربه اشتغال نمایند و از مقابل امرای برافزار چون غارتام و از فوج خاصه امیر محمدی کوکلتاش
 و امیر لونس علی و امیر شاه منصور بر لاس امیر احمدی پروانچی و امیر عبدالعزیز که با برافزار بمقابله دارند و چون مخالفان
 بجانب برافزار بیشتر توجه نموده بودند امیر عبدالعزیز که طرح گذاشته بودند فرمان شد که بمردود و چون آن شیران
 بیشه کارزار رخصت یکبار یافتند مرکب سبک خیز را در جوالان آورده از پیش و پیش و پس و پس از آنچنان سوار

خون آشام بر دامن گردند که اجساد و خالغان بر بر آورده نزدیک بود که بمراقبت طپو وار و احسان پرواز عالم دیگر
 نمایند اما چون بمقتراض سید و دو زمانه آن پروبال قلم میشد احتمال طیران منفی بود سرمای سرکشان بگز برای گران
 نرم گردید و باز ارجل در صفت اعدا گرم سه چنان خون روان شد بدشت نبرد که چون سیل بر دی جاپای مرد
 نسیمی که آید خزان مقام و دبدوی خون جگر در شام و آخر الامر بن فضل الهی و عون لطف امتناهی و دشمنان
 تنیاه کار سیاه روزگار مغلوب و مغتور گردید و موردی چنانکه نیم کشته بموجروح سردیاریان نهاده ام و اگر داشتند
 طعنه تراغ و زعن گردیدند سلطان ابراهیم را در ویرانه نداشتند با جمعی از نزدیکانش به تیغ خونریز پلاک گردانند و قیامت
 شاخته سرش را بر درگاه سلاطین پناه آورده نزدیک پنج شش هزار سپاهی نزدیک سلطان ابراهیم و یک
 موضع بقتل رسیده بودند و در تمامی معرکه چندین هزار کس شربت مات چشیدند و حضرت علی الحمد لله
 هدایا المذاکر زبان ستایش بیان آورده لوامی محامدین دانی برافراخت و هم در روز اول فتحنا مدیجانب بلاد
 ولایت فرستاد و بدلا الملک دلی نهضت فرمود و آن خیر البلاد و البلوغ الفوارشامشاهی منور گردانید و در
 جمعه بروی منابر و مساجد جامع خطبه دولت و سلطنت بنام نامی و اسم سامی آن خسرو صاحبقرانی خوانده شد
 فرمان سعادت نشان شرف نفاذ یافت که شاهزاده عالمیان محمد جاپون میرزا و امیر خواجه کلان و امیر محمد
 کوکلتاش و امیر نویس علی و امیر شاه منصور بلاس جمعی دیگر بطریق المفاخر بجانب اگره رفتند آنقدر اقصاف نمایند
 و خزانه اسرار اقصاف عوام و خواص محفوظ دارند و متعاقب ایشان آنحضرت نیز عنان غریت بجانب اگره
 معطوف داشته دران بلده نزول احوال فرمودند بهر یک از استندادان پایه خلافت جلی مناسب حال
 قسمت نمودند و دست دریا نشان گوهر نشان بخشش خزان بر کشاده هفتاد و یک بشاهزاده عالمیان
 محمد جاپون میرزا انعام فرموده امرا را بهر یک دو لک و هشت لک پنج لک علی تفاوت در جاتم از روی قسمت
 مرحمت شد سه کسی کو بمیدان کند جان نثار بر دوز کن از روی احسان نثار اگر چند باشد جگر دار و مرد
 چوبی برگ باشد بخوبی ببرد و تمامی یک جوانان و سائر ملازمان العمامت کلی از نفوذ خزانه قسمت یافتند
 جمیع افراد اکابرش که رسادات و مشایخ و طلبه علم و اخام و تجار و اهل بازار و اسافل و اعالی هر یک القیسی
 کامل و مستحق شای رسیده و جهت مستورات حرم عصمت جواهر نفیسه و نقشه نادره و زربرج و سفید سونات
 نقین یافت برای اتمام مخنیان درگاه و منتظران بخواط شهنشاهی نسیم قند و خراسان و عراق و کاشغر
 انعامات فرستادند و محکم مکتبه و مدینه مقدسه و مقررات متبرک نذر ارسال داشتند و تمامی متوطنان
 کابل و حبیب و بدخشان که مردم آنجا بزند و درج امتیاز دارند هر فرد از مرد و زن یک شاه رخی انعام شد
 و جهت رسانیدن و قسمت کردن آن مردم متدین القین شد و هر استندادان بدرگاه سیلانی پنج تنفسی مانند که از

غنا هم هندوستان بهره نیافت و چون ناظر شرف اقدس برتر ضعیف حال امانی بقاع و تالیست قلوب ارباب
 قلاع بغایت متوجع بود فرامین استال با طراف جوانب ابلاغ یافت اما بنا بر عدم توانست بخت بختستان
 هندی چنان متوجش و متفر بودند که مطلقا بر متابعت اقبال ننشیند و جنگها و کوهها گنجینه را د او ماری بپزند
 و متحصنان قلاع در دولت بر روی خویشین بسته اسباب قلعه داری حیا میساختند و غیر حصار دلی و اگر
 که بقدر م شریف بادشاهی فتح یافت و دیگر در تمامی قلاع اساس مخالفت استوار بود و بنای معاشرت برقرار
 حصار سبیل را قاسم سبلی داشت و در قلعه میانه نظام خان بود و حصار لوراز ولایت میوات حسن خان
 میواتی محکم ساخته و حصار گوالیر را بتا رخا خان سازنگ احکام داده بود و پاری را حسن خان نوحانی و انا و
 قطب خان و کاپلی را عالم خان محافظت می نمودند و قنوج و سایر بلاد آنجا بن گنگ در تصرف افغانان
 باغی بودند و زمان سلطان ابراهیم نیز اطاعت نمیکردند بعد از ارتفاع آفتاب دولت سلیمانی و انحطاط
 لوائی افغانی بسیار از ولایت دیگر تاثیر قایلش شده و ولید بهار خان را بادشاه برداشته سلطان محمد
 لقب کرده نصیر خان نوحانی و معروف خرمی و بسیاری دیگر از بزرگان افغانان بدو بیعت کرده حیا فاسد
 میکردند و عدم اطاعت چنان آشکار بود که قضیه جهاون که بست کردی اگر بهت مرغوب نامی غلام
 سلطان ابراهیم احکام داده اطاعت نمیکرد و اتفاقا در آن سال حرارت هند در مرتبه طغیان کرده بود که بسیار
 از خلق این دیار بملاکت رسیدند بنا بر آن چندگاه حضرت ظل آبی در دارالامان اگر عسا اگر حضرت اثر را اسلین
 داده و در سایه عاطفت شاهنشاهی پرورده چون استیلا ی حرارت هوا روی در نقصان آورد و تنه بادها
 سموم مثال بنساکم اعتدال برسات مبدل گشت و نفسی از این هوای روح افزا نیز گشت امرای ناماد اجیت
 فتح ممالک بلاد و قلاع بهر طرف از ولایت متوجع شدند و با دنی متوجع ابواب مقصود مفتوح گردید و برایت عتبات
 الهی بر میخارن کار گذاران دولت بادشاهی چنان ارتفاع یافت که تمامی گرنجیان و وراقان و واسید گنجیان
 دل بجز دینی ننهاد و در رحمت انوار فضل و امتنان و ظل ستار عنود احسان در آورده بکس که بهر طرف رفته
 بود بسایه یافت پناه خسروی باز آورده و فیروز خان و سازنگ خان و شیخ بایزید بابر و مصطفی قرطی و شیخ حب
 وحشی دیگر از امرای افغانه روی اطاعت بدرگاه سپهر اشتباه ننهاد و بطول و فوجا که برای لائق سرفراز شدند
 شیخ کمورن با تمامی ترک نشندان میان و آب از راه صدق و صواب بدرگاه معلی شتافت و اخلاص شریف
 آنکه در رمزه امرای ذوی الاقدار اختصاص یافت و چون خاطر اقدس از انعام خزان سو فوره فارغ گشت
 توجه عالی بر قسمت برگزینان و سرکارهای محمود گماشته هر یکی از ممالک محروسه را یکی از سلاطین نامدار و امرا
 کامگار را مقرر نمود و ولایت سبیل در مواجب شاهزاده عالمیان محمد بایولن میرزا مقر شد درین اثنا عرض

التجمای قاسم سبیلی بدرگاه خلافت پناه آمده بعرض رسید که مین حرام خوارک از حصار پادشاه گرفته آن نواسه
 رفته بود جمعیت کرده حصار سبیل را محاصره نموده هست فرمان پادشاهی صدور یافت که کتبی که ملا قاسم
 برادر بابا قشقه مثل مع برادران مولانا آفاق و شیخ گورن بانگشندان میان دو آب و امیر سبزی و یک
 ایلغار کرده بر سر آن کرده روندنی الحال امر حسب فرمان توجیه نموده بگذشتن آب گنگ مشغول میشدند و ملک
 قاسم مع اخوان از باقی عساکر نصرت نشان سبقت کرده قریب صد و پنجاه نفر تازی پیشین سبیل میرسند
 و مین نیز بیستال کرده در مقابل می آمده و ملک قاسم بی توقف و درنگ آغاز جنگ مینماید و بطرفه العین
 مخالف را از پیش بر میدارد و فتح میکند و قتل عظیم نموده چند بخیر فیل و اسبان و اموال بدست می آورد و
 صلیح روز دیگر که باقی آن امر اسبیل میرسند قاسم سبیلی از محاصره خلاصی یافته بصحبت امر اشتافه
 بساط سنت داری و فرمانبرداری میگردد اما سپردن حصار را با مرور و فراد انداخته هر روز بیانه موقوف
 میداد و امر بتدبیر کار برداشت روزی قاسم را شیخ گورن مجلس امر آورده سپاهیان نصرت نشان بخیر
 حصار در می آیند و قاسم را با متعلقانش بیایه سر سلیمانی میفرستند و در مین ایام جمعی بتختیر بیانه تعیین شدند
 و آنجا نظام خان بود که قبول حکم را بتمتسانیکه حصول آن نظر بحالت و استعداد او و حال بود موقوف شد
 و بعد ازین محل را ناسنگا که از راجهای عظیم الشان هند است از مقام خود خروج نمود و حصار کید را که حسن ولد
 مکن آنجا شگن بود محاصره کرده آغاز فتنه و فساد بنیاد سرکشی عناد نموده بانگ و فتی حسن و له مکن عهد گرفت
 حصار کید را بر روی داده و در بوقت حکم شد که امیر سلطان جنید بر لاس عادل سلطان و امیر محمد کوکلتاش
 و امیر شاه منصور بر لاس جمعی کثیر از سلاطین ملوک و امارت حصار دهلپور را از محمد زیون گرفته و با امیر سلطان جنید
 بر لاس سپرده بر سر نظام خان حصار بیانه بردند و در فتح آن قلعه و استیصال نظام خان بذل جهد و تبذیم
 رسانیدند و بعد از تعیین اخراج قاهره بر بسیاری از امرای صاحب ای فرمان شد که بیانه سریر خلافت
 مجتمع شوند و بعد از اجتماع این طوائف و انعقاد مجلس ککایش و مشورت فرمودند که با عیان نوحا سنی
 قریب پنجاه هزار سوار از قنوج پیشتر آمده در مقام ضا دهند و راناسنگا حصار کید را را گرفته از جانب دیگر در پی
 سرکشی و عناد دست باران برسات که مانع از تحال بود روی در قلعته نهاده هست یکی از جانبین نصرت را
 چون قوت راناسنگا معلوم نبود و تخلیانش بنوعیکه آخر ظاهرا شد اهل دور مینو و اهل مشورت بعرض رسانیدند که
 راناسنگا ازین ولایت دورست و نزدیک آمدن بنی بانیست مستبعد و دفع نوحا نیانکه بانیست نزدیک اندر معدم
 نمودن انسب و الین مینماید حضرت اعلی القویب رای امر فرمودند و مقرر شد که آنحضرت بنفس نفیس عزیمت
 شرق و در مخالفان شرقی اقدام فرماید و درین محل حضرت شهریار گار گار محمد بیون میرزا بعرض رسانید که اگر

رای جهانگشای حضرت اقتضا نموده این خدمت را بعد از بنده مقرر سازد و امید چنانست که با اعتقاد و بازو
دولت بادشاهی دفع آن مخالفان را غایت انداد حضرت ظل الهی بسند باشد یعنی بغایت پسندیده خاطر
اقدس گردید و مقرر شد که امرای بکیت فتح دهو پور نعین بودند در رکاب شاهزاده کامیاب بجانب شرق توجه
نمایند رسیدن سید مهدی خواجه محمد سلطان میز را با شکرت که بفتح آن ده نعین بودند نیز متابعت شاهزاده عالمیان
نعین یافتند و آنحضرت این امر را در مقام جلوس از صفات اگر چه جمع نمودند و چند روز در ان مقام جهت اجتماع
سلاطین مذکوره توقف فرموده متوجه شرق گشت و متوجه تمام اولایات و بلاد نموده بدارا پسر درویش پور نزول اقبال
ارزانی داشت درین اثنا راناسا کاکوت گرفته باغواهی حسین خان میوانی و دیگر اشرا آندیا مستوجه ولایت باو
شد نظام خان حاکم بیاض از شرارت او ملاحظه نموده عرائض التجا بدرگاه ارسال داشت چون بسبب اسلام موسوم
بود و عدم اطاعت او باراناسا معلوم شد میر سید رفیع الدین محدث صفونی که از مقتدای علمی وقت بود
شفیع او گشته قلعه بیاض را تسلیم بندگان درگاه نموده نظام خان را بسعادت پایوس سلیمانی آورده و درباره او
الطاف بی اندازه بنظور رسید و همدین وقت تارخان سارنگ خانی که قابض قلعه گوالیر بود چون دیگر راناسا
قلعه کیدار گرفته قریب بیاض رسید و چندی از رایان در اجها و زمینداران گوالیر یعنی از مسلمانان اتفاق نموده
در مقام گرفتن قلعه گوالیر شده اند و تارخان از شور و فغان ایشان بترنگ آمده بسلامت گوالیر راضی شده قاصدان
بدرگاه عالم پناه فرستاد و حضرت خاقانی خواجه رحیم داد را سرخیل جمع خراسان دهندوی ساخته و سخن و قطار را بنا
سبقت خدمت ترقی داده همراه مشاور الیه بکومت گوالیر نامزد فرموده مولانا آفاق و شیخ کورن نیز بکومت اعاد
ایشان نعین یافتند چون اجتماعت بگوالیر میر سید رای تارخان متقلب شده اظهار عدم اطاعت میکنند درین اثنا
شیخ محمد غوث که احوال او درین کتاب ملخصه مذکورست و در مقام دولتخواهی آمده با فوج قاهر اعلام داشت
که لائق دولت آنست که بهانه ساخته معدودی چند از عسکر فیزی اثر بقلعه درآمده مقصود حاصل نمایند و چون
شیخ مذکور در علم دعوت اسما اعظم الهی کامل بود ظاهر ارباب فتح قلعه با ستم و اسما را الله دعوت نموده نعین که
تیر دعایش بحدت اجابت رسیده باشد بهر تقدیر خواه بتدبیر عقل و در اندیش و اقبال روز افزون بادشاهی
خواهد دعای آن در دین صفاکیش چون این امر ایتارخان پیغام میکنند که مقصود از آمدن عساکر انداز رخ
فساد و کفار بود به تخریبین حصار و بنا بر خوف شیخون ایشان در خاطر میر سید که جمعی بلکه معدود بجمه درآمده بانی
شکر قریب حصار پناه گرفته هر وقت کار شود همه اتفاق نموده بیرون برایم و موافقت یکدیگر لطیفای ناز
اهل خلاف نایم یعنی راناسا تارخان بعد از بسیار قبول نموده خواجه رحیم را باندک مردم بجمه راه دادند
و خواجه مشاور الیه درآمده چندی را بنزدیک دروازه حصار میگذازد که در شب وقت یافته دروازه را بکشتن که مردم

بیردن نیز بغیر از خاطر در آید و ایشان شب دروازه گشاده لشکر را در آورند و تا تارخان را در وادان حصار
بی اختیار ساخته خواهی خواهی حصار را از قبضه اقتدار او بر آورده و ششالیه قلعه را بخواجه رحید و سپرده پناه بجمعا
حصانت شمار و حمایت بدولت و شوکت روز افزون برده است و محمد میتون میر بی اختیار قلعه و دهو لپور
پیشکش نموده بقبل آستان الملک آشیان سرفراز شده است گیتی بفرود دولت فرماید جهان شد سنجو
عرصه ارم و رونق جهان به از هر طرف رسید با و فرقه ظفر در هر مکان شنید روان غفره امان با القصد
چون راناسا نکاح مجدد و میان رسید بنیاد و دست اندازی ممالک سخر با و شاهای نمود و استیلا می خروج کثرت
جمیعت از روز بروز زیاد شد و حضرت جهان بانی با قلیلی بر سپاه و در سلطنت اگر بود و باقی عساکر
منصوره را بهر جانب تعین فرموده بودند قتال واجب الاقتضای و طلب شانزاده محمد بایون میرزا بولایت
شرق شرف صدور یافت که دارالملک جوخو را بعضی از امرای سرداران سپرده خود بطریق سرعت حریمت
نمانند روزمانی که شانزاده کامگار بر مخالفان شرقی نصرت یافته و مالک جوخو نصرت نموده بود فرمان سعادت
نشان میرسد و حقیقت حال مطلع میشود و بیوقت خیر نصیر خان میرسد که اراده که شش از آب گنگ و ذار
نمودن از غازی پور و در شانزاده عالمیان عنان غریمت با نظرت معلوف داشته نصیر خان را غازی پور را
فرارسد و نموده و ادب بلخ فرموده خیر آباد و بهار را بفارست و تاساج زیر فرمان کرده لای دولت بجامب جوخو
متحرک میساز و حسب حکم پادشاهی خواجہ امیر شاه حسین و امیر چند براس الحکومت جوخو نصب فرمودند و متوجه کار
سیلمان شدند شانزاده جوان بخت بنا بر مصلحت و وقت تدارک مهم عالم خان عالم کاپی را که از نظامی دولت افغانه
بود و خواه بصلح خواه بجهنم ضروری داشت راه عسکر منصوره را بکاپی انداخته با استیلا می آثار خوف عساکر عالم خان را
در مسلک سائر بندگان درگاه و آورده در کباب ظفر انتساب خویش بلامست حضرت آورده بنوازشات
خسروانه بلند می یافت و در همین روز قدوة الاعظم و الاکابر خواجہ دوست نهادند از کابل بخدمت رسید
چون هستند و لشکر ظفر از بدخ راناسا نکاح در میان بود حکم شد که تو بجان را بر سر انجام وانی داد و بتکریمیا اثر دور
آزاد و استاد علی قلی بلوازم آن خدمت آنچنان پرداخت که مورد الطاف موفور گشت روز دیگر بنیت جهاد
راناسا نکاح سر دقات عظمت در واد بیده اگر منصوب مرفوع گردید درین منزل خبر استیلا لشکر کفار ستواتر
آمده بود ضو ح بیوست که بالشکر از مورو بلخ بیشتر قریب بیانه رسید درین منزل بجهت جماع عساکر توقف
فرموده منرا و لان تعین شدند تا مجاهدان را جمع آورد و دلیل ارجح و غلغلہ در شش شجبت افکند و خروبت
نقاره و نفیر بر جرج اثیر بر آمد و بعد از قطع مسافتی در حوالی نصیبه مندا که نزد لجلال واقع شد روز دیگر استعدا
امراضا حسب تدبیر در فوای کول سیکری که الحال بفتح و مشهور است نصیب خیم و اقبال فرموده و قرا و لان تعین

شدند یک دفع از عبور احدی بقبضه بسا و خبر رسید که چنین منزل بمنزل از مرز و زول غنیمت اخبار تحقیق می آورد و تا آنکه
بمقابل سپاه خفر بنیاده آمده بمفاصله دوسه کرده نزول نمودند و حضرت فردوس مکانی امرای ذودی الاقدار و سار
اهل و اعتبار بل بیشتری از احاد الناس فراهم طلبید مجلس نکاش منتقد ساختند برای اکثر مردم بر آن رفت که بعضی
از قلل را استحکام داده و حضرت بنفس نفیس با اکثر از سپاه بولایت پنجاب لشرف بریزد و نظر لطیفه غیبی باشند
و حضرت کشورستانی سخن بر کس شنیده بعد از تامل بسیار زبان گوشتن شایسته بر در آورد که بادشاهان اسلام
که در اطراف و اکناف عالم اند که گویند و ما را بجز زبان یاد کنند قطع نظر از گفت و گوی وطن ملاست
وینا فردا از عمره قیامت بشنید روزی بیشتر چه حذر تو انم گفت که اینچنین ملکیتی از دست بادشاه اسلام جدا کرده
و خلق کثیر را که بزرگ ملت با بودند تقبل رسانیده خود را صاحب نعمت و ولایت ساخته باشم و امروز از پیش
اینچنین کافری غرانا کرده اقل مرتبه حذر شرعی بدست نیآورده راه بازگشت بگویم تا از دست این کفار مخلوق
این دیار چه رسد بهیات وقت آنست که دل بر شهادت باید نهاد و چون آخر از تن ضرورت رود
همان به که باری بغیرت رسد پس انجام گیتی همین است و پس بگو نامی بر نیکی بماند پس بدو نای الهی و الجهاد و الجهاد
در داد و از تا شیر اخراجت جدا سازد و آتش در نهاد همه افتاد همه زبان بسمعنا و اطیعند گشود و گفتند که ای قبله
مرا جانهای فدا باد و هر چه فرمانی فرمان ترا مطیع و منقادیم عاقبت برقرار داد و یکدی و دیگر دینی مصحت مجید
در میان آوردند و تقسیم کلام ربانی مورد و از دیار اعتماد شد و تکیه بر طاعت خداوندی کرده قلب جناح
و عین و یسار ترتیب داده و بفاصله فاصله افتاد و فتح و نصرت جست قدم در میدان و جفا هدا و فی سبیل الله
نهادند و شیران بیشه جلالت و دلیران معرکه شجاعت آنچنان به بخت سرور محارب مینمودند که گویا هنگام بخت
نه هنگام رزم علی الخصوص شاهزاده عالمیان محمد یون مرزا داد و مردانگی داده و دفعات در افواج کفار درازند
تر و دات عظیم بجا آورده حق سبحان تعالی فتح و نصرت نصیب بادشاه اسلام کرد و کفار را مغلوب و منکوب
ساخت و تعیین که لشکر غیبی مد لشکر اسلام بوده است و درین معرکه حسن خان میوالی که طریقه ارتداد و ورزید
آن کافر موافقت نموده بود با وجودی هزار سوارش که خاصه او بر روی آویزید که مردم لشکر خودش در جفا
انداخته میگرفتند و ازین فتح غیبی حضرت ظل الهی سرسجده شکر آورده و لوی جمع خداوندی برافراخت و تخنا جفا
باطراف و اکناف ولایت صادر فرمودند از تخریب ممالک هندوستان با کل خاطر شرف جمیع شد روز
بروز بسامان ملکیت پرداخته هندوستان از اخراج خاشاک ارباب فتنه و فساد پاک ساختند و در تاخت
سید و ثلثین و ستمانه هجری مرضی بر ذات بابر کات بابر پادشاه دین پناه طاری گشت و در پنجم جمادی الاول
سند کور از محنت مرای انس به عالم قدس شتافت ایام سلطنت این شهر یار گیتی مدارس دشت سال

بود ازین جمله در هندوستان پنج سال در سن دوازده سلطنت رسید و در پنجاه سالگی جهان را بدرود گذشت
آستان را که بنجر چور باشد بهتری که کارش نیست که بر خط کند خون جگر می بخشد لاله را تا نزد تاج شوی تا ملک شد
یا میال اصل از بنجر ستر تا جوی از این سر آمد این کاخ و لاله و نیزه که چون جاگرم کردی گویدت نیزه فلک را سینه و
غیر از جنایت و وفادار طینت آن بی وفا نیست بعضی از خصوصیات احوال این بادشاه جهان پناه از
غرائب امور است از جمله نموده و پاشنه بر کنگرهای قلعه حبه حبه میزد و دیدند گاه و اودای زرد و نعل گرفته
از کنگره بکنگره میشتند خطی اقتراع کرده اند که آنرا خط بامری می نامیده بودند آن خط مصحف کتابت میکرد و ندو
بکه میفرستاد و در شرفا رسی و ترکه خوب میگفتند و تربیت فضلاء و علمای بسیار مینمود و کتابی در کلام حق
خفی زبان ترکی مضمون در آورده که معین نام کرده اند و مسائل عروضی ایشان مشهور است و وقایع خود را در
نوشته واد فضاخت داده اند و در سلطنت خان شعیب همایون بادشاه بن بابریا و شاه
چون در اصطلاح این سلسله عالیله آن بادشاه جهان پناه را بخت آشنایی مذکور ساخته اند این ضعیف نیز از
نام نامی آن بادشاه که سگار بخت آشنایی تعبیر مینماید آن قصه چون فردوس مکانی بابریا و شاه در گره از جهان
فانی بهشت جاودانی فرامیدند در آن ایام پدر مولف تاریخ محمد تمیم هر وی در زمره ملازمان فردوس مکانی
بابریا و شاه انتظام داشت و بخدمت دیوانی بنیونات سرافراز بود چون امیر نظام الدین علی خلیفه که مدار
کار خانه سلطنت بود و از شاهزاده جوان بخت همایون محمد مرزا بواسطه بعضی امور که در معاملات دنیا واقع
میشود و بیم و ترس داشت سلطنت ایشان احمق نمیشد و هرگاه سلطنت پدر بزرگ راضی بنیانت بدین امر خود که
راضی خواهد بود و چون هندی خواجها دانا و حضرت فردوس مکانی جوان سخنی با دل بود و امیر خلیفه را به بخت
داشت و امیر خلیفه قرار داد که او را سلطنت بر دار و او این سخن در میان مردم شهرت کرد و همگان اسلام هم
خواجها میرفتند و او نیز این سخن را در یافته بادشاه سلوک کردن گرفت آنفا امیر خلیفه ملاقات هندی خواجها
رفته بود و او در غرگاهی بود و میر خلیفه پدر مولف محمد تمیم و هندی خواجها کسی در آن خرگاه نبود و چون میر خلیفه
نحوه نشست حضرت فردوس مکانی و راستمداد مرض میر خلیفه را طلبیدند و چون میر خلیفه از خرگاه هندی خواجها بیرون
خواجها تا خرگاه متابعت نموده در میان استادان پدر مولف از ملاحظه ادب او و عفت استاده ماند و چون
هندی خواجها بنیانت بنیون منسوب بود و از بیرون پدر مولف خانی ذهن شده بعد از وداع میر خلیفه دست برد
خود کشیده گفت انشاء الله اول ترا پوست بکنم بجز و گفتن پدر مولف را و پدر مولف نیز شده گوش پدرم را گرفته گفت
که ای تاجیک مصراع زبان سخن سر سبز تنید بد بباد و پدرم حضرت گرفته بیرون آمده به سرعت خود را به میر خلیفه
رسانیده گفت که هرگاه شما با وجود شل محمد همایون میرزا و دیگر برادران قابل رشید چشم از حلال نمی پوشیده و میخوا

باشید که این دولت بخا زاد و بیکار انتقال کند هر ایند نتیجه آن بغیر این نیست و چون مهدی خواجہ را گفت و بر خلیفه
در ساعت بصرعت تمام کس بطلب پیاویون میرزا فرستاده و بسیار دلان در میان که مهدی خواجہ حکم برسانید که حضرت
یادشاه حکم فرمودند که کشاخانه خود بر وید و بیوقت مهدی خواجہ طعام کشیده و سفره گسترده بسیار دلان از بی هم
خواه خواه او را بخانه اش فرستادند و از آن بر خلیفه فرمود که بناد می کنند که مجلس بخانه مهدی خواجہ برود
سلام کنند و ازین بر زبانیا چون حضرت امیر بادشاه جهان فانی را دید و گرد و مایون میرزا از سنبل سید
بسی امیر نظام الدین علی خلیفه که دلیل السلطنت بود در نیم جمید الاول سنه سبع و ثلثین و تسعمایه بحر
سلطنت و مسکنانالت جلوس فرموده اگره را در شک ارم ساخت و خبر الملوک تا پنج جلوس حضرت است
لوازم ایشان تقدیم رسانیدند و امر او اعیان را از مراحم خبر دانه سر بلند گردانیدند و مناصب و انتفال که در
خدمت فردوس مکانی بعد مردم بود بحال قدم فرود آستند بر یک را بجنایاتی تازه و لطفی بی اندازه و جلال
ساخت در میان ایام مرزا مندل از درختان رسید و انواع الطاف نوازش یافت و مانعام و در خزانة
سلاطین سلف که دست افتاده بود بسیار می گشت و چون در را بکشی تقسیم کردند گشتی زر تاراج شد و با حلقه تقسیم
ولایت نمودند و بیوات بجای که میرزا مندل مرحمت شد ولایت پنجاب و کابل و قندهار بجای که میرزا کافران تاراج
و سنبل مجرا عسکری عنایت شد و هر کس امر از یادنی حاکم و الا که اختصاص یافت و بعد از انتظام تمام سلطنت
رایات جلال تعلقه کالینج بمرکت آمده راجه آنجا از راه القیاد و عبودیت پیش آمده داخل دولت جوامان
چون دران ایام سلطان محمود بن سلطان سکند لودی با اتفاق من بایزید و امرای افغان غلبه و دستلا و علم
مخالفت بر افراخته ولایت جوینور و نوچی آنرا فرود گرفته بود و از اسجارات جهان کشاید فتح و رفع آن
نموده بفتح و فیروزی منسوب گشت و هم بر کاب نصرت و ظفر کاسیانی و اقبال باگرماد و ت نمودند و بی
عظیم ترتیب داده هر یک از امر او اعیان سلطنت جلتهای فاجر و اسیان با و سیر سر فرار گشتند گویند دران
برم عالی دوازده هزار کس بالا یوشا که مرغ زر دوزی شرف اختصاص یافتند بیت ملک را بود در
حد و دست چیر و چون لشکر دل آسوده باشند و سیر و چو دارند کج از سیاهی در لعل و در لعل آیدش دست بر
بر تیغ و از اتفاقات غریبه دران ایام آنکه محمد زمان مرزا ولد بدیع الزمان مرزا با یقیر که سابق از لعل پناه
لفردوس مکانی آورده بود و داعیه مخالفت نموده گرفتار گشت و در ایام و کار طفا سیر و ه بقلیه بیان فرستاد
و حکم بر سیل کشیدن و نابینا ساختن او فرمودند و نوکران یا و کار یک مرد کشتن و از اسب میل میان
نمودند و در اندک مدت از حبس قرار نموده پناه سلطان بهادر گجراتی برد و آنحضرت کس بجایب سلطان
بهادر ارسال داشته طلب محمد زمان مرزا فرمودند سلطان بهادر از روی تکبر و تحیر جواب نالایم داده و سر

و محاصرت نمود و عرق غیرت و حمیت خسروانہ در حرکت آمدہ غم کجرات و گوشمال سلطان بہادر در ضمیر اہل
 پذیرفت و بہین وقت رایت فتح آیات بجانب گوالیار نہضت فرمودہ و دہا و سیر قسار گذرانیدہ معاہدہ
 کردند اتفاقاً درین محل سلطان بہادر بالشکر بای کجرات و مالوہ قلعہ چتور را محاصرہ نمود و باراناسا خان قمار بہ
 داشت و بایارخان لودی را کہ از امر حاجی بدیشان او بود از روی کمال لیری و زیادہ سے بیشتر قلعہ سیانہ و توترا
 آن فرستاد و او قلعہ سیانہ را محصور در آورده تا اگر دست نداری کرد حضرت جنت آشیانی مرزا بہندال را
 بدفع او نافرود کرد و اکثر لشکر او خیر آمدن مرزا بہندال متفرق و پراگندہ شدہ ابو باسیصد کس در پراگندہ فرج
 خاصہ مرزا تاخت و حرب صفت نمودہ با تمام ہریان خود گشتہ شد و سیانہ و مضافات بقصرت او دلیا سے
 دولت زور افزون و در آمدہ سلطان بہادر از نشیندن این پنج خیران و ہر اسیصد گشت در وقت جنت آشیانہ
 گوشمال سلطان بہادر را پیش نہاد و ہمیت والا نصبت ساختہ از اگرہ بغرم درست روان شد و درین حال
 سلطان بہادر در شتانی از کجرات آمدہ بمحاصرہ چتور شتعالی داشت و ہمدرین سال مرزا کامران از لاہور بقندہار
 رفیقہ فتح نمود و تفصیل این اجمال آنکہ چون شاہ ظہا سب حکومت ہرات از غور خان تغیر دادہ نافر و صوفیان
 خلیفہ ساخت و غور خان سام مرزا را کہ برادر شاہ ست انو کردہ بر سر قندہار برودہ تا بہانہ فتح قندہار گریز گاھی
 جیت فتح خود ہم رساندہ خواجہ کلان بیگ کہ از جانب کامران مرزا حاکم قندہار بود و صدارت گشت و سام مرزا
 و لشکر و ارخان ہشت ماہ قلعہ قندہار را محاصرہ نمودند تا خواجہ کلان بغایت شجاع و کار دیدہ بود و قریباً شان
 کاری از پیش رفت و کامران مرزا بلوک خواجہ از لاہور روان شدہ در فوجی قندہار با سام مرزا مصاف
 داد و بہر دو شجاعت خواجہ کلان بیگ نظریافتہ و غور خان دوم کہ گرفتار شدہ مقتول گشت و سام مرزا
 شکست خوردہ و پرتیان حال پیش شاہ گریخت و این صرغہ تاریخ این مادہ بہت مختصر اع زودہ باوشہ
 کامران سام را بہ چون سلطان بہادر از توجہ رایات جہا کشای آکاہی یافت قرعہ مشورت در میان
 انداخت اکثر لشکر بانش گفتند کہ ترک محاصرہ قلعہ باید کرد و غور خان کہ بزرگترین امرای او بود گفت ما کفار را
 محاصرہ کردہ ایم اگر درین وقت باؤ شاہ مسلمانان بر سر ما آید حمایت کفار کردہ باشند و ہمینی تار و قیامت
 در میان مسلمانان گفتہ خواہد شد بہتر آنست استقامت نمایم چہ گمان آنست کہ حضرت در وقت بہر ما
 بیایند و حضرت جنت آشیانی چون بسار کیو را ز لاد مالوہ رسید و این سخن بعضی ایشان رسید بدین سبب
 توقف شد سلطان بہادر بجا طمع چتور را محاصرہ نمودہ تہا و جہا گرفت و ضمیمت بسار یافت و لشکر از فرج
 ملوی عظیم ترتیب نمود و انجیمینست یافتہ بود و بلشکریان قسمت کردہ متوجہ جنت آشیانی گشت و آن حضرت
 نیز بنشیندن خبر فتح چتور بجانب او کوچ کردہ و در فوجی سندسوز از تواج مالوہ ہر دو لشکر یکدیگر رسیدند و ہنہر جہا

نزد بود که سلطان علی خان و خانان خان که بر اول سلطان بهادر بود و نذر صدقه افواج قاهره گشت خورده
 سلطان بهادر پیوسته و لشکر گجرات دل شکسته شده فرو آمدند و سلطان بهادر با امراد باب جنگ مشورت
 کرد و صد خان گفت فردا جنگ صف باید کرد و چو لشکریان از فتح چطور قویل آمده اند و هنوز از لشکر منول چشم ایشان
 نرسیده است رومی خان که صاحب اختیار توچانه سلطان بهادر بود و گفته که در جنگ صف توپ و تفنگ بکار
 نمی آید و توچانه بسیار سیم رسیده است چنانچه بجز فیض روم دیگری مثل این توچانه آرد صلاح در آنست که اگر لشکر
 خندق زده هر روز جنگ انداخته شود که منول چون برابر آید ضرب توپ و تفنگ اکثر بپاک خواهند شد
 سلطان بهادر این را می راپسندیده برگردارد و می خندق فرموده مدت دو ماه هر دو لشکر مقابل یکدیگر ایستاده بود
 و در اکثر ایام جوانان کار طلب بیرون آمده تلاش نام و ننگ میکردند و سپاهیان منول در برابر توپ کمتر
 میرفتند جنت آشیانی افواج تعیین نموده اطراف لشکر سلطان بهادر را محاصره فرموده منع آمدن غله و گاه و
 بهر نموده بودند چون چند روز برین منوال گذشت و در رومی سلطان بهادر قطع شده غله نایافت گشت علنی کردند
 نزدیکی بود تمام شد و گجراتیان کوه سلاح از ترس تیرهای زره دوز و رومی توانستند رفت و علف آورد و تو
 اسپ و شتر و آدمی بسیار از بی قوتی بپاک شده و لشکر گجرات بیدل شدند سلطان بهادر چون دانست که دیگر
 توقف موجب گرفتاریست باج کس از امرای معتبر خود کیکی حاکم بر پانور بود و دیگری قادر شاه حاکم بالوه از قصب
 سر پرده بدر آمده بجانب منو که گنجینه و لشکریان چون از فرار سلطان آگاه شدند هر کدام برای گنجینه و تاراج انداخته
 دل بهادر داشتند و قصه حضرت جنت آشیانی بر فراز مخالف آگاه شدند و فریاد تعاقب سوار شدند و بعد از خان
 که جمعیت بسیار برده مند و میرفت رسیده گمان آنکه سلطان بهادر دست قصد او نموده با نخست زیاده از سه هزار کس
 همراه بود و لشکریان بهاراج منول بودند بسیار از لشکریان گجرات قتل رسیدند و با نخست تا پای قلعه مند و تعاقب کردند
 بهادر در قلعه مند و محاصره شده چند روز محاصره امتداد یافت آخر سپاه مغرینیه که پیغمبر آمدند و سلطان بهادر در خواب بود و غوغا
 بلند گشت گجراتیان مضطرب شده رو بر آه گریه آوردند سلطان بهادر باج شش سوار بر آه گجرات رفت
 و صدر خان و سلطان عالم بقلعه منو که اگر ارک قلعه مند هست پناه بردند و قلعه از یک روز بیرون آمده سلطان
 عالم را و صدر خان را که زخم دار بود و بلا زمرت حضرت جنت آشیانی گرفته آوردند و بکم آنحضرت صدر خان
 بند کردند و سلطان عالم را پی بریدند و آنحضرت بعد از سه روز از قلعه بامان آمده متوجه گجرات شد و سلطان
 خزانده و جواهر که در قلعه بانیان داشت با خود گرفته با احمد آبا و رفت و آنحضرت چون بیای قلعه بانیان رسید
 و بجانب احمد آبا در روان شدند سلطان بهادر طاقت نیاورده از احمد آبا و بجانب کینایت رفت و
 شهر احمد آبا و تبصره منول در آمده عمارت و تاراج شد و غنیمت بمقیاس بدست افتاد و باز آنحضرت بجای

سلطان بهادر شمس و ان مشرک و سلطان بهادر چون کتبایت رسید اچنان مانده شده را با اسبان
 تازه تبدیل نموده بر بندر پور رفت و آنحضرت آخر بهمانه روز که بهادر رفته بود بکنبایت رسید و آخر روز دوم
 شخصی برستم داد و خواهان بر سر راه آمده بعضی رسانید که امشب مردم اطراف این ولایت شبیخون خواهند آورد
 آنحضرت پرسید که تر این مهر با سنی باین لشکر از کجا پیدا شد جواب گفت پس من درین لشکر دستگیر هست
 خواستم که حتمی بر تنه ایت کرده پس خود را خلاص کنم آنحضرت آنشب در کمال احتیاط گذرانید و قریب صبح پنج شش هزار
 پیاده شیخون آوردند و لشکر باین که آگاه بودند از زمینها بیرون آمده از دور جمع شدند و آنچه در مدارد و بود بغارت
 رفت و چون صبح طلعت شد مخالفان از اطراف و جانب گریختند و در میان گرفته بسیار از ایشانرا بقتل
 رسانیدند و جام فیروز که سابقاً حاکم شمس بود و از لشکر از خون شکست یافته گجرات آمده بود و دختر خود را بسندان بابر
 داده بود وقت شکست سلطان بهادر بدست لشکر حضرت جنت آشیانی گرفتار شده بود درین شب محافظان
 بکمان آنکه مباد افرا نماید بقتل رسانیدند و همچنان صدر خان گجراتی در قلعه سوکر تار دست آمده درین شب
 بقتل رسید روز دیگر از وی نفر قرین بجانب قلعه جانا نیر کوچ کرده قلعه محصور شد و اختیار خان که ضابط قلعه
 بود لوازم حصار داری بجا آورد و روزی آنحضرت بر دور قلعه میر میفرمودند که نظر ایشان بر جمعی افتاد که از لشکر بیرون
 آمده و از دیدن لشکر متحکم شده باز گشتند و آمده حضرت جنت آشیانی جمعی را بقاقتب آنها فرمودند و چند
 از ایشان بدست آوردند معلوم شد که بوسیله زمینداران غله دروغن بقلعه می برند درین محل کوه بغایت
 بلند و بزرگ انداز و تپه دارست جنت آشیانی نفیس بهایون بهمان مکان که قلعه بالا سیکتید می کشید بر دزد
 بنظر احتیاط ملاحظه آنخل نموده مراجعت فرمودند و بخاطر اقدس رسید که از نظرات قلعه بواسطه استحکام کوه ابل قلعه
 جمعیت خاطر خواهد بود و پاسبانی و محافظت گتمی نموده باستند تیغ فولاد بسیار ترتیب داده روز از هر طرف
 قلعه جنگ انداختند و شب با سیصد کس همان موضع رفته جمعی همچنانی فولاد کراچت و راست محکم کرده بالا
 میرفتند و چون خاطر مردم از نظرات جمع بود آگاهی نیافتند و می نرسید که آخرین ایشان یرم خان بود
 چون ببالا رفتند آنحضرت نفیس نفیس نیزه بالا بردند و بتجاعت همین زیور آدمی دست نه نمایند و هر که
 بود فرمودان بر جان بافتن و نیزه بر دلان و سپر ساختن و نهان طلوع صبح سیصد نفر بیرون قلعه درآمد و هر موضع
 محل انبارهای غله دروغن و ما محتاج ابل قلعه بود چون روشنی شد مردم لشکر بسیار متوجه قلعه شدند و آنحضرت
 از بالا تکیه گویان در دوازه بسته در دوازه رابروی لشکر باین کشود و قلعه باین استحکام مفتوح ساختند و اختیار خان
 بقلعه اندک که بمولب مشهورست پناه برد و اکثر اهل قلعه بقتل رسیدند و بسیار از زنان جوانان خود را از قلعه
 بایان انداخته بپاک شدند و اختیار خان بایان بیرون آمده آنحضرت سا ملازمت کرد چون اختیار خان از

گجراتیان بخصیلت ممتاز بود و ترتیب یافته داخل ندیمان خاص شد و خزان با و شامان گجرات که سالهای دراز اندوخته بودند تصرف در آن حضرت جنت آشنائی زربرس لشکریان قسمت کرده امتد و قشقه روم و فرنگ و خشار اکناف عالم که در خزان حکام گجرات جمع شده بود بتاراج رفت بواسطه آنکه زو اسباب بی نهایت بدست لشکریان درآمد و انسانی بیکس متوجه تحصیل ولایت گجرات نشد و جایا گجرات کس نزد سلطان بهادر فرستاد پیغام دادند که چون در اکثر گنابت گجرات مغول نیست اگر فوجی بقین شود مال واجبی خود را و اصل میسازم سلطان بهادر غلام خود و عماد الملک را که بشیاحت القنات داشت فرستاد و عماد الملک در مقام جمع لشکر شد و چنانچه پنجاه هزار سوار قیاس میکرد و در ظاهر احمد آباد نزول نمود و شروع در تحصیل آن نمود و چون انیجه بعد از فتح جانپانیر بجنبت آشنائی رسید آنحضرت زربسبب از خانم گجرات کرت ثانی بر سپاهیان تقسیم نموده جانپانیر را بر تری یک سپرد و خود و متوجه احمد آباد شده مرزا عسکری و مرزایا و گار ناصرو میر سندیگ را بهر اول لشکر ساخت و خود و یک نفر ل پیش کردند و در فوجی محمود آباد که دوازده کربهی احمد آباد است عماد الملک با مرزا عسکری جنگ کرد و شکست یافت و بسیاری از طرفین بقتل رسیدند این ضعیف از پذیرد خود که در آنوقت وزیر مرزا عسکری بود شنید که در نزد هو اکمال حرارت داشت گجراتیان از احمد آباد به سرعت رسیده آمدند و مرزایا و گار ناصر مقتدرانیم کرده جانب لغا مرزا عسکری فرو داده بود و امیر سندیگ نیز همین مقدار در جو لغا میرزا نفرل گرفته بود و گجراتیان چنان به سرعت رسیدند که میرزا را فرصت آراستن فوج نداشت و با معدود چند در خار بندز قوم در آمده ایستاد و گجراتیان بهر زور و متوجه فارت شدند و غنیمت بسیار گرفته و پراگند گشتند و بیوقت مرزایا و گار ناصرو میر سندیگ با فوجا که نمایان شدند و گجراتیان رو بغرا نهادند و مرزا عسکری نیز از آن خار بند بیرون آمد و نغاره خود را ظاهر کرد و تا احمد آباد تعاقب گجراتیان کردند و زیاده بر دو هزار آدمی در آن مرکز بقتل رسیده بودند و القصد از تاراج فتح حضرت جنت آشنائی احمد آباد را با توابع بجای گزیر مرزا عسکری لطف نمودند و هنر و اله متین را عجز زیاده گار ناصر عنایت کردند و بروج سندیگ و جانپانیر تری یک قرار یافت و بقاسم حسین برده مرحت شد و خانجهان شیرازی تو دیگر امرانیر کو یک نفر شدند و بخت آشنائی با کامیابی و اقبال مراجعت نمود و میرزا پور شریف برده از آنجا بمنز و رفت بعد از مدتی یکی از امرای سلطان بهادر طرف نوساری که قریب صورست جای محکم پیدا کرده در مقام جمعیت شده نوساری را بتصرف در آورده و رومی خانرا از بند صورت با خانجهان موافق کرده بر سر بروج آمد و قاسم حسین سلطان طاقت نیاورده بجایانیر گنجیت و همچنین گجراتیان از هر طرف آغاز مخالفت نمود و از هر طرف خلل بر خاست اتفاقا در شبی مرزا عسکری در مجلس شرب از روی سستی بر زبان راند که من باد شاه ظل اللهم غصنف که از کوه کما مرزا و برادر مهدی قاسم کو و است گفت سستی اما خویش مستی همیشنان او خنده کردند و مرزا از حقیقت خنده

معلوم نمود و در غضب رفته غضنفر را در حبس انداخته بعد از چند روز حبس خلاص یافتند پیش سلطان بهار در وقت
 او را بآبدن احمد آباد ترغیب و تحریص نمودن گرفت و گفت که من از کاش منولان خبر دارم که همیشه قرار بر
 داده بهانه طلب اندر مقید داشته بر سر منول برودید اگر منولان ببنگال قدم نمایند مرا بسیار است رسانید
 سلطان بهار در اتفاق زمینداران ولایت صورت جمعیت نموده متوجه احمد آباد شده دینوخت پس چند بیگ
 مرزا عسکری بیگ برین داشت که خطبه و سکینه نام خود کرده لوای سلطنت برافراز و سپاهیان از روی
 امیدواری در ملازمت او جانیاری نمایند و مرزا عسکری قبول نمی نکرده بهر استان نشد و آخر بیابان
 قیل و قال بسیار قرار یافت که مرزا عسکری و مرزا یادگار ناصر و میرنده بیگ و امرا دیگر از احمد آباد آمده
 در عقب اساول مجازی سرگنج لشکرگاه ساختند سلطان بهار نیز در سرگنج فرود آمده متعابله نمود اتفاقاً قوی
 از لشکر مرزا عسکری انداخته بارگاه سلطان بهار را گونسار کردند سلطان بهار در مضطرب شده غضنفر را محض
 طلب داشته در مقام سیاست آورد و غضنفر گفت تا وقت صفت آرای مرا متوقف دارید که بمن رسیده که مرزا
 عسکری در شب فرار خواهد نمود و چون شب شد مرزا اتفاق امرای جادریای زیادتی را گذاشته روانه جانیاب
 شده در دره که روی فرود آمدند سلطان بهار در تقاب نموده خود را رسانید دینوخت مرزا عسکری و امرا
 ببنگال سلطان بهار در سوار شده حرکت المذبحی نموده مراجعت کردند چون بجانیاب رسیدند تدریجاً بیگ
 بنیاد مخالفت فوجی نموده محسن گشت و حضرت جنت آشیانی اعلام نموده که مرزا عسکری قرار مخالفت داده
 غیرت آن دارد که خود را با گره رسانیده لوای سلطنت برافراز پیش از آنکه مرزا عسکری از احمد آباد در راه نماید
 سخن شناران و واقع طلبان قدح سخن که میرنده بیگ و بیگ و بیابان بادشاه شدن بمیرزا عسکری در میان آورده
 بود با وجود که میرزا قبول نکرد و حضرت جنت آشیانی نوشت که مرزا عسکری اراده مخالفت دارد و القصه حضرت
 جنت آشیانی بصیرت تمام متوجه اگره شدند و بهر راه میرزا عسکری بملازمت رسیده حقیقت حال
 بعرض رسانید و سلطان بهار جانیاب را از ترویج بیگ صلح گرفته در اول این سال شاه طماسپ با انتقام
 مرزا میر قندبار را در خواج کلان بیگ قلعه را خالی کرده بلا هوور رفت گویند خواج کلان بیگ چینی خانه باز نیست
 تمام ساخته بود در وقت فرار فرزندهای نفیس و ظروف لطیف آراسته رفت شاه را بنایت پسندیده افتاد
 شاه قندبار را برای خود سپرده بعراق رفت باز مرزا کاهران از لاهور غیرت قندبار نمود که کاهران طاقت
 مقاومت نیاورده در وقت محاصره بامان بیرون آمدند و بعراق رفتند و بار دیگر قندبار بصیرت درآمد
 بالجملة چون حضرت جنت آشیانی با گره رسیدند یکسال قرار گرفتند و منشأ گذرانیدند سابقاً سلطان بهار در
 در وقت ششست خود و محمد زمان مرزا را بمند فرستاده بود که رفته ظل اندازد و محمد زمان مرزا آمده لاهور را رفتی که

میرزا کاظم ان بقتل مارفته بود محاصره کرد چون خبر مراجعت حضرت بادشاه شنید باز مجرات سعادت نمود
 چون شیرخان افغان ولایت بهار و چون نور و قلعه چنار را استصرف گشته در نیت که حضرت جنت آشیانی در
 ولایت گجرات و مالوه بود و ذقوت و کنت تمام گرفته بود حضرت جنت آشیانی انبار الله برانه دفع فتنه اورا
 اہم دانستہ بتاریخ چهار دہم شہر صفر سنہ اثنی و العین و تسعمائہ بلشکرامی آراستہ بدفع شیرخان متوجہ شدند
 چون ظاہر قلعه چنار محل نزول ریایات ہما گشتای گردید روی خان کہ از نزد سلطان بہار بلا ازمت آنحضرت آمد و
 رعایت یافتہ بود متہم بدفع آفکندہ حضرت اورا اطلاق العنان ساختہ فرمود کہ ایچہ محبت شہر قلعه طلب نماید
 سازد روی خان اطراف قلعه را ملاحظہ نمودہ معلوم کرد کہ انچہ از قلعه متصل خشکی است بغایت مستحکم است و دست
 تدبیر او از ان طرف بہ تخریب قلعه نمیرسد بنابر ان از جانب دریا گشتی کلائی ترتیب دادہ و بالا ان شروع در حفر
 مقابل کوب نمود و چون مقابل کوب مرقع گشت و یک گشتی طاقت حمل آن نیاورد یک گشتی دیگر از طرف دیگر
 گشتی از ان طرف آوردہ بکشتی اول استہ مقابل کوب را و دیگر بارہ مرقع ساختہ بہین طریق ہر گاہ گشتی طاقت حمل کرد
 بکشتی دیگر امداد نمودی تا آنکہ سر کوب قلعه طیار شد و یکبارہ مقابل کوب را بقلعہ متصل ساختہ مفتوح گشت سرداران
 اہل قلعه چون کار از دست رفتہ دیدند در پی براہ آب گشتی نشستہ بد فرستند و از حضرت جنت آشیانی روی خان
 از اہل نوازش یافت و توضیحیانی کہ در ان قلعه بودند یک اشراف قطوع الید گشتند و شیرخان افغان و دیو قوت باہام
 بنگاہ جنگ داشتہ حاکم بنگاہ زخم داران پیش او گرختہ بد گاہ ہماں پناہ آمد و جنت آشیانی کوچ کوچ متوجہ بنگاہ شدند
 سیران سپہان خود و جلال خان خواص خان را ہما نظمت گری کہ بر سر راہ بنگاہ واقع است فرستاد و این کہ
 حاکمیت تمام کہ کیلوت او کہہ مرقع و جنگل عظیم واقعت کہ بہیج وجہ معبود بران تصور نیست و جانب دیگر بدریا گنگ
 متصل است و کرمی واسطہ است میان بہار و بنگاہ آنحضرت ہما یکریک مثل را نامزد کری فرمودند و ہندال مرزا
 تاسکر در کاب مظفر انتساب بود بعد از ان بدفع محمد سلطان مرزا و بالغ مرزا و شاہ مرزا کہ از ان حضرت گرختہ در
 ولایت خلل میگردد بجانب اگرہ مرض گشت و محمد زمان میرزا چون در گجرات کاری نہ ساختہ الیچیان نزد
 آنحضرت فرستادہ التماس امان نمود امان یافتہ متوجہ در گاہ گردید و ہما نگریک چون بکری رسیدہ جلال خان
 و لد شیرخان و خواص خان الفار کردہ در وقت فردا آمدن لشکر رسیدہ ہما نگریک را شکست دادند و ہما نگریک
 زخم خورہ بلا ازمت آمدہ آنحضرت کوچ فرمودہ پامی در دواڑہ کری رسیدند جلال خان و خواص خان تا بوقت
 نیاوردہ فرار نمودند و آنحضرت از کربہی گذشتہ بہ بنگاہ در آمد شیرخان طاقت نیاورد و از راہ چار کند بجانب
 رہتاس رفت و آنحضرت سہ ماہ در بنگاہ توقف فرمودہ شہر کور را جنت آباد نام کردند و مرزا ہندال در سہ
 لکت و اربعین و تسعمائہ در گاہ فرصت یافتہ با خواصی واقعہ طلبان بنیا و مخالفت نہاد و شیخ ہبلول را کہ از شہر

وقت بود و علم دعوت اسما را اعظم امتیاز داشت و آنحضرت باو محبت و حسن اعتماد داشتند بنین ارباب فتنه
میخواستند که میرزا را نزد حضرت جنت آشیانی نگرد سازند بیهانه آنکه با فغانان متفق است بقتل رسانید و خطبه بنام خود
خواند چون این خبر رسید حضرت جنت آشیانی رسید بنگار را بجا آید یک پسر و دو دختر را کس انتخابی بکوبک او گذاشته بود
اگره شد نزد محمد زمان میرزا این بدیع الزمان میرزا درین وقت در کجرات با مخالفت تمام بلازمست رسید و آنحضرت
از گناه او در گذشت و سختی بر زبان نیاورد و ندو بواسطه امتداد سفر و بدو پانی بنگار اگر سپاس سپاسی تلفت شد
به بیسمانی تمام بچو سار رسیدند و امر آنیکه در چو نور و چار و او ده مانده بودند بلازمست آمدند و شیرخان نیز پیش
آگاه شده نزد یک آمد و حضرت رو بروی ادا قامت فرمودند و مدت مقابله سه ماه امتداد یافت میرزا
کامران بعد از مراجعت قندار مارا بهور از مخالفت مرزا بندگان و مساعدت بادشاه و قوت و غلبه شیرخان الملک
یافته نرسید اگره نمود مرزا بندگان و علی رسید مرزا فخر علی و مرزا یادگار ناصر را بقلعه آورد و حصار می شد خبر پند
مرزا بندگان سسی کرد فتح دلی نتوانست نمود چون درینو لامرزا کامران خواجی دلی رسید مرزا بندگان ناچار با و سه
ملقات نمود و میر فخر علی نیز از قلعه برآمده مرزا کامران را دید و گفت مرزا یادگار ناصر حصار دلی را از دست نینداز
بهتر آنست که شما متوجه اگره شوید اگر آنولایت بدست افتاد دلی بشا تعلق دارد و لاجرم مرزا کامران متوجه اگره
گشت و در آن دواخی مرزا بندگان از مرزا کامران جدا شده بجانبل لور رفت چون خبر مخالفت مرزا بندگان آمد
مرزا کامران بدلی بجنبت مکانی در چو سار رسید باعث از دیاد آنفرقه خاطر اشرف گردید شیرخان شیخ خلیل خاموش
را که مرش خود و میگفت بجنبت جنت آشیانی فرستاد و در مقام صلح شده قرار داد که بجز بنگار تمام ولایت را و گذارد
و بسو گند کلام الله صلح را مبادرت نمود قبول خطبه و مسکه بادشاهی نمود حضرت جنت آشیانی را جمعیت خاطر شد
و هیچ روز دیگر شیرخان غافل بر سر لشکر بادشاهی آمد و افواج قاهره را فرستاد ترتیب نشد و شکست افتاد و افغان
خود را پیشتر پهل رسانیده پهل را شکسته بودند و بکشتی ادرآمده بر روی دریا پهن شده از اهل لشکر که در آب میا
تبیل آورده غرق میگرد تا سیکرند محمد زمان مرزا در آب غرق میشد و آنحضرت اسپ در آب زده چنانچه نیم غرق بود
بعد دستهای از آب برآمده متوجه اگره گشتند و کامران مرزا قبل ازین باگره آمده بودند و بندگان مرزا در آن ایام
در لور مجا فطت اوقات گذرانیده خود را مصدق این بیت میدید سمیت سرخالت نتوانم که بر آرم از پیش
گر پرسند که از عجز داری حاصل بود چون حضرت جنت آشیانی با چند سوار گرد را یلغار میرای کرده بودند و دلی
از لماند ربنده بود باگره رسیدند مرزا کامران اصلا خبر نداشت جنت آشیانی مسلک را بر سر آورده مرزا کامران را دیدند
و میرزا اشرف پابوس دریافت هر دو برادر آب چشم کردند و بندگان مرزا بعد از آنکه گناه او بخوشد آمده ملازمست
محمد سلطان مرزا در زندان او که در تنی مخالفت در زنده بودند و ساعلی اینکینه نیز ملازمست آمد و شروع در مشورت

شد مرزا کا مرزا درینوقت داعیہ مراجعت بلاہور پیدا آند و توقعات بی اندازہ سینمود و آنحضرت جمیع ملتہسات اورا
 غیر از مسعودت قبول فرمودند و خواجہ کلان بیگ در مراجعت مرزا کا مرزا سچی سینمود و این گفت کہ بشاہ
 کشیدہ دین اثنار مرزا کا مرزا بامراض متضادہ میا گشت و سخن ارباب غرض بخاطر گذرانکہ این بیمارے
 از نذرہست کہ بفرمودہ حضرت جنت آشیانی با وادادہ اندیچیان بیمار متوجہ لاہور شد و خواجہ کلان بیگ را
 بیشتر فرستادہ قرار دادہ بود کہ اگر لشکر خود را بطریق کوک در آگرہ بگذارد و اختلاف قرار دادہ ہمہ را ہمراہ خود برد
 و نہرا کہ اسبہرداری اسکندر در آگرہ گذار داشت و مرزا حیدر و وعلات کشمیری کہ بممرزا کا مرزا ہمراہ بود نزد حضرت
 جنت آشیانی توقف نمودہ رعایت یافت و مرزا کا مرزا بسیار از لشکریان آگرہ را نیز ہمراہ خود برد و بواسطہ
 این اتفاق کہ در میان بہر سید شیرخان دلیر کشتہ بکنار گنگ آمدہ و جمعی را از آب گذرانندہ بسیر کالی واناوہ فرستاد
 قاسم حسین سلطان اوزبک با اتفاق یادگار ناصر مرزا و اسکندر سلطان بافغانان در نواحی کالپی جنگ کرد و یک
 پسر شیرخان را کہ سردار آن لشکر بود با جمعی کشیدہ قتل آوردہ سر او را با گرہ ببلانست فرستاد و حضرت جنت آشیانی
 بدفع شیرخان بکنار گنگ متوجہ شدہ و در برابر قنوج از آب گذشتہ مدت یکماہ در برابر غنیمت شستند درینوقت
 عدد لشکر بادشاہ بہ یک لک سواریم رسید و لشکر افغان از پنجہ ہزار زیادہ بنود و در چنین محل محمد سلطان میرزا
 و فرزندان او بیوفائی نمود و دیگر بارہ از لشکر آن حضرت میوجب فرار نمودند و جمعی کہ مرزا کا مرزا بکوک گذارشتہ بود
 نیز گریختہ بلاہور فرستند و این رسم ہو گشتہ بسیاری از لشکریان متفرق شدہ باطراف ہندوستان گریختند
 و برسات رسیدہ بارانہا مایرین گرفت و جائیکہ محل نزول لشکر بود پر آب گشتہ قرار بران یافت کہ از انجا
 کوچ کردہ بموضع مرتفع فرو آیند و پیمان کردند درینوقت شیرخان فوجہا راست کرد و بجار بہ آملین معرکہ دروہم محرم
 این سال بود اکثر سپاہیان بخت برگشتہ بی جنگ فرار نمودند و قلیلی از جوانان مردانہ بکارزار درآمدند و چون کاراز
 دست رفتہ بود نہریمت بر لشکر جنت آشیانی افتاد و آنحضرت در دریای گنگ از اسب جدا شدہ بودند و بدو
 شمس الدین محمد غزنوی کہ در آخر آنکہ خان حضرت خلیفہ التمی شدہ ب خطاب خان عظمی استیاز یافتہ بود از آب
 بیرون آوردہ با گرہ مراجعت نمودند و گویند شیرخان چون از بدر رفتن حضرت جنت آشیانی بسلا مت شیند
 افسوس میگفت کہ ارادہ بابات بود و ابرو شد و چون مخالفان نزدیک رسیدند در آگرہ توقف ننمود و بجای
 لاہور روان شدند و در غرہ بیع الاول این سال جمیع سلاطین امرای چغتائی در لاہور جمع آمدند محمد سلطان
 فرزندان او کہ بلاہور آمدہ بودند از لاہور گریختہ بجانب ملتان فرستند و مرزا ہندال و میرزا یادگار ناصر صلاح در فریق
 بجانب نکر متہ دیدند و مرزا کا مرزا درین فکر بود کہ نزدترین جمع متفرق شوند و او بکابل برو و مصر صراغ فکر زائد
 دیگر و سودای عاشق دیگرست و بچلا آنکہ چون حضرت جنت آشیانی را یقین شد کہ اتفاق برادران و اعمرو دل

بیاد داده محال است خاطر مبارکش بسیار ملول گشت و بعد از آنکه کاش بسیار مرزا حیدر با جمعی که قبول خدمت گشته
 کرده بودند با نظرت فرستاده مقرر ساختند که خواجه کلان بیگ نیز متعاقب مرزا حیدر روان شود چون مرزا حیدر
 بنوشهر رسید خواجه کلان بیگ بسیار لکوت رفت خبر محبت آشنایی رسید که شیرخان از آب سلطانپور عبور نموده
 بمسی کهوهی لاهور رسید و در غره حبیب سال مذکور حضرت جنت آشنایی از آب لاهور گذشتند و مرزا کامران بعد
 از انقضای عید سوگند با خلیفه شایسته و خود که از اتفاق برانچه قرار باید عدل نمایند بنا بر مصلحتی و غرضی تا نواحی بیهوده همراه
 کرده و خواجه کلان بیگ اینخبر شنیده از سیالکوٹ بالمقارند بار دوطبقه شد و مرزا حیدر بشیر در آمد و از کشمیریان
 که با یکدیگر مخالفت داشتند جمعی آمده مرزا حیدر را دیدند کشمیر بقوت ایشان بی جنگ نزاع بتصرف مرزا حیدر درآمد
 و بتایج نسبت و دو مذهب مرزا حیدر در شهر کشمیر حاکم شد چنانچه در طبقه کشمیر مذکور است مرزا کامران در نواحی
 بیهوده با مرزا عسکری از حضرت جنت آشنایی جدا شده با اتفاق خواجه کلان بیگ بجانب کابل رفت جنت آشنایی
 بطرف سند متوجه شد و مرزا بهندال و مرزا دگاز ناصر در ملازمت بودند بعد از چند منزل اظهار خلافت نمودند و
 بست روز از آن حضرت جدا شده سرگردان می گشتند و بار دیگر نصیحت میر ابوالبقا ملازمت آنحضرت آمدند و در
 کنار دریای سند که در اردو قحط شده بود و کشتی محبت عبور بهم نمیرسید بخشنوی نگاهداشتی بسیار ملو از غلبار و د
 رسانیده نوازینش بسیار یافت و لشکر از آب گذشته متوجه بهکر شد و قصبه لری محل نزول مخیم اقبال گشت
 مرزا بهندال از آب گذشته بقصبه یازد رفت چه آنجا با محتاج لشکر بقراعت بهم میرسید و از لری که نزدیک بکرت
 تا پانزجاه کرده راه است و میر ظاهر صدر بالچگری نزد شاه حسین ارغون حاکم تته رفت و سمندر بیگ که از نزدیکان
 آنحضرت بود و اسب و خلعت برده او را ترغیب ملازمت نمود خلاصه پیغام آنکه آمدن بولایت بهکر و تته از ضرورت
 و غرض استخلاص گجرات است اکنون ملازمت می باید آید که مشورت تشیخ گجرات نموده شود شاه حسین ارغون
 پنج شش ماه بطاعت محیل گذرانیده جواب داد که ولایت بهکر در کمال بی حاصلی است اگر اردو بولایت تته نزدیکتر
 شود بهتر است چه ناگفت و شنود پنج و شش ماه در میان میگذرد و بعد از نزدیک شدن هر چه صلاح وقت باشد
 عمل نموده شود و چون در بهکر غلایا یافت شد آنحضرت کوچ کرده به پانز که محل نزول مرزا بهندال بود تشریف
 بردند و مسموع شده بود که مرزا بهندال اراده رفتن قند بار دارد حضرت جنت آشنایی درین سال قتی که اردو
 مرزا بهندال محل نزول ساخته حضرت مریم مکانی حمیده با نوبیکم والدہ خلیفه الهی را در سلک عقد در آورده و نزد
 دروئی دارد و مرزا بهندال بعین و طرب گذشته و آنحضرت مرزا بهندال از رفتن قند بار منع فرموده
 دیگر بار بقصبه لری رفتند و قراچه خان که در قند بار حاکم بود به مرزا بهندال عرض نوشته او را بقند بار طلب
 نمود و مرزا کوچ کرده متوجه قند بار گشت و آنحضرت چون بمخبری اطلاع یافت از بی اتفاقی برادران متحیر شد

ومرزا یادگار ناصر نیز که در کرده از اردوی بادشاه دور فرو آمد بود و آب نیز در میان بود و اراده رفتن خند مار
 کرد و میخی بعرقل آنحضرت رسید میر ابوالبقار بحیث الطمینان خاطر مرزایادگار ناصر فرستاد و میر رفتن قتل را
 مانع آمده بوقت مراجعت و عبور از ریاجعی از قلعه بکمر برون آمده و اهل کشتی را تیر باران کرد و دوتیری بمقتل الهیجا
 آمده شهادت یافت و آنحضرت برفت و آنسب بسیار اظهار فرمود و در کائنات که بحساب ابی نهصد قتل
 و هفت سلت تاریخ شهادت میرش آنقصه بعد از آن مرزایادگار ناصر از آب گشته بار دوی آنحضرت آمد و بعد از
 مشورت بسیار تقرر شد که مرزایادگار ناصر در بکر باشد آنرا اتفاق و دولت خواهی مطلقا ظاهر نشد و آنحضرت
 چون متوجه تشریف گشت جمع کثیر از لشکریان جدا شده در بکر توقف نمودند و میرزایادگار ناصر در بکر توقف نمود و در
 گرفت چه در آن سال بمزروعات و ولایت بکر از آفات سادی وارضی نقصان نرسیده بود حضرت جنت
 آشیانی کوچ بر کوچ بر نواحی قلعه سپاهیان رفتند و جمعی سپاهیان که در کشتی بودند و در نزدیکی قلعه از کشتی بیرون
 آمده بعضی مردم که از قلعه بیرون آمده بودند حمله کردند آنجماعت طاقت نیاورده بقلعه درآمدند و آن سپاهیان
 برگشته بلامنت آنحضرت آمدند و تسخیر قلعه را در نظر آنحضرت بغایت سهل و آسان فراموهند و آنحضرت از آن
 خبر مرده قلعه سپاهیان را محاصره فرمودند اما قبل از رسیدن جمعی از ارباب مرزا شاه حسین بقلعه درآمده هر پنج نفر بودند و در حکام قلعه
 نمودند و مرزا شاه حسین چون از توجه آنحضرت محاصره قلعه اطلاع یافت کشتی درآمده نزدیک بار و کوه رسیده آمده قلعه را بدو آنحضرت
 گشت و کار بر لشکریان بغایت دشوار شد چنانکه اکثر مردم بگوشت حیوانات اوقات میگذازند و قریب
 به هفت ماه محاصره امتداد یافت و فتح میرشد لاجرم کس نزد مرزایادگار ناصر بفرستادند که فتح قلعه بوقت
 بآمدن شماست که اگر جنگ مرزا شاه حسین و دفع او متوجه شویم مردم قلعه خلاص میشوند و ذخیره بقلعه درمی آورند
 و مجدداستعداد و ینمایند و بواسطه بی تمکی و عسرت غله توقف در پای قلعه ممکن نیست اگر از آنطرف شما بطرف مرزا
 شاه حسین روان شوید و طاقت مقاومت ندارد و میرزایادگار ناصر خنثی جمعی از لشکریان خود را بعد فرستاد
 اما آمدن آنجماعت سودی نکرد و دیگر باره کس بطلب مرزا رفت و عبد الغفور نام شخصی که میرال آنحضرت بود و آورد
 مرزا شعیب گشت و عبد الغفور چون نزد مرزایادگار ناصر رفت نصیحتی چند کند نسبت پرنشانی آنحضرت بود و بگفت و
 مرزایادگار ناصر و لشکریانش صلاح خود در توقف بکردار استند و مرزا شاه حسین سر کس نزد مرزایادگار ناصر
 فرستاده در مقام فریب آمده و وعده اطاعت و دختر دادن و خطبه بنام میرزا خواندن کرد و میرزا را نکال شاد
 از فریب خورده با حضرت جنت آشیانی در مقام مخالفت درآمد و مرزا شاه حسین چون خاطر از جانب میرزایادگار
 بپرنشانی و مقبولی لشکر حضرت خنث آشیانی جمع نموده نزد بکر آمده کشتیهای اردوی آنحضرت را بمقتل آورد
 و دیگر آنحضرت را در پای قلعه بود و میرش را چار بطرف بکر سعادت فرمود و در نزدیکی بکر از مرزایادگار ناصر

اکتی بحیثیت عبور طلب نمودند مرزا که با مردم تنه موافق بود بایشان پیمان کرد که شب آید و شیشه را با حضرت در آورند
 و آنحضرت چند روز بواسطه شیشه تا حطل ماند آخر الامر دو کس از زمینداران بکر بلا مرت آنحضرت آمده و چند کشتی که
 در آب غرق کرده بودند بیرون آوردند و آنحضرت عبور فرمود و مرزایا و گارنا صرچون از عبور حضرت مطلع گشت
 از غایت حیرت و خجالت بی آنکه جمعی کثیر مردم تنه که از کشتی بیرون آمده بودند رسید و بسیار از ایشان بقتل
 آورد و جمعی را دستگیر کرده معاودت نمود و مرزایا شاه حسین نیز بعد از این جنگ به تنه مراجعت کرد و مرزایا و گارنا
 خجالت فرستاد و مرزایا از دست حضرت آمده سرای محافلان را بنظر آورد و دوبار دیگر آنحضرت گناه او را عفو فرموده از
 گذشتہ سلفا سخن بر زبان نیارده و باز مرزایا شاه حسین مرزایا و گارنا خطبائوش تنه اتفاق نموده و از بجانب
 خود کشید و مرزایا شاه حسین از مرزایا و گارنا صرچان دوزمینداران که کشتی حضرت بادشاه داده بودند طلب نمودند و
 ایشان از مخفی مطلع شده بار دوی حضرت بادشاه پناه بردند و مرزایا کس فرستاده معروف داشت که باین
 دو کس حلاط مال و لایات بهر که بجا گیر من عنایت شده در میانست آنحضرت فرمود که چند کس هم براه
 زمینداران رفته بعد از تنقیع معالما ایشان را بار دوی آنحضرت باز آوردند چون چشم مرزایا و گارنا صرچان افتاد
 فی الفور هر دو را از کسان بادشاهی بزرگ گرفته نزد مرزایا شاه حسین فرستاد و دیگر باره بر سر مخالفت رفته و دیگر بلا مرت
 آنحضرت نیامد و مردم از اردوی حضرت بادشاه که بنایت پریشان حال بودند یک دود و در و مرزایا و گارنا
 رفتن آغاز نمودند و منعم خان که برادرش نیز اندیشه گرفتن داشتند و آئینی بحضرت بادشاه ظاهر شد بحیثیت ایشان
 حکم فرمود و مرزایا و گارنا صرچان از غایت بی آزر می اراده نمود که با حضرت بیگ بیرون آید و باین غریمت بیگ سوار شد
 و آنحضرت نیز مطلع شده بقصد جنگ سواری اختیار نمودند و ششم بیگ نامی که نزد مرزایا اعتبار تام داشت او را
 ازین عمل شنیع باز داشته خواهی خواهی باز گردانید و چون حضرت بادشاه ظاهر فرمودند مرزایا و گارنا باقی تو قف واقع
 میشود مردم جدا شده نزد مرزایا و گارنا صرچان و بغایت آزر مست آخر الامر قبا حتی خوابید و لاجرم بجانب
 مال دیو که یکی از زمینداران معتبر بودند و ستان بود در ان زمان بقوت و جمعیت او در بند و ان دیگری نبود روان شد
 چه کمر مال دیو بر افش فرستاده اظهار اطاعت و قبول امداد در تیغ سپرد و ستان نموده بود و در جنبیل میر متوجه و آید
 مال دیو گشت و حکم جنبیل میر ناک میر دینی برفرن خود بخیمه جمعی را بر سر راه آنحضرت فرستاد و جمعی قلیل که با حضرت
 همراه بودند جنگ کرده آنجا حمت را با فتح و جوه منظم گردانیدند اما جمعی ازین طوفان نجاتی شدند و آنحضرت ایضا فرمود
 بولایت مال دیو رسید و آنکه خانانزد مال دیو که در جرد دیو بود فرستاد و چند روز در همان منزل توقف کردند و مرزایا
 پسندال چون بقصد باز نزدیک شد قزاقان باستقبال بیرون آمده شهر قندار را تسلیم نموده و مرزایا کامران بخیمه اطلاع
 یافته بازگشته متوجه قندار شد و چهاراه قلعه قندار را محاصره نمود و آخر تر ازین حال محضرت شده صلح بیرون آمد و قندار از امر کارنا

بمراغسکری داده و مرزبند را در نغمین آورد و بعد از چند روز نغمین را نیز از توغیر نمود و مرز را پسندال چون دانست
 که مرزا کامران در مقام نفاق است بضرورت ترک سلطنت کرده منروی گشت و مرزا کامران در کابل و قندار
 و نغمین مستقبل شده خطبه بنام خود خواند و حضرت جنت آشنایی در سرحد ولایت راسی مالدیو انتظار معاودت
 آنکه خان داشت و راسی مالدیو چون از وصول آنحضرت آگاه گشت و خبر یافت که قلیل با آنحضرت همراه اند آمدند
 شد چه در خود طاقت مقاومت با شیرخان نمی یافت و شیرخان نیز بطریقی مالدیو فرستاده بود و وعده و وعید بسیار
 نمود و راسی مالدیو از کمال بیرونی بران قرار گرفت که آنحضرت را اگر تواند بدست آورد و بخدمت پیاده ولایت
 ناگور و توابع در دست شیرخان در آورده بود و بنا بر آن ملاحظه کرد که سبب شیرخان از رده خاطر شود و جمعی کثیر را بنیت
 بجانب آنحضرت روان کرد و آنکه خارابو واسطه آنکه آنحضرت را فاضل سازد و خدمت یمنداد و آنکه خان از طرح و طرز
 مانی انصیر و ارفمیده بر خصمت مراجعت نمود یکی از کتا بداران حضرت بوقت شکست از هندوستان بجانب
 راجه مالدیو رفته بود و در بوقت عزل صیدرگاه فرستاد که مالدیو در مقام عذر دست هر چند از ولایت او زد و در
 کوچ بکیند بهتر است و در ین باب آنکه خان نیز مبالغه بسیار نموده همان قضا از امر کوت کوچ کرد و دوس از
 هندوان بجاسوسی آمده بودند دست افتادند نزد حضرت آوردند بوقت سخن پرسیدن بحجت آنکشاف حقیقت
 حال نازروی سیاست حکم بر قتل یکی فرمودند آن هر دو خود را خلاص کرده از هر دو شخصی که بایشان نزدیک
 بودند کار و خنجر بدست آوردند و میهند جاندار از مردان واسپ پنجم ایشان هلاک شدند و هر دو بقتل رسیدند
 و اسپ خاصه از جمله آنها بود و توابعیان آنحضرت چون اسپ یک بحجت سوار می آنحضرت نگاه نداشته
 بودند از تروی بیگ هر چند اسپ و شتر طلب نمودند و او خاک سیر و بی برفرق خود بخیمه در مقام مضایقه شد
 و آنحضرت بر شتر سوار شدند و ندیم که خود پیاده بود و مادرش بر اسپ او سوار بود و اسپ بنظر آنحضرت
 در آورده خود را بر شتر سوار کرد چون آثره تمام ریگ روانست و آب نایاب لشکریان آنحضرت محنت بسیار
 کشیدند و هر لحظه خرب و وصول لشکریان مالدیو میرسد آنحضرت تیمور سلطان و منعم خان و جمعی دیگر را امر فرمود
 که بتائی و آهسته از عقب لشکر پیانند و اگر مخالفان بر سر جنگ بکنند و چون شب در میان آمد اتفاقاً آنحضرت
 راه کم کردند و قریب به صبح سپاهی مخالفان بتظار آمدن شیخ علی بیگ و درویش کو که جمعی دیگر که مجموع ایشان است
 و دوس بودند و روشن بیگ و دلباتی بیگ جلالترازان جمله بود بجانب مخالفان روان شدند و حسن اتفاق
 بود که پسندان از رسیدن که در راه تنگ آمده بودند شیخ علی بیگ نیز از اول سردار مخالفان را بر خاک انداخت و
 بهر تر که شصت اینجماعت کشتاد یکی از حیران خالف از جمعی شده طاقت مقاومت نیاورد و دوس لشکر عظیم از آن
 مردم گریزان شدند بوقت گریز بسیاری از ایشان بقتل رسیدند بسیار بدست لشکریان آنحضرت در آمدند

فتح با آنحضرت رسید و مراسم شکر گذاری بتقدیم رسانیدند و بر سر جاییک اندک آبی داشت محل نزول گشت و امر که
 سب ما و کم کرده بودند و در وقت رسیدند و موجب زیادتی خوشحالی شد و روز دیگر کوچ فرمود و سرور آب یافت
 لشکر در روز چهارم بر سر جای رسیدند که چون دلو نزدیک سر جای رسید و بلی نیزند کسی که گاو میر اندالیا ده شود این
 بواسطه عمیق چاه است که فریاد میر القصد مردم از غایت تشنگی بطلاقت سده چهار پنج نفر خود را بر بالای دلو
 انداختند و طغاب گینخت و باز دلو در چاه می افتاد و مردم از بی طاقتی فریاد میزدند و بسیار خود را عمدا در چاه انداختند
 و باین نوع خلق کثیر از تشنگی تلف گشتند و باز کوچ شد و روز دیگر وقت گرمی هوا بآبی رسیدند و اسب و شتر
 چند روز آب نخورده بودند چون آب رسیدند چندان آب خوردند که اکثری هلاک شدند باجماع مشقت باز شد
 بامر کوٹ آمدند و امر کوٹ از تیره صدر کرده است و رانانا نام حاکم امر کوٹ بصفته مروّت القاف داشت
 باستقبال آمده دست قدرش با پنجه میر سید بطین عرض نهاد و لشکریان چند روز در آن شهر از محنت خلاص
 شدند و آنحضرت انچه در خزانه داشت بملکریان بخش فرمود چون جمعی رسید از تودی بیگ و دیگران سبیل
 بمساعت گرفته رانانا و فرزندانش را که نیکوختی کرده بودند با نعام نرو و کمر خیر سفر از گردانید و چون مرزا شاهین
 ارغون یادر رانانا بقتل آورده بود راناناجی کثیر از اطراف و جوانب جمع آورده و در کاب آنحضرت بظرف بهر
 روان شد و بحسب الحکم در امر کوٹ توقف نمود و خواجہ معظم را در هر یک مکانی بقضا اجماعت متعین گشت و
 چون بیوفانی که عادت قدیم روزگار است آن ایام زبردت ملازم آنحضرت میگذاشت و اقبال هم جد دولت
 ابدی الا اقبال آنحضرت بود پیش از بی طاقت نیاورده و بکلی او را فلک ساسی آن شد که تلانی پریشانی خاطر چند روز
 بنوعی نماید که اثر ادا من آخر الزمان بر صورت روزگار بانی ماند یعنی تاریخ یکت بنیم شهر حبس سده و اربعین و ثمان
 بفرخنده ترین طالع و مبارکترین ساعته دیده دولت آنحضرت بنور فرخنده فرزندیک از نگوین تزویج آبیای جلوس
 و اهماست مغلی و جودشایسته او و روشن گشته زبان حال زمانه باین مقال مترنم و گویا شبست تا تو دین
 گوی نهادی قدم و سنگ بسی داشت و جود و عدم و تودی بیگ خان در نزوی امر کوٹ خبر رساند و آنحضرت
 بموجب الامام غیبی چنانکه تفصیلست بجای خود که در شود نام حضرت شاه شهنشاه طلال الدین که موسوم گردانید و کوچ بکوچ
 بطرف بکر و آن شدند نوشته و در حاکمیت شاهان و عالمیان میباشد فرمودند تا آنکه حضرت جنت آشتیانی
 برگشته چون رسیدند و منی آنجا توقف فرمود کوچ اردوی فرزندان طلب نمودند و برگشته چون دیدند بیدار
 این بود و روشن ساختند و جمعی که از اطراف جمع آمده بودند در ایام توقف چون متفرق گشتند و شیخ علی که
 سردار و پسر صاحب جود بود در یکی از برگشتات متعین شد و بهر لشکریان مرزا شاه حسین ارغون بقتل رسید
 و یکیک از لشکریان از اردو فرار نمودن آغاز کردند چنانچه نیم خان نیز گریخت حضرت توقف در آن ملک

مصلحت ندیدہ غریمیت قند ہار نمود و میرم خان از جانب گجرات در نیوقت ملازمت رسید و حضرت کس
نزد مرزا شاہ حسین فرستادہ طلب گشتی چند بجهت عبور از دیار نمودند مرزا شاہ حسین ہمچی را فوژی عظیم دانستہ سی
کشتی و سید شتر فرستادہ و حضرت از آب عبور فرمودہ متوجہ قند ہار شدند در نیوقت میرزا شاہ حسین ہم میر عسکر
و مرزا کامران کس فرستادہ اعلام نمود کہ حضرت بقند ہار روان شدند مرزا کامران ہمیر عسکری نوشت کہ ستر
باوشاہ گرفتہ دستگیر سازد و مرزا عسکری کفران نمست نمودہ وقتی کہ حضرت نزدیک سال ہستان رسیدند از قند ہار
ایلغار کردہ حوالی از یک را با واسطہ خبر گیری تحقیق راہ بیشتر روان گردانید چون او پروردہ نمک حضرت بود و مرزا عسکر
اسب تو را طلب نمودہ خود را بار دوی حضرت رسانید و چون نزدیک بدو تلخا نہ رسید از اسب فرود آمدہ و چہرہ
بیرم خان در آمدہ آمدن مرزا عسکری را بقند ہان حضرت با و گفت بیرم خان ہمان لحظہ ملازمت ما دشا آمد
از عقب محل خبر آمدن مرزا عسکری را بعرض رسانید حضرت فرمودند کہ با واسطہ قند ہار و کابل چہ کر می کند کہ با باروان
بیو فائزاع کہیم علیت چرخست نشین تو شمرمت با وادہ کاہی و ذرا ع در سر خاک کنی بد آنحضرت فی الحال سوار
شد و خواجہ عظیم و میرم خان را باروان مریم مکانی فرستادند و ایشان تجلیل فتنہ حضرت مریم مکانی شانیزادہ ہماہان
اکبر شاہ را سوار کردہ با حضرت رسانیدند و چون اسب در سر کار کتر بود از تروی بیگ طلب اسب نمودند و باروان
بیرم و بی ہر فرق خود بخجہ درودان اسب محتایقہ نمود و ہمراہی ہم کرد و حضرت جنت آشیانی بغریمیت علق باہند
کس ان شدہ مریم مکانی را ہمراہ بردہ شاہنوازہ ہماہان را یک سال بود و واسطہ حرارت ہوا دارد و گذاشتند
و مرزا عسکری بعد از لحظہ بار دوی نزدیک سید خبر یافت کہ حضرت بسلاست رفتہ اند جمعی را بقضبط آوردن و بقیہ نمود
نزد دیگر لغایت بی آزر غی بدو انخانہ عالی فرود آمد و انکہ خان شاہنوازہ ہماہان اکبر شاہ را نزد مرزا عسکری آورد
و تروی بیگ حکم میرزا عسکری گرفتار گشت و محصلان تحقیق بیہوات حضرت جنت آشیانی و ضبط اموال
مستعین گشتند و مرزا عسکری حضرت شاہنوازہ را بقند ہار آوردہ بسلاطین یکم کوچ خود سپرد و او در لوازم ہماہان
بتقصیر از خود راضی نمیشد و حضرت جنت آشیانی بایستہ دو کس کہ بیرم خان و خواجہ عظیم و با و دست بخشی و خواجہ
غازی و حیدر محمد و اختہ بیگی و میرزا قلی و شیخ یوسف و ابنراہیم ایشک اقا سی و حسن علی بیگ ایشک اقا سہ
از انجملہ بودند بی آنکہ را می شخص باشد روان شدند و پارہ راہ رفتند بلوچی دو چار شتر در راہ سہری نمود و بقیہ
بسیار بقلو بابا جا رسیدند و ترکان و آسجا انچہ داشتند بر طبق عرض ہماہان خدمت نمودہ اند و خواجہ حلال الدین
محمود کہ از قبل مرزا عسکری تجلیل الال تو لایت آمدہ بود از رسیدن حضرت مطلع شدہ بسعادت ملازمت
سرا فراز شدہ از اسب شتر و استر و انچہ داشت پیشکش کرد و در دیگر حاجی محمد کوکے کہ از میرزا عسکرے
گرمختہ بود ملازمت رسید و چون با واسطہ میر و برادران و خویشان جا نیکہ لائق توقفت با شد و دران لواحق نمود

بالضرورت آنحضرت متوجہ خراسان و عراق شدند و در ابتدای ولایت سیستان احمد سلطان بشا ملوک از جانب
حضرت شاہ طہاسب حاکم آنجا بود و لوازم استقبال قیام نمود و چند روز سیستان توقف واقع شد و احمد سلطان
نزدیک بروسع و اسکان لوازم مہانداری قیام نموده و عورت خود را بر ستم کنیزان بختگاری حضرت ہر ہر مکانی
فرستادہ و جمیع اسباب و ہبات خود را پیشکش کردہ خود در سلک ملازمان در گاہ و بآہ و آنحضرت قتلحاج
ضروی قبول نموده ہمراہ با نعام فرمودند و احمد سلطان بوقت مشورت بعضی رسانید کہ از ریاضت و ستم
و فتن بہترست چون راہ بغایت نزدیک است و بندہ را بہری نموده و در لازمیت بخران می آید آنحضرت فرمود
کہ تعزیت شہر ہرات بسیار شنیدہ شدہ است از ان راہ رفتن خوشتر می آید احمد سلطان در رکاب آنحضرت تہجد
ہرات گشت و در آنوقت سلطان محمد میرزا پسر نزدیک شاہ طہاسب حاکم ہرات بود و محمد خان شرف الدین
اعلیٰ مملوک مناصب اتالیقی شاہزادہ داشت و چون از قرب وصول آنحضرت مطلع شد مذ علی سلطان را کہ
یکی از اہل مملوک بود بتعمیل باستقبال فرستادند و او در ابتدای ولایت ہرات بلازمیت آنحضرت رسیدہ و در
رکاب حضرت بہتر ہرات روان بشدند و شاہزادہ ایران با قوای و لواحق باستقبال آنحضرت آمدہ و در لوازم
شکر و فطیمہ و دقہ فرود آمدند و محمد خان بشارت پایوس شدہ ہرات محل نزول باردوی محلی گشت و
محمد خان بلوازم مہانداری بنوعی قیام نمود کہ از امثال اقران او تا غایت کسی چنین سعادت در دنیا فتنہ بود
و آنحضرت از حسن سلوک او بغایت راضی شد و جمیع اسباب سلطنت و امیحتاج سفیر آنحضرت را محمد خان
سر انجام نمود چنانچہ تا وقت ملاقات حضرت شاہ طہاسب بخیر دیگر امتیاج یافتند و چون جمیع منازل باغات
ہرات کہ لائق تماشا بود و نظر آنحضرت درآمد کوچ کردہ متوجہ شہر مقدس شدند و شاہ قلی سلطان استجلا حاکم
مشہد نیز بقدر مقدور در لوازم خدمت گاری سعی نمود و همچنان حکم حضرت شاہ طہاسب در ہر منزل حاکم آنجا
و تحت ہمیشہ بآن میرسد پیشکش میکرد و از اردوئی شاہ طہاسب حکم بادشاہی جمعی کثیر از اکابر و اعیان
و دانشرف عراق باستقبال آنحضرت روان شدند و مقرر شد کہ از امدان تار دور ہر منزل یکی از ایشان بلوازم
مہانداری قیام نمایند و با بیت مہانداری از سر کار شامی شصین گشت و منزل منزل آن حضرت را شوی میلان
تا آنکہ فرودین محل نزول آنحضرت شد و اردوئی شاہی بہیلا سوریش رفتہ بود و در حیرت خان آنحضرت نذر شاہ
فرستادہ و در فتنہ کتابی آورید و پہل بر تنینت قدیم سرت لزوم آنحضرت و انہما را قیام ہر دران حضرت
منزل منزل رفتند و بہر جا کہ میرسد بدلائل آنجا پذیرائی بجای آوردند و ابویلاق میرزا بہ حضرت جنت استیلا
و شاہ طہاسب را بہم ملاقات واقع شد و شاہ طہاسب در ہمراہ ستم فطیمہ و دقہ فرود آمدند و علی
ترتیب دادہ مہانداری بنوعی کہ لائق طرین بود و تقدیم رسانید تا اتفاقا دشمنی مکار شاہ پدید کہ سبب شکست

چند حضرت جنت آشیانی فرمودند کہ مخالفت ویو فانی بر اوران ازین سخن بہرام میرزا برد شاہ ظہما سپ
 آزرده خاطر گشت کہ غنا و دولت و شاہ را بران داشت کہ آنحضرت رضائع سازد اما بخلاف خواب شاہ ظہما سپ
 سلطانم کہ نزد شاہ بغایت معتبر بود و در جمیع امور ملک مال اختیار تمام داشت حسب المقدور در لوازم اندامی می نمود
 قاضی جهان قزوینی کہ دیوان شاہ بود و حکیم نور الدین محمد طیب کہ اقتدار و اعتبار تمام داشتند در دو تنخواہ
 حضرت جنت آشیانی بتقصیر از خود راضی نشدند و حکیم نور الدین کہ محرم بود در بیرون و درون بوقت فرصت
 در سر انجام مہام آنحضرت کوشش می نمود و دران اوقات شاہ ظہما سپ بہت انتہاس خاطر حضرت جنت آشیانی
 با جمعی از اہل اعیان بشکار تیر اندازی مشغول شد و بہرام میرزا کہ کینہ دیرینہ از الوالقاسم ظہما و در خاطر داشت تیرے
 بہانہ شکار بجانب او انداخت و آن تیر بہقتل او رسید بہانہ لحظہ در گذشت و شاہ ظہما سپ در مقام روان کردن
 آنحضرت در آمدہ جمیع اسباب سلطنت قریب ساخت و شاہ مرد و دود خود کہ طفل شیر خوارہ بود بادہ ہزار سوار بلکہ آنحضرت
 تعیین فرمود حضرت جنت آشیانی گفت کہ ارادہ می تری ز در خاطر است شاہ بحکام آنحال فرامین فرستاد کہ لوازم عظیم و کریم
 حسب المقدور سعی نمایند و آنحضرت بعد از سیر آنچمال متوجہ قندار گشت و کوچ کوچ بکوی زیارت شہد مقدس رفت و امر اسے
 قریب اس کہ ہمراہ آورده بودند و بدایغ خان افشاہ تالیف شاہزادہ و صاحب اختیار لشکر و چون بفلاح گریس رسید
 گرم سیر قریب درآمدہ چون بقندار رسیدند جمعی کثیر کہ از قلعہ بیرون آمدہ بودند بقدر مقدر کوشش نمودہ شکست یافتند
 و ظاہر قندار محل نزول بشکار قریب اس گشت و آنحضرت نیز بعد از پیچ و زبنا ہر قندار رسید قلعہ محصور شد و سہ ماہ ہر روز
 جنگ بود جمعی کثیر از فرین بقتل میر سید نیرم خان با پچی گری نزد کاران میرزا کابل رفت و در راہ جمعی ہزارہ بر سر راہ
 او آمدند و جنگ شد و بہرام خان ظفر یافت و کابل رفت میرزا کاران را ملاقات نمودہ و میرزا ہندال و میرزا سیامان
 ولد خان میرزا و میرزا دکانا کھڑا ز بہکیر پشان حال آمدہ بودند اتفاق ملاقات افتاد میرزا کاران ہمد علیا خان و دیگر
 ہمراہ بیرم خان بقندار فرستاد کہ شاید صلحی شود و قتیکہ بیرم خان با اتفاق خانزادہ بیگ بقندار بخدمت جنت آشیانی
 رسید میرزا عسکری بچچان در مقام جنگ و جدال بود و لشکر قریب اس از طول ایام محاصرہ ملول شدہ در مقام ہرج
 شدہ چہرگان داشتند کہ چون آنحضرت بحد و قندار رسید الواس حقیقانی با آنحضرت رجوع خواہند نمود چون مدتی
 گذشت و پیکس نیامد و خبر آمدن میرزا کاران کیو کہ میرزا عسکری شہرت کرد قریب اس بغایت اندیشہ مند شد و بد
 از اتفاق حسنہ دران ایام مرزا کاران گشت و میرزا حسین خان و فضائل بیگ برادر شمع خان از مرزا کاران گریخت
 بملازمہ آنحضرت آمدند ترکمانان فی الجملہ امید داشتند و بعد از چند روز محمد سلطان میرزا و الف میرزا و قاسم حسین
 سلطان و شیر افغان بیگ گریختہ آمدند و جوباطمینان قریب اس شد و سونید بیگ کہ در قلعہ محبوس بود بحیلہ کہ توانست
 خود اینخلاص ساخت از حصار قندار بر بیسان فرو آمد و آنحضرت اورا لوازش بسیار کرد و جوہی دیکر نیز بر دارے

البحسن برادرزاده قراجه خان و منور بیگ ولد فوریگ از قلعه قندمار بیرون آمدند و میرزا عسکری بغایت مضطرب
 شده طلب امان کرده آنحضرت از کمال حرمت و امانان داده امرای قزلباش را طلب ایشان قرار دادند که چون
 اهل و عیال الوس چغتائی در قلعه قندمار بسیار است سه روز و ناز و گمان پنجکس فراحم اهل قلعه نشوند و بموجب
 سقر شده روز دیگر اهل قلعه با اهل و عیال بیرون آمدند و میرزا عسکری در کمال خجالت بدرگاه آمد و از گذشت
 هیچ سخن در میان نیامد و امرای الوس چغتائی شمشیر در کردن و کفن در دست سعادت ملازمت و ریاضت نوازش
 یافتند و چون با قزلباش قرار یافت بود که بعد از فتح قندمار ایشان متعلق باشد آنحضرت با وجود آنکه هیچ ولایت
 دیگر در تصرف نداشت قندمار را با ایشان گذاشت و بدایع خان و میرزا مراد ولد شاه طهاسب بقلعه درآمد و در
 قندمار را و متصرف گشت و امرای قزلباش که بکام آمده بودند اکثر بفرمان مراجعت نمودند و بدایع خان را بفرمان
 سلطان افشار و صوفی دلی سلطان قزلمود در خدمت میرزا مراد کسی دیگر ماند چون رستمان رسید الوس چغتائی
 را مامی نناده بالضرورت حضرت جنت آشیانی کسی بدایع خان فرستادند که درین رستمان لشکریان آهست باج
 مامی دارند و بیروت در جواب سخنی که بکار آید گفت و الوس چغتائی مرا سیه شدند و عبدالله خان و جیل ملک
 که از قلعه بیرون آمده بودند گر خنیه کابل فرستادند و میرزا عسکری نیز فرصت یافته گر خنیه و جمعی کثیر را و اتفاقاً قبضه
 گرفته نزد حضرت آوردند و بموجب گشت و سروران الوس چغتائی جمع آورده بعد از شورت قرار دادند که قلعه را
 را بموجب ضرورت از قزلباش باید گرفت و بعد از تسخیر کابل و بدخشان دیگر باره با ایشان باید داد و حسب اتفاق
 در همان روز میرزا مراد ولد شاه طهاسب با اهل طبعی در گذشت این غریمت تقسیم یافته جمعی کثیر باین خدمت عین
 شدند و حاجی محمد خان بابا قسعه باد و لوگر خود همه بیشتر بدر قلعه رفت ترکمانان که گمان برده بودند که آنحضرت
 قصد قندمار خواهد کرد در آن چند روز یکس الوس چغتائی را بشهر راه نمی دادند اتفاقاً قاطار شترس طفت با بشهر
 درآمد حاجی محمد خان فرصت یافته بدروازه درآمد مستغفان در دوازه در مقام منع شدند و از کمال شجاعت
 شمشیر کشیده برایشان حمله آورد و آنجماعت طاقت مقاومت نیاورده فرار نمودند و جمعی دیگر متعاقب رسیده
 بقلعه درآمدند قزلباش مرا سیه شدند و آنحضرت بدولت سوار شده بقلعه درآمد و بدایع خان از غایت خطر
 بدرگاه آمده رخصت عران یافت و الوس چغتائی قندمار را تصرف شده مطمئن خاطر شد بعد از آن ملتخیر کابل
 کوچ کرده حکومت قندمار به بریم خان سقر شد و میرزا یادگار ناصر و میرزا هندال با یکدیگر اتفاق نموده از میرزا
 کامران گرفته و در راه از الوس هزاره محنت بسیار کشیده بلااست آنحضرت آمدند و با اتفاق کوچ نموده کابل رسیدند
 و جیل بیگ نیز در آن حدود بلااست رسید و میرزا کامران که لشکر و سامان خود داشت بغیر جنگ بیرون آمد
 و هر شب جمعی از لشکر او جدا شده نزد حضرت با دوازه می رفتند و اردوی علیا کوچ کرده در نیم کردی لشکر میرزا کامران

نزدول فرمودند و درین شب انوشیروان میرزا کامران گنجینه بارودی حضرت آمدند بیست و پنج کپور و زر کار
 گشتند ازین من ل و بخت یار گشتند میرزا کامران سرسپه شده جمعی ستارخ را بدرگاه فرستاد و طلعت
 نمود و آنحضرت گناه اورا بشیر آمدن ملازمت بخشیدند میرزا کامران قرار آمدن بخود داده و بقلعه ارگ کابل گشت
 و جمیع لشکریانش بارودی حضرت آمدند و بهما شب میرزا کامران از راه مستی حصار بطرف غزنین فرار نمود و آنحضرت
 از فرار او مطلع شده میرزا همدان را بقا قبا او و فرمود و نفیس نفیس بشهر کابل درآیدند و چون شب شد تمام
 کابل بلیان از غایت شوق تمام شهر را چراغان نمودند بیست و پنج سیاه فرخ میاض دیوارش بدو نواز از صبح بر
 کمان افکندند و بعد از نزول در قلعه حضرت بیگمان شاهزاده عالمیان جلال الدین اکبر میرزا را بنظر آنحضرت درآورد
 و آنحضرت دیده بدیدار آن قره العین روشن کرده و از شکرت قدیم رسانند و این فتح در دهم سنه هجری و سیصد و سی و چهار
 و پنجاهی روی نمود و از سن شاهزاده درین وقت چهار سال و دو ماه و پنج روز گذشته بود و بعضی در سنه شصت و پنجمین و
 تسعانه بقلع آوردند و العلم خداوند و بعد از فتح کنس بارودی لشکر که در قند بار بود رفت و میرزا یادگار ناصر و ملازمت
 مریم مکانی کابل آمده و گویای عظیم درین ایام ترتیب یافته و سنت حضرت شاهزاده درین ایام بقلع آمد و بقیه
 این سال بعین و عشرت گذشت و میرزا کامران گنجینه بغزنین رفت و در شهر را دایا فته میباید نزار را درآورد
 میرزا الخ بیگ بکومت زمیندار بدخ فرزا کامران مقرر گشته مرزا کامران در زمین داور جمال توقف نیافته بهکند
 مرزا شاه حسین اخون رفت میرزا شاه حسین دختر خود را میرزا کامران داده و در مقام اندو او در آمد و رسال دیگر حضرت
 جنت آشیانی متوجه بدخشان گشت چون میرزا سلیمان ولد خان میرزا با وجود طلب ملازمت نیامده بود و از آن
 غریت بدخشان نصیم یافته کوچ کردند میرزا یادگار ناصر که مکر مخالفت کرده بود دیگر با پادشاه فرار نمود و این معنی
 به حضرت ظاهر شده بحسب او حکم فرمودند بدخشان و محمد قاسم موجب حکم او را بقتل رسانیده و او از عقوبت
 گوه گذشته و به شهر کران نزول فرمود و میرزا سلیمان نیز لشکر بدخشان را جمع آورد و مجاری نمود و در چهار اول
 شکست یافته کوهستان و در دشت گنجیت و آنحضرت متوجه طانغان و کشم شدند و طان میان فراج
 مبارک آنحضرت از جاده صحت مخزن گشت و در روز بروز مرض ایشانند و ایافت تا آنکه مردم اندیشه شدند
 و بخبر نزدیکان دیگر به بریات آنحضرت مطلع نبود بدین واسطه آشوبی و لشکر بیایست و در قراحتان میرزا
 عسکری را محاطت میکرد و مردم بدخشان از هر طرف آغاز مخالفت نمودند و بعد از دو ماه آنحضرت صحت
 یافته خبر سلامتی با طراف فرستاد و جمیع آن غمناک فرو نشسته مضحک این بیست و پنجمین و هشتاد و یک سال از آن سید
 بیست و نهمین عافیت که پادشاه کامگار یافت بدشکفت باغ از آنکه نسیم بهار یافت و بارودی غافل
 بنواحی قلعه نظر آمد و خواج نظام که برادر حضرت مریم مکانی است درین وقت خواج رشید را که از عراق در رکاب

آمده بود قتل رسانیده کابل گریخت و آنجا حسب الحاکم محبوس گشت میرزا کامران در بهر چون از توجا آنحضرت به بنیستان
مطلع گشت جمعی را با خود متعقی ساخته بطرف غور بند و کابل لیغا فرمود و در راه بسوداگران دو چار شد و اسپهبد
بدست آورد و جمیع مردم خود را و اسپهبد ساخته نواحی غزنین رسیده جمعی از اباد الناس غزنین رسید و او را بقلعه در
آورد و نزد بزرگسالان حاکم آنجا که در خواب غفلت بود قتل رسید و خبر نموده میرزا راه کابل را محاطت نمود که خبر با آنجا
نرود و از غزنین خاطر جمع نموده با لیغا رستوخه کابل گشت و محمد قلی طنار و فضائل بیگ و جمعی که در کابل غافل بودند
وقتی آگاه شدند که میرزا کامران بشهر آمد و محمد قلی طنار که در حمام گرفتار گشته در خطبه بقتل رسید و میرزا کامران بقلعه
کابل درآمد و فضائل بیگ و جعفر وکیل را بدست آورد و نایبنا ساخت و کسان بجا فطنت حضرات عالیات و شاهزادگان
عالمیان برگماشت و این خبر در نواحی قلعه ظفر حضرت جنت آشیانی رسید و آنحضرت فرمان حکومت بدخشان
و قندهار و کرمز را بامیرزا محمد حسن فرستاده کوچ بر کوچ متوجه کابل گشت و میرزا کامران بقدر
فرصت جمعیت بهم رسانید و شیر افکن با او ملحق گشت و شیر علی نامی از نوکران میرزا کامران بضعاک و نور سز آمد و بجنب
راه مشغول گشت و آنحضرت از آب در وضعاک گذشتند و شیر علی حسب المقدور جنگ کرده منتهی گشت و لشکر از تنگ
بسلامت عبور نمود و شیر علی بار دیگر بمردم عقب لشکر مراجعت رسانید و آنحضرت بده افغانان نرود نمودند و روز
دیگر شیر افکن بیگ و تمام مردم میرزا کامران بچنگ بیرون آمدند و در النگ یرت چالاک جنگ عظیم شد و نخست
مردم جنت آشیانی پریشان شدند و آخر سعی میرزا بامیرزا محمد حسن و قزاقان و حاجی محمد خان مردم میرزا کامران با فتح جو
انهرام یافتند و شیر افکن بیگ و تنگ گشت و چون بظفر حضرت درآمد سعی امر بقتل رسید و بسیاری از لشکر میرزا کامران
درین بقتل آمدند و لقیه السیف بقلعه گریختند و شیر علی که بشجاعت انصاف داشت هر روز بقدر مقدر و جنگ میکرد
و نوبتی شیر علی و حاجی محمد خان بیکدیگر دو چار شدند حاجی محمد خان بزخم رسید اتفاقا خبر رسید که کار وانی که سپ
بسیار براه دارد و بجارگان رسید میرزا کامران شیر علی را مقرر کرد که با اتفاق جمعی رفته اسپهبدان بشهر آورد و اکثر مردم
میرزا کامران بهر ای شیر علی با نیت رختند و حضرت جنت آشیانی باین معنی اطلاع یافته بقلعه نزدیک آمدند
راه آمد و شد اهل قلعه بالکلیه سده و گشت و شیر علی و آنجماعت بعد از مراجعت راه درآمد بقلعه نیافتند و یکتر به
میرزا کامران قصد کرد که از قلعه بیرون آمده به جنگ شیر علی و آنجماعت را بقلعه در آورد و مردم بیرون آگاه شدند بقتل
بیرون آمدن بضرر قوی و تفنگ ایشانرا منتهی گردانیدند و باقی صالح و جلال الدین بیگ که از مردم معتبر میرزا
کامران بودند در بن وقت بملازم حضرت جنت آشیانی رسیدند و شیر علی بهر امان او از درآمدن شهر نویسد شدند
و محاصره قلعه تنگ شد و میرزا کامران از روی کمال بیرونی فرمود که چند مرتبه حضرت شاهزاده اگر با لشکر قلعه تنگ
توبت تفنگ بسیار رسید می نشانند و ما هم آنکه آنحضرت را در بقتل گرفته می نشست و خود را پیش میکرد و بجانب شمیم

میداشت و حضرت حق سبحانه و تعالی محافظت مینمود و الفقه جمعی از اهل کابل از قلعه بیرون آمده فرار نمودند بر یک طرف
میرفتند و حضرت جنت آشیانی فوجی به بقاعب ایشان فرستاد و تا بسیارک از ایشان را بقتل آورد و مدافعه را اسیر کرد
و میرزا کا مران در کابل مضطرب شده و از اطراف و جوانب لشکریان روی بملازم حضرت جنت آشیانی
آورد و ندیز اسلامان از ایشان کمک فرستاد و نیز از مغ از قندمار آمد و قاسم بن سلطان جمعی از نوکران تظلم
از قندمار بدو رسید و میرزا کا مران در طلب صلح شد و آنحضرت بشرط ملازمت قبول کرد اما میرزا کا مران از ملازمت
کردن اندیشه مند بود و در مقام فرار شد و چون امرای الوس چغتایی بگریختاری میرزا کا مران بهجت گرمی بازار خود را
بنو دبا و پیغام نکردند که حضرت جنت آشیانی درین دور و در جنگ بر قلعه می اندازد و دیگر توقف مصلحت نیست زیرا که اگر
که از ایوس بیگ و قراج بیگ آزرده خاطر بود سه پسر خود سال یاوس بیگ را بغنوبت بقتل آورده از دیوار قلعه پیاپی
انداخت و مردم درون و بیرون ازین پیرونی میرزا کا مران آزرده خاطر شد و سردار بیگ پسر قراج بیگ خان را
فیصل در دیوار قلعه استوار ساخت و قراج خان از حضرت آشیانی دلداری بسیار نمود و قراج خان نزدیک بقلعه
رفسته قصبه یاد کرد که اگر پسر من کشته شود و در عوض پسر من بعد از گرفتن قلعه میرزا کا مران و میرزا عسکری بقتل
خواهند رسید و میرزا کا مران انهمه جانا میداده از جانب خواجه خضر دیوار قلعه سوراخ کرد که لاجانیکه امر از بیرون نشان
داوه بودند که کشته جان بیگ پسر بیرون برد آنحضرت حاجی محمد خان را با جمعی بقاعب فرستاد و حاجی محمد خان
با میرزا کا مران نزدیک رسید و میرزا بنیان ترکی گفت بابا قشعه فی سن اولاد یعنی پدر بابا قشعه من بقتل آورده ام
حاجی محمد خان همیشه طالب فتنه بود و آنسته معاودت نمود و حضرت شاه زاده عالمیان اکبر شاه بسعادت ملازمت
مشرف شد و مراسم شکر گذاری تقدیم رسید و بفقرا و مساکین تصدق بسیار داد و میرزا کا مران چون از قلعه
پریشان و بیسایمان بدامن کوه کابل سید بن برآمد و چار شده آنچه از اسباب داشت بتاراج برد و آنرا یکی
میرزا کا مران را شناخت بپسر دار خود خبر کرد و سرداران الوس میرزا را بخیجاک و بامیان که شیر علی نوکر میرزا باندک مردم
آنجای بود رسانیدند و یک هفته دران نواحی توقف واقع شد و قریب بصد و پنجاه سوار نزد میرزا جمع گشت و میرزا کا مران
متوجه خوری شد و میرزا بیگ بر لاس حاکم خوری با سیصد سوار و هزار پیاده با میرزا جنگ کرده شکست یافت
اسب و یراق آنجا محنت بدست لشکری را در آمده فی الجمله فوجی گرفتند و از آنجا به بلخ رفته با پسر محمد خان حاکم
آنجا ملاقات نمودند و پسر محمد خان بنفس خود با ملازمین از ایشان آمد و غوری بجلال میرزا متصرف گشت از اطراف
جوانب لشکریان رو بملازمت میرزا آورد و پسر محمد خان بولایت خود معاودت نمود و میرزا کا مران متوجه
سلیمان میرزا و ابراهیم میرزا شد ایشان طاقت مقاومت نیاورده از طالقان بجانب کولاب رفته بودند
میرزا کا مران در بعضی از ولایات بدخشان مشغول شد و قراج خان و دیگر امر که درین ایام خدمات خوب بجای آورد

مغرو در شده بود و توفقات غیر مقدور آنحضرت جنت آشیانی نمودند از آنجا قتل خواجہ غازی وزیر و قنین حاجت توکم
 بجای او بود و بخشی بنجا طر میبارک آنحضرت گران آمده موافق بر عیاشی ایشان جواب نگفت و امرایا یکدیگر اتفاق
 نموده بوقت چاشت سوار شده کلا آنحضرت را که در خواجہ رواج بود پیش انداخته متوجه بخشان گشتند و آنحضرت
 بعد از طلوع صبح جمیع آمدن لشکر سوار شده تائب نموده مخالفان بایمانا خود را بخویند رسانیده و انکابل گذشته
 کابل را در بران ساختند و مردم پیش آنحضرت با جا آمده ریدہ جمعی را یاد ب نمودند چون شب شد آنحضرت بکابل فرستاد
 نمودند که بعد از آن استعدا و سفر بخشان نموده شود و انکاعت نمود مرزا کامران رفت ثمر علی شمالی را تهمید کردند
 که اخبار را ردوی آنحضرت برایشان رساند و آنحضرت غریمت بخشان نموده فرامین میرزا سلیمان و میرزا ابراهیم
 و میرزا ہندال فرستاد و دوز میرزا ابراهیم از راز و قلد بر زبان بواجی تهمید آمد و از ثمر علی شمالی خبر یافتہ بر سر اورفتہ او را قتل
 رسانید و در قریب کابل برفت ملازمت رسید و میرزا کامران درین ایام شیر علی را بموجب ہتدای او بدست میرزا
 ہندال فرستاد و دوز لشکریان مرزا ہندال شیر علی را دستگیر کردند و در آن وقت میرزا ہندال بملازمت حضرت رسید
 شیر علی را متینہ نظر آورد و آنحضرت از کمال مروت گناہان او را نا بودا نکاشتہ غوری را با و محبت کردند و میرزا کامران
 قزاق خان جمعی از کابل آمده بودند کہ گشتم گذارستہ خود بطالقان رفته بود و آنحضرت جنت آشیانی مرزا ہندال بجای
 محمد کوکی را با جمعی برسم منتقلای بجانب کشم روان ساختند و قزاق خان بمیرزا کامران خبر فرستاد کہ جمعی قلیل بامیرزا
 ہندال ہمراہ اند و بادشاہ و در راست المغانی باید کرد کہ باتفاق دفع میرزا ہندال نموده شود کہ بعد از آن جنگ
 با آنحضرت نیز آسان میتوان کرد و میرزا کامران بتجلیل بگشتم آمد و بلب آب طالقان کہ میرزا ہندال و لشکر ایشان از
 آب گذشته بودند با ایشان رسید و در حوالہ اول ظفرافتنہ جمیع اسباب میرزا ہندال و انکاعت بتاراج داشت آنحضرت
 جنت آشیانی نیز درین وقت بلب آب رسیدند و بواسطہ پیدا کردن گذر بوقت توقف واقع شد و بعد از غور
 آب ہر اول لشکر آنحضرت بمیرزا کامران رسیدند و شیخ خواجہ خضری و اسمعیل بیگ و ولد ی را دستگیر کردند
 بادشاہ در آوردند و میرزا کامران بقصد ہر اول آنحضرت املا و دست نمود چون یکدیگر رسیدند طلبہا سے
 آنحضرت جنت آشیانی بنظر میرزا و آمد طاقت بطرف طالقان گرخت و انچہ بتاراج برده بودند با پنچہ
 داشت بتاراج داد و روز دیگر طالقان بجنو گرفت و میرزا سلیمان و رینو وقت ملازمت آمد و میرزا کامران
 از او رنجبران مدد طلبید چون از ایشان تو مید شد و بغایت مضطرب شدہ و در غرور آمد خفیت طلب کرد و
 آنحضرت از دی رحمت نموده التماس او را قبول کرد و بشرط انکامل امرای اعنی را بدر گاہ فرستاد و میرزا کامران گتہ
 مایوس بیگ را در خواست نمود و دیگر امرای ملازمت فرستادہ ایشان بجل و شمر مسار بدر گاہ آمدند و آنحضرت
 گناہان ایشان دوبارہ عفو فرمودہ و میرزا کامران از قلد بیرون آمدہ و دفر سنج رفت و چون گمان نداشت

آنحضرت با وجود قدرت و اورا جمال خود گذارد و ازین مرحمت بغایت شرمسار شد و غریمت ملازمت آنحضرت
 نموده مراجعت کرد چون بمغنی بجز حضرت رسید بغایت انبساط فرموده میزبایان را استقبال او فرستاد و بدو وقت
 ملاقات نهایت مهربانی بجای آورده اسباب سلطنت میزاکامران و دیگر باره مرتب گشت و سه روز و سه منزل
 توقف واقع شد و سپس با جشنها ترتیب یافت و بعد از چند روز ولایت کولاب باقطاع میزاکامران مقرر شد
 و میزاکامران و میزاکامران در کشم ماندند و در وی بزرگ متوجه کابل شد و در اوایل زمستان کابل نزول گردید
 حکم شد که لشکریان با استعداد و لشکر مشغول شوند و در آخرین سال حضرت خجست آشپانی بغریمت تسخیر بلخ از کابل روان
 شدند و کس بطلب میزاکامران و میزاکامران بکولاب رفت و میزاکامران و میزاکامران چون آنحضرت بدشت
 درآمدند ملازمت آمدند و میزاکامران بموجب التماس میزاکامران در کشم توقف کرد و میزاکامران و میزاکامران و دیگر
 مخالفت کرده ملازمت نیاوردند و آنحضرت کوچ بر کوچ سپای قلعه ایک آمد و تالین میر محمد حاکم بلخ با جمعی از امرای
 معتبر در قلعه ایک متحصن شدند و آنحضرت قلعه را محاصره نموده او را بجان مضطرب شده مامان بیرون آمدند میزاکامران
 بخیمت نیامده بود و امرای جمع شده قرعه شورت در میان انداختند که سباده چون لشکر متوجه بلخ نشود و میزاکامران مقصد
 کابل نماید و آنحضرت فرمودند که چون غریمت این یورش تصمیم یافت توکل کرده میر و بیم و پامی سعادت و در کابل
 آمده متوجه بلخ نشدند و امرای و اکثر سپاهیان بواسطه نا آمدن میزاکامران پریشان خاطر بودند چون نتوانی بلخ رسید
 بوقت فرو آمدن لشکر شاه محمد سلطان او را بیک با سید سوار رسید و جمعی بدفع او روان شده جنگ عظیم کردند
 و کابل برادر محمد قاسم خان موجی در معرکه بقتل رسید و یکی از ناداران او را بیک گرفتار شد و روز دیگر میر محمد خان از شهر
 بیرون آمد و عبد الغر خان و ولید خان سلاطین حصانیر لیک او آمده بودند و بعد نصف النهار میر و ولشکر بیک
 رسیده شروع در جنگ شد و آنحضرت سلاح پوشیده و میزاکامران و میزاکامران و حاجی محمد سلطان هر اول مخالفان
 شکست داده و بشهر گریز ایندند و میر محمد خان و همراگان نیز گشته بلخ درآمدند و بوقت غروب آفتاب لشکر خجستان که
 بقریب شهر رفته بودند مراجعت نمودند و چون اکثر امرای خجستان بواسطه نا آمدن میزاکامران دل نگران کابل اهل خیال
 بودند و این شب که صباحش بلخ متصرف در می آمد جمع شده بعضی آنحضرت رسانیدند که از جو تبار بلخ گذشتن مناسب
 دولت نیست صلاح در آنست که بجانب دره گرفته جای محکم بجست اردو معین سازیم و در اندک فرصتی مردمان
 و حصار ملازمت می آیند و سبانه بجای می رسانند که آنحضرت باز کوچ کرده چون دره که بجانب کابل است دوست
 دشمن که از شورت آگاه نبودند تصور مراجعت نمودند و او را بجان دلیر شده تعاقب کردند و میزاکامران و حسن قلعه
 سلطان مهر و را که محافظت عجب لشکر مشغول بودند با هر اول مخالفان جنگ کرد و شکست یافتند و لشکریان که
 تالین رفتن کابل بودند بکیش به طرفی که خواست روان شدند و اختیار از دست بیرون رفت و قریب سی هزار کس از

نخالفان رسیدند و آنحضرت درین معرکه بنفس نفیس بر مخالفان آورد و در غیره شخصی که از پیش بود پیاده ساخته و بوقت
 بازوی خود از میان جمع بیرون آمد و میرزا حسن را در تنه زد و بر کتف او دست نهاد و گفت که ای پسر من
 آمدند و از شاه بداد خان تو کائنات تو چنین درین معرکه آثار شجاعت اظهار کردند و آنحضرت بسلاست کابل تشریف آوردند و
 اینسال در کابل گذشت و میرزا کامران در کولاب نند و دو چاکر علی بیگ کولابی با میرزا کامران در مقام مخالفت شد
 با لشکر بسیار نواحی کولاب را تاخت میرزا کامران نیز را عسکری را بچنگ آوردند و میرزا عسکری شکست یافته دیگر با حکم
 برادر بچنگ آورد و بطریق اول مراجعت نمود و میرزا سلیمان نیز را بر ابراهیم کرشمه و قندوز متوجه داشتند و میرزا کامران تاب
 مقاومت نیاورده نزدیک بروسان آمد و جمعی از او از یک دین وقت بر سر آمده اکثر سپانش را تاراج بردند و میرزا
 کامران برایشان خواست که از راه سخاک با میان بلیان هزاره درآید آنحضرت از شخصی آگاه شدند و جمعی کثیر امراد را با
 بخشاک با میان فرستاد که مخالفت آنولایت نمایند قزاقان و قاسم حسین سلطان و جمعی دیگر از امرای یوفا که در کابل
 آنحضرت بودند کسی نزد میرزا کامران فرستادند که از راه قچاق سیاه آمده که در وقت جنگ با هم پیچیدگی می آید و چون
 میرزا کامران نمودار شد قزاقان و در قچاق او خاک میزدی بر سر خود بخیمه از آنحضرت جدا شدند و میرزا کامران الحق
 گشته بچنگ ایستادند و با آنکه اندک مردم با آنحضرت بودند از گمان شجاعت پای شتاب افشرد و جنگ عظیم افتاد و هر
 احتیاجی و احمد بهر مرزاقلی درین جنگ کشته شدند و میرزا قلی زخم خورده از سپ افتاد و آنحضرت بنفس نفیس چندان
 کوشش فرمودند که زخم شمشیری بر فرق مبارک رسید و اسب خاصه نیز زخمی گشت و آنحضرت بفرب نیز مخالفان را از
 خود دور ساخته بسلاست بیرون رفته بجانب سخاک و با میان تشریف فرمودند و جمعی که بان راه رفته بودند با آنحضرت
 ملحق شدند و میرزا کامران بار دیگر کابل را بتصرف درآورد و آنحضرت با حاجی محمد خان و جمعی که در کابل بودند بجانب
 بدیشان رفت و شاه بوداع و توکک توچین مجنون قاقشقال و جمعی دیگر که مجموع ده نفر بودند بجزگری بجانب کابل
 فرستادند و بجز توکک فوجی از آنجا سمت دیگر ملازمست مراجعت نکرد و آنحضرت از یوفا قلی توکان تعجب نموده در نواحی اندر
 مقام نمود و سلیمان میرزا و ابراهیم میرزا و حسن میرزا و حسن میرزا چون از آمدن حضرت اطلاع یافتند با لشکرهای خود ملازمست آمدند و بعد از
 چهل روز آنحضرت متوجه کابل شدند و بقیه یابین آنرا میرزا کامران با قزاقان و لشکر کابل برابر آمده از طرفین صفت آراست
 کردند و بوقت خوابید الصمد مصروف از قزاق میرزا کامران گریخته ملازمست آنحضرت آمده و از شرافت و کامران میرزا
 اطاعت نیاورده شکست خورد و در پیشان حال بداسن کوه مند و گریخت و قزاق خان حرام نمک بوقت گریز و گریز
 شده شخصی او را ملازمست آنحضرت می آورد و در راه قهر علی بهادر که برادر او بفرموده او قزاق خان و قند با بقیه رسیدند
 و دچار شدند و فرست عینیت دانسته قزاق خان را بقتل آورد و میرزا عسکر درین معرکه بدست لشکران حضرت
 افتاد و آنحضرت منظر و منصور کابل تشریف برد و یک سال در کابل بفرمانت گذشت بار دیگر جمعی از سپاهیان

واقعه طلب گریخته نزد مرزا کامران رفتند و قریب هزار دپانصد سوار نزد او جمع شد و حاجی محمد خان بی خصمت آنحضرت
 بغیرین رفت، بالضرورت آنحضرت بجانب لمغان بدفع میرزا کامران متوجه شدند و اوقات بسیار و ده با اتفاق
 افغانان همند و خیل و ادوی و ملک آن لغانات بطرف سنگدگخت و آنحضرت و لغانات مدتی بشکار مشغول شدند
 و کباب مراجعت فرمودند و میرزا کامران بار دیگر بمیان افغانان آمده آنحضرت و دیگر بار بدفع او روان گشت بمیرزا
 حاکم قندهار فرمان رفت که بهر طریق تواند بغیرین آمده حاجی محمد خان را بدست آورد و حاجی محمد خان کس نزد میرزا
 کامران نفرستاد که خود را بغیرین باید رسانید که بنده تابعیم و ولایت غزنین بشما تعلق است میرزا کامران از ولایت
 پشاور براه بنگاش و کردیز متوجه غزنین گشت تا قبل از رسیدن او میرزا کامران بغیرین رسیده بود و حاجی محمد خان
 ناچار نزد او رفت با اتفاق کباب آمدند و میرزا کامران در راه خبر یافته که حاجی محمد خان کباب رفته به پشاور گشته
 و حضرت جنت آشیانی از لمغان کباب مراجعت نمودند و چند روز قبل از آنکه حضرت کباب در آمد حاجی محمد خان
 از کباب لکریه بغیرین رفت و آنحضرت از کباب بیام خانزاد با کتله امر بدفع او فرستاد و حاجی محمد خان و دیگر بار با اتفاق
 میرزا کامران بدرگاه آمدن او را شن یافت و میرزا عسکری را حسب حکم خواجہ جلال الدین محمود به بدخشان برده بمیرزا
 سپرد که از راه بلخ حضرت مکہ نماید و میرزا سلیمان او را پیچ فرستاد ایام حیات میرزا عسکری درین سفر در ولایت
 روم به نهایت رسید و میرزا کامران را افغانان در میان خود نگاه داشته در مقام اجتماع لشکر بودند و آنحضرت
 بالضرورت دیگر باره عازم دفع او گشت و حاجی محمد درین پوزش صحبت کثرت جزایم بابر او را بقتل رسید و
 درین بار میرزا کامران با اتفاق افغانان برادر و حضرت شیخون آورد و میرزا بندگان درین شب بشهادت
 رسید و تاریخ شهادت از شیخون بطلب شد و میرزا کامران کاری ساخته منہم گشت و خیل چشم میرزا بندگان
 آنحضرت بشان نزاد عالمیان جلال الدین اکبر میرزا محبت فرمود و غزنین و توابع را باقطاع ایشان مقرر فرمود
 و میرزا کامران را افغانان بعد از آنکه حضرت بقصد ایشان روان شد محافظت نتوانستند که در انهمه یابوس
 شده بهندوستان گریخته نزد سلیم خان افغان رفت و تمام اهل اوس تاراج شد و آنحضرت کباب را
 کردند و بی از چند روز که لشکریان آسوده شدند از راه بنگاش و کردیز غزیت بهندوستان فرمودند و تمام
 که در اطراف جوانب بودند تا دیب بر جبل یافتند و از میان دنگوت و نیلاب آنحضرت از آب سنده
 عبور کردند و میرزا کامران چون از سلیم خان حاکم بهندوستان بواسطه سلوکی آرزو خاطر شد که گریخته بکوستان
 سیالکوٹ درآمد و سعی بسیار خود را بولایت سلطان آدم مکمل رسانید و سلطان آدم او را محافظت کرده
 حقیقت بدرگاه عرض داشت نمود و آنحضرت او را نوازش کرده حکم طلب فرموده شمرخان بنبرل سلطان آو
 رفت با اتفاق میرزا کامران را در نواحی براه ملازمت آوردند و آنحضرت با منطبق عقول از من علوالا

عمل نموده از کمال مروت خیلی از جزایم مرزا کامران درگذشتند اما لشکریان و امرا و اوس چغتائی که بواسطه مخالفت
میرزا کامران النواح محنت و پریشانی کشیده بودند اتفاق کرده نزد آنحضرت آمدند که بقای عرض نادر و اوس را بکس
چغتائی و درخانی مرزا کامران منحصرست چه مگر خلافت عهد از مرزا کامران مشایده نموده بودند لاجرم آنحضرت بآمینا
ساختن اورشاد و او علی دوست و یابگی رسید محمد مکنه و غلام علی شش انگشت به شیر چشم مرزا زلیخه بیباک کارل
روانیدند تاریخ این واقعه به پیشتر یافته اند و میرزا کامران بعد ازین واقعه رخصت حج یافته با سباب سفر محبوب
خواه روان شد و بکر رسید و آنجا ودیعت حیات سپرد و آنحضرت به پای قلعه رهناس آمده اراده تسخیر کشمیر
مودند و برین اثنا بعض رسید که بران نام زمینداری درین کوستان بواسطه محلی مقام تاخایت هیچ یک از
ملاطین انقیاد نموده مبادا که راه بیرون آمدن را محاطت نماید و کشمیر نزدیکست در نیاید و کار مشکل شود و آنحضرت
رفایت علوهیمت ملققت بسخنان ایشان نشده روان شدند و در وقت خبر آمدن سلیم خان افغان جانب
هندوستان با اینجا رسیده و بسبب بر خور دگی سپاهی گردید و بوقت کوچ امرا و لشکریان که بر فن کشمیر رفته
نبودند یکبار بجانب کابل روان شدند و آنحضرت چون مطلع شد که باین یورش هیچکس راضی نیست بطرف کابل
سعادوت نمودند از آب سنده عبور نمودند و به تفرقه قلعه بگرام اشارت فرمود و جمیع لشکریان بجد و جهد تمام در اندک
وقتی آنقلعه را تمام رسانیدند و اسکندر خان اوزبک بضبط آنقلعه متعین گشت و آنحضرت بکابل آمده و شاهزاده
جلال الدین اکبر مرزا بفرین رخصت فرمودند و خواجہ جلال الدین محمود جمعی دیگر از اعیان در کاب نظر انساب
بفرین رفتند و بعد از مدتی خبر فوت سلیم خان و خطرات افغانان از هندوستان رسید چون ارباب عرض بفرین
رسانیده بودند که بگرام خان اراده مخالفت دارد و آنحضرت غریمیت یورش قندار فرمودند بگرام خان به استقبال
نموده لوازم عبودیت و اخلاص بظهور آورد و بوقت مراجعت قندار بنعم خان نافرود کردند و بنعم خان بعض رسانید
که چون یورش هندوستان در خاطر است تفسیر و تبدیل حکام باعث تفرقه لشکر است بن از فتح هندوستان بقتضای
وقت عمل نمودن لائق دولت است همچنان حکومت قندار بگرام خان محفوظ شد و فرزند را بقطاع بهادر خان
برادر علی قلی خان سیستان مقرر گشت و اردوی نوبر بکابل مراجعت نمود با استعداد یورش هندوستان مشغول شد
و بحسب اتفاق آنحضرت ذری بهر شکار سوار شده بودند فرمودند که چون غریمیت هندوستان در خاطر است الحال
سکس که بهمین نظر دارند نام ایشان پرسیده خال گرفته شود اول کسی که بر خور د نام او پرسید نگفت نام من دوست
خواجہ است حضرت بشارت گرفته چون پاره را و رفتند و هقانی دیگر پیش آمد نام پرسیدند نام خود مراد خواجہ گفت
حضرت فرمودند که چه خوش باشد اگر شخصی سوم را سعادت خواجہ نام باشد و چون پاره را و طی کرد و شخصی نظر دارند نام
خود سعادت خواجہ گفت همنان ازین قضیه عریب تعجب کرده بفتح هندوستان امید داشتند و در بخت سنده

احدی و ستین و ستمائت آنحضرت پای سعادت در رکاب آورده عازم شیرهندوستان شدند چون آپشاه و زوزل
فرمودند بایر خان حاکم قندهار بموجب حکم بپارست رسید و ایات جلال از آب سسند گذشت و بایر خان و
نختر خواجہ خان و تردی بیگ خان و اسکندر سلطان و جمعی دیگر از امرای رسم منقلای پیشتر روان شدند و
تا آزار خان کاشی و حاکم رهناس بود با وجود استحکام قلعه طاقت توقف نیافریده بگریخت و آدم کمرنگر کماکسین
خدمت داشت از بید واهی بپارست نیامد و آنحضرت کوچ بر کوچ متوجه بلهور شدند و افغانان لاهور از
وصول سوکب پاپانی خبردار شده فرار نمودند بمیت خسته رایت منصوره و بود و هنوز بیک نصرت و نظرها افتاد بود
در افواه و آنحضرت بی منازعی بشهر درآمده امرای منقلای بجانب جالندر و سرهند روان شدند و پیرگنات پنجاب
و سرهند و حصار تمام چینگ در تصرف لشکریان الوس چغتائی درآمد و بنوقت جمعی از افغانان بسواری شبانگان
و نصیرخان افغان در دیبا پور جمع شدند و آنحضرت بعد از اطلاع بفرار الوس و علی قلی سیستان را بفرستادن
فرستاد و بعد از جنگ افغانان شکست یافته اموال و اهل و عیال ایشان بفرار رفت و اسکندر و
افغانان که دہلی در تصرف او بود و سی هزار کس بسواری تا آزار خان و حبیب خان و دفع امرای سرهند فرستاد
امرای چغتائی در جالندر جمع شده و با وجود کثرت دشمن قلعت و دست قرار جنگ دادند و کوچ کرده از آب
ستلج عبور نمودند و لشکر افغانان آخر روز از عبور ایشان آگاهی یافته بقصد جنگ روان شدند و امرای چغتائی
با وجود قوت مخالفان دل بر جنگ نهادند و بوقت غروب هر دو لشکر بیکدیگر رسیدند و جنگ عظیم شد و مخالفان
آغاز کمانداری کردند و بواسطه ظلمت شب تیر اندازان مغول مرتقی نمیشدند و افغانان از غایت اضطراب آتش
در وضعی که نزدیک بودند انداختند چون اکثر خانههای موضع هندوستان خس پوش است آتش شعله کشیده بهر که
بروشنی بهتر نمود و تیر اندازان بروشنی آتش بزدن آمده بخاطر جمع بکار خود مشغول شدند بمیت بهان که دام جمعی
تشنه گشت بدام بهمانکه چاه همی کند در فتا و بچاه به مخالفان که در روشن آتش بدت تیر شده بودند دیگر طاقت
نیافریده فرار نمودند و فوج عظیم روی نمود فیصل و اسباب بسیار بدست لشکر مغول افتاد و چون فوج بلهور
رسید آنحضرت بنایت خوشحال گشته امرای و نوازش بسیار فرمودند و تمام پنجاب و سرهند و حصار فیر و زه تصرف
درآمد بعضی پیرگنات دہلی را نیز مغولان تصرف شد و اسکندر افغان چون شکست لشکر خود مطلع شد بهشتاد هزار
سوار و فیلان کوه پیکو توچانه بسیار بفرم انتقام روان شده بسرهند رسید و بر کرد مسک خود خندق و قلعه حرب
ساخت و امرای الوس چغتائی شهر بند شهر سرهند را محکم ساخت حسب المقدور از بار جلاد میکند و عزالض بلهور
فرستاده استدعای قدم نصرت لزوم جنت آشیانی مینمود و ایات جلال بفتح و فیروزی عازم سرهند گشت
و بعد از فریب وصول امرای منقلای بر سر استقبال ملازمت آمده معفو آراسته گشت و بظلمت هر چه تا سحر مقابل

غیر کرامت معصاحت لشکر قبول بود و آمدند و بعد از چند روز بعد از آنکه مکر را طرقتین جوانان کا طلب فرمودند
و مردانگی داد و بودند و روزی که فوٹ قراولی ملازمان شانزده عالمیان جلال الدین محمد اکبر را بود
جنگ صفت روی داد و از یک طرف بیلم خان خانمان و از جانب دیگر سکندر خان و سعد الدین
او از یک و شاه ابوالمعالی و علی قلی و بهادر خان بر مخالفان حملہ آورند و هر یک از خوانین درین و
آل قدر لوازم شجاعت و مردانگی بطوری آورند که خون طاقت بشری بود و قوفیق حال دان مراد آمد و
لشکر افغانان که قریب بعد از کس بودند از آنکه مردی شکست یافتند سکندر و بغیر از آورده سپاه ظفر
پناه مخالفان را تعاقب نموده بسیار از ایشان را بقتل آوردند و غنیمت بسیار بدست آورده منظر و منصوب
ملازمت آنحضرت آمده بر اسم تنیست قیام نمودند و منشیان بموجب حکم فخر نامه بنام حضرت شانزده عالمیان
که بحسن اتمام ملازمانش فتح کردی نموده بود و قلم آورده با طرف و اکناف فرستادند و اسکندر خان او یک
متوجہ دلی گشت و اردوی بزرگ از هزاره سمانه عازم پای تخت هندوستان شد و جمعی از افغانان که در
دلی بودند جان تک مایرون بردند و سکندر خان بشهر درآمد ابوالمعالی را بدفع اسکندر بجانب لاهور که کجاست
سوال کرد و فرستادند در راه رمضان حضرت بدلی آمده بار دیگر در اکثر سواد هندوستان خطیبی
بنام نامی آنحضرت شد آنکه در رکاب ظفر انتساب از کتاب سختی نموده بودند با حسن و جود نوازش یافته
هر یک حاکم ولایت شدند و بقیه این سال بعیش و عشرت گذشت چون شاه ابوالمعالی که بدفع سکندر رفت بود
با مرای کوکی نیکو سلوک نکرد و در اقطاعات ایشان تصرفات کرده بخانه عامه نیز دست اندازی نمود و کینه
روز بروز قوی می شد اینچنین که آنحضرت رسید بیلم خان را منصب الایقی شانزده عالمیان سمرقند فرموده
در رکاب آنحضرت بدفع اسکندر تعیین فرمودند و حکم شد که شاه ابوالمعالی بجمدار فیروزه آخند و آید و درین ایام
قنبر دیوانه نام میان دو آب و سنبل جمعی را با خود متفق ساخته بنیاد غارت و تاراج نهاد و مردم کوته اندیش و
واقف طلب از هر طرف نزد او جمع آمدند و علی قلی خان سیتا بدفع او نافرود شد و در قلعه بدلون محصور گشت چند روز
تلاش کرد و در آخر بقرت درآمد و قنبر یک گرفتار گشته بقتل رسید بر سرش ابد گاه فرستادند و از عجب آنجا
آنکه هفتم رجب الاول بود و نزدیک بوقت غروب که حضرت جنت آشیانی بر بالای بام کجا بنام آمده لحظه ایستاد
و وقت فرو آمدن نمودن در بانگ نماز شروع کرده آنحضرت در رتبه دویم بختیم بخت بوقت برخاستن پای
مبارکش بلغرید از زبان جدا شده بر زمین آمد و اهل مجلس اسیر شده و آن حضرات را که بپوش شده بودند
بدون خانه در آوردند و بعد از لحظه اقامت یافته سخن گفت و اطباء در حالجی بسیار نمودند و اما سواد نکرد و روز
دیگر که ضعف آنحضرت بسیار شد کار را از ما بگذشت نظر شیخ جونی بلالزمت شانزده عالمیان بطرف پنجاب

فرستادند و حقیقت اعلام فرمودند و پانزدهم ربیع الاول سنه ثلث و سیم و شصت و شصت بوقت غروب داسع
 عی بالیک اجابت فرموده و بر ارض خوان خرامید و از جانب اتفاقات این مصرع تاریخ فوت آنحضرت شد
 مصراع هایون بادشاه از بام افتاد و بام سلطنت صورتی آنحضرت بخت و پنج سال و دهم سال و دهم سال و دهم سال
 یافت و سن مبارکش به پنجاه و یک رسید ذات ملکی صفاتش بکمالات انسانی آراسته بود و در شجاعت
 و مرواکی از سلاطین آفاق امتداز داشت و در جنبه شش از جمیع هندوستان و فاکلادی و در علم نجوم دریا
 بی بدل بود و شعر نیکو گفتی و در صحبت آن مقتدای جهان همه فضلا و علما و اکابر بودند و همیشه از اول شب
 تا صبح ب صحبت میگذشت و نهایت آداب و مجلس آنحضرت مری میبود و همه وقت بحث علمی و در عهدش رونق پذیر
 آمد و مرواوش سجده بود که میرزا کامران و امرا سی چغتائی مکرر مخالفت کرده گرفتار شدند و گمانان ایشانرا بمنو
 مقرون گردانید و در کل حال با وضو بودی و هرگز نام خدای و ضو بر زبان نراندی و در میر عبدالحی صدر را بعد خطا
 کرده طلب داشتند و چون از وضو فارغ گشتند میر گفتند معذرت بخواهید داشت چون وضو نشستم و نام خداست نام شما
 تمام نبردم ذات ملکی صفاتش جامع کمالا صورت و معنوی بود و رحمة الله علیه و اسع القصد نظر شلیخ جونی که بوقت شدت
 ضعف آنحضرت به پنجاب روان شده بود و در کلانور سعادت ملازمت حضرت شاهزاده عالمیان رسیده
 قصه غریبه را معروض داشت و متعاقب او خبر حلت آنحضرت رسانیدند و امر اینکه در رکاب نظر انشای شاهزاده
 بودند و تخصیص برام خان و خانانان بعد از تقدیم لوازم تغزیت بر سلطنت آن حضرت اتفاق نمودند تا پنج دوم
 ربیع الثانی در قصبه کلانور ترتیب جشنی عظیم نمودند و آنحضرت قدم بر سر فرارزدانی نهاده جهان و جهانیان
 از اوقات این گروانید میت اندر آمدند بارگاه خدایه و امن خسروی کشان در پناه و چون ذکر تغلب و تسلط
 شیرخان افغان سلیم خان و سایر افغانه در بلاد و هندوستان بر ایام سلطنت خلیفه الهی مقدم است و در
 را از ابرادان چاره نیست لاجرم عنان قلم را بزرگتر آنها مسطوف میگروانند و بعد از اتمام احوال شجاعت احوال
 خیر مال آنحضرت را ذکر نموده خواهد شد و ذکر احوال شیرخان در اسن و افخواه شیرخان شاه ناکور است
 نام او فرید و نام پدرش حسن است و حسن از طایفه افغانان سورت و قتی که سلطان بهلول ب حکومت رسید
 از ولایت روه که مسکن افغانه است افغان بسیار طلب داشت و روه عبارت از کوه است که مخصوص
 ابتداء آن با اعتبار طول از سواد و بجز است تا قصبه سوی که از توابع بکمر است و باعتبار عرض از جنس ابدال تا
 کابل است و قندهار در حد و این کوه واقعست و در ایام حسن سور که ابراهیم نام داشت بهندوستان
 آمده نوکری امرای سلطان بهلول میکرده و چند گاه در حصار فیروزه روزی چند در پرگنه ثار نول گذرانیده
 چون نوبت بهلول گذشت و در سلطنت به پیشش میگذشت رسید جمال خان که از امرای بزرگ سلطان سکند

بود حاکم چونورش حسن پدر فرید عمری در ملازمت او گذرانید و جمال خان حسن سوار رعایت نموده برگشته برآم
از خواص پورتانده که از قوای رهناس بهت جاگیر او داده پانصد سوار همراه ساخت حسن را بهشت پسر بود فرید نظام
از یک مادر اندو داد ایشان از نسل افتانان بود و دیگر پسران را که نیزان بودند حسن را بوالده فرید چندان افست
بنود و نسبت بدیگری فرزندان با و توجی نداشت فرید از خدمت پدر رنجیده و سعادت خدمت او گذاشته بملاز
جمال خان رفت حسن بخدمت جمال خان نوشت که فرید را شلی کرده پیش من فرستند بخوابم که چرخه بخواند
و تهذیب اخلاق نماید هر چند جمال خان فرید را تکلیف رفتن بخدمت پدر که سرمایه سعادت او بود و میگردد و اقبول
نکرده گفت که چون نسبت به سرام شهرست و اینجا علما بیشترند همین جا با طالب علمی مشغول میشوم مدتی آنجا بود
چیزی بخواند و کافیه ام دیگر حاشی و کتب خوانده و گلستان و بوستان و سکندرنامه را که در آن زمان اهل هند
میخواندند نیز گذرانید و از سیر و تواج و قوسه بهم رسانیده بعد از دوسه سال که حسن چون پور آمد خوشان او در میان آمد
فرید را بخدمت پدر آورده دفع گفت نمودند و حسن داروغی جاگیر خود را بفرید قوض داشته و ایجا که فرستاده
در وقت رخصت بعرض پدر رسانید که مدار کار عالم مخصوص امارت بر عدلست اگر و ایجا که میفرستی من از موسیت تجا
نخواهم کرد و لو که ان شا الله خوش و قربت اندر کس که از راه عدل تجا در نماید با خواهم کرد و این قسم مقدمات
گفته بجا گرفت و آنجا از روی جنگی و کفایت سلوک نموده در میان اقربا موسیت مرحمی داشت مقدمان یعنی
مواضع که تهمرد و کمرش بودند فرید را ندیدند فرید در مقام تنبیه اجتماع شده بمردم خود مشورت کرده بهم گفتند که لشکر
همراه پدر است تا آمدن پدر صبر باید کرد فرید فرمود دست اسب زین ساختند و از مقدم هر موضع یک اسب
بعاریت طلبیده داشته و از قسم سپاهی که بعضی پیاده بودند در آن نواحی سکونت داشتند طلبیده داشته بقدر خرجی و جامه
امداد کرد و بوعده تشلی نموده هر یک را بر اسبان عاریت سوار ساخته بر سر متروان رفت خانمان ایشان را خراب
ساخته اسیر نمود و بعد از آن بعضی از متروان که در نواحی برگنات او بنزد قوت و مکننت خود واقعه جنگل شتهار
تمام داشتند و فرید را در نظر نمی آوردند مواضع و برگنات او را آزار میسایند جمعیت تمام نموده بر سر ایشان رفت
و قریب مواضع ایشان فرود آمده که خود را قلعه ساخته هر روز جنگل ایشان می برید تا بقلعه رسید و سر کوهینا ساخته
غالب آمد و خلق کثیر را بقتل رسانید و اسیر ساخت و چنان کرد که تمام متروان نواحی مطیع و منقاد او شده مالکدار
نمودند برگنات او همواره آبادان گشت و او صاحب قوت و مکننت شد بعد از مدتی که حسن بجا گیر آمد و محوره
برگنات و طریق هر پنجام و سر براهی فرید مشاهده نمود خوشحال شده تحسینا کرد گویند که حسن را که نیزه بود که از او
سپهر داشت یلیمان و احمد و داحسن مبتلا و گرفتار آن کزیک بود و در شکر با حسن گفت که وعده کرده بودی
که هرگاه پسران تو بزرگ شوند داروغی برگنات بآنها داده خواهی شد الحال که بحد بلوغ رسیده اند بوعده وفا

باید کرد و حسن بحیث خاطر فرید که فرزند غلت و بزرگ ترین فرزند خان بود موقوف میداشتند فرزند خجی را همسیده در
از حکومت برگشت کشید حسن داروغی را بسلیمان واحد داده و عزت خواهی فرید نموده گفت که چنانچه تو کاروان
و صاحب تاجر برشته بخجیم برادران تو نیز سر برآه و بخت شوند و در آخر قائم مقام من تو خواهی بود انصاف چون حکومت
برگشت بسلیمان واحد قرار گرفت فرید نو میر شده سعادت ملازمت پدر را گذاشته با گره رفت و در خدمت
دولت خان که از امرای کبار سلطان ابراهیم بود قرار گرفت مدت مدید خدمت کرده و در آخر در ارضی ساخته
روزی دولت خان از فرید پرسید که مطلب و مدعا که داشته باشی بگو تا بتقدیم رسانم فرید گفت پدر من بپیر
بدست بحر و جادوی کنیزک هندی مبتلاست از غلبه استیلا ای آن کنیزک برگشت و جا گیر پدر و سپاهیان خوار
و پریشان اند اگر آن برگشت با هر و برادر عنایت شود یک برادر همیشه با انصاف سوار در خدمت سلطان باشد
و یکی سرانجام برگشته و سپاهی نموده خدمت پدر می بینم و ده باشد در روز دولت خان این سخن را بعضی رسانید
سلطان فرمود که بدرستی که گله و شکوه از پدر دارد و دولت خان این حرف را بفرد گفته و در دل خود می نموده گفت اگر آن
باز بوقت صلاح بعضی رسانیده بهم سازی تو خواهیم کرد و در وظیفه و سپاه فرود آور نگاه داشت و فرید از جهت خلق
خوش و آشنائی گرم و مرود دولت خان همراهی او نموده تا آنکه حسن پدر او فوت شد دولت خان خبر فوت حسن
بعضی سلطان ابراهیم رسانید و برگشت پدر را بجای گیر فرید و برادر او گرفت و فرید فرمان حکومت سپاه و خواص
مانده گرفت و بجای گرفت و برانجام سپاهی و رعیت مشغول گشت سلیمان با فرید مفاومت نتوانست نمود و فرار
نموده پیش محمد خان سور که حکومت برگشته بود یک هزار و پانصد سوار داشت رفت محمد خان با سلیمان گفت
که شنیده میشد که بایر پادشاه هندوستان در آمده و میان سلطان ابراهیم و پادشاه جنگ خواهد جنگ خواهد
اگر سلطان ابراهیم بیاید ترابری در خدمت سفارش خواهیم کرد سلیمان بی تخلی نموده گفت که اینست انتظاری توانم برد
ما در عیال من سرگردان میگردد و محمد خان پیش فرید فرستاده میان برادران بصلح دلالت کرد و فرید گفت آنچه
حقت در شمسلیمان در حیات پدر بود قبول دارم اما در حکومت بشرکت راضی نیست و انتم شریک و شمشیر در یک نیام
و در حاکم و یک شهر آرام نگیند چون مطلب سلیمان شرکت در حکومت بود راضی نشدند محمد خان سلیمان را تسلی نموده
گفت که خاطر جمع دار که حکومت را بر تو را از فرید گرفته تو خواهی داد چون فرید بر خیال اطلاع یافته در فکر خود شد
منتظر معامله حضرت بایر پادشاه و سلطان ابراهیم بود چون خبر گشته شدن سلطان ابراهیم وضع پادشاه شنید
بلازمت پهلوان و ولد دریا خان که خود را سلطان محمد خطاب داده بود و ولایت بهار را فرو گرفته و اس
سلطنت برافراخته بود در فتنه و در سلک نوکران او منتظم گشت روزی سلطان محمد بشکار رفته بود ناگاه شیر
ظا هر شد فرید بشیر مقابله شده و بزخم شمشیر را ملاک گردانید سلطان محمد او را نوازش کرده خطاب بشیر خانی داد

رفته رفته شیرخان را در خدمت سلطان قرب خنق خاص تمام چل گشت و سلطان محمد و کالت پسر خود جلالت که
 خور و سال بود پیش خان مغوض داشت و او را تا لایق ساخت بعد از مدتی شیرخان رخصت جاگیر گرفته آمد و
 بحسب اتفاق از سیعادر یادست ماند سلطان محمد و زری گله شیرخان میگرد و در مجلس میگفت او از دعه تحلف نمود
 نمی آید محمد خان حاکم چون بعضی رسانید که او انتظار آمدن سلطان محمد بن سلطان سکندر دارد و مزاج سلطان
 را سخت ساخته گفت طلاج آوردن او نیست که سلیمان نام برادر او را که پدر در حیات خود قاتم مقام خود داشت
 و بدست که از او گرفته باین میباش که اگر جای شیرخان با او طاعت شود شیرخان در ساعت خواهد آمد سلطان محمد
 بواسطه حقوق خدمت شیرخان بی گناه ظاهری بختیبر جاگیر اراضی نشده بمحمد خان گفت که بطریق که مناسب و
 لائق باشد تقسیم بکنات جای شیرخان را میان برادران کرده تسکین فتنه و فساد بدو چون محمد خان بجایگز
 خود که چون بود آتش دمی نام غلام خود را پیش شیرخان فرستاد و پیغام داد که بدست احمد و سلیمان و برادران تو
 پیش منست حصه و سردارشان را بر سر شیرخان در جواب گفت که ولایت رده نیست که ملک کسی باشد ولایت
 هندوستانست هر که را بادشاه جایگز میب. بقرین با و میدار تا از روز روشن سلاطین چنین نوده هست
 که آنچه مال حیت میب و از روی شرح میان فرزندان قسمت میگردد اما هر که اشرافیه بر کار میدارند حکومت و
 سرور نمایند و بدست ملک میراث نیکو کسی بد تا از من تیغ دوستی بسی بد و من بکج سلطان ابراهیم
 بهسلم و خواص پور نمانده را متصرف چون شادی بخدست محمد خان رفت آنچه گذشته بود گفت محمد خان
 را گفت زعفر مرود که شادی با تمام جمعیت او با اتفاق سلیمان رفته خواص پور نمانده را گرفته حواله سلیمان نماید
 و اگر شیرخان مخالفت بدین آید جنگ کرده او را منهدم ساخته هر دو پر کند را از و گرفته حواله سلیمان نماید جماعت
 نیز که بک سلیمان گذاشته بیاید اتفاقاً در آنوقت از جانب شیرخان سکینه نام غلام او که بیدر خواص خاست
 دار و غنای خاص پور نمانده بود و شیرخان خبر آمدن شادی و سلیمان را شنیده به سکینه نوشت که در مقام دست و دست
 تقصیر نماید شادی و سلیمان که بظواهر خواص پور رسیدند ملک سکینه جنگ برآمده بقتل سکینه و لشکر شیرخان
 خورده بهسلم آمد شیرخان را باب مقاومت نمانده ابراه و فتن بطرف دیگر گردید یعنی گفتند که نزد سلطان محمد
 باید رفت شیرخان دانست که مخالف آنکه بگریست و سلطان محمد بهجت بن خاطر او را از دست نخواهد داد و او
 عزم نمود که بخدست سلطان جنید برلاس که از جانب حضرت بابر بادشاه حکومت کرده مانک پور داشت
 باید رفت و قمر کنکاش خود بابر در نظام در میان آورد رای او نیز برین قرار گرفت و بار سال برل و
 رسائل خدمت سلطان جنید بعد و قول گرفته آمد پیشکش بابر اگر گذرانیده و از سلیمان جنید فوج را
 بکوب گرفته بجا که خورفته محمد خان چون تاب مقاومت نداشت فرار نموده بکوه رستاس پناه برد و بر گشته

شیرخان بایرکنه خود و دیگر گنابات فراخی آنجا بتصرف شیرخان و آرد شیرخان کوکیا از برانوس خدمت کاری و نیز
 دادن دلجویی بخوده با تحت دیرایالاتی بنجد مت سلطان جنید فرستاد و اقوام و قبیله خود را که رخنه در کرده و آرد
 طلب داشته جمعیت تمام کرد و محمدخان پیغام نمود که غرض انتقام از برادران بود و شما را بجای عم خود میدانم از سنگ
 کوه برآمده پرگنات خود را متصرف شوید مرا پرگنات خود و آنچه از خواصه سلطان ابراهیم در دست آمد پس است
 محمدخان نیز آمده بجای خود قرار گرفته زمین منت شیرخان شد چون شیرخان را جمعیت خاطر دست و او نظام برادر
 خود را در جایگزین داشته خود بنجد مت سلطان جنید برلاس در کوه رفت اتفاقا دران ایام سلطان جنید بایر
 حضرت فردوس مکانی با بر باد شاه میرفت و او را همراه برادر شیرخان ملازمت حضرت بادشاه نموده داخل دلقوان
 شد و در سفر جنیدری و در کاب ظفر انساب بود چون چندگاه در لشکر گذرانید و طرز و طرح و روش سلوک مغول را
 مشاهده کرد و روزی بایاران خود می گفت که مغول را از هندوستان بدر کردن آسانست گفتند که سچ و دلیل مکان
 گفت بادشاه خود بمعاملات کمتر میرسد و با سید و زرا میگذارد و زرا بمقتضی رشوت کار کرده و حق سلطنت بجای نمی آید
 عیب افغان نیست که با هم اتفاق ندارند اما اگر مرا دست رس شود افغان را یک رنگ متفق ساخته اتفاق از میان
 بردارم یاران او برین داعیه که در اوقات محال سیمو و خنده میگردند و تسخیر می نمودند روزی در مجلس حضرت فردوس
 در وقت طعام خوردن طبق ماهی را پیش شیرخان نهاده بودند و او از خوردن خود را عاجز یافته کار کشید و ماهی را
 ریزه ریزه ساخته بقاشق خوردن گرفت بادشاه برانحال واقف شده بمیرخلیفه گفتند که این افغان غریب کاری
 کرد چون از کار پائی که با محمدخان کرده بود مطلع بودند برهم وزیر کی او اشارت کردند شیرخان از هنرمانی بادشاه
 با میرخلیفه آگاه شده این قدر دانست که بنظر عبرت منظورست و آینهی که علاوه واهی که داشت شده هاشب از
 لشکر فرار نموده بجای خود رفت و سلطان جنید برلاس نوشت که بمن رسید که محمدخان بسلطان محمد گفته است که شیرخان
 پیش مغولانست بر سر پرگنات او فوج باید فرستاد و من چون میدانستم که چون رخصت من زود میسر خواهد شد وقت
 تنگ شده بود میرعبت خود را بجای گیر رسانیدم و خود را در زمره دولتخواهان بیرون میدانم القصه چون شیرخان از
 مغول مایوس و متوهم شده بود با اتفاق برادر باز پیش سلطان محمود رفت سلطان محمود او را نوازش کرده آتشی
 جلال تان پسر خود با و مقرر فرموده بحسب تقدیر دران ایام سلطان محمود فوت کرد جلال خان بن خود رسال
 قائم مقام شد و والده جلال خان بدو انام مهات را از پیش خود گرفته با اتفاق شیرخان حکم میراند و در همان
 ما در جلال خان نیز فوت کرده حکومت ولایت بهار من حیث استقلال بشیرخان قرار گرفت و محمد و عالم نام
 از امرای بنگال که امارت حاجی پور داشت با شیرخان رابطه مواظقت بهم رسانیده سلطان بنگال از وفای
 دیگرگون کرده قطب خان را که از امرای کبار بود به تسخیر ولایت بهار و به تحصیل محمد و عالم فرستاد و شیرخان

هر چند در صلح زو ملائمت نموده فائده نکرده و آخر اتفاق افغانان دل بر مرکبها ده قرار جنگ داد چون طرفین بجز
 جنگ عظیم شد و قطب خان کشته گشت و شیرخان غالب آمد و فیصل و خزان و چشم بنگا را تصرف شیرخان در آنده سبب
 از دیار و قوت و غلبه او شد از جهت که نو جوانان که در اصل بر شیرخان ناخوش بودند قصد کشتن او کرده در آن باب
 بجلال خان که او نیز فوجانی بود گنگنا سخن دادند و جمعی از متعلقان جدا شد شیرخان از آن حال خبر داد و او خود را
 دور انداخته بجلال خان گفت امری شما از روی حسد من در مقام اتفاق اند اگر شما در علاج این امر بستی
 مینمائید مرا بضرورت از خدمت شما جدائی اختیار باید کرد جلال خان گفت بلا آنچه صلاح تو باشد من بدون تیم
 شیرخان گفت ایشانرا دو فرقه باید ساخت یک فرقه را تحصیل زیر پرگشت فرقه دوم را بمقابل غنیم که بنگا است
 باید فرستاد و عاقبت جلال خان و نو جوانان از دفع شیرخان عاجز شده قرار دادند که ولایت بهار را بجا کم
 بنگا داده و نو جوانان جلال خان را بران داشتند که شیرخان را بهایجا در برابر فیصل گذاشت و خود بخدمت
 والی بنگا رفت و سلطان بنگا را بر ابراهیم خان که بر قطب خان بود بگو که او داده بر شیرخان فرستاد و شیرخان
 در قلعه که کرد خود ساخته تخصص شده هر روز جمعی را بجنگ می فرستاد و فوج غنیم را می شکست تا آنکه ابراهیم خان مدد
 دیگر از جا که خود طلبید بعد از آنکه شیرخان دریافت که از غنیم مدد دیگری آورد و مردم خود را دلاری نموده بر جنگ مستعد
 ساخت و وقت با مدد مردم خود را مهیا نموده از قلعه بیرون آمد و لشکر بنگا را صاف پایاده و سوار آتشباری فیلانرا
 ترتیب داده مقابل نمود و شیرخان فوجی از مردم خود را برابر ایشان داشته مردم گزیده خود را در عقب بلند می نغض
 ساخته قرار داد که مقابل در مقابل غنیم نیز اندازی نمایند گشت داده برگردند تا سواران ایشان بتعاقب از میان
 نو جوان بیرون آیند و جلو ویران سازند چنان کردند و بدین اثناء لشکری که خشی بود بیکبار حمله آورده و مار از درگاه بنگا لیکن
 بر آوردند و ابراهیم خان پشت گردانیده بقتل رسید و جلال خان نیجانی بنگ و پایرون برده ببنگال رفت و تمام ششم
 فیلان نو جوان بنگالیان بدست شیرخان و آمد و ملک بهار صافی گشت استعدا و سلطنت بهر ساینده گویند و آنوقت
 تا بجان نامی از جانب سلطان ابراهیم لودی بحکومت قلعه چنان اشتغال داشت او را زنی بود و لا ملک حقیقه که
 تا بجان را با و منهایت میل و محبت بود و پسران تاج خان از دیگر زنان بودند که از کمال رشک و حسد در مقام
 کشتن لا و ملک بودند اتفاقا یکی از پسران تاج خان که کلاترا سپه پوشی ششیری بلاد ملک انداخته خرم کاری
 نیامد و غوغا بر خاست که لا و ملک را کشتن تاج خان شمشیر بر میند و در دست خود را رسانیده قصد سر کرد و پسر چون اقتیر
 داشت که از پدر خلاصی چون ممکن نیست بر قتل پدر مبارزه نمود و ششیر آن بی سعادت کار که افتاد تاج خان
 بقتل رسید چون پسران تاج خان سر انجام قلعه و ولایت و سپاه اتوا نشدند خود و شیرخان که در همسایگی بود
 برینخی اطلاع یافته بهر احدی ترکان سخن در میان آورد و بی آمدن رسولان قرار بر آن یافت که شیرخان عقد

لاد ملک نموده بخلج خود را آورده قلعه چنار را متصرف کرد و شیرخان بخند لا و ملک نموده قلعه را با خزان و دوات
متصرف گشت و چون هنگام رسیدن در رسیدن تک به مردم خود کند کام دل آهنگ به وزیر خانی رساند و دیده
نورید که نظاره میسر بود و در درج حال این احوال سلطان محمود بن سکندر لودی از حدود مه افواج فردوس
با بر باد شاه پناه به راناسا کجا برده با اتفاق راناسا کجا و حسن خان سیواتی و دیگر زمینداران بر فردوس مکانی
آمده در نواحی قصبه جانو جنگ کرده شکست یافت بود و محل خود چنانکه مذکور شد سلطان محمود در نواحی قلعه
چنار و روزی شب می آورد و اتفاقاً اکثر احرای کبار لودیان که در ولایت پهنه استماع نموده بودند به کس بطلب
سلطان محمود فرستاده او را طلب داشتند و سلطان محمود به تهنه آمده سعی احرار باز بر سر دست نشست و از آنجا
بانگر کران بولایت بهار در آمده چون شیرخان دید که افغانان از متابعت سلطان محمود چاره نیست به علاج
شده به لازم دستور فطاعت و انقیاد نمود و احرای سلطان محمود ولایت بهار را بایمان هم تقسیم نموده پاره
بشیرخان گذاشته عذر خواهی کردند که هرگاه ولایت جوینور را تصرف منقول به براریم باز ولایت بهار من
حیث الاستقلال از تو خواهد بود و شیرخان درین باب قولنامه سلطان محمود گرفت بعد از مدتی جهت امر خجتم
لشکر خجست جای گرفته به سلم آمد و در وقت سلطان محمود بر سر ولایت جوینور و جنگ منقول میرفت
کس بطلب شیرخان فرستاد و او در جواب نوشت که متعاقب امر خجتم شکر نموده می رسم احرای سلطان
محمود گفتند که چون شیرخان مرو محیل و مکارست مناسب آنست که سیاه گیلان در فتنه بهار باید گرفت سلطان
مالشکر خود متوجه سمرقند شیرخان استقبال نموده لوازم هماهنگی و خدمتگاری بتقدیم رسانید و سلطان محمود چنانکه
آنجا بوده متوجه جوینور و احرای حضرت فردوس مکانی که در جوینور بود در تاب مقاومت نیا آورده در فتنه جوینور
و نواحی در تصرف افغانان در آمده تا ولایت کنونی در آمده متصرف شد و در وقت حضرت فردوس مکانی
در نواحی کلینچ در قشربل داشتند چون غلبه و طغیان افغانان بعضی رسید عنان غریمت بدفع برع این طائفه
معطوف فرمودند سلطان محمود بین بانیو احرای افغانان در برابر مقابل نمودند و چون شیرخان از سرداری و کلانی
بین بانیو در تاب بود و خواست که خور و کلان باشد و از روش کار غلبه بر اس العین مشاهده نمود و در غنیمت بهرند
که از احرای کبار و سپهسالار مثل بود و پیغام کرد که چون پرورده حضرت فردوس مکانی ام در وقت جنگ سبب
نرمیت افغان خواهم شد و روز جنگ با فوج خود طره داده خواهم رفت روز جنگ که صفین طرفین آراسته شد و بجنب گشته
خود عمل نموده پشت داده گریزان شد و در کجین او باعث شد و لشکر اولیای دولت بخت آشیانی بفتح و فیروز می آید
یا فتنه سلطان محمود ولایت تهر رفته گوشه گرفت و ترک سپاه گری و او را در سنج و العین استعانت در ولایت او و شیخا
یافت و حضرت جنت آشیان در فتح متوجه گره شد و میرند و سیاه گیلان شیرخان فرستاد و قلعه چنار را بپارد و شیرخان در وادان

قلعه کو حلیه و عذر آورد و میر سندی یک مراجعت نموده بلازمست آمده چون این خبر بجهت آشیانی رسید خود بنفس
 نفیس غریمت فتح چنار کرده جمعی از امارا را پیشتر فرستاده که رفته بمحاصره اشتغال نمودند شیرخان عرض داشت
 بحضرت جنت آشیانی اربابان! بنود که من بجهت و توجیه حضرت فروس مکانی بایر باد شاه مبرته حکومت رسیدم
 و در جنگ سلطان محمود وین بایزید سبب فتح آنحضرت شدم اگر چنانچه این مسلم داند قطب خان پسر خود را با توجیه
 بخیریت فرستاده و با این خدمتگاری بقیه یکم رسانم چون غلبه استیلا سلطان بیاورد و گراتی بمساح غر و جلال رسید و
 درین وقت در لالائی نمود و شیرخان قطب خان پسر خود را بایزید علی حجاب کشید و در راه بود و بلازمست فرستاده و جنت آشیانی
 مراجعت نموده بهم سلطان بهادر و پسر او را خدمت و قطب خان و ولد شیرخان تا کجرات در رکاب ظفر استاب بود و از کجرات
 فراموشد پیش پدرفت در نیرت شیرخان فرصت یافته ولایت بهار را صاف ساخت لشکر بسیجی نموده قوت و
 شوکت تمام بهر ساینده چون حضرت جنت آشیانی از سفر کجرات معاودت نموده با گره آمدند و بنبر طغیان و غلبه
 شیرخان بسیج اعلی رسید و فتح او را اجم دانسته رایت و مالکشی بطرف چنار در حرکت آمد شیرخان غازی سوار
 و جمعی را بجا است قلعه چنار گذاشته خود بجانب کوهستان مهره کنده رفت چون ششماه بمحاصره قلعه چنار گذشت
 و دومی خان که صاحب اهتمام تو بخانه بادشاهی بود در دیار سر کوهها ساخته اهل قلعه را از بون ساخت از روی
 صلح قلعه تصرف اولیا دولت در آفرین داد چنانچه مذکور شده حضرت جنت آشیانی دوست بیگ در قلعه
 گذاشته متوجه شیرخان شدند و نیرت که جنت آشیانی بمحاصره چنار اشتغال داشتند شیرخان جلال خان پسر
 خود و خواص خان و اکثر لشکر خود را به تسخیر بنگاله فرستاده بمصرف در آورد و چون جنت آشیانی بگری که سرحد
 بنگاله است رسیدند بجا گیر قلای بیگ و دیگر امارا را پیشتر فرستادند جلال خان و ولد شیرخان که در کرتی بود با مراس
 بادشاه جنگ کرده غالب شده جنت آشیانی و دیگر ارباب فوج فرستاده خود نیز قریب رسیدند و فتح کرتی شد و جلال خان پیش پدرفت
 چون جنت آشیانی و دیگر ارباب فوج فرستاده خود نیز قریب رسیدند و فتح کرتی شد و جلال خان پیش پدرفت چون جنت آشیانی
 از کرتی گذشتند شیرخان شهر مذکور را خالی کرده بجانب جاکند رفت و براج قلعه متناهی پیغام کرد که چون سلطان از
 عقب میر سندی بجهت بسائی من در قلعه جاتی بده و بحرف و حکایت او را را ضعیف ساخت و بکنار دولی ترتیب داده و در
 دولی یک جوان مراد را انتخابی را با سلاح در آورده و سالک قلعه فرستاد و در چند دولی که پیش بود عورات را در آورده و بان
 قلعه متحصن دولی با مشغول شدند شیرخان براج پیغام کرد که مستورات را یکسی نمیتوان نمود که سبب عزت ما میشود و براج متحصن
 فرموده چون دولیها تمام در قلعه در آمدند و فانیان حرمها گرفته متوجه خانه راجه شدند جمعی خود را بدروازه رسانیدند شیرخان
 نیز با فوج خود مستعد شده خود را بدروازه رسانید و متوجه جنتا س که با استحکام در هندوستان مثل ندارد و در نهایت آسائی
 متصرف شده بسائی و مال خود را در قلعه گذاشته خاطر حرج ساخت بپست بچاره کشاده شود کار سخت و بدمست

برای بهار از درخت به حضرت جنت آشیانی مدت سنده و در شهر کرد در کتب سلفت بکندونی بزرگوارست توفیق نموده
 بنیشت و نشاط گردانید و در وقت خبر رسید که مرزا بندگان در آگره و دیوات علم مخالفت برافراشته شیخ بملول را
 بقتل رسانید و مرزا کامران بهیت انگین این فتنه باکره آمده است آنحضرت جهانگیر قلی بیگ را با پنج هزار سوار انتخابی
 در کور گذاشته مراجعت فرمود و چون لشکر با دشاهی از کثرت باران و گل دلاهی جسیانان شده و اکثر سپاهیان
 و سپاهیان تلف و سقوط گشته نهایت بی سرانجامی بحال لشکریان راه یافته بود شیرخان وقت را غنیمت شمرید
 بالشکری از مورد بلخ زیاده در سر راه آمده در ناخمی جو سامقالبه نموده گردش خود قلعه ساخته نشست و بعد از سه
 رسایل شیخ خلیل نام شخصی را که مرشد خود میداشت بخدمت جنت آشیانی فرستاده پیغام کرد که تا کرسی ولایت
 بهما به صرف اولیای دولت گذاشته خطبه و مسکه بنام نامی آنحضرت میسانم چون مقدمه صلح قرار گرفت لشکریان
 با و شاهچسب بدیدار و باید غده شدند و آب جوشانرا بل نش صبح روز شنبه هفت استمات شیرخان بالشکری
 آراسته و خیلان کوه پیکر بچنگ آمد و افواج بادشاهی را فرستاد ترتیب نشاند و کشت افتاد و جنت آشیانی در کمال
 پریشانی متوجه آگره شدند و همه سال گوهر خردز شک و گمی صلح ساز و جهان گاه جنگ به همه ساله بنا شد و کامکار
 گمی باشد عروسی گاه خوانی به شیرخان مراجعت نموده به بنگار رفت و جهانگیر قلی بیگ را بالشکری را آنجا بودند بدفیات
 جنگ کرده و علف تیغ ساخت و خود را سر شاه خطاب داده خطبه و مسکه بنام خود کرد و سال دیگر با غلبه و شوکت تمام متوجه
 آگره شدند و در وقت که بیگانه را بیکان بایست ساخت مرزا کامران از خدمت جنت آشیانی جدا شد و بلا توفیق
 و اعزامی خنجر بنیاد و مخالفت نهادند چنانچه گذشت با وجود اینحال جنت آشیانی از آگره استقبال نمود و بقیونج شتافت
 از آب که نشنند در بخل لشکر جنت آشیانی به بیجا بهر سوار میرسد و در روز عاشوراء سینه طبع و اربعین و شفاعت لشکر
 بادشاهی کوچ کرده اراده فرود آمدن ننزل داشت که شیرخان بچنگ آمد و افواج جنگ ناکرده بهر میت یافت
 و جنت آشیانی در آب اسب انداخته بجهت تمام بدر آمده متوجه لاهور شد و شیرخان شتاق تالاهور رفت
 و جنت آشیانی بجانب سدر روان گشت و مرزا کامران بکابل شتافت چنانچه در محل خویش مذکور شد شیرخان
 تعاقب نموده تا خوشاب رسید و جمیل خان و غاریخان و فتح خان بلوچ و دوالی که سرفراز طایفه بلوچ بودند آمده
 شیرخان را دیدند شیرخان کوهستان ته و حوالی کوه بالنا تمه را ملاحظه کرده و در جائیکه الحال قلعه ریاست طبع قلعه
 انداخته خواص خان بهیست خان نیازی را بالشکریا گذاشته بجانب هندوستان مراجعت کرد و چون باکره
 رسیدند که خضر خان ترک از جانب او حاکم بنگاله بود و خضر سلطان محمود بنگالی را در وقت آورده و در شست و شوی
 بروش و طریق سلاطین سلوک مینای شیرخان علاج واقعه را پیش از وقوع واجب دانست بجانب بنگال فرستاد
 نمود و خضر خان مذکور را استقبال او شتافته محمود بنگال گشت شیرخان ولایت بنگاله را بچند کس جاگیر کرده و بلوک طوالت

ساخت قاضی فصاحت و کرامت و امانت القضاة داشت و در این وقت
 بقاضی فصاحت مذکورست امین ولایت ساخته صلاح و فساد ملک را در قبضه اختیار او گذاشت و مراجعت نمود و با او
 آمد و در سال سنه ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ بمهرست شیر ولایت مالوه حرکت نمود و چون بگو الیاء رسید شجاع خان از امر
 گو الیاء را محاصره داشت ابو القاسم بیک که از قبل خبیث آشپانی در قلعه بود آید و شیر خان را دید و قلعه را داد و چون مالوه
 رسید بدو خان حاکم مالوه که از نوکران سلاطین خلج بود از او صلح و رآمده بی طلب با یلغار آمده او را بدید و این
 چند روز برای که بخاطر او راه یافت راه فرار پیش گرفت و شیر خان حاجی خان را بجاگرفت مالوه گذاشت شجاع خان
 نیز در سر کار سواکس کرده هجا بجا گذاشته متوجه رستمپور شد و متعاقب ابن ملو خان باز آمده جنگ کرده او پیش حاجی خان
 و شجاع خان شکست یافت چون فتح بنام شجاع خان شد شیر خان حاجی خان را پیش خود و طلبیده حکومت مالوه
 بنام شجاع خان مقرر کرد و چون بخاطر رستمپور رسید لیجان چرب دربان فسمتاده قلعه را از گماشتهای سلطان محمود
 بجای بکشت و از آنجا بگریه آمد و گویند چون خبر فرار ملو خان بشیر خان رسید شیر خان در بیدار مصرعی گفت و شیخ جلالی
 و لیساجی جلال کینو مصرع دوم گفت چون خالی از طرفی نبود بنا بر شربت افتاد بمهرست با یلغار کرد و یک کوه غلام کید
 تو گیسف مصطفی را از این محبده بی آنجا بدست یکسان در آگره قرار گرفته سر بنام ملک ولایت نموده بمهرست خان کلم
 مرشد او که ملتان از طرف ملو خان بر آورده متصرف گردا و در وقت بیخ خان بلوچ جنگ کرده غالب آمد ملتان را مسخر ساخت
 و چون این خبر بشیر خان رسید ملو را علیست کرده خطاب اعظم هایون داد و سینه خمین و ستمانه پورن مل و لدر را به سلسله
 پوریه که از اطفال تفریحی است کلموت بود در قلعه را بسین علم علیه و استیلا بر فراشت اکثر گرفتات نواحی را متصرف شده
 و در شهر جورات هندیه و سلسله یاد در خم خود در آورده و در مزه پانزدان رقاصین نظام داده بود و چون جمیعت شیر خان در
 حرکت آمده به شیر قلعه را بسین پر داشت چون مدت محاصره با امتداد کشید و مخفی صلح در میان آورده بدیورن مل را عیال
 و لیسائی خود با هم را برار اجیوت نامی را قلعه فرو داده منزل کرد و علما وقت خصوصاً ابیر سید رفیع الدین صفوی با وجود
 غلبه دیوان بر قتل پور مل فتوی داد و شیر خان تمام لشکر و فیلان کوه یکبار آمده به نزد شوالی اور مل فرستاد که از ایلان
 لشکر او در میان گرفته پور مل در اجیوتان دل بر مرکب نهاده و کارش بانی کرد که در داستان برستمپورستان با
 شده و پور واته و اجیوتان در بر تیغ و تیور و ندان شیل رده هلاک ساختند و زمان و فرزندان خود را کشتند و سوزند و
 معدوم شدند شیر خان مراجعت نموده بگریه آمد و چند راه قرار گرفته بنا بر شکست سرانجام بشکست نمود و به شیر ولایت باز آمد
 و در هر منزل کرد و شیر خود را بقلعه و خندق استحکام محاذ لوازم خرم و اقصیا طبع قدم میرسانید چون زمین ریگستان
 رسید برانخن قلعه متعذر گشت و فکر صائب و اندیشه درست فرمود که بجا آید پر ریگستان بخت بر بالای هم نهاد و قلعه
 میساخته و لاهر سر مالیه که حکومت ولایت بود و وجود پور داشت در میان بر اجای هندوستان بکشت لشکر و چشم

ممتاز بود در وقت درینوقت قریب پنجاه هزار سوار راجپوت در ظل رامیت رامی مالدیو مجتمع گشت شیرخان
 مدت یکماه در نواحی اجمیر بایرامی مالدیو بجایان خود خطمانوشتته نوعی ساخت که خطه بایرامیت رامی مالدیو
 بود و دیو دیگر سواران راجپوت هر چند گفتند که این عمل منجیه مگر و تیر و بر شیرخانست رامی مالدیو به تسلی شده قرا
 بر جنگ متوالانست و او عاقبت کونیا و دیگر امرای رامی مالدیو قرا جنگ داده بست هزار سوار از و جدا شده
 بمقابل و متعلقه شیرخان شتافتند و از راه شبا بخون نموده راه را غلط کرده قریب بصبح صادق پنج شش هزار
 کس رسیدند و بعد از تلافی فریقین جنگ صعب دست داده و کار جنگ بکار و و خنجر رسید و راجپوتان از
 اسب فرو داده دامان هم میگردیدند و شیرخان و لشکر از اطراف در میان گرفته کونیا و اکثر راجپوتان را
 بقتل رسانیدند گویند در آن معرکه یازده هزار نفر راجپوت کشته شدند و از افغانان نیز جمعی کشته بقتل رسیدند و بعد
 ازین فتح که در خورد و بازوی او بود و مر اجخت نموده به رشتنور آمد چون قلعه رشتنور را بجای گیر عادل خان پسر
 بزرگ خود داده بود و عادل خان چند روزه خصمت گرفته که سر قلعه و سامان آنجا نموده خود را متعاقب رسانند
 و شیرخان از آنجا بجانب قلعه کالینجر که حکم ترین قلاع هند و متانست نهضت گیر و راجه کالینجر در مقام محالفت
 شده متحصن گشت شیرخان قلعه را مرکز و در میان گرفته بساختن نقب و مرکوب و ساباط اشتغال نموده چون
 ساباط قلعه رسید و شیرخان از اطراف جنگ انداخته و جای که خود ایستاده بود چغتمای پر داری تفنگ نمود
 که قلعه اندرون می انداختند اتفاقاً یک حقه بر دیوار قلعه خورده برگشت و شکست در میان دیگر حقه افتاده آتش
 در گرفت شیرخان با شیخ خلیل و ملا نظام و دانشمند و دریاخان سرداری سوخته شد و در میان آن حالت بحر صل
 رسانیدیم لحظه نفس میکشد و شوخو بهیم میرسانید فریاد کرده لشکر از جنگ ترغیب مینمود و مقربان خود را بتاکید
 و اهتمام جنگ میفرستاد و در آخر از و خنجر فتح قلعه شنیده و در لعنت حیات سپرد پانزده سال بامارت و امرای
 گذرانیده و پنج سال فرمانروائی هندوستان کرد و شیرخان بقتل و دوا و تدبیر جاتیب امتیاز داشت و اشاره
 پسندیده از جنگ کال و سنارگان و نواب سندیکه که باب نیلاب شتهار دارد دیگر در ویا فصد کرده است بهر یک کوفه
 سرای ساخته چاه و مسجد از خشت پخته و گچ در آن بنا نهاده مقری و امام تعین فرموده ایشان را و طایفه عین
 ساخت و در یک دروازه سرآب و طعام پخته و خام بهجت مسلمانان و دور و دروازه دیگر بهجت هندوان
 بهتر کرده بود که دائم میرسانیدند و در هر سرای و دوا بهپ مام که بزبان هند بکاک چوکی مشهور است گذاشته بود
 که هر روز خرنیلاب اگر در اختصاصی بنگار بود و میرسید و درین راه از هر دو جانب درخت میوه و اراز درخت انبه
 و کبرنی و غیره نهال کرده بود که خلافت در سایه آمد و شد مینمودند و همین طریق از اگره تا مسند و تیر و در هر یک گروه سر
 و تیر ساخته بود و امنیت را بهر تیر بود که اگر از اسب بر از طلا داشتی در صحر اشبه اخواب کردی و حاجت

پاسبان بودی گویند که چون ابنه دیدی گفتی که نماز شام بسلطنت رسیدم تا صفت خوردی شتر مشک ما را با
 هندوستان گفندی و این بیت سخن گفتی ابو بودیمیت شد اند باقی تر با داد و ساختم. بان شیرش بن حسن سور قائم
 همداوقات خود را صرف کار خلاق و سرانجام سپاهی و تیمار عیت کردی بر بر طایفه عدل و داد استقامت
 نمودی بهیت پس از مرگ هر کس که ز نام ماند بهمانا که در زندگه کام ماند و کلمه زانکس مر و تارنج فوت او
 ذکر احوال سلیم خان بن شیرخان در وقتی که شیرخان فوت شد جلال خان پسر او در قصبه دیوان
 از توابع ته و عادل خان پسر کلان او که ولید بود و در قلعه قشمبر ماند بود و امر او دید که چون آمدن عادل خان زود
 نیست و وجود حاکم ضرورت کس بطلب جلال خان فرستاد و داد و در پنج روز خود را رسانید بسی عیسی خان حاکم
 و دیگر امر و تارنج پانزدهم شرح الاول سندی و حسین و سعادته و در پای قلعه کلینچ جلوس کرد و خطاب با سلامش
 گشت بر زبان اهل هند سلیم شاه و بر زبان لشکر مغول سلیم خان مذکور است آفتاب چون سلیم خان قائم مقام پدر
 برادر بزرگ که عادل خان باشد عرض داشتی نوشته اظهار کرد که چون شما دور بودید من نزدیک بودم بواسطه
 نسکین فتنه تا آمدن شما مافقت لشکر نموده ام و مرا بخرطاعت و فرمانبرداری شاپاره نیست و از کلینچ
 متوجه آگره شد چون بخواهی قصبه کوره رسید خواص آن از جا گیر خود رسید ملازمت نمود بتازگی جشن ترتیب
 کرد سلیم خان را اجلاس داد و بعد از آن سلیم خان بمقتضای دنیا داری کتوبی دیگر بجانب عادل خان نوشت
 و اظهار محبت کرده طالب ملاقات نمود عادل خان بامر سلیم خان که قطب نائب و عیسی خان نیاز می خواص آن
 و جلال خان جلو باشد نوشت که شما درآمدن و ماندن من چه صلاح می بینید و سلیم خان نوشت که اگر این چهار
 کس آمد ملاقات مینمایند متوجه ملاقات را قرار داد سلیم خان هر چهار را نزد عادل خان فرستاد و ایشان بجهت
 قول تسلیم عادل خان کرده قرار دادند که اول در ملاقات اول رخصت نمایند و هر جا که در هندوستان جایگزین خود
 میخواسته باشد بداند عادل خان باتفاق امر متوجه ملاقات سلیم خان شد چون بفتح پور سیکری رسیدند
 در سنگاپور که موجب امر سلیم خان جای ملاقات آراسته بود و سلیم خان ملاقات استقبال نموده کرد و آنان
 صحبت برادری از طرفین ظاهر شد و در محفل با هم نشست متوجه آگره شدند و چون سلیم خان عذری نسبت
 بپیر و زحمت کرده قرار داد بود که پیش از دو کس در قلعه آگره با عادل خان همراه نگذرند و در دروازه مردوم
 منع نشده جسمی کثیر درآمدند سلیم خان و تدبیر اوست برآمده با ضرورت اظهار ملازمت نموده گفت که من
 تا غایت افتخاران بنی سرانگاه داشتم اکنون اینها را تیمی سپارم و او را بخت نشاندینا و چا پلوسی کرد و عادل خان
 چون عیاشی و فراغت جوی بود و مکرور و باه بازی سلیم خان را سیدانست قبول نکرده برخاست و سلیم خان را بخت
 نشان داد و خود سلام کرده مبارکباد و سلطنت نمود و امر بر یک لوازم تبار و اثاث ابل آورد و بجای مقام خود قرار گرفتند

و در همین اثناء قطب خان و عیسی خان و خواص خان عرض نمودند که قول و عهدی که در میان آمده ایست که در
 ملاقات اول عادل خان را رخصت نموده بیاید تا توابع بیایند و شود و سلیم خان فرمان داد که چنین کنند و عیسی خان
 و خواص خان را همراه نموده عادل خان را رخصت داد و بعد از دو ماه دیگر سلیم خان غازی محمدر را که از حرمان بخیران
 او بود فرستاد که عادل خان را گرفته مقید سازد و در ولایت اناطلا بدست او فرستاد و بود عادل خان را بنمبر
 شنیده و نزد خواص خان که در میوات بود رفت و او را از نقص عهد سلیم خان اعلان کرده در نیاب مطاوع
 کرد و خواص خان عادل را بهم برآمده و غازی محل را طلبیده همان روز او را در پای او انداخت و دلاوی مخالفت
 برافراخته و امرای که همراه سلیم خان بودند خطا نموستند و خضیه با خود متفق ساختند و با لشکر کران متوجه گرد شدند
 قطب خان و عیسی خان در عهد و قول داخل بودند از سلیم خان بخجده عادل خان را در آمدن مرغیات نوشتند
 و قرار داد چنین شد که هنوز از شب باقی باشد که عادل خان خود را با گرد رساند تا مردم بی حجاب و مانع از سلیم
 نباشد و پیش او تواند افتاد عادل خان خواص خان چون فتح پور سیکری رسیدند در آنجا ملاقات شیخ سلیم که از
 مشایخ وقت بود رفتند چون شب پرات بود و خواص خان را نازک داشت مقررست توقف افتاد و صاحب نگاه
 بنواحی اگر رسیدند و سلیم خان از طرز آمدن آگاه شد مضطرب و القطب خان و دیگر امر گفت که اگر از من ربا
 عادل خان مضطرب گونه شده بود و خواص خان و عیسی خان چرامین چیزی نموستند که من از اندیشه خود با منی اعم
 قطب خان اضطراب سلیم خان را دیده گفت که باکی نیست هنوز کار از علاج بیرون نرفته است و تسکین این فتنه
 من منهدم سلیم خان قطب خان و دیگر امر را که فی الجمله اتفاق بعادل خان داشتند رخصت نمود و پیش عادل خان
 بردند قصد او این بود که انجاعت را از خود دور کرده بجانب قلعه چنار بدست آوردن خزانة دار نماید و دیگر باره سامان
 استعداد لشکر نمود و کار جنگ و محاربه برپا زد و عیسی خان بحجاب او را ازین غرمت نمی کرده گفت که اگر ترا دیگر
 مردم اعتماد نیست و وزیر کس که از ایام شانزادگی تو که خاصه بود محل اعتماد نیستند با وجود این قدرت و کمالت محبت
 که تکیه دولت خدا زنده بودی جنگ فرار نمایند و امر را بر خیز مخالفت باطنی داشته باشد خود بخود غنیمت دان
 غم و احتیاط بر دست لائق آنکه بنفس خود بر تمام لشکر سبقت نموده در میدان کارزار ایستاده پای حکم کنی
 هیچکس از نظر شما بجانب مخالف نخواهد رفت سلیم خان تویدل گشته قرار با استقامت داد و قطب خان و دیگر امر
 که رخصت نمود باز طلبیده گفت که من بدست خود شما را بنیم می سازم نفایذ و حق بسا که بعد از آن مستعد جنگ
 شده برآمده ایستاد مردمی که بعد از آن هم سخن بودند سلیم خان را در مگر دیده از رفتن باز ماندند و در سال داخل
 شدند و در ظاهر لایزال اگر جنگ واقع شد تا نیند آسمانی سلیم خان را نوازش نموده نهیمت بر عادل خان خواص خان
 و لشکر او انداخته خواص خان و عیسی در میوات رفتند و عادل خان جریده و تنها بجانب همت رفت چنانچه

حال او یکس خبردار شد و بعد از آن سلیم خان لشکر و عقب خواص خان و عیسی خان بنابر تعیین خود در قزوین
 سیوات جنگ واقع شد و شکست بلشکر سلیم خان افتاده بعد از آن خواص خان عیسی خان را تاب نیاورد و به جانب
 کولکایون رفتند و سلیم خان و قطب خان نائب جمعی بر سر آنها تعیین کرده و او در او هر که بکمایون
 قرار گرفته و نام ولایت و امن کوه را باخت و تاراج نموده خراب میساخت و سلیم خان درین وقت خود
 بجانب چار نریمت نمود و در اثنای راه جلال خان یلاد و برادرش خدا و در اجبیت التفتانی که با عا و لمان
 داشتند قتل رسانید و چون پنجار رسید خزان را بر آورده و کولایا ز فرستاد و خود مراجعت نموده در گره
 قرار گرفت چون قطب خان در طلبیدن عادل خان و احداث فتنه داخل بود از و هم و هر اسی که در باطن
 داشت از دامن کوه کمایون فرار نموده بلا هو پیش اعظم خان هایون حکم فرستاده طلب قطب خان نموده
 اعظم هایون قطب خان را فرستاد و سلیم خان او را محبوس ساخته با شهنشاهان لوجانی که نوهر خواهر سلیم خان
 بود و برادرید که در چند کس دیگر مجموع چهارده کس بودند مقید داشته بقلعه کولایا فرستاده شجاع خان حاکم کلات
 و اعظم هایون را طلب داشت شجاع خان آمده وید و اعظم هایون عذر نوشت شجاع خان رخصت یافته باز آمده
 رفت بعد از آن سلیم خان بحیت آوردن خزانة بجانب قلعه رهناس چار حرکت کرد و سید خان برادر اعظم هایون
 که پیوسته پیش او میبود و از راه فرار نموده بلا هو رفت سلیم خان هم از راه برگشته با کوه آمد و با حصار لشکر را که در متوج
 دلی شد چون انجیر شجاع خان رسید با جمعی از مختصان خود و ایلدار کرده پیش سلیم خان رسیده و تسالمات یافت
 سلیم خان روزی چند در دلی بوده لشکر ترتیب داده و نریمت را بهو فرود اعظم هایون و ملا تفرغ خالف با تفاق خود
 و لشکر انبار استقبال مشتافه در نوای قصبه انبار طرفین هم رسیدند گویند چون سلیم خان بلشکر نیازی قریب
 شده فرود آمد خود با چندی از نزدیکان بدیدن لشکر نیازی رفته بر تسیه برآمد و چون نظر او بر لشکر نیازی افتاد
 و بهما انجا ایستاده گفت که در با جوش من نیکی که لشکر باغی را که در برابر اینها فرود آیم فرمود که افواج صف راست
 کرده و نریمت جنگ نمایند در شبی که صبح آنروز جنگ شد اعظم هایون برادران با خواص خان کنگایش در میان
 آورده و در باب نصب حاکم سخن کردند خواص خان را اراده آن بود که حکومت بجا دل خان که سپر کلان شیرخان
 نزاریا بد و نزاریان گفته باشند نیست بلکه میراث نیامد کسی و تا نزد تیغ دو دستی می پیوسته خواص خان از
 راده ایشان خاطر از رده بود و قتی که صفها ترتیب یافت و طرفین مقابل نمودند خواص خان بی جنگ طرح داده
 ریمت نمود و نزاریان حسب مقدمه و حرکت کرده در محاذ تقصیر کردند و چون حرام علی را نتیجه بعد رساست و
 بهامت نیست شکست بلشکر نزاریان افتاده غالب آمد نیست کسی را که دولت کند یا وری بد که اگر در
 او کمر داری بد سید خان برادر اعظم هایون یاد و کس از همایان چون سلج بود کسی او را نمی شناسخت بهما

مبارکباد و سیواست خود را سلیم خان رساند و کار او تمام سازد و فیلبانی او را شناخته نیزه بر دو حال کرد و از میان
 حلقه فیلبان و فوج خاصه سلیم خان بضر راست بدر رفته القصد نیازیان را خنجره بجا نب رنکوت که قریب بوده
 رفتند و سلیم خان تعاقب نموده تا قلعه رتھاس رفت و خواجہ ولیس شروانی با لشکر بسیار بر سر نیازیان تعیین کرد
 مراجعت نموده با گره رفت و از آنجا بگوئیاری آمد و در وقت شجاع خان روزی بر بالای قلعه گویا پیش سلیم خان
 میرفت عثمان نام شخصی که شجاع خان وقتی دست او بریده بود بر سر راه کمین کرده فرصت میجست و بسیار حربه
 زخمی بشجاع خان انداخت شجاع خان خنجره خود رفت و این عمل را بر افروای سلیم خان حمل کرده از گوئیاری برگشت
 بمالوه رفت سلیم خان تا مسند و تعاقب نموده شجاع خان دریا منواله در آمد عیسی خان سورا با بست هزار سوار و
 اجمین گذاشته مراجعت نمود و درین قضایا در سدابج و حمین و تھات دست داده و خواجہ ولیس بر عظیم مایون
 تعیین بود و در نواحی رنکوت را ناجنگ کرده شکست یافت و عظیم مایون تعاقب نموده تا سهرند آمد چون اینخبر سلیم خان رسید
 لشکر عظیم ترتیب داده بدخ نیازیان فرستاد و عظیم مایون برگشته باز رنکوت رفت و چون لشکر سلیم خان قریب
 رسید باز در نواحی رنکوت قریب موضع سنبله محارب دست داد و شکست بفرقه باغیہ افتاد و عیال و مادر
 عظیم مایون اسیر گشت و اسیر از آنجند مت سلیم خان فرستادند و نیازیان پناه بگلگهان برده در کوهستان که
 متصل کشمیر است درآمدند و سلیم خان با لشکر گران همت لشکین فتنه نیازیان حرکت نموده بی پنجاب آمد و بدست
 دو سال با گلگهان مجادله داشت در همین ایام شخصی در تنگی راه در وقتی که سلیم خان بیالای قلعه مانکوت می برآمد بشیر
 در دست قصه سلیم خان کرد سلیم خان از کمال حسرتی و حالاکه بر و غالب آمده او را قتل رسانیده بشیر را شکنجه
 کرد و باقبال خان بخشیده بود چون گلگهان مغلوب منکوب شدند و قوت در ایشان نماند عظیم مایون پیش از آنکه
 از ملاحظه خاطر سلیم خان راه نیازیان گرفته صعب کردند و عظیم مایون و سعید خان و شهباز خان بقتل رسیدند و
 حاکم کشمیر سربازی ایشانرا بخدمت سلیم خان فرستاد و سلیم خان بعد از جمعیت خاطر مراجعت کرد و درین وقت
 مرزا کامران از جنت آشیانی فرار نموده پناه بسلیم خان آورد و سلیم خان از روی تکبر و نخوت پیش آمد سلوک
 لائق ننموده مرزا کامران از پیش او فرار نموده بکوه سواک درآمد و از آنجا بولایت لکھر رفت و این قضیه و وقایع
 جنت آشیانی بمقتضی نذر کوست فی الحکم سلیم خان بدلی رفتی چند روز قرار گرفت درین اثنا خبر رسید که جنت آشیانی
 بکنار آب نیلاب رسید گویند که در آن ساعت سلیم خان ز لوبو بر خود نهاده خون می گرفت در ساعت سوار شده
 روان شد و در وراول سده کوه را منزل کرد چون کوچه خانه آراسته بمهره داشت و درین هنگام گاوان
 ارا به در مواضع نواحی بودند و او در روان شدن مساعت داشت فرمود که پیاده بر جاله بجای گاوان ارا
 بکشند و هر کس را هزار و دویز پاده کشیدن گرفت و بمرعت تمام متوجه لاهور شد و جنت آشیانی خود

بیشتر مراجعت کرده بود و ذکر کرده سلیم خان نیز از لاهور مراجعت نموده در گویا قرار گرفت اتفاقاً در آن
 در نوای اثری شکار میکرد جمعی از مفسدان با خواهی بعضی سر راه سلیم خان گرفت در مقام هذرای تا مدتی اتفاق
 سلیم خان برآه و دیگر مراجعت نمود و اجتماعت بیکار و مطلق ماندن چون حقیقت حال سلیم خان رسید بهار الدین
 مدارا که نیز فتنه بود نیز سیاست رسانید و سلیم خان در گویا قرار گرفت بر کس از امرای خود که بقوت و تسلط
 گمان میبرد متعبد ساخت و میکشت تا در اول سال سنه ستین و شصت و دوازده میل بر قعد او برآمد و از شدت
 وجع خون گرفت و در گذشت مدت نه سال حکومت کرد و از نیلاب تا جلاله در میان سر راهی سلیم خان یک
 سرای دیگر آبادان ساخت و در هر سرای طعام بختی بفقرا مقرر کرد و روز بهین سال سلطان محمود گجراتی و نظام الملک
 بهری نیز وفات یافتند و تاریخ این واقعه و آل خسروان یافته اند از قضایای سر راهی که در زمان سلیم خان دست داده و آن
 شیخ علایست و تفصیل این بر سبیل اجمال آنکه در شیخ علای شیخ حسن نام داشت و بجلالت شیخ سلیم و قصد یازده
 شخی ارشاد و طالبان مینمود چون او دخت بعالم تبا کشید شیخ علای که از خدا و او بود و بعضا نال کمالات انصاف داشت
 قائم مقام پدر گشت بارشاد و طالبان مشغول شد اتفاقاً شیخ عبداللہ نیازی افغان که از میان نامادری سلیم شستی بود
 از سفر که معاودت نمود و در سن مہدیہ که عقیده ایشان سید محمد جوینوری مہدی موجود دست اختیار کرده و بیانه
 اصل اقامت انداخت چون شیخ سلاطی را وضع خوش آمد و رفیق صحبت او گشت و طریق آباد و اجلا و راترک را
 خلایق را بر و شش مہدیہ دعوت مینمود و برسم اطفاله در بیرون شهر سیاهی تیغ عبداللہ توطن اختیار نمود و با جمیع کثیر از
 احباب و اصحاب خود که بوی گردیده بودند بطریق و تجرید بر مہدیہ و هر روز در وقت نماز تفسیر قرآن مجید میخواند
 میگفت که هر کس که در مجلس او حاضر میبود تا اصلاتی کار خود میرفت و ترک اہل و عیال کرده داخل و از روی مہدیہ
 شکست و یا از عاصی تائب شد و بجا رسید محمود یکدیگر دید و اگر گشت با رعایت و تجارت میکرد یکدیگر
 راه خدا صرف مینمود و بسیار بچنان ستمه که پدر از مہدیہ و بلور و زن از شوهر مفارقت گردیده راه فقر و فدا پیش
 گرفتند و در غرور و فتوح که با وی آمد خورد و کلان علی السوید شریک بود و اگر چیزی به هم میرسید تا دوسه
 روز بفاقم میکرد و از این بظاہر نمی نمود و در پاس انفاس اوقات خود و مصروف میداشتند و شمشیر و سپر و سایر
 اسلحہ بہ وقت با خود ہمراہ داشتند و در شهر و بازار ہر جانا مشروع میدیدند اول برق و دلار منع نموده اگر پیش میرفت
 قتل و جبر تفسیر آن نام مشروع میداد و از احکام شهر کہ موافق او میبود و در انداد و میکوشید و ہر کہ منکر بود قدرت
 مقامت نداشت چون شیخ عبداللہ دید کہ با عوام و خواص در افتاده است او را دلالت سفر جاز کرد و شیخ علای
 بہمان وضع و حالت کہ داشت با ششصد و ہفتاد خانہ وارم و مردم متوجہ آن سفر گشت چون بخواص پور کہ در حدود
 جود پور واقع ہست رسید خواص خان مشہور باستقبال او برآمد داخل معتقدان او شد و بالاخر از حجت امر

سعدت و شکیبایی و زینبیه و زینبیه خان که سلیم خان در آنکه حکومت نخست شیخ علانی بود اسط بعضی خبری که با عیث
 مراجعت او شد برگشته در بیان آمد بموجب طلب سلیم خان در مجلس او حاضر شده بر سمیات و آداب ملوک مقید شد
 و سلام مشرف بر سلیم خان گفت و او و علیک السلام مکره گفته این معنی بر برقراران او دشوار آمد و ملا عبد الله سلطان
 مشهور بخند و دم الملک خود با شیخ در مقام انکار بوده فتوی بقیتل او داد و بود سلیم خان میر سید رفیع الدین بی طلبا لای سلیم
 و انشمنده ملا ابو الفتح تانیس سر و دیگر علما الوقت را حصار فرمود تشخیص این قضیه خواله ایشان نمود و درین مجالس محبت
 شیخ علانی مکرر امامان بقوت بلع غالب و گاه گاهی که تغیر و بیان معانی قرآن میکرد و سلیم خان اثر کرده بود
 میگفت با شیخ ازین دعوی بازانی که تا من تر تمام قلعه و خود محاسب گردانم و تا این زمان بچشم من امر میکردی حالا با من
 من میکرد و باش شیخ علانی اینقبول قبول نکرد تا آنکه سلیم خان بر خلاف فتوی ملا عبد الله حکم باخراج او نموده بجانب هند
 فرستاد و هزار خان شروانی که از قبل سلیم خان حکومت آنجا داشت تمام لشکر خویش را گردیده در داتره اعتقاد و اخلاص
 او در آمد و دم الملک این معنی را با تاج و جوه خاطر نشان سلیم خان نموده او را از ان سرحد طلبیده و درین مرتبه سلیم خان باز
 علما حاضر ساخته بیشتر تشخیص این قضیه مقید شده سلیم خان گفت که انیرد دعوی همدویت میکند و همدی بادشاه
 تمام روی زمین خواهد شد و تمام لشکر تو باین گردیده اند چنانچه خوشیشان از بهر دیگر جسته ترا بذهب او در آورده اند و
 احتمال خلیل در ملک ست سلیم خان گوش سخن مخدوم الملک نموده بار شیخ علانی را در بهار پیش شیخ بده طیب و انشمنده
 شیرخان معتقد او بود و گفش پیش پای او می نهاد و فرستاد تا بموجب فتوی او عمل نماید و سلیم خان بجانب پنجاب توج
 نموده تبخیر مالکوت مشغول شد چون شیخ علانی به بهار رفت شیخ بده موافق فرموده مخدوم الملک نوشته بقاصدان سلیم خان
 داد و درین اثنا شیخ علانی را مرض طاعون که در آنوقت شائع بود عارض شد و در حلق او جراحتی افتاد که مست دار
 یک انگشت فتنیه میرفت و رنج سفر نیز علاوه آن گشته چون نزد سلیم خان آوردند قوت گفتار نداشت سلیم خان در
 گوش او گفت که تو تنها در گوش من بگویی که من همدوی هستم و مطلق العنان باش شیخ علانی گوش سخن او نکرد
 سلیم خان مایوس گشته فرمود تا او را تازیانه زنند و تازیانه سوم جان بقا بض ارواح سپرد این قضیه در سینه مش
 خمیسین و ستمانه بود و ذکر احوال تاریخ او شد ذکر احوال سلطان محمد عده که چون سلیم خان در گذشت
 و پسرش فیروز خان که در دوازده سالگی بوده با اتفاق امرار قلعه کوآلیا جلوس نمود و هنوز مدت سده و تمام
 نگذشته بود که مبار در خان ولد نظام خان سور که برادر زاده شیرخان و عموی سلیم خان و برادر زن او بود فیروز خان
 خواهر زاده خود را بقتل رسانیده و با اتفاق و زرا و امر بر سر حکومت و ایالت متمکن شد از ثقات سمیع
 شده که سلیم خان پیش از آنکه بر بستر موت افتد با منکوته خود مسات بی بی باقی بار با منکوت که اگر فیروز خان
 پسر خود را دوست میدارشی اجازت ده تا ما مبار در خان برادر ترا از میان بردارم که کار را در تو دوست و اگر برادر خود

دوست میداری و دست از حیات پسر خود بشوی که او را از تنبا در خان غلامت منکوحه او میگفت که مبارک خان
 نفیس میگذاشت و بنده و عیال او اوقات مصروف نمیشدند و او را سرور برگ با و شاهبخت نیست و هر چند سلیم خان او را
 در غیاب ملاست بسیار میکرد و فائده داشت عاقبت بعد از فوت سلیم خان روز سوم مبارک خان و محل فرزند
 در آمد و قصد قتل او کرد و پسر خود را هزاری سپید و شفاعت پسر خود میکرد و میگفت که این پسر که را بگذارتا او گرفته بجای
 بروم و نام با و شاهبختی برگزیده و مبارک خان سنگدل میهمن بود و از دشمنان بیست بر دی که علی سراسر زمین پسر خود
 که خوشی یکدیگر بر زمین چشم عقل پوشیده و لطفل چهار هیفت را با قیج و جوه کشت و بنام خود خطبه خوانده سلطان محمد
 عادل خطاب یافت و حوام الناس او را عدل و عادل میخواندند و چون در افسانهها و تواریخ از زرخشی و بدل
 او را سلطان محمد تعلق شنیده بود و تقلید او خیال کرده در اطفال جلوس چند گاه در خزینه رکش او تعلق انعامات داد
 مردم را استمال ساخت و هر کینه باشی را که می انداخت از طلا می بود و کمتر از پانصد که قیمت او نبود و هر خانه که
 از کینه باشی می افتاد پانصد تکه طلا بجا صاحب خانه میداد و آن کینه باشی را می آورد و درین ایام وزارت و در خان او
 بشیر خان غلام شیر خان که برادر خود خاص خان مشهور بود و دولت خان نو حالی نو مسلم تربیت یافته نو حایان
 تعلق داشت و بهمنوی بقال ساکن قصبه ریوازی از مضافات میوات در آن ایام از شنگی بازارها و امور سپاس
 قدم بالا تر نهاد و پیش عدلی اعتباری تمام پیدا کرده و از قربان درگاه او گشته بود و هنوز یک ماه درست از جلوس
 عدل نگشته بود که در اطراف ولایات هند طوک طوائف شدند و از استماع خبر فوت سلیم خان و قتل فیروز خان
 و عدم انتظام امور عدل فتنه بجای از خواب بیدار شد چنانچه هر یک محل خود را ترک و بخانه پدر و زوی و در دیوانها
 قلعه گویا و عدل بار عام داده و امرای نامدار از خدمت او حاضر بودند و تقسیم جاگیر کرد و عدلی حکم کرد که ولایت قنوج
 که در جاگیر شاه محمد قرطی مقرر بود و غیر داده میسرست خان سمرنی بدید و اشرار گفت و گوی سکندر خان پسر شاه محمد
 که کوکریوانی نو خاسته و بهادر بود و در دیوان بدیشی گفت که حالا کار باجای رسیده که جاگیر را برگزیده
 با بیاطافه سمرنیان سک فرس خواهند داد و سخن در معرکه بلند شد پدرش شاه محمد در آن وقت بیمار بود و پسر خود را از
 نامرغورینا و در شیهه سینه میکرد و سکندر را پدر میگفت که شیر خان ترا بکرتبه در قفس آهنی انداخته قصد جان تو داشت
 عاقبتش سلیم خان شیش تو گشته باعث خلاصی تو از آن تملک شده بود و حالا لاف میسوز که قصد ستمت است تو را در نزد تو
 انجمنی را می فنی ترا خواهند گذاشت این خوبی برای چه از ایشان باید کشید در عرصه سیرت سمرنی که بسیار بلند قامت
 و قوی بیکل بود بطریق فریب او چالوسی او نسبت بر کتف سکندر گذاشته می گفت که فرزندان همه بدیشی برای هیبت
 و قصد داشت که سکندر را باین بهانه دستگیر سازند و سکندر قصد او فریاد و دست نخورده و چنان بزم کاری پرشانه
 میسرست خان زد که بیک جرم از دست ابل زرقه میوش افتاد و چندی دیگر را نیز بعضی را بکشت و بعضی را زخمی ساخت

و عدلی در آن شورش عام برخاسته درون حرم گنجیت و سکندر تعاقب او کرد و عدلی از درون زنجیر در بسته
بصد جیل خلاصی یافت و اکثر امرای عدلی در دیوان خانه شمشیرهای خود را انداخته راه فرار گم کردند و سکندر
مانند دیوانگان بهر جا که میرفت میزد و میکشت نمی انداخت و تا یکدیگر میزد و تا یکدیگر میزد و تا یکدیگر میزد و تا یکدیگر میزد
ابراہیم خان که شوهر خواہر عدلی بود شمشیری بر کشید و بر سکندر زد و دیگران نیز حمل آوردند و سکندر بقصاص خود
رسید و دولت خان فوجانی میکشید شمشیر کار شاه محمد قرطبی را نیز تمام ساخت اتفاقاً در همان روز که این معرکہ
شدہ بود تاج خان که ولایت برادر سلیمان و عماد کواسی از دیوانہ خانہ عدلی عدول نموده از قلعه گوالیار بیدار
می آید چون در رایتانہ محمد درخور دید که از ازاخوال می پرسد تاج خان با و میگوید کس ازین منکر پای خود میکشید
بیا تو ہم با من مراقت نما که کار دیگرگون بنداست شاه محمد بن اوراقبول نکرد و پیش عدلی رفت و رسید
با و انچه رسید و تاج خان از گوالیار فرار نموده عازم ننگال شد عدلی فوجی را از پی او بقیین نموده خود نیز عازم گشت و از فوجی
چهار متوکل چیل کرد و سی اگریدی فوج مست عدلی بتاج خان جنگ کرده نرسید یا قبیجانب
چهار رفت و در راه بعضی اعمال خالصه عدلی را بدست آورد و از نقد جنس انچه یافت متصرف گشته عمارت سلیمان در
خواجه الیاس که برادران او بودند و حکومت بعضی پیرکات کنار گنگ و خواہر پور نانده داشتند ملحق شد و در مقام
مخالفت شد و عدلی از گوالیار پنجپار فترت بر سر کرانیان لشکر کشیدہ بفرین در کنار دریا مقابلہ نمودند در وقت ہیون
روزی بجعلی گفته که اگر یک حلقه فیل پیراہن بسازید از آب گذشتہ بر سر کرانیان روم و مار از ایشان بر آید
و عدلی بچنان کرد ہیون بر کرانیان غالب گشت و درین محل ابراہیم خان و ولد غازیخان سور کہ خواہر عدلی درجا
او بود و از بنی اعام شیرخان می شد و چون ریش خبردار ساخت کہ عدلی در مقام مقصد ساختن تہمت از چنار
گر خیمہ بجانب پدر خود غازیخان کہ حکومت بیان و ہندون داشت روان شد و عدلی عیسی خان نیازے
را از پیے ابراہیم خان بقیین نمود و قریب یک کالیبی با یکدیگر رسیدہ جنگ کردند و عیسی خان نیازی منہم گشتہ
ابراہیم خان غالب گشت و بعد از ان بدار الملک دہلی آمدہ خطبہ خواند از اسبابا کہ آردہ اکثر ولایت را متصرف
چون عدلی دید کہ ابراہیم خان سیان ولایت را متصرف در آورد و دست از کرانیان باز داشتہ بر ابراہیم خان
ردان شد و چون باب چون رسید ابراہیم خان کس نزد عدلی فرستاد کہ اگر ای حسن جلوائی و بہادر خان
سروانی کہ بہر اعظم خان ہمایون مخاطب بود و چندی دیگر از امرای کبار بیایند من بنابر عہد و میثاق آنها خدمت
تو نام آمد عدلی این جاعد فرستادہ ابراہیم خان بہ شفق ساخته بر مخالفت عدلی تہ فرا داد و عدلی ازین منفعت
اگا گشتہ در خود استعداد متواست نزدیک بجانب چنار مراجعت نمود و ابراہیم خان خود را سلطان ابراہیم خواند
لوای سلطنت بر فراخت و درین ایام احمد خان سور کہ او نیز از بنی اعام شیرخان بود و خواہر دوم عدلی را در

گذشته متوجہ دہلی شدند و مہمیں متوجہ دہلی شدہ باتر دی بیگ خان جنگ کرد و غالب گشت و در پادشاہ
 برست اولیای دولت روز افزون گشتہ شد چنانچہ بمحل خوشین کو رست و عدلی در خواہی چنار بود کہ پسر محمد خان
 کہ خزان نام داشت خطبہ و سکہ بنام خود کردہ خود را سلطان بہادر نامیدہ بود و بان مقام خون یدر بر سر عدلی آمد و عدلی
 جنگ کرد و قتل رسید و دولت افغانہ میری شد و گوئیہ دولت و ابہت حضرت خلیفہ الہی ہمالک ہند را فرود گشت و
 حکومت او قریب بسہ سال بود و در کجلی از جلائل فتوحات و عظام حالات ہندگان حضرت قدسی مرتب سدا
 منزلت مرکز آترہ رافت قطب سپہر خلافت شہر یاری سعادت قرن شہنشاہ عدالت آئین مظہر قدرت یزداد
 صاحب تائید آسمانی رافع سر عظمت و جلال بانی قصر دولت و اقبال نعمت بخش مسند تحقیق و ہجارت
 ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی کے خلد اندام ملک دادہ خللال عدل و احسان کرد
 خدمت افغانہ و افادت پناہ خلافت و معارف و سنگاہ مقرب حضرت السلطانیہ و منن الدولہ الحاقانیہ علا
 شیخ ابو الفضل شرح بدائع و قانع خلیفہ الہی را از زمان ولادت با سعادت تا امروز کہ سنہ سی و شہزادگی موافق سنہ
 اشنی و الف ہجریست در کتاب عالی خطاب اکبر نامہ از خبر دے و کلے کاشفہ خامہ الطائف کار ساختہ ابا چون
 بندہ در گاہ نظام الدین احمد مصدی ایراد جمیع طبقات سلاطین کہ در مالک ہند و ستان علم فرمانروائی
 برا فراموشہ اند شدہ از تحریر بمحل و قانع حضرت خلیفہ الہی ناگزیرست لاجرم قطرہ ازان بحر سیرکان آورد و باطن
 را سیراب یسار و اگرچہ ہنر و آراستہ کرد کہ آنحضرت از روی تقدیم دیباچہ جمیع کتب باشند چہ جای این کتاب اما
 چون ترتیب زبانی منظور داشتہ ختم طبقہ سلاطین حضرت دہلی کہ مرکز ہندوستانست باحوال سعادت منوال
 آنحضرت مینمایم تحقیق نماید کہ در وقائع حضرت جنت آشیانی سخن بایجا رسیدہ بود کہ شاہزادہ عالمگیر یعنی حضرت
 خلیفہ الہی را از دہلی بار کن السلطانیہ میخان بگوہ سوالک جنت دفع و دفع اسکندر خان افغان تعین فرمودہ بودند
 چون آنحضرت بنواحی برگزینہ کلاں و باز توابع لاہور رسیدند عقب خبر و شہت اثر شفا رسیدن حضرت جنت آشیانی
 رسید آنحضرت را از شنیدن خبر عجیب و واقعہ غریب انواع الم روی نمود و میر خان سپہ سالار با اتفاق اہل و عیال
 لشکر آنحضرت را در نیم روز جبہ دوم ماہ ربیع الاول سنہ ثلاث و ستین و شصت ہجری بمطالعہ جزا در ظاہر قصبہ کلاں
 بر تخت سلطنت اجلاس دادہ بعالم و عالمیان نوید عدل و احسان در داد و دلچیز تمہیت جلوس بجا آوردہ
 باطراف ہند مناشیر امن امان فرستادہ برآمد چو خورشید بالائی تخت فلک در ظلامی کسبت سخت ہمانا کہ بود آفتاب بلند
 ہم عالم از نورادہر و مند بزرگان بہ تمہیت ساختند بآں سرزگرے را فرقتند ہنار کہ باشد سرور و تخت و شہزادہ
 بر شاہ فیروز تخت و ذکر وقائع سال اول الہی مخفی نماید کہ سال اتی عبارت از سال ششمی ابتدای آن از روز نو
 مقرر شد ابتدای این سال فرخندہ فال روز و شبہ بست و ہفتم ربیع الآخر سنہ ثلاث و ستین و شصت ہجری بود از جملہ

سوانحی که در اوایل جلوس واقع شد بهر کسی نمودن ابوالمعالیست و تفصیل آن اینست که شاه ابوالمعالی
نام جوان سیدزاده از سادات تبریز که بعفت حسن و جمال و فهم و ادراک آراسته بود و بخت آشنایی
با دو تنی خاص داشتند از کمال عجب و غرور خیالات فاسد در سر افتاد و آنرا به سعادتی از و ظاهر شدن
گرفت خانان شاه ابوالمعالی را مقید ساخته حواله بهلوان گل گز کرده بلاهور فرستاد شاه ابوالمعالی از
جس گرختی بدر رفت و بهلوان از بخت این تقصیر خود را گشت چون بهتصال اسکندر افغان در میان بود
بندگان حضرت خلیفه الکی بگفتن او متوجه شدند و جمعی از سپاهیان کار کرده را پیشتر بر سر سکنند روانه ساختند
افواج قاهره و در نزدیکی کوهستان سوادک با افغانان رسیده بعد از محاربه بفتح و غیره می مشغول شده
بنواز شاهی خسروانه شرف اختصاص یافتند چون سکنند در یکی کوه و جنگل بنایا برده بودند سدها را با
ظفر نشان در نواحی بسیر و شکار گذرانیده سعی بهتصال و نمودن راجه را چند راجه نکو کث که از راجهها سکنه دار
کوهستان سوادک بود به آستانه نوی رسیده و آنحضرت بواسطه کثرت باران از آنجا نهضت نموده مدت
پنجماه در نواحی جالندر گذرانیدند و در همان هفته که حضرت جنت آشیانی بسیر جاودانی انتقال فرموده اند
از امرای نایب که ملازم رکاب بودند تروی بیگ خان که نظرا بر اعتبار از سائر امرای ممتاز بود در دلبسته فرمود
تا خطبه بنام نامی حضرت خلیفه الکی خواندند و مهمات و پلبی و میوات و دیگر بگنات را که در آنوقت در خزانه
درآمده بود با اتفاق خواجہ سلطان علی وزیر میرفتی که میرض و میرالے بودند پیش خود گرفته مرزا ابو القاسم پسر مرزا
کامران را نیز مع اسباب کارخانها به حضرت آشیانی متوجه هندوستان شدند حکومت کابل و وزیرین را به بنام
که از اعاظم امرای و قویین فرموده و آنالین شانزده مرزا محمد حکیم ساخته جمیع مخدرات عصمت را آنجا گذاشته
بودند و بلکه قندار با تمامی مضایفات بجای که خانانان پیرم خان مقرر بود و حکومت ولایت بخشان بحدود
النفقات حضرت جنت آشیانی پیرزاسلمان بن خان مرزا بن سلطان مرزا سلطان ابو سعید کورکان متعلق
چون خبر واقعیت آشیانی بپیرزاسلمان رسید مرزا سلیمان خام طبع شده باتفاق یکسر مرزا ابراهیم متوجه کابل
شدند و مع خان متحصن گشته عرضداشت مشتمل بر کیفیات این واقعه بدرگاه جهان پناه فرستاد و حضرت خلیفه الکی
قبل از رسیدن عرضداشت نعم خان محمد علی برالاش و شمس الدین محمد خان اگر جمعی دیگر از امرای معتبر را بجهت
آوردن حضرات سرایر و عفت بکابل تعیین نموده بودند بعد از رسیدن خبر محاصره کابل فرمان قضا جریان
صا در شد که امرای مذکوره در فتن تحویل نموده بکابل نمایند چون امرای آب نیلاب گذشتند و مرزا سلیمان بن
که کار جنگ نیمه بود و قاضی خان بدشتی را که از افاضل روزگار و از امرای معتبر بود و در میان انداخته بنعم خان
پیغام نمود که اگر نام را در خطبه داخل سازند مراجعت میثا بنعم خان نیز بجهت اطاعت مدت محاصره قبول نمود

که یکبار اسم مرزا سلیمان در ذیل القاب گرامی حضرت خلیفه الهی خوانده شود چون این خبر به سمع مرزا سلیمان رسید بهمانست
کوچ کرده متوجه بدخشان گردید و هم در اوائل جلوس شرف علی قلی خان بخطاب خان زمانی شرف امتیاز یافته
بسم کار سنبل بعد از شادی خان که از امرای سلطان محمد علی بود متوجه شد چون بقصد دفع او بکنار آب رشب
رسید بعضی از مردم خود را با دوسه هزار سوار پیش فرستاد تا از آب گذشته از مخالفان خبردار باشند این جماعت
بی تامل و احتیاط از آب عبور کردند و شاد و بخان فرصت غنیمت دانست یکبار بر سر ایشان رسیده جنگ کرده
اگر مردم خان زمان در جنگ کشته شدند و جوی در دریا غرق گشتند چون این خبر به مرزا سلیمان رسید با همراهِ او بودند
مشکل مهدی قاسم خان و بابا سعید قیچاق و محمد امین دیوانه میخواست که از آب عبور نموده خزای کرد را بمخالفان و
درین اثنا تروی بیگ خان و امرای دیگر که در دلی بودند مکتوبات رسید که همیون بقال وکیل عدلی با لشکران
و فیصل بسیار استعداد قتال نزدیک بدلی رسیده است باید که زود خود را برسانید خان زمان و سائر دولت خواهان
نیک اندیش بلا توقف عنان توجیه بجانب دلی محطوت داشتند و هنوز خان زمان بدلی نرسیده بود که شکست
تروی بیگ خان واقع شد چون احوال همیون در ضمن وقایع سلطان محمد عدلی مذکور گشت تکراری نماید القصد چون
همیون بجواله اگر رسیده سکندر خان اوزبک که حاکم آنجا بود بضرورت اگر درگذشته تروی بیگ خان پیوسته
و عبدالعزیز خان اوزبک و لعل سلطان بدخشی و علی قلی اندرائی و میرک خان کولابی و حیدر محمد آخته بگی و مرزا
قلی بیگ خان جمیع آمدند و مولانا میر محمد شبر وانی که بعنوان رسالت از پیش یرم خان تروی بیگ خان آمده بود
نیز با عساکر منصوره همراه گشت چون همیون بجوالی دلی رسید امرای کبار از شهر بیرون آمده و پنداران متحصنانه
تلاقی فریقین واقع شد اسکندر خان و عبدالعزیز خان اوزبک و لعل سلطان بدخشی که وزیر نزار جا داشتند مجلات متواتر
لشکر اعدا نیز وزیر ساختند همیون با جمعی که همراه او مانده بودند فیلمان مست پیش کرده حمله بر خول آورده تروی بیگ
تاب حمله او نیاورده پشت معرکه داد همیون اینصورت را بر کرد و ضلع تروی بیگ خان خل کرده بتعاقب او می پرداخت
آنجماعت لشکر همیون را بر هم زده چون غنیمت بسیار بدست آورده باز گشتند شنیدند که تروی بیگ خان بدخ
ندلت بر ناصیه عرض خود نموده فراز نموده است ایشان نیز راه گر خجگان سلوک داشتند و همیون در دلی استیلا یافت
و تروی بیگ خان و امرای دیگر روی بدرگاه جهان پناه بردند و خان زمان در بلده سمرهند با ایشان رسیدند بندگان
حضرت در قصبه جان در شغول دفع فساد اسکندر بودند که خیر شکست بمساع علییه رسید و حاجت خیر خان را که از نسل سلاطین
مغول شرف ازدواج گلبدن بیگ میر حضرت خلیفه الهی شرف امتیاز داشت در مقابل سکندر گذشته علم توجیه
بجانب دلی افراشتند چون بجوالی بلده سمرهند اتفاق نزول افتاد و امر شکست خورده ملازمت نمودند خان زمان
که تنظیم و ترتیب مصالح ملکی برای صواب نمایی او منوط بوده صلاح در املات تروی بیگ خان دیده و مشارالیه

در منزل خود طلبیده قتل رسانید بپشت کسی را که دیدی تو در جنگ نیست به کاش چون عدد در مصافقت کشت *

و خواجہ سلطان علی دومین پسر را که ایشان نیز به مقتسم و در سلک گرنجیکان منتظم بودند با خنجر بیک خویش نزدی بیک خان

مقتصد ساخت چون ریایات جلال بحد و دوسری گردیده انتصاب یافت علی قلی خان و اسکندر خان و عبدالغنی خان

اوز بیک و علی قلیخان اندرانی و علی سلطان بدخشی و حیدر محمد آخند بیگی و مرزا قلی خولی و محمد خان جلایر و مجنون خان

قاکشار و از نوکران خانانان حسین قلی بیک و محمد صادق پرواچی و شاه قلی محرم و میر محمد قاسم نیشاپوری رسید

محمد باقر به واداران بهادر را حکم شد تا بر سر منقلا ایشان روان شدند و خود از عقب کوچ فرموده مستقر گشتند و چون

که در دلی کوس غرور میخواست و خود را راجه بیک باجیت خطاب کرده بود و لشکری عظیم و بکزار و با انصافیل جنگی ترتیب

داده بمقابلہ شتافت چون توپخانه را پیش از خود فرستاده بود و جوی از افواج قاهره پیشه نشی نموده توپخانه او را که مقتصد

پای نیست رسید و بدین ضرب شمشیر گرفتند بپشت چو سنگ در پیشه شیران کنده راه و کندی خود را بجل و بیشتر راه و در

صبح روز جمعه ماه محرم الحرام سنه ۱۲۰۷ در پیشه شتافتند از قزولان لشکر خبر آمدن معلوم شد امرای زودی الاقدار

بر لشکر صفوت پرداخته روی بهت بدفع مخالفان آوردند حسین قلی بیک و محمد صادق پرواچی و شاه قلی محرم

و میر محمد قاسم نیشاپوری و علی سلطان بدخشی و دیگر جوانان نامدار بجهلات مراد صفوت برخاسته و پیریشان و ابتر

ساختند و چون خود را با فیلی که داشت بر افواج قاهره زد و بصدات متواتر و فی الجمله غلط و ترزل در جوار انفجار

یافت اما باز بسی جوانان تیر انداز و بفریب تیغ و سنان صاعقه نشان صورت استقامت در افواج قاهره نمود

همیون خود را بجان بگرفت و مردانگی خانرا ناسمجک بود کشیده تمام فلان را با آنجا نب را بدست کشید و بفرار

بر و تیر باران کردند اتفاقاً تیر سه چشم همیون رسید از پس سر او گذشت بمی که نزدیک او کوشش میکردند چون

او را بآن حال دیدند دست از تر دو باز داشتند و مشرق کشتند و دلاوران در خواست متعاقب آن کرده مخدول

پرداخته اکثری را بر فراک هلاک انما افتند فیلی که بپیر او سوار بود چون فیلی بان کشته شده و پیچور بود کندی فیلی

ترخی افتاده بود و در جنگل زده می گشت اتفاقاً شاه قلی محرم خان بان فیلی رسیده فیلیان خود را سوار کرد و فیلیان

او را و دیگر شخصی زخمی در جو کندی فیلی افتاده فیلیان بشاه قلی خان حقیقت را گفت و ظاهر شد که بمی است شاه

قلی خان از بهر عینیتش از آن خشم شمرده آن فیلی را با چند فیلی دیگر از مرکز بر آورده بود و نظر اشرف گذرانیده و خانانان

پیرانمان بدست خود و پیروز قتل آورده و اسکندر خان و اوز بیک حسب الحکم از عقب گرنجیکان تا دلی رفته بسیار

از مخالفان بجهنم فرستاد و در دیگر لوی نصرت انما از یانی پت نهضت نموده تا دلی تیج جاتوقت نمودند و بهر واکا

دلی دلی دعوم اسافل و اعلی آن شهر با استقبال متناهی مراسم ایتار و نثار بجا آوردند مدت یکماه در اینجا اتفاق

توقف افتاد و درین اثنا بسامع علیه رسید که تمامی دلاوری ابلع بپنجوا خزان و دفاتن در میوات یکجا شده است

حسب الحکم جانشیناع مولانا میر محمد شروانی بیورات رفته مسیح آمد زم را بدست آورد و غنائم نفیس هبت سرکار خان
قبضه نمود و بشرف خاکبوس سرفراز آمد و ذکر وقایع سال دوم الی ابتدای این سال روز شنبه
نهم جمادی الاول سنه اربع و ستین و شصت بود چون خبر رسید که خضر خان خواجه نیرمیت از اسکندر افغان خورده
لاهور در آمده است حضرت خلیفه الہی ہبت تدارک اینکار علم عصمت بجانب لاهور برافراشتند و چون بجایان رسیدند
اسکندر خود را بطرف کونستان سوالگ کشید و ریات اعلیٰ بقاقب او بدلیو جبرید و از انجا بدو مری آمد و چون
تحقیق پیوست کہ اسکندر وادی فراپیش گرفته جمعی از امرای نامدار را بقاقب او تعیین فرموده خود نیز بدولت متعاقب
متوجہ گردیدند و نامرا چون بطریق یلغار نزدیک بارودی سکندر رسیدند اسکندر بقلاع مالکوت تحصن جست و لشکر باو شام
بیای حصار فرود آمده آن قلعہ را مرکز وارد در میان گرفته بلوارم قلعہ گیری مشغول گشت مقارن اینحال خبر توجہ حضرت
مریم مکانی والدہ حضرت خلیفہ الہی باو دیگر خبرات سراپردہ عصمت از کابل بجانب ہند وستان رسیدہ باعث
انفراخ خاطر حضرت گردید و محمد قلی برالاش و شمس الدین محمد خان انکہ و ساتر امرای نامدار کہ ہبت دفع فساد مرزا
سلیمان باو داد و نعم خان بکابل رفته بودند نیز در خدمت حضرت بلیقیہ زمان بجانب ہند وستان معاودت نمود
بود و چون حضرات عصمت تخریب یلنزل بار و در رسیدند حضرت خلیفہ الہی خانخانان را و در مسکن گذارشتہ باستقبال
ایشان رفته حضرات را بملاقات خود سرور و متبج گزیدند و القصد بعد از امتداد ایام محاصرہ سکندر افغان از رازہ
عجز و انکسار پیش آمدہ التماس نمودہ کہ یکی از مقتدان درگاہ بدرون قلعہ فرستند تا امتساعات از بعضی رسانند
خلیفہ الہی انکہ خان را بنیحدت فرستاد و چون انکہ خان بدرون قلعہ رفت اسکندر بزبان انکسار پیش آمدہ
گفت کہ چون جرات و گستاخی بسیار کردیام روی آن ندارم کہ بمواجتہ حضرت تو انم آمد اگر چند گاہ حسب الحکم
بطرف بنگا اردوم مشروط با انکہ ہیکچاہ سراز بقعا طاعت بیرون کشم و سپر خود را بنیحدت فرستم باعث بندہ نوازے
خواہد شد انکہ خان آمدہ با اتفاق میر محمد خان ملتقات اورا بنیخانخانان خاطر نشان کردہ نوعی بعض حضرت
رسانیدند کہ بعض قبول افتاد اسکندر سپر خود و عبدالرحمن نام را ہمراہ غازی خان سور و چند فیلست بلشیش
دیگر فرستادہ قلعہ را بتانچ بست و ہفتم رمضان سنہ اربع و ستین و شصتہ بدو تنخواہان درگاہ گذارشتہ بدو
رفت و ریات عالی تباریخ دوم شوال ہان سال از انجا بجانب لاهور حرکت نمود بعد از چار ماہ و چارادہ
روز و نہضت اعلام ظفر انتظام از او السلطنت لاهور برسمت دہلی واقع شد چون ظاہر جاندر مغل نزول کرد
از دواج خانخانان بمہمد علیا سلیم سلطان بیگم دختر میرزا نور الدین محمد کہ خواہر زادہ حضرت جنت آشیائے بود
و آنحضرت در ایام جانبانی خود نامرد و خانخانان کردہ بودند حسب الحکم بموقع آمد و خانخانان جشن بادشاہانہ ترتیب
دادہ استہدای بدوم آنحضرت نمود و حضرت بحضور موقر السور نور خود آن مجلس را رشک چنت ساختند و خانخانان

دست بذل کشاده عالیشان را بر در گردانید و از انجام داری سال سوم اتلی علم غریمیت افراشته بجانب دره
 نهضت فرمودند و در وقایع سال سوم اتلی ابتدای این سال روز چهارشنبه بستم جادی الاول سنه
 خمس مستین و شصت و بود بتاریخ بست و پنج جمیع الدانی سنه خمس مستین و شصت حضرت خلیفه اتلی بدلی بزرگ لعل
 نموده بحال رعیت و سپاهی پرداخته آثار عدل و حرمت و آفاق منتهی گردانیدند و خاننماان با اتفاق اعیان
 و ارکان دولت در آن ایام در سینه و در مرتبه بدو انعامه مالی می آمد و مهات موافق حکم شرف پرداخت میسر
 و از سواخ آن ایام قصه عاشقی خان زمانست و تفصیل این اجمال آنکه شاه هم بیگ نام پسر می که با وجود حسن جمال
 با وضاع و اطوار دلیری آراسته بود و در ملک تورجیان حضرت جنت آشیا فی انظام داشت چون حضرت
 از بیجا عالم انتقال فرمودند شاه هم بیگ داخل تورجیان خلیفه اتلی گردید و چون خان زمان را با و نظری بود که سنان
 خفیه نزد او فرستاده و در فریفته طلب داشت و او در درگاه عالی گزینیه خود را بر سنان خان رسانید و سنان خان از پس که به دست مشرب
 گاه گاه پیش آن جوان بژلی میآید و با و شاه هم با و شاه هم می گفت و تسلیم کرد و در دوش نباشت و او را اله سلوک می نمود
 و چون کیفیت این حرکات شنک بر عرض شرف رسید فرمان بنام خان زمان شرف به دریافت که شاه هم را بدرگاه
 فرستد و اگر در فرستادن او تعلل خواهد در زید متحق بتبیه خواهد شد و فرامین دیگر بنام امر که با یکیشان نزدیک جایگز
 خان زمان بود شرف صدور یافت که اگر خان زمان در فرستادن او تا آخر ناید بر سر او رفته تیجه نافرمانی را در
 کنار او گذارند چون خان زمان بر کیفیت انبوا فیه اطلاع یافت بدین غفلت از کوس بر آورده و در مقام اظهارش
 غضب بادشاهی شایع علی نام نوکر اعتمادی خود را بدرخانه فرستاد که شاید صلاح کار نماید برج علی اول بمنزل
 پیر محمد خان رفت و پیغام خان زمان گذارید و بعضی سخنان او باعث غضب پیر محمد خان گردید و فرمود تا در جواب
 بر سر آمدن رسانیده از برج قلعه انداخته کشتند و مقدمه زمان گفت که اکنون این شخص مظهر اسم خود گشت خان زمان
 انبوا فیه شنیده دل بر مغارت شاه هم بیگ نهاده او را طلبیده گفت که غیر از این چند روز از هم جدا می شیم
 چاره نمانده است بعد از آنکه حضرت از تقصیرات من بگذرند و خواست تقصیرات تو خواهم کرد و شاه هم بیگ را
 و راجع نمود و در آن ایام که شاه هم بیگ با و سیب و خان زمان آرام جان لولی بزرگ را در کج خود در آورده بود و اتفاقاً
 این شاه هم بیگ را با آن زن بدست که پیر محمد خان را در وقت یافت آن زن را با و بخشنید شاه هم بیگ
 آن زن را چند گاه نگه داشته بعد از آنکه پیر محمد بیگ بواسطه خصومتی که با یکدیگر داشت بخشنیده بود و درین ایام
 که از پیش خان زمان برآمده آورده می گشت بحسب اتفاق سجوالی سرور پور جاگیر عبد الرحمن بیگ رسیده و بمقتضای
 سالفه جنت که میان ایشان بود بمنزل او میرفت و در اثنا بحسب سلسله محبت شاه هم بیگ که با آرام جان داشت
 در حرکت آمده از عبد الرحمن بیگ استدعای آن نمود که آرام جان را با و واپس بخشنه عبد الرحمن را غیر نگذاشته

کہ منکو خود را با و سپارد و شاہم بیگ از بسکہ حکم در طبیعت او جای کردہ بود بفرمود تا عبد الرحمن بیگ بہ بستند
و آرام جان را کشید و گرفتند چون این خبر بہ تدبیر رسید جمعیت نمودہ بر سر شاہم بیگ آمد مردم شاہم بیگ بداندہ
پیش آمدہ جنگ کردند اتفاقاً ترے بشاہم بیگ رسیدہ کہ بآن در گذشت و عبد الرحمن بیگ مخلص یافتہ رو
بدر گاہ عالم پناہ ہنہا چون این خبر بخائرمات رسید جائزہ ماتم پوشیدہ از عقب عبد الرحمن بیگ یلغار کرد و قوی کہ
بکنار آب گنگ رسید معلوم کرد کہ عبد الرحمن بیگ گذشتہ بہت گریان گریان مراجعت کرد و درین سال صاحب
پسر خواجہ کلان بیگ کہ از امرای کبار فردوس مکانی و جنت آشیانی بود بشرارت ذاتی انصاف داشت و در
نفاق و بداندیشی بی اختیار بود بفرمودہ بپیرخان خانخانان لقتل رسید دیگر از وقائع این سال آنکہ خورسبے
شہر تہرہ فسیل لکنہ نام سردار بر بوند و آن فیل را بر فیل دیگر دوانیدند در اثناء راہ مغالی پیش آمد
و پای فیل لکنہ در آن فرد رفت و حضرت از گردن فیل جدا شدہ پای مبارک شان بر زمین کہ در گردن فیل
می بندہ بند شد و یک کسں گیر کہ بران فیل ردیف ایشان بود بزرگین افتاد و ایشان آن ریسمان را بدست
نمود و گرفتہ آنجختہ ماندند جمعی رسیدہ پای مبارک را از زمینان جدا کردند و آن فیل ہم بقوت خود خلاص یافت بعد از آن
بر بہان فیل سوار شدہ بہ مستقر خلافت مراجعت فرمودند بعد از ششماہ بر شتی متوجہ آگرہ گشتند و در ہفت ہجرت
ستہ و ستین ہجرت متوافق سال سوم الہی بلکہ آگرہ بفرمودہ نصرت لرزم رشک عالم گشت و از جملہ وقائع
این سال معدودہ و بیہودہ و لانا پیر محمد شہزادے ست و آنچنانست کہ پیر محمد خان وکیل مطلق خانخانان بود تمام ہمت
ملکی بدو رجوع شد کار بجای رسید کہ بجای ارکان دولت و اعیان حضرت گردید و از امانے و اشراف
کہ بدرخانہ او رفتند کمتر کسی باریافتند ہمدین ایام فراز و از جادۂ اعتدال مخرب گشتہ چند روز از خانہ
بیرون نیامد چون خانخانانان برسم عیادت بمنزل رفت یکی از غلامان او پیش آمدہ گفت کہ بعد از آنکہ دعای شاہ
رسید بدرون تشریف فرمایند خانخانانان ازین سخن در ہم بحث چون خبر بہ پیر محمد رسید از خانہ بدرون دودیدہ
در مقام اعتدال ایستاد و خانخانانان فرمودند کہ در بان شمار لگداشت او گفت معذرت دارید کہ شمارش ساخت
خانخانان گفتند شما را راجہ قدر شائقید کہ او شہنا سدا وجود این چون خانخانان بخانہ او درون رفت نوکران
خانخانان را لگداشتند کہ ہمراہ در آیند مگر طاهر محمد میر فراغت کہ بتلاش خود را بدرون رسانید خانخانان
ساعتی نشستہ بیرون آمد و در تدبیر کار پیر محمد خان شد بعد از دو سہ روز خواجہ امین الدین
محمود کہ در آخر خواجہ جهان شدہ بود و میر عبد اللہ بخشی و خواجہ محمد حسین بخشی را با بعضی از ملازمان خود نزد پیر محمد خان
فرستاد و پیغام داد کہ تو در رنگ سائر طلبہ سیوودی و بعنوان فقیری و نامرادی در قندہ مار آمدی چون تو خلاص
احساس نمودیم و بعضی خدمات مرضیہ نیز از تو بطور آرد تہا بدرجہ فاسے و سلطانی رسانیدیم و چون حوصلہ تو

گنجایش و محبت جاه نثار و توهم آفت که از فسادات سرریز و دنیا بر سلطنت از تور و زری چند اسباب
غرور و جاه اختراع سینما هم تازمانی که باز مزاج تو بحال آید مناسب آفت که ظلم و فقا ره و سایر اسباب غرور و
جاه و الساری بر محمد خان در ساعت اسباب خانی و سلطانی سپرده همچنانکه ملایر محمد بوشت مصرع جوم واک
نباشد که کند راه و بعد از چند روز بحال خانان بنو لانا را بقلعه بنیاد برود و از آنجا بکه فرستاد و او بکرات
رفت و آنجا میبود و بعد از اخذ و شیرخان محبت نموده بدو نگاه عالم بنیاد پوست و بعد از آنکه منصب و کالت
خانخانان از میر محمد خان انتقال یافت بجای محمد سیستان که او هم از نوکران خان بود قرار گرفت و بعد از آن وقت
منصب صدارت ممالک باستصواب خانخانان بشیخ گدائی پسر شیخ جمال کنبو ملی تفریب آشنائی که
خانخانان را بشیخ گدائی و رایام غربت در کجرات بهمرسیده بود و تقویض یافت و احترام شیخ گدائی بجای
رسید که بر اکابر هندوستان و خراسان تقدیم کرد و بعد از این ایام قدوده الاکابر میر عبداللطیف قزوینی بمنصب
مغلی حضرت خلیفه اتمی اختصاص یافت چنانچه در بعضی اوقات بعضی غزل های لسان الغیب پیش میر میخواند
و که تسخیر قلعه گوالبیار برغت و حکام مشهور برست و همیشه وطن را بهای کبار بوده و بعد از سلیم خان سبیل غلام او
بحکم سلطان محمد علی میبود و چون دار الخلافت اگر که مسند سر خلافت مصر گردید حبیب علی سلطان و مقصود
که و رقبایان به تخریب آن حصار یقین یافته چند روز در محاصره داشتند و چون کار را بل قلعه تنگ شد قلعه را سپردند
ذکر وقایع سال چهارم اتمی ابتدای این سال روز جمعه دوم جمیع الاخر سنه ست و ستین و شصت
بود درین سال خان زمان را به تسخیر جنوب که سالها تخمگاه سلاطین شرقیه بوده است در آن ایام در تصرف افغانان بود
یقین فرمودند و او بالشکر گران با ولایت در آمده جنگ کرد و باقبال با و شاهای مصد رفو قوا ت غلظی شد
و آن ولایت را تصرف در آورد و درین سال حبیب علیخان برابر سرز شهبور فرستادند و رایام استیلای شیرخان
افغان این قلعه در تصرف غلام او حاجی خان بود و درین ایام حاجی خان این قلعه را بدست رایام حرن از
خویشان رایام او دین که در آن نواحی پیر واری و جمعیت مشهور بود و در وقت او و بعد از ایام پرگنات حوای
را نیز تصرف گشته کنت تمام بهم رسانید حبیب علیخان و جمعی از ملازمان درگاه و برای قلعه رفته مدتی محاصره
داشتند و چون مدتی برین برآمد نواحی آن قلعه را تاخت و تاراج نموده امر را بجای گرای خود رفتند و گردان شیخ محمد خوش
از ولایت کجرات با گره و چون احوال شیخ محمد در تذکره مشایخ محمد درین کتاب مذکور شد تکرار نمی نماید لکن قصد ورسند
ست و ستین و شصت شیخ با مردان و جمعیتی تمام با گره آمد بمراحم خسروانه متنازع گردید چون در میان او و شیخ گدائی
که در تی بود و شیخ گدائی در مزاج خانخانان تصرف تمام داشت لکن در رعایت که از خانخانان متوقع شیخ محمد بود
بطور زرسیده از آنجست شیخ آرزو خاطر گوایر که سکن او بود رفته تا آخر عمر بلازم شیعت قیام مینمود و حضرت خلیفه

یک روز وظیفه شیخ مقرر ساختند بعد از این ایام که در الخلافت اگر مستغفر خلافت بود بهادر خان برادر خان زمان روسی
 به تخریب جانب ولایت ملوک در ایام سابق جای سلاطین خلج بود و در سنو بلاز بهادر بن شجاع خان افغان
 بران دیار ستولی گشته بود و در واقعیت سیری رسید و بود که برهم خوردگی مهات بر همان خانمانان رونمود و نفوذ
 خانمانان مراجعت نمود و ذکر وقایع سال پنجم که ابتدای این سال روز شنبه سیزدهم جمادی الآخر
 سنه سبع و ستین و شصت بود چون مدار کارخانه سلطنت بر برای صواب نمای بیرم خان قرار گرفت حساب و اشتراک
 همه وقت در ان مقام بود و نیک طبع دیگر بر روی کار آورده خود با صاحب خل و اعتبار شوند و اوقات فرصت
 سخنانیکه سبب بی التفاتی حضرت خلیفه الهی تواند شد بعضی رسانیدند تجفیس و همچنان که بواسطه نسبت نزد
 با هم آنکه از مخصوصان شریعت او پیش بود با اتفاق والد خود همیشه را در جدی پیوند و چون صدقای حقیقت
 و کمال اخلاص خانان بر زمین نور روشن بود اگر ارجحیا ناخنی در باب او بعضی میر رسید و در قبول نمی یافت
 مصراع دشمن چکند چه بران باشد دوست و تا آنکه تباریچ بستم جمادی الثانی سنه سبع و ستین استواء حضرت
 خلیفه الهی بزم شکار از آب چون عبور فرمودند و خانمانان جهت تنظیم ملکی در اگره ماند چون سوکب عالی بجوالی
 قصبه سکنه رسید با هم آنکه با خود اندیشید که بهتر ازین مصلحت نیست که حضرت ارجحیا جانب دلی ترغیب نمود و بزم
 و با اتفاق شهاب الدین احمد خان که دران ایام در دلی بود و از پنجه مناسب باشد و شود و چو آتش شعله پیش
 خرومند که از ان شکل قدر کار او بند که کند عقل و اگر با عقل خود یارید که تا در خل آن باشد و در کار بنابرین
 بعضی اشرف رسانید که حضرت مریم مکانی را در بین ایام صغری وارد شده و آنحضرت را بسیار یاد میکنند این معنی
 نگارانی خاطر اشرف اقدس گشت و غریبیت و ملی فرمودند شهاب الدین احمد خان در استقبال عجلت نموده و شرف
 ملازمت دریافت با هم آنکه با اتفاق شهاب الدین احمد خان وقت یافته سخنانیکه سبب تغییر مزاج حضرت
 باشد بعضی رسانید و چنان نمود که تا بیرم خان باشد حضرت را در کار سلطنت اختیار نخواهد داد و در ذری اختیار
 اختیار با و شاه بی بدست او دست و خاطر اشرف را بخانمانان مکرر ساختند و در آخر بعضی رسانیدند که چون
 خانمانان آمدن دلی را از سعی یا مان و البته ما را باین تقصیر مسم خواهد کرد و در اطاعت مقام دست عدولت ار
 نیست شفقت در حق ما نیست که بخت مکرر فراز کردیم تا با ما کن شریف رفته بعضی خدمت حضور بد ما نیست
 مشغول باشم چون حضرت خلیفه الهی را با هم اگر بواسطه حسن خدمت و قدم ملازمت و الفت تمام بود و بمبارقت او
 رضی الله عنه فرمودند که ما در خواست تقصیر شما از خانمانان خواهم کرد و بخانمانان پیغام کرد و نیکو بی استغواب شما
 اینقدر مسافت دور آمدیم نزد یکان ما متوهم شد و انداولی و انسب که ایشان را از جانب خود مشغول کنید تا بخاطر حاج
 در لوازم خدمت نگاری قیام تواند نمود و شهاب الدین احمد خان رعایت خرم و دور بینی نموده شروع در تنظیم قلع و

سائر بوارم احتیاط نمود و مهات ملکی را ندین خود گرفته با تفاق ما هم آنکه آوازه تغییر مزاج بندگان حضرت از خانان
درمانخت بعد از آن که پیغام حضرت بنماختن آن رسیدن خواجہ امین الدین محمود و حاجی محمد سیستانی و در میان بیگ
که در ارمات او بریشان بود و بدرگاه عالم نیاہ فرستاده عرض داشت نمود که اخلاص و دلخواهی این بنده نسبت
به بندگان درگاه بچیدی است که خلاف مرتبی طبع اقدس ازین صدد و توان داشت نسبت به ما که بلوازم خدمتکار
قیام دارند غیر از رعایت و ترتیب بی لائق است چون در باب خانانان حکایت مؤثر و کلمات کلاسیع اشرف
رسیده بود و خانان فرستاده تا بدرجہ اجابت نرسید بمر اجبت نیز خصمت نیاقتند و چون آوازه تغییر مزاج
حضرت از خانانان انتشار یافت همه مردم از خانانان جدا شده و بدرگاه عالم نیاہ آور و ندینست
از انقلاب زمانه عجب مدار که چرخ بدین فضا نشاندن هزار در و دیوار پیش از به قباخان گنگ ثبت
بساط لوسی سرافراز آمده شهاب الدین احمد خان با تصواب ما هم آنکه بر کس را که باستان فلک نشان
می آمد و فرخو حالت او منصب و جاگیر امیدوار میکردانند چون خانانان را همیشه میل تجرد و زیارت
اماکن شریف در حرم خاطر میگشت تمام امر او خوانین را که از وجودانشه بودند بر مافی الضمیر خود آگاه ساخته
بخدمت آستان رفیع الارکان نخصت نمود و بهادر خان که از مالوہ طلبیده بود و همراه این مردم فرستاده خود
بغیریت زیارت زمین شریف آنی اگره و بجانب ناگور رناده چون به بیان رسید محمد امین دیوانه را که آنجا محبوس
بود خلاص داده بدرگاه فرستاده و چون خبر بیرون رفتن خانانان از دار الخلافه اگره بناگور رسید شهاب الدین
احمد خان و ما هم آنکه در قفای ایشان بعرض رسانیدند که خانانان بداعیه تخریب نجاب از اگره بیرون آمده است
خلیفه الکی میر عبد الطیف را نزد خانانان فرستاده پیغام داد و مذکور چون حسنیت و خلوص عقیدت تو بر اظاہر
بود و مهات مالک را در قبضه اقدار تو گذاشته خود را بلوازم انبساط خاطر می پردازیم و درینو لایم خواهم که خود را بلیغ
فلک پردازیم مناسب آنست که انصاف و اخلاص روی است زیارت که مستفید که همه وقت مطیع نظر او بوده آواز
و از برگذات هندوستان آنقدر که خواهد و درجہ جاگیر او مقرر کرد و تا گام شتای او محصول آن برگذات را با و
میرسانند باشد چون میر عبد الطیف بنماختن آن رسید خانانان تمام آن کلمات را بسمع قبولی شنیده از صواب
متوجه ناگو گشت و مرزا را نخصت نمود و غیر از ولی بیگ ذوالقدر و پسران او حسین قلی بیگ و اسماعیل قلی بیگ که
خویشان او بودند و شاه قلی محمد و حسین خان خواهرزاده و ما و امدمدی قاسم خان از مردم ایمان کسی دیگر هم او
بود چون بناگور رسید علم و تقار و سائر اسباب امارت از خود جدا ساخته مصحوب حسین قلی بیگ بدرگاه مسلم
فرستاده حسین قلی بیگ در پکنه حجر شرف ملازمت دریافت و در آن مردم شاه ابوالمعالی سواره خواست که
حضرت را در یاد بر خاطر اشرف گران نموده او را مقید ساخته شهاب الدین احمد خان سپردند آمدن حسین بیگ

و آوردن اسباب امارت پسندیده افتاد و همدین ایام پیر محمد خان شروانی که خانخانانان او را خارج نموده بودند
فرستاده بود و او در گجرات انتظار موسم میکشید آرشیدن بر سمرقانی معاملة خانخانانان تمجیل هر چه تا سمرقند را درگاه
معلی رسانید و بمراحم بادشاهانه سمرقند آمد و خطاب ناصرالملک استیاز داده علم و فنکار و لطیف نموده اجنبی بتعاقب
خانخانانان یقین فرمودند که او را بمبالتی بجانب کمر و ان ساز و بعد از آنکه پیر محمد خان بجانب خانخانانان روان شد
رایات عالی بدلی مراجعت فرموده فرمان طلب بنام خاتم خان که در کابل بود و شرف صدور یافت چون مالک و راجه
جو و هو راز روی غلبه استیلا در سر راه گجرات بود و نسبت بسیرم خان تزلع داشت خان را از ملاحظه او قوت افتاد
از ناگواری کوچ کرده برگشته نیکانیر رسید رای کلیان علی پسر اورای سنگه از زمینداران آن نواحی بودند مقدم اخلاص
پیش آمده لوازم همدانری بتقدیم رسانیدند بعد از آنکه چند روز خانخانانان در آن منزل از کوفت راه مرآسو و خبر یقین
پیر محمد خان بتعاقب او متعاقب نموده بغایت مایوس و آزرده خاطر گردیدند و وقت جسمی از مردم فتنه انگیز فرصت بلخوا
پیش آمده خانخانانان را از راه برده قرار مخالفت دادند و خانخانانان از ناچار و بجانب پنجاب آورد چون بتسلیم
ترتیب شده که کجا گیر محمد دیوانه که نوکرتیم که خانخانانان در غایت کرده بود رسید خانخانانان از روی
اعتمادی که با او داشت خلعت صدور خود مرز خان را که در سن سه سالگی بود و امر در خطاب خانخانانان و سپه سالار
سمرقند است با عیال و اموال آنجا گذاشته بیشتر روان شد شیر محمد تمامی اسباب و اموال را متصرف کشته انواع
امانت بمتعلقان خان رسانید و خانخانانان در برگشته دیبا پور بود که اخیر رسید خواجه مظفر علی تربتی دیوان خود را که
در آخر مظفر خان شده بود و در ویش محمد و ربک بدلا سکا استمال او فرستاد شیر محمد خواجه مظفر علی را که در فتنه
ساخته بدرگاه سلاطین پناه فرستاد و خان جیران و متفکر بجاندر روان شد و چون خبر روان شدن خانخانانان
بجانب پنجاب بمساح علیه رسید شمس الدین محمد خان آنکه را با پسر او یوسف محمد خان و حسن خان متراست
شهاب الدین احمد خان و سایر امرابصوب پنجاب یقین فرمودند چون افواج قاهره بقصد ارکدار و از آنجا برگشته کونا و
رسید سمر راه خانخانانان را گرفتند خانخانانان خیر از جنگ چاره ندید بضرورت ترتیب صفوف داد و رو بمقابل افواج
قاهره آورد و از طرفین معرکه قتال گرم گشت و در آخر خانخانانان هزیمت یافته بطرف کوهستان سواک رفت
ولی بیگ با پسر خود سمحیل قلی بیگ که امروز در زمره امر انتظام دارد و احمد بیگ و یعقوب بیگ همراست و سایر
برادران گرفتار آمده غنائم بحساب بدست عساکر منصوره افتاد و این فتح در سال پنجم الهی موافق سنه سبع و ستین
و تسع بود و بعد از آنکه شمس الدین محمد خان آنکه متوجه پنجاب گردید حضرت خلیفه الهی خواجه عبد المجید پیر و کرا در سلک و زرا
منتظم بود خطاب اصفا فی استیاز بخشید حکومت دلی گذاشته خود بدولت و اقبال دوم و ذوقه سنه سبع و تین تسع
متوجه پنجاب گردیدند و حسین قلی بیگ پسر بیگ و الله در انبار بصلحت با صفت خان سپرده فرمودند که او میان کجا داشته

گزند و با و نرساند چون بلو دیانه رسیدند شمع خان که حسب حکم زکابل روان شده بود با سقیم خان خواهر زاد و
 تروی بیگ خان و امرا و دیگر دران منزل بشرف خاکبوسی سرفراز آمده و شمع خان بمنصب و کالت و خطاب
 خانانان ممتاز گشت و امرا و دیگر نیز سرفراز احوال خود بر احوال و لطافت سرفراز گشتند و بهرین منزل خبر فتحی که سید
 شمس الدین محمد خان واقع شده بود رسیده جماعت که دران جنگ اسیر گشته بودند مقید و مغلول در نظر آورده
 بزرندان سپردند و از اجتماع دلی بیگ که زرنهای کاری داشت و زرنندان در گذشت سرور را جدا کرده بدست
 فرستادند و ریایات اعلی بقاب خانانان بطرف سواک حرکت نموده چون بنواحی تلوار که از جمله کوه سواک
 محل بودن راجه گویند چندست و خانانان آنجا محضن جسته بودند رسیدند و از دلان نامی پشیدی نشو بگویند
 درآمدند و محاربه نموده اکثر ایشان را بر خاک نداشتند و سلطان حسین جلایر دران معرکه بدر شهادت رسید
 و چون سرور را بریده پیش خانانان بردند خانانان از کمال رقت قلب گرفته گفت این عمر و زندگی من گرای آن گینه
 که تیریب من بنظر مردم گشته شوننی الحال از روی حسرت جمالتان نام غلام خود را بدرگاه فرستاد و معروف شد
 که من از کرد و نامی خود که آنهم باختیار من نبود لال ندامت و تاسف دارم اگر عنایات و لطافت حضرت شامل حال
 بنده گشته برده اغماض بر برزلات مکیند انداخته و مقام عفو آیند روی امید بدرگاه سلاطین پناه آورده بشرف خدمت افزرا
 آید چون غلام عرض بمسامع علیه رسید حقوق خدمات قدیم در ساحت غیر حق پذیر جولان کردن گرفت حکم اشرف
 بصدور پیوست که مولانا عبدالعزیز سلطانپوری که خطاب مخدوم الملک سرفراز بود با بعضی از مقربان درگاه نزد خانانان
 رفته خاطر او را بمواید بادشاه مصلحتین گردانیده بدرگاه عالم پناه آورد و چون نزدیک بار و رسید بنحکم فرمان عالی
 تمام امر و خوانین باستقبال رفته خانانان را با احترام تمام بار و آوردند و خانانان روی مسکنت بر زمین نیاز
 استغاثی تقصیرات خود نموده و حضرت خلیفه ائمه مرام خسروانه نوازش فرمود و بخلعت خاص اختصاص دادند و بعد از
 دور و ز رخصت حرمین شرفین ارزانی داشتند و از دو طرف قرن بدلی روان ساخته و شکار گمان متوجه حساب
 فیروزه گردیدند و خانانان با توابع راه گجرات پیش گرفته روان شده ببله بمن گجرات رسید و چند روز در آنجا
 مقام نموده اکثر اوقات را بمیر سیکندر انید روزی یک لای که در خا برین واقع است و کبسلنگ شتهار و اردو
 باشتی شسته میر میکرد و چون فرود آمده بمنزل متوجه شد مبارک خان افغان نوحانی که پدر او در یکی از جنگها
 مغولان رسیده بود انتقام خیال کرده بملاقات خان آمده و در وقت مصاحبه خان را بنحی ملایک ساخت و نشید
 شد مجید بریم تاریخ شهادت آن پاک نهاد و شرجی از او با شن او و کج خانانان را تاراج کردند و محمد امین دیوانه
 و با یانور و چندی از خواجیه ایان مرزا عبدالرحیم ولد از چند خانانانرا که سن عمرش چهار سالگی رسیده بود و اسر
 خطاب خانانان را سرفراز است از ان ملکه مراد و ده یا محمد آبا در ساندند و از آنجا مرزا عبدالرحیم را بر داشتند

روزی امیر بدرگاه جهان پناه آورند و بخدمت حضرت خلیفه الهی رسیده بمیراحم خسروانه ممتاز نشست و در روز بروز منظور نظر شفق از بواسطه خدمات پسندیده که از وی بطور میر سید میشد و کار او برتی بود تا بحضاب خان خانان رسیده این خصوصیات بخل خود مذکورست و با بجله بعد از قتل پیرخان بجانب گجرات حضرت خلیفه الهی بفرم شکار متوجه حصار فیروزه گردیدند و چند قلاده یوز که بزبان هندی جیته گویند شکار کرده در چهارم ربیع الاول سنه ثمان و ستین و شصت و سه بدری نزول اجلال فرمودند و چند روز آنجا بلوازم بساط و انبساط پرداخته دوم ربیع الثانی عنان غنیمت بدار الخلافت اگر معطوف فرمودند و بکشتی نشستند و در دوازدهم ربیع الثانی بدار الخلافت رسیدند

ذکر وقایع سال ششم اعیان ابتدای این سال روز یکشنبه بست و چهارم چادای الآخر سنه ثمان و ستین و شصت بود درین سال که خدائی محمد باقی خان پسر ماسم آنکه کیفیت قرب آن محمدره در اوراق سابقین تخریر است واقع شد و حضرت هاستد عای او در منزل او رفته نرم ثمانه ترتیب فرموده چند روز بلوازم عیش و عشرت پرداختند و کفرستان او بچچان بسارنگ پور فتح ولایت مالوه در زمان شیرخان بشجاع خان که از خاصه فیلمان او رد و تعلق داشت و بعد از وفات او به پسرش باز بهادر قرار گرفته بود و درینو لامباسح علیه رسید که باز بهادر حاکم مالوه بهواره بلوازم ملای اشتغال بنمایند و خبری از ملک ندارد و از بیعت دست اهل ظلم و جور بر فقر و میکسان دراز گشته و اکثر رعایا و پیشتر بایا از دست ظلم او بجان رسیده اند و غیرت سلطنت مقتضی آن گردید که دولت مالوه نیز در تصرف اولیای دولت قاهره در آمده بمطاسن و امان گردید و بنا بران او هم خان و پسر محمد خان و صاحبان و قبایحان کنک و عبداللہ خان اوزبک و شاد محمد خان قنداری و دیگر احرار بقتیر آن ولایت تعین یافته روس اقتدار بان دیار آورده کوچ کوچ روان شدند چون بده کردی سارنگپور که وسط بلاد دست رسیدند باز بهادر که دران شهر میبود از خواب غفلت بیدار گشته در و کردی سارنگ پور آمده قلعه ساخته نشست و این باز بهادر در فن سرود و افتام نغمه هندی بی نظیر وقت خود بود اکثر اوقات او بصحبت لولیان پاتر بازی و سائر ملای میگذشت چون لشکر فروزی اثر بده کردی سارنگپور رسید او هم خان و محمد صادق خان و عبداللہ خان اوزبک و قبایحان کنک و شاه محمد خان و چندی دیگر از امرار بطریق قراول فرستاد که بر دو قلعه که باز بهادر بر لشکر خود کرده بود میر کرده نوعی سازند که از قلعه بیرون آید و فوج قاهره توپ توپ با طرف قلعه باز بهادر آمدند باز بهادر ترتیب فوج نموده بجنگ شتافت و امرای افغان که از آزرده خاطر بودند راه فرار پیش گرفتند و باز بهادر گر خسته بدر رفت و روپ ستمی نام حرم دوستدار او که بنام او شعر میگفت بادیکر حرمها و خزانه بدست افتاده در وقت نهمیت خوابیده باز بهادر روپ ستمی را بر نهم شمشیر مجروح ساخت تا بدست بیگانه نیفتد چون او هم خان روپ ستمی را طلب داشت روپ ستمی از غیرت زهر خورده بملک شاد او هم خان حقیقت فخر را نوشته بدرگاه عرض داشت نمود تمام حرمها و پاتر آن

لویان باز بهادر را پیش خود نگاه داشت یار و فیلان را همراه صادق خان بدرگاه فرستاد و حضرت خلیفه الهی را
از نگاه داشتن حرما و دیگر غنائم بر خاطر مقرران آمده مصلحت ملک اقتضای آن نمود که بصوب مالوه منقست
منو به بنابران بتاریخ بست و یکم شعبان سنه ثمان و ستین و تسامه و اراکخلاف بطرف مالوه منقست واقع شد
چون بحوالی قلعه کاگردن از قلاع مالوه که بمبانت و ارتفاع شهر است رسیدند یکم جبهه انطاغ بنجران قلعه بعد در
پیوست کو توال آنقلعه از روی عجز بدرگاه جهان پناه شتافتند کلید قلعه را پیشکش آورد و اوجن الفیاد از دشمن
افتاد و بطریق لغز تمام شب رانده وقت صبح در سارنگپور رسیدند و بهم خان که بقصد قلعه کاگردن برآمده بود
در سه کردی سارنگپور شرف خاکبوس سرافراز آمده بزرگ بادشاهانه ممتاز گردید و از آنجا سوار شده در شهر منزل
او بهم خان را نزول اقدس باعلی علین رسانیدند و بهم خان انچه از غنائم بدست آورده بود از نظر گذرانیده حضرت
خلیفه الهی چند روز بلوازم انضا پر و اذاعت عثمان عزیمت بجانب دارالخلافه اگر معطوفت داشتند و در
همین منزل پرچم محمد خان شروانی و دیگر امرای در محال ولایت متفرق بودند بملازمست رسیدند و بخلعت واسپستاز
گشته باز بمحال جاگیرهای خود مقرر شدند و آنحضرت چون مجد و قسبه ترور رسید بدیشری که از مهابت آن
زهره نهران آب شدی از بختل نمودار شد تنها بنفس نفیس و آن صبح آورده و در یک مرب تیغ بزرین انداختند
و بمجلس آن شیر را جوانان دیگر بضر تیغ و سنان کشند و محمد اصغر میرمشی را که از سیادات عرب شاهجی حسن خط و
انشاء ممتاز بود و در خدمت حضرت جنت آشیانی خطاب میرمشی دانست خطاب اشرف خانی اخلاص دارند
و بتاریخ بست و نهم رمضان نصد شخصت و بهشت و اراکخلافه اگر عمل نزول مرادق عزت گردید چون مدتی
افغان بدست پر محمد خان بیگانی که از امرای سلیم خان افغان بود قتل رسید پس او شیرخان نام در قلعه چنار
برسد حکومت ممکن بسته باجمیع ابنوه رویشی چون پور نهاد و چون زمان عرضداشت بدرگاه معلی فرستاد
امراییکه جاگیر دارا آمد و بود و دیگر یک خان زمان مقرر شد و از ابراهیم خان اوزبک و مجنون خان قاتقال و
شاهیم خان جلایر و کمان خان لک و جمیع دیگر از ملازمان درگاه معلی قتل خان پرستند و افغانان
از آب گذشته جنگ انداختند خان زمان داد و مراغه داده لشکر افغانان را برهم زده نهر سمیت داده
حقیقت فتح عرضداشت نموده بدرگاه معلی فرستاد و چون از بعضی حرکات خان زمان مردم عالم را گمان
لخیان و سرکشی میشد بطریق سیر و شکار در آخرین سال ریایات عالیات بصوب چوینور حرکت آمد
چون بحوالی کالیپاتی اتفاق نزول فدا و عبدالمد خان اوزبک که کالیپاتی جاگیر او مقرر بود استقامت نمود که منزل او بقصد
سرت لردم بندگان حضرت مشرق شود التماس او در عرض قبول افتاد و منزل او را رنگ نزد و من اعتقاد عبدالمد خان
در مقام خدمت ایستاد و پیشگاه گذرانیده بقبول سرافراز گشت چون بلده رده محل نزول ابطال گردید علی قلی خان

و زمان زمان و باد و درش بهادر خان از جوینور که با گیر ایشان بود با یلغار خود در ساندیه شرف پانیوس دریافتند
و پیشکش ملائق و فیلهای خوب گذرانیدند و چون آثار حسن اخلاص و بندگی از ایشان ظاهر شد با سبب و
خلعت خاص سرفرازی بخشید و ایشان را بجای گیرای خود خست کرده مراجعت نمودند و هفتم فرسخ ششم سال
موافق سنه ثمان و ستین و شصت و در آگره نزول اجلال واقع شد شش الدین آنکه که خطاب خان غمی در آن
حکومت پنجاب به و بنویس بود درین ایام در دار الخلافت آگره آمده شرف خاکبوس سرفراز و ستم مالک بهبه او و شرف
به بدین ایام او هم خان موجب فرمان جهان مطلع از مالوده با الخلافت آگره آمده شرف ملاذات یافت و بنا بر پنج هفتم از اول
تسع و ستین و شصت از بیستم زیارت مقدس و طلب الاولاد و خنوع الدین چندی قدس سره و آن شد چون تقصیر با سبب رسیدند
راجه بهار مل که از آنجا نامدار آنجا می بود با سپر خود یکو تید اس کمال رادت و صدق اخلاص شرف ملازست رسید به بلخ و مرهم
و الطاف خردانه اعتبار یافت و خوشتر و که در محبت بود با زواج آنحضرت امتیاز یافته در سلک اندوختن منتظم گردید و اعلام طفر انجام
با جمیر رسیده ساکنان آنقله بقعه شریفه را بصلوات و صدقه و وظیفه و دار و بره و در گردانیدند و مرا شرف الدین
که جایگزین در سرکار جمیر داشت ملازست رسیده بهرام شاهنشاهی مبارکی گشت و آنحضرت مرا شرف الدین حسین را
با چندی از امرای آنصوبه بتغیر قلعه میرشد که در بست گردی اجیمیر است و در تصرف جبل بودین فرموده خود بهست
بطریق یلغار در شان و زینت و بست کرده راه ملی کرده با گره شریف آوردند و گرفتار سال هفتم
ابتدای ایسال روز سه شنبه هفتم چرب سنه تسع و ستین و شصت بود و در ابتدای ایسال مرا شرف الدین حسین
قلعه میرشد را با اتفاق شاه بلاغ خان و پسرش عبدالمطلب خان و محمد سین شیخ و بعضی امرای محاصره نمود و در ظرفین
کوشش با واقع شد و آخر مصالحه بران شد که اهل قلعه تمام اسباب و جهات را گذاشته با سبب و حاجی بدر
روند و قوی که عساکر منصوره از سر راه ایشان برخاست چل با مردم خود بدر رفت و قلعه میرشد و تصرف و در آنجا مان
به بدین ایام پیر محمد خان که از آمدن او هم خان حکومت مالوده داشت لشکر مالوده را جمع داشته غریمت نسیم دلا
ایسر و بر پانیور نموده و بجای گیر اگر از منظم قلاع اولایت است محاصره نموده و قهر و جبر را بکشد و تمام سپاهیان آنجا را
از تیغ گذرانیده بولایت ایسر که باند لیل شتهار دارد در آورند چون از آب نریخته شد اکثر قصبات و قریات آن
را بقتل و غارت برباد داده بشهر بر پانیور رسید و آن شهر نیز بقلب گرفت و حکم بقتل عام فرمود از علماء و سادات
بسیار کس را بجنور خود فرود ما گردن زدند و حاکم ایسر بر پانیور و بار بهادر که از مالوده گرفته در آن نواحی می گشت
با اتفاق یکدیگر و کل زمین داران آنجا بر سر پیر محمد خان هجوم آوردند و پیر محمد خان تاب نیاورد و در بجانب
برگشت چون بکنار آب نریخته رسید و دسائرها همچنان خود را در آب زدند اتفاقاً قطار شتری نزدیک
پیر محمد خان رسید و بر سپیش خود را زوار آب جدا شده در آب افتاد بمکافات اعمال خود رسید

خون نافع کن چو پای و ست + گزناغات آن نشاید دست + بقیه امر که مالوه رسیدند بنگاه داشت آنولایت
 از خیر افتاد و خدیرون دیده رو بدگرگاه عالم پناه آورد و نیاز بها در آن خقب رسیده مالوه را مستقر شد و امر که حکم
 مالوه را گذارشته آمده بودند چندگاه محبوس ماند بعد از آن حیدرالدخان از یک راجست تدارک این خلل را فرود
 حسین الدین احمد خان فرخودی را با خوانین دیگر بگو یک اوقین فرمودند و در آن خسته شمع و ستین چو ستانه
 حیدرالدخان با سائر امر چون بجای مالوه رسیدند باز بها در طاقت مقادست نیاموده راه هر سمت پیش رفت
 و بعضی جوانان کار کرده از عفت او و آمدن جمعی کثیر از مردم او را قتل رسانیدند باز بها در چندگاه و حمایت ای او بنگ
 که از کبار راجهای ولایت مادر و دست گذرانیده و مدتی در کجرات بسر برد و در آخر روی نیاز بدرگاه عالم پناه آورده
 از حوادث ایام پناه جست و حیدرالدخان در شهر مند و قرار گرفت و امرای دیگر نیز بجا گیر خود رفتند و معین خان بعد
 ترتیب و تنظیم مهات ولایت رو بدگرگاه و عرش اشتباه آورد و چون را بطا اتحاد و داد در میان حضرت جنت آشتیا
 و شاه طهماسب صفوی استحکام تمام داشت بعد از خلعت جنت آشتیانی که سبب سلطنت دارانکه ایالت بوجو د
 باجو و حضرت خلیفه الهی زیب و زینت گرفت شاه طهماسب خواست که را بط قیام را بعد استحکام و بد بنابران سید
 بن حصوم بیک را که عمر زده شاه بود و در بنابران عاقلست عمو او غلی خطاب می فرمود و بنوان رسالت با تحت هدایت
 بسیار بدرگاه گیتی پناه فرستاد چون سید بیک بنابر در انخلافت اگر رسید بعضی خوانین عظام را با استقبال
 او فرستاده با خرام تمام آوردند و با و صلح هفت لکته که انعام مرحمت شده دو ماه در در انخلافت توقف
 نمود و انعام اسب و خلعت خاص سر فراز گشته با تحت و هدایای هندوستان رخصت مراجعت یافت و کمر
 وقایع سال هشتم الهی ابتدای اینسال روز چهارشنبه نهم ربیع سیمین و استعانة بود قضیه که
 در میان اینسال بدو رخ آمد این بود که ادهم خان کولکناش پسر ادهم اگر در تقرب قرن خود گذارشت از روسی
 غرور جوانی و غلبه جاه و مال باغوا می شهاب الدین احمد خان و منعم خان خانناران و چندی دیگر قصد خان عظیم
 وکیل السلطنت بود و نموده در سردوان او را قتل رسانیدند و ارباب کفر و دغوت و اعتماد بر عنایت حضرت داشت
 بر در حرم ایستاده ماند حضرت از درون حرم شمشیر بدست بیرون آمدند و فی الحال او را دست و پا بسته از بام بلند
 بسیارست رسانیدند و این قضیه صبح روز دوشنبه دوازدهم رمضان ستمین و استعانة دست داد و جمعی که
 درین فساد کوشیده بودند باز و هم سیاست بر کس خود را بگوشه کشیده از انخلا ستم خان و محمد قاسم خان میر بحر آب
 چون گذرشته پل را ویران ساختند و شهاب الدین احمد خان غیاث پوری نیز ستواری گشت و حضرت با و شاه در
 با و بار و خاطر ادهم اگر دین خان غلام بانه فرمود و بلوارم تو در و عظیم ایشان برداشتند و ادهم اگر از غصه و اندوه پسر خود بار
 گشته بعد از چهل روز رخت اتقامت بر سرای آخرت کشید و شرف خان میر غری را حکم شد تا ستم خان شهاب الدین را

و قاسم خان که اهتالت داده بخدمت حاضر ساخت و چون واهمه ابقاع فتنه مذکور بر خاطر مستم خان مذکور گشته بود
 با آنکه خجالب خانخانی و منصب و کالت و اتالیقی امتیاز یافته بود در شکی فرصت یافته با اتفاق قاسم خان میر
 از آگره زو بکابل نهاد و چون به برگشته سرودت از میان و اب کجبا گیر میر محمود شکی مقرر بود در سید قاسم علی نام
 سیستان از نوکران میر محمود که شقدار آن برگشته بود از اضطراب احوال ایشان معلوم کرد که از درگاه گنجینه میر و نداجمی
 انرا و پاش قصبه که همراه او بود و نیز بر ایشان رفت هر دو را دستگیر ساخته بدرگاه عالم پناه فرستاد حضرت غلیظتی
 از گناه ایشان انماض فرموده باز بدستور سابق در مهات مدخل دادند و احوال طبقه کلران و تخریر ولایت ایشان از
 کتاباب سند که به نیلاب مشهورست تا دامن کوستان سوا ملک و تاجک شمر تمام انبصره همه وقت در تصرف کلران
 بوده است از جمله طوائف دیگر مانند کدی و جالویه و حرته و بهو کمال و حمت مار به و منکرال زیر ستون این عرصه اند اما
 سطح و منقار و کلران می باشند و از اوائل سلطنت حضرت فردوس مکانی بابر با دشتا نالان همه وقت است و
 خود را در دولت خواهی این دو دامن رفیع الشان معات نداشته در سلک جانبداران منتظم بوده اند و تخصیص سارنگ
 سلطان که در قدم اخلاص جانبداران به پیش بود تا وقتیکه شیرخان افغان در ممالک هندوستان تسلط عظیم
 بهم رسانید و خواست که ایشان را در بقعه اطاعت خود کشد و هیچ وجه این اراده از پیش زلفت و بعد از شقت بسیار
 سارنگ سلطان بدست آورده فرمود تا پوست او کهنه پسر او کما فی الحالت را در قلعه کوالیر محصور ساخته و بعد از سلطان
 سارنگ برادر آدم سرور این طائفه را و نیز طریقه اخلاص ایندو و ما زمر عید داشته با فغانان در مقام خلافت میبویچون
 شیرخان در گذشت و پسر او سلیم خان فرمانروای هندوستان گشت او نیز بدستور پدر اکثر ولایت کلکر از تبارج و قنارت
 داده و ترتیب ایدام آظافه مبالغه نمود و بختی در مقام سیاست بنیدیان کوالیر آمده فرمان داد که تمام این بنیدیان را
 در خانه در آورده آتخانه را بر پا زد و روی تفنگ کنند و آتش زنند آتخان کردند همه آن بنیدیان در هوا پریده عضو با
 ایشان هم جدا گشت الا کمال خان که در گوشخانه بصیانت الهی محفوظ ماند چون این قضیه به سمع سلیم خان رسید
 کمال خان از بند خلاص داد و سوگند داد که من بعد در مقام خلافت نباشد و در مقام ترتیب او شده او را باقی
 حاکم پنجاب به تشریف ولایت کلکران تعیین فرمود و بعد از آنکه عرصه هند بفر خلافت حضرت اعلی زینت کمال خان به دست
 آید و اجداد در بقعه اطاعت در گردن انداخته در مقام خدمتگاری آمده مشمول الطاف بادشاهانه گردید و برگشته بسو
 و قنچور و غیره از سر کار کرده مانک پور در وجه جاگیر و قرار یافت و آنجا میبوی و تازمانی که شیرخان پسر سلیم خان به شیرخان
 نواحی بر سر علی قلی خان زمان آمد کمال خان که حسب حکم بلوک علی قلی خان زمان تعیین یافته بود در آن لشکر خندان
 جلالت و مردانی نمود که حکم جبا مطلق صادر شد که هر مطلبی که کمال خان التماس نماید در معرض قبول خواهد افتاد و حسب احوال
 هر می داشته التماس ولایت پدر نمود و فرمان عالی بنفاد پیوست که از ولایت کلکران نصف این کمال خان و نصف

دیگر بآدم خان تعلق داشته باشد و فرامین بنام امرای پنجاب میر محمد خان که بنان کلان شهر بود و قطب الدین
 محمد خان صادر شد که اگر آدم خان در بنیاب معصیان نمود و تمام آن ولایت را از دست تسلط او کشیده بکمال خان
 سپرده سنزای عدم اطاعت و در دامن روزگار شش هندی چون امرای مذکور آدم را از مضنون فرمان اعلام دادند
 او و پیشکش لشکری سر از فرمان پیچید باین راضی نشدند و فوج قاهره در ولایت لکهران درآمده در تخریب آن ولایت
 کوششها نمودند آدم خان و پسرش به دفعه و مقابل پسر آمده جنگ عظیم کردند آخر شکست بر لکهران افتاد آدم خان
 و شیر شد و پسرش لشکری بجانب کشمیر بدر رفت و بعد از چند گاه او نیز دستگیر گردید تمام ولایت لکهران در تصرف
 اولیای دولت درآمد امرای مذکور تمام آن ولایت را بتصرف کمال خان و گذاشته آدم و پسرش را حواله نموده
 بر کس متوجه محال جاگیر خود گشتند کمال خان لشکری را گشته آدم را پیش خود نگاه میداشت تا زمانیکه وزیر بابل طنبی
 در گذشت ذکر توجه ششم خان بکابل وقتی که ششم خان از کابل متوجه درگاه عالم بنا گشت حیدر محمد آخته جلی را بحکومت
 کابل منصبت نموده بود چون خبر بد معاشی او بمردم کابل منجم خان رسید او را مغرول ساخته پس فرستادند بجای او
 نصب کرد و برادرزاده خود ابوالفتح بیگ و لد فضل بیگ را که همراه بود نیز بکابل فرستاد و تا در مهمات آنجا نمودن
 باشد بعد از چند گاه والدۀ مرزا محمد حکیم ماه چو یک بیکر از اوضاع ناپسندیدۀ غنی خان بجان آمده غنی خان را انکابل بآورد
 فضل بیگ و ابوالفتح بیگ را بقتل رسانیده مهمات کابل را با اتفاق شاه ولی انکه از پیش خود گرفت چون انچه بمساحت
 علیه رسید ششم خان را بحکومت کابل و انالقی مرزا محمد حکیم امتیاز بخشید و محمد قلی خان برلاس حسین خان برادرش را بکین
 احمد خان و تیمور از بک و دیگر مردم را بکین تعیین نمودند والدۀ مرزا تمام لشکر را یکجا کرده و مرزا را که در آن اوان سن او
 بده رسیده بود همراه گرفته بغرض جنگ بجلال آباد و کساین بجو ساتی موسوم بود آمده انتظار وصول ششم خان میکشید
 ششم خان از غیظ و تحمیل رفته و جنگ کرده در حله اذل شکست یافت و تمام لشکر و چشمه بار و داد با بمانت تمام رو
 بدرگاه آور و والدۀ مرزا محمد حکیم بعد از فتح بکابل رفته شاه ولی انکه او نسبت بیکم قصد غدر و ارتقا بکشت
 کوه بر ابوالکالت مرزا موسوم ساخت و درین سال واقعه مرزا شرف الدین حسین رد نمود و تفصیل ازین احوال آنکه مرزا
 شرف الدین حسین پسر خواجہ حسین بن خواجہ جاوید محمود بن خواجہ عبداللہ دست که بنحو اچکان خواجہ شہنار دار و داد و پسر
 خواجہ ناصر الدین عبداللہ از دست مرزا شرف الدین حسین ببلان دست حضرت رسیده بر تئیه امیر الامرای ترقی کرد
 و ناگه بر سبکبار و مقرر شد آنجا نیز ترو دات مردان از دولتمور رسید و پدرا دارا که آمده بود و در احوال خرم خروانه گشت
 بحسب تقدیر بعد از چند گاه مرزا شرف الدین حسین بی سبب و بهجت ظاهری با غوغای ارباب حسد متوجه شد
 بجانب ناگور گریخت حضرت حسین محلی بیگ و لد ولی بیگ ذوالقدر قرابت خان خانان برم خان را که بواسطه
 خدمات پسندیده در زمره امرای استقام یافته مستعد رعایت گشته بود و بطلب خانی سر مرزا گشته بجاگیر مرزا شرف الدین

باو غایت فرمودند و از امرای غلام مثل محمد صادق و محمد قلی و قباقلی و مظفر منول و میرک بهادر را بگویند که حسین قلیخان
 نقین فرمودند و حکم جماعت را بصدور پیوست که امرای مذکور نقاب مرزا شرف الدین حسین نموده اولاد بدست آورند
 اگر از کردار نا صواب خود نا دم باشند استالمت داده بدرگاه بیارند و الا در مکافات احوالی او گذشته بلوارم غلام
 وایلاق او قیام نمایند چون اخبار توجیه حسین قلی بیگ خان و دیگر اهل امر را شرف الدین حسین به سعید ترخان و دیوانه را
 که محل اعتقاد او بود در اجیر گذار داشته بجانب ناگور رفته افواج قاهره قلعه اجمیر را محصور ساختند بعد از دو و سه روز ترخان را
 امان طلبیده قلعه را بدو و تنوایان درگاه سپرد و امر بتعاقب مرزا شرف الدین حسین بجانب جالور شد تا فتنه افغانا
 که مرزا شرف الدین حسین بجالور رسید شاه ابوالمعالی که از که معظمه معاونت نموده بدرگاه می آمد مرزا شرف الدین
 و آخر دره و احداث فتنه با و قرار داد که بر سر کوه و ارق حسین قلی خان که در بجا اجمیر گذار داشته بود رفته دست برد
 نموده از ان راه بکابل رفته نزد محمد حکیم را بپند وستان بیارند و شرف الدین انچه مقدور او باشد تحریک سلسله
 فتنه و فساد بدید و بدو خود هم به پیشانی کشند و زکار جهان خرده بینی کنند و بشود دست امید از خیرشان
 که در وادی شر بود میرشان ابوالمعالی جمعی از نوکران میرزا شرف الدین حسین را همراه گرفته چون بخوالی جاجی پور
 رسید معلوم کرد که احمد بیگ از قربانان حسین قلیخان جست دفع او آمده اند از انجا اخراج و زنده جانب نارنول
 توجیه نمود ناگاه خود را بقلعه نارنول رسانید مگر کسی شوق را انجا را گرفته زیرا که در فو و خانه انجا جمع آمده بود و جمعی را همراه
 خود داشت تقسیم نمود حسین قلیخان بعد از شنیدن ان خبر برادر خود اسمعیل قلیخان بیگ را همراهی محمد صادق خان
 بتعاقب ابوالمعالی فرستاد چون ایشان قریب کماچی پور رسیدند و معلوم کردند که ابوالمعالی خود را بجانب
 نارنول کشیده احمد بیگ و اسکندر بیگ را همراه گرفته سر در نشاند ابوالمعالی نهادند چون بدواز و کوه رسید
 نارنول رسیدند خانزاده نام برادر ابوالمعالی را که شاد بودند ان می گفتند در راه در خورده گرفته در بند کردند و
 ابوالمعالی از نارنول گریخته رو به پنجاب آورد و احمد بیگ و اسکندر بیگ از افواج قاهره جدا شده بطریق افغانا
 بدینال ابوالمعالی شتافتند جمعی از نوکران ایشان که سابقا نوکر مرزا شرف الدین حسین بودند هم عهد بستند
 و سوزن خوردند که وقتی که با ابوالمعالی مقابل بروند و احمد بیگ و اسکندر بیگ را گذار داشته با و پیوندند و ان قلی نام
 نفری از ایشان جدا شده شعیل هر چه تمامتر خود را با ابوالمعالی رسانیده مرموم اتفاق انجاءت با و رسانید ابوالمعالی
 بهخوشیدن این حکایت خود را در خلجی که در کنار راه بود کشید وقتی که احمد بیگ و اسکندر بیگ محاذی او رسیدند
 از کمینگاه برآمد برایشان آورد و نوکران ایشان که با هم اتفاق کرده بودند شمشیر کشید و رو بصاحبان خود آوردند
 و دیگر نوکران احمد بیگ و اسکندر بیگ از مشاهده انحال گریخته احمد بیگ و اسکندر بیگ چاک زانها گذار شدند و
 این هر دو دیوانه بعد از کوشش و کشتن بسیار بدتر شهادت رسیدند حضرت خلیفه الهی در تعصیه میتوره بلوارم غلام

اشتغال داشتند که آنجناب سید شاه بلاغ خان و تاتار خان و زودی خان و غیر جم بقا قب ابوالمعالی
 تعیین فرمودند و هیات مالی از دستور حضرت فرموده و در الملک ملی را رشک فروس برین گردانید از آنجا
 آنکه در الوقت که شرف الدین حسین از درگاه که خیمه بجانب ناگور رفت کوکون و دایم غلامی از علما مان پدر خود را
 برین داشت که گاه و بگاه در کیمین بود و بهر وجه که تواند حضرت آسیبی رساند این بی سعادت بقصد انکار همیشه در
 اردوی علی میگشت و انتظار فرصت میگشت از اتفاقاً از شکار سعادت نموده از بازار دلی میگشتند و وقتی که نزدیک
 بدرسه ما هم آنکه رسیدند آن نابکار خون گرفته تیرے پیش کرده بنشان آنحضرت زد و از آنجا که عنایت الهی بهر
 وقت شامل حال آنشهر یار است از غم کاری نرسید و دستمال گدشت و دو تنخواهان در ساعت آن برگشته و درگاه
 را بفرب تیغ و خنجر بچشم فرستادند و آنحضرت تیرا کشیده همچنان سواره بسند خلافت رسیدند پدر و زوجه را
 آنجناب احت پروراخته بتایخ ششم جمادی الثانی در سنگاسن نشسته بجانب دارالخلافت اگر حضرت فرمودند بتایخ
 بانزد و جمادی الثانی سده امدی و بیست و ستائ سو افی سال هشتم اتمی در آگره تزلزل جلال واقع شد و در وقت آن
 سال **نصر** الهی ابتدای ایسال روز پنجشنبه است و هم جب سده امدی و بیست و ستائ بود چون بولنگا
 احمد بیگ را کشت و معام که در کافواج قاهره بقا قب او می آیند سر اسیر شده راهسار است را گذارند روی کریر
 بجانب کابل نهاد چون بعد و کابل رسید حضرت شفقن انظار نسبت خلوص عقیدت و صدق ارادت
 که حضرت جنت آشنائی داشت نوشته باده چون یک یک فرستاد و این بیت مصدر ساخت سه مابین در
 نه سپهر عزت و جاه آمده ایم به از بد ما و شایه بیا آمده ایم به ماه چون یک یک میمضمون عرض داشت او و توقف
 یافته در جواب او این مصرع نوشت که **مصرع** غم نما و فرود آگانه خانه است به و با احترام تمام طلبیده صیغه
 خود را و عقد از دواج او در آورد و ابوالمعالی هیچ گل گشته تمام همت در خانه مرزا محمد کلیم را از پیش خود گرفت جمعی که
 قبل ازین از سلوک ما چون یک یک دل گرفته بودند شل شو کون بر قرعه خان و شادمان و غیره و مرزا ابوالمعالی
 در آمده خاطر نشان او نموده که تا یک دیجات ست همت تو رواج نخواهد یافت ابوالمعالی این مصیحت را مصواب
 دیده آنجناب عورت بیچاره را خنجر سید و کشت و مرزا محمد کلیم را که خود رسال بود و دست خود کرده تمامی همت را از
 پسین خود گرفت و میدر قاسم که بر او کویل مرزا بود دست آورد و مقتل رسانید و برادرش محمد قاسم را مقید ساخت
 تری محمد خان و باقی محمد خان قاضیال حسین خان با جمعی از ملازمان بکیم کجاست در بر سر ابوالمعالی را روان شدند
 که بیکر را انتقام از دیکشند بعدی مرست ابوالمعالی را ازین قضیه خبردار ساخت ابوالمعالی با جمعی که با شفق بودند
 سلط و کمل دستند قتال ایشان گشت جماعت مذکور بمضرب راست بدرون درآمدند ابوالمعالی نیز بمراحت
 ویش آمد و بسیاری از طرفین مقتل آمدند آخر ابوالمعالی زود آورده ایشان از قلعه بیرون کردند و چنانچه هر یک از ایشان

مستقر شد و در بطن فرنی نهاد و محمد قاسم کرد و بند بود و خلاص شد و در بدخشان نزد مرزا سلیمان وقتیه کیفیت واقعه را
 معلوم ساخت مرزا را بر رفتن کابل تخریب نمود و مرزا محمد حکیم نیز کس خود نزد مرزا سلیمان فرستاده استدعای حضور او کرد
 مرزا سلیمان چون بکفایت واقعه اطلاع یافت لشکر بدخشان را جمع کرده با اتفاق حرم محرم خود حرم سلیم و کابل آمد
 ابوالمعالی نیز لشکر کابل را یکجا کرده مرزا محمد حکیم را همراه گرفته بکنار آب خور بند رفت و از طرفین صفقا ترتیب یافته
 آتش قتال افروخته شد جمعی از کابلان که بجانب دست راست ابوالمعالی بودند از بدخشان شکست خورده رو
 گردان شدند ابوالمعالی مرزا محمد حکیم را در مقابل مرزا سلیمان گذاشته خود بمدد آنجا حرکت رفت نوکران مرزا
 محمد حکیم فرصت غنیمت دانسته مرزا محمد حکیم از آب گذرانده نزد مرزا سلیمان بردند و باقی لشکر کابل از شهادت این خیال
 پراگند شد هر کس خود را بکوشه کشید ابوالمعالی چون باز بجای خود آمد از مرزا محمد حکیم و لشکرا و اثری ندید و مضطرب شد
 راه گریز پیش گرفت بدخشان سر در تعاقب او ننهاد و دیوشم چار بکاران با و رسیده گرفته بنجد دست مرزا سلیمان
 آوردند مرزا سلیمان خوشحالی تمام مرزا محمد حکیم را همراه گرفته کابل درآمد ابوالمعالی را بعد از دو سه روز دست و گردان
 بسته نزد محمد حکیم فرستاده و مرزا فرمود تا او را از قتل بکشتند بقصاص رسانیدند و این واقعه در شب هفتم رمضان سنه
 سبعین و ستات و اقصی بعد از آن مرزا سلیمان صبیحه خود را از بدخشان کابل طلبیده در ازدواج مرزا محمد حکیم درآمد
 و اکثر ولایت را بر مردم خود جایگزین کرده و امید علی را که در محل اعتماد او بود بوکالت مرزا القین نموده خود بجانب بدخشان مراجعت
 فرمود و در هرین سال خواجه مظفر علی تری که از قاریان خاندانان بیرم خان بود بمنصب وزارت دیوان عالی
 سر فرار گشته بخطاب خانی ممتاز گردید و ذکر تسخیر قلعه خیار در تصرف فتو نام غلام عدلی بود و او عرض داشت نمود
 انظار دادن قلعه کرد حضرت خلیفه الی شیخ محمد غوث آصف خان را فرستاد و مذکور تسخیر ولایت کرمان گشته شدن را
 در گاونی چون ولایت کرمان بکشد آصف خان قریب بود و او را و احمیه تسخیر آن ملک در سراقا و دارالحکومت آن ولایت
 قلعه خود را گذاشت و این ولایت وسیع که بمقتدا دیگر قریه آبادان بدان متعلق است دوالی آن ملک در این ایام
 عورتی بود رانی در گاونی نام و این عورت از حسن جمال بهره تمام داشت چون آصف خان بواقعیت
 آن ولایت اطلاع یافت تسخیر آن در نظر بهمت و تردد و آسان نمود با پنجاه هزار سوار و پیاده بسیار روی بهمت
 آن ولایت نهاد رانی نیز لشکر را جمع نموده با هفتصد سوار و سیصد هزار پیاده و سوار بدافعت شتافت و از طرفین کشش و کوشش
 در کار شد بحسب تقیر تیری برانی رسید و شگست بر لشکر و افتاده رانی از و هم این که مباد ازنده و در دست نیم
 در اید فلیان خود را فرمود که او را بنجر بلاک ساخت و بعد از فتح آصف خان متوجه قلعه حوراکر شد پس رانی که در آن
 قلعه بود بخمس پیش آمده گشته شد و آن قلعه مفتوح گشت و خراش و دقائن بسیار از آن قلعه بدست آصف خان
 افتاد و آصف خان را بعد از آنکه انجمن کاران پیش رفت و اینقدر خراش در تصرف درآمد و افتخار و اعتسای بار

بفکاک الافلاک رسید و در کریم برسد حکومت استقرار گرفت بتاریخ و قیصره حرام سده احدی و بیستین ستمه
 مطابق سال نهم الهی موکب بهایون بغیریت شکار فیل از دار الخلافت اگره بجزکت آمد و ساعل دریای چینیل
 مضرب خیام خضر استقام گردید و بواسطه کثرت باران و طغیان امواج دریا ده روز در ان مقام توقف افتاد و در وقت
 عبور فیل خاصه که لکنه نام داشت در آن دریا غرق شد چون حوالی قصبه نر و محل نزول جلالت گردید در آن گل
 مسکن و دامای فیلان بود بر قوی التفات بر شکار آن جانوران انداخته چند روز بگذرانم این امر قیام مسعود
 و در ترتیت و تدبیر این شکار که صعبترین اقسام صید است اختراعات غریب کار فرمود فیل بسیار اصطبا و در آوردند
 و چون آنخود و در از فیل خالی ساختند عثمان غریمیت جانب مالوه مطوف و دستانه خنجر و در دران قصبه توقف
 افتاد و از اینجا بجانب سارگیه بنضت فرمودند و بواسطه شدت باران و کثرت آب و گل لشکر فیر و سره اتر
 بخت تمام راه طی نمیداد و چون ببلده سارگیه رسیدند محمد قاسم خان نیشاوری که حاکم آنجا بود و بایستقبال
 ستافته انواع چیتکشها گذرانید و در دیگر لواهی غریمیت از اینجا در حرکت آمد و چون بنواهی مسند و رسید به بند
 اوزبک حاکم مسند و بنضت ریاات اعلی شینده بجهت آنکه بعضی امور که در خلاف رضای حضرت باست اند
 سرزده بود بهم و هر اس غنیمت بود راه داده راه گریز پیش نهاد و عیال خود را پیش انداخته بجانب گجرات روان شد
 چون انجیر میسابع علیه رسید بقیه خازن ابعاد و درت فرموده و مستقر خلافت بگذرانم عین و نشاط اشتغال داشتند
 اکثر اوقات بسیر کرانی که از انواع لواهی دار الخلافت بگذشت آب و لطافت هوا امتناز بود و تشریف می بردند چون
 و تضا قابل عمارات و لکشا بود و فرمان تبعید و ترسب عمارات عالی صادر شده در اندک ایام مناسبت خوب و بناهای
 مرغوب با تمام رسیده شهری عظیم بهر سید و تنگ و تنگ موسوم شده که احوال خوابه معظم که خال حضرت بود و دایم علی اکبر
 اولاد حضرت شیخ الاسلام زنده فیل احمد جام است رحمة الله علیه در ایام سلطنت حضرت جنت آیشانی از دبارها
 حرکت نایسندیده ببله و آمده بود و آنحضرت بواسطه رعایت خاطر عثمانزاده عالیقدر از انفسیرات ادا غماض فرمود
 و بر میگشتند آنرا پس بی اعتدال بود حکم اخراج در باب اولی و بعد و پیوسته دوا و گجرات رفت و از اینجا که
 منظمه رسیده چندگاه آنجا گذرانیده باز بجزایرت حضرت جنت آیشانی آمدند از آن که فوت سلطنت بشهریار
 عالم رسید و در جوع همت برای صوابهای بی رحمان خانانان شد و بنیخانانان تجدید خواجهر را اخراج نمودند
 اخراج چندگاه در گجرات بود و باز روی امید بدرگاه گیتی پناه آورد این مرتب بی رحمان فی الجمله توبی با دفرموده
 در مقام رعایت شد و در خلال این احوال همت بی رحمان بر تنگی که تحریر یافت بر بزم خور و حضرت خلیفه الله
 عنایات خسروانه در باره او مسند و فرموده و محال چیده سکا که او فرمودند چون بی اعتدالی و در طبیعت
 خوابه فرمودند که بودی اختیار حرکتی از دسر زد که در پی کار کرد و از جمله لجبائی فاطمه نام عورتی بود که بجهت تمام

حضرت جنت‌آشیانی قیام مینمود و خواجه معظم دختران نیزه آغذه نام در جباله خود در آورده بود چون چندی بران گذشت
 بموجب قصد کشتن آن بیچاره کرد چون والدۀ او برین مطلع گردید بلازبیت حضرت شتافته حال لبخند آن بسیج
 اشرف رسانید اتفاقاً در وقت حضرت میخواستند که بشکار متوجه شوند فرمود که جیت استخلاص خضر تو از راه غا
 خواجه معظم عبور نموده نصحتی خواهم کرد و ظاهر محمد خان میرزاغت و ستم خان را بهم فرستادند تا خواهر را از آمدن حضرت
 اعلام دهند و قتی ظاهر محمد خان بخانه او رسید از روی ستم و آفتورات بکینا را بقتل رسانید و چون حضرت آنجا
 رسیدند خواجه معظم حرکات ناملائم و غلط و آلوده مستحق سیاست گشت حسب آنکه جهان نظام کدر خدمت بودند و خواهر
 در نه لگد و چوب گرفته و کشی انداخته از آب گذشته و غوطه چپ نیزه دادند و آخر بقلعه گوالیار فرستاده محبوس
 ساختند و همدان حبس در گذشتند و ذکر آمدن مرزا سلیمان مرتبه سوم بجابل سابقاً ذکر شد که
 مرزا سلیمان با سید حامی مرزا محمد حکیم بجابل آمده دفع شاه ابوالمغالی نموده در وقت مراجعت اکثر اولاد را
 بجا گیران خود خواهم نموده چون جابر مرزا محمد حکیم مردم و تنگ شده بدخشیان را ذکابل بیرون کرد و مرزا سلیمان
 بالشایر بیکران بجیت انتقام متوجه کابل شد مرزا محمد حکیم بانی قاقشال را جمعی از مردم اعتمادی خود و کابل گذاشته بجانب
 جلال آباد بر سرادرفت و قتی که مرزا سلیمان بکنار آب بایران رسیدند که مرزا محمد حکیم بطرف جلال آباد فرستاده کابل گذاشته بفر
 جلال آباد توجیه نمود مرزا محمد حکیم بر سراد گذارنده بکنار نیلاب رسید عرض داشت که مشتمل بر کیفیت حال بدرگاه کیتی پناه ارسال نمود
 و مرزا سلیمان چون دانست که مرزا محمد حکیم التجا بدرگاه انجم سپاه آورده از بر سراد برگشته قتی نام نوکر خود را بصد
 کس در جلال آباد گذاشته متوجه کابل گردید و قتی که عرض داشت مرزا محمد حکیم بدرگاه رسید حکیم جهان نظام بصد
 پیوست که امرای جاگیر و پنجاب مثل محمد قلی خان برلاس و خان کلان و قطب الدین محمد خان و کمال خان لکهر
 و دیگر عسا که نفرت مآثر ملوک مرزا بردند امرای فرمانداران بکینا آیدند شده بکنار آب نیلاب بر سر پیوسته روی تسخیر بجانب
 کابل آورده چون بجوالی جلال آباد رسیدند مرزا کسان را نزد قنبر که حکم مرزا سلیمان محافظت جلال آباد مینمود فرستاد
 او را با طاعت و انقیاد خواند چون آن خون گرفته مرزا طاعت چپ را فواج قاهره روی توجیه تسخیر آنحصار آورده
 در ساعت مفتوح ساختن قنبر را با مجموع آن سبب کس که در آن قلعه بودند از تیغ انتقام گذرانیدند بیت بتالنج
 خود ترک نازمی کنی که که گنیشک باشی و باز می کنی که کلونخی که با کوه ساز و بنر و پنبسنگه توان زور آورد و کرد و و
 کس را ازین سر دادند تا خبر مرزا سلیمان رسانیدند و سر قنبر را با خبر فتح مرزا باقی قاقشال بجابل فرستادند چون خبر
 فتح جلال آباد و رسیدن افواج قاهره رسید مرزا سلیمان رسید و کسان از مرزا بجانب بدخشان نهاد و مرزا محمد حکیم
 با اتفاق امرای عظام بجابل در آمده بر سرند حکومت استقرار نموده و امرابنوسه که حکم جهان نظام بصد و پیوسته
 بود بر یک بجای که ای خود معاد دت نموده خان کلان که بمنصب اتاسیقه مرزا مقرر شده بود و آنجا ماند اتفاقاً مرزا محمد حکیم

همیشه خود را که سابق در ملک ازدواج شاه ابوالمعالی منظم بوده مصواب خان کلان در عقد نکاح خواهر حسن
نقشبندی از اولاد حضرت خواجه بهارالدین قدس الله تعالی روحه در آورده و خواهر حسن چون بیخبرین نسبت
آتشیت یافته ممان در خانه مرزا از پیش خود گرفته حسابی از خان کلان میگرفت و خان کلان از بس که حدت طبع
داشت تاب نیاورد و در خصیت مرزا از کابل برآمده بلاپور رسید و ذکر وقایع سال دهم که ابتدا
ایشان روز یکشنبه نهم شعبان سنه اثنی و سبعین و ستعادت بود در ابتدای این سال چون داعیه شکار فیل کبجاطر
اشرف را یافته حکم جهات اطلاع بصدور پیوست که قراولان شکار بیشتر رفته هر جا که به پیله خبر رسانند و خود بدولت
جانب تر و در خصیت فرمودند چون بجای تر و اتفاق نزول افتاد قراولان معروض داشتند که چنگل تر و چیت در
فیل میگردد و حضرت خلیفه الکی جریه سوار شده در آن چنگل درآمد و تمامی فیلان را در قیقه طیار در آورده سعادت
فرمودند و در دیگر متوجه عسکر ظفر آفرودند که قراولان در راه خبر آوردند که در پشت کوهی صحرائست که فیل بسیار در آن
نیگردد و بتدکان حضرت از راه برگشته و آنرا فرزند فیلان رسیدند و افواج قاهره تمامی فیلان را در میان گرفته
بطرف سائوه رانده در نصف شب بقلعه مذکور درآمد و در پیصد و پنجاه فیل آنرا شکار شد و آنرا بخا بار و و
ظفر قرین که در حدود کربل بود و منصب فرموده قریب بستم روز در آن منزل توقف نمودند چون ایام گرمی هوا
و اوقات فزیدن باد های مخالف بود اکثر اهل اردو ضعیف و بیمار گشتند از آن مقام و در آن خلافت اگر نهضت نمود
و کربنای قلعه اگر در این سال حکم اشرف هموار شده که آنجای قلعه ارگ اگر که آن خشته بود و درینجا کشته شدند و درین
سنگ تراشیده بسیارند حسب الحاکم دنیا و قلعه شد و در چهار سال با تمام رسید و امر و در رنج مسکول میل
بذار و عرض یوارده که گشت که از سنگ گچ ریخته ساخته اند و از هر دو طرف سنگ تراشیده را بهم اتال داده
در غایت صفایر و اخته اند و ارتفاع قلعه از چهل گز زیاده است و خندق بر دور آن کشده که هر دو طرف آن
بسنگ گچ برآمده که عرض آن بستم گز و عمق ده گز است و از دوری ای چون آب و لا خندق می در آید
قریب بس گز و در سنگ خرج این عمارت عالی اناس شده و تاسیخ بنای دروازه و در بنای در پشت یافته
بودند و ذکر لغی و مخالف علی قلیخان زمان دایره ابراهیم و اسکندر چون قبل از یزید و بعد از قلیخان اوزبک حرکات
ناطایم که در خضر تحریر یافت مرزده بود و ازین برکنار حضرت خلیفه الکی را شب با طائفه اوزبکی فی الجمله سوار
پیدا شد و وقتی که ریاست اعلی بغیریت شکار فیل بجای تر و در پیست اند حکم جهات اطلاع بصدور پیوست
که اشرف خان پیشتر نزد اسکندر خان رفته و او را بمواظف خسته و محالتم نموده بدگاه حاضر ساز و اشرف خان
چون بجای اوده که جای اسکندر خان بود رسید اسکندر خان
حکم جهات اطلاع را انقیاد نموده بظاهر در مقام آن

باشرف خان گفت که چون ابراهیم خان بسزایا کلا است و درین همسایگیست بهتر است که نزد او رفتن و در آنجا خود
 مستحق ساخته بدرگاه یکبار دیگر باین قرار داد بقبضه سر او را که جایگزین ابراهیم خان بود و رفتند چون اسکندر خان و
 ابراهیم خان یک جا باشند در محله قشایران قرار گرفت که با علی قلی خان زیمران که هم از اطراف است و درین محله
 مدارالملک است درین باب گفتگو کردند و لازم است جهت قرار ایستادن اتفاق اشرف خان بخونجور که در جایگزین
 خان زیمران بود و رفتند و بعد از اجتماع رانهای کل انبسان بر مخالفت و خلع نمایی قرار گرفتند و اشرف خان از طریق
 گناهمکاران نگاه داشتند و وادی عسبان در آمده ابراهیم خان و اسکندر خان بروی تعداد بجایب گشتند و در نزد
 و خان زیمران بابر او خود بخواب کرده مانگید و آمده شروع در بی وفی و فساد نمود و شاه هم خان جلالت شاه بدایع خان امیر خان
 و محمد امین دیوانه و سلطان قلی خالدار و جمله جایگزین و از آن نواحی و شاه طاهر و شعی و پسر او رشاد خلیل الله و دیگران
 از مخالفت ایشان خبر داشتند و اتفاق بر سر راه مخالفان رفته شروع در مقابل و مجادله نمودند و از طرفین زد و کوب
 و کار شد محمد امین از اسب برین آمد و دیگر معاندان گردیدند شاه هم خان و شاه بدایع خان که ششها می مروان
 بجای آوردند چون لشکر اهل خلافت اصناف مضاعف بود و پشت بهم کرد داده لطمه میزدند و رانده محض جسته و حقیقت
 جانی را نوشته بدرگاه عالم پناه فرستادند و خان زیمران و برادرش بهادر خان خیره شدند و دست تعدی بتاراج برگزید
 آنچند و کشت و کشتن بخون خان قاضیال که جایگزین دار آنچند و بود و در قلعه مانگ پور در آمده محض گشت و اصف خان
 احوال عیال و الحید را که حکومت کرده داشت از حقیقت مطلع گردانیده و نزد و طلبیده اصف خان محمی را بجا است
 که نزد او نشسته خود با جمیع تمام در کرده که جایگزین بود آمد و فراترین حواله کرد که بدست آورده بودند دست بخت آن
 کشاده سپاهی نموده میبانی که از مندرجست بخون خان فرستادند بخون خان و اصف خان ثبات قدم و در نزد
 در مقابل محان شسته حقیقت حال را بدرگاه علی معروض داشتند و قتی که مرکز دایره خلافت محل نزول رانهای
 نصرت شانت کرد و عراض امر امتوار رسید غرضیت انتقام قصیم یافته فرمان قضا جریان بعد و ریوست
 که منعم خان خانجانی از فوج قاهره بطریق مقتدر پیش رفته از مغرب فوج گذشته بدایع احد اقام نماید و خود بدولت
 بهجت استیجاب و نظم الحوسینه نصرت پناه چند روز توقف فرموده و راه شوال سستد کوزه از آب چون
 عبور فرموده رودی انتقام بهای یعنی وفای او و در نزد و طایر فوج عبور و اعلام نصرت انجام گردید و منعم خان
 بایستقبال شتاب و قیام خان لنگ نمایان پیوسته بود و همراه آورده و خواست گناه او نمود و حضرت خلیفه است
 از قصه است او در گذشته مرتبه و حال که است و سابق بهر و داشتند و در روز جمعت عبور توقف شد چون آنروز
 آب منجم سزدق جلال گردید بعضی اشرفیه مید که اسکندر خان بی حاجت ننمود و گشت سست است و مجرد
 استماع این خبر خواب جهان و نظیر خان و حسین خان ردوی گذاشته خود با جوانان جانبدار بطریق ایستاد نصرت

شب روان شده آن شب و روز دیگر از قطره و تیره و دنیا سود و وقت صبح جزیر اسکندریه و لشکر رسید
 اسکندریه یافت یا خطر آب تمام از کشتی بر آید و فرار نمودن مسلمانان افواج قاهره مانده که تمام دانسته
 اسکندریه بمان بسلامت برود و بخانزاد و بهادران رسانید و ایشان خبر رسید شد و از مقابله بمنون نمان
 و آصف خان بر ناست بر نوبت شد و از بخاک کوف کرده و تعلقان خود از پیش گذاشت و نگذرد پس جود و دود و آتش
 فرو انداخت و منیرت از کشتی دست محمد خان را بیشتر فرستاد و خود نیز متعاقب آن غصت فرمود و چون کمالی جویند
 اتفاق افتاد و آصف خان و منیرت خان آه و برفت بدو ایامی سر فرار کردند و آصف خان پیشکشهای کفایت
 بفرستاد و دستگیر کرد و کشتی که در وقت نمان کرد بهر ساینده بود و ده آن بهر بر سر آید و بر سر آید
 و میرای پس بعد از آن شب و او به نوبت و او به نوبت نشینان از بنایات با دوازده منار گردید و در سر
 و در چهارم و پنجم سال که کرد و خواند و این یک جویند و تزلزل جایان رنگ فرودس زمین گردید و دیگر اشراف
 بعد از دست که آصف خان با بنی زوای که بر کشتی زمین اندازیای کمک کمالی قیطان با بنی اناج که نشین
 رفت و بر روی خاکان بنشیند و آصف خان قضا بمریان بود و با فراموشی و آید و آصف خان فرمان و
 شد و کشتی کمک با سر و سار و منیرت بر آید چون میان علی خیرخان ران و سلیمان کرد وانی اسان ما که چهار
 نوم و اتحاد قوی بود و رای کمک آید میشته آن کرد و یک کشتی از زمینان فرستاد و از امانت علی خیرخان شیخ
 نهایت بجزایان مابقی محمد خان بیست و دو که با بدست ای معوضه بجزایان فرمود و چون مابقی محمد بقایا بچهار
 بعضی بجزایان و نهادن که کمالی قیطان را بدو داشته مابقی محمدان از دست فرو علی قیطان فرستاد و چون میان
 علی قیطان اساس و شیخ محمد و محمدان اول انبساط داشت و از فراز اذخام او بجا خود و او را و بسط و در دست
 تقصیرات خود چنان بسته فرستاد که ماند و خود را بجهت شفاعت و بجزایان او بدو و در دست چنان بجزایان قیطان
 مغرب بجزایان قلم خود گرفت و انشاء الله تعالی چون در آن ایام را بجزایان او بدو که در انصافی نهایت بجزایان
 افتاد و تمام داشت و دست تعزیر نمود و انشاء الله بجزایان سید حسن خان تیراخی و مابقیان که در حق و سستی هستند
 سزاوارده و بجزایان راجع است و از فرستاد و بیانات خسروان امید و با شفاعت و در امر و در خواست و در کار
 در آن روز و بجزایان و ششند که اگر سلیمان افغان در دست ام و علی قیطان می ماند شود و او را از زمین بجزایان
 بجزایان و سلیمان و آصف خان و از مانه که بخود و سار و دیگر و بجزایان ام و علی قیطان و در زمین و او که در زمین
 چهار و حسن و مابقیان را از فراز و اخر اتم نگاه داشت چند بجزایان نامی با دیگر و پیشکشهای مابقیان بجزایان
 و این او را پس از بیست و پنج که بجزایان شش و یکسان شش و یکسان شش و یکسان شش و یکسان شش و یکسان
 ذکر کرد و منیرت که بجزایان از کشتی محمد خان بدو که آه و در من لشکر خود و در منظر خان با دود و خاک

عناد شده جمعی را بران داشت که در باب خراتن چو را کسبه بروی تفریکند و خود نیز بیخنان کنایت امیر خاطر او
 آزرده میساخت و او از نیز متفک خاطر و متر و میبوتا و قنیکه او را سردار لشکر ساخته در برابر علی قلیخان فرستادند و خبر
 یافته نیم شب با اتفاق برادر خود وزیر خان با جمعی که داشت راه فرار پیش گرفته بود بجانب کسبه نهاد و وزیر را کمرای
 غلام از فرار او اطلاع یافتند در ساعت حقیقت خال محروم داشت نموده بدرگاه فرستادند چون این خبر به ساسع علیه
 رسید بنعم خان را سردار آن لشکر ساخته بجای او فرستادند و شجاعت خان را حکم شد تا بجای از افواج قاهره تعاقب
 او نموده او را بمکافات عمل خود رساند شجاعت خان بموجب حکم تعاقب او شتافته چون بقصبة مانگ پور رسید
 معلوم کرد که آصف خان بکره رفته است و از اینجا میخواهد که بولایت که کشر رود و شجاعت خان در کشتیها درآمده و
 آنروی آب گردید و آصف خان از استماع این خبر برگشته بکنا آب آمده بود که شتیههای شجاعتخان رسید کوششها
 مردانه از طرفین منظور آمد و در آخر آصف خان نکل داشت که شجاعت خان عبور نماید چون شب و روزه بود شجاعتخان
 برگشته باینطرف آمد و آصف خان فرصت یافته تمام لشکر خود وادی فرار پیش گرفت و صبح آن شجاعتخان از آب
 گذشته تعاقب او پرداخت و چون پاره راه رفته معلوم نمود که رسیدن او مقصود نیست بضرورت برگشته و چون پور
 بشرف ملازمت مستعد گردید و کفر فرستادن قلیخان بقلعه بهتاس این قلعه در حدود و بهار رفت و متناهیست
 از جمیع قلاع هندوستان ممتاز و ششست سطح کوهی که قلعہ محیط آنست طولش زیاده از چهارده کوهه است
 و عرض سه کوهه و ارتفاع از زمین تا بکنگه مقدار نیم کوهه از زمان شیرخان افغان در تصرف افغانان بود تا
 زمانی که سلیمان کرانی حاکم میگاکشت و فتح خان پنی بران قلعه دست یافته سر اطاعت سلیمان فروغی آورد
 تا در سال شصت و شصت سلیمان جمعیت نموده با سیداعلمت علی قلیخان بر سر فتح خان رفته آنقلعه را محاصره
 نمود و چون آیات عالی بقصد استیصال خانرازان با متحد و نهضت فرمود و فتح خان پنی را فرود عظیم دانسته باز
 خود حسن خان را با پیشکشهای نفیس بدرگاه فرستاده معروض داشت که قلعه بهتاس بقلع بندگان حضرت
 دارد و همین که اعلام حضرت انجام برپای نرول بچونورا اندازد و مقایده قلعه بدرگاه آورده خواهند بود و قتی که اخبار
 نهضت بندگان حضرت به سلیمان که بمحاصره قلعه مشغول بود رسید دست از محاصره باز داشت و فتح خان
 از فراموشی او خلاص شده آنقدر که گنجایش داشت ذخیره کشید و از فرستادن برادر خود بدرگاه پشیمان شده
 ما و نوشت که بوسیله که توانی خود را بقلعه رسان که ما از مزو حیره خاطر جمع کرده ایم و نینوا که بچونور محل
 نرول اجلال گشته بود حسن بجزل شرف رسانید که کس همراه بند کنند تا رفته کلیدهای قلعه با و سپاریم حکم
 جمانطاع بعد و برپوست که قلیخان بقلعه بهتاس رسید بظاہر رسید انقیاد نموده چند روز قلیج خان را کباب
 و در آخر قلیج خان بر نقان او آگاه گشته بی نیل مقصود بدرگاه معاودت نموده ذکر احوال علی قلیخان را

و سائر از باب بنی وطنیان و قتیله علی قلیخان در گذر ترسین رو بروی افواج قاهره شصت برادر خود بهادر خان را
 با اتفاق سکنه ریخان بولایت سر دار فرستاده تا از آن راه میان ولایت و راند بخار فتنه و فساد برانگیزد چون
 این خبر بمساح علیه رسید حکم جهان مطاع بصدور انجا رسید که امرای عظام مثل شاه بدیع خان و پیشتر عبدالمطلب خان
 و قیامان و مسجد خان و حسن خان و طه خان و محمد امین و دیوانه و بیگ نورین خان و محمد باقی و فتوح خان و محمد
 بسراور میرزا ملک که از سادات مستبد بصفت مرغانی معروف و مشهور بودند بر یکدیگر در بهادر رتبه بمقابل و ملا فو قیام
 نمایند قبل ازین مذکور شده بود که خانخانان بجای آصف خان بسراور لشکر تعیین یافته در مقابل خانزمان بگذر
 ترسین رفت چون همیان خان زمان و خانخانان را بطه محبت و محبت مستحکم بود و بنیولامو حجب سابقه رابطه
 ابواب بمحاکمات انظر فین مفتوح گشته قرار بر آن یافت که خانزمان بخانخانان ملاقات نمایند و در حضور مقدمات
 صلح قرار یابد چون اعتماد بر این حکم چهار و پنج ماه کشید و در کار جنگ تاخیر را پس حکم شد که خواجه جهان در افغان
 در آن لشکر رفته تحقیق نماید که احوال و در جنگ مستقیم مصلحت و دوخواهی باشد حقیقت را عرض داشت نمایند و الا
 تاکید کنند که افواج قاهره از آب گذشته جزا ایل بنی در دهن روزگار ایشان بهر دوئی که خواجه جهان و دربار خان بشکر
 رسیده بدخانزمان آمدن ایشان را غنیمت دانسته بعد از غنیمت قدم مقدمات صلح با ایشان نیز در میان آورده و بعد
 از آن بدشدرسل و رسائل و تفریفات را بهر مصالحه خانزمان با ابراهیم خان از انظر و خواهر جهان و دربار خان
 با چندینی ازین طرف و درستی ششته میان آب با یکدیگر ملاقات نمودند و بعد از گفتگوی بسیاری قرار بر آن یافت
 که خانخانان و خواجه جهان و والیه علی قلیخان و ابراهیم خان را که منزله عم و دود و ندب و گاه برده درخواست تقصیرات
 او نمایند و بعد از آنکه گمان او ملوک و دود و برادر او اسکندر بدر گاه بیانید و تفریفات یافت که خانزمان فیلهای نامی که
 دارد همراه والد و خود فرستد باین قرار و او خانزمان رخصت یافته بار و وی خود رفت خانخانان و خواجه جهان و تفریفات
 را نوشته دبار خان بدر گاه فرستادند و دیگر علی قلیخان و والد و خود را و ابراهیم خان را با فیلان کار آمدنی بهر لای
 میرا دی بصدور خود نظام آقا که محل اعتماد او بود فرستاد خانخانان و خواجه جهان ایشان را با فیلان همراه گرفته
 بدر گاه آمدند و در همین ایام خبر جنگ میرزا ملک و دیگر امرایا بهادر خان و اسکندر خان رسید و تفصیل اینها قده
 چنانست که اسکندر خان و بهادر خان که از خانزمان رخصت یافته جانب سرکار سردار آمده بنیاد فتنه و فساد نهادند
 بودند چون خبر وصول بهر کفر و زری مآثر با ایشان رسید بهما انجا که رسیده بودند توقف نمود و کسان نزد میرزا ملک
 فرستاده از روی غیر نیام کردند که با اسلا با افواج بادشاهی بجنگ پیش نخواهند آمد مطلب انست که شاد در میان آمده
 تقصیرات با خبر پیش ممکن نیست بهادر خان باز کس نزد میرزا ملک فرستاد و التماس نمود که خود بخندست آمده و خبر
 ضروری باشد بمشافه مذکور ساز و میرزا ملک این التماس قبول ننمود و با چند کس بکنار او در گرفت و بهادر خان

نیز آنجا آمده مقدمات صلح و میان آوردن میرزا ملک غیاث مقدمات جنگ و دیگر بر زبان نراند تا آنکه بهادر خان
 مایوس بر گشته دل بر جنگ نهاد و دست و پا گشت و لشکر خان به بخاری دراجه تو در تل با افواج قاهره ملحق گشتند چون
 بهادر خان و اسکندر خان از آمدن ایشان اطلاع یافتند تجدید در مصالحه زده التماس نمودند که چون خان زمان
 والده خود ابراهیم خان را بدرگاه فرستاد و شما چندان صبر کنید که جواب آید اما چون میرزا ملک در کار جنگ
 شدت تمام داشت که بخان ایشان التفات نکرد عاقبت دلخیزیت بر خود نهادند بیت چو دهن بفرزند زاید زود
 نه شاید که برخاش جوی در گز گنه کار چون گناه بخشی گناهت به القصد میرزا ملک بنسب و ترتیب صفوف برداشت
 و به اول لشکر مجد امین دیوانه و سلیم خان و عبد المطلب خان و بیگ نورین خان و دیگر جوانان کار آرمود
 آراسته در قلب جا گرفت و از انطرف اسکندر خان بهراولی تعین یافته بهادر خان غول ایستاده باین
 ترتیب طرفین دی بر هم یگر آورد و معرکه قاتل و جدال گرم ساختند به اول لشکر بهادر خان به اول بهادر که میگردیدند تاخته میگردیدند
 برداشت و محمد یار داماد اسکندر قاتل رسید و اسکندر خود را باب سپاهی که در پس ایستاد بود زده بیرون
 رفته و لشکریان او اکثر در آب غرق گشتند و بقیه که در آندند علف تیغ گردیدند و افواج منصوره بهر طرف در پی
 تاراج متفرق شد بر میرزا ملک بانکه مردم در جای خود ایستاده ماند بهادر خان تا این زمان از جاسه
 خود بجنبیده بود و در بنوقت فرصت یافته بر میرزا ملک آورد و از جابرو داشت و از امر امجد باقی خان و غیره بهانه
 محافظت اموال و بعضی دیگر از روی نفاق خود را بکناره کشید شیوه حرام نمایی بر خود ثابت کرد و شاه بدلیخ خان
 که ایحال دید بمیدان شتافته و عین تردد را راسپ جدا شده زمین آمده و دستگیر گشت راجه تو در تل لشکر خان
 که بعنوان طرح در گوشه بود و اندر در تاشب ترددات مروانه بطوق آورد و بجای خود ثابت بودند اما چون قلب سجا
 نموده بود سعی ایشان نتیجه نداد و روز دیگر همه یکجا شده روی بجانب شیر کر قنوج آورد و حقیقت حالات را
 بدرگاه معروض داشتند سابق مذکور شده که خانخانان والده خان زمان و ابراهیم خان را با میرزا دی صدر و
 نظام آقا بدرگاه آورده چون ابراهیم خان سر برهنه کرده و تیغ و کفن در گردن انداخته در مقام شفاعت ایستاد
 معروض داشت که نسبت خدمتگاری خان زمان و برادر او باین دو مان عالیشان بر همه کس ظالم است و
 بسیاری از خدمات پسندیده از ایشان بظهور آمده و اگر درینو لا بحسب تقدیر از ایشان تقصیر و واقع شده
 باشد غایت الطاف بادشاهی از ان وسیع تر آنست که نظر بجز میه ایشان انداخته بجهنم بندهای کار آردنی را
 ضائع سازد و تخصیص چن این میر غلام را وسیله درخواست گنامان خود ساخته بامیدواری غلام سدی بدرگاه
 آوردند حضرت خلیفه الهی از گناهای حتمی که نسبت بخانخانان داشتند فرمود که بواسطه خاطر شما از جرایم ایشان
 در گذشتیم اما حکوم نیست که انجاعت بر جاده انقیاد و اشارت تواند ورزید خانخانان دیگر باینه عرض داشتند

که در باب جاگیرهای ایشان چه حکم است حضرت فرمودند که هرگاه که از تقصیرات ایشان گذشتیم و در جاگیرها متغایات
ایا باید که تا اعلام حضرت انجام دین الله و دست ایشان از آن باز نگذرند و می گویند مستقر خلافت نزول شد نام
و کلاسی ایشان آنجا آمده فرمایند جاگیرها در دست سازند به موجب آن فرامین در جاگیرهای خود تصرف نمایند و خانها
سرحدات با آنها منوره مرده عفو الله خان زمان رسانید به موجب حکم اشراف تیغ و کفن از گردن ابراهیم خان
برداشت و الله خان زمان در ساعت کسان میش بهادر و سکندر فرستاده مرده عفو بوش امید ایشان
پیغام داد که فیلان نامدار که همراه دارند در ساعت روانه درگاه نمایند بهادر و سکندر از استماع این مرده مسرور
و متعجب گردیدند و فیل کوه یاره و فیل صفت تنگ را بآغوشهای دیگر فرستادند و در بین ایام میسر مغر ملک را به دور
و لشکر خان بدرگاه آمدند و جمعی کفایت و زبده بودند مدتی بهمنش کوشش معاتب گشتند بعد از آن بندگان حضرت
بفرست تا شاهی قلعه چنار که برفت و متانت مشهور است از جوینور به منزل بیلده بنارس تشریف برد و بعد
روز آنجا گذرانید و از آنجا بقلعه چنار رسید و اطراف قلعه را در نظر در آورده و همه را شکام آن فرمودند و در وقت
سپاسح علیه رسید که در جنگهای چنان فیل بسیار میگردد و جمعی از مهربان همراه گرفته بقصد شکار روان شده بده کرده
آنجا که فیلی رسیدند و در بخیر فیل بقصد طیار در آورده و بقلعه چنار معادوت نمودند و از آنجا کوچ متواتر بار و
همایون بپوستند و در کنار بندگان حضرت بر سر خان زمان قبل از این مذکور شد که عنایت شدن جاگیرها
خان زمان و تصرف آوردن مشروط بان شده بود که پیش از حکم از آب عبور کنند خان زمان بهادران هنگام توجه
رایات بجانب چنار از آب عبور نمود و مجدداً از اعمال بوده آمده جمعی مضطرب خان پور و جوینور فرستاده و قلعیکه
حضرت باز دوی رسیدند بعضی اشراف رسید که علی قلیخان چنین جواب داد نموده نیست حضرت بجا آنجا نماند
ستاب فرمودند که هنوز رایات عالی ازین خود و خدمت نموده که خلافت شریک از علی قلیخان بطور آمده خانها
سر خلعت میش زنان بگفتار یکشاد بعد از آن حکم شد که اشراف خان میرنشی جوینور رفته و الله علی قلیخان را که
حسب الحکم میباشد گرفته در قلعه جوینور نگاه دارند و از اهل لغی نیز هر کسی باشد بدست آورد و خواج جهان منظر خان
درآمد و بود منزل بمنزل اردو را بسیارند و خود با کثرت سپاه نصرت پناه بطریق قلعه بقصد علی قلیخان روان شدند
حضرت خان میر قرق خان ترکان که در آن زمان از حراق بدرگاه رسید و بود خود را بدر قلعه خازی پور رسانید و خواست
نادرست بردی مردانه نماید درین اثناء مردم علی قلیخان که در قلعه بودند خبردار شده خود را از برج بدریای گنگ
انداخته مجدداً در دستند علی قلیخان که بود از حاد و شجر دار گشته باضطراب تمام راه فرار پیش گرفته چون بکناره سرور
رسیدند گشتیهای که که پراز اسباب و اموال بودند دست دو تنخواهان افتاد و جمعی را حکم شد که از آب عبور نموده تا عطش
بدست نیارند از آنجا رسیدند و هوای گرم بجا بون کنار آب سردا گرفته تمام آن جنگل را بطریق خود معلوم کردند که علی قلیخان از راه

جنگل محمود را بجانب کوه سیدالک و درین اثنا خبر رسید که مبادرخان بچونپور رفته والد خود را خلاص کرده و اشرفخان
 گرفته و غنیمت آن دار و در که بر سر اردوی نظر افروست بر روی نایب حضرت خلیفه الہی الاستماع انجیر بزرگ نقاب خان زمان
 نموده بجانب چونپور معا دوت فرمودند و چو کہ بتعاقب خان زمان رفته بودند ناگفته بادی مطیع پیوستند و سکن در مبادرخان
 مراجعت اعلام نظرت انجام شنیده روی فرار بگز در برین آورده از آب گنگ عبور نمودند و در راه ورجب ان سال
 چون ظاهر برگشته نظام آباد محل نزول اجلال گردید و مجلس زن آنحضرت که در بر سال منتفی میشد صورت یافت که غنیمت
 این مجلس عالی برین پنج ست که بنده کان حضرت هر ساله در روز ولادت با سعادت در سالی دوبار موافق تاریخ
 شمسی قمری بحضور ارکان دولت و اعیان مملکت بطلا و فقره و ذکر کائنات خود را می بخشد و اتمام آن موازی را
 برابر باب فقر و احتیاج اتفاق می فرمایند بندگان حضرت چون از نظام آباد کوچ فرموده چونپور را غیرت افزای
 بهشت گردانیدند و فرمودند که جهت محل عالی بجای مرغوب انتخاب نموده پناهای عالی اساس بنهند و امیر خزان
 استعداد خود و منازل جاما بسیارند و قرار یافت که مادام علی خان و برادرش اثری در عالم باشد بلده چونپور را تحت
 سلطنت نمود و افواج قاهره بتعاقب ایشان تعیین باید که تا نزاری کردار بدامن روزگار ایشان بهشت دار باشند
 ملی قلیخان که بدامن کوه و والاک گر خجسته بود و از استماع انجیر خود را بکنار آب گنگ رسانند و مزار امریک رضوی را که محل اقامت
 او بود بزرگانه فرستاده بجا سخنانان پیغام کرده و جراتان توام در جهان پناهی نیست و سر امر انجیر این در خواست
 داد و اتفاق والد خان زمان بخدمت خان زمانان رفته پیغام خان زمانان رسانیدند تا اتفاق میر عبد اللطیف و ملا علی
 مخدوم الملک که شیخ الاسلام بودند و شیخ عبد الباقی صدر در مقام شجاعت ایشان ایستاد و گریه و درخواست گناهای
 خان زمان نموده و حضرت از روی شفقت جلی قلم عفو جزا تم او کشیدند و بر زبان الامام بیان اشارت باین معنی
 فرمودند که محرم بدین دقیقه بدانند که و سیدم به مارا چه لذتست ز عفو گنا بکار به پیوسته از کتاب جراتم گشت بفرمود
 و ایم بنزد ما گنہ آرد با عذر چه و گنا با آن ایشان بعفو مقرون گشته حکم عالی البعد و پیوست که خواجہ جهان و میر مرتضی
 شریفی و مخدوم الملک نزد خان زمان رفته و اورا توبه داده خرده عفو بگوشت او رسانیدند چون اینجا محنت قریب بارود
 خان زمان رسیدند خان زمان باستقبال برآمده با احترام تمام ایشان را بمنزل خود برد و چند گاه نگذاشته تلواریم تعظیم و
 تکریم قیام نموده توبه و سوگند بنوعی که حکم بود یاد کرده اغره را و داغ نمود و قتی که مخالفان از افعال ناشایست خود
 توبه نموده سر بر خط فرمانبرداری نهادند رایات عالی از چونپور در اوائل سال یازدهم مطابق سنه سال ثلث
 سبعین دستبخت مرابحت نموده متوجه دار الخلافه شد و ذکر وقایع سال یازدهم الی ابتدا ای ایسا
 روز و شب بنه بستم شبان سنه ثلاث و سبعین و تسهاته بودند بندگان حضرت در اوائل ان سال بدار الخلافه اگر
 رسیده در روز جمعه بیستم رمضان سنه مذکور آن بلده طیب را غیرت افزای خلد برین گردانیدند و چند روز بولوا

میش پرداخته شکر صین که عمارات عالی آنجا بنا نهاده بودند شریف برده در آنجا شغل چوگان بازی بر ستلحات دیگر غالب آمد و اکثر اوقات صرف آن میکردند و از بس که لذت این شغل بر طبع اشراف غالب آمده بود و شبها تا یک کوی آتشین را ترتیب داده سرگرم این بازی میشدند و از شرارها که هنگام زدن چوگان لزان گوی صحبت روشنی پیدا میشد که آن گوی مجوس می گشت و اختراع خاص آن حضرت بوده و گاه بودی که گوی در هوا می پرید و یکی از حریفان آن گوی را از هوا گرفته از میان جایگاه میگذاشت و این گذشتن بجای حال محسوب میشد و گاه چنین باتفاق می افتاد که حریفان دیگر مدافعت مینموده نمی گذاشتند که این شخص را جایگاه بگیرد و طرفین در هم افتادند و کشمی میکشیدند و تماشا می فریب میدادند و درین ایام محمد یوسف خان بن اعظم خان آنکه کوکلناس حضرت بود و در قرب منزلت از تمام نزدیکان امتیاز تمام داشت و سخاوت و سخاوت موصوف بود و در غفلت و شبها بواسطه شرب و افسانگی و بیخوابی باغ رنگین و دخی زریست که که ماند از قنای تبرزن درست و بندگان حضرت بقای مخرون گشته مجلس آش و اوردن خود آراسته تمام امر او را و خواستهای فاخره و نوازش فرمودند و در فرشتن مهدی قاسم خان بکره و گرختن آصف خان بجانب خانزنان درین ایام که خاطر اشراف را از سر انجام مهات علی قلیخان خانزنان و باغیان فراغ تمام حاصل کرده گشت مهدی قاسم خان را که از امرای قدیم اند و دوان بود و سرداری سید چهار هزار کس بولایت کرغین فرمودند که بمهمات آن بولایت پرداخته آصف خان را نیز بدست آورد آصف خان پیش از آنکه مهدی قاسم خان آنجا رسید قلعه خود را که را گذاشته خود را بچنگلها کشید و عرض داشت مستنبره خود را دست بدر گاه فرستاده و خدمت حج طلبید و مهدی قاسم خان بولایت کرده در آمده تمامی آن خود را در ضبط در آورده سردار قبا آصف خان نهاد و آصف خان خطا بخانزنان نوشته اراده رفتن بین او کرد و او مرعیات نوشته آصف خان را پیش خود طلب داشت آصف خان فریب خورده باتفاق برادر خود وزیر خان نزد خانزنان بچونپور آمد و در مجلس اول تکرار خانزنان را معائنه نمود و از آمدن پشیمان گشت بیت بس گریزند از بلا سومی بلا بد بس چند از امرای اردو با و مهدی قاسم خان از قبا و او را بس گشته بولایت کرده معادت نموده و مردمی را که بکوبک او تعیین یافته بودند رخصت نموده بدر گاه فرستاد و خانزنان آصف خان را باتفاق بهادر خان بداعیه لشکر بعضی لایست که با افغانان داشت فرستاده و وزیر خان را پیش خود نگاه داشت و کسانرا گذاشت که وزیر خان را بنظر محافظت نمایند وزیر خان کس نزد آصف خان فرستاد که من فلان وقت از اینجا برادر خواهم نمود تو نیز هر نوبتی که دانی خود را از بهادر خان جدا ساز آصف خان در شبی از شبها اموال و اسباب خود را آنجا گذاشته از بهادر خان جدا شده راه کوه مانگ پور میش گرفته و در شب سی کرده و یلعنار که در بهادر خان از غیب او رانده در میسان چونپور و مانگ پور زبا و سینه جنگ صعب

بر روی داد و عاقبت شکست بر آصف خان افتاد گرفتار شد بهادر خان او را بر بالاسیج چو کند
فیصل انداخته روان شده بود که وزیر خان از خانزمان جدا شده بود و خود را رسانید و درین حال هم
بها در خان چون در خود متقا و مست جنگ وزیر خان بدید نه مودت آصف خان در چو کند
بقتل رسانید و شمشیر با حواله آصف خان نموده همراه شکست او را جدا ساختند و برین افرنجی رسید وزیر خان
بهبادرت نموده برادر را اگر کشتن خلاص کرد و هر دو برادر خود را مکرر رسانیدند و بهادر خان با حصول مقصود
بازگشت وزیر خان متوجه درگاه شد و در نواحی لاهور و در ایامی که حضرت خلیفه اعلیٰ تعاقب مرزا محمد حکیم رفت
بشکار قره عدا شغال داشتند چنانچه بمحل خود مذکور میشد و بوسیله مظفر خان شهرت زمین بوس دریا فکه گناه
و برادر او و بعضی متقرون گشته فرمان عنایت و مهالت بنام آصف خان صادر شد و ذکر آمدن مرزا سلیمان
بر کابل مرسته چهارم در اوراق سابق ثبت یافت که چون مرزا سلیمان قصد کابل نمود و افواج و تبار
بکونک مرزا محمد حکیم تعین یافته روی اقامت بر کابل گزیدند و مرزا سلیمان تاب نیاورد و بدین نشان معاودت
نمود و امرای عظام هر یک بر خصیت مرزا محمد حکیم بند و بستان آمدند مرزا سلیمان چون از معاودت اجراء یافت
بالبشکایای بدخشان لکجا کرده با اتفاق منکر خود خرم بکیم روی بخیر کابل آورد و مرزا محمد کابیر قلعه کابل را بمقصوم کوکر
محل اعتماد او بود و بغیر شجاعت اوصاف داشت که از شته خود با اتفاق خواجه حسن نقشبندی لشکر دره و خرم بند رفت
و مرزا سلیمان کابل آمد و محاصره کرد چون دانست که دست بخیر و کابل نمیرسد تیر بکلیت خرم بکیم منکر خود را مجدد
نویزید و دستا و تا اطلاع افاضل اتحاد بمیرا نموده مرزا را در دام فریب در آورد و زمانه مضنون این مقال نرمان
حالی در شان مرزا سلیمان اداسه نمود و به حسابی که با خود دیرداخته بدین نیست باز به غلط آنی
غمان بازگشتن تنه بای خام بکیم سرخ را کس نیارد بدام بدین موجب این فتار داد بکیم مرزا سلیمان
بر گرد کابل گذاشته خود و بجانب خرم بکیم در روان شد و کسان نزد مرزا محمد حکیم فرستاد و پیغام کرد که شمار از ارجان
غیر تیر و بجانب فرزند نیت بکیم بخصیص درین وقت کسنت فرزند می بر نسبت و صلیت موکد و مستحکم
گشته بخیر بکیم که بکیم را با سانس اتحاد و بکیمی را بجهود و مواثیق موکد ساریم و مقصود از آمدن مادر مرسته همین
مرزا را استماع این کلمات از راه رفته ملاقات خرم بکیم را در وقت اربع که از اینجا کابل ده کرده راه است
بجودت دار داد و کسان را بیشتر نزد خرم بکیم فرستاد تا از وعده گرفتاری تسلی خود نموده بیایند و خرم بکیم
در ملاقات مرزا اظهار غیبت و شوق نموده سوگند آن غلطایا و کرد که مرزا در صیامت عذر و مکرر مستم لمایا
استحکام اساس محبت و یگانگی سبب کسان مرزا سخنان او را شنیده حضرت معاودت یافتند
و هنوز در زرفته بودند که آن ناقص عقل کسان را بجمیل نزد مرزا سلیمان فرستاد که فردا مرزا حکیم

قتل باغ ملاقات خواهد آمد مصلحت آنست که بیعت را خود را آنجا رسانیده در کین مندرجست تمام
 مرزا سلیمان محمد قلی شفا لے را که از امرای معتبر او بود و بشجاعت مشهور بود و هزار کس بجا نظمت مختار
 خود که در آن اردو داشت در نواحی کابل گذاشته با بقیه سپاه درست یلغار کرده خود را بجای
 قتل باغ رسانیده در کین فرصت استاد و کسان مرزا که از پیش خرم بیگ برگشته مضمون
 عهود و مواثیق را خاطر نشان مرزا کرده بودند و روشن مرزا ملاقات آن عورت ترغیب نمودند
 و خواجہ حسن نقشبند بے نیردرین باب کوشش نمود و مگر باقی قاتل که او بر تن مرزا سینه
 بنوده می گفت که این عورت در مقام خدای و کمرست اما چون مرزا ملاقات خرم بیگ را قرار داده بودند
 باقی قاتل ممنوع نشد و با چندے از استادان خود بجانب قریب روان شد چون بود و کابل
 رسید چندے از لشکریان مرزا سلیمان که در شب از نشان جدا شده بودند بمردم مرزا رسیده حقیقت
 آمدن مرزا سلیمان را با لشکر انبوه و ایستادن او در کینگاه خاطر نشان نمودند مرزا را بجز در سیدن این خبر
 معاد و نتمود مرزا سلیمان که بر معاد ویت مرزا محمد حکیم خبر یافت سر در قلعاب او نهاده و در کول سنج
 بعضی از مردم مرزا رسیده و دستگیر ساخت و اسباب و اشیاء مرزا که در عقب مانده بودند را تاراج
 کرده و در کول سنج دهره توقیف کرد و مرزا محمد حکیم با اتفاق باقی قاتل بنور بن آمد و از آنجا بحال آباد
 و از جلال آباد بکنار نیلاب رسیده از آب گذشته و عرض داشت نوشت مصحوب الیچیان بدرگاه خستنا
 و قستیکه کیچین محل استقرار کوکب نظر بود الیچیان مرزا محمد حکیم بعت به بوسی سر فراز آمد و عرض داشت مرزا
 را که بشتگیر برایشان احوال او بود گذرانیدند و پیش از وصول عرض داشت خبر قرات کابل مسامح
 علیه رسیده بود و حضرت فریدون را که حال مرزا و ملازم درگاه معلوم بود و جهت امداد و اصلاح
 مهمات مرزا تعیین فرموده بودند و بنوا که عرض داشت مرزا رسیده بسلطانی کلبی با متعه هندوستان
 و اسب و زین مصحوب و خنجر خان که از ایسا و لان نظر بود جهت مرزا فرستاده فرمان نوشتند که اگر
 احتیاج بکوکب باشد با مرزا بپنجاب را بمرور خواهند فرستاد چون خوشخبر خان نزدیک بارودی
 مرزا رسید مرزا را استقبال بپنجاب بشتافه اظهار خلاص بپنجاب نمود و بعد از رسیدن خوشخبر خان بدو
 در مقام اخوانی مرزا شد و بخت و ولایت لاهور در نظر آسان نمود و بعد از آنکه غنیمت مخالفت تقسیم
 مرزا را بران داشت که خوشخبر خان را بگیرد مرزا اگر چه تر بات او را جازا فرستاده بود اما بواسطه مروتی که داشت
 بفرستن خوشخبر خان را رضی نشده و او را بطریق خفیه نزد خود طلبیده و حضرت داد و سلطان علی نام نویسنده که
 از درگاه کریمتہ چمن خان برادر شهاب الدین احمد خان که در کابل میبود و در تحریک مادی مخالفت و ضداد

با فریدون ہمدستان شد و مرزا با خواہ ایشان سنان غنا و نسب بجانب لاہور ناختہ چون بجو
 میر رسید دست نبیب و تاراج کشادہ امر اسے پنجاب مثل میر محمد خان کلان و قطب الدین محمد خان شہر نغان
 از شیندن انجیر ہم در لایحہ ہر جمع شدہ بلوارم قلعہ دار سے پرداختہ عرضداشت مشعل بر نغے و عصیان خراہ
 حکیم بدر گاہ فرستاد و مرزا محمد حکیم کوچ متواتر بلاہور رسیدہ در باغ ہمد سے قاسم خان کہ بر ظاہر آن شہر
 فتح مست نزول کرو و چن مرتبہ ہمارا ترتیب داد و پیاسے جھسار آمد امر اسے پنجاب بضر بٹوب و
 تفنگ نگذاشتند کہ کاری سازد و عاقبت چون نہضت اعلام نصرت انجام بجانب پنجاب شیند تاب
 توقف نیاوردہ راہ گزیر پیش گرفت ستنے را کہ متوانے از جاسے برویہ پرخاش او بے نباید فرود
 بہلویہ شیر الہی دست کش کہ وارے بشیر انگنے دست خوش ذکر نہضت رات
ظفر سہات بجانب لاہور چون خبر مخالفت مرزا محمد حکیم بمساع علیہ رسیدہ آثار تہذیب و
 غضب بر خسار فرخندہ آثار آنحضرت ظاہر شد با حصار شکریا فرمان شد و منعم خان خانخاناں ہجرت
 دار الخلافت اگر و مظفر خان را بہات دیوانے آنجا گذاشتہ بتاریخ سوم جماد الاول سنہ ربیع و سبعین
 و تسعائے نہضت فرمودند و مدت وہ روزیدہ رسیدہ زیارت اولیائے کہ در آن بقعہ آسودہ اندر خستہ
 فقر و مساکین را بتعقدات بادشاہانہ نوازش نمودند و از آنجا کوچ کوچ چون ببلدہ سرہند رسیدند از مشاہدہ
 رونق بازار اسے شہر خوشدل گشتہ حافظہ رختہ را کہ شفا را آنجا بود و تحسینا فرمودہ کار دارے آنجا را
 بہمدہ او گردانیدند و چون آب ستلہ مور درایات اعلیٰ گردید خبر فرار مرزا محمد حکیم رسید و از آنجا خوشحال
 تمام متوجہ لاہور گشتہ چون بجو اسے شہر رسیدند امر اسے عظام کہ آثار و نحوا ہے و حال سیارے ازیشان غلو
 بود با استقبال شتافتہ بنوازش بادشاہانہ فرار گشتند و در راہ جبیل مذکور در اسطفت لاہور محل نزول گشتہ
 منازل ہمد قاسم خان کہ در درون کفر قلعہ واقع مستقر خلافت گردید و قطب الدین محمد خان و کمال خان کھر
 بموجب حکم جہانمطاع سرور تعاقب مرزا ہندادہ از پر گنہ بہرہ گذشتند چون معلوم نمودند کہ مرزا از آب نیلاب گذشتہ
 روی معاودت بدر گاہ آوردند و مرزا محمد حکیم چون خبر مراجعت مرزا سلیمان بجانب بدخشان شیند خود را بتعجیل کجا بل
 رسانیدند و اراق پیش مرقوم گشت کہ مرزا سلیمان اردوی خود را کہ دختران او نیز در آن اردو بود و دیگر و کابل گذاشتہ خود جہ
 بقصد گرفتن میرزا محمد حکیم نزدیک بقراباغ آمدہ محصورم کو کہ مرزا محمد حکیم او را در کابل گذاشتہ بود روز دیگر جمعی را بر سر اردو
 مرزا سلیمان فرستاد کہ محمد قلی شناسے را کہ در اردو بود شکست دادند محمد قلی تمام اسباب و اشیاء را بتاراج
 دادہ خود را بچہار دیوار باغ کہ در آن نواسے بود رسانیدہ دختران مرزا سلیمان را در آن باغ در آورد و متحسین
 گردید کالسیان محمد قلی را در محاصرہ خود خاستند کہ او را مسودہ قرار دہند و مرزا مستاک کہ محصورم کو کہ در دستگیران

و خزان افزای سلیمان را خلافت ادب دانسته مردم خود را دیس طلبید و مرزا سلیمان از قزو باغ بی نیل مقصود بر سر
چون بکنار کابل رسید باز آن قلعه را بمحاصره گرفت و معصوم کرد و در حقیقت بهر دو روز و پنج روزه مرزا سلیمان فرستاد و کار بر
بدنیشان تنگ ساخت و درین اثنا سواره آورده کار بجای رسید که مرزا سلیمان بصلح راضی شد و معصوم چون بفرستاد
لشکر مرزا سلیمان معلوم کرد و در مقام برخاسته بصلح راضی نمیداد آخر مرزا سلیمان قاضی خان بخشی را که استاد
معصوم بود و نزد او فرستاده و فرمود که اگر اندک پیشگامی کنی بجلد دست آویز تو اندوید و مرزا سلیمان فرستد باین
رنگ مصالحه قرار یافت مرزا سلیمان مرتبه اول حرم خود را بر بدنیشان روان کرد و پنج و نیز نقاب او را می شد
القصه وقتی که در اسلطنت لاجور محل قبول اجمال گردید و مرزا سلیمان اطراف طوق اطاحت و در گردن انداخت
اکثر اشراف خاکبوس بهر فرزند کشند و جمعی که سعادت ملازمت داشتند دریافت ایلیان با پیشکش و هدایا و شایسته
اطمار بندی نمودند و آنکه محمد باقی ترخان بن مرزا عیسی که حاکم ولایت سمنه بود و ایلیان بدرگاه فرستاده عرض داشت
نمود که با رکنیکه در زمره نه با می بدرگاه انتظام داشت آرم عالم رفته و من بنده نیز قدم صدق بر دوا و خلاصه استوار
اشته خود را در زمره غلامان درگاه میشارم و دینو لا سلطان محمد والی علیه السلام سعادت قریبش کرد که در خدمت باری با
اطراف ولایت بنده را فراموش میسرساند از الطایف بادشاهی توقع آنکارم که فراموشی ادا این ولایت و در حقیقت چون
عرض داشت محمد باقی بموقف عرض رسید فرمان بنام سلطان محمود و غرامت ایداریافت که من بنده نیز قدم از جاذبه خود برد
نهادم و بجد ولایت باقی محمد فراموش برساند و بهرین ایام استقرار یافت و عرض داشت ششم خان خانان آن ولایت
اگره رسید که پسران محمد سلطان مرزا الخ میرزا که از ایام حسین میرزا محمد بن و شاد مرزا باشند و در سرکار بسنبل جاگیر
داشتند در آن نواحی دست تعدی گشاده لوای مخالفت برافراخته اند و چون بنده قصد شنیدن ایشان تا بدین وقت
مطلع شده بجانب سمنه و بنده فرستد و این محمد سلطان بن مرزا حسین سلطان بن القزاین معصوم بن القزاین عمر شیخ
امیر تیمور صاحب قرآن سنت و داورا و دختر سلطان حسین مرزا ابوده بعد وفات سلطان حسین معصوم بنده دست خیر
جنت آشیانی محمد بهایون بادشاه نیز در ایام جهانبا نی خود در مقام رعایت او شدند و پسران او یکی الخ مرزا
و دیگر شاه مرزا در خدمت آنحضرت بوده چند مرتبه از ایشان آگاهی و خروج بنظر رانجامید و هر مرتبه بخصمیان
ایشان بفرموده قرآن یافت تا آنکه الخ مرزا در تاخت هزاره کشته شده از دو و پسر ماندی سلطان محمد مرزا و دیگر
اسکندر مرزا و آنحضرت در مقام رعایت ایشان آمده و اسکندر مرزا الخ مرزا و سلطانی مرزا شاه مرزا سلطان
کردند چون نوبت فرمان دینی بحضرت خلیفه الهی رسید محمد سلطان مرزا که عمر پو و از خدمت مضاف داشته برگشته
اعظم پور از سرکار بسنبل در وجه مدو معاش او عمر فرمود و نهاد را در ایام بهی چند پیری حاصل شد از ایام حسین
و محمد حسین مرزا و مایل حسین مرزا آنحضرت بر و اجد ایشان را بجای لایق سرفراز ساخته بر توبه امرانی

رسانیدند و وقت در رکاب ظفر انستاب حاضر بوده بلو از م عبودیت قیام نمودند چون حضرت خلیفه الہی بر سر
 چوپنر معادوت فرمودند ایشان بجایگاری خود رفته در حد و سنبل میبودند و بنوا که علام ظفر انجام حبت دفع و
 مرزا محمد حکیم بجانب لاهور در حرکت آمدن فرزند شاه مرزا با اتفاق اعمام خود ابراہیم حسین مرزا و محمد حسین مرزا در غلام
 نفی شد بعضی پرگنائت افرامست رسانیدند چون جاگیر داران آن نواحی اتفاق کرده بر سر ایشان رفتند روی
 فرار بجانب تالوہ ہناد چنانچہ تمامہ این قصد عنقریب مذکور خواہد شد انشاء اللہ تعالی ذکر وقایع سال ہزار و ہجتم
 الہی ابتدای این سال روز شنبہ دوم رمضان سنہ اربع و تسعمائے بود و در او اہل این سال کہ ایام نوروز بود
 داعیہ شکار قمر غار خاطر خطیر سرزده حکم جانمطاع بصدد ریوسیت کہ امرار عظام از اطراف لاهور مقدار چیل کردہ راہ
 از ہر طرف تفرغہ ساختہ و خوش را راندند و صحرائی کوچ کردہ بی ہوشی جمع کردند امرای عظام بموجب حکم صاحب ہما
 بمیر محمد خان آنکہ موازی پانزدہ ہزار جاندار از رہوار و نیل کاوشغال و دروہاہ و غیرہ را در آن صحرا صید گاگور و اورنگ
 و در وسط آن صید گاہ کہ وسعت آن از ہر طرف پنج کردہ بود قصر بادشاہی کہ در یوشاہا بہرامی باشد نصب نمودند روز
 حضرت خلیفہ الہی بر سمنند دولت سوار شدہ شکار میفرمودند و امرایکبار و خوانین عالمقدار در دربار و در ہر چہلما
 پیش برودہ و اثرہ و رنگ ترمیسا خند چون چند روز برین منوال گذشت بندگان حضرت پر تو البقات بخمال
 نزدیکیان انداختہ ایشان را نیز برخصت شکار سر فراز گردانیدند بعد از آن رخصت تمام فرمودند چنانچہ کسب
 از سپاہی در خانہ نمائے باقسام میدہنہ و رنگشت و بعد از فراغ شکار عنان غرمت جانب تہتہ تافتہ چون کینا
 دریا لاهور رسیدند بچنان سوارہ اسپان و آب انداختہ شادری نمودہ گذشتند و از بندہای در گاہ گذرود
 بیعت آنحضرت در دریا انداختہ بودند خوش خبر خان یساول و نور محمد پیر شیر محمد قور دار غرق گشتند و در ایام
 شکار ہدیگری کہ از یساولان نظر نمیدہ قریب اختصاص داشت از کتاب شرب خمر نمودہ یکی از ملازمان آن
 نمود حضرت بقلیج خان فرمودند کہ اورا گردن زدند قلیج خان بنوعی شیشہ گردن اوزد کہ شیشہ شکست و گردن او
 آسبی برسید از مشاہدہ احوال از سرخون او گرفتہ حکم بشیر فرمودند و ہدیرین ایام کہ مظفر خان در آگرہ حبت ہدیر
 دیوانی ماندہ بود با وزیر خان آصف خان بدرگاہ مکی آمدہ شکار قمر ملازمت نمودند پذیر موقت تاراج کسب
 در آگرہ جذبات بادشاہی ماندہ بود و ہر وقت مظفر خان درین سفر بود و حسن نیز ہمراہ پدرم بود و القصہ حضرت
 خلیفہ الہی از گنایان آصف خان و وزیر خان گذشتہ وزیر خان را کور نش دادند و حکم شد کہ آصف خان
 با اتفاق چوپن خان قاقشال در کرگہ و دابلور بودہ مخالفت آنچہ دوناہند و ہدیرین ایام خبر رسید علی قلی خان
 و بہادر و سکندر نفض عہد کردہ و دیگر بارہ نفی و زبردند و حضرت باستماع اخبار مرزا میرک و رضوی را کہ دلیل
 آنها بود بجان باقی خان پسر وند و ہمت ولایت پنجاب را بعمدہ میر محمد خان و سایر آنکہ کردہ دوازدهم رمضان

سند اربع و ستمین و شصت و پنج سال را با رعایت عالیات بقصه تنافس رسیدیمی ارجو گویان و
 سناسیان برکنار خوشی که آنرا اگر گیت و خضوع جنت غسل مایین حوض می آیند و جمیع عظیم میشود و از طلا و نقره و جوهر
 و زر و پارچه پیرینان میدهند و بعضی در آن آب می اندازند و جو گویان و سناسیان نیز از آن خیرات بهره مند میشوند
 اجتماع داشتند بسبب نزاع که این دو فرقه با هم داشتند و بعضی با ستانته آمده رخصت قتال طلبیدند طائفه سناسی
 از دولت نفرزاده و از سید کم بودند و جو گویان که خرقه پوش میباشند از این قصد نفرستیدند و در آن طرفین مقابل
 ایستادند و حسب احکام حیدری از سپاهیان نیز خاکستر خود مالیده بگو یک سناسیان که قلیل بودند دست دراز کردند
 جنگ عظیم بهم میوست و جمعی کشته شدند و خاطر اشراف را در تماشای عظیم خیال انبساط عظیم روی نمود و در آخر جو گویان
 شکست یافتند و سناسیان غالب آمدند و چون داراللاک ملی نیمه ساعات جلال شد و فرامیر که رضوی را که بجای
 باقی خان سپرده بودند از حبس گریخت و خان باقی حان بقیانق از خدمت چون او را یافت از ترس سیاست باز
 قاتلار خان حاکم دلی مرخص داشت که همما مین و دیوانه که آنرا بهور گریخته بود در بر گرفته بهو چو بر خانه شهاب خان کمان
 رفته چند روز در خانه او بود و اسب و غریبی از او داده و طائفه نر و دغا لغان رفت از شنیدن این حکایات آثار غضب
 از چوبین سین آنحضرت ظاهر گشت شاه فرید الدین مشهدی را حکم شد تا شهاب خان را حاضر سازد و روزی که موعود
 ملول محل نصب ایالت گردید شاه فرید الدین شهاب خان را بموقف سیاست حاضر ساخت و در میان منزل اقبال
 رسید چون رایات چاک کشید و اگر در دل واقع شد بعضی رسید که عاریان تیر که اگر در چهار کردی فوج هبت
 محاصره داده و مرزا دوست خان محسن کشته حضرت خلیفه الهی فزوده روز در آره بوده و خانها مان را حیر است و از حالات
 آگره گذارشته تا پنج سه شنبه بخت و سوم شوال سنه اربع و سبعین و شصت و پنج سال جو چو متوجه گشتند چون برگشته
 سایه رسیدند علی قلیخان از کرد شیر کبر فاسته بجانب ماک پور که برادرش بهادر خان آنجا بود که گریخت و چون ظاهر
 بهو چو رسید که چون گشت محمد علی خان بر لاس مظفر خان و راجه تودرمل و ستاد بداغ خان و پسر عبدالمطلب خان
 و حسن خان و عادل و محمد و خواج غیاث الدین ملی بخشی و دیگر جوانان مردانه قریب شش هزار سوار بر اسب
 اسکندر که آورده بودند و بعضی شدند و خود نفیس نفیس متوجه کرده و ماک پور گشتند و گریزی بر نی رسیدند خبر رسید علی قلیخان
 و بهادر انا ب عبور نموده قصد آن دارند که بجانب کالی روز حکم شد که اردوی ملی همراهی خواهد جهان بقلعه کرده
 رود و خود متجمل هر چه خاتم کنیزان گذر ماک پور رسیده بر نیل سوار از آب عبور فرمودند و در بیخفت زیاده اردو باز رده
 کس همراه آنحضرت نبودند چون جان و آصف خان که در پیش بودند ساعت بساعت خبر مخالفان میرسانیدند
 اتفاقا علی قلیخان و بهادر خان در انشب تمام شب بصحبت شراب و دیار بازی مشغول بوده بقتلت گذرانیدند
 بودند مقدمات جنگ و جدال را بر دلیری همچون خان حمل نموده آمدن آنحضرت را با و نمیکردند با بحکم حضرت

روز دوشنبه غره و کج سینه مذکور مستعد قتال شده فوج غول را بوجود امرش خود آراستند و برانکار آصف خان
و سایر کیمیا و در جوانان مجنون خان و دیگران را قرار گرفتند حضرت درین روز بر قتل مال سندر تمام سوار شده
مراکز که لقب با عظمت خان در چوکندهی آن قیل نشاند سر سیامات او را از چرخ گذارند و مخالفان آمدن آن حضرت را
یقین دانسته دل بر مرکب نهادند و صفوف را ترتیب داد و جمعی از دلیان لشکر خود را در بروی هر اول سقوط فرستاد
و بابا قاتل کسر او را فوجی بود و آنجا حاکم را از جانب او داشته با صفت علی قلیخان را دانید و درین محل سبب کشته شدن
آنچه نگان بر سبب علی قلیخان خورده و دستار از سرش بریندا و بهادر خان از شاهانه اینحال که هنوز در حرکت
آمده حمله مردان بر جاعت او فوجی آورد و بابا خان که سردار او فوجی بود و گنجینه بصفت مجنون خان پیوست بهادر خان
از عقب رسیده در میان این دو فوج درآمد و ترووات مردان نمود درین اثنا تیرے بر اسب رسید چنانچه
شد و بهادر خان از اسب زمین آمده گرفتار گشت بمیت کلید نظیر چون نباشد بدست و باز در شش
نموان شکست و چون سر که قتال گرم شد حضرت از فیصل فرود آمده بر اسب سوار شدند و فرمودند فیاض را
بر صفت علی قلیخان دو اندر نهاده یکیل فیاض زمین خم گشت و در لاله در عرصه عالم گشت و بزرگان همه بزرگان
که با اسب بود و روی زمین عرصه شطرنج بود و اتفاقا فیصل هم اندام چون نزدیک بصفت مخالفان رسید ایشان
نیز فیصل او را از نام را برابر سپهر اندو و انیسند و بپایان آنچنان کلمه فیصل نزدیک در میدان افتاد و درین وقت
تیرے بعلی قلیخان رسیده در مقام بر آوردن آن تیر بود که تیر دیگر بر پیش خور و اسب چرخ با شش علی قلیخان
زمین افتاد و فیصلی بر سنگ نام رسیده قصد علی قلیخان کرد و علی قلیخان بغلیان گفت من مرد بزرگم اگر از اندیشه
با دشا خواهی بردن از شما خواهی یافت فیاضان گوش نشنید و ناکرده فیصل خود انداخت و علی قلیخان فرستاد دست و پا
فیصل بجاک برار شد و چون قضا سر که از غبار وجود مخالفان مصغی گشت نظر بهادر خان را در عقب خود و بهادر
سوار کرده و بخدمت آورد و بعضی امر القتل رسید و بعد از کشته خان زمان را نیز آورد و بنده بندگان حضرت از اسب
فرود آمده سجده شکر این فتح عینی نمودند و این فتح در موضع منگوال در احوال جوسی و بیان که الحال را با کس
موسوم و مشهور است از روز دوشنبه غره و کج سینه از پنج و سبعین و تسعمائة موافق سال دوازدهم الهی واقع شد
از غارت اتفاقات آنکه در آن ایام که حضرت خلیفه الهی بر سر علی قلیخان رفتند و بنده مولف بخدمت با دشا
در اگر مانده بود و مولف این تاریخ نیز در اگر بود هر روز با باب فتنه و واقعه طلبان اخبار خوش شهرت میداد
روز سهیلی از صاحبان خود گفتم که چه شود که تا نیز خبر سے دلخواه خود شهرت دهم گفت چه خبر گفتم که خبر رسیده که
خان زمان و بهادر خان را می آوردند و این خبر را با چندان کس گفتم اتفاقا روز سوم از خبر بهر خان زمان و بهادر خان
عبداللہ خان و دلیران دیگر آورد و بهادر که در اگر ای خبر در اگر مذکور گشته بقتل رسیده بود و ندیده بسا اینک از باجه

برپا است چو آنقدر گذشت قالی میشد راست بد القصد چون خاطر اشرف را از تفرقه خلافت اهل عباد فرغ نام
 صاحب گشت عنان غریت بطرف جوسی و بیایک یافته و در روز دران مقام توقف فرمودند و کسان را که از درگاه
 آنحضرت علی قلیخان در آمده بودند آنجا بدست آورد و بهو کلان سپردند و از آنجا بطرف بنارس نهضت فرمودند و
 در آن منزل هر که از مردم علی قلیخان از زاده انکسار جلالت آمد از گناه او در گذشتند و از بنارس بچونپور تشریف
 آورده سه روز در نظار بران بده اقامت فرمودند و اکثر مردم علی قلیخان که از آنجا گناه گریخته در آنجا جمع آمده بودند
 همه را در سایه امن در آورده انواع التفات بحال ایشان مبذول فرمودند و از چوینپور نظار نموده در عرض سه روز
 چهار روز پنج کنس بکنار آب گنگ در گذر گوه و مالک پور که اردوی آنجا بود رسیدند و بکشتی (از آن آب عبور نمودند
 و درون قلعه کوه بفرزول بهایون یا علی علین رسید و فرمان بطلب منعم خان خانمنا نان از دار الخلافه گاه
 بصدور آنجا میداد و اگر چه داران سوبه شرق برخصت سرفراز گشته بجا گیرایست خود رفتند و جمعی بزم اسیران
 علی قلیخان که همیشه آماده فساد بودند مثل خان قلی اوزبک و بار علی و مرزا بیگ قاضیال از خوشان منجوقان
 و خوشحال بیگ از قوجیان حضرت جنت آشیانی و میر شاه بخشش علم شاه بدخشی و دیگر ستینان برگشته بکشت را
 بیاسار رسیدند و مرزا میرک ضوی شهیدی وکیل علی قلیخان را که از درگاه گریخته نزد او رفته بود و در درون جنگ
 گرفتار گشته در سیاه سنگاه آورده در ته فیصل انداختند فیصل او را چند مرتبه بخرطوم با شهاد داده آخر بواسطه مست
 سیادت گناه او را بخشیدند و خانمنا نان از دار الخلافه اگر به شرف زمین بوس نفرزاد گردید و بجز است
 حکومت محال جاگیرهای علی قلیخان و بهادر خان از چوینپور بنارس غازیپور و قلعه چنار از مانده تا گذر آب جوی
 استیاریا ذی بخت فاخته واسط نوازش یافت و ریاست عالی در عین برسات در راه و بجهت سبب
 سبعین و ستائمه بدار الخلافه رسید سابقا سمعت گذارش یافت که محمد قلی خان بر لاس مظفر خان و سائر
 افواج نصرت شعار بر سر اسکنند یقین یافته جانب اوده رو آوردند اسکنند از نعمتی خبردار گشته تحسن گشت و
 افواج فیروزیش نشان چون در پامی حصار رسیدند قلعه را محاصره گرفت کار بر اسکنند ریگ تنگاستند و بن
 اشنا خبر با هزارم علی قلیخان و بهادر رسید و از بکمان بیدل گشتند و کسان از زاده مصالحه نزد محمد علی خان و مظفر خان
 فرستاده طلب امان نمودند افواج ظفر انساب را بحکایت مصالحه مشغول داشته شب اندر روانه کنیاب دریا
 بود بکشتی نشسته بدر رفتند چون کشتیهما در تصرف اسکنند رخا بود و امر از آب نخواستند گذشت اسکنند رخا
 با امر بنام کرد کس بر همان قول و عهد که قرار یافته است قدم و لیکن مردی که همراه بنده اند لاخطی میکنند که اگر
 در کشتی نشسته بمیان آب در آید و بنده هم با دوسه کس از یخیزت بیایم و قول و عهد که تجدید حکام باید است
 قسسه این مردم میگردد با اتفاق متوجه درگاه میشویم محمد قلیخان بر لاس مظفر خان را که توطئه را اسکنند رخا را

سید و اولادش تباہی لشکر در میان آب در آمدند و اسکندر خان نیز از اطراف بادوسه هزار کس سید و در میان
 دریا ملاقات نمود امرا کیبار سقد و درخواست گناه اسکندر خان بشت و موگنه باد و کرد که قصد مال و جان کنم
 او نکلند و این قرار هم شده هر کس بجای خود رفت اسکندر خان و قنبرل از اینجا که بود کوچ کرده رفت و بامر
 نوشت که بواسطه طغیان آب در کنار دریا توالیتم بود امرا عظام از جلال او واقف شده هر در قنای او
 نهادند چون بگو گنبرل رسیدند معلوم شد که اسکندر از آب گذشته بدرفت و چون بیشتر ولایت افغانا
 بود و امر ایچکمالی آن ولایت توالیتم در آمد و حقیقت حال را نوشته بدگاه معروض داشتند حکم اشرف نفا
 پیوست که چون اسکندر از ممالک محروسه بدرفت و مگر احتیاج بقایب او نیست حال جاگرد و محمد علی خان
 میرالاس قنویض فرمودند امرا کیبار برضمون فرمان اطلاع یافته محمد علی خان از اینجا گذشت متوجه درگاه
 عیش اشتباه و در در خلافت اگر شرف ملازمت بر فرزند آمدید و کفر فتح قلعہ جتو چون اکثر زمینداران
 و زراچهای هندوستان داخل بندهای درگاه شده بودند و از اود و اسکندر راجه ولایت نار و از اعتماد
 ستین و اکثر جمعیت و فیل بسیار مغرور گشته گردنشی میکرد و درینو لاکه خاطر اشرف او مجاہد علی قلیخان سار
 ابل غنی و فساد جمع گردید و سر خلافت مصیر محل نزول اجلال شد تخیر قلعہ جتو پیش نهاد و ملاکت
 بنابر آن شروع در لوازم این یورش نمود و بیاورد تغیر حاجی محمد خان سیستانی بجاکر آصف خان قرار یافته
 حکم اشرف بصد و پیوست که آصف خان بیشتر بآن برگشته رفته سامان و میر اسحاق شکر نایب و متعاقب آن
 رایات عالیات نیز با واره شکار بصره باری رفته چند و از اینجا بود و شکار قمر طرچ اندخته هزار جا نور طرچ شکار
 کردند و از اینجا در حرکت آمده حکم با جندار لشکر را فرمودند و ولایت میسدهای عیور نموده چون قلعہ سوی سویر
 رسیدند معلوم نمودند که کسان رای سرحین والی قلعہ رشتبور که در آن قلعہ سیو دند و از ده منصب رایات عالی
 شنید قلعہ را گذاشته جانب رشتبور گریختند و حکومت و حراست آن قلعہ بنظر مبارک کی از بند باد و تخواه بود
 حواله شد و از اینجا بگو که از یزکانات آن ولایت رسیدند و شاه مدخان قند بار سے را ب حکومت آن ولایت
 سر فرار ساخته از اینجا منصب فرمود و چون قلعہ کا کون که سرحد ولایت مالوہ است رسیدند دفع پیران مرزا
 الف و محمد سلطان مرزا و شاه مرزا که از سرکار سنبل گریخته باین لواحق آمده است بمرد و بقدری کشاده بودند و با هم
 دانسته شهاب الدین احمد خان و شاه بدیع خان و محمد اود خان و حاجی محمد سیستانی را در سرکار سنده و جاگیر
 کردند و با نچند صفت سر فرار ساخته وقتی که امرا عظام بحوالی اجین که بلاد معتبر آن ولایت رسیدند معلوم نمودند
 که مرزایان خبر منصب رایات عالی شنیده و بهیچکلی شده فرار نموده بکرات نزد چنگیز خان حاکم آن ولایت که
 یکی از خاندان سلطان محمود گرجانی بود رفتند امرا عظام که بدفع نیز زایان یقین یافته بودند و بدین جهت

ولایت مند در تصرف شد و حضرت خلیفه الهی چون از کابل کن کوچ فرمودند انا او و دست نگه مقدار هفت یا هشت
هزار کس را بر داری چهل نام را چو تی که شجاعت و شجاست اشتها داشت و در قلعه میر شد با مرزا شرف الدین
مخاربه نموده بود چنانچه کشته بخاکت قلعه چتر که بر فست و ستانت از بار قلع هند و ستان ممتاز است
گذاشته خود با جمعی از اقارب و اقوام پناه بکویان بلند و پیشه بای پر درخت برد قلعه چتر بر کوهی واقع است که کلبه
آن مقدار یک کوه است و آبهای الاو و دیگر که اتصال ندارد و طول قلعه سه کوه است و عرض نیم کوه است
و آبهای روان بسیار دارد حسب حکم جاسم طاع اطراف قلعه را با امر تقسیم نمود و مرکز واریان گرفتند و ریست
بگردش و در لشکر شد و هر چه که در دست مسکو و دریا و افواج فیوزی نشان باخت و تاراج و ولایت بر انا
نامزد شد آصف خان را که بهرام پور از نقیبات محمودان و لانت و مستاد و آصف خان بقعه و آب قلعه
گرفته تمام آن خود را بنصب و تاراج داد و حسین قلیخان با جمعی از افواج حضرت پناه بطرف او و چور و کلبه که از
امانم قلع آن ولایت و دار الحکومت را ناست تعین یافته اکثر نقیبات و مواضع آن خود را تاراج داد و چون
از رانا اثر نییافته نشد با فتح و حضرت بدرگاه معاودت نمود و چون مدت محاصره چتر بطول انجامید
حکیم جاسم طاع به اخص سبایا ظما و کندن نقیبات صادر شده و بقدری بخراب است و بنا و تجارت و سنگ مرمر و مس
آورد و از دو طرف قلعه شروع در ساختن سبایا ظما و عبارات اندود و پوست که از فاصله یک تفنگ
انداز نیا و کرده در پناه و تحتانی که چرم خام گرفته و سنگ ساخته شل که در ساخته بدو از قلعه رسانیده و دیوار قلعه بضر
توپ می اندازند و جوانان مردانه از آن رخه در قلعه می در آیند و سبایا طی که از مورجل پا و دشمنی برداشته بود
و دست آن بر تپه بود که ده سوار بر آه آن میگشتند و از ارتفاع آنقدر که فیل سوار نیز بدست میتوانست
در ته آن رفت و در وقت سبایا ظما مردم قلعه آنقدر قوب و تفنگ می انداختند که از بیابان فرودان با آنکه
سرای چرم گا و پیش خود میداشتند بر در زیا و ده از عدد کس بلاک می گشتند و مرد بارامیان و دیوار سبایا
خشت بجا میساختند تا در اندک مدت سبایا ظما تمام شده بجا رسید که متصل قلعه کردند و قلیخان نیز نقیبات
سبایا حصار رسانیدند و در هیچ را که بهم قریب بود خوف ساخته از داری تفنگ پر کرده و بهی از بنده با بسته
جانبی که بجلادت و مروایگی مشهور بود و در کل محل نزدیک مورچا آمد و انتظار آن میکشد و دیگر که گاه آتش
بان نقیبات بدست در رخه در قلعه واقع شود ایشان خود را قلبه اندازند و اتفاقا برود و نقب را یکبار آتش داد و رفت
یکی کوتاه تر بود و از یکی در از ترانکه کوتاه بود و در در گرفت و آن برج را از برج بزرگتر و در بر و در خشم و در حصار
راه یافت جوانان که تا نزد خود را بان رخه رسانیده خواستند که در آیند و فو قش آتش بان نقب و دیگر رسید
آن برج و درم با شش و سگانه که بر بالای آن برود و دیگر و انداز ببار داشته بر تپه و در هر کورتره سنگها را با و نیز

بدو بر شهادت رسید و مشهورست که سه چهار کروی سنگما صدتی که از قلعه جدا شده افتاده بود و اجسام آدمی
 سوخته یافته بودند و از ملازمان درگاه رسید جمال الدین از سادات باره و محمد صالح پسر مرک خان کولانی
 و نیردان قلی و شاه قلی الشک اقا حیات سلطان و محمد امین پسر میر عبد العزیزی و مرزا بلوچ و جان بیگ
 و یار بیگ برادران امر بیگ بسا دل با بن و جماعت کثیر در جبهه شهادت رسیدند قریب پانصد سپاهی تنهایی
 بفرب سنگ هلاک شدند و از کفار نیز جمعی بفرار رفتند و بعد از وقوع این قضیه عزت و تمام اهل محضرت در
 گرفتن قلعه بیشتر شد و بسایاطلی که در مورچل شجاعت خان بنیاد شده بود با تمام رسید و شب سه شنبه
 است و پنجم شعبان سنه خمس و سبعین و تمامه افواج تاهرو از اطراف قلعه هجوم نمود و در دیوار قلعه شکاف
 نموده جنگ سلطانی انداختند چیل که سردار اهل قلعه بود بر در آن شکاف آمد مردم را بجنگ تخریص میکرد حضرت
 خلیفه الہی در بالا خانه که جهت نشین ایشان بر سایاط مورچل ترتیب یافته بود لشکر در دست بسته بودند و
 درونی چیل از روشنی شرار ما که توپ و تفک بدینجامی انداختند محسوس میلشت حضرت تفک را حواله چیل نموده چنان
 بر پیشانی آوردند که هاجما بجای ختم رفت چون اهل سردار خود را کشته دیدند دل از جنگ برداشته همه بجانهای خود دویدند
 و عیال و اطفال و اسباب و اشیاء خود را یکی کرده یا تش سوختند این عمل را در اصطلاح هند جوهر میگویند در
 افواج فیروزی نشان از اطراف هجوم نموده چند جا رخنه در دیوار انداختند بعضی از کفار پیش آمده در مدافعه و مقابل
 شراط تهوری بجا آورده میگو میشدند و آنحضرت بر بالای سایاط نشسته ترودات بندهای جانبی را بنظر
 تسخیر ملاحظه میفرمودند و از مقر بان حضرت عادل محمد قنداری و ولیم خان که بجان عالم مخاطب بودند و پادشاه
 محمد مقبول و جبار قلی دیوانه و از دیگر جوانان دلاور ترودات مردانه بنمونه آمدن تحسین وافر فرار گشتند و آنشب
 تمام شب بجنگ جدال گذشته وقت صبح که صباح دولت روز افزون بود قلعه مفتوح گشت آنحضرت بر
 فیل سوار شده و تمام بندهای جانبی را در رکاب نظر انتساب پایا و بقلعه در آمدند همه ساز و کار کرده
 مهیا و روان شدند که آهین سوی دریاچه در آمد با و این لشکر در آن خاک بد که سنگش هم گریزان شد
 چون خاک بد و حکم قتل عام صادر گشته زیاده از هشت هزار رجبوت که در آن قلعه جمع آمده بودند بنر اے
 کردار خود رسیدند بعد از نیم روز دست از قتل باز داشتند غمان محاورت بجانب اندوی ظفر قدین
 مسطوف داشته سه روز در آن منزل توقف فرموده آصف خان را بداری آل ولایت سرخ از ساختن روز سه شنبه
 است و پنجم شعبان سال مذکور روایات مراجعت بجانب دار الخلافه فرستادند از غائب امور در آن معرکه
 دیده شد که ای آن بود که شخصی قریب مورچل متولف این کتاب در بنیاد درختی نشسته و دست راست بر زانو
 خود نهاده بود و دست تیر اندازی بحسب اتفاق در انگشت ابهام بالا کرده مانده بود و در وقت توپ از بالا

قلعه رسیده مقدار یک جواز کناره آن شست گذشت و آسبی بآن شخص نرسیده و چون حضرت در جنگ
توجه تسخیر قلعه چطور نذر کرده بودند که بعد از حصول این امر زیارت مرقد منوره خواجہ معین الدین چشتی سحری که خطا جمیر
و اقصیت توجه فرمایند جهت وفای این نذر از بهمان راه بجانب جمیر توجه نموده تمام آن راه پیاده طی فرمودند
و بتاریخ یکشنبه هفتم رمضان با جمیر رسیده شرائط طواف و زیارت بجای آوردند و فقره مساکین آن بقعه را
بصلوات و صدقات شاد ساختند و در روز دامن مقام متبرک اقامت فرموده عنان غریمت بجانب ستقر
سر ریافت معلوف فرمودند و در وقایع سال سیم و دهم اسکی ابتدا ای ایسال روز پنجشنبه چهار دهم
رمضان سنه خمس و سبعین و تسعاً بود و در ابتدای این سال اعلام نصرت انجام از خطا جمیر حرکت آمد و از راه
میوات بجانب دارالخلافه اگر متوجه گردید در اثناء راه سکین شیر بود پس آمد شیر سه منگ از زیستیان
برآمده بندگان جانبدار که پیشه در رکاب نظر اشتبا بود و دست بدست کشاد و آن جانور را بر خاک پلاک نشانند
و حضرت فرمودند که اگر دیگر یار چنچین قضیه رود به تاعلمک جامطاع صادر گردد و چکس قتل سبع جرات نماید در
اشاره اینحال شیر دیگر بصید شدی و صلابت از شیر اول از جنگل برآمده و بجانب آنحضرت آورد و از طائران درگاه
بیچکم بیچکس نتوانست از کباب قتل نمودن در بنوقت شهریار شیر شکار از اسب پیاده شد تفکی که بجانب آن
سبع انداختند اتفاقاً اندک زمانی بگوشه و بان سبع رسیده پوستمال گذشت شیر بصولت تمام از جا جریسته متوجه
آنحضرت شد و آنحضرت در مقام آن بودند که تفکی دیگر انداخته او را از پا در آورد و دزد دیرین اشاره ساول محمد قندار
جرات نموده تیر سه و نه دانه گمان نهاده متوجه شیر شد شیر و از جانب حضرت تافته حمله بر ساول محمد آورد و عادل
را از پا انداخته خواست که سر او را در دهن گیرد و آن مرد پرتور در یخالت آن رخ بکست خود را در دهن او نهاد و خواست
که بدست دیگر خنجر از غلاف کشیده بر شکم او بزند اتفاقاً دست خنجر بفلات بند شده بود تا کشیدن بند کوفت و
دست او در دم نایند با وجود از یخالت خنجر از بند غلاف خلاص کرده زخمهای عینی بر شکم شیر زد و جوانان دیگر هم
از طرف و آمده آن شیر را کشند و عادل محمد چون بزخمهای شیر مجروح شد و درای این زخم زخم شیر نیز از
دست بلی با و رسیده بود چندگاه بر بستر در و دندان افتاده آخر بهمان درد و در گذشت بعد از فراغ از شکار
سروقتی که اردوی همایون بجد و دالور رسیده حکم اشرف بنفاد موسست که اردو بجانب الور و در و خوش
نفیس ان را د نارفول منقضت نموده ملاقات شیخ نظام نارنوسه کرده بار و رسیده اند و از اینجا کوچ فرمود
بمرکز دایره خلافت شرف نزل ارزاسه داشته و بعد از چند ماه اراده تسخیر قلعه رشتن بود که از اموات قلعه
هندوستان است و در وقت و حکام مشهور بنجا ط اشرف راه یافته فرمان با حضا عساکری که یورش چطور
همراه بودند صادر شد و اشرف خان میرنشی و صادق خان اب سیکار از افواج قاهره با نخدمت فرستادند

داشته در اندک مدت بجای قلعه رسیده مرکز اور در میان گرفته و در چل میس برده سایا ط موجود ساخته
بضرب قوس چند بار خنجره کردند سرچین والی قلعه چون حال برین منوال مشاهد نمود از اوج غرور و سرکشی
بخصیض منسکنت آمده پسران خود دود و هوج را از قلعه بیرون فرستاده امان خواست آنحضرت پسران
سرچین را که بخبر وزاری روی بدرگاه آسمان بجا آورده بودند مشول مراحم فرموده از جزایم او در گذشتند و چون ملک
که خطاب خانجانی داشت فرستادند که درون قلعه رفته تسلی او نموده او را بسلامت حضرت آورد و از راه چاه
و خدمت چاه در آمده در سلک بند با انتظام یافت و در روز چهارشنبه سوم شوال سنه مذکور فتح قلعه شد و روز
دیگر حضرت خلیفه الله تماشای قلعه تشریف بردند و حکومت و حراست قلعه را بمهرخان قنویض فرموده عالم سعادت
بستقر خلافت برافراشتند و خواجه امین الدین محمود مخاطب بخواجه جهان و مظفر خان از فرمودند که اردوی همایون را
از راه راست بدار الخلافه اگر هیرند و خود بخینج تحویل متوجه طوات غرار قاض الا نوار خواجه معین الدین چشتی گشته
یک هفته آنجا توقف فرموده متوجه دار الخلافه گردیدند و در چهارشنبه سبت و چهارم ذیقعد سنه سته و سیمین و
تسماته اگر مستقر ریات جلال شد و چون در بارخان که از مذامی مجلس بود و بحیث بیامر همراه اردو بود و پیش
از وصول سوکب همایون با گره وفات یافته بود حضرت خلیفه الهی در مجلس طعام از تشریف برده و در شام او را
نواز شاهی با دشان فرمودند ذکر سبب بناسی بلده فتح پور چون چند مرتبه حضرت را فرزند
قولده شده مانده بودند و شیخ سلیم چشتی که تفسیر سیکرے در دوازده کوبه اگر هست ساکن بود و ثمره قدم
فرزندان سعادت مند رسانید آنحضرت چند مرتبه ملاقات شیخ رفته در هر مرتبه روزی است روزی آنجا بود عمارت
عالی به بالای کوه قریب خانقاه شیخ طریح انداختند و شیخ نیز خانقاه جدید مسجد عالی که امر و زور در ربع مسکون
عبدل خود ندارد و قریب منازل با و شایسته طریح انداخت و هر کس از امر اجازت و منزل جنت خود بنیاد کرد و
چون یک از حرما حاکم شد حضرت او را در منزل شیخ آورده گذاشتند و خود گاه در اگره دگاه و سیکرے
میبودند و سیکرے رافع پور نامیده عمارات از بنا زو حاکم فرمودند ذکر فتح و تعلقه کالینچ و این
قلعه ایست بغایت متین و سلاطین سابق دایم در هوای شیرخاں بودند و شیرخان افغان بعد از محاصره یکسال
آتش هوای شیرخاں قلعه سوخته چنانچه در احوال شیرخان مذکور شد و این قلعه را در فترات افغانان راجه
را چنند راجه مبتار و جنگل خان پسر خوانده چنار خان افغان مبلغ کلی خرید و در زمین ایام که خبر فتح قلعه چنار
رشتن در اطراف عالم انتشار یافت افواج منصوره که در حواله قلعه کالینچ جایگزین داشتند و دایم در بند و
شیرخان قلعه میبودند و خواستند که سلسله جنگ و جلال را تحریک دهند راجه را چنند که مردی دانا و کار کرده بود و خود را
از خدمت کاران این آستان می شمر و مقابل قلعه را با پیشکشهای لائق مصوب و کلامی خود تهنیت فتوحات

بدرگاه فرستاد و همان روز محافظت و حراست قلعه کالنج را بجنون خاکن قاقشال که از جایگزین داران آن نوبت بود تفویض فرموده فرمان اقتال برابر با چند فرستادند و این قلعه در ماه صفر سنه سبع و سبعین و تسعمائة موافق سال چهاردهم الهی بتصرف اولیای دولت قاهره درآمد و ذکر ولادت حضرت شاهراده عالی مقام سلطان سلیم هر زار در چهارشنبه هفدهم ماه ربیع الاول سنه سبع و سبعین و تسعمائة موافق سال چهاردهم الهی هفت کمری از روز گذشته بود که کوکب ولادت با سعادت شاهراده عالی مقدس سلطان سلیم فرزند نرسل هدایت پناه و ولایت دستگاه شیخ سلیم حشمتی در بلده فتح پور از افق جاه و جلال طالع گشت سه گرامی در سه روز دیار سیه شاهی به چراغ روشن از نور الهی به گرفته در حریرش دانه چون سنگ به چو مروارید در درخشانگی در آنوقت حضرت خلیفه الهی در آگه تشریف داشتند شیخ ابراهیم و اما و شیخ سلیم این فرموده را رسانید از مرحوم خرداند سرافراز یافخته بشکریه این نعمت غلغلی و موهبت کبری خلایق را با نعام عام بهر در گردانید زنده بیاورد و احوال فرمودند و جشنهای بادشاهانه ترتیب داده تا هفت روز صدای عیش و نشاط در دادند و تاریخ این ولادت نشان شاه آل نمر یافته بودند و خواججه حسین مردی قصیده گفته بود که مطلع اول تاریخ جلوس حضرت خلیفه الهی و صراع ثانی ولادت شاهراده بانیان باشد در این مطلع از آن قصیده هست بمیت لعل محمد از پله جاه و جلال شهریار به کوهر مجرب از محیط عدل آید بر کنار به سبغ و دو لک تنگ در صله این قصیده انعام خواججه حسین فرمودند و اکثر شعرا و وقت تاریخ و قصیده گفته و با نعام و صلوات نوازش یافتند و حضرت فتح پور را پای تخت قرار داده قلعه سنگین بر و در شهر فرمودند و عمارات عالی بنایافته شهر عظیم را پیش از تولد مبارک شاهراده خندان مولد حضرت در باطن فیض موطن خود گذارینند و بودند که اگر حق سبحانه و تعالی دری از رویای باو شایسته و گوهری درج ناستناهی که است فرمانید پیاده بزیارت فرار سور و الانوار حضرت قطب الواصلین خواججه حسین الدین چشتی قدس سره تشریف فرمایند حضرت با نعام نذر بر داختر و زوجه و واردهم شعبان سنه سبع و سبعین و تسعمائة از دار الخلافه اگر پیاده متوجه اجیر گشتند و هر روز شش کرده و هفت کرده ملی میفرمودند و هم از گرد راه بجزایر بشر اقطار زیارت و مراسم طواف برداخته چند روز در آن مقام فرشته احترام اوقات با نعام و ایثار گذارینند و بعد از چند روز از اجیر معاددت فرموده متوجه دلی گشتند و در رمضان سنه سبع و سبعین و تسعمائة طاهر دلی خیمه عساکر جاه و جلال گردید و ذکر و قانع سال یا نزد هم آگهی ابتدای این سال روز شنبه ششم شوال سنه سبع و سبعین و تسعمائة بود و اول این سال حضرت شاهراده در دلی تشریف داشتند و بعد از طواف طرقات متوجه دار الخلافه گردیدند و ذکر ولادت با سعادت شاهراده شاه و ملوک در روز شنبه سوم محرم سنه ثمان و سبعین و تسعمائة موافق سال یا نزد هم آگهی طلوع اختر سلطنت و اقبال شاهراده

شاهزاده در منزل شیخ سلیم دست داد و حضرت خلیفه الهی بحسب ادای شکر از این عطیه گبری دست بذل و سخا اداستین خود
عطا برآورده و جشی عظیم ترتیب داد و در طبقات آنانم از انعام آنحضرت کامیاب گشتند و امرای و مقربان در گاه
علی حسب اختلاف مراتبم شیکشهای لائق گذرانیدند و بجلستهها فاخره مشرف شدند و با کماله علی توانستند و بکار
فنایه و مولانا قاسم ارسلان برای ولادت شاهزاده شاه مراد تاریخی گفته که از مصر ع اول تاریخ تولد شاهزاده
مالی ترازو سلطان سلیم مله اللهالی نماینده و از مصر ع ثانی تاریخ ولادت شاهزاده شاه مراد معلوم میشود و زیوراک جو
سلطان سلیم شد نازل کرد و لوی شاه مراد ابن اگر عادل و در کهنه خدمت اعلام همانکه خطبه جمیع چون حضرت خلیفه
بر سال مکیبوت از هر جا که مسعود خود را بطواف از قطب الاولیاء صلی الله علیه و آله و سلم و از کتب حسن و شجره مقدس هر خطبه جمیع
و درین سال فرخنده فال بحسب شکرانه این بحسب بتایج بستم روح الاخره عثمان و معین تسماه پای دولت در کاب سعاد
مناده عازم جمیع گشتند و دوازده روز زیور اسلطانان بعضی ضروریات در قیج پور توقف نموده بکوی ستوا خط
اجیر لار شک ریاض جان کردانیدند و مکان آن روضه رضوان افضل عام کامیاب مظلوظ ساختند و بحسب
ترقیه حال برایا که در محزون طینت آن بادشاه عالی نژاد تخمیر یافته حکم فرمودند تا بر دو خطه اجیر حساری حکم و مضبوط
طرح انداختند و بحسب نشین خاص قصر عالی بر زمین نهادند و امر او این و سائر مقربان در گاه و تعمیر سازان یکدیگر
سبقت جستند و حضرت علی مواضع و قریات حویلی اجیر را بیان امر اقامت فرمودند تا محصول آنرا صرف
عمارات نمایند و در جمیع چهارم ماه جادی الاخره مذکور در کف صحت و عافیت از اجیر کوچ نموده شاهزاده
ماه مذکور ظاهر بقصبة ناگوریم عساکر گاه و جلال گردید و جوش بزرگ کرد و ظاهر شهرت تمام سیاهپان امر فرمود
که آن حوصن را تعمیر نموده گنده باب میرسانند و خود بسجادت سیران کول فرموده شکر لاد نام نهادند و بعدین
ایام که ظاهر ناگور ضرب خیام فلک احتشام بودند و بدین سیرای مال دیو آمده در سلک بندگان در گاه انتظام
یا فیه شیکشهای لائق گذرانیدند و بچنین راجه کلیان مل در ایلیکایر و پیرس اینک روی بندگان بدرگاه شریا جاهد
نقد خلاص ایشکس آوردند و چون آثار حسن عطاء و در صفاح احوال پدر و پسر واضح و لایح بود جمیع رای کلیان مل داخل
اهل حرم گشت و قریب پنجاه روز در کباب عدالت و نصفت بر احوال زیر دستان ناگور تافت و از اینجا بقصد
ایاریت شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج که در قصبه اجودین مشهور است مدفونست اعلام دولت اندر اشته شدند
رای کلیان مل را که از غایت قریبی براسپ سوار نمی توانست شد و رخصت یکسان فرموده رای سنگه امیر اوراکم
فرمودند که ملازم کاب نظر انتساب باشد و او بدوام خدمت براتب عالی ارفقایانست چنانچه شمه از احوال
در موضع خود مرقوم فلم خواهد گردید و دران صحاری براری گور خیر سیاهپان باشد و آنحضرت شکار گور خیر سیاهپان دست
میداشتند و آنحضرت شکار گور خیر نموده بودند را غیب شده و راندا راه روزی قریب به نیم روز مرادان

خبر آوردند که گور خرقیب اردوی نظراثر دیدند حضرت در همان زمان براسپ سبک که بر باوصبا سبقت گرفته
سوار شده چهار پنج کرده راه طعموده بآن کله رسیدند و از اسب پیاده شده حکم فرمودند که هیچ مرد متوجه
نمایند خود نفیس نفیس تا چهار پنج بلوچ که آشنای آن صحرا بودند تفنگ بدست گرفته متوجه گله شدند
و در ضرب اول یک گور خرازدند و باقی گله از آواز تفنگ دم خورده متفرق گشت و آخرت باقی گله خود را
رسایند و دیگر رازند و پنجین میزد و گور خرقیب مبارک خود زدند و آواز قریب بشان زدند که راه رفته
بشوق شکار پیاده طعموده بودند و از اینجا عیان توجیه بصوب اردوی هایلون مصر دوف فرمودند و حکم شد که سیزده
گور خرا را به بار کرده در اردو آورند و در پیش دو تختانه گوشت آنها را برامد و مفران تقسیم نمودند و از اینجا
بلوچ متواتر متوجه اجود هین گشتی و چون ظاهر قصبه اجود هین محسکه پایون گردید آخرت بصدرقیت و صفای
طوبیت از گرد راه هزار مورد و الا نوار فرموده لوازم طواف و شتران زیارت بجا آورد و رسم فقر و احتیاج از خدام آن
بر طرف فرمودند و بحسب اتفاق دو تختانه عالی را در ملکه نصب نموده بودند که بلطائف سبزه و ریاحین رنگ چمن
خلد برین بوده و از خرمی آن گلشن حکم اشرف نفاذ یافته بود که هیچکس بکفینش پای بران سبزه دارنه نهند و زری را بپوش
کرمی نام که بمزید قرب اختصاص داشت پای برهنه میرفت و خاری پایمی او خلیل که از شدت الم آن بی طاقت گشت
و بعد از دور و زبانه الم در گذشت و این معنی موجب مصر خاطر اشرف گردیده حکم فرمودند که من بعد هیچکس پای سبز
دران مرغزار نگردد و بعد از چند روز عنان غریمیت بصوب لاهور معطوف گردانیدند و در او ان توجیه چون ریات
عالی به بیابان رسید مرزا غزنو که کلماتش بلقب باعظم خان مشهور بجزا که جایگزین داران برگشته بود در مقام نیابت
شده التماس نمود که موکب هایلون چند روز دران حد و ارض رها براساید حضرت خلیفه الاهی بنده نوازی کرده منزل
او را اشرف ساختند و چند روز بلوازم جشن پرداخته روز آخر ایام ضیافت پیشکشها لائق از اسپان عربی و
عراقی بازیهای طلا و نقره و فیلمان کوه پیکر یا بنجر با سه طلا و نقره و جلاهای مغل و زلفیت و جنگلکهای طلا و نقره
و در و جامه و لآل و یاقوت کرسیها و پلنگ و چوکی طلا و طوق و داوان طلا و نقره و اقمشه قرمزی و روسی
و خطائی نرودی و با دیگر نفاس اجناس بیرون اجده قیاس از نظر اشرف بجلالت پیشکش کرد و بعد از گذر این
پیشکشها سائر ارکان دولت و نزدیکان پایه تخت خلافت و تمام ارباب مناصب اهل فضل که ملازم رکاب
هایون بودند بلکه مجموع لشکر منصوره را از مانده الفام خود مخطوط و بهره مند گردانید و شیخ محمد غزنوی تاریخ جشن
این صراع یافته بود و صراع همان غریزند و شتران و نوکر و قانع سال پانزدهم الاهی در ابتدا
این سال روز دوشنبه نهم شوال سنه ثمان و سبعین و شصت بود و در او اتمل این سال از ویابانور متوجه لاهور
گردیدند حسین قلینان که حاکم لاهور بود و با استقبال شتافته شرف زمین بوس دریافت حضرت خلیفه الاهی اردو

۱۰۰

همایون را در نواحی ملک پور گذاشته جریده بلاهورت شریعت آوردند از روز و شب بنشاط و در منازل حسن قلیخان گذرانیدند
 و روز دیگر خان مشارا لیه قندج را نیز خوان اخلاص نهاد و با پیشکشهای لائق نظر اشرف گذرانید و عازم اردو
 گشتند و چند روز که نواحی لاهور ضرب خیام ملک احتشام بود اوقات گراست صرفت لشکرا ریشته از آنجا از راه حصار
 فیروزه متوجز ریارت روضه قدسیه حیدرآباد حسین الدین گشتند چون مادر ناهید بیگم منگولت محب علیخان مرخلفه آن در
 علی ترخان حاکم تته بود و مرز ایسی و دلیت حیات سپرده بود ناهید بیگم رجعت حضرت خلیفه الکی کیسال پیش ازین
 بسند رفته بود و محب آتیه ترخان که مرز ایسی باشد ریوقت قائم مقام پدر شد و محبت او با ناهید بیگم برینا دیده ناهید بیگم بخنده
 بدو نگاه و عالم پناه رسیده و حقیقت ظلم و تم محرابی ترخان بی ادبی که نسبت به بنده مادر نگاه نموده بود و فراموشی گفت اگر محب علیخان
 پس مرخلفه ملک شود دست فی الحجاز رعایت فرموده حضرت فرایند خجسته به سولت دست خواهد داد و چون ناهید بیگم فوت آمدن آتش
 در بیکر سلطان محمد بکری که از نوکران مرزا شاه حسن از غون و کوکو او بود و بعد از مرزا شاه حسن بکرو رقص او بود و ملاقات
 نمود و سلطان محمد صلاسمر قندج باز نال گفت که اگر محب علیخان به تیغ تته نیامد کوک دیگر حاجت نیست من همراه شد
 این مهم را با تمام میرسانم و در خیمت تا ناهید بیگم سجد تر شده بود چون حضرت خلیفه الکی محب علی خان که از دهر تترک
 سیاه کرسی کرده بود و علم و تقاره لطف فرموده و سلج نچاه لک تنگ از سر کار لمان حجت مدد معاش جاگیر دادند و مجاهد
 بنیره و دخت محب علی خان که چون مردانه و شجاع بود و همراه ساخته بسعد خان که حاکم لمان بود فرمان نوشتند
 که کوک محب علیخان باشد ریوقت که ریات جلال از جانب پنجاب متوجه دار الخلافه فتحو شد و محب علیخان را
 رخصت کرده روانه ساختند چون محب علیخان بجای لمان رسیده در مقام اجتماع مردم شده قریب چهار صد
 سوار با و جمع گشتند و با اعتماد سلطان محمود بکری متوجه شده با دخطا نوشتند سلطان محمود و آمدن لشکرا و دشامی را
 در ولایت خود تجوز کرده و ثنائیک در رفتن ناهید بیگم گفته و علما داده بود و افسانه انخاسته بنیام کرد که ازین راه ننگلارم
 اگر راه حیل متوجه تته شود لشکر خود را بکوک شام فرستاده افواج املد خواهم نمود و محب علیخان و مجاهد بنیره او توکل کرده
 متوجه بکری گشتند و سلطان محمود تمام لشکر خود را بر سر راه ایشان فرستاده و مردم او جنگ کرده شکست یافته در
 قلعه ناهید متحصن شدند و مدت ششماه قلعه را محاصره کرد و محب علیخان محاصره کرده بصلح گرفتند و ریوقت
 مبارک خان نام غلام سلطان محمود که وکیل او بود از سلطان رنجیده پیش محب علیخان آمده محب علیخان قوت
 گرفته آمده قلعه بکرا محاصره کرد و سلطان محمود تمام لشکر خود را که قریب دو هزار سوار و چهار هزار پیاده تیر انداز و توپچی
 بود از قلعه بیرون فرستاد و اینجا عت جنگ کرده شکست یافته بقلعه درآمد تا مدت سه سال سلطان محمود نگاه
 هر روز و نگاه بعد از دو سه روز کشتیها و غرابها خود را آسته بخیگ می فرستاد و دوسه مرتبه تمام لشکر خود را سوار
 پیاده بخیگ صفت فرستاد و در هر مرتبه محب علیخان و مجاهد و مظفر یافتند و چون سلطان محمود خلق کثیر را

در قلعه در آورده بود و از گشت و آرد حام مردم عفوشت و بسیاری در میان خلق پیدا شد و مردم کے اتحاد و ہر روز پانصد کس و ہزار کس ہیر و نذرتا در سنہ ثلاث و ثمانین و ستمائے سلطان محمود نیز فوت کرد و قلعه بکرتجربہ ادبیای دولت روز افزون درآمد و تفصیل این مختصر یہ مذکور میشود و اباجل چون حضرت خلیفہ الہی از سر پنجاب سعادت نمودہ در دارالسر و فتحپور قرار گرفتند ششم خان خانانان از جو نور سکندر خان را ہمراہ آورده شہرت ملازمت دریافت و گنابان اسکندر خان بعفو مقرون گشت سرکار لکنویجا گیر و محبت شدہ خانمانا از ایزد بہجت ضبط رابطہ حد بگاخصت فرمودند و از کمال ذرہ پرور سکندر خان را نیز ہمراہ خانانان بجاکیش خصیت کردند و بہر کدام کمر شمشیر صغ و چہار قب اسب با زین طلا بخشیدہ سرفراز ساختند و چون سکندر خان بخط لکنویجا رسید چند روز سر بایں بہاری نہادہ در دہم جمادی الاول سنہ شش و سبعین و شصت از دار غور و انتقال نمود و گذر **وقایع سال شانزدهم** الہی ابتدای این سال روز شنبہ بہت و پنجم شوال سنہ شش و سبعین و شصت است و ذکر غریمت گجرات چون ہموارہ در مجالس فردوس آتین تعریف ولایت گجرات مذکور میشود و اکثر اوقات از ظلم حکام آنجا خود سہر انطا تھ کہ ملوک طوائف شد و ہم در افتادہ در غربانی بلاد عباد میکوشیدند و از گوشہ و کنار بکشتن اشرف اقدس میر رسید و درین ایام خاطر اقدس از فتنہ اہل بغی و فتنہ قلاع رفیع النشان بالکلیہ جمع شدہ بود و غریمت تنخیر ولایت گجرات مصمم ساختہ فرزان ہما معطاع با حصار لشکر با صا در فرسہ بود بتاریخ ہستم شہر صفہ ثمانین و شصت موافق ہفتم سال الہی پای و دولت در رکاب سعادت نہادہ لشکر لکنان استوجہ اجیر گردید و روز شنبہ پانزدہم ربیع الاول سنہ مذکور از گردار ہزار فائض الانوار حضرت خواجہ معین الدین شتافہ لوازم زیارت بتقدیم رسانیدند و مشلخ و خدام و مجاوران آن بقعہ شریفہ را با نعام وافر سرفرو خوشوقت ساختند و روز دیگر زیارت سید حسین خنگ سوار قدس سرہ کہ از اولاد امام ہمام زین العابدین رضی اللہ عنہ بہت و ہر بالا گوہ اجیر مدفون است تشریف برد و روز دیگر میر محمد خان آنکہ مشہور بخان کلانایا و ہزار سوار جوار برسم متقلای پیش از خود یقین فرمودہ است و دوم شہر ربیع الثانی زیارات عالیات نیز بمرکت آمدہ لشکر قلیہمستان کوچ کرد و پنج وزین ہر دو یکی شد بگرد و در دمنرلی ناگور منہیان خوشنجر بمساح غر و جلال رسانیدند کہ در شب چہار شنبہ دوم ماہ جمادی الاول سنہ ثمانین و شصت موافق سال ہفتم الہی در اجیر لعل گدشتن و دگنری و چہار پیل بطالع حوت حق سبحانہ و تعالیٰ در ی از بخار شاہی و گوہری از درج بادشاہی کرامت فرمودہ در عقد سلطنت و سلک خلافت گوہری گرانمایہ افروہ حضرت از استماع این بشارت مرآہ شکر الہی بتقدیم رسانیدہ چند روز بر بنگاہ عیش و عشرت تکیہ زدہ عموم خلایق را از خوان احسان خود کامیاب گردانیدند و چون این ولایت با سعادت در منزل شیخ وانیال کہ از مشلخ وقت در صلاح و تقویٰ ممتاز بود

شرف وقوع یافتہ بود و شاهرزادہ تجتہ قدیم صاحب اقبال را شاهرزادہ دانیال نام نهادند و بعد از فراغ نماز
دریا مقام از مجلس سرور و سرود رایت غمیت ازان گل زمین با فرشته نعم جادی الاول ظاهر ناگور
مسکرمایون گردید و چهار دره در درون منزل بجیت سرانجام سپاه توقف فرمودند و از آنجا هفت
نموده بنواحی میرشد رسیدند اتفاقاً درین منزل خبر رسید که چون میر محمد خان بنواحی مروی رسید راجه سرو
انهارا اطلاع دیند و بندگی نموده چند کس را چپوتان خود را بطریق ایلچی گری بخد مت میر محمد خان فرستاد و چون
ایلچیان بخیریت خان در آمدند و در عیادت خود را بعرض رسانیدند و جوابی که موافق مقتضای وقت پوشیدند
میر محمد خان ایلچیان را خلعتها لطف نمود و ایل رخصت که قاعده اهل هندست بدست خود میداد و یک ازان
بیباکان جدهری بر سینه ثن نزد که پشت شانه سرید کرد و بدو وقت هما و رخان نام خوانے از نوکران میر محمد خان
که دیس سرخان استاده بود و الحال در سلک امارانظام دارد پیش و وید و آن راجپوت را گرفته بر زمین و
و محمد صادق خان که بهنگ خان ششستہ بود و بر جسته بر خم نجر آن لمون را بقتل آورد و چون خبر بعرض حضرت خان
کشورستان رسید جانروز لشکر خان میر بخشی را پسرش میر محمد خان فرستاده روز دیگر کوچ فرمودند و صاحب
و دیگر امرا و ارجان طلبیدند و خمر خازند و خند و بخش اقبال بادشاهی آخیان زخم ضعیف در پانزده روز
چنانچه مشارالیه ترکش بمیان بسته برانست سید ایش و حضرت خلیفہ الہی کوچ متواتر ماحل طے نمود
بشکر متلائی طی گشتند و چون سرور رسیدند بهشتا و فقر راجپوت و دیخان و هفتاد نفر در منزل راجه
مرون داده ایستادند و حسب الحکم ہلہلخا و در لمحہ بقتل رسیدند دست محمد پسر تانارخان در منزل
یافت و درین منزل راسی اقایم کشای جہان قضا نمود و کئی از بندکان در گاہ راجہ دیو پوتین فرما
میر جہا را مضبوط داشتہ راہ گزات را روان دارد و کہ از امانگنا کسی خبر امنت بر رسید و قرعہ انجمنست
برای سنگ بیکانیرے برآمدہ جمعی کثیر از ملازمان در گاہ با او همراه نموده فرامین با امر او جاگیر داران انصوبہ شرف
صد و دنیا فست ہر گاہ را ایسنگہ بخدی متوجہ شود و کو ملک ادا حاضر شوند و ریایات عالمی از سرودی کوچ بر کوچ متوجہ
پٹن ہر والہ شد چون بقصبہ دیشہ کہ بستہ کرد ہی پٹن ست رسیدند خبر رسید کہ پسران شیرخان فولادی
سپاہی و عیال خود را گرفتہ بجانب ایدر میر و نہ حضرت خلیفہ الہی راجہ مانسنگہ را با نوحی اگر استہ بتیاقب ایشان
فرستادند و غروب سہنہ ثمان و ہشتاد و ظاہر پٹن مسکرمزدین گشت و کیفیت و انتقام توقف فرمودہ حرات
و مکومت آن ناحیہ را بسید احمد خان بارہ کہ بعقبت شجاعت و شہادت و کثرت اخوان و انصار از اسادت
ہندوستان ممتاز بود و قویض فرمودند و درین منزل راجہ مانسنگہ آمدہ غنیمت بسیار از زمین ماند و افاغہ
آوردہ و نظر اقدس در آورد و ریایات نہا گشتی متوجہ احمد آباد گشت شیرخان فولادی کہ بر سر احمد آباد فست

مدت ششماه اعتماد خان را محاصره داشت از شنیدن توجیه رایات جهانکشی بطریق گنجیت و هنوز در منزل
 از پیش نهضت نفرموده بود و ندانست که سلطان مظفر ولد سلطان محمود گجراتی که اعتماد خان او را اتم بیعت و محبوس
 میداشت چنانچه تفصیل احوال او در طبقه گجرات سمیت گذارش خواهد شد بمبارقت طلیعه فتح فیروزه
 باستقبال موکب نظره بهر وزی برآمده یکشنبه نهم رجب بسعادت عتبه بوسی مشرف گردید و روز دیگر جمعه
 خاتم احمد آباد و میر ابو تراب و سید خاندان بخاری و افتخار الملک ملک الشرف و وجیه الملک الف خان جشی
 و جبهه بارشان جشی و دیگر امرا و سرداران گجراتی که تفصیل اسمای ایشان بطویل می انجامد مشرف زمین بوس
 استنادهای افتند و هر یک را از خوارالت و متعاده خود پیشکشهای لائق در نظر اشرف گذاریدند و اعتماد خان تقابله
 شهادت آباد را علاوه پیشکش خود ساخته اظهار نیکوختی و خلوص عقیده نمود و هر طرفه کاخ خود را در نهاد و فتح و
 در دولت گشاد و خاک درش بر سر شان سزاست و خاک بران سرنالش نهواست و چون مقربان در گاه آمار
 نفاق و عدم اتفاق از سواد پیشانی امراء جیش دریافتند این سخن را بر پیشانی اشرف رسانیدند حضرت خلیفه الهی با وجود
 کمال و تقوی بر عیون و فیض الهی که همواره قرین و بهین غرائم با و شاه دست از روی احتیاط برادران جشی را
 بمقتدان درگاه سپرده متوجه احمد آباد گردیدند و در جمعه چهاردهم رجب کنار دریای احمد آباد و معسکر اردوی هایلون
 گشت و خطبه بنام نامی حضرت خواندند و جمهور خلافت متوطنان سوادا عظم احمد آباد تقدیم استیصال نمودند
 بلواری دعا و ثنا قیام نمودند و تبارخ ششم رجب سید محمود خان باریه و شیخ محمد بخاری دهلوی مخدرات سرلر
 عفت را بپایه سریر اعلی آوردند و همین تاریخ جلال فاطمه بی که نزد انبار رسالت رفته بود مشرف بیاپوس مشرف
 گشت و چون بابر هم حسین مرزا و محمد حسین مرزا ولایت بروج و بر دود و سورت را که متقبل متصرف شده رایت
 مخالفت برافراخته بودند رای اقلیم آرا می چنان اقتضا نمود که عرصه ولایت گجرات را از غبار فساد این گروه
 بالکلیه صفائی سازند و بجهت ایفای این اراده روز دوشنبه دوم شعبان از کنار دریای احمد آباد بجانب
 کنایت کوچ فرمودند و اعتماد خان و دیگر امرای گجرات بوسیله ارکان دولت بجهت سرانجام خود حضرت
 دوسه روزه حاصل نموده در احمد آباد توقف نمودند و درین فرصت اختیار الملک که عمده امرای گجرات بود در
 شب چهارشنبه چهارم شعبان از احمد آباد در مخیمه بطرف احمد نگر و ایدر رفت چون اعتماد بر امرای گجرات مانند
 اعتماد خان حواله شهباز خان کنبه فرمودند و در جمعه ششم شعبان به بیت در کنهات نزول ابدال
 اتفاق افتاد بعد از سیر و تماشا می دریا به شور روز پنجشنبه دوازدهم شعبان از کنهات کوچ کرد و چهارم
 ماه مذکور ظاهراً بقیه برده مسکرمایون گردید درین منزل بر تو خاظر آفتاب اشراق نظم مام آفاق انداخته
 عنان حکومت و حراست ولایت گجرات عموماً دار السلطنت احمد آباد و خصوصاً بذاقت از میرزا غریب محمد

کوکلتاش ملقب بجان اعظم تفویض فرموده خصمت انصاف ارزانی داشتند ذکر فرستادن امرای محاصره قلعه
 سورت بعد از خصمت اعظم خان برای عالم آرای غریمت تسخیر سورت که مقر و امن مرزبانان نموده بودند
 از خود سید محمود خان بابر به و شاه قلیخان محرم و خان عالم در ارج بکوتیداس و کنوریان سنگ و فاضل خان و دوست محمد
 و بابا دوست و سلیم خان کاگر و پابنده محمد خان محول و مرزا علم بادشاه و جمعی دیگر را بدفع محمد حسین مرزا
 که در قلعه سورت بود فرستادند و روز دیگر که هفتدهم شعبان باشد یک پیر از شب گذشته بود که شبستان
 اخبار بعضی رسانیدند که چون خبر توجیه ریاات عالیات در قلعه بروج بابر ابراهیم حسین مرزا سید رستم خان
 رومی را قتل آورد و از غایت غرور اسکندریار شهنشاه که در وی معلول گذشته خواهد که عبارتست از فساد
 برانگیز و بجز استماع این خبر آتش غضب بادشاهی التهاب یافته بهما تسامحت نخواهد جهان و شجاعت خان
 قلیخان و صادق خان را در خصمت در خدمت شاهزاده کامگار سلطان سلیم تقی فرموده بذات است
 بگوشتال ابراهیم حسین مرزا متوجه شدند و ملک الشرق گجراتی را که از راه صاحب دقوت بود در رکاب ظفر شهاب
 گرفته شباز خان میر بخشی را بخواج قلیخان فرستادند با سید محمود خان و شاه قلیخان محرم و دیگران که به تسخیر قلعه
 سورت نامرود شده بودند بمواکب بایون طغی گردانند و پاره ازان شب را که روز دیگر مسند عالم نور و در حوض
 آن گردوبی عاقبت قطع مسافت نمود و چون شب رسید حضرت خلیفه الهی با چهل سوار بکنار آب هند
 رسیدند و در انظار آب در قصبه مرزا ابراهیم حسین مرزا فرود آمد و بودندگان در گاه مقربان براه از
 استماع این خبر شروع در جفا نوشیدن کردند و مقارن اینحال سید محمود خان بابر به و شاه قلیخان محرم
 و خان عالم در ارج بکوتیداس و کنوریان سنگ و سلیم خان کاگر و علی خان و بابا خان قاقشال حاجی یوسف خان
 و دوست محمد و بابا دوست و رایسال در براری و بیوج و لدر حرن جمعی دیگر را ملقا نموده شرف موافقت و
 دولت مواصالت دریافتند و کنوریان سنگ با سید عالم و التماس متکفل خدمتکاری بر اول گردید و با وجود
 مجموع بندهکان در گاه از جد نفرستاد و بنزد حضرت خلیفه الهی بے تامل و تحاشی جنگ جهان نور در در
 دریا انداختند از آب گذشته و ابراهیم مرزا با آنکه هزار سوار بخود همراه داشت ازین جرأت و جسارت متوطن
 که حضرت بذات اقدس اقدس مقدس تشریف دارند علی النور مکمل مسلح شده برآه دیگر از مرزا ابراهیم
 با جنگ جنگ مردم خود را تو زک مینمود و چون از کنار آب هند رسد تا دامن قلعه شکست بسیار داشت
 کنوریان سنگ و جمعی که در خدمت بر اول نامرود شده بودند برآه دیگر افتادند و حضرت اعلی که از راه قریب بدر و از
 لبطرف آهست رسیدند درین اثنا بی دولت چند ازان کرده خون گرفته در کوی بندهخانه سمان در آمده و بآن
 ایستادند و مقبول خان غلام قلیان و دران روز پیش حضرت یکشت تیغ انتقام از نیام آخری که رابر خاک هلاک

انداخته و چند کس را مجروح ساخته و درین هنگام معلوم حضرت شد که ابراهیم حسین مرزا از قصبه سرنال بیرون
 امر عالی نفاذ یافت که سپاه رزخواه از دیوار پشت بیرون رفته متعاقب شکاری بیرون درازند فوج منصوره
 چون از دیوار پشت بقضای صحرا رسید و تقارب صفین دست واد ابراهیم حسین مرزا از تارخان قاتل
 جمعی تیر انداز که بخدمت او تکی گری مقرر شده بودند حمله آورده و خیلی راه دوایند و بندای درگاه هر یک نقد
 جانرا بکشت اخلاص نهاد پروانه و انخود را بر آتش حرب زده ترودات بهادارانه نمودند و جمعی کثیر را از هر طرف
 بر خاک هلاک انداختند و بهیچت دلیر راجه بهارل که از جوانان مراد بود بر فوج غنیمت تاخته کشته شد و مخالفان آن
 استقامت تمام حاصل نموده حمله دیگر آوردند و بحسب اتفاق فرج مذکور منصور و زمین قلبی ایستاده بود و کس در
 پیوسته بیکدیگر نمی توانستند ایستاد و از هر دو طرف آترین رقوم زار بود چون حضرت از کمال شجاعت
 در پیش ایستاده بود و راجه بکوتداس همنان بود و سه سوار پیر و کت پیش تاخته یکی راجه بکوتداس متوجه
 چون بوتره رقوم مائل بود و راجه بر رکاب ایستاده هر چه حواله نمود و آن میا بقت زخم گران یافت بازگشت
 و آن دو مخدول دیگر بر حضرت حمله آوردند که حضرت بذات اقدس متوجه شدند و مخدول تاب حمله که کور افت
 آن نباشد نیا ورده و دیگر نیز نهاد و پیست گاه دعا میکنند چون صد سپاه به ملک ستانند ترا ز مهر و ماه و
 درین هنگام مقبول خان ظلام و سرخ بخشی خود را با حضرت رسانیدند آنحضرت هر دو را متعاقب آن دو کس
 فرستاده منتظر هوب راج فتح و حضرت میبوندند و افواج منصوره از میان این امر مائل نقد جانرا بکشت ایستادند
 از هر طرف تاختند و ابراهیم حسین مرزا خاک ادا بر فرق روزگار خود بخجته راه فرار پیش گرفت و بهاداران نبرد از آن
 پاره راه تعاقب نموده چند کس دیگر را بجاک هلاک انداختند و چون تاریکی شب اضافه ناریک بخت آن گروه گرد
 امر عالی نفاذ یافت که دلاوران از تعاقب آن برگشته روزگار متعاقب شد و ابراهیم حسین مرزا با چندین جان بکشت
 برده از راه احمد نگر بطرف سردهی رفت و آنحضرت در قصبه سرنال قرار گرفت و مراسم شکر الکی تقدیم رسانیدند
 هر کس که درین یورش توفیق خدمتگاری یافته بود بمهریه التفات و از دیار منصب و جایگزین فرزند و فرزند
 فتح و حضرت متوجه اردوی معلول گردیدند و پیش از خود سرخ بخشی را که درین یورش خدمات پسنیده از دلاوری
 آند بود برسانیدن اخبار فتح خدمت شانرا ده فرستادند سرخ چون خبر فتح رسانید از شانرا ده و حضرت بر ارد
 عفت و امر و ارکان دولت چندان رعایت یافت که تا آخر عمر بی نیاز بود و موکب اقبال شب چهارشنبه
 شهر دهم شعبان بعد از انقضای یک پیر از شب در ظاهر قصبه بزرده بار دوی بزرگ طحی گشت در روز دیگر راج
 کونیداس که درین مکر کارا ر شجاعت و شهاست از دلاوری آورده بود علم و نقاره مرحمت فرمودند و در کتف
 خلیفه حضرت الکی بغیر منیر قلعه سورت حصار است مختصرا بنایت یمن و استوار از

قلعه محدثه است و چنین گویند که صفرا قانام غلام سلطان محمود گجراتی که خداوند خان خطاب داشته و در شهر سمنه
 سبعین در زمین و سمانه قلعه را بر ساحل دریای عمان بهجت دخی فساد فرنگیان ساخته از آنکه قلعه تعمیر باید فرنگیان از انواع
 خرابی بسلامان میرسانیدند و در آن ایام که خداوند خان بهمارت آن پرداخت و فرنگیان چند نوبت گشتی را
 سامان نموده بقصد جنگ آمدند و کاری نتوانستند ساخت و با اجماع خداوند خان هماران صاحب وقوف در آن
 وقت حاضر ساخته و در حکام حصار اتمام نموده هماران و قیق اندیشه چنان طرح کشیدند که هر دو طرف قلعه که متصل
 خشکست خندق آنرا بست و در عرض دارد آب رسانیدند و بنگ و چونه و خشت پخته از آب بر آوردند
 و عرض دیوار قلعه پانزده دوج و در قلع بست دوج و از غراب امور آنکه هر دو سنگ را بقلعه های آهینین استحکم
 ساخته سرب گذاشته را در فرجه و درز با خشتند و کنگ با سنگ انداز باطوری ساخته اند که دیده بینا از کنگ
 آن تعمیر میشود و بر برج قلعه چونکی ساخته اند که بر زمین فرنگیان آن مخصوص برنگالیت فرنگیان چون سنجیک
 جدال مانع عمارات حصار نتوانستند از آنها کالی قبول میکردند که این چونکندی ساخته نشود خداوند خان بر نعم
 فرنگیان سمت در زنده دست رو بر شمس انجماعت زده عمارت چو کندی را با تمام رسانید القصد بعد از فوت
 چنگیز خان قلعه صورت تصرف مرزبان درآمد و در ایامت در بلاد گجرات بر توانا خشت مرزبانان تمام سپاه خود را
 در قلعه صورت جمع آورده حراست آنرا بر زبان نامی که در سنگ قوجیان حضرت جنت اشیا فی منتظم بوده و از
 درگاه جهان پناه گرفته داخل باغیان شده بود و مدفون نموده خود را در مقام فتنه انگیز و شورجی بودند و
 چون در جنگ سرنال مرزا ابراهیم حسین رو بگریز نهاد و نصرت بیعت و فیروزی بقصد برود و تشریف آوردند و
 قدیم تسخیر قلعه صورت بهمت تجدید یافته شاه قلیخان محرم و صادق خان را پیش از خود فرستادند تا اطراف
 قلعه را فر گرفته نگذارند کسی بیرون رود و چون این خبر را بل قلعه رسید گلرخ بیگم که دختر مرزا کامران و دست
 ابراهیم حسین مرزا باشد قبل حصول امرای مظفر حسین مرزا بر خود را همراه گرفته براه و گمن و آمدند و چون از فتنه
 خبر یافتند شاه قلیخان محرم تا که در پنجاه تعاقب نموده برگشت و پاره الفال مردم بیگم دست نوکران اداقت او
 بعد از چند روز راجه نور مل را فرستادند تا بدیده نصرت داخل و مخارج حصار را معلوم نموده تا از واقع بعرف رسانند
 راجه نور مل بعد از یک هفته باز گشته حقیقت را عرض داشت حضرت خلیفه العجی توفیق عون و نصرت خداوند
 بهمت و پنجم شعبان از ظاهر مقصد برود و ده کوچ فرموده بهفد هم رمضان یک کروی صورت نزول فرمودند
 در بهان شب آنذات اقدس بکنار حصار تشریف برده داخل و مخارج قلعه را ملا حظ فرموده و مریدان میان راه را
 قسمت نمودند و بعد از دو سه روز از آن روزی بورت کوچ نموده و در انتخاب عالی همچنان بقلعه نزدیک بودند
 که توب و قنک میسر دورد و در شتاز بوسیله امرای عرض اشرف رسانید که در جوار این منزل کولایست

آنرا که ولی بلا بسایه گویند اگر چه کنایه از کمال متصل بدیوار قلعه است اما پستی و بلندخی زمین و بعضی درختها جابل مانع وصول
توپ و تفنگ خواهد بود و امر عالی نفاذ یافت که در وقت آنجا برود و نصب کنند و قصد در اندک مدت محاصره
قریب بدو ماه کشید و بهاداران الامرتیه اینجا میزد که راه آب کشیدن مسدود گشت و چون مدت محاصره قریب
بدو ماه کشید بهاداران قلعه کثابتیاری توفیق الهی مویطها پیش برده ابواب دخول و خروج را مستحکم ساختند
اہل قلعه از اوج عجب و شجاعت بحقیض عجز و سستگشت خرامید و همزمان بیدولت حرام نمک و سایر اہل قلعہ مولانا
نظام الدین بدر گاہ جهان پناہ آمدہ بوسیله امر و ارکان دولت امان خواست امرای کرام کہ مساجحی حمیلہ
بظہور رسانیدہ مویطها پیش برود و بدینچون دیدند کہ در ما حمت و بخشایش بخوش آمدہ بعرض رسانیدند کہ اہل قلعه
با قوت و طاقت و در جگر و دود و مرد و حصیان و زیدند و اکنون کہ کار فتح با مروز و فردا رسیدہ طلب امان اقبال ایران
پاس مینماید حضرت حلیفہ الهی کہ مجموع طپش بکرم و عروت و حلم و خمر یافتہ فرمودند کہ بدی رساکافات کردن
بدی بے بر اہل صورت بود و بخردی بے معنی کسانی کہ پے برده اند بدی دیدہ و نیگوی کردہ اند و انجا مولانا
نظام لارے ربساط بوسی مشرف گشتہ شرف خصمت یافت کہ بقلعه ساقیہ قرۃ امان یگوش ساکنان قلعه
رساند بعد از آن امر عالی صادر شد کہ قاسم علیخان و خواجہ دولت ناصر ہمراہ مولانا نظام بقلعه رفتہ ہمراہ تمام
مردم قلعه را دلاسا نمودہ و خود ہمراہ آورد و حکم شد کہ جمعی از نویسندہا بدیانت بقلعه رفتہ تمام احوال قلعه را از
ناطق و صامت ضبط نمودہ و از نظر انوز بگذراند کہ فرود آمدن واقع نشود و جمیع مردم را کہ در قلعه بودند نام نویسی کردہ و از نظر
اشرف بگذراند قاسم علیخان و خواجہ دولت کلان بموجب حکم عالی ہزاران با تمام مردم در عرصہ حاضر ساختند ہمراہ
با وجود زبان آوری از گفتار ماندہ و سر حالت پیش افکندہ بود حضرت بشکرت این فتح امانی دساکنان قلعه را کہ
مستحق سیاست و تنبیہ بودند آزادی بخشیدہ ہزاران و چند کس و گیر با دہ فتنہ و فساد و بود بعد تا دیب بموکل سپردند
و این فتح عظیم تاریخ الثالث و عشرین من شوال سنہ ثمانین و ثمانۃ سمت ظہور یافتہ و اشرف خان میر شہی در
تاریخ فتح قلعه صورت گفتہ کہ کشور کشای اکبر غازی کہ بے سخن و خبر تیغ و افلاخ جهان را کلیہ نیست و شیر کرد
قلعه صورت بملکہ و این فتح جز بیان زوی بخت مید نیست و تاریخ فتح شد کہ عجب قلعه گرفت و ایتار دولت
شہ عالم ہمید نیست و و این صراع ستر تاریخ میشود کہ ہر بران داد قلعه صورت و در دیگر تاجا شای قلعه و اصلاح آن
بر بندہ اسے در گاہ حکم فرمود و در اثنامی تاجا شای قلعه چند و یک کلان و ضربه آن بزرگ نظر اشرف و داد
و آن دیگہا را سلیمانی میگفتند بدی بخت کہ سلطان سلیمان خوندگار در دم در سالیکہ داعیہ شیر بنا و در جرات کردہ و
دیگہا را با ضربه دینہای دیگر کہ در قلعه جونہ گزہ موجود است ہمراہ لشکر بسیار براہ و در با فرستادہ بود و چون مردم ہم
بواسطہ بعضی موانع عوارض نتوانستہ کاری از پیش برد این دیگہا و آنچه در قلعه جونہ گزہ است بر کنار در اعمال گذارستہ

ید را بخود بازگشتند و این و یکبار که مروری ای همان افتاد بود و از نامانی که خداوند خان توین تعمیر قلعه یافت همدا
 بدرون قلعه صورت کشید و آنچه در ولایت سوریه افتاده بود حاکم آن ناحیه بقلعه چونگر برد و چون در حرات
 و محافظت قلعه صورت و یکبار سیلانی چندان محتاج البیخود حکم سالی بقا و یافت که این و یکبار بار الحافظت
 اگر برود و به نام حکومت و حراست قلعه صورت و آن ناحیه را اقتدار تلخ محمد خان که بترت و منزلت
 ختم خاص دارد و تفویض شد و بتاریخ سلخ شهر مذکور راجه بها چور ابر و ولایت موکلانه شرف الدین حسین میرزا
 را که قبل ازین بوده سال بواسطه حرکات ناخوش و امور نالائق که در ضمن حکایات سابق ستمه از ان تحریر شده
 طریق بنی و عدا و پیو و عدا و فتنه و فساد و رنجیده بود و قید و لول بدگاه جهان پناه فرستاد چون در ان ایام بواسطه
 الحاصل ملکی انار خضبت سنا بنشاهی التهاب یافته بود و شرف الدین حسین میرزا را بجلو است ایمنون که سسه
 تا تو انیس خوب داد و ان پناه کشش را وایتخ زهر و کند و کوشاک داده بود که سپردند و چون خاطر خلیف از سر انجام
 مهمات آن سوبه فراغت یافته روز و شب چهارم و فتنه ستمه تا من و ستمه متوجه احمد آباد گشتند و ریایات
 اعلی چون خطیر روح شرف و وصول یافت و والدیه چنگیز خان زبان بظلم کشوده بعضی اشرف رسانید که جبار خان
 جشی پسر چنگیز خان را بجیت بر تنجید داشته حکم شد که جبار خان بجیت جواب دعوی در معر من بازداشت
 خاطر اساخته و بعد از پرسش چون جبار خان بقتل چنگیز خان اعتراض نمود و قران قمر خدا سکا فی او را در زیر پا
 فیصل تسبیح ان نام اخذ نموده و سزا رسانید که بعضی از وقایع که در ایام محاصره قلعه صورت سمت ظهور یافته در ان
 ایام که حضرت خلیفه القی توجه عالی بستی قلعه صورت گماشته بود و چند فیض رویداد از ان جمله رفتن ابراهیم حسین میرزا
 بقصد فتنه انگیزه بدار الملک هندوستان چون ابراهیم حسین میرزا از معر که سزا منافع زندگانی بیلاست پیران
 برود و در لواحقین بن محمد حسین مرزا و شاه مرزا الحی گشت و فتنه گر بختن خود و محاصره صورت در سیان آور و کنگاش
 میرزا ایان بران قرار گرفت که ابراهیم حسین میرزا بمالک هندوستان رفته فتنه انگیزه نماید و محمد حسین میرزا و شاه مرزا
 و شیر خان فولادی را بختی متفق ساخته بین را محاصره نمایند از استماع این اخبار حضرت ظل القی دست از محاصره
 صورت باز داشته بجیت علاج اینوا قصه و فتنه متوجه احمد آباد و خواهند شد و برین قرار داد شیر خان فولادی را
 خود موافق ساخته بین را فرود گرفتند و سید احمد خان باره به قلعه را محرمت نموده و در مقام حصار واری ستمه
 بعیت را بد رگاه جهان پناه سر و صدا داشت چون این خبر بمساع علیه رسید حکم شد که قطب الدین محمد خان و
 ناه محمد خان و محمد مراد خان و نورنگ خان جمیع جاگیر داران مالک و در السین چند بر س و چند س از امر ای دیگر
 بازم رکاب ظفر انساب بوده اند مثل رستم خان و عبداللطیف خان و شیخ محمد بخاری دهلوی با احمد آباد فرستاده
 تقاضای عظم خان بدین این کرده و بشکوه و زاری و فغان مذکور با فغان عظم خان متوجه بین گردیدند و چون هیچ کردی بین ستمه

محمد حسین مرزا و شیر خان فولادی از پایداری قلعه برخاسته بچنگ پیش آمدند مرزایان بر فوج هر اول تا ختم هر اول را بر دست بردست راست عظم خان که قطب الدین محمد خان بودزد و آن فوج را نیز بریشان ساختند و شاه محمد لکه زنها خورد و فرار نمود و جابن دو فوج گر ختیه با حیدر آباد رفتند و اردوی قطب الدین محمد خان بغارت رفت و شیخ محمد بخاری که پیشتر و چون احوال بر انفار و جو انفار داشته شدن شیخ محمد بخاری خان عظم سمانه دیدخواست که سمانه انتقام برانگیزد و چون خود بمیدان مبارزت در آید شاه بدراغ خان که مرد معرکه بود عنان خان عظم را بدست خود گرفته نگذاشت و چون لشکر غنیمت گزین او لجه متفرق گردید و در غول سعد که ماندند عظم خان با اتفاق شاه بدراغ خان در صفت بسیار در آمد و غول را بر داشت و بتوفیق الهی و بتائید نامتناهی نسیم فتح و غیر وزی و باد ظفر و بهر که از مسب تصرف بر اعلام اولیا دولت قاهره وزیدن گرفت و مخالفان هر کدام بطرف بدر رفتند شیر خان فولادی بکمال عجز و ناتوانی پیش از این خان حاکم جو نده گرفته آسایش یافت و محمد حسین مرزا بجانب دکن رفت و این فتح غنیمت که بعضی تا بعد حق و اقبال حضرت آقا خان مطلق بود در هر دویم رمضان سنه ثمانین و ستمائیه شرف ظهور یافت و بعد از انتظام مهم سرکار پنهان خان عظم بدستور قدیم حکومت و حراست سید احمد خان بار بهر تقوین نموده متوجه دریافت سعادت عتبه بوسی گردید و بستم شوال در پایداری قلعه صورت دولت حضور دریافت مجرای خدمات جانب پارا امر و اسرار نوکران و درگاه فردا فر کرد و قطب الدین محمد و دیگر امرا را در اثنای راه بقصبه معمور آباد فرستاد و اختیار الملک برگشته روزگار و جمعی از جویش را که گر ختیه در حصار جنگها محصن شده اند گو شمال بدین قطب الدین محمد خان چون بقصبه معمور آباد رسید فوج را فرستاده اختیار الملک و حبشیان و دیگر را از جنگل بر آورد و قلاع را متصرف شد و متانهای خود آنجا گذاشت و در آن هنگام که حضرت خلیفه بعد فتح صورت متوجه دار السلطنه احمد آباد قطب الدین محمد خان و امرای دیگر که درین یویش قین او بودند در قصبه معمور آباد بشرف پایوس شرف گشتند ذکر وقایع سال هجدهم که ابتدای این سال روز چهارشنبه ششم ذیقعد بملکه احمد آباد و نزول اجلال فرمود و حکومت کبریا بجان عظم تفویض نموده روز عید الفصحی سیم و پنجم سنه ثمانین و ستمائیه از احمد آباد و متوجه مستقر سریر خلافت گردیدند و بنا بر هر دویم ذیحجه از منزل قصبه سینا پور از مضافات سرکار پنهان خان عظم و امرای دیگر را خلعتهای بادشاهانه و سپاه تازی و بالجام طلا عنایت فرموده خدمت جاگیر دادند و بهرین منزل مظفر خانرا شمول حوافظ شاهنشاهی فرموده حکومت سرکار سازنگ بوراجین از بلاد مالو از زانے داشتند و دو کور و پنجاه لک تنگ جاگیر داد و تنخواه نمود و خدمت محال جاگیرش فرمودند و خود از راه جالور بکوجب متواتر عازم دار الخلافه فقیه گردیدند و چون سوکب عالمی بیک منزله اجیر رسید و عتبه سعید خان حاکم سرکار ملتان رسید بمیون که ابراهیم مرزا

امیر شیخ تقدیر گشت فوت شد و تفصیل این اجمال آنکہ چون ابراہیم حسین مرزا از گجرات ایلیا فرمودہ بنواحی میر
رسیدہ اول قافلہ را کہ از گجرات با گره دریا زدہ کرد ہی میر شہ تاراج کرد و چون بشہر ناگور رسید فرخ خان بہر
خان کلان کہ از جانب پدر حاکم آنجا بود قلعہ را کشیدہ محصن شد و مرزا ابراہیم حسین خان چند روز غربت کہ بہر
شہر بود تاراج کردہ بجانب نارول رفت رای رام و رای سنگ و مرد می کہ حضرت خلیفہ الہی در وقت رفتن مجرا
قرب یکہر سردار در جود و ہجوست روان ساختن راہ گذار شدہ بود ندلیغا کہ وہ از عقب مرزا بناگور رسیدہ با اتفاق
فرخ خان بتقاب روان شد نہ قریب بوقت شام در نواحی مواضع کنہوتی کہ بہت کردہ از ناگور بود ہرزا
رسیدند و مرزا فرار نمودہ از نظر غائب شد و چون در دم ماہ رمضان سنہ ثمانین و شصت ماہ بود دستکریان بکنا
حوض بزرگ بہمت افکار فرود آمدند مرابا راہ رفت و چون شب شد برگشتہ از ہر دو طرف بر سر عجات
کہ تقاب اول آہرہ بودند و آہرہ در شہ تیر گرفت و اینجا عت ثبتا قدم نمودہ سرداری سیکرند و مرزا سہ مرتبہ
مردم خود را در توپ کردہ از دو طرف تیر باران کرد و چون دید کہ کاری از پیش نیندود راہ فرار پیش گرفت توپی کہ از
جدا بود در تاراجی شب جدا افتادہ در مواضع و قریات نواحی گرفتار شدہ اکثرے قتل سیند و قریب صد نفر
زندہ بدست فرخ خان و احرار جو و ہجو را افتادہ بودند مرزا ابراہیم حسین با قریب ہصد نفر کہ ہمراہ او ہوند قصبات
میان راہ را تاراج کردہ از آب چون رنگ گذشتہ برگہ ہم بود از توابع سہیل کہ سابق در وقت ملازمت حضرت
خلیفہ الہی در جا گیر او بود رفتیخ شش روز بودہ بجانب پنجاب روان شد و عقبہ پانی پت و کریان اکثر اشیائ
کہ در سر راہ بود غارت کردہ میرفت و خلق کثیر از لوٹا مردم واقع طلب ہمراہ او شدہ و خلق خدا از آریہ سائند
و چون بہ پنجاب درآمد حسین قلیخان ترکمان کہ امیر الامرای پنجاب بود با اتفاق لشکر انیسویہ قلعہ کا کرا کہ کرا کوٹ
مشہورست محاصرہ داشت خبر آمدن مرزا شنیدہ و با اتفاق برادر خود جمیل قلیخان و مرزیوسف خان
و شاہ غازیخان ترکمان و فتح خان جہاری و جعفر خان ولد قراخان و دیگر امرا ایلیا فرمودہ در ظاهر قصبہ
قلینہ کہ چیل کوہی ملتانست ہمزار رسید و مرزا بہ توزک و تربیت از سر کار برگشتہ متوجہ جنگ شد و مردش
متفرق شدہ با و نتوانستند رسید برادرش مسعود حسین مرزا پیشتر از و رسیدہ بر فوج حسن قلیخان تاختہ گرفتار
گشت بعد از دوا بر ابراہیم حسین مرزا رسیدہ کاری فضاختہ برگشتہ راہ فرار گرفت و چون بنواحی ملتان رسیدہ
از آب کارہ کہ عبارتست از آب بیادہ و ستاج کہ سیکہ شدہ سیکند نہ خواست کہ بگذرد و چون شب شدہ بود
و کشتی پیدا شد در کنار دریا فرود آمد طاقتہ چیل کہ از قسم ماہی گیرند و رعیت ولایت ملتان اندر ہر را و شیخون
آوردہ تیر باران کردند و ترے بر طبق مرزا رسید و مرزا کار خود را دگرگون دیدہ تغییر لباس کردہ آہستہ جمعی
کہ با او ہمراہ بود جدا شدہ بطریق قلندران خواست کہ بدر رفتہ خود را بطریقے اندازد و جمعی از مردم آن نواحی

اور آستانہ گرفته پیش تیسرا خان حاکم بلدان بر دند و مرزا و رفید سعید خان در گذشت القدر حضرت غیاث
روز دهم محرم الحرام سنہ اربعی و ثمانین و ستائستہ موافق سال ہز ویم الہی از گزردا و خبر از ورود الالو انطباقا
خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ فرود فرمودہ بادای شراط طواف پر واختہ بمادران بروندہ رضیہ و عموم متوطنان
استخار از اندر و وصایا غنی و مستغنی گردانیدند و کیفیتہ کہ در ان بقعہ شریفہ توقف نموده بودند ہر صبح و شام ہزار
انعام سعادت فرجام تشریف بردہ در ہمام کلی و جزوی استماع و خواستند بیت کسی کا استعانت بدویش
اگر بر فریدون زدا زبیش برود بمادران سنان عزیمت بصوب مکر و آذرہ خلافت مخلوط ساختہ چون برگشت
نیکیانہ مخیم سہ راقا جاہ و جلال گردیدار و کجہا یون را در منزل خود بذات اقدس با خواص مقربان ایلیان
متوجہ بیت الشرف گشتند و در عرض و شب و یک روز راہ دور و دراز طے نموده ببقعہ جونہ گزید و آذرہ گرد
دار الخلافت فتحیہ بہ شرف نزول فرمودند بحجت اختیار ساعت سہ روز در ان منزل توقف فرمودہ و ہر صفر
سنہ مذکور موافق ہز ویم سال الہی مکان دار الخلافت فتح پور را از قدم عزت لزوم سرفرازی با آسان سودند
ذکر رفتن حسین قلیخان بہ نگر کوٹ چون مزاج اقدس از راجہ چچند راجہ نگر کوٹ اخراج یافت
حکم بقید و حبس او فرمودند و پسر او بچند کہ خور و سال و شاخ ناشکستہ بودند خود را قائم مقام پدر پنداشتہ
بپدر را مردہ انکاشتہ در مقام سرکشی شد حضرت غلیفہ الہی کبری را بر جہیر مخاطب ساختہ ولایت
نگر کوٹ با و لطف فرمودند و نام حسین قلیخان و امرای پنجاب فرمان صادر شد کہ نگر کوٹ از تصرف
بد چچند بر آردہ راجہ پیر بر سپارند بزبان ہندوئے شجاع و پیر بزرگ را گویند یعنی راجہ کہ شجاع و برتر
چون راجہ پیر بلہا پور سید حسن قلیخان با اتفاق مرزا یوسف خان و جعفر خان و فتح خان چہار و مبارک خان
لکھو شاہ غازیخان و سائر امرای پنجاب متوجہ نگر کوٹ شدند چون افواج منصوبہ قریب بدہری رسیدہ
جنون نام ضابط و ہر یک خویش چچند میشد و از تحکام قلعہ خود سفردار و قلعہ را مضبوط ساختہ خود را بکوشہ
کشیدہ و کلائی خود را بپیشکش فرستادہ پیغام داد کہ از دہم و ملاحظہ خود بچند مت نمی توانم آمد اما بچند مت
را ہمارے راسن کفیل میشوم حسین قلیخان و کلاہ جنون را خلعتا دادہ و رخصت کرد و جمعی از ملازمان خود را برسم
تہانہ داری در قریہ کہ بر سہ راہ واقع ست گذشتہ بیشتر متوجہ گشت و چون بقلعہ کوٹ کہ در ارتفاع کچھ
چیزے دعوی ہمہری میکنند و سابقا راجہ راجہ چچند راجہ گو الیہ متعلق بود و راجہ دہم چچند و را چچند از انہ دور
متصرف شدہ بودند ارد و فرود آمدہ متعلقان راجہ چچند کہ بچراست و محافظت قلعہ کوٹ نہ تامل نمودند بہت
بہ قننگ و تیر و تنگ کردہ جمعی از سپاہی اردو را کہ بتاراج رفتہ بودند آفراسایند حسین قلیخان را متعلق
از شیر اتفاق امر اسوار شدہ ملاحظہ اطراف قلعہ کوٹ نموده بر کوہی کہ محاذی قلعہ بہت و استعداد و سرکوب

دار و برآید هر ترن چند که در آن پورش همراه برده بود و بخت بسیار بالای که برآورده توپ چند انداخت و تمام شد از قلعه بفریب توپ از هر جهت قوی گشت از مردم قلعه در زیر دیوار ماندند و ملک عظیم در میان مردم قلعه افتاد چون وقت عصر نزدیک آمد جمعی را در آن منزل گذاشته بار و وسایل و دست نمود و راه پستی قانی که در آن قلعه بودند از خوف صدای توپخانه شب فریاد گاه داشتند راه فرار پیش گرفتند و هیچ چون انچه حسین قلخان رسید بلبل کوچ نواخته میسر قلعه کوته رفت و آنرا بر اجگوالی که در قدیم ایام از بابا و بود و پسر ده تمانه خود گذاشته پیشتر متوجه گردید چون تشابک اشجار بر تپه بود که عبور نمود و در آن جنگستان مد شواری میسر شد و قلخان فرمود که در پناه یاده خشری خجل بری کرده راه واسه بگذرد و کوچ متواتر در اول جیب سینه تمانین و نجاته موافق هفدهم سال قریب باغ چکان را بر او چاند که قریب نگر کوکست فرد آمد و لشکریان در صحنه اولی حصار پیون که تخته خانه نماست آنجا تپ و بلند خادمان ممانی دیگر آنجا نمی باشد بر زور بازوی شجاعت و شهناسمت فتح نمودند و جمعی از ارجینان که قصد تفریب مردان فرار داده بودند شتابت قدیمی در زید و تردد های مردانه بتقدیم رسانیده و آخر بفریب تیغ خور نیز خنک هلاک افتادند و بر همین بسیار که چنین سال تجارت تخته خانه است بسیار شود و کنفیس میخورد و در وقت میگردند گشته شد و قریب و دویست ماده کا و سیاه را هندان بدگویان در آن تخته خانه گذاشته بودند و درین غوغا حرم تخته خانه را دارالامن خیال کرده آنجا حجاج شده بودند و بعضی از ترک ساده لوح که در چنان وقتی که تیر و تفنگ در رنگ قطرات باران بی در پنهان میبایست از آن ماده گاوان گشته میوز از پا آورده بخون آشامید و گردن بسط و دیوار آن تخته میر بخندند و چون شهید پیرونی نگر کوکست بقصد در آمدن موره از در آن کرده بخت فرد آمدن اردو هموار کردند و بعد از آن بحاضر هر دو تخته سا با طاهر کوکست افتند و ضرر زن چند بزرگ بر کوهی که کفای قلعه واقع است بر آورده هر روز چند دست توپ بر قلعه و عمارات راجه می انداختند و اتفاقاً در وقت کار فرمای توپخانه جای را که راجه بدین بطعام خوردن مشغول بود و مستحق ساخته در وقت طعام خوردن توپ بزرگ انداخت چنانچه آن توپ بر دیوار رسید قریب هشتاد و کس در زیر آن دیوار هلاک شدند و از آنجا بلبل کوچ دیو دلدار را بختل راجه نمود و چون در او اهل توال خطوط از راه رسید که ابراهیم حسین مرزا از آب ستم گشته متوجه دیار پور شد حسین قلخان تشکر گشته نعمتون خطوط را بمقتضی مصلحت وقت از حسین ابراهیم پیداشت چون در ایام عمرت تمام در لشکر راه یافته بود مکان قلعه حرف صلح در میان داشتند حسین قلخان بفروردت بصلح رضا داده و غارت پیشکش بسیار از هر قسم قرار داده از جمله پنج من طلا و وزن اکثر شاهی و اجناس قماش بجهت پیشکش حضرت الهی قبول نمودند و در و گنج خزون از دوزن بازو که که افتد و زینش در ترازو میباید شد و بر درگاه ۴ که هر کومان بزرگویی بذکرگاه که در پیش طانی بر آورده و بعد اتمام پیش طاق روز جمعه

اواسط شوال سنه ثانی و تسع مئبرنا ده حافظ محمد باقر خطبه بنام های آنحضرت خواندند و وقتیکه شروع در ذکر انبیا
 همایون حضرت شاهنشاهی نمود از بسیار بر سرش تبار کردند و چون صلح منعقد گشت و خطبه خوانده شد و وجه
 دراهم و دنانیر بنام همایون قرین یافت حسن قلیخان مراجعت نموده متوجه دفع ابراهیم حسین مرزا شده تقصیر
 جماری رسیده بمقدمت قدوة الممالکین خواجه عبدالشید شرف گشت و خواجه بشارت لفتح داده جاسر خاص خود
 بخان لطف فرموده بدرقه دعا همراه ساخته رخصت نمودند چنانچه بقصبة بلید رسید لفتح و فیروزری اختصاص یافت
 و تفصیل آن سابق زکوک گشت و چون حضرت خلیفه العالی لفتح و فیروزری از گجرات معاودت فرموده در دار الخلافه
 فتح پور قرار گرفتند حسین قلیخان مسعود حسین مرزا را همراه گرفته متوجه ملازمت شد کسب ادات آستان بوسی رسید
 مسعود حسین مرزا را بنظر حضرت درآورد و دو گیکر میران را که قریب سیصد نفر بودند در جمعی گاه و در گلزار خاخته نشکلی
 بوالعجب در نظر اشرف گذرانند و در آن چین چشم اعلیٰ من مسعود حسین مرزا را دوخته بودند حضرت خلیفه العالی از کمال
 مرحمت رانی فرمودند تا چشم مسعود حسین را باز کرده اکثر بنیادها گذاشته و چندی را که لاس و دیش منفسدان بودند بنظر
 سپردند و سیدخان نیز هم در آن روز ملازمت استسما و یافت مرابراهیم حسین مرزا را که بعد از مردن از تن جدا کرده
 همراه خود داشت دیش گاه درگاه انداخت بجو اطع بیدریغ ممتاز گردید و با وجودی که در ممالک گجرات تردد
 نمائند بود و جمیع قلاع اولوایت در تصرف او لیای دولت قاهره درآمده هر کس از ملازمان درگاه که در آن
 یورش ملازم رکاب نظر انتساب نبوده و یا بتفقدات بادشاهانه نواخته بگویند اعظم خان تعیین میفرمودند
 و هنوز از استقرار مواکب علیه دستمقر سر خلافت سه ماه نگذشته بود که خبر فرات گجرات متواتر شد و
 عرض داشت اعظم خان در باب طالب کوک رسید و ذکر بعضی وقایع که بعد از وصول موکب همایونی ببلخ
 در ولایت گجرات وقوع یافته چون حضرت بادشاه خلایق پناه بعد از انتظام مہام ممالک گجرات بدار الخلافه
 فتیور تشریف آوردند و منفسدان و معاندان که از سطوت و وصولت سپاه نصرت در گوشها خرنده و دم
 در کشیده بودند سر برآوردند از انجمله اختیار الملک گجراتی و دیشیان و مردم گجرات را فراهم آورد و شهر احمد نکر و برکنات
 آن نواحی را در تصرف آورده و محمد حسین مرزا از ولایت دکن بارآوده تسخیر قلعه سورت متوجه پشدره و قلیج نجران
 که جاگیر دار انجانب و قلعه استحکام ساخته در مقام جنگ و جدالی استاد محمد حسین مرزا ترک صورت داده بطریق الحنا
 عازم بندر کمبایت گشت و حسن خان که گرفتار کشیدار کمبایت بود چون طاقت بقا و دست نداشت از راه دیگر
 گریخت خود را با احمد آباد رسانید خان اعظم نورنگان و سید حامد بخاری را بدفع محمد حسین مرزا فرستاده خود بمسکن
 فتنه اختیار الملک بصوب احمد نکر و دیر متوجه گردید نورنگان و سید حامد چون بحوالی کمبایت رسیدند محمد حسین
 از شهر برآمده در برابر ایشان نشست و چند روز تفریقین جنگهای سخت واقع شده و سید جلال رسید بهایان

بنجاری در آن جنگ کشته شد و از اولام محمد حسین مرزا چون حریت اقبال با و شاه سی خود انجمن نورنگ خان و سید حامد گرخته نزد
 اختیارالملک رفت و خان غلام که بدین فتح اختیارالملک فخر بود در فوای احمدگر گشته بود چند فواید نواح بر سر اختیارالملک
 و مابین احمدنگر و ایدر چند روز دستار جنگهای مضبوط فتح شد فتح میان فریقین در بود و در اواخر رسید که پسران شیرخان خوا داد
 و پسر چهارخان جشی و فرزند محمد حسین با وطن شد و او را آن نموده اند که از راه دیگر خود را بطریق الیغار احمدنگر و پسران خان غلام از
 استماع این خبر کوچ نموده متوجه احمدنگر گشت و پسر سید کس طلب قطب الدین محمد خان بیرون فرستاده و قطب الدین محمد خان با
 خود با احمد آباد آمده بجایان غلام سیوس و اختیارالملک محمد حسین مرزا و دیگر خانان با بستند و در سوار نمود و گجراتی و جشی افغان
 و راجپوت فراوان آورد و در روغناده و جشی بصوب احمد آباد و نند و در اجاید تیر طریق و موافقت با نجاعت و خیم العاقبت مسلک داشت
 و چون نزدیک احمد آباد رسیدند خان غلام و قطب الدین محمد خان بواسطه آنکه بعضی نوکران جمعیت و از خود اعتماد داشتند و از
 متحصن شدند و هر روز جمعی را بیرون فرستاده و یا با جنگ جنگ گرم میدادند و در آن جنگها روغناده حاصل محمد خان
 ولد خان کلان از قلع بیرون رفته با مخالفان جنگ در آن کرد و چند کس را بر خاک ندالت و هلاک انداخت آخر خبر قتل
 شهید شد و خان غلام در روز واقعات عرض داشت نموده که کوی میطلبید و انظار طلب توجه را با ت عالیات نیز سیر کرد و طی
 عالم آرای بران قرار یافت که فوتی دیگر علم غریب بجانب گجرات برافزاند و راحت انتم ملک را از لوث وجود و منفذ آن پا
 ساخته نهال آمل بل خلل ملایم برافزاند نسبت جوار فتح باز آید آن کرده که از یک خطر و تاید که در بنا بر آن حضرت
 متصدیان مہات با و شاه سی و متفکدان سرانجام امور شاهنشاهی را طایفه در باب سامان اسباب سفر و تمام فرمود
 چون یورین اول یکسال کشیده بود و سپاه نظر و نگاه بواسطه طول ایام سفر بسیار مان شده بود و بعد از مراجعت چند
 فرصت نیافتند که از محال جاگیر تحصیل نموده بتدارک حوالی خود بردارند حضرت خلیفہ العالی دست دریا و مال بیذل اسوال کشود
 از خزانه عامه زر و نود و غیره و در وجه علف و انعام سپاه گردون اقتسام عنایت فرموده و بای ترتیب اسباب تمام تمام
 تمام میندول داشتند و پیش از آنکه بجای شجاعت خان نایب ساخته و در سرعت میر تمام تمام اطوار نموده و چند طایفه خاصه
 بخواجه آقا جان حواله فرمودند و همراه پیش خان روان شوند و دیوانیان عظام را با مشاهده فرمودند که در مهم ساز کشید که درین
 یورین ملازم رکاب و دولت اساس فرمود و تعجیل نمایند و از امر مهم ساز هر که صورت می یافت و در میان و در اولان او را از شهر بیرون
 مرد پیش خان عالی میر ساینند و دیگر بر زبان بجزریان رفته بود که چند با سخی اہتمام و در خستادن لشکر سفر تمام اما هیچکس
 بیشتر از ما بر سر کار خود رسید و بقیه همچنان شد و چون اکثر امر و سپاه بصورت گجرات متوجه شدند حسن قلیخان خدمات ستایش
 از رو وقوع آمده بود و خطاب خانجانی شرف اعتبار بخشیده و زیادتی علف و جاکر لوازش فرمودند دستور سابق حکومت
 لاهور خصوصاً در سرکار پنجاب عموم را با و تفویض نموده شرف خدمت ارزانی داشتند و در آن روز خان مشا الیہ در حق راست دعا
 منصب زیادتی علف و نموده و شرف قبول رسید و حکم شد که راجه تودر مل اینزل خانجانی حسن قلیخان فتنه فیضلاح متصدیان

مهم سازی امرای پنجاب نماید و غیر از مرزا یوسف خان هیچ امرای پنجاب بموافقت خاننجان خصمت فرمودند و مرزا یوسف خان و محمد زمان که تارنده از اطوار او ظاهر و باهر بود در آن سفر خصمت اثر لازم رکاب دولت انستاب بودند و سیدخان ملتان را نیز خصمت جاگیر نموده برادرش مخصوص خان را نیز قرب و فترت اختصاص واردمه همراه گرفتند آنحضرت چاشت روز یکشنبه بیست و چهارم ربیع الآخر سنه احدی و ثمانین و شصت و هفت موافق سال هزار و دهم الکی را سبک سیر سوار شدند مقربان درگاه و نزدیکان بارگاه به بختیان دریده که و انجم از با صباگرد و برده اند سوار شده بهمنجان گشتند آنحضرت آنروز تا قصبه توده عثمان باز نگشتند و در آن آنحضرت ناول فرموده زمام ایضا میباید و روزگار سپرد صلاح دوشنبه و سهیم محل ساعتی آسایش فرمود و بچرخ فحیل و برادره آورده اند و یکپاره از شب سه شنبه گذشته بود که موضع سورا باد رسید و چون فی الجمله ماندگی در آنحضرت تاثیر کرده بود و بعضی مقربان از آن شرف خدمت باز مانده بودند چند ساعت توقف فرموده بهجت دفع کوفت بدین نمودند بعد اجتماع مقربان برارانه نیز رفتار سوار شده تمام شب را در رفتند و روز سه ششم اگر در راه بمزاق قطب الواصلین خواجہ عین الدین چشتی قدس سره خراسیده و لوازم طواف بجا آورده و سحر فقر و آیین سوال از مجاوران روضه جنت مثال بلکه از سائر متوطنان خطا جمیر برداشته زبانی درو و تخانہ پائید عالی که جنت نشین خاص بنا نموده بودند آنحضرت فرمودند و آخر و از اجیر سوار شده و برادره نهادند و از مقربان درگاه در وقت سحر مرزاخان خلعت صدق خاننجانان سیرم خان و یوسف خان کوکر و خواجہ عبدالکجک خواجہ و میر غیاث الدین علی اخوند کامر در دانش علم تاریخ و اسرار الزل در ربع مسکون نظیرند از خطاب نقیب خان مشرف و مرزا علیخان و سیرم خان و سیر محمد زمان برادر مرزا یوسف خان و سید عبدالکجک خان و خواجہ غیاث الدین علی بخشی که بعد از فتح خطاب آصفخان سرفراز شده بود و وزیر سائر حاکمیر حاضر بودند تمام شب قروار جهان نور دیدند هنگام طلوع صبح صادق شاه قلیخان محرم و محمد قلی شهبانی که قبل ازین از فتح و رخص شده بیشتر ای شده بودند شرف خدمت دریافتند و وزیران سوار گشتند خبر آوردند که افواج فیروزی آنان پیش ازین متوجر شده اند و قصبه مالی که در آن ترکیت فرو آورده اند حضرت خلیفه اتمی خواجہ عبدالکجک و یوسف خان بخشی بر ایصال درباری امتیاز بخشید و بخود همراه گرفتند و دوم ماه جمادی الاول سنه احدی و ثمانین و شصت و هفت موافق سال هزار و دهم الکی به قصبه و لیس که بیست و هشت روز پیش رسیدند و شاه علی پسر بخود نگاه که شته از احوال او در آنحضرت جنت آشیانی نسبت گذارش یافته و قتل میر محمد خان کلان شیدا به قصبه و لیس بود و چون فرموده و روی بندگی و اخلاص خاک درگاه نهاد و آنحضرت آصفخان پیشتر ازین و مرزا محمد خان فرستادند و از با لشکری که موجود و حاضر داشته باشد بر داشته و قصبه بالیسانه که ازین پنج گروهی میشود و موکب نمایان کرد و اند و نصف شب از قصبه و لیس متوجر بالیسانه گردیدند و از رادین تخرن شده خاست مبطانی ظاهر قصبه بالیسانه پیر محمد خان بالمشکر و در حمله ابرو ملازمان درگاه معالی مثل وزیر خان و شاه فقیر الدین خان شهیدی که بنایت خان خطاب داشت و اشد خطاب

ولد ظاهر محمد خان حاکم دلی و گروہی از عظامی راجه پوتان مثل لشکر برادرزاده راجه بکوتی راس که قبل ازین بکوت خان عظیم
از فتحپور روان شده بودند و بجبهت ملاحظه از پیش گذاشتن نتوانسته اند در گاه آسمان جاه شرف خدمت درین
دورین منزل حکم تعناجریان نفاذ یافت که سپاه نصرت بناه مسلح و مکمل شده در عرض صده فرسنگ و اکبر شاه بمنو عیشت
حاضر و نمازهای عظیمه را افواج خود آراسته و جوانان سرگردیده و برادران سوده و اوبیدان آوردند حضرت خلیفه
تتمیز احتیاط ملاحظه افواج منصوره فرموده اگرچه و فوج تمام برعوض و نصرت سادای داد و ملائکه روحانیات
داشتند اما نظر بعالم انبیا بنموده سرداری قلب لشکر که از آن قول نیز گویند و جای سلطان لشکرست بمنزله
خلعت صدق فاخته خانان بریم خان که در عیقوان شباب بود و دلائل نجابت از سیما و بسین و افکار و با سر بود
نامزد فرمودند و سید محمود باریه که بنزد ساجد و شهابت از ابناء زمان در پیش بود و شجاعت خاص صاحب
یاجسی دیگر را نیز در قلب لشکر تعیین فرمودند و اتمام فوج میبند و سرداری آن گروه بامر محمد خان کلان حواله کردند
و سرداری پیشانی اعتبار وزیر خان قنویض یافت و محمد قلی خان آقباغی و ترخان دیوانه را با گردی از اربابان مردانه در
فوج نیراول قرار دادند و خود پیش رئیس هواخت و ملافت خون و نصرت خداوندی با صد و اربعه و که از میان
هزاران هزار سوار یکی را انتخاب فرموده بودند و طرح سه شکل شده در هر فوجی که خلل رو نماید بذات اشرف بتدارک
آن پروانده بعد از ترتیب افواج حکم عالی نفاذ یافت که هیچ آفریده از افواج خود جدا نشود و با وجودیکه زیاده از سه هزار
در خلل ریایات آسمان حمایت حاضر بودند و حدود سپاه مخالفان از مسیت هزار سوار پیش نشان میدادند حضرت
خلیفه الهی عنان ارادت بقبضه عنایت خداوندی سوره آخرهای روز از منصبه بایستایه سوار شده و متوجه حاکمان
گردید و سکه قراول را پیش خان عظیم فرستاد و مقررده وصول ریایات فتح آت با و برسانند و تمام شب راه
رفته روز سه شنبه سوم جمادی الاول آفتاب اقبال بر نواحی کری که بست گردی احزاب است تا فوج قراولان
از پیش خبر آمدند که جمعی از مخالفان غایب و اهل کلب عالی دیدند بکمان آنکه فوجی از پیش تا فوج میرسد مسلح
بنده از فقیهه گریه بیرون آمده در مقام جنگ و جدال ایستادند و حکم شد که فوجی از عت که منصوره در فوج آن
گروه خون گرفته بر دارد و آنها را از میان راه نازد و بتیغ خلیفه میزدند و در نظر از فوج آن بی عاقبتان را
دیدند و در فوج العین از لوت وجود و اجتماعت میاک جهان را پاک ساختند و چند کس از دست اهل خلاص گشته خود را
در قلعه انداختند و چون حکم بود که بقلعه محبته نشود از منصبه کری تیغ کرده بیشتر رفتند حضرت که با بنجار سید بهجبت
اشایش چاره و آسودگی سپاه فرود آمدند و تا سحر آرام گرفته تارن طلوع طلیعه صبح برادر آوردند و بنحشان
عظام ترتیب افواج نموده در سایه چتر اقبال آسوده و متوجه گشته اسه گردی عنان سرعت بازگشتیدند و در انتقام
سعادوت فرجام امیر باد شاه کردند و انقشام بنفاذ پیوست که افواج لشکر پیش شدند و هدیه خانه خاصه را در برابر چیدند

و هر کس در آوردن تقصیر نموده بود ببارق او قصوری داشت از حصیه خاصه براق مناسبت فتح با عنایت سیف مودود
 خواجه غیاث الدین آصف خان فرستادند که خان عظیم را از محمول خواجه عالی اطلاع داده بموکیطی طعی گردانند چون
 حضرت خلیفه الهی در عرصه نرویز افح پور بشری که مرزبان قلم گذشت بکنار احمد آبا در سینه سپند دولت بار کشیده
 معلوم نمودند که هنوز مخالفان خوارلوه در رتبه غفلت و بخیلی افتاده اند بزبان الهام بیان رفت که بر سر بخیران
 و مخالفان راندن شیوه مردان نیست چندان حیرت کم که غنیمت شود پس از او ان فیروزانه که نای مخالفان سران
 و مضطرب بطرف اسپان دیدند و محمد حسین مرزا با دوسه سوار بجهت تحقیق خبر بکنار آب آمد اتفاقا سبجان قلی ترک نیز
 با دوسه یار از شرط بکنار آب رفته بود و محمد حسین مرزا فریاد کرد که ای برادر این چه فوج است سبجان قلی گفت که این کوته
 دولت خلیفه الهی است که از تنخواص بجهت اتصال حرام نکلان رسیده محمد حسین مرزا گفت جاسوسان من امروز
 چهارده روز است که بادشاه را در فحور گذاشته اند و اگر فوج بادشاهی باشد فیلان بادشاهی که هرگز از رکاب
 جدا نمیکردند کجاست سبجان قلی گفت فیلان است که هفتین چهارصد کرده راه در عرض روز چو نه میمانی توانست کرد
 محمد حسین مرزا بدوشش تیر میمانش که خود درخت فوج چهار آراسته روی میدان نهاده و اختیار الملک با بخت
 سوار فرستاد تا خان اعظم را نگذارد که از قلعه بیرون آید چون زمان توقف بامتداد کشید حکم شد که هر اول از آب
 بگذرد و فرمودند که در پیرخان با فوج میسر و عبور نماید انگاه حضرت با سپاه که در سایه قتر اقبال قرار گرفته بود از آب گذشتند
 بیست همة ساز غر کرده میا چروان شد که آهن سوی دریا در آمد با و این لشکر دران خاک بد که شش
 بهم گزینان سچو خاشاک به در حین عبور از آب ترتیب لشکر بهم خورده و همه بیکبار گے آب در آمدند و اندک
 راهی بیشتر رفته بودند که فوج عظیم از لشکر مخالفان پدید آمد و محمد حسین مرزا با هزار و پانصد تنول که همه فدا می او بودند
 بیشتر رسید و از گره راه بر بردل که محمد قلیخان شعبانی در ترخان دیوانه تاخت و مقارن اینحال حبشیان افغان
 بر صف وزیرخان تاختند و بهادران طرفین بیکدیگر در او میجند بیست و دو لشکر به یکبار بر خاستند به بر صفت
 کین بر آراستند و تو گفتی هوایدیکی سوگوار به زمین گشته زارش اندر کنار به چون حضرت خلیفه الهی آثار
 دهن و فتور در هر اول معاینه نمودند بر فوج دشمن چون شیر خشمناک حمله آوردند و جمیع از بندگان جانایا غلط
 سوزن یا معین فلک الافلاک رسانیده بر صف اعدا تاختند و سیف خان کو که بی مفرقه تاخته شهادت یافت
 و محمد حسین مرزا و شاه مرزا حق تردد و مردانگی بجای آورده خاک بی دولتی بر فرق بخینند و از بهتر و دیگر بر آرد و در پشت
 و او ندو لشکر منصور از بی در آمده پس جدا میگردند و حضرت با صدوی چند عنان سمت دولت بانگشده ایستاد
 و محمد حسین مرزا که تنش رخمی بود از هر اول جان استعجال در گرفتیم میگردانند راه بوتره ز قوم پیش آمد خواست
 که اسب از ان ز قوم بخنداند که زبان گرفته بر زمین انداخت و از طایران در گاه گدا علی نام ترکی که سر زینی او را

خود را از اسب انداخته و اگر گرفت وزیر خان که سردار میره بود ترود و جان سپار کار شجاعت و شهامت نبل و رسی
 و فوج حبشی و گجراتی پایی قرار افشرد و حملای در پی می آوردند تا آنکه شکست محمد حسین مرزا و شاه مرزا شنیدند پشت
 به هر که دادند و میر محمد خان که امیر سینه بود پسران شیر خان فولادی را خسته گردانید و از ضرب تیغ جاگنده از مخالفان
 بید دولت روی او بار میادید ناموس آوردند و میت زنج شاد کابی بود پس نیزه بمرغفت آن دهان آتش
 انگیزه و چون نیزه عظم اقبال بر جنگگاه تافت از هر طرف معرکه لمعات فتوح و بوارق نصرت درخشیدن گرفت
 و آنحضرت با غیر وزی و مهر و کربلا پشته که برگزین جنگگاه بودند نزول اجلال فرموده با دای مراسم شکر مشغول
 بودند که گداه علی بخشی و یک کس دیگر نوکران خان کلان محمد حسین مرزا زخمی آوردند و هر کدام دعوی گرفتن میکردند
 راجه بیربر که شمه از احوال او گذشت از دو پرسید که ترا کدام یک گرفته محمد حسین گفت مرا ملک حضرت گرفته و الحق
 بر زبان او زلفت و انجا حضرت برفق و مدارا عتاب چند فرموده و او را بر اینک سپردند و از گرفت بران معرکه مرزا
 شاه مد نام مجذوبی را که خود را که که ابراهیم حسین مرزای گفت حضرت بهر که در دست مبارک داشت بخاک پاک
 انداختند و بضر تیغ آبدار بندگان در گاه پاره پاره شد و در آخر معلوم شد که در جنگ سر نال بهوت پر او
 راجه بکویت اس را گرفته بود و بعد از فتح ساعتی نگذشته بود که فوجی آراسته از غنیمت غابره شد و در آن خبر آوردند که
 اختیار الملک گیر نیست که راه بر خان عظمی است بود و از شنیدن خبر شکست محمد حسین مرزا کوسای سر بر آمده و بصحرانها
 حضرت خلیفه الهی حبیبی را فرمود تا پیش رفته بزخم تر جانسوز روی عدد برگردانید و مقامان اینک چون اختیار الملک
 غابره شد چند سوار خورنر ز سواران را معین انداخته تا خنجر و گرویی را که پیش پیش فوج می آمدند در میان خاک خنجر
 افکندند و اختیار الملک از مول روی گریز بطرف پشته که مستقر ریاست دولت و اعلام اقبال بود آورد و از
 دو طرف آن پشته بخواری در پوای بگذشت و از غایت سر اسبیکه چنان میگرخت که دلاوران سپاه ظفر ناه
 تیر از ترکش انجماعت گرفته برایشان میزدند و در وقت شراب یک نام ترکمانی اختیار الملک را شناخته عجب
 او روان شد و او بزخم زاری رسیده خواست که اسب بجنبانند اجل مرگ او را از پای در آورد و شراب یک
 خود را از اسب انداخته و اگر گرفت اختیار الملک گفت تو ترکمان مینائی و ترکمان غلام مرضی علی رضی الله عنه
 میباشند و من از سادات بخاریم مرا کش شراب یک گفت من ترا شناخته سروری تو نهاده بودیم تو چنانچه
 این گفت و بضر تیغ بیدریغ سر از تن جدا کرد و باز نگشت که بر اسب خود سوار شود و پیش را دیگر برود و در
 اختیار الملک را در دامن پیچیده و بر او آورد و در وقت که اختیار الملک سر گریز بصعب پشته که بغیر قدم
 شاه پیشه سر منقار خرت بر آسمان عزت می سودا و در دراجپوتان را اینکه که حراق محمد حسین مرزا بود و از مال
 فیل بر زمین آورد و بضر بر چکش شده و بعد از فتح عظم خان و امر تنیک در شهر متحصن بودند آمده شرف پایموس یافتند

حضرت خاقانی از کمال مرحمت خان عظیم را خوش التفات گرفته باظهار اقسام اشفاق امتیاز بخشیدند بهست
 پرستش از اندازده وفایت گذشت به حد لوازش زهنایت گذشت به و هر یک از خوانین از اخراجات و منزلت
 التفات و عنایت فرمودند و هنوز از پرستش خوانین نپرواخته بودند که شراب یک ترکمان آمده سرافقتا الملک
 در پای سمند اقبال انداخت حضرت ملاحظه این موهبت عظمی مجدداً مراسم شکر و لوازم سپاس بجا آورد و فرمود
 تا از سرهای سفیدان که از دروازه مرز ریاده در جنگ گاه افتاده بودند سواره بسازند و عبقره الناطرین و از آنجا قرن لغت
 و فتح بدار سلطنت احمد آباد و خراسان در سلاطین که در ارک احمد آباد واقع است قرار گرفتند و اکابر و اشراف
 و طبقات امانی و اصناف اهل حرفه مراسم پیشکش و ایشاد و لوازم تسنیت و تاج بجا آوردند و دران منزل اوقات
 گرامی صرف نشاط و انبساط فرموده بمنازل اعتماد خان که در وسط شهر واقعست تشریف آوردند و اول گفتند
 احوال جمعی که درین بدین خصوصاً و در جنگ خدنگاری بتقدیم رسانیده اند فرموده هر یک را رفاخو رجالت
 و خدمت بزیادتی منصب و افزونی علو و ممتاز ساختند و حکم شد که منشیان بلاغت انار به تحریر فقا همایون
 و سرای محمد حسین مرزا و اختیار الملک را بدار الخلافت اگره و قفقوز برده از دروازه اگره میا و نیزند و نفیس مقدس
 و ذات اقدس بد لجنی رعایا و عموم متوطنان احمد آباد پرداخته در هما و امان جا دادند و قطب الدین محمود
 و نورنگان را بجانب بهروج و جانبانی فرستادند تا هنال اکال شاه مرزا را از بیج و بن برانند و در کجوتید
 و شاه قلی محرم و لشکر خان میخبری جمعی دیگر از بندهای را بر اه آیدر فرستادند تا از ولایت رانا او دی بنگه
 گذشتند پامال ساخته بگذرند و میر محمد خان را بدستور قدیم حراست و حکومت پشن قفولین فرمودند و ولقه و
 دند و قه بوزیر خان مرحمت نموده بکوک خان عظیم گذاشتند چون خاطر آفتاب اشراق از سر انجام مهام
 ولایت گجرات فراغ یافت عنان معاونت و متبقر سر سلطنت معطوف فرموده روز یکشنبه شانزده
 جمادی الاول ۸۸۰ احمد آباد بطل شادی نواخته بمجو و آبا و نهضت فرمودند و در سنازل سلطان محمود
 گجراتی که الحی آثار رفعت از دروازه او ظاهر میشود فرار گرفت روز دیگر بد ولقه نهضت نمودند و دران قصه
 بیک روز مقام فرمودند خان عظیم و امرای گجرات را نهضت داده از اسافه داشتند و خواج غیاث الدین
 تنخس را که دران بکورش خدمات شایسته از دوقوع آمده بود و خطاب آصف خان امتیاز بخشیده
 خدمت دیوانی و بخشگیری گجرات با و قفولین نموده بمراقت خان عظیم گذاشته اند و از قصه و ولقه شب
 در میان بقصه کرسی و از کرسی شب در میان بقصه بیتا پور نزول اجلال فرمودند و درین منزل عریضه راه
 بکوتیداس و شاه قلی محرم رسید و دران مبارکباد و فتح حصار بدیکر بندرج بود فرمان عالیشان در باب تسن
 خدمت مشارالیهما مل داشته تا حده و سرور در محل توقف فرمودند و از منزل سرور صادق خان بتا دیب

مفسدان و قطاع الطریق نافر و فرموده بکوچ متواتر روز چهارشنبه سوم جماد الثانی سنه اصدی و ثمانین و تسعمایه
 هوای صحرائی حمیر از غبار مرکب مواکب غیر بر خط آمیز گردید و از گرد راه غبار ورود الافر حضرت خواجہ عبدالعزیز
 قدس سره فرمود و شراط طواف و لوازم استعدا و بجا آورده و بجا و در آن حمیر را نسی و مستغنی گردانیدند و عصر روز دیگر
 کوچ فرموده خود با اینا مستوجب گشتند و شام روز دیگر در موضع هوبه که سه کردی ساکنانیرست و بجا گیرایند اس
 کجا همه مقرر بودند و دل جلال اتفاق افتاد و راس صنیاعی تقدیم رسانید خدمت جمیع ملازمان درگاه که
 ملازم رکاب و دولت آسا بودند بجا می آورد و در منزل راجه نورمل که حسب الحکم بهجت سامان هزار منزل کشتی
 و غراب در آگره مانده بود آمده شرف رکاب بوس دریافت و چون جمیع ممالک گجرات از روی تحقیق بدفترخانه
 عالی رسیده بود از جهان منزل راجه نورمل را گجرات فرستادند و جمیع آن ولایت را قرار واقع خاطر خود نموده
 نسخه تنقیح بدفترخانه سپارد و نیم شب از آن منزل سوار شده و مسافر طی نموده چاشت یکشنبه ششم ماه مذکور قصبه
 نوده مستقر ریاست جلال گردید و در آن منزل زمانی آنسایش فرموده و وقت پیش پای دولت در رکاب سعادت
 در آورده و روبراه آورد و ند و ضعف شب در نواحی قصبه سیاه و رخواجہ جهان و شهاب الدین احمد خان که از قصبه
 باستقبال موکب جلال استقبال نموده بودند شرف خدمت دریافتند و قریب صبح صادق بتا شیه آفتاب اقبال
 بر قصبه بچون گزافت و نایک و از آرام گرفته فرمودند که ملازمان درگاه بر چه بنیزه بدست گرفته بدراخللافت درآیند و
 خود بنفس مقدس نیزه بدست گرفته بر تنگ دولت سوار شدند و عصر روز دوشنبه هفتم جمادی الآخر سنه مذکور آفتاب
 سعادت اقبال بر دو نخله با پنج پتور یافت و حضرت مریم مکانی و دیگر حضرت سرپرده و محضمت و حضرات شایسته
 دید با دیدار مبارک آنحضرت ممالک شان روشن گردانیدند و ملازم نثار پرداختند و مجموع مدت رفتن بچهل و سه روز
 کشیده و ذکر بعضی امور که بعد از قدم نصرت لزوم به تنجید رسمت ظهور یافتند چون بدولت و اقبال در فتح پور قرار
 گرفته ختنه های شایسته های کامگار فرموده جشن عالی ترتیب دادند و علماء و سادات و مشایخ و امر و ارکان
 دولت جمیع آمده و زنجیر شنبه بست و نیم جمادی الآخر احدی و ثمانین و تسعمایه در ساعت سحر سنت جیشیان بودا
 رسید عالم و عالیان به تینت و مبارک گردانیدند و نثار و اینا بر مل آورده و ربان بدعا آن شهریار زمین و زمان
 کشودند و دیگر از وقایع جمیده این سال فرخنده مال آنست که چون حضرت شاهزاده جوان بخت سلطان سلیم
 راه گام آن بود که از سلطنت سبق گیرند و بر معارج کمال و مدارج فضل و افضال مرفی و متصاعا گردوند
 بنا بر آن حضرت خلیفه ثالثی روز چهارشنبه بست و دوم جیب سال مذکور در ساعی که شنبان و قدق شال
 اختیار نموده بودند مجلس عالی ترتیب دادند و در آن مجلس روح القدس علیه الرحمن علم القرآن بر کنار حضرت
 شاهزاده نهاد خدمت مولوی افادت و فاضلت پناهی مولانا میر گلان بر روی را که از اجل تلاذه

حضرت قناتہ المسلمین میرک شاد و از بنابر خدمت ولایت پناہ مولانا خواجہ کوئی بودند برای درس تفسیر
فرمودند خدمت مولوی زبان مبارک با الفاظ کلمہ اسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح خزائن سفارح ست کنند
و غلامان تہنیت و مبارکباد و از غیر و کبیر بظنک اشیر رسید دیگر از وقایع حسنہ کہ درین سال ما فیت مال
روی از چہرہ اقبال نمودہ آشت کہ منظر خان را کہ قبل ازین بحاکومت و حراست سارنگپور در نواحی احمد آباد
مخض شدہ بود طلبیدہ روز جمیعہ بست و چہارم جب مذکور بار شغل وزارت سواد اعظم ہندوستان تفتیش
فرمودند و لقب جمدۃ الملک و القاب و از دادہ خلعت لائق با و التقلات نمودہ در ماحل و عتقا اسور کے
بیداقتہ ایش سپردند و از دیگر وقایع کہ درین سال رونمودگی آشت کہ قروض و دیوان شیخ محمد بخاری کہ در جنگ
پلن از دست انادی دولت قاہرہ کشتہ شد چنانچہ در محل خود سمت گذارش یافتہ و قروض و دیوان سفینا
کو کہ درین پورش او ہم در مات احمد آباد بر دست لقاد طفا کشتہ شدہ اخترا نہ ماہرہ او افرمودند و محبوب
دیون این ہر دو عزیز مبلغ یک لک روپیہ دیگر شاہی کہ متساوی دو ہزار و پانصد تومان را تاج عراق میر
و ایمنی اینچ بادشاہی در کتب تاریخ مسطور نیست و ہمدین سال راجہ تو در مل کہ بہمت درست نمودن
جمع ولایت گجرات رفتہ بود شرف زمین بوس دریافت و پیشکش لائق از نظر اشرف گذاریدہ و مقرب و در باب
جمع گجرات بنظر اقدس در آورده بشف تحسین ہر بہات و مفاخرت با آسمان عزت سود و بعد از چند روز اورا
شمسیر خاصہ عنایت فرمودہ با تلقا لشکر خان میر بخشی بخدمت خانخانان نعم خان فرستادند تا در خدمت
خانخانان بودہ در باب فتح ولایت بنگالہ اہتمام نماید و ہمدین ایام میر حسن ضوی کہ از اسادات صحیح النیت باقی
و کمالات علم آراستہ بود برسم رسالت نزد حکام دکن رفتہ بود بشف بساط بوسی سر فراز گردند و پیشکش کہ کام کن
بمحبوب خدمتگاران خود فرستادہ بودند بنظر اشرف در آورده ہمدین سال عاقبت مال حضرت خلیفہ است
شانزدہم شوال عازم زیارت فراخین الالہ از حضرت خواجہ عین الحق والدین قدس سرہ گردیدند و درین
سال اگرچہ در او ان مر اجحت الی پورش دوم گجرات این سعادت دست دادہ بود و اما چون داعیہ تسخیر
ولایت پیش نہاد ہمت عالی بود و بلا خط آنکہ سبا و این یورش از یک سال تجا و زغاید و طواف این آستانہ
رفیعہ در خیر تا خرا ند بخاطر منیر و تمیر آفتاب تنویر چنان خلور نمود کہ آیند ولت غظلی را در عزہ ایام سال نوزدہم
الہی دریافتہ در باب تسخیر بیک استمداد و اعانت فرمایند و بہجت اسماہ این بہت و انفا و این نیست
روز شنبہ شانزدہم شوال سنہ احدی و ثمانین و تسماۃ موافق ہز و ہم سال الہی متوجہ خطا جمیع گشتند و در موضع دای
مقیم عساکر جادہ و جلال بود و باستم ماہ توقو فرمودند درین منزل روزی حضرت ارشاد دستگاۃ خواجہ الشیخ کہ پیران
حضرت خواجہ ناصر الدین عبداللہ حارست لغرم فاتحہ بدرخانہ عالی آمدند و در زمان آمدن بدستور سار مردم در

جلو خانه از اسب فرود آمدند اتفاقاً حضرت راز با لای جوگندی نظر بحال مبارک حضرت خواجہ افتاد که در جلوه خانه
 بیاده شد غنی الحال صادق خان را که در حرم سر برده غرت حاضر بود با استقبال خواجہ فرستاد بحال احترام
 پیغام فرمودند که لائق آنست که هرگاه بدو خانه تشریف فرمایند تا دولت خانه سواری آمده باشند و چون پیغام
 پیغام رسانید خواجہ تواضع فرموده گفتند هیچکس باغ خود و سوار نرفته و همانطور بیا و میرفتند و حضرت بعد از
 پیش آمده خواجہ را دریا یافتند و در احترام دقیقه فرو گذاشتند و فرمودند و بعد از ساعتی حضرت خواجہ فاخته و داع باز آمدند
 و مدیرین منزل و ابریکم مالی بنفاد پیوست که دلاور خان با ملا و بسا دلان که هرگز راستی که متعطل ببارد و باشد
 مجامعتی نماید و با وجود آنکه مردم صاحب دیانت تعیین فرمودند که از عقب اردو تمام مزارع را که با مال
 شده بنظر احتیاط ملاحظه نموده نقصان از حقوق دیوانی حساب بکنند و این ضابطه در جمیع یورش با معمول شد
 بلکه بعضی یوزنها خریطهای زر و آل امینان فرمودند تا حق رعیت را تصاحب نموده بسا صاحب رعیت
 بقصد داده حق دیوانه را محروم از دلاوران منزل بکوب متواتر شکار کنند و در دوازدهم ذیقعد هفت کردی جیسر
 مخیم سادات عزت گردید و شیوه مرصیه خود روز دیگر از آن منزل از روی نیاز مندی بیاده متوجه جگر گشتند
 و شکار طوطی بقصدیم رسانیده از آنجا بدو لغت عالی خرامیدند و در عرض دوازده روز که خطابه میر مسکرم بایان
 بود هر روز بجز از شریعت برده مجاوران بقصد شرفه و رسوم سلطان خطابه جیسر از خوان خود احسان هر روز میگذاشتند
 و کمر و قانع سال بهتر و دهم الی ابتدای این سال و در پنجشنبه هفدهم ذیقعد سنا حدی و ثنائین و شتات
 بود چون از راه فتح ولایت نیک و لکنونی پیش نهادیمت عالی نعمت حضرت خلیفه الی گشت و بحیث تیسر
 شتاین این ممالک جمیع از روی فتح حضرت خواجہ بزرگوار که دائم معین و ناصر و شاه موند و کامکار بوده
 استمداد خواستند و بتاریخ بست و سوم ماه ذیقعد متوجه دارالخلافه گشتند و بکوب متواتر شکار کنند و معین
 افکنان هفتم ذیحجه سنا حدی و ثنائین و لکنانی موافق نوزدهم سال الی آفتاب اقبال بر دو لغت انای فتح و ثنائین
 و دیده اسید جهانیان مقامه فعال مراکب فتح و نصرت روشن گشت و کمر نصرت موبک منصوبه شتاین
 پیغمه و حاجی پور را وانی که حضرت خلیفه القلی سید الامامه داشتند بعضی اثرش رسید که سلیمان کرانی که از امرای
 سلیمان افغان حاکم ولایت بنگال و بهار بود و بهمد وقت بار سال عرض خود را در زمره و دولتخواهان درگاه شتاین
 در سنا ثنائین و شتات در گذشت و بایزید نام پسر بزرگ او قائم مقام پدر شده پس امر اقبال سید واد با هم پسر
 خرد جانشین پدر شده قدم از اندازه خود بیرون مام با و شاهای خود گذاشته است و قلعه را نمیدار که خان زمان
 در ایام حکومت جوخو تعمیر نموده بود از بی اعتمادی مزاج ویران کرده است فرمان تصاحب جریان اسباب نام خانها را
 در باب گوشمال داد و شتاین ولایت بهار شرف صد دریافت و نیز وقت داد و در حاجی پور بود و کوه کامیر الامر را بود

واقبال از مطلق قلعه پند و حاجتی پور ساطع و لاس دیدار و دبی انکه شمشیر از غلاف بر آید و باتیری گمان در آید از
گرد راه بقلمه پند در آمده و فرست نموده محل بخش کرد و خانخانان بصلاح و مشورت اب امرای عالی مقام
ستوبه خاصه قلعه پند گردید القصد چون این اخبار را بر من حضرت خلیفه الکی رسید غریمت پند و حاجتی پور
ضمیر الهام پذیر تقسم یافت و در دار الخلافت فخرور و چند آسایش گرفته و دو و قیلان را بر پشتی زهی
ساخته مرزا یوسف خان رضوی را که در سلک امرای کبار نظام وارد مبردار دارد و یکی لشکر تعیین فرمود
و زمان هرست و عثمان حکومت دار الخلافت اگر بقصد اقتدار شهاب الدین احمد خان نیشابور که در سلک
امرای کبار نظام داشت تفویض نموده خود قرین فتح و نصرت روز یکشنبه مبلغ صفر سته اشتی و ثمانین کشتی آورد
و شاهزاده بای کامگار جوان محبت بر نهاده شد که شیشها کیوتات و کارخانها سلطنت از قورخانه و نقارخانه و خزانه خانه
و کراکخانه و فراتخانه و چینه خانه و طوطا و سائر کارخانها برادر و کشتیها بزرگ که بحیث ششمین خاص ترتیب یافت
بود در آمده همچنین فوج غراب کشتیهای سرکار اعلی در آمده و برادر نهادند و هنگام شام که مکمل صبح صادق داشت
موضع رهنه از محال دار الخلافت اگر محل نزول هوا کبالی گردید و فرمان عنایت نشان مشایخ حضرت رایات
عالیات بخانخانان منع خان ازین منزل فرستادند صبح روز دوشنبه غره ماه بسج الاول بلبل کوچ زده لشکر
برداشتند و هر روز در راه ارکشی بیرون داشتند برده صید افکنان و شکارکنان میرفتند و در چهارشنبه سوم ماه
مذکور میر بدشتی و طیب خان دلا ظاهر محمد خان از دبی آمده شرف معتبه بوسی دریا افتند و همچنین در منزل حق
از اندامی درگاه بجز دست پرست بفرست زمین بوس شرف میشدند و در موضع یکایک حکایتی بنویسند بعضی بندهای درگاه
بعضی شرف رسید و صورت واقعه آنکه حکایت غریب یکی از ازار داران این موضع دختر صلیبه خود را
برهنه نگاه داشته و آن بدبخت را از آن دختر فرزندان حاصل شده بود حکم قضا جریان با حضار زناه دار
و دخترش بشرف صدور یافت و بعد از احضار حضرت اقدس متوجه تحقیق این قضیه نامرضیه شدند و آن ملعون
بی احتیاجی بوقع این فعل مکرده اعتراف نمود گفت شوهر آن دختر چند سال پیش ازین در تاخت و لاس
که میکرشته شده بود و از خواسته کلام او معلوم میشود که شوهر دختر را بم او کشته باشد و این سخن بعض
بشرف رسید که بابا خان قاقشال در آن امام که گاه از این زنار دار مذکور را بگناه مذکور گرفته بدست
داشته مبلغ دو لیست روپیجه عینه آن نگاه گرفته و در گذار داشته بود حضرت خلیفه الکی از دیانت همت بابا قاقشال
تعجب فرمودند درین اثنا آن ملعون گفت که مسلمان می شوم بشه ط دعت را بدستور او با و بگذارند حضرت
قاسم یعقوب را که قاسم عساکر محلا بوده بکشته دیوانخانه طلبیده از حکم مشرکیت
درین واقعه استغفار فرمودند قاسم یعقوب بدقت دیم در عرض رسانید که اگر این شخص مسلمان میشود

باتفاق آنکه دین واجب القتل بود اما در باب کافری و قولیت بعضی یکشستن ز قتلند و گردوی گفتند عیالند
 تا مردوم بدانند که در دین باطل این کرده امثال این امور شائع است و از طریق و آیتان ایشان متفرک و در حق
 بدو نظر ترجیح قول اول فرموده هر دو را نجدست رای که حراست زندان و عقوبت مجرمان با و متعلق بود چه در زند
 روز دوم خدمت رای گفت مالک تاسل و مایه قس و فجو ران ملعون را ازین دین بریده و پیش خیمه او کباب کوب
 و آن ملعون ابد و مطر و دازل بجان آنکه شاید بهمان عقوبت خلاص شود و آن کباب را با آشنامی تمام بخورد
 و روز دیگر تیغ سیاهست رسید و جنم و اصل گشت و دقشش توید کرد بجان امان یافت و بتاریخ بست
 سیوم ماه مذکور خط الکمااس کنکار آب گنگ و چون مست و از مغاید بزرگ مهنودست و معارضت عالی اس
 آنجا شهری بناناده مخیم عساکر ظفر ماتر گردید و درین روز اتفاقا از اطراف عالم بهجه عیسل اصناف مهنود
 بمرتب فراسم آمده بودند که از کثرت آن گروه دشت صحراست توه آمده و بتاریخ بست و پنجم ماه مذکور بخط بنابرین
 رسیده سترنگ تواجی را بکشتی نشاند و پیش خانمان منعم خان فرستادند تا از وصول عالی بخط بنابرین
 ساز و دسه روز در بنارس مقام فرمودند شاکار اربسا فرمودند و عیست و دهم ماه مذکور در نواحی بموضع
 یورش از مضافات سید پور قریب کنکار آب کوده و دریا گنگ کشتی بارالنگر انداختند و درین منزل مرزا
 یوسف خان که اردو مللار از راه جنگی سر کرده می آورد و بمشرف عقبه بوسی مستعد گردید و درین منزل را
 عالی آرای ممالک کشای چنان تقاضا فرمود که خود با شاهزاده کامگار و مخدات سرپرده عصمت تارسیه
 خبر تحقیق از خانمان در بنپور توقف فرمایند و درین غریمت از دوی بهایون را درین موضع گذارند و فرمودند
 تا کشتی با محل را در آب کوده بالا کشیده متوجه بنپور شد و چون دوم ماه ربیع الثانی بموضع پچی پور از مضافات
 بنپور موبک عالی نزول احوال یافت عرضداشت خانمان منعم خان رسید مضمون آنکه ریایات جلال
 چند روز در منصب استعجال فرمایند مناسب ولایت دولت خواهد بود بنابران در موضع پچی پور بخت
 سیوم ماه مذکور مقام فرموده حضرات شانهداد مارا و مخدرات متق عصمت و غرت را بنپور فرستاده از آنجا
 علم منادوت تبخیر ولایت برافراشتند و درین زمان مسمی اقبال پوخص رسانیدند که سلطان محمود خان
 واسطی اجل را اجابت نمود و چنانچه تفصیل استواقه در محل خویش مذکور است حضرت خلیفه آلهی القاول فتح
 ولایت نیک گرفتند و بفرخندگی خال آن ماه و شال بفرخ بود حال فرخنده فال و چهارم ماه
 مذکور کشتی از آب کوده بازید و بارالنگر رسید و مرزا یوسف خان که اردو بهایون را سر کرده می آورد
 بمشرف خدمت مشرف گشت و چنین فرمایند که من ابدار دوی علی ملاحظه شیتما ند و دلخاند
 نموده فرود آمد و عساکر منصوره بر و بحر افر و دیگر و چون ششم ماه مذکور صحرای غازی پور مخیم عساکر جاهد و جلال

کردند حضرت سیل لشکر فرموده اگر شتی بصرای شریف بروند در انشاء لشکرا را هولی که آزاد و بنوا میگویند در برابر
 پیداشت حضرت خلیفه الهی چیت را بآن آمو سر داده بخاطر خطیر گذرانیدن که اگر آمو چیت میگوید و او نیز اسیر خیت
 تقدیر خواهد شد و چیت آمو را گرفت اما آمو تلاش بسیار کرده خلاص شد و متقارن این امر چیت دیگر را گذرانید
 داد و اگر گرفته طعنه خود ساخت حضرت را مشاهده این سرور امیدوار گشت فرمودند که چنان معلوم میشود که او و
 این مرتبه از جنگ شیران میشد و لاوری خلاص شده مرتبه دیگر اسیر خیت تقدیر خواهد شد و آنچنان شد که زبان
 الهام بیان رفته بود چنان عنقریب محل خویش میشود و در روز و شب هفتم دادند که یک کلاس بود محل نزول رایت
 عالیات گردید و درین منزل اعتماد خان خواجهرامی که در سلک امر انظام داشت و در محاصره منتهضات
 شایسته از دلو قوع آمده بود و کشتی سوار با استقبال موکب اقبال آمده شرف خدمت ریافته سواخ حالا
 را مشر و حاج مرص اشرف رسانید معروض داشت که هر چند موکب جلال و نهضت اقبال فرمایند مناسب
 و لائق خواهد بود و درین روز حضرت خلیفه الهی میرک اصفهانی را که در زمره ملازمان آستان عالی شان نظام
 داشت و دایم دعوی دانش علم جفر میکرد و مجلس خلدائین طلبیده فرمودند که در کتاب جفر ملاحظه نماید که درین سفر
 نظر اثر از او در مان متیق تقدیر چه صورت جلوه خواهد نمود و سید میرک در حضور کابر علما و اعیان دولت و ارکان
 ملک که در محفل شبت ترمین حاضر بودند کتاب جفر طلبیده حرفت حرفت استخراج نمود و بعد ترکیب حرفت
 این بیت حاصل شد بیت بزودی اگر از تخت هابون بیرون ملک از کت داد و میردن به و بعد از چند روز
 بحقیقت این علم که از خواص اهل بیت است بر یکنان ظاهر گشت و در روز شنبه هشتم بیچ الثانی گذر جو ساقیم سرادقا
 جلال گردید و درین روز عرض داشت خانخانا رسید مضمون آنکه عیسی چنان نیازی نام افغانی که در میان
 افغانان بشجاعت مشهور بوده با خیال جنگی و لشکر بسیار از قلعه پشته برآمده و با فوج منصوره و راجحیت میری
 بدست یکی از غلامان لشکر خان کشته شد و افغانان بسیار طعنه شمیر خوزیر گشتند بعد از اطلاع بر مضمون همان خیت
 را جنس نزد شاهزاده کامگار فرستاد و در روز دیگر بحیث گذرانیدن اردو و ارق در جو ساقیم فرموده و لا و خان
 فرمودند که لشکر را گذرانند و هم ماه مذکور موضع دمنی از اعمال بود و فرستاد دوی مسلح گشت و این منزل قاسم خان
 از خانخانا فرستاد و پیغام نمودند که مرکب موکب منصوره از راه آب با یخچ و در رسیده بعد ازین صلح محبت
 خانخانا ان عرض داشت کرد که رایات عالیات بدستور قدیم از راه آب نهضت فرموده اردو دوی هابون از
 راه جنگی ابید و التماس نمود که چون اکثر بران سپاهیان و در برسات صنایع شده و از قورخانه خاصه حکم شود که بجهت
 سپاهیان پاره یراق نیز دهند حضرت آنکه بسیار از هر قسم خانخانا فرستادند خانخانا و امرای دیگر
 در و در و بی پشته سعادت عقبه بوسی مشرف شدند و بتایخ شاتر دم ماه بیچ الثانی آفتاب غلظت و

اقبال بر جوانی قلعه پشته تافت آنحضرت همچنان کشتی سوار با کمال غفلت و وقار بصوب قلعه متوجّه شده و در منزل خانان
 مسعود خان نزول اجلال از رانی فرمودند و خانانان بلوازم پای اندازد و نیاز و راخته طراقت اقمشه و نقاس
 استعد و طواطل اسپان عربی و عراقی و راهبوز و حلقهای فیلان و قطارات آتش و شتر برسم پیشکش گذاریند و
 بتاریخ هفتم ربیع الثانی امر بجهت ککاش و در منزل خانانان حاضر ساخته و فرمودند که مدت محاصره بطول کشید
 اتفاقی که در تخیل ناخیرفته چندان با که گذارد و اکنون که بهای همت شاهنشاهی بر تخیل این قلعه بال اقبال
 گشوده باشد بغیرت سلطنت بر نمی ماند که دیگر اسطافه درین قلعه بلکه درین مملکت پای اقامت استوار شوند
 داشت و عجله الوقت بخاطر پیرسد که قلعه حاجی پور را که مدّار زندگی مردم پشته برادر آغا است اول باید بست
 آورد و آنگاه ارباب استیصال این جماعت فکر بر جمل نمود و امر دو خاتین زبان دعا و شناسه شهریار جانا را شوده
 نخستین این اندیشه صافی نمودند و در همان مجلس خان عالم را با سه هزار سوار حرا و در غرابها که مشغول با سپاه
 قلعه گیری بودند از قلعه و اقبال کمال کشیده بجهت فتح قلعه حاجی پور رخصت فرمودند و راجه کجی را که زیست دار
 آنولایت بود و حوره و پاک بسپار همراه داشت بکوک خان عالم نافه نمود و روز دیگر که هفتم ماه باشد
 خان عالم از آب گذشته هم اگر در دهه کشتی سوار شده روی بلاد و تفت و فیروزی و تخیل قلعه حاجی پور نهاد و از راه
 خشک شیران پیشه و لاوری قدم بهادری در میدان تجلّه و مردانگی پیش نهاد و بازار کرم کردند آنحضرت تماشا
 سر که خلیک مورچل شاه هم خان جلالت که برکنار دریای گنگ بر بندی واقع شده بود و از آنجا حاجی پور منیو و شتر
 بروند چون از بعد مسافت و قضا عدو دو کرد و احوال شخص نمیشد وقت عصر جمعی از جوانان مردانه را در غراب
 انداخته بصوب حاجی پور فرستاد تا خبر شخص سازند و چون مخالفان مخدول العاقبت را چشم برین
 سر غراب افتاد و شتر و کشتی را حمل از مردان جنگجو بود و در برابر غرابها با دشناهی فرستادند و بعد کفایت
 دشمنها بکنای با دشناهی که اقبال شاهنشاهی بر رفته ایشان بود و مار از مخالفان بر آورده انداشتند که پیش آمد
 و ضرب دست از آن لجبیر و نرفته در آن خدمت بجان عالم شریک شدند و نسیم فتح و فیروزه بر برچم عالم
 اولیا س دولت قاهره و زین گرفت و فتح خان یار به که حاکم حاجی پور بود با بسیاری از آفا غنه طهر حرام
 بهرام انعام گردید و حاجی پور بجهت تصرف خان عالم درآمد و فتح خان یار به و دیگر افغانان را در غرابها
 انداخته بدر گاه آسمان جاده فرستاد حضرت بر تخیل قلعه حاجی پور و امر شکر الکی بنقدیم رسانیده و فتح خان
 و افغانان را نزد او و فرستاد و تا چشم بجهت سر با سر در آن خود را دیده در آل کار خود متفرّج و متامل شود
 و او را که چشم بر آن سر را افتاد و راه در بر خود رسد و دیده غرق بحر خیر گشت و هم بتایخ مذکور که هفتم
 ماه باشد حضرت شهریار جهان ملاحظه قلعه اطراف و حوالی شهر فیل سوار شده و بر پنج بهارے نام جایک

موازی قلعه واقعست برآمدن و این پنج بهاری پنج گنبد نیست که کفر و سلاطین یام عجبست بجهت بر قطار هم بر آورده اند
 و آنحضرت اطراف قلعه را بنظر اقتضا طواخط فرمودند و افغانان را که از بالای باروی حصار بر وجه قلعه
 چشم برشم باز شاهی و گویند شاهنشاهی افتاد و مرکب خود معاینه نموده یقین داشتند که طواخط بر شانه چسبیده
 و نهال امیدارنج افتاده و با وجود آن حرکت المذکور نموده چند خبری زن بجانب پنج بهاری انداختند و از دسلاطین
 گزند به چسبایس رسید چون افواج و عساکر را بداشتند که دشت و صحرا از آن بسته آمدی اطراف قلعه را
 فرو گرفتند و خبر فتح حاجی پور را بدو رسید با وجود که نسبت بنار سوار و توخانه بزرگ و فیلمان مست بسیار داشت
 و در ضعف شب یکشنبه نسبت و یکم پنج انسانی بمشتی درآمد راه فرار پیش گرفت امید داشت که دامن خود بکشند
 که پیش قلعه هم بند و صف مور بر سر بند و بی شکای که در راه طلبه او بود را به بکر باجیت خطابش داده بود و اسوال
 و خراش را در نوازه انداخته سر در پی او انداده گویند افغان کرانی کرد که دولت آن بید دولت بود و روزه آموغان
 را کشته و نامی فیلمان پیش انداخته برادر بار رفت و دسلاطین و انشب که متوقع روز محشر بود در مصافح تحیر حیران
 و سرگردان گشته گردی که برادر مصافح دریا فتن بخود قرار دادند و هجوم دادند و هم اکثری غریب بجزقتیر
 گردیدند و جمیع را به خشکی فرار نمودند و تنگناست شهر میان کوچها پایمال فیلمان و سولان گشتند و برخی از بول
 جان سرا سید و حیران خود را از پا و راندند و اکثر آنمردم در زیر خندق جان بیاوردند و گویند افغان چون آب
 پهن رسیدند فیلمان از تنگنا که بسته بود بگذاشتند و بر راه آورد و افغانان که خنجر و عقبا و بریل هجوم آوردند تا گاه
 بل از میان لشکرت و مردم بسیار در آب رفتند و بسیاری در آب رفتند و بسیار که هنوز بر سر بل رفتند
 اسباب و اسلحه انداخته بر آن آب رزد و رفتند و چون آخر شب خبر گشتن دالو و برض اشرف رسید حضرت
 خلیفه انبیه و اسام شکر گذاری و لازم سیاسی ضایع اندی بجا آوردند و چون صبح صادق شد خانخانان را در
 قول تعیین فرموده فوج بر اول را بسایه اقبال موت خشیه و بحال عظمت و است بمرینه درآمدند و درین
 هنگام پیاده و شش بنیجر میل که مخالفان توانستند بخود همراه بروند و نامی درگاه گرفته بنظر اشرف در آوردند
 تا رخ فتح پشینی الحقیقت فتح مالک بنما ازین مصراع مضموم میشود که سه ملک سلیمان و او در رفت بدو حقیقت
 افغانان ملکستان با چهار گزی روز در شهر بنه توقف فرمودند و ندای امن و امانی بگوش اما همی و اولی
 رسانیده خانخانان را بجز است اردوی هایلون گذاشتند و خود بنفس مقدس و ذات اقدس با سپاه ملانک
 و سنگا و بطریق ایامکار گوجر خان که تمام فیلمان داد و بخود همراه داشته تقا قیام فرمودند و چون بکنار آب
 بن رسیدند با سپه بوز بشار استی تا حاشی در آن آب بر رفتند و سواران افتادند برق خالفت که گشتند
 و امر او بند های درگاه متابعت نموده عبور کردند و حکم علی بنفاذ پیوست که امر او بند های درگاه ببر پاک دیگر

سبقت جست مخالفان را تعاقب نمایند و خود تیر سجاد و اقبال بجای قلع مسافت میفرمودند و امر
عالمی مقدر که گویا از پیش انداخته فیلان نامی داد و در از و جدا کرده و پرواز نظر اشرف میگذاشتند و تار سیدین
برگشته دریا بود که از بنه بست و ششش کرده میشود و بر کنار دریای گنگ واقع است عمان نگار و نور و هلاک میشدند
و قریب به چهار صد زنجیر فیل که پیکر دران روز داخل فیلان عالی گشت و چون بدریا پور شرف نزول ریاست
کشورستان افتاد و شباهان میخوشی و محبوبان خان قاشقال را استیاقب گویا جرجان فرستادند و شهبان
و محبوبان بدم ستهال تا کنار آب بل سوند که از دریا پور هفت کرده میشود و فرستند در اینجا معلوم شد که گویا
نیجانی بنیکا بیرون برده ازین آب گشته است اکثر مردم او در آب رفته اند شهبان زان محبوبان خان مراجع
شرف خدمت دریا فتنه در زد و شنبه بخت و یکم ماه مذکور خانانان حسب الامر از راه دریا بملارست رسید
و کشتیهای ششمن بادشاهی و بعضی کارخانها همراه آورد و حضرت ششش روز در دریا پور توقف فرموده و مانعان
بحکومت و دارای مملکت بنیکا سر فراری بخشیده و ده هزار سوار دیگر از بنیکا در رکاب بودند که بگویند خانانان
گذاشته علف لشکری که همراه خانانان سقر بود و از قرار ده سی و ده چیل اضافه کردند و تمام کشتیها و نوار که
از دار الحکومت اگر آورده بودند بنجای خانانان مرحمت فرموده و تمام حل و عقد و عمان غزل و نصب بید
اقتدار و سپرده و دیگر امر و دستار بندها را بنفقات خسروانه مستطرد و ممتاز گردانیدند و علم اقبال و لوازمی سعادت
بستقر سلطنت و مقر دار الحکومت را فراختند بعد رخصت خانانان و امرای دیگر از دریا پور مراجعت نمود
قبیله عیاش پور که بر ساحل دریای گنگ واقع است مسکری بایون گردید و درین منزل چهار روز اوقات
نجمه ساعات بیدن فیکما و او دو سائر خانانان که داخل فیلان عالی گشته بود مصروف شد و از آنجا
بقرار و دایلا وارد و در پیش از خود بچو پور و آن فرموده سرداری اردوی معلایه دستور سابق بمرزا یوسف خان
تقولین یافت نصف شب پیشبند دوم جمادی الاول سنه اثنی و ثمانین و تسعته موافق سال نوزدهم اتمی
بر فیل کج بهور سوار شده رایت مراجعت را فرار شدند و صبح پنجشنبه بارودی سحلا که میان دریا پور و عیاش پور
فرد آمده بود نزول اجلال ارزانی داشته ساعتی جنگ فیلان است که بدست آمده بودند افسناط فرمودند
و درین منزل مظفر خان را که از نویندگه بامارت رسیده بود و در اوراق پیش شهبان احوال مرقوم گشته با اتفاق
حضرت خان که از غلامان حضرت فردوس بکائی امارا اند بران بود و دینو لادر ساک غلامان حضرت انتظام
یا فتنه بقصد تیر قلعه ربهاس که از قلع سوا حطم چند دستان در رخت از چرخ برین دعوی برتری میکنند
فرستادند و چنین مقرر شد که بعد از فتح کلید حرکت قلعه نیرجت خان سپرده بعد بر انجام مهم آن سرکار
مظفر خان متوجه پای سیر عرش فیل گردد و در جمعه سوم جمادی الاول بقلعه بنه شریف آورده ساخته

عبارات و او در انتظار اجمال ملاحظه فرمودند و از اخبار وی بهست بقطع راه نهاد و روز شنبه چهارم ماه مذکور موضع فتح پور مینه
که از آنجا بهست و یک کره راه بود و مضرب خیام فلک اختتام گشت و مرزا یوسف خان و صادق محمد خان بهست
خواستند و روز شنبه ششم حادی الاول رسیدند و سه سنت خدای را که بن جان رسید باز و جان را
رسید و مرده که جانان رسید باز و سر و سی که از چین ملک رفته بود و سوی چین جان و خان رسید و باز
و قبا یحیی بنده حادی الاول حمرای جوینو نیم خیام فلک اختتام گشت و مرزا یوسف خان و صادق محمد خان
و بنده مانده دیگر از کره راه پذیرا آمدند و کورنش رسانیدند و مرزا یوسف و بعضی امرای دیگر باز یا فته زمین کوس
شرف شدند و با بجزایر عرض سی و سه روز که جوینو محل نزول و خوابگاه بود و خاطر اثرات از
سر انجام تمام شده و در غایت جمع فرموده جوینو در بنارین و قلعه چنار و بعضی محال و دیگر گنات و دیگر خالصه
شریفه مشوب ساخته استقام از ابرو زایر یک رضوی و شیخ ابراهیم سیکرے وال منقرضه نمودند و در نیم حادی الثاني
سنة اشنی و ثمانین و تسناته موافق سال نو و در نیم اتمی از خطه جوینو منزل مل ثانیة اتفاق افتاده چهار روز در آن مقام
سعادت فرجام توقف فرمودند و از سوانخی که درین منزل سمت ظهور یافته می آید است که قاضی نظام بدست
که از فضلای روزگار بزرگ دانش علوم عقلی و نقلی ممتاز بود و از علم تصوف و طریق صوفیان نصیب تمام
داشت و امرای کبار مرزا سلیمان از کابل و بنده شان بقصد تیل ملازمت حضرت خلیفه الهی با اتفاق فیروزه که
از خانه زادان مرزا محمد حکیم است و بواسطه دوام خدمت ملکه علم بهره از فضل و از او منتقل می نمود و در
موضع جوینو بهست و بعد از آن در گاه آسان جاه مشرف و مقرر گردیدند و مراحم خبر و انشا محال قاضی نظام شد
و دیگر شمشیر مرصع و مخبر از رویه نقد با و انعام فرموده و در ملک ملازمان درگاه منتظم ساختند و منصب و دیگر
التفات علاوه نمودند و در منزل خانیو عرض داشت خانانان و شکر خیز فتح ملکه که ای بر سیده و تفصیل این
اجمال آنست که در آن زمان که داود مطر و داز مینه گنجینه بگری رسید مردم معتبر خود را آنجا گذاشته خود ببلده
مانده رفت و در باب استحکام که ای چندان کوشش نمود که بزعم فاسد و تا یکسال عبور از آنجا محال بود و چون
خانانان با قبال بادشاهی کوچ متواتر متوجه مانده گشت و بنوا حیحی گدیزی رسید بجز و آنکه چشم نرسیده
افغانان بر فوج منصور افتاد و طار قرا بعض ارواح را بر بالای لوی اولکیا دولت قاهره دیده راه فرار پیش
گرفتند و بی جنگ جدل که بی فتح شت آنحضرت از شنیدن این خبر لوازم سپاس و شکر الهی پرداخته مناسبت
استالت بنانانان و دیگر امرای در پی فرستادند و خود در کف عافیت و اقبال پنجان بهست ان
فیروزی و قرین بهر ذکر شکار گنابان و صید افغانان طے مراحل و قطع منازل فرموده بستم حادی الثاني
بقصد اسکندر پور رسیدند و درین منزل اقبال نوید فتح و الملک مانده بگوش باریا افغانان جاه و جلال ثانی

که دارالملک آن مملکت سبت رسیده بار اول قزولان و جاسوسان بخانخانان خبر آوردند که داود در شهر نائنده
پای اقامت استوار داشته در مقام جنگ و جدالست خانخانان انرا استماع این خبر امرای کبار را حاضر ساخته
از روی خرم و احتیاط تبعیه افواج منصور پر داخت و روز دیگر صبحگاه که آراسته روی خرمیت ایوب شهر
نائنده آورد و چون جاسوسان داود و فرقه ایخبر تفریر کردند و داود و اوجوان او بهان شب تیره پنهان کردند و روز دیگر
بجوبیا آورد و آیه فور بر خواند و بنا کاهی دل از مملکت نیک برداشته نائنده را بحسرت تمام گذاشتند و
خانخانان در میان اقبال حضرت خلیفه الکی بی جنگ و جدال چهارم جمادی الثانی سنه اشعی و ثمانین و تسعین
موافق نوروزیم الکی دارالملک نائنده درآمدند اسامه من و امان بگوش افاضی دادانی رسید و حضرت خلیفه
بمحصول این فتح که عذنان کار نامها سلاطین روزگار است اقسام شکر تقدیم رسانیده از سه منزل دارالملک است
اگره معوی ارادت و اعتقاد بصوب دارالملک حضرت دلی آوردند و عهده رجب سواد دلی تخیم خیام فلک احتشام
گشت و بعدق نیت و صفای طویت بمزارات اکابر و مشایخ که قبلاً ارباب حوائج است تشریف برده در
باب انجراح مطالب استدا و خواستند و فقر و گوشه نشینان مقامات متبرک را از دیوان احسان سرسبز
و شاداب ساختند و همچنین محظوظ مقدسه و والده بزرگوار خود که مسکن شجاعان خطا بر قدس است رفته گفت دریا
نوان بنیدل درم و اموال کشوده آتین سوال و رسم احتیاج از محتاجان برداشته و چند روز بواسطه آسایش
عساکر و ظاهر دلی قرار گرفته اکثر اوقات همایون بنشاط شکار مصروف میشد و در اوایل شعبان المعظم لوااسی
عظمت از دارالملک دلی بصوب خطه جمیرا فرشته شاکر کنیان متوجه شدند و در حد و قصبه نارول خان
که لاهور بغیر تمینت مبارکنا و متوجه شده بود احمد آباد خود را با لیل فارزسانیده با جارسعادت عتیق پوسی شرف
گشت و در اوایل رمضان المبارک بهوای جمیرا غبار رخاں مراکب مشک بنر و عنبر آمیز گردید از گرد راه
بمزار نور و الانوار خواجه معین الحق و الدین قدس سره فرمود لوازم زیارت و شرائط طوافت بجا آورد و نذران غنائم
بجای یک جفت دامه را و ادراک روز اول نذر حضرت خواجه قدس سره جدا فرموده بودند آورده داخل نقارخان
حضرت قدس سره فرمودند و هر روز بسور قدیم بمزار فاضل الانوار تشریف برده از صدقات و نظریات
فقر و اهل احتیاج را از نوال بی نیاز میکرد و ایندو در عین ایام بعضی اشرف رسید که چند سین ولد مال دیو
در نواسه قلعه جو دیو و سوانه بر جای آزار میرساند و انواع فساد از دیو بطور میرسد آنحضرت طیب خان کلد
طاهر خان میرزا تحت حاکم دلی و سجا نقلی ترک و جوانان دیگر را تعیین فرمودند چون افواج منصوره به تیفه
دزدی و فساد آن مفسد رسیدند خود را بجان سخت و جنگ بر درخت کشیده ماندند و افواج منصوره به تیفه دزدی
و فساد آن مفسد رسیدند خود را بجان سخت و بعضی مردم او را یا فتمه بمضرب تیغ میدرخ از پا در آوردند و سوال و

بسیار نیست گرفته سالها و خاناکبار دومی سالی می شدند و در واسطه رمضان از رومایت حضرت خواجہ عالی قدر
معرض شدہ توجہ دار الحکومت گشتند و در بہار دوزخان عظیم را خست گیرات فرمودند ذکر بعضہ قضایا
کہ در آخر سال نوزوہم الکی موافق سنہ اشعی و تمانین و شتمائت سمیت طور یافتہ چون اکثر
اراضی وسعت آباد ہندوستان نامزد و معارض افتادہ بود و ہتھواد آن داشت کہ در سال او مریض شود
و فواید و خواہد آن ہم ہم مریض و ہم دیوان اعلیٰ عائد گرد و بنا بران بعد تحقق نظر راجی ماکہ در ازل شکل صلاح
احال عباد و تعمیر انداختہ چنان اقتضا فرمود کہ رقبہ برگنات مامک محترمہ را طہ نہ
زمین کہ بعد مریض شدن از ان یک کہ در شکار حاصل شود و بعد نامودہ بہ یک از ملازمان کہ کار و دست
و دیانت و امانت موصوف باشد سپردہ و تو و آن شخص را کردی نامبدہ کار کن و موط و دار دیوان علی
با و ہمراہ نمودہ رخصت پرکنہ فرمائید تا بحسن دیانت و کفایت سعی بلیغ مبذول داشتہ در عرض سال
زمین موزع نمودہ و محصول را در قرار واقع باز یافت نمایند و بجهت تثبیت این ارادہ جمعی را انتخاب نمود
با تکار خیر تعیین فرمودند و از امر اجمیعت و از نیز یک کردہ طلبیدہ بجنانت امر ابو لایت فرستادہ و
شاہ قلیخان محرم و جلال خان قوچی و چندی از امرایہ تہ تیغ قلعہ سوانہ کہ در تصرف اولاد راسی بالدیو
بود فرستادند و مدت مدید آن قلعہ در محاصرہ ماند و جلال خان قوچی کہ از ندیمان مجلس آبت آئین بود و آنجا
بشہادت رسیدہ بایران شہباز خان کینور را بہان جا فرستاد و ندو و دقتہ در اندک مدت آن قلعہ را
تصرف و آورد و در ہمین ایام عرض داشت وکلای سلطان محمود بکری رسید کہ سلطان محمود بخت سیاہ و دارا بخت سیاہ
و مجاہدان ہندادی نیست اگر از گرد کسی را فرستند قلعہ را حوالہ او نماید حضرت خلیفہ النبی میر گیسو
بکادل بیگ را کہ گیسو خان خطاب داشت بجهت حراست قلعہ بک فرستاد و ندو و در بنیال و دیار گرات
و بامی عظیم و خط مفرط افتاد و قریب ہشتاد امتداد یافت و از قلق و اضطراب وضع و شریعت آندیار ترک
وطن نمودہ گشت و فرقی شدند و با وجو دیگرانی غلبہ مرتبہ انجامید کہ یک من غلہ بعد و بہت تلک سیاہ رسیدہ
و گاہ اسپ و حلف چہار ماہ پوست در خدمت بود و دیگر خواجہ امین الدین محمود بخت سیاہ و بخت سیاہ رسیدہ
مستقل ممالک ہندوستان بود و در ادل شہبان سنہ اشعی و تمانین و شتمائت و خطہ گندیابابت داعی نمود
ذکر و قانع سال نوزوہم الکی ابتدای این سال روز شنبہ بیست و نہم واقعہ سنہ اشعی و شتمائت
بود و ذکر محاربہ خانخانان بادا و دوزخان افغان و شکست یافتن او و از افواج فیروزی نشان چون با قبالی
حضرت شاہنشاہی دارالملک ٹانڈہ مجوزہ تصرف خانخانان منعم خان درآمدہ و داو و موط و دیگر غنیہ و بلوکیات
او و بیسہ ہند و خانخانان بعد تقسیم مہام آن ولایت راجہ تو و ٹل را با اتفاق جمعی از امرایہ ہم تعاقب بصوب

او دین فرستاد و مجنون قاتل را بجا کشت و حراست کمره گماشتن فرموده مجنون خان چون بگذاشت
 کمره گماشت در آمده سلیمان شکلی که جاگیر دار آنجا بود و وزیر شجاعت انجم جمیع امرای افغانه امتیاز داشت جمیع
 نموده قصد ملافت و اراده ملافت پیش آمد و محاربه سخت اتفاق افتاد و مجنون خان شجاع و فیروزه
 مخصوص گشت و سلیمان شکلی بفرسب حسام خون آشام بر خاک پلاک افتاده ابل و عیال و دیگر افغانان
 اسیر و دستگیر گردیدند و بیست اگر چه خارا رفت بود بسیار همه خاکستر و فرخ شد آن خار به و چندان غلام دست
 قاتلشالان افغانه که در ضبط و احاطه آن عاجز آمدند و مجنون خان دختر سلیمان شکلی را بکنج لیس خرو جباری و در آورده کمره گماشت
 وقت تمام اولایت را میان قاتلشالان تقسیم نمود و حقیقت را بجا خانان معروض داشت و راجه تودرل که بمقابله
 و او در مخص ش به بود چون کبچ متواتر بملازم رسید بنیان خبر آوردند که او و در دین کساری توفیق نموده
 در مقام جمیع است و در وزیر جمیع آورد باز و یاد دارد راجه تودرل در ملازم توفیق نموده حقیقت یل
 نوشته بجا خانان فرستاد چون عریضه او بخدمت خانان رسید خانان محمد طلیخان بر لاس راجه تودرل
 لقبانی و مظفر خان مغول را با سپاه آراسته بکرمک راجه تودرل فرستاد و امر او را چون راجه تودرل ملحق شدند
 بصلح و مقصوب یکدیگر از دین کوچ نموده تا گوالیار که ده گردوی دین کساری است اصلا خانان بجلد باز کشید
 و او و از استماع این خبر عقب تر رفته در دهر نور محکم شد و در خلال این احوال جاسوسان خبر آوردند که جنید ابن
 داد و در میان افغانان شجاعت و مردانگی علم روزگار بود سابق بخدمت حضرت رسیده و از اگره فرار
 نموده بگجرات رفته و از بنگال بگجرات آمده بود و در حوالی دین کساری آمده بخوابد بدو ملحق شود راجه تودرل بصلح
 و مقصوب امرای الوالقاسم شک و نظر بهادر را بجا جنید فرستاد و ابوالقاسم و نظر بهادر مقابله او را سهل
 پسنداشتند و جنگ احتیاط و حرم از دست دادند و انبش او گر خنجه بی ناموسی بخود لاق ساختند
 مصراع دشمن نتوان حقیر و بیچاره شمرده و چون راجه تودرل از این خبر اطلاع یافت بصلح امر امتیاز
 جنگ جنید شد جنید پیش از آنکه امر او را بدرسند گر خنجه در جنگ در آمد راجه تودرل با مقصوب امر او پیش رفته در
 مدینه پور توفیق نمود در مدینه پور محمد قلی بر لاس روز چند بر بستر نوانی افتاده در گذشت چون مشا را به سرور
 و مدار علیه بود از فوت او از اجتماع قورس و دهنی راه یافت راجه تودرل بصلح باقی امر بدین پور محبت
 نموده بملازم آمد و در ملازم قبا خان کنگ میو جب از امر انجیده بکگل در آمد و راجه تودرل حقیقت را بجا خانان
 عرض داشت نموده چند روز در ملازم توفیق نمود خانانان بعد اطلاع حقیقت شاهم خان جلاله و لشکر خان شیرشی
 و خواجہ عبدالکد کجک خواجہ را بکرمک راجه تودرل فرستاد و امرای مذکور در برودان چون راجه تودرل ملحق شدند
 راجه امر آنجا که داشته خود نزد قبا خان کنگ رفته او را تسلی نموده همراه گرفته با مراد بیست بیست کار بار است

کند عاقل کامل بسین چه که قصد لشکر جبار میر نشود و به واسطه تمام کوچ نموده از راه ملازان بجنوب رفته و در اینجا
 جاسوسان خبر آوردند که داود بسای خود را در قلعه کنگ بنارس گماشته بسایان اسباب جنگ جدال
 بشنوست راجه بهانجا توقف نموده قاصدان سرچ السیر را بخدمت خانانان فرستاد حقیقت را عرض داشت
 نمود و خانانان از نایب راجه تودرمل طعنی شده داود نیز با سپاه آراسته آمده و ویر و فرود آمد و افغانان
 اطراف اردوی خود خندق زده قلعه ساختند و بتاریخ هشتم ذی قحطه انحرام سینه اش و شمانین و ستمانه موافق سال
 بسیم الهی خانانان برین وجه تعیینه افواج فیروزی نشان نمود قول که آنرا قلب لشکر که برینده خانانان امر
 دیگر الشمس قیا خان کنگ بر اول نشان عالم و خواجه عبدالکبیر خواجه و سید عبداللہ خان و میرزا علی علیستار
 و اکثر انجیامت بکوک خانانان آمده بودند بران بنار استرف خان میرمنشی و راجه تودرمل و لشکر خان مظفر خان
 مغول و یار محمد ارغون و ابوالقاسم علی و دیگر مردان جنگی چون غفار شاه خان جلایر و نایبده محمد خان مغول و قبلو
 قدم خان و محمد علی خان قباغانی و سید حسن بخاری و دیگر جوانان کارکردم معرکه دید و از جانب مخالفان
 داود جوشار حسین خان آید که خانانان خطاب داشت و بر افغانان جانان حاکم آید و سید و بر اول کوچ خان که
 طبع میر افغانان بود و القصد بدستور صفوت ارکان زمین از بار اسلحه فیلان هست که دیگر ترزل یافت و گردان
 سم ستوران از جای برخاست از فوج افغانان و لاوردان جنگ جوئید و بر معرکه و نایب خانانان فرمود تا حضرت
 نهنگ از نور کمار که بر بالای آرا بهاد پیش صفدا داشته بودند آتش دادند و چند زخمی بکشت که در پیش شیب
 افغانان بود و بضرب غلوه که بنورک روگردانید و چند جوان افغان که از فوج خود و لبر کرده پیش آمده بودند و بضرب
 بنگ انگ از پای درآمد و مقارن ایحال که جرجان با فوجی آراسته رسیده فوج بر اول را بر دایب شیب فوج شمش
 زد و خان عالم که سردار بر اول بود پای قرار و استوار داشته تهادت یافت و فوج شمش را هم مجال شهنش
 نماند و شکست یافته بفرج قول طعنی شد و فوج قول هم ویران شد و خانانان هر چند سعی و تیر و در که توانم
 مردم را نگا بداشت میسر شد که جرجان بخانانان رسید چند زخم بر خانانان زد و خانانان در برابر بضرب
 قبی بر کوچ خان انداخت و تا هم کرده افغانان خانانان را تعاقب کرده میرفتند و قباغانان کنگ بر و در
 طرف افغانان پیچیده و پیله تر سیکر در فتنه کار بجائی رسید که در افغانان قدرت حرکت نماند خانانان
 عنان اسب باز گردانیدند و مردم خود را بر خود گردانده با معرکه و چند پامیدان تجماعت نهاد و لاوردان خانه
 گمان در آمده پیشتر که در دوازده شست قضایتری بر کوچ خان رسیده او را از پای در آورده و افغانان دیگر که
 سردار خود را کشته دیدند پشت مبعر که داده و برهنر میت آورند و سپاه منصور اکثر آن مخدولان بر خاک کشید
 انداختند راجه تودرمل و لشکر خان و امرای دیگر که در برابر افغانان قرار گرفته بودند و بر جرف افغانان و شمش خان

جلایر و پانینده محمد خان و دیگر امر که در جوانی بر افتاد و بخش حمل آورده و جانشین را برادر داشته و در باره او
فیضان مست او را پیشتر در میان فوج او در آورده سنگ تفرقه و جمعیت مخالفان انداخته و مقارن اینحال شده
که عظم خانان در میان نظر مردم درآمد و خبر گشته شدن که جرجان بیاورد رسید پای قراش از جارجان فوج و همی رو
بگریز نهاد و چندان غنا هم دست لشکریان افتاد که از احاطه ضبط اکس عاجز ماندند و خانانان منظر و منظر در میان
منزل نزول کرد و چند روز جمیع تداوی از جمیع خود در آن منزل مقام نمود و حقیقت را بدرگاه آسمان جابه عرض داشت
کرد و تمام اسیران را علف تیغ بیدار بچ کرد و آیند و بعد از چند روز در میان منزل لشکر خان میخشی که خدمات شاید
از او توقع آمده بود چون در اینجا منکر داشتند و ولایت حیات بمقتضا اجل سپرده ذکر صلح کردن داد و دو
ملاقات نمودن او بخانخانان چون از اقبال حضرت شهریار مالکستان داد و افغان گشته
بطرف کنگ بنارس که مرکز ولایت او و سیست رفت خانانان بواسطه مغایرتی که در چند روز در منزل
مقام نموده طریق کنگ بنارس در میان آورده باستصواب و صلاح امر را جود در دل و شاه هم خان جلایر و قیا خان
وسید عبد القد خان و محمد قلی خان نقبانی و سید بخشی را با بسیکار از دلاوران معرکه ویده و گرم و سرد و درگاه
چشیده بتاقب داد و فرستاد و قریب رفت که بعد الیتام از منهای خانانان خود نیز با فصول متوجه شود و راه
تو در دل و امر اخص شده غنا تجلد تاسه که در همی کل کلی ناکشیدند و آنجا بعد از توقف جاسوسان خبر آورد
که داد و افغانان و دیگر بعیال و اطفال خود را در قلعه کنگ بنارس مضبوط ساخته آمد چون عرض داشت ایشان
نگنگ شده و داعی و معبرے مانده دل بر مرک و تن بر جنگ نهاد و شروع در اسباب قتال جدال
نموده اند و روز بروز بقیه السیف جمع میشوند و راه تو در دل و امر اینمضمون را نوشته بخد مت خانانان ستاد
و خانانان روی اقتدار بصوب کنگ بنارس نهاد و داد و کرد و همی کنگ بنارس حنا تهور باز ناکشید
انجا طریق کنگ بنارس مسلوک داشته باستصواب امر از کنگار آب هندری که نیم کرد و همی کنگ بنارس است خیام
فلک حشام نصب نمود و بیامان اسباب قلعه گیری مشغول شد و داد و چون شکست چند پی در پی یافت
و جرجان که قلیق قره ابلو و نیز گشته بود مرگ خود را معاینه ویده از روی مخبر و پیار گے رسوله بخد مت خانانان
فرستاد و پیغام داد که در اتصال حسی از مسلمانان کوشیدن از آئین بزرگی نیست و بنده بدستور سازندگان
خدیوگار حسی آستان بلاک آشیان اختیار میکنند التماس آنست که زواید از مملکت وسیع بنگا که را بدو قنا
گذرانجامت کفایت کند تعیین فرمایند که بهمان قانع شده از خط بند گے سر نیز حید امر اینمضمون اینمقال
بعض خانانان رسانیدند و بهیت بزرهوار خواهند زنده کرده و کز زنده و ادین بیکار به بد و خانانان بعد
رو و بدل بسیار بخش امر را باین شرط قبول نمود که داد و خود آورده ملازمست نماید و در حضور عهد راسو گندان

غسل نما و شداد مودک سازد و او را در قمر قرار دهد که خانخانان را ملازمت نمود و در حضور خود و مردم و موافقین و
 بدینند و در روز دیگر خانخانان فرمود تا مجلس عالی ترتیب دادند و امر ملازمان که درین یورتس بودند فراخوز خانه
 و مرتب خود در مقام لائق قرار گرفتند و در سرسرای دو بار گاه مضاعف گشته و جمیع تمام ایستادند و او را در پذیرفتن اتفاق
 امرای خانخانان و سرداران بزرگ از قلعه گنگ بنارس برآمده بار دو خانخانان آمد و چون نزدیک سرباز
 رسید خانخانان انکمال تواضع و تعظیم و احترام او برخواستند تا وسط سربازده پقیاش نمود و در آن هنگام که میگفت
 دریا نشسته و او را پیشتر خود از میان کشاد و پیش داشت و گفت چون بمثل شما عزیزان زخم حسد از سپاگری
 بزارم خانخانان همیشه از دست او گرفته یقین خود سپرد و بلا طفت دست او را گرفته و برپای خود جاد و دیر سستی
 پیرانه مشفقانه فرمود و خواست که از آن اهلان الطمه و انعام اشراف و ملویات کشند و خانخانان از کمال انبساط
 و زمان داد و در برابر تناول طعام مجدداً و اشراف بر غیر مکرر تر غیب مینمود و بعد از داشتن طعام حکایت عهد و بیانی و بیانی
 آمد و او در شرط نمود که ادام الحیات از طریق دولت خواهی انحراف نورزد و این تشرک را با یمال غلاظت و شدا و
 گردانید و عهد نامه نوشتند و بعد از نوشتن عهد نامه خانخانان تشریک بند و بار صحت قیض داشت از سر کار خود آورده
 بداد و او گفت که ستا چون در زمره بندگان درگاه آسمان جاه انتظام یا فقیه خود و دلتواهی اختیار کردید و دولت
 او و کنیز را از دیوان عالی بهمت ملوک و ممالک التماس میکنم و حضرت خلیفه الکی بکر خطیبی التماس تیر اشراف قبول از در
 خواهند داشت و بشاید ستور یک سن نخواهد میکنم عنایت خواهند فرمود اکنون ما با تانگه شمشیر شاپاگری میان شما
 می بینیم و بدست خود همیشه را بیایان داد و بدست و اقسام تکلفات بجا آورد و از هر قسم و هر جنس اشیاء نفیس گذرانید
 او را رخصت فرموده خانخانان از آن منزل در کف اقبال مراجعت نموده و هم صفر شریف و شالین و شالین
 بدار الملک مانده آمده ماجرار عرض داشت نمود و درگاه سلاطین پناه فرستاد و چون کیفیت سرانجام مهمان و کلا
 نیک بعضی اشراف رسیدت حسن ریدیده داشت فرمان عنایت نشان بنام خانخانان بنفاد و یونست و خلایع
 قاهره و کمر شمشیر صغ داشت با زین طلا فرستادند و هر چه التماس میدادند و هر چه شرف قبول یا قیت و در آن
 ایام که خانخانان در حدود گنگ بنارس بود و او لاجلال الدین سورا با اتفاق زمینداران کنوره گماشت با مخرج
 جنگ پیش آمدند و بر و طفر یافته تا حد دو مانده تعاقب نموده قلعه کور را متصرف شدند و حسین خان و محبوب خان
 سحر است مانده پرداخته انتظار خبر فتح خانخانان میبردند و چون خبر مراجعت خانخانان استتار یافت مخالفان
 از هم پاشیده و بمجلس درآمده ناپدید شدند و کرباسه عبادت خانه چون از غنچه ان ایام شباب
 که مبداء بتا شیر دولت و اقبال بود برهنه و فی و فایده سعادت حضرت خلیفه الکی را بصحبت ارباب فضل و کمال
 و مجالست اصحاب وجود و حال میل تمام بود و در آن مراجعت از سفر خرازا خبر در راه و یقیده احرام نشسته نمایان

و تسبیح سواقی سال بستم الهی امر عالی بتقاضای دوست که سماران شهر مشبه و سماران دین اندیشه و صفت و لوحه
عالی کاشانه صوفیانه و نشین بصفا بسازند که بغیر طایفه سادات رفیع الدرجات و علما و مشایخ دیگر برادران را
نشانده معماران چاکدست بموجب حکم جهانمطالع ششمن شکل بر چهار ایوان و ایام معدود با تمام رسانند و بعد از تمام
آمنی تمام محبت فرجام حضرت خاقان گردون غلام در شبهای جمعه و لیالی متبرکه که در آن ششمن قدس کاشانه انش
اوقات بهایون ساعت را در صحبت ارباب سعادت با حاکم شب مصروف داشته تا طلوع خیر عظم در منزل
بسیب و در چنین مقرر فرمودند که در ایوان غربی سادات رضوی علما و ارباب دانش و در شمالی مشایخ و ارباب
حال ملاخدا و امتزاج نیست چینی از امر و مقرران در گاه که مناسبتی با ربان فضل و اصحاب حد و اشتد در
ایوان شرقی بپشتند و حضرت خاقانی بر چهار مجلس بقدر و موقت از دم خود روشن ساخته حضار مجلس که از فضل
انعام عالم بهره مند میگرددند و از اصحاب مجلس حجبی را انتخاب نموده میفرمودند تا ارباب استحقاق را که در حول حرم
عبادتخانه حضرت الهی بنظر اشرف و داور خود بدست دریا نوال بهر کدام شست و شست اشرفی در و سپید بودند
و بعضی که از دم سادات بخت درین شب از عطایای حضرت شایسته شایسته محمد و محمدان و صبح روز جمعه صبح انور و
و پیش برای عبادت خانه بظلال نشانده و بدست مبارک خود شست و شست روید و اشرفی میدادند و اکثر اوقات
این مقرر از نیم روز و جمعه میگرددند اصحاب اگر در طبیعت عالی کلامی راه می یافت یکی از ملازمان در گاه که خبر بدست
و شفقت ادا عطا و اشتد باین حدیث نامر و میفرمودند از دعا و تقدیس موقوفات این اعمال که هیچ با
باین موقوف گشته بود و کار محبت آثار آن خاقان عالی مقدار عاقل گرداننده و کمال کرده ذکر درین سال که
سال بستم الهی باشد که حضرت مد علیا و محمده علی کلیدن یکم بیت حضرت فخر و حسن مکانی ظییر الدین محمد بادشا
که عا حضرت نشانده و در نشین سر برده و هفت عصمت سلیمان بیکم از روی صدق و نواز منادی متوجه
حجاز گشتند و بیان این اجمال است که چون مملکت گجرات داخل ممالک محمد و گشت غریمت بادشا که با و با
غلام است بران تقسیم یافت که بر سال ملی از ملازمان در گاه منصب میر حاجی نعین بوده قافله از هندوستان
بطور قافل مصری و سوادى بجزایر فرستند و این غریمت مقرران کل گشته بر سال حجبی از روستا لان هند و ملازمان
و جزایران را در داخل از دیوان اعلی گرفته بمراقت میر حاج از راه بنا در گجرات بآن ارض مقدس میر رسیدند
و ملازمان طلوع آفتاب این شهر بار پنج ماد شاهى را این نسبت و شرافت دست نداده که قافله از هند
بر سال بکه مظلوم فرستاده رسم احتیاج از محتاجان آن بقدر شرفیه بر اندازد و درین سال که سال بستم الهی باشد کلیدن یکم
و سلیمه سلطان سکیم حضرت حضرت طواف حرمین شریفین طلبیدند و آنحضرت بسلامت کلى بجهت خرج راه عنایت فرمود
و از مردم فاضل و فقیر کس که اراده طواف نمود و همراه را از ماده احسان نداد و داخل محبت فرمودند آن مزار سلیمان

بدرگاه سلاطین پناه مرزاسیلمان که از زمان سلطنت حضرت فردین ملک فی طایفه الدین محمد پیرا و شاه امان الله پیرا
 حاکم ولایت بدخشان بود و او را پیر پست بود و مرزا ابراهیم نام موصوف بحسن صورت و میرت و اقبال که مرزاسیلمان
 بر سر طغر فرقه بود و مرزا ابراهیم در جنگ بدست مردم میر محمد خان اوزبک گرفتار شد و قتل شد و مرزاسیلمان چون از دلبه
 مرزاشاهج نام مانده بود دوست تربیت بر سر او داشتند و چون در حال بدخشان با واده بقدران که مرزاشاهج
 بن خیمه رسید و مرزاسیلمان را که در میان وقت غشی فتنه انگیزان مرزاشاهج بر حقوق تحریض میکردند اما چون شکوه
 مرزاسیلمان خوانی ماکه بود و او تمام محافظت احوال مرزاشاهج نمود و بلکه داشت که بر سر فرقه شود و نوع قوت شد
 آنوقت همان جماعت مرزاشاهج را بر حکومت بدخشان ترغیب نموده چنان کردند که از قندهار و کابل آمد و حاکمیت
 بنموده تمام ولایت بدخشان را از سر حد خوارشادان لاسه جعل مقرب گشت و خواست که حد را با دلا تا
 و در مرزاسیلمان از روی کمال خیر و انصاف اگر خیمه نزد مرزاهم میگردد و از او استغاثی گویند نموده و بمن بگوید
 مشدخت بدخش است این جمله چون با و می و در سخت و مرزاهج پس چون در پیش که صد شد که کمال و در
 و چون مرزاهج خلاف توقع او پیش آمد التماس نمود و او را از منزل محو و گذرانیده بکنار آب نیلای رشتاد مرزاهج
 توقع سهل را که نسبت بشود اگر آن و مرزاهج را بگذردی رعایت مینمود و بر سر دلا بداشت چنانچه میخواست
 گویند مرزاسیلمان همراه نمود که از منزل اول که خیمه کابل فرستد و مرزاسیلمان متوکلا علی الله تعالی رود و بر سر
 آورد و تا کنار نیلای نماند چنانچه راه بر مرزاهج شد و تا کنار نیلای خیمه شد و مرزاهج در نزد و در خیمه
 و بهر حال چون بکنار آب نیلای رسید حوادث و وقایع احوال خود در عرض داشت و درج نموده و محبوب علی
 مستعان با و در ارض است خانه را در نگاه علی فرستاد و حضرت از کمال رحمت پناه هزار و سیصد و یک اسباب
 سلطنت و چند بلبل است عراقی و در بار دست خواهر آقا جان خراجی بهر از مستاد فرمان اعلی شفا و دوست
 راجه گویند پس تا آب نیلای باستقبال میرا فرقه مرزاهج صفاقت بجا آورده با عز و اکرام تمام ملازمت سارده
 و نیز حکمت که حکام و عمال بهر شهر و صید که میرزا امان واقع شود و شراطه اندازی مقدم بر سارده و مرزاهج از آب نیلای
 گذشت بود که خواهر آقا جان پس از راجه گویند پس بخدمت میرا رسید و اسباب کار خانه را در زلفه که همراه داشت
 گذاشت و بعد از چند روز راجه گویند پس بالشکری آراست و در حد و نیلای ملازمت میرا رسید و با عز و اکرام
 ملا بهر آورد و در خلال این احوال فرمان سلطنت عظمی خان کجرات فرستاد و که او بهر درین میرا که حاضر باشد عظمی خان
 بجایاق تعین و شوق آمده ملازمت دریافت و بعد از مدتی حضرت ملک و محمد با عالم داد و دوست ساری بزرگداشت
 و چنان عظمی از راه ملازمتی اخلاص و دیار چنان که در لایق محاسبه است بزرگان امر و در پیش چشم عظمی
 حضرت شد و عظمی خان که خدمت نموده در بلاغ خود که در اگر دار و مرزاهج شد و راه آمد و مرزاهج بر خود دست

[illegible]

فرستاده اند و محمد علی خان را در ملک امرای کبار انتظام دارد و حکومت بندر صورت با و متعلق بود و بهر ای میرزا سقر
 فرمودند و در راه خدشات شایسته بقدر بیم رسانیدند و در حجاز نشاندند و مسافر حجاز سازد و مبلغ سبت هزار و سید و
 از جو و خالصه گزات تسلیم خدمت گاران میرزا نماید و از بندر سورت مرزا بکشتی در آمده همدین سال شرف طواف
 و زیارت حرمین شریفین مشرف و مستعد گشت و چون رب الارباب که مالک قلوب رعایا و راماست التماس کرده بود
 باز بدولت حکومت و دارائی مملکت بدیشان چنانچه مذکور خواهد شد رسید و در اواخر ایستادن در شهر و بقعه الحرام سه
 اسب و دهمین و شصت و یوزش اجیر در میان آمد و آنحضرت بنا بر آنکه مذکور از فخر و توجیه طواف گشتند و تمام راه انبساط
 فرموده روز و شب چهارم و پنج سال تذکره کردی اجیر نیم خیم فلک احتشام گردید و از آنجا به سورت میرزا به
 ارادت بخارج سبط الانوار آورده و پنج کردی راه پیاده رفتند و از کرده مرزا فاضل الانوار در آمده نیاز مندی شرافت
 زیارت و لوازم طواف بقدر رسانیده و روز اول سلج ده هزار و سید و بیجا در آن بقعه شریفه و حجازم استندار رفیع
 عنایت فرمودند و ذکر وقایع سال سبت دوم الهی ابتدای ایستادن روز و شب سیم و چهارم
 از پنج و دهمین و شصت بود و شرح و قاطعی که در خط خیمه ظهور یافته در آن ایام که خطه اجیر نیم خیم خام جا و وجلال الله و اخبار
 بی و دلیله از ولایت بنگاله رسید که او و افغان خطه عهد و میثاقی را که بخانخانان کرده بود و برطاق ملکیسیان
 نهاده از اندازه خود بای بیرون گذاشته بر سر نهاده اند و امرای بادشاهی که در مانده بود و چون سردار مقبره در میان ایستاد
 نبود آن مملکت زلزله خالی گذاشته به جامی پور رسیده آمدند و ازین سبب عنایت و مرج مستعد گشت و طاجمان بود
 آنکه لشکر او در لاهور بود و در راه متعلل زمانی میرفت چون اخبار عنایت رسید فرمان بنام با بنگالان صاحب
 سبحان نقلی ترک فرستادند که امر او را چاکه داران را که مملکت بنگاله را گذاشته آمده بودند با خود داشته بر سر او و بجا
 ترک در عرض سبت و در روز قریب هزار کرده راه ملی نموده فرستادند با بنگالان رسانیدند و هنوز زیات اعلی در میر
 بود که باز آمده خبر رسانید که با بنگالان با افواج فیروزی نشان تکیه باقیال خداوندگار نموده و خود بنگاله است و چون خبر
 رسید از گورده بنگالان هزار افغان که او را در مجراست آنجا گذاشته بود و پیش رفته گری را مستصرف شد و قریب هزار
 و پانصد افغان خلف تیغ بیدریغ گشته و اکثر داران و سنگ گشتند و بهر داران ایام که خطه اجیر سیم و سبک مقهور
 بود و گورده را که بصفت شجاعت و مردانگی و شیوه همت و فزاینکی امتیاز داشت با بنگالان سوار بر سر را که
 نقین فرمودند و قاضی خان بدخشی و شاه غازیخان تبریزی و سیدناشم بار به و خواجه محمد رفیع بدخشی و مجاهدان
 سیزه محب علیخان و دیگر جوانان کار طلب را با همراه نمودند و منصب بخشی گری آن لشکر را نصف خان قرار گرفت
 حضرت ظل الهی که در آن ننگ و همچنین امر او در داران را بخلع فاحره داسیان عراقی و عربی استیاء نموده
 و دست فرمودند و بعد از خام هم امین لشکر فیروزی اثر با پنج بسم حرم حسن و ثمانین و شصت و شصت مرد

بدست قائد دولت سپرده و غرضه صفر سال مذکور آفتاب اقبال بر دو تختانهای فخور تافت و بعد از نزول از تخت
 فخور در میانه میان اخبار بعضی رسانیدند که خانجهان بعد از فتح گریهی چون بحر و دانه رسیده و آواز دانه
 برآمده در موضع آگ محل در زمینگی که بکشتن بدریا و طرف دیگر منتهی گشته است گره لشکر خود را تخته ساخته
 انشسته است و خانجهان با لشکر منصور در برابر او فرو آمده است معرکه قتال و جدل گرم دارد و در یکی از روز
 خواجه عبداللہ احرار قدس اندر سره الغریر در ملک ملازمان درگاه محلی انتظام داشت با متحد و می چند از نوکران از
 محل خود برآمده بکنار خندق افغانان رسید جمعی ابنوه از لشکر افغانان بیرون جسته بخواجه او تخته اند و خواجه تردد و اس
 مردان مؤخر جرحت حق داخل گشت از شنیدن این خبر آتش غضب اشتعال یافت فرمان عالی نشان منظر نشان که در دیو لا
 حاکم پند بهار بود و فرستادند که مجموع افواج منصوره که در آنجا گردیده و در آنجا و همراه گرفته متوجه کربک خانجهان شود
 و در سبب اتصال افغانان مساعی جمیله بظهور رساند و بعد از چند روز مرخص داشت خانجهان رسید غصون آکر و وز سار
 افواج نصرت شعار با لشکر افغانان اتفاق افتاده و چون اقبال خداوندگار جهان داد و در خنجرین بهادر خان جاسی
 بود نسیم فتح و غیره می سرایت ایشان و زید بعضی جوانان صاحب دایه خانخانان سهر در فوج مخالف را بضرب
 تیج بیدریغ از پای در آورده و بدین ایام خبر فتح کنور مانگه و شگست رانا کیکاووس مسیح پیاوین رسید و در محاربه
 کنور مانگه بار رانا کیکاووس شگست یافتن آن ملحق چون رانا کیکاووس و قراجه
 هندوستان است و قب از فتح چتور و بکوستان هند دوازه شهره که کشته نام شش بر
 منازل باغات طرح انداخته اوقات بسر کشی میگذرانید و بعد از آنکه کنور مانگه بجای که کشته رسیده کیکاراجا
 چند روز را بهر خود خوانده با جمعی که در صحراداشت ازان بسته آمده می از کما فی بلدیو گذشته بآهنگ جنگ
 اشتغال نمود و کنور مانگه با اتفاق امر اتسوی صفوف نموده متوجه جنگ گاه گردید و بعد از تقارب صفین ملاوان
 طرفین بسالدا و صحر حاکم متدبرند و زبان گیر و در تانیک پراستند و یافته قتالی صعب افتاده زمین دریا
 موج افکن شد از خون بد و کشتی سوار گشته لشکر خاجل نعره زنان هر سواران شده بخون اندر چو مردان شنا
 در اچوتانی هر دو فوج به تعقیب یکدیگر کوشش می نمودند و قریب یکصد پنجاه سوار جبار از فوج بادشاهی از پاس
 در افتاده دریاوت برپا نصیب سوار از اچوتانی نامی از فوج غنیمتدار البوار رفتند و از سرداران کفر ابرار نام
 گوالیاری و پسرانش و پسر چیل از جانب مخالف بدرک استقلال پیوسته در رانا کیکاووس در روز چندان تیر و نمود
 که زخم تر و نیزه یافته پشت بمر که داده بخوارنی جان ازان ملکه بیرون برد و دلاوران سپاه رزم خواهر برسم
 تعاقب شتافته را چوت بسیاری از رانهای در آورده و کنور مانگه بقیع و ظفر اختصاص یافته حقیقت
 را بدرگاه عرض داشت نموده روز دیگر از تنگی بلدیو گذشته بکوکنده در آمد و در منازل رانا کیکاووس گرفته خدا

براسم شکر الهی پرداخت و روانه گشت که خلیل خیال شایعات شخص جست و چون خمیون عرض داشت بعرض اشراف
رسید آنحضرت اظهار نشاط و انبساط فرموده بحجت کنور مانسنگه و امرای دیگر خلعت فاخره و اسپان عراقی
فرستادند و ذکر احوال خانبهان در مقابل داود و سابقین ذکر شد که خانبهان بعد از پنج کسبه
متوجه مانده شد و او را دو افغان از نازده برادر دراک محل نام جای لشکرگاه ساخته که خود قلعه ساخت و خانبهان
نیز در برابر غنیمت قرار گرفته انتظار مظفرخان و لشکر بهار و حاجی پوری برو و چون خبر متامله خانبهان بعرض اشراف رسید
مبلغ پنج لکهر و پیه جبت مدد خرج لشکر و کلبه کی فرستادند و حکم شد که از اگر گشتی بسیار پرازن قلعه بند لشکر نظر از ارباب
نمودند و سید عبدالخان را که دران ایام خبر فتح را به مانسنگه آورده بود پیش خانبهان فرستاد و فرمودند که
انشاء الله تعالی خبر فتح داود را تو خواهی آورد و از برکت بنفس اقدس آنحضرت مشارالیه در اندک مدت سر داود را
آورد و چنانچه عنقریب مذکور میشود و همدین ایام کجی نام فرستادند که در حالی حاجی پور و پینه بدو و موصلک لشکر
انتظام داشت و قتی که مظفرخان بکوک خانبهان رفته بود ولایت خالی مانده جمیست نموده بر سر فرحت خان
و پیشش میرک روانی که در تها ارمه میبوند رفت و فرحت خان با سپاه و جنگ کرده شهاوت یافت و در آن ولایت
خلیل عظیم شد و در اینها مسدود گشت چون ای خبر بعرض اشراف خلیفه الیه رسید حضرت بنفس اقدس از دارالخلافت
فخجور حرکت فرموده در پنج کدی منزل کردند و حکم با حصار لشکر با و سامان گشتی و توپخانه صدا گشت بهدین منزل
سید عبدالخان بطریق کزبان الهام بیان گذشته بود و با یلغار از پیش خانبهان آمده سر داود و اخبار از در برسم
سمند و دولت انداخت بیست تنی کس سوی طاعت رای مانده بسر آمد اگر از پای مانده حضرت خلیفه الیه
لوازم شکر این نعمت گذاری رسانیده مراجعت فرموده در مستقر خلافت قرار گرفتند سید عبدالخان حقیقت
فتح را چنین تقریر کرد که چون مظفرخان با لشکر بهار و حاجی پور پینه تا قریب پنج هزار سوار آمد بخانبهان ملحق شد
و در پانزدهم شهر مذکور ستوی صفوف نموده برابر غنیمت آمدند و داود با اتفاق جنید کرانی که عم او بود و دیگر سرداران
افغانی صف آرائی کرد و حسب اتفاق توپی برپای جنید خورده را نوبی او را خور و شکست و بعد از زبانی افواج
درهم آییختند و شکست بر اعدا افتاد و داود در جهل مسطل شده که قمار گشت خانبهان سرور اجد کرده روانه
درگاه ساخت و غنیمت بیشمار و قتل بسیار بر صرف اولیای روز افزون درآمد حضرت خلیفه در مستقر خلافت
آرام گرفتند ایل استحقاق را با انعام مرخص و سپید که دامن دامن و حضور اقدس الطیف می شد شاداب ساختند
و سید عبدالخان با انعام واسپ و خلعت نوازش یافت و سلطان خواهر را گفت که خلعت صدق خواهی
جا دید محمود و بدو میر حاجی قافلجج سرفراز ساخته مقدار شش لک روپیة انقد و جنس نفرا و مستحقین حرمین را نیز
حوالده نمود و حکم فرمود که هر کس اراده زیارت حرمین داشته باشد خرج راه بدهند و خلق کثیر باین دولت فائز

خاقان را با جده آقا و رساوند چون قلیچ خان باید رسید راجه آنجا که ختیه کو بهستان پناه آن نواحی برو و در تاجاناید
 راجه پوت چند قرار بخردن داده مانده بودند و در لحظه از هجوم عام پیست و نا بود شاد قلیچ خان روز دیگر توجرت
 را با پایا نصدر سوار بقافله همراه ساخته با جده آقا و فرستاد همدین وقت شهاب الدین احمد خان و شاه فخر الدین
 و شاه بداغ خان و پسرش عبدالطلب خان و دیگر افرام را گیر دارالو به ملازمت رسیدند و خاطر اقدس بر سر انجام
 تها نجات این ولایت توجه فرموده اولاً قاضی خان بخشی را بمنصب هزاری امتیاز داده با شریف خان آنکه
 و مجاهد خان و بجا نقلی ترک قریب سه هزار سوار قصبه بوسی گذاشتند و در کو بهستان بطلبه عبدالرحمن بیگ عبدالرحمن
 پسر مو تید بیگ را با پایا نصدر سوار تعیین فرمودند و چون زیات عالی به او دی پور رسید عرض داشت سلطان خواجه
 از سورت رسید که بواسطه عدم تولی فرنگیان جهاد مطلق است حضرت خلیفه النبی علم دار که از جوانان مروانده بود که قلیچ خان را
 از ایدر پسر عت بیار دنا و ارواروان شناختن گشتی فرستد و بجای قلیچ خان آصف خان سرداران لشکر باشند و در بجا
 قطب الدین خان و راجه بهگلانداس ملازمت رسیدند و شاه فخر الدین و جگناتمه را و او دی پور راجه بهگلانداس
 و سید عبدالمد خان در ده کانی و او دی پور گذاشتند و زیات جهانکشا چون به نواحی بانسوله و دودنگر پور اجا
 آنجا و زمینداران اطراف بشفرت آستان بوسی سر فرار گشته پیشکشها لاقی گذرانیده مورد مرحوم خسروان گشتند به نواحی
 راجه تو در مل از ولایت بنگاله آمده شرف ملازمت دریافت و قریب پانصد رنجیر خیول از غنایم بنگاله با دیگر تحف
 و پیشکشها بنظر اقدس در آورد و در همین منزل قلیچ خان نیز ملازمت رسیده رخصت سورت یافت که جبارات را
 روانه سازد و او با اتفاق کلیان رای از فرنگیان قول گرفته جبارات را بی ساخت و بزودی معاودت نمود
 و تهنوز زیات عالی در مالوه بود که شرف ملازمت دریافت چون خاطر اقدس از تعیین تها نجات جمعیت
 به رسید مردمان آن لاسه که در سلک بنندگان انتظام یافتند سرکشان خشمکارا فلکمان به مالوه دارند
 ذکر وقایع سال بست و سوم است که ابتدای این سال روز سه شنبه محرم سنه خمس و ثمانین است
 بود درین امام که سرکار مالوه بمسکاردوی محلی بود و چون راجه علی خان جاکم اسیر و برهانپور لوازم عبودیت بتقدیم
 رسانید برای کشور کشانی مقتضی سینده او گشته بعضی امرای کبار مثل شهاب الدین احمد خان و قطب الدین محمد خان
 شجاعت خان و شاه فخر الدین و شاه بداغ خان و پسرش عبدالطلب خان و تو ملک خان و دیگر جاگیرداران
 مالوه را بر سر ولایت از تعیین فرمودند و حکم اشرف نافذ شد که شهاب خان درین لشکر سردار باشد و شهاب خان
 میر بخشی داغ و محله آن لشکر اودیده و امرا را اهتمام نموده بزودی روان سازد و در همان منزل راجه تو در مل بجهت
 تحقیق جمع و سر انجام همایم ولایت گجرات تعیین فرمودند و درین اثنا از جانب امرا و لشکر که باید تعیین بودند
 خبر رسید که باراجه نرین و اس جنگ کرده فتح نموده شرح این احوال آنکه دران ایام که محمد قلیخان بموجب حکم

ایده تهره علی مراد وزیر یک متوجه درگاه علی شد و اصف خان بهر داری آن لشکر قیام منمود اتفاقا خبر رسید که
 راجه ایدر با جماعت از راجه جوان که از خانان آورده شده بودند و دیگر زمینداران آن نواحی بامداد را که یکجا جمعیت
 کرده بدو که وی تهمانه ایدر ششم است و داعیه شیخون دارد اصف خان و مرزا محمد مقیم و قیور بخشی و محمود کبری
 و مظفر خان برادر خان عالم و خواجه ناصر الدین و مجموع سیاه قهرت و سنگاه کنگالین بنوده جماعت با قریب
 پانصد کس ایجا فطرت تهمانه گذاشته و تصفیه سیاه پر دانه نیم شب روان شدند تا وقت چهارم شهر محرم سنه
 خمس و تمانین و شصت و هفت که در راه بود که مقابل طرین بهر سیدانش چرتبته مال یافت مرزا محمد مقیم که
 سرور ایدر اول بود شهادت رسید و شکست برآمد اتفاقا در این روز در غایت بدرفت و اولیای دولت
 بفتح و فیروزی اختصاص یافتند چون این اخبار به عرض حضرت رسید موجب انبساط خاطر گردید و فی
 سبط محتوی بخشش و نوازش بهر یک از امر و سرداران لشکر ایدر شرف در و دیافته چون خاطر خسر و حاکم
 از مقام ملایه و یقین امر اول این اسیر و برانپور فرستاد یافت عنان غریمت بدار الخلافه فتح پور و نطف
 گردانیدند و تمامی راه بهر شکاک پریمود و در در کشید نیست و سوم صفر فتح پور مستقر یات بلال سید ابالی و اشراف
 میقان و متوطنان با استقبال آتجال نموده غلغل و دعا و تساب سکانان ملایه و علی رسانیدند و بعد از دو سه ماه در ولایت
 گجرات فی ایچا فتور سه و آمدن مظفر حسین میرزا و ابراهیم حسین میرزا که در حلاله مرزا کامران پاشا در و داده و ترج
 اینوا فته بر میل اجمال آنست که در زمانی که دیات و انکشا در گرد و قلعه سورت نودول داشت کلر ح میکم صیب
 کامران میرزا سنگو ابراهیم حسین میرزا نیز خرد سال خود مظفر حسین میرزا گرفته رفته بود چنانچه شرح اینجا کتبت در
 داستان فتح احمد آباد مذکور شد و دیو لا امر علی نام مفیدی از نوکران ابراهیم حسین میرزا که کلر ح میکم همراه در قلعه
 سورت بدکن فته بود مظفر حسین میرزا در وقت پس شانزده سالگی رسیده بود داده فتنه و فساد ساختار و کن بیرون
 آورده و سبب جمعه از او با سن و مردم هر جانی بگردا جمع آمده بودی یعنی و عناد بولایت گجرات نهادند و در وقت
 راجه قورعل بضبط و تخفین جمع گجرات در لکن مشغول بود و سبب این فتنه و فساد در هر گونه فتنه انگیزان بهر آوردند
 و فتور و آشوب محلی دست داد و وزیر خان که حاکم گجرات بود اگر چه بهر سوار در گرد پیش او بود اما در میان
 نوکران او مردم واقعه طلب بسیار بودند و نیازان وزیر خان قراخص داده شرح حادثه را نوشته نزد راجه
 قورعل فرستاد پیش از آنکه راجه بیکو ملک و مدویر و باز بهادر پسر شریف خان در بر گنه نریا و به مظفر حسین میرزا
 جنگ کرده شکست یافت و مظفر حسین میرزا کنگالین رفت و دو سه روز در اینجا بود و متوجه احمد آباد شدند
 درین اثنا راجه قورعل از پیش با احمد آباد آمد و ارباب فساد چون آمدن خراجده شنیدند از کناره احمد آباد برخاست
 بجانب و دلقه روان شدند راجه و وزیر خان قنایب کرده در نواحی و دلقه بخانان رسیدند و در خرب

موجب انقلاب اقتاد و اولیای دولت روز افزون فتح و فیروزی اختصاص یافته منتهی شد و کجاست
چون که خود را کشیدند و بعد از فتح راجه خود در مل متوج در گاه جهان پناه شدند چون خبر رفتن راجه به مرزا منظر حسین پور
باز با احمد آباد و وزیر خان را محاصره کرد اگر چه جمعیت وزیر خان بسیار بود اما از ان اعتمادی که بر مردم خود داشت
بفروختن متحصن شدند و هر علی وکیل مرزا منظر حسین که مایه فساد بود نزد پادشاه و دیوار قلعه گذاشته قصد بد کرد
داشت که بناگاه بنبودی از قلعه بفرار علی رسید او را بجهنم فرستاد چون هر علی از میان رفت منظر حسین مرزا
را گریز پیش نهاد به جانب سلطان پور بفرار رفت و آن فتنه و آشوب فرو نشست و راجه علی به المقصود
و ذکر رسیدن ابراهیم و اولاد ج متصور بود ولایت اسیر و بر پانپور در اوراق پیش ذکر گذشت
که حسب الحاکم شهاب خان و دیگر اماران ده هزار سوار بر سر ولایت اسیر و بر پانپور تاختن شدند و چون جمعیت
شکر بر راجه علیخان حاکم اسیر و بر پانپور رسید در قلعه خرید و دم در کشید امرای کبار با نولایت در آید با عا کر
اعنان اقتدار باز کشیدند و لفرقه تمام اسیر و بر پانپور راه یافت راجه علیخان از راه عجز و انکسار در آید با هزار
وسیله جراثیم خویش ساخته قرار داد که پیشکش لائق از هر قسم و فیلان نامی مصحوب کسان اعتباری خود بد کرد
خلایق پناه فرستاد درین اثنا قطب الدین محمد خان بجیت فتوریکه در رتوب و بر دوده و جاگیرهای او از رگد ز منظر حسین
روی داده بود و از اماران جدا شده بند راجه و سلطان پور رفت و ازین جهت فی الحاله فتوری در تشخیص مهم اسیر و پانپور
ظاهر شد بنا بر آن شهاب الدین احمد خان و سایر اماران وسیله درخواست تقصیرات راجه علیخان شد پیشکشها
لائق و تحفه و هدایا و بندرگاه سلاطین بناده فرستاده از ولایت اسیر و بر پانپور مراجعت نموده بجایگزینی
خود قرار گرفتند و در همین ایام حکیم عین الملک که بر سالت پیش عادلخان حاکم دکن رفته بود آمده فیلان تاج
و پیشکشهای گزلی بنظر اشرف در آورد و ذکر عربیت موکب جهانگیر زیارت اجیمیر چون حضرت خلیفه
بر سال زیارت مرزا فاضل الانوار خواجه معین الدین قدس سره را الزام نموده بودند و ماه حجب که ایام عرس
حضرت خواجه معین الدین است قریب رسید متوجه خط مبارک اجیمیر گردیدند و در منزل توده سیادت بنا
میزان و تراب که از اکابر سادات شیراز است و سالها پدر و تمام او در صحبت سلاطین کجرات معتبر و معتز بودند
و راجه خود در مل که از گجرات بعد از فتح مرزا منظر حسین روانه درگاه شده بود آمده بشرف آستان بوسی اشرف
شد و از آنجا بکوه متواتر متوجه اجیمیر شد چون با جمعی رسیدند لوازم زیارت بتقدیم رسانیدند فقر و منساکان
آن بقلعه شریفه را از انعام عام بهره مند ساخته و در کشف عزت و اقبال مراجعت فرموده چون بنواختی اجیمیر
رسیدند در موضع موله تان از اعمال تقصیرات بر سر بنا قلعه و شهر فرمودند و دیوارهای و قلعه و دروازه و بنا
با امر تقسیم فرمودند و در تمام عمارت تاکید نمودند و در مدت بیست روز عمارتی که ساخته و پراخته شده بعد از

حکم استوف نفاذ یافت که از تمام برگزینات انصوب بر عایاد اصناف محرومان حصار آبادان گردانند چون
این زمین تعلق برای لون کردن داشته است این شهر را بنام پسران لون کردن که منسوب بنام دارد و چون
شایسته قسم است و شرف فارسی خوب میگویی و طوسی تخلص میکنند بمنوچهره موسوم گردانند و کربطاب شدن
دور دانه درین ایام در وقت نماز شام در طرف عرب مائل پشیمانی دور دانه روی آسمان ظاهر شد
و حسب الحکم اهل تخیم حاضر شدند و راههای ایشان بران قرار یافت که تاثیر این در ولایت هندوستان نخواهد
و غالب اثر آن در خراسان و عراق ظاهر خواهد شد عاقبت در آن نزدیکی شاه طهاسب قومی بعالم بقا انتقال
نمود و برج مرجع عظیم در ولایت ایران شد و چون درین ایام بنار نول رسیدند و بمجنون این مقتضای است
گران ملک سنانی نیز خواهی بود که از این راه نواضع کن بشاهی؛ بلافاصله شیخ نظام ناولی که از شایخ وقت بود
تشریف برده فقره در ایشان آجاریا بنام و الطاف خسروانه خوشدل ساختند مجلس سماع منعقد شد و
صوفیان شیخ وجد و حال کردند از اینجا متوجه دارالملک بلخی شده حوض خاص مضرب سرادات گردون
اساس گردید و آنحضرت بمزار فیض آثار حضرت جنت آشنایی والد بزرگوار خود رفته شرف الطزیارت بقدم سایند
از اینجا زیارت مشایخ کرام کرد و بلخی آسودند فقره استحقاق که در آن اماکن بودند بنیل درم و دینار خوشدل
گردانیدند و از اینجا بسرای باو بی منزل نموده و در سرای مذکور حاجی حبیب الدنادر ولایت فرنگ نقاسل متعه
و ایتشه و اسباب آن ولایت از نظر اشرف گذرانیدند بگاه از آن منزل کوچ کرده براه برگزینت مسمومت
در روی که برگشته بایستی مخیم سرادات جلال گردید و خدا شرف شیربک بدگاه محلی رسید که منظر حسین مرزا از گجرات
فرار کرده میرفت راجه علیخان ماکم اسیر و بر بانو را گرفته مقید ساخت و چون مقصود غرض داشت بعرض آنست
بسید فرمان واجب الاذعان بنام راجه علیخان بصحوب مقصود و دهری اشرف نفاذ یافت که منظر حسین را
گرفته براه کسیر خود بدگاه سلاطین بنام فرستاد و بدین منزل میر علی اکبر شمدی مولود در نام آنحضرت را بخط
قاضی عیاض الدین جاسیکه از افاضل وقت بود در خدمت حضرت جنت آشنایی سالها گذرانیده بود بنظر اشرف
رسانید و در آن نام نمود و بطور بود که در شب تولد آنحضرت جنت آشنایی در خواب مشاهده نمود که از دروازه
ایشان از فرزند بسیار و مانند کرامت فرموده ایشان آن گوهر گرانا میه را جلال الدین محمد اکبر نام نهادند آنحضرت
میر علی اکبر را بجای و دصالح این مولود نامش مشمول نام عواطف بیدریغ بادشاهانه گردانیده و بکربطاب نام نهادند
فرمودند تا پنج و دوم و پنجمه جنس و ثمانین و تسعمایه بندگان حضرت بهین شیخ فریدون نزول اجلال فرمودند
و ببلوادم طواف اشتغال نموده فقره اهل استحقاق را در زیارت و تصدیقات بهره مند گردانیدند و ذکر و قانع سا
بست و چهارم اسکی ابتدای ایشان را در رجب شبه نهم و دهم محرم سنه سبع و ثمانین و تسعمایه بود و در ابتدای

این سال پین کوچ بکوچ متوجه دارالخلافه گشتند و در فوجی در ترس ساس شکل قمر خيال کرده بامر و سپاهیان حکم فرمودند که از اطراف شکاری راند و در میدان وسیع جمع آوردند و در عرض جلهر و دشکاری بچسباید کرده بگویند که پیش انداختند و نزدیک بآن رسید که قمر بهر دو طرف بهم رسید که ناگاه بیکبار حالتی بر آن حضرت وارد شد جذب قوی بهم رسید و آن منظر تجلیات ذاتی و صفاتی و مجموع کماست و خردی و کلی را بچنان حالی روداد که از آن بعبارت تغییر نتوان کرد و در میان مردم سخنان گفتند که روی را گمان آنکه برگزیده حق را با جمال النیب با اتفاق محبت افتاده در خاطر بعضی همان رسید که پی زانرا صحرارک و خانوش آن حربه که ناگاه رسید و انگلی بر دل آگاه رسید در همان وقت حکم عالی صادر شد که شکار قمر بهر طرف باشد و شکار یار که جمع آوردند بگذارند و دریای دشتی که فیض الهی رسیده بود و در بسیار فقر و مساکین بخشش کردند و حکم بیاوین نافذ شد که در آن مقام عمارت طح اندازند و باغی بسازند و موسی سر مبارک را قصر کردند و اکثر مقربان موافقت و متابعت نمودند آنکا و از آن منزل مبارک کوچ نمودند و در فوجی قصبه بهر خبر آمدن حضرت مریم مکانی رسید که از دارالخلافه عازم شده بودند و موجب التماس و انبساط خاطر فیاض گردید و حکم عالی نافذ شد که شاهزاده سلطان سلیم باستقبال حضرت مریم مکانی رفته و خود نیز بسعادت متعاقب روان شد و بعد از آنکه خدمت تقدیم شرائط تقظیم و احترام مبارکگاه سلطانین پناه آمدند و حکومت پنجاب که بپسید خان تفویض بوده بجا نب و دارالخلافه شکارگاه ایت بر اجعت برافراختند و در روز پنجشنبه سوم جماد الثانی سنه سبع و ثمانین و شصت و شصت موافق بیست و یکم ماه ذی قعد و آداب کشتی در آنده متوجه دارالخلافه اگر گشتند بیت در آمد کشتی شد ملک دین که دیدست در یاس کشتی نشین و حسب الحکم از دوی محلی از راه خشکی روان شده و بیست و نهم ماه مذکور ظاهر بلیده دلی آرامگاه گردید و چون ششم ماه جب ایام غزنین خوابه معین الدین قدس سره غم زیارت اجمیر فرمودند و غره جب کشتی بیرون آمده سرعت میرزا انتشار فرمودند و هر روز سی کرده راه طی کردند و در آخر روز ششم شهر مذکور که روز غزنین خوابه بود در آمدند و از روی خشوع و خضوع زیارت نموده فقر و مساکین آن بقعه شریفه را با انعام خوشدل گردانیدند و روز دیگر بهمان سرعت متوجه دارالخلافه اگر فتح پور شدند و هر روز پنجاه کرده راه طی کرده در آخر روز جمعه نهم ماه مذکور دار السلطنت فتح پور شک گلستان ارم گردید و بیشتر اوقات را در هر منزله که موسوم او بصحبت علما و صلحا و شیخ میگذرانیدند و هر یک را از مراحم بادشاهی بهره مند ساخته از زر و سنج و سفید غنی و مستغنی میگذرانیدند و شبهای جمعه را در منزل با اصفا احیا نموده همه شب بخرات و صدقات صرف میشد و رینولا حوضی را که بیست گرد بیست و هفت آن سدر گز بود و در حوض و دو تخته فتح پور ساخته بودند و زر و سنج و سفید و سیاه پر کردند و مجموع این زر را با انعام و بخشش صرف فرمایند و هر روز با امر و فقر و مشایخ و علما این

زیرا انعام میکرد و این زر که سیاحت بست کرد و تنگ بود و در مدت سه سال تمام شد و همدین سال معصوم خان
 کو که مرزا حکیم که جوان مردانگی بحسب تقدیر از میرزا بنجید بدرگاه جهان پناه و حضرت اورا فراز کش کرده بمنصب
 سرزاری بنجید و در ولایت بهار جای کرده و خدمت فرمودند و چون آنجا رفت با کالایان که ادای کبارا خانه
 بشجاعت اشتها داشت جنگ کرده غالب گشت و چند زخم باورید حضرت خلیفه الهی از ستیدن اینخبر اورا
 سرزاری کرده منصب هزارمی بنجید فرمان سنایت ماست مرحمت فرمودند و هم در ماه سوال سال مذکور
 ملاطیب را دیوان صوبه بهار و حاجی پور و پر کوتم انجشی و ملا محمدی را امین و شمشیر خان خواجه مرزا صاحب
 اهتمام خالصه آنجا فرموده خدمت فرمودند و همدین ماه مقصود جوهر که پیش راجه علیخان حاکم اسیر و بر بانو مطلب
 مرزا مظفر حسین قتل تو با پیکشها راجه علیخان مرزا را آورده در نظر اشرف گذارند و ذکر فرستادن بعضی امرا
 بولایت رانایک چون همت خاطر خیر اندیش بدان مصروفست که ساحت ولایت هندوستان از غبار
 فتنه و فساد ارباب کفر و ضلال معنی گردد و شهباز خان میرنجشی را با بعضی امرا پیش قاضی خان بدخشی
 شریف خان آنکه وسید قاسم وسید هاشم باره و سجاد نفلی ترک و دیگر امرا بر رانایک فرستادند و در خراسان
 ولایت یکا بدست آوردن او وصیت فرمودند و شهباز خان بولایت رانا آورده واد فارت و تاراج
 داده سرور پی اولهاده و کوه و جنگل میگشت و چون مادر قضیه کوئیر در آمد شهباز خان بمحاصره آن قلعه
 یرواحه و چند روز فتح قلعه درانایکا در تجمعی از قلعه فرود آمده میرفت و همدین ایام سلطان خواجه که حضرت
 خلیفه الهی میر حاج ساخته بکه فرستاده بود و از مکه مخطبه معاودت نموده بملازمست رسید انواع امتعه و اقمشه و کوفی
 و فرنگی و اسپان عربی زاد و غلامان حبشی و کنیزکان برسم پیشکش از نظر اعلی گذارند بمعاولط با دشانان
 ممتاز گردید بمنصب صدارت منصوب گشت و چون فرستادن میر حاج هر ساله بکه مخطبه مقرر شد و بوف
 و درینسال قرعین منصب عظیم القدر بنام خواجه محمدنجشی که از انامای حضرت خواجه احرار خواجه ناصر الدین ابی
 قدس سره بود و آمد و چهار لک رومیه حواله خواص مذکور شد و روانه مکه مخطبه ساختند و در آخر صبح و تمانین
 و شصت و هفتاد و نوبت سال بست و چهارم آتی خبر رسید که فاجحان حاکم بنگال فوت شد آنحضرت از استماع اینخبر حزن
 تأست فرموده فرمان تسلی و توارش اسمعیل قلیخان که برادر خانبهانش فرستادند و مطلقانرا که شرف
 دیوان بود بمحکومت ولایت بنگال تعین فرمودند و ضوی خان بنجشی الملک حکیم ابو الفتح را صدر و تبر و اس و میرزا
 بشیرت منصب دیوانی فرستادند و ذکر وقایع سال بست و پنجم اسکی ابتدای اینسال و در جمعه
 بست و چهارم محرم سنه ثمان ثمانین و شصت و هفتاد و نوبت بود و چون دولات ولایت کشمیر همیشه در مکره و تفرقه و
 خد متکلمان و هواخواهان باج گذارین و دودمان فخر الارکان متکلم بوده اند دران ایام که سولکب جهانگیر با

طواف مزار امیر غفرم زیارت مرقد شیخ فرید شکر گنج رحمہ اللہ تعالیٰ بطرف پنجاب نہضت فرمودہ بود ملا علی قلی
 از بندہ های قدیم الحکومت این درگاه است با قاضی صدر الدین کشمیری فرستاده بودند و علیخان حاکم کشمیر ملازم
 ضیافت و ملاسم خدمت قیام نموده آثار حسن اخلاص و اعتقاد ظاهر کرد ایندیشکیشهای لائق و تقضای آنرا
 از عرفان و مشاک قطاس و شالما و دیگر اجناس نفیسہ ترتیب داد و بموجب کبیل خود محمد قاسم ہمراہ ملا عشق
 و قاضی صدر الدین فرستاده بود و جماعت مذکور درین ایام بدرگاہ خلافت پناہ رسید و کیفیت حسن اخلاص
 و رتق واهی علی خان مذکور را منوعی کہ دید و دانستہ بود خاطر نشان حضرت نموده پیشکش و هدایای کشمیر بعضی
 جاگیر رسانیدند و درین کتاب بنظر حسین مرزا کہ مستحق و جوہری از پیش راجہ علیخان آورده بود و جشیدند بمراحم
 سر فرار ساخته و از قید رآوردند و بعد درین ایام روزے حضرت در وقت طعام و سیلان و الوان اطعمہ کہ
 بر مانده احسان بود بدل المہام گذرانیدند کہ پیشکش کردہ را چشم بران افتاد و خوابد و چگونه روا باشد
 ازین طعامها بخوریم و گرسنگان محروم باشند حکم شد کہ ہر روز چند گرسنہ را ازین طعامهای خاصہ سیر نمایند
 انگاہ بہجت ما طعام آورند و یوں لا حکمت تراب علی را از ہمراہ الیچیان عادل خان کنی بیجا نکر فرستادند و شرح
 این مجلس است کہ حکام و ولات کن ہر یکی علیحدہ ہر سال پیشکش و ہدایا مصحوب و کلامی مردم اعتباری خود بدرگاہ
 سلاطین پناہ می فرستادند چون خواجہ عبداللہ از جانب علویخان آمدہ تقضای گرامی و فیضان نامی آورده بود
 درین ایام ہر قوت التفات بحال عادلخان انداختہ خواجہ عبداللہ با پیشش شاہی بیگ نام خلعت بادشاہ
 نواز پیش فرمودہ و بعد از شرفی اکبر شاہی بکندار و پانصد روپیہ و بست و چہار ہزار سکہ مرادی انعام فرمودہ و حضرت
 دادند و درین ایام نخستہ فجام میر نظام کہ شوہر خواہر مرزا شاہ رخ والی بدخشان است برسم رسالت آپیش
 مرزا شاہ رخ بدرگاہ سلاطین آمد و اسباب ترکی بخشی نژاد بلقہای آبدار و قطار ہای شتر و دام پیشکش نمودند
 بعینای خسروانہ ممتاز گشت و چون حضرت خلیفہ الہی ہر سال در راہ مولود حضرت ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مجلس عرس ترتیب میدادند و در روز دوازدهم ربیع الاول اینسال نیز مجلس منعقد گردید سادات و علما
 و مشائخ و امرا حاضر آمدہ صدای عام در دادہ سفر و شیدند و پیشکش از اہل شہر نمایند کہ درین روز از خوان
 نشست چون بعضی رسیدہ بود کہ حضرت ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلفای راشدین رضی اللہ عنہم درین
 در روزہ ہای جمیع و جمیع ہمیشہ خود خطابت میکردند و خلفای بنی عباس نیز احیاء آن سنت سفینہ بود
 ہر یک بنفس خویش خطبہ میخواندند و بعد از خلفای بنی عباس سلاطین اورنگ نشین مثل صاحب قرانی
 امر تیور گورکان و مرزا الف بیگ بہجت متابعت خیر البشر و خلفای اربعہ بنفس خویش خطبہ میخواندند و از
 صدواب نامی متقاضی بآن رسید کہ در یکی از جمعات سنت خلفای دامتہ یدی عمل نمایند و در روز جمعہ

غره ماه جمادی الاول سال هجرت و پنجم الهی در مسجد جامع دارالخلافه تختی شرف بر سر خمایه بر نهاده لسان انجیا
 با دایمی این کلمات خلیه بکشد و خداوندی که ما را سروری داد و دل دانا و بازوی قوی داد و بعد از او
 و از کار و زبانون کرد و بجز عدل و اخیال ما برون کرد و بود و حقیقش ز سر خم برتر و تعالی شأنه الله اکبر و
 بهین البیات بلاغت آیات که مشتمل بر حدیثی بر شکر لایحسی نمائند و در غیبه بعد از او اختصار فرموده و فاش
 توانند و از سبب فرود آمده نماز جمعه او کردند و چون جبهه عدنان اوزبک با و شاه ما و از الهی همیشه سلسله جنبان
 دوستی و محبتی بود و ایچیان بدرگاه می فرستاد و بنابران حضرت شهرار جهان مرزا فولاد را با خواجی طیب نام خوانی
 که آدمی نادان و بی باطن بود و با طبعی یقین فرمودند و مکتوبی مشتمل بر تمهید و حقیق بر محتوی بر تائید رد و ابطال اختصاص
 و کجی را رسالت داشته ختم کلام این بیت فرمودند و میبست چو باد و دست با سیم با یکدیگر بود و بجز و با سیم از شور
 و دین ایام فرخ انجام روزی محقق و فضلا و علما مسئله مختلف فیه در میان آمد و کهنه دران باب با طناب
 کشیده قبیل و قال انما مید و من درین بود که از لایق انظار جمیع مجتهد بر کس میتوان نمود و اگر مجتهد میتوان گفت
 مولانا جبهه محمد و ملک سلطان پوری که اسلم العلما روز کار بود و شیخ عبد الباقی که صدر الصدور و مالک بغداد
 بود و قاضی خان بدخشی که در علم کلام و حکمت استیاز داشت و حقایق بنیاد شیخ مبارک که در علوم معتولی و مستوفی
 در علمای و قسست و قاضی جلال الدین ملتانی و صدر جهان معنی تذکره پوشیده و دران مهربانی خود کرد
 بنظر اقدس در آورده و صورت تذکره نیست مقصود از تشدید این مباحثی و تمهیدین معانی آنکه چون بنر و شان
 صنیعت عن الحدیثان بهیاس من معدلت سلطان کر اسن امان و دائره عدل و احسان طوالت انعام از حق
 عوام خصوصا علمای عرفان شعاری و فضلا و دقایق آثار که با و یان با و به بنجایت و سالکان مسالک او و اولیاء
 انوار عرب و عجم و بدن و یار نهاد و وطن اختیار نموده جمهور علما قول که جامع فروع و اصول اندو و ای معقول
 و منقول و بدین و دیانت و صدق و صیانت انصاف دارند بعد از تغییر و اسف و تاویل کائنات و دیوانه
 معانی آیه لا یحیی الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و احا و میت صحیح آن احب الناس الی الله
 بوالفهمه امام عادل و رفیق و من اطیع الامر فقد اطاعی و من یحیی الامر فقد عصا و عدل ساعده
 چهره شین سده قیام لایع و صیام و عمار و غیر فلک من الشواهد العقلیه و الدلائل النقلیه قرار داده حکم نموده اند که مرتبه
 سلطان عادل عند الدنیا و از مرتبه مجتهد است و حضرت سلطان الاسلام و کف الامام امیر المؤمنین ظل الله
 علی العالمین ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر با و شاه غازی خداوند ملک ابد اعدل و اعظم اعلم باشد از بنابران اگر در
 مسائل و مین که بین المجتهدین مختلف اند اینها است بدین ثنائی فکر صاحب خود و بجانب رایز جنت نیست نبی آدم
 و مصلحت انتظام عالم اختیار نموده با بنجانب حکم فرمایند شفق علیه شود و اتباع آن بر عوم بر ایا و کافه اتمام لازم و

تتم است و ایضا اگر بموجب رای صواب نهی خود حکمی از احکام قرار دهد که مخالف نفس نباشد و سبب ترفیع
 یا کمیان بوده باشد عمل بر آن نمودن بر سبب کس لازم و تتم است و مخالفت آن موجب خط اخروی و خیران و
 و دنیوی است این مصد و صدی دیو حزنه که و اظهار الاول حق الاسلام بمحض علمای دین و هتای مبتدیان
 تحریافت و کان ذلک فی شهر ربیع سنه سبع و ثمانین و تسعمائة چون هر سال التزم زیارت ملاز فالتن
 الاوار خواجه معین الدین قدس سره پیش نهاد و خاطر خضر جهان گیر بود در شانزدهم ماه رجب از و الخلافه فخر
 بجانب اجمیر حضرت فرمودند و از آنجا منزل تبرکات کنان و صید افکنان در نوروز هجدهم ماه شعبان در لواجه
 حوض خواص خان که پنج گروهی اجمیر است نزول واقع شد چون در میان رتبه و اجمیر شیر بسیاری باشد
 در آن ایام شخصی از رتبه و اجمیر میرفت در راه شیر می بارد و جاری شد آن بچاره حیران شد و گرد خود خطی
 کشید چون شیر قصد او کرده آن شخص شیر را بنام حضرت خلیفه آبی قسم داد و گفت حق صدق و اخلاص حضرت
 سوگند یاد کرد که من آن شخص را ویدم و این حکایت از زبان او شنیدم آنحضرت بوقوع اینحال شکران و متعال بجا
 آورده فرمودند که من دیگر بدست خود شیر نخواهم گشت الفقه روز جمعه بیست و چهارم ماه شعبان از بیکر و می اجمیر باز
 شده بملازمین و الاوار آمده بشرائط طواف قیام نمودند و در همین ترسون محمد خان حاکم مین کجرات رسیده ملازم
 نمود و رایات عالیات برآه پرکنند بهره که نکسار است شکار کنان مستقر سریر خلافت مراجعت فرمودند که بارگاه
 طوافی که محرابها داشت ترتیب داده مسجد نام کرده در یک طرف و دو تاقه برپا سیکر و دو پنج وقت نماز را با جماعت
 میفرمودند و بیست و یکم ماه شوال در دارالسر و فخری محل سراق جلال گشت و مهر سعادت که خطاب پیشرو خانے
 دار در رسالت نزد نظام الملک دکنی رفیق و دبا لیمیان دکنی و پیشکشهای نفیس آمده بنبته بوسی سر از گرد وید فلان
 کوه بیکر که همراه آورده بود و نظر اشرف در آورده و درین سال ذکر وقائع سال نسبت و ششم آبی
 که موافق سنه ثمان و ثمانین و تسعمائة بوده باشد بحسن و افت فطری و شفقت جلی حکم اشرف تا فریاد شد که اگر کل
 ممالک محروسه رسم متفا و زکوة بر طرف باشد و در تالکیدین امر فرامین عدالت آیین نمود و ریافت پوشیده نماید
 که هیچ بادشاهی این محصول را که برابر حاصل ملک ایرانست نبخشیده و توفیق نیافته همدین سال محمد معصوم خان
 پسر معین احمد خان که حکومت چو نور داشت و بدرگاه جهان پناه آید و بود باز رخصت جو نیز یافته ملا محمد زور
 با قضی القضا فی آنجا مقر گشت و حکومت المله و ملی بحسب علیخان پسر میر خلیفه تفویض شد و اگر حاکم و نه بیگ
 منظر خان که برنگار گرفت و شروخ در خیل نجات و معاملات نمود چون بخت او بر گشت و نویت او با بر سر
 بود در معاملات سخت گیری بنیاد کرد و مردم را بر زبان رنجاندن گرفت و با کمال کراهی بیگانه تغییر کرده طلک
 و باز یافت معاملات کند و در میان آور و بیست و شش شود حساب جهان سخت گاه که آسان زیور و آسان

بابا خان قاقشال هر چند ولایت کرد و التماس نمود که جایگزین او را برقرار داشته طلب داغ ننماید صورت زیست و چون
 برگشت جایگزین از اندامی خریف از خال دین خان تفرید و خال دین خان از مال خریف گرفته بود و مظفر خان بحسب بازیت
 آن مبلغ فرمود که خال دین خان را مقید ساخته زربضرب شلاق و کفیا بی طلب داشتند و بحسب اتفاق در همین ایام
 از درگاه علی فرمان بنام مظفر خان رسید که روشن یک نام نوکر مرزا محمد کلیم که از کابل به بنگاله رفته بود و او را دست
 آورده بقتل رسانیده سوار بر گاه فرستاد و این روشن بیگ را گردن زدند و سخنان درشت نسبت بابا خان
 بر زبان راند و سپاهبانی که در آن مجلس حاضر بود به تخریب سپاه بابا خان و قاقشالان و دیگر بر خود لرزیده قرار حرم
 بخود دادند و سبای رسید که بمقتضای عهد اول سرهای خود تراشیده و ناقیه پوشیده بکلمه عصیان اعلا
 نمودند و از آب گذشته در شهر گور که در زمان سلف بگنونی مشهور بود فرو انداخته و بنیاد اجتماع کردند و در چنین جا
 که اسوالی مظفر خان بدست درآمد بنارت بردند و مظفر خان کشته را جمع کرده کلیم ابو الفتح و تیر داس را با جمعی از
 اخوان لشکر در برابر ایشان کناد آب فرستاده و چون خبر تحرات قاقشالان از جاده اخلاص بمعرض حضرت غلیظه
 رسید فرمان جبهه اطاع بنام مظفر خان صادر شد که طائفه قاقشالان از جنگان قدیم خدمت اندیک واقع
 فتنه که آنها را رنجانیده اند باید که ایشان را بعینایت که تالمات بادشاهان امیدوار ساخته مهم جایگزینان از قوت و
 فرمان درین وقت که مظفر خان با جماعت مقابل داشت رسید بر رسیدن فرمان بابا خان و سائر ارباب عصیان
 بحسب ظاهر و مقام اطاعت شده بمظفر خان پیام فرستادند که رضوی خان و پیر داس فرستند که بلا عهد
 شرط کرده خاطر از اجانب شایع سازند مظفر خان رضوی خان و میر ابواسحاق پیر میر فتح الدین بیگ را می ترسید
 فرستاده بابا خان هر سه کس را مقید داشته باز در محراب را گرم تر و بحسب تقدیر در همین ایام ملاطیب و پر کوتم
 متصدیان همت و ولایت بهار نیز کار و بار سخت گرفته جایگزین محمد صوم کابلی و عرب بهادر و سائر امرای بهار
 تعیز داده و بنیاد بد سلوکی کردند و محصور کابلی بعد از بی و هجده روز بحسب باقیات عرب بهادر و سعید بخشی خود را بجرام نمک
 قرار داده قصد قتل ملاطیب و پر کوتم کردند و آنها را زخمی نموده بدر فتنه خانان بنارت دادند و پر کوتم بعد از
 چند روز و جمعی از جنگان در گاه را جمع ساخته از آب جو ساکن شده خواست که دست بروی بجا بخواران نماید عرب
 حرام نمک پیش دستی کرده بر سر پر کوتم داخل رسیده او را بقتل آورد و چون خبر مخالفت عاصی کابلی با قاقشالان
 رسید از طریقین بریل در سائل شد و درین وقت که قاقشالان بمظفر خان مقابل داشتند عاصی کوک که ایشان
 رفان شایسته یکری رسید بمظفر خان و حاج شمس الدین محمد مانی را با فوجی به سنگنای کرهی فرستاد که مانع گشتن
 عاصی شود و عاصی چون بحسب بسیار داشت بدو را از کرب گشت و بخواجه شمس الدین محمد جنگ کرده غالب
 گشت و عاصی بقاقشالان می شده فتنه بالا گرفت و از آب گذشته بر سر مظفر خان آمدند و زنجیل که از امر

مقدم الخدمت این درگاه داشت با اتفاق خان محمد مهدی و دیگر مردم از مظفرخان بمخالفتان پناه شد و
 مظفرخان در قلعه نائنه کچار دیواری پیش بنود متحصن گشت و باغیان بر سر نائنه دست یافتند حکیم ابو الفتح
 خواجه شمس الدین و اکثر مردم اعیان و سنگیر کرده غارت و تاراج نموده و حکیم ابو الفتح و خواجه شمس الدین و رای
 پرواس از عین باغیان بجزایه خلاصی شده پیاوه گرختند برآمدند بدو ندیب داران خود را بجای پور رسانیدند
 و چون باغیان قلعه نائنه را نیز تصرف شدند مظفرخان را بقولی از خانه او برآورده و قتل رسانیدند و اموال در
 اشیاء او را بدست آوردند پایتخت مظفرخان خود ساخته ولایت بنگاله و بهار حصه بتصرف باغیان درآمد و قریب
 سی هزار سوار بر جماعت حرا مخواران جمع شده و چون حضرت خلیفه الهی شرف الدین حسین مرزا را قبل از این
 از بند خلاص کرده و بنگاله پیش مظفرخان فرستاده بودند باغیان او را از قید برآورده و بسر داری برداشتند
 و فتنه عظیم قائم گشت چون این اخبار را عرض حضرت رسید راجه تودرمل و محمد صادق خان و ترمز و محمد خان
 و شیخ فرید بخارگی و الک خان حبشی و باقر و طیب پسران طاهر خان و تیمور بدخشی و دیگر امر بجهت دفع فتنه
 بهار و بنگاله حضت شدند و فرمان بحجبت علیخان و محمد معصوم فرمودی حاکم جوینور و شجاعی خان و جاگیر داران
 آن نواحی صادر شد که در دفع جماعت مخذول العاقبت با اتفاق راجه تودرمل نهایت سعی چند و لے
 دارند هنوز لشکر ظفر اثر در راه بود که شاه خان جلاتر با سعید بدخشی جنگ کرده او را قتل آورد و چون راجه تودرمل
 و امرای نامدار جوینور رسیدند محمد معصوم ملاقات نموده دست هزار سوار مسلح کمال بنظر خود و خواهی در آورده اما
 خوف از حاکم حوصلی سبب فتنه جاه و جمعیت و ماغ از خلل کرده بود و هر کاتیکه از آن بوی بی اخلاص می آید
 از او بطور آمدن گرفت و سخنانی که این را حرام نمایی از آن معصوم میشد و بی اختیار بر زبان میرفت
 هر چه بدل است ز پاک و طپید بد و سخن آند اثر آن پدید به جیفه جوگیر و دهن جوئی تنگ به آب روان گیر
 از و بوی رنگ به راجه تودرمل از روی کار دانی و معاملاتی می پدیدار گذرانیده و رفتنی و استمالت معصوم کوثر
 میکرد و چون لشکر فیروزی اثر بقصبه مونگیر رسیده عاصی کایلی و قاقتا لان و هزار شرف الدین حسین با سوار
 سوار و پانصد فیل و گشتیهای جنگی و توپخانه آراسته بمقابله دو تخواهان آندند چون راجه تودرمل بر سپاهیان
 بنگاله اقمه طلبی جلی ایشا نست جنگ مناسب ندیده در قلعه مونگیر متحصن گشته بر دور قلعه قدیم دیگر ساخته و هر روز
 طرفین جوانان مردانه کارزار می نمودند چون این خبر بعرض حضرت رسید یکدفعه زین الدین کهنور را بکجو که فرستاده
 لکبه و موبیه بدست او مدد خرج لشکر فرستادند و چون از چند روز زمین قدر زبردست خریا آبدار و دفعه دیگر بدست
 سردی و مرتبه دیگر بدست پتیل و بدفعات زرب بسیار فرستادند در نیوقت همان قرطی و تیر خان دیوانه از
 لشکر ظفر اثر جدا شده بحر انحرار ان طحی شدند و بدست چهاراه از لافه حلال انحرار ان با جماعت هزاران نفر از آنجا که بوی

بجست و دو تن از پادشاهان حضرت خلیفه العالی راه آمد و شد غلامی را که در میان ایشان
 می آمد و با پادشاهان قاتل و در مانده بود و می راسته مشرف بر قوت گشت و جاری بر سر مجبور قاتل
 که بکن یکین مخاویل بود و بواسطه خیر صفت با پادشاهان اراده رفتن مانده نمود و عاصی را بوجه تاب ستاوست مانده
 خود را بجانب بهار کشید عرب بهادر را بخار کرده متوجه می شد که آفتاب بر مشرق در آورده خزان که اسباب
 بود تصرف کرد و بهادر خان خاقان خیل بادشاه در مینه حصن جسته ایستاد و در مقام رفع اعدا شده
 استقامت نمود و در ابرو در سل و دو تن از پادشاهان محصور فرمود و بی توپی دیگر را که یک مینه فرستادند و از رسیدن
 اینها عرب ترک محاصره داد و خود را بجانب یکی از زمینداران غده اتولا میشت گشته رفت و در ابرو در صا و
 و عجب طایفان و ترسون محمد خان و دیگر ابرو بر عاصی بهار شد و او را دشنام خون آورده و بحسب اتفاق
 بر سر منزل صا و ق ناں ریخت و از آنجا که کار دانی خدا و ق ناں بود و راقشب جان یک و الوت خان
 حبشی بقراولی یقین یافته بود و غنیمت غافل بر سر ایشان رسیده جان بیگ گشته شد و الوت خان بدو
 با صا و ق ناں جنگ صعب اتفاق افتاد و اقبال دولت با دشا ای تقویت و دو تن از پادشاهان کرد و عاصی
 بر صیت داده و با قیج و بی بی بخار رفت و از طرف گدی بی بدست آمد و از غراب و اوقات آنکه در زمین ایام
 فرمان طلب بنام شجاع خان ماکم الاده به محبوب حسن توایمی باشی فرستادند و با پسر خود قیوم خان از
 سارنگ پور بر آمده غنیمت در گاه جهان بیا و داشت و کران او را هوس باغی گری در سر افتاد و شجاع خان و
 قیوم خان او را بقتل آورده و بحسب عیدم اتفاق پرانگده شده هر کس بطرف گریختند و چون این خبر عرض حضرت
 رسید شرف خان آنکه با سکه ملت ماکوه فرستاده فرزندان صبور و پسرانندای شجاع خان طلب داشتند
 و چون مهم بخار با طناب کشیده بود و خان عظیم را که مدت مدید در گوشه اگر متروزی بود و منظر محاطت او می نمود
 مورد مرادم خروانه ساخته چهار سوار همراه کرده بمقامت ولایت بهار فرستادند و بحسب زیادتی احتشای
 شهباز خان بصرد حاجی بود رسیده شیند که عرب بهادر در بنه و راجه پنی در آمده است بر سر اورفته مدت یک ماه
 متبایله داشت و مشکل بر می کرده بصرب راست عرب را از آنجا بدر کرده راجه پنی را از آنجا ساخت و هم مدین
 ایام بحسب اتفاق حضرت خلیفه العالی بمنزل شریف خان آنکه شریف برده او را سر زاری بخشیدند و او چنین
 خبر روانه ترتیب داده پای انداز بسیار پیشکش شایسته سرانجام نموده بمنزل خود را گذاشت و حضرت تا آخر
 بر وزیر شریف داشت و بنغمه و سرود انواع عیش و سرور گذرانید و شریف خان آنکه نزد خیر فیل و بست و بست
 انسب عراقی و عربی و اقسام آتش پیشکش گذرانید چون هر سال یکی از مردم معتبر را بر جای سفر حجاز
 می فرستادند و درین سال قره بنام حکیم الماکم گیلانی افتاد و اسارت علیه بر بنا و در رسید که مکتب خج لک روپیه

از وجود خزانه عامه بدستور بر سال تحویل حکیم الملک کردند که بوقت قاضی حسین الکی شیخ الاسلام حرم مجتاجان
که منظمه برساند و متشبه مندر وستان و یارچا انقیس منسوب حکیم الملک بحجت شرفای که ارسال فرمودند و نیز
عوض داشت راجه تو در مل رسید که محمد مصوم فرخودی را که بالوع دبیر مدارا همراه دارد و حاجه شاه منصور خطای
درست زشته اظهار آن نمود که در بسیار برز و دنا نیست ترسون محمد خان که از امرای کبارست و سردار
لشکر بنام اوست نیز خطا نوشته در محفل که صد امید داری می باید داد و نهد بدات نموده است و چون از سختگیری
او در مقامات که بعضی حضرت رسیده بود و چند روز او را می دخیل ساخته به شاه قلیخان سپرد و حکم شد که بجای
او وزیر خان دیوان کلی باشد و باتفاق قاضی علی پسر قطب الدین بغدادی فیصل مهات میداده باشد
و در آن ایام از عجایب مخلوقات شخصی را آوردند که بی هیت گشتش از مادر متولد شده بود که پین
داشت و نه سوراخ گوشها و عجب تر آنکه پستی که مذکور می شد مثل صاحبان گوش می شنید چون این سخن
بعضی حضرت آمد و ندزدیدن آن شخص حضرت متعجب شد خرج روزمره او تعیین فرمودند و چون حضرت خلیفه
آقای بر سال از راه اخلاص زیارت فرار فائز الاوار حضرت حاجه عین الدین قدس سر می رفتند و در ضمن
این بیت شروع عمل صالح فائز که بسیار بدگان خدا می رسید و در نیال بحجت بعضی موانع توجه ریات عالی پیش
شان برده و اینال را که می از نزدیکیان مثل شیخ جمال و شیخ فیضی که نسبت افغندی و سائر مردم همراه تعیین فرمودند
و مبلغ بست و چهار روید و خرج فقیران آندیار را محبت فرمودند و شانزده جوان بحجت زیارت نموده معاد
فرمودند و چون آن راجه تو در مل و ترسون محمد خان و دیگر امرای با و شاه بحجت برسات در حاجی پور قرار گرفتند
بمصوم فرخودی بر خست جوینور که جاگیر او بود و آند بخدی و حرام نمی بطور آوردن گرفت حضرت خلیفه
بیر و وچان دارد و فرشته فرشته را بهت نشانی او فرستاده ولایت او و با و لطف کرد و در جوینور
به ترسون محمد خان عنایت فرمودند و مصوم به بیر و خان سخنان خاصانه گفته آمار خالفت ظاهر کرده
داد و در راکناره دانسته با خجافت در بوقت نیابت خان پسر با شمر خان نیشاپوری که نواخته این درگاه
بود و جوینور بیاک که جاگیر او بود و با غمی شده بر سر قلعه کرده که جاگیر اسمعیل قلیخان بود و وقت الیاس خان که اسمعیل قلیخان
که شد از آنجا بود جنگ کرده گشته و نیابت قلعه کرده را حاضر کرده و بنیاد خفت و تاراج نهاد و چون انبیر بعضی رسید
اسمعیل قلیخان و وزیر خان و مطلب خان و شیخ جمال اختیار و جمعی امرای نامدار را بدخ و اوتین فرمودند و شانزده
محم را فرستادند که مصوم خان فرخودی را اسید و اساخته بدرگاه آوردند و بعد از رخصت وزیر خان حاجه شاه
منصور از قید آورده باز منصب سر فرار کرد و چون نیابت خان خبر آمدن لشکر شنید ترک محاصره کرد و بجانب کت
نروان شد از مضافات ولایت پشته امر اعجلت نموده از آب گذشت خود را باورسانیدند و نیابت خان جنگ

آمد و حرب بحسب اتفاق افتاد و بالاخره شکست یافته پیش معصومان رفت و درینوقت عرب بهاد وزیر امیرش
 شهبازخان که رنجیده با و پناه برده بود شهبازخان تقاب کنان کوچ نور رسید و از آنجا بر سر معصوم با و در توج
 شدند معصوم خان بمقامه شتابان گشت و شهبازخان فرزند و در یک روز حیل کرد و راه ط
 کرد و کوچ نور رفت بحسب اتفاق ترسون محمد خان که بر انظار بود و در جنگ مخفی مانده بود و در قبی که افواج معصومی
 بر ایشان شده فوج بر انظار آمده بمیت جواد شد و زونا که بر ایشان به همه جمیعت خس ش بر ایشان
 شکست داد و معصوم را و این خبر که شهبازخان رسید و بیعت تمام مراجعت کرده روز دیگر خود را فوج بر انظار
 رسانیدند و با جمیعت نموده بر سر معصوم خان رفت و در سردا و شهر او ده بار معصوم خان جنگ کرده
 شکست یافت و مادر و خواهر و زن و پسر و مال جمیعت او بدست آمد و او که رنجیده بجانب سوا لک بدست
 و این قفسه در راه و بچه سده ثمان و ثمانین و ستمانه روی داد و ذکر وقایع سال بخت و قهر است
 ابتدای اینسال روز یکشنبه پانزدهم صفر سنه شش و ثمانین و شصت بود و اول اینسال خبر رسید که مرزا محمد
 از روی خط های ماسی کابل و معصوم فرخودی که نوشته غیبت آمدن می نمودند و با غواهی فریدون که خیال می نمود
 قابو خیال کرده نجرست متخیر هندوستان از کابل برآمد و شادمان که نوکر خود را از آسید نیلاب گذرانید و کنور ملک
 پسر راجه بهگوانداس بر سر او رفت و او جنگ کرده لقتل رسید و از شنیدن این خبر مرزا محمد حکیم از اب نیلاب گذشته
 در پرگنه سید پور فرود آمد حضرت خلیفه عنایت فرموده متوجه پنجاب شدند و شانه زاده و انبال را در دار الخلافت
 فتحپور مانده سلطان خواجہ شیخ ابراهیم راجت انجام مہات آجانی گذاشتند و چون بمطری باد که پانزده کر و ہے
 فتح پور دست رسیدند خبر شهبازخان شکست معصوم فرخودی رسید بفال مبارک گرفته متوجه پیش شدند
 و در وقتی که ماننگه بر شادمان غالب گشته سه فرمان مرزا محمد حکیم که یکی بنام محمد قاسم خان میر میر بود بدست
 افتاد و از خبر داران شادمان ظاهر شد که بدلا سا و استمال تمام نوشته بود کنور ماننگه فرامین را بدر گاه
 فرستاد حضرت معلوم نمود مخفی داشتند چون رایات جلال از بلخی گذشت و مرزا حکیم بهلاور آمده در باغ
 قسمدی قاسم خان فرود آمده و ماننگه و سعید جان و راجه بهگوانداس در قلعه لاہور متحصن شدند و رایات
 عالیات را در لقتنه پانی پست ترول شد ملک ثانی که دیوان مرزا محمد حکیم بود و خطاب وزیر خانی داشت از
 مرزا جدا شده بدر گاه آمد و بمنزل خواجہ شاه منصور خبر آمدن او بعرض رسانید بخاطر اقدس چنان رسید که
 درینوقت که مرزا محمد حکیم به تنه بر هندوستان آمده باشد دیوان خود را از خود جدا ساخته فرستادن ناله
 از تنه نیست چون نسبت بخواجه منصور بدگمانی بود این تصور نظیر غالب رسید و خواجہ شاه منصور را از تنه
 فرمان مرزا را با و نمودند و خبر چندی که او سوگند با خود فائده نذا و چون رایات جها لکشا بنواهی شاه آباد رسید

ملک علی خلی آورده بنظر اقدس در آورده که قاصدان من از گذر دیو دیانه که اهتمام آن من تعلق دارم می آمدند چون
 بسرای سرسبز رسیدند پیاده که آورده ام در انسرای دیدند آن پیاده و بایشان گفت من کس شرف بیگ نوگر
 خواجه شاه منصورم که در فیروز پور که جایم خواجه است دمی که روی لاهور است شکر است و این خطا مارا خواجه فرستاد
 چون پای من تشویش دارد و دشمن این خطا مارا خواجه زد و برسانید پیاده آس من این خطا مارا آورده اند چون هر خطا
 برداشتند و یکش آمدند و خطا بر آمد یک عرض داشت شرف بیگ که احوال برگشته فیروز پور را بایشان منصور نوشتند
 و دیگر خطی که شخص بشخص نوشته بمضمون آنکه من که فریدون خان را ملاقات کردم مشتال را لیر را بملازمت مرزا حکیم
 و با وجود که عال خودی گنات نواحی فرستادند بر گشته تا کس نفرستاد و ملاقات داشت و چون مضمون
 این خطا بعرض رسید چنان نمود که این خطا نیز شرف بیگ ملاقات خواجه شاه منصور نوشته است و علاوه را بطه ملک
 ثانی دیوان محمد حکیم مرزا آمدن فرمان محمد حکیم مرزا بنام خواجه شاه منصور شده آن گمان بر بریقین رسیده و چون
 اکثر امار و ارکان دولت از وی برخیزد بودند همه اتفاق نموده سعی قتل او کردند تا آنکه حضرت حکم بقتل او فرمودند
 صباح روز دیگر او را اطلاق کشیدند بر باغی توانا کرده بر خلق بختناشته پد کجا بینی از دولت آسایشه هدا گرد
 کنی چشم کنی ملار که هرگز نبارد و گز انکور بار بعد از سه روز خبر رسید که مرزا محمد حکیم آمدن رایات عالی را که به پنجاب
 شیند از آب لاهور گذشته بجانب کابل رفت حضرت از سر نهاد بکلا و روز کلا و بر بتاس سبیدند شکار قمره
 کردند و از اینجا استخاره کرده و بشارت یافته متوجه نیلاب شدند و در راه بیج الثانی سال مذکور کنار آب نیلاب
 که بسند ساگر مشهور است قلعه عالی بنا فرموده بابل بنا ریح سوم ساختند و چون کشتی کم بود حکم شد که امرا و
 سپاهیان کشتیها سوخته و سواران را چوکی تقسیم فرمودند و کنورال بنای شیخ جمال بختیار و ماد هوسند
 برادر او و مخصوصان و نورنگان و دیگر جوانان کار لایک در آب نیلاب گذرانید و بجانب پرشور فرستادند
 چون اینجا بخت پرشور را بتصرف در آورده و دشتان را ده شاه مارا و با قلیج خان و مرزا یوسف خان و رایشان و اکثر
 امرای نامدار را از آب گذرانیده بتبخر کابل خصمت فرمودند و دیوقت خواجه ابو الفضل خواجه حسن نقشبندی و
 محمد علی دیوان خواجه حسن رسالت پیش مرزا حکیم آمدند و عرض داشت عذرخواهی و استغفار و تقصیرات او را
 و حضرت خلیفه الهی حاجی حبیب الدین همراه کرده بکابل فرستاد و فرمودند که اگر مرزا از اعمال گذشته تادم با
 که توبه نماید و سوگند بخورد و همیشه خود را بملازمت فرستاد از سر گذارد و او را هم گذشت و شاهزاده شاه مارا و کج بکوی
 از کوتل جبر گزیده در پانزدهم جمادی الثانی سبند که در حضرت خلیفه الهی بنیس نفیس از آب سبده گذشته
 منزل کردند که من بندگان نظام الدین احمد را که مولف تاریخ است بطریق ایمن پیش شاهزاده شاه مارا فرستاد
 فرمودند که از امرای رفته استخبار نماید که از بی آنکه حضرت تشریف آورده بکابل میتواند رفت و برود الا حضرت

با آمدن بطریق مناسبت با کل ختم و اهل محل باینجا حیدر تشریف آورند فقیر یک شب از روز در جلال آباد کوهستان
 و پنج کوه بود رفته بشانزده رسید و پیغام رسانیده و ایشان غریبت کابل نموده توجیه حضرت را بطریق ایمن رسانید
 و دینار و هم در جلال آباد حاج حبیب الله از کابل آمده بر اوقات فقیر در گاه سلاطین پناه استناده گفت که من از انچه
 از گذشته در کمال پیشانیست و سونگدان یاد کرده خواست که همیشه را فرستد با خواج حسن که شوهر خواهر مرزا بود
 همیشه ایشان را گرفته فرار نمود و بجانب بدیشان رفت چون فقیر و حاج حبیب الله در ملازمت حضرت رسیدیم
 روز دیگر کوچ کرده متوجه سرور رسیدند و از اینجا شانزده سلطان سلیم را در دوی مانده راجه بگلو انداخت
 سعید خان و قاضی علی بخشی را در خدمت ایشان گذاشتند و خود جرد و مله توچیش شدند هر روز نسبت کرد
 راه علی میفرمودند چون شانزده شاه مراد هفت کردی کابل رسید مرزا محمد حکیم حرم جنگ که خور و کابل موسوم است
 آمده آتش حرب برافروخت و شکست یافته و او را فرار پیش گرفت و شانزده بفتح و نصرت بکابل در آمدند
 و آن روز یک صبح آن جنگ خوابد شد فردیون خان خال مرزا محمد حکیم بر چند اول لشکر شانزده و خسته بنیت
 بسیار بوده بود و خلق کثیر بقتل رسانیده و درین روز حضرت خلیفه الاهی در سرخ آب نام وضعی که از لشکر شانزده
 پانزده کرده است فرد آمده بودند اتفاق در وقتیکه مردم چند اول لشکر غارت میشده اند حاجی محمد خان احدی
 که بکابل چوکی پیش شانزده رفته بود با سنجاک رسید تاج را مشاهده کرده خنده پیش آورد که سبب پریشانی خاطر را
 گشت با وجود این قسم خبر روز دیگر کوچ کرده یک منزل فرستند و در اینجا خبر فتح رسید با و از لشکر سپاس
 بجا آورد و حضرت شاهنشاه روز خنده و هم ماه حجب بکابل در آمدند و هفت روز پس از آنکه از اینک در کابل
 داشتند چون لبرض رسید که مرزا محمد حکیم از راه این دارد که جلای وطن شده پیش او زیگر و در حضرت این
 تنگ و عار را از بلای شیده لطیف خواب را پیش فرزا که در غور بند بود فرستاد و فرمود بخشش فقیریات او رسانید
 و مرزا محمد حکیم در حضور پیراه لطیف خواب ملازمت فرستاد و حضرت متوجه هندوستان شد باز کابل بازه را
 بمنزله انیت کردند و در او را در عقب گذاشته با ایمنار بجلال آباد که مسکن اردو بود و ملازمت استناده تنب
 و مبارکبادی فتوحات را تقدیم رسانیدند و خوابی محمد حسین که برادر حقیقی قاسم خان میر بحرست و از امرای معتبر
 مرزا بود ملازمت رسیده و در ملک و دوتو امان جنگ شد و از جلال آباد فوج فرستاد و او این کوه کفار کنور را
 تا چند منزل منزل مراجعت نموده و در دوازدهم شعبان بکنار رسید ساگر رسید محمد قاسم خان که صاحب الحکم
 بکنار آب جهت بستن پل مانده از گذشته پل موجود ساخته بود و ریات عالیات که در وقت رفتن کابل
 در یکما ملازمت گذشته بود و یک روز گذشته و از اینجا کوچ کوچ سلطه رمضان بلاهور رسیدند و حکومت
 پنجاب را سعید خان و راجه بگلو انداخت و کنور مانده مقوض داشته رایت غریبت بجانب و از الحلافت

فقیه و برادر ارشد شکارکنان و حیدر افغانان متوجه شدند شهابزخان در پانی پت ملازمست رسید و چون
 شاهزاده در بخت و پنجم ماه شوال مدتی رسیدند شاهزاده و انبال و امار که در فقیه را ندیده بودند و حضرت مریم
 که از فتح پور با استقبال حضرت برآمده بودند ملازمست مستعد گشتند و از پنجم و یقیناً پنج پورستقر سررخواست گشت
 لوازم نثار و ایترا تقدیم رسانیدند خیرات بسیار کردند در ایامی که ریاست مالیات در سفر کابل بود و در پس
 سعید بخشی که در ولایت تربیت برآمده خود را بهادر شاه و ناسید قصد جان خود داشت بدست نوکران اعظم خان
 گرفتار گشته بقتل رسید پسیت به بال و پور از ره که تیر بر پانی پت هوا گرفت زبانی ولی بنگال شست به و چون
 معصوم خان فرزند دوی در گوستان سوالگ حیران و سرگردان میگشت با عظم خان التجار خواست گناهان
 خود نمود و پسید و عزالضلع عظم خان گناهان او مقرون بفقوخته فرمان استمال صادر شد و معصوم خان
 از پیش عظم خان احرام ملازمست بسته و فقیه و رشید کوشش سرزاری یافت و چون نیابت نیرینا به حضرت
 مریم مکانی آورده بود او هم در بهار و در شرف زمین بوس مستعد گشت و در ایامی حضرت بکابل تشریف بردند
 و خواجه مرزا محمد حکیم ملازمست رسیدند از قضیه خواجه شاه منصور بسیار تفحص کردند معلوم شد که کرم الله و برادر شهاب
 بدستیار و کنگاش بعضی فرامین را ساخته و خط آخرین که سبب قتل او شد نیز ساختگی بوده است حضرت
 از کشتن خواجه شاه منصور اکثر اوقات تاسف میداشتند و قضیه فقیه و مستقر ریاست نصرت آباد بود و در
 همین ایام خروافات محمد علیا حاجی حکیم که در زمزه از واج طاهرات بتابعی هم ماه خرم سنه تسعین و شصت
 عظم خان که حکومت ولایت حاجی پور پند داشت و فقیه و رشید پانیوس سرور از گشت احوال بنگال مشرور
 معروض داشت و بعد از چند روز اکثر امرا سیار و سواد نامدار که در لشکر کابل همراه بودند بمشار الیه همراه بطرف
 بنگال رخصت فرمودند و ذکر وقایع سال فستیم شتم آبی ابتدای ایسال روز شنبه و فستیم خود
 سنه احدی و تسعین و شصت بود و در روز و ایسال و یوار و ستیان و دو و تختاهای حام و دو و تختایه خاصه بامرا
 تقسیم نموده در قاشها و پیر و دای مصور گرفته کمال ترتیب داده و نوعی آراستند که نظار گیار از شهابزاده آن خیر
 بر جرت می افروزد و چون دو تختاه را بارگاهها و نهاده رنگ فردوس برین ساختند صفحه نطق بسیار استند برده
 زر بفت فلک خواستند تخت زدند و ترقی آویختند عرس و گریزین آویختند مدت هر روز در بنارال و کاشا
 آراسته بود و شب بفا نوسه را نگمی آراستند و بندگان حضرت هر روز و شب یکبار و دو بار تشریف فرموده و بخت
 میداشتند و اهل فخر فارس و هندوی در ملازمست میبودند و بهر یک امار و اهل خدمت غالیات خدمت وانه بطریق
 میر رسید و باز از شهر فقیه و اگر آیین مینمودند و خلافت اطراف و جوانب بتفریح و تماشا و این جشن عالی
 که هر روز و نه و شصت و نه بود و در هفت روز و یک ایام امرو و مقربان و مردم عیان آمد و ش میباشند

حضرت در روز نوروز بر تخت سلطنت بلوس فرمودند و امرا و ارباب دولت صفهان و ده ترتیب مرتبه حالت ایستادند و نوروز شرف که آخرین ایام نوروز است نیز همین دستور محاسن عالی ترتیب یافت جمیع امرا و ارباب و شایگان و سبای گشتن بعضی بنیادها و خلعت بعضی بزیادتی علو و بعضی بزیادتی ذکر جمعی بیافتن جاگیر و کسب نماند که درین شهر در روز مورد مراسم خمرخانه نشسته باشد و امر مسلم که با پیشکشهای لائق گذرانیدند و درین هزده روز حضرت در ایوان کی از امرای کبار تشریف آورده جمعت میداشتند و در آن روز لوازم مهمانی و جمعت را آنکس متکفل میبود پیشکش بسیار از پارتیه هندوستان و خراسان و عراق و مرادید و لعل و یاقوت و طلا و اسپان عربی و فیلمان که به پیکو و قطار آتش فرومایه و استران راه و ارباب روحی میگردانیدند و درین محل شایگان و جلایان و صوبه بنگال و راجه گوانداس از لایه و آمده شرف عقبه بوسی شرف گشتند و در آن گشته ذکر یافت که خان و سامه جاگیر داران از حاجی پور بدگاه آمدند چون آنصوبه خالی مانده بود حرام نمکان حضرت یافته از برگوشه سر فتنه و فساد برآوردند و نیست نام کوکر معصوم کالی با ترفان دیوانه و سرخ بدخشی در ولایت بهما دخل انداختند محمد صادق خان با اتفاق محب لعل خان جنگ کرده و غالب گشته و پیشتل رسید و درینو لایه معاودت حضرت بیگمات هد علیا گلبدن حکیم و سلیمان سلطان حکیم بولایت گجرات از راه دریا رسید که چند سال در آن آنحضری مقدس اوقات لطافات و عبادات مصروف داشته توفیق الهی چند حج و عمره و توفیق حال ایشان شد و الحال مراجعت نمود و خطب اجمیر رسیدند شاهزاده جوان بخت کامکار سلطان سلیم را با استقبال حضرت بیگمات فرستادند تا با جمیع ملاقات نموده زیارت فرمایند و انقض الاوار خواجه جمیع قدس سره گردید باز شرائط و آداب طواف فقر را خوش وقت گردانیده آنگاه در خدمت حضرت معاودت نمودند و در روز یکشنبه پور می آمدند حضرت اعلی استقبال نموده حضرت بیگمات را بطنیم نام شهر درآوردند و درین ایام محمد صادق خان از ولایت بهما آمد و مورد مراسم خمرخانه شد و نزدی حضرت شده با اتفاق مظلوم خان بدیع عالمی کامل با مهرش و شاه قلیخان محرم و شیخ ابراهیم شیشی و دیگر امرا که با شکر کابل رفته بودند همراهی محمد صادق خان یقین شد و در دینو لایه پور تراب و استاد خان که بجایه مبارک همراه رفته بودند بدگاه آسمان جا و رسید و شرف زمین بر سر فرزان آمدند و میر لایه تراب شکی آورده بود و میگفت که برین سنگ نقش قدیم مبارک حضرت رسالت بنیاد حضرت چهارگروه استقبال قدم نموده و تقییم و تکریم آن سنگ فرمودند حکم شد که جمیع امرای قدیم را بر ووش داشته چند قدم بر روند و بهمین دستور یکیک بنوبت آنرا بر میداشتند تا به شهر آوردند و با جلاله روز خورشید نوروز و هم شاه شعیان حضرت شهریار جوان بخت بخت و زن مبارک شاهزاده عالمیان سلیمان سلیم در منزل حضرت بریم بخت تشریف برده شاهزاده را بدستور محدود بطلا و فقره و غیره وزن نموده آن مبلغ را بصدق فقر و مستحقان کردند

درین ایام نورمحمد نام پسر ترخان دیوانه حرام نمک را که در ولایت تربت گرفتار گردیده بود حاضر آورد و در رخسار
 فتحپور بیست رسید میت کسی کو ملک را بدست داشت پشیمان کان خون حیرت خلاصت بد چون
 سال بست و هشتم کنی آخر رسید ذکر وقایع سال بست و نهم موافق احدی و تسخیر و تسامه بنیاد
 در فتح پور این سال هایلون فال شهریار بلند اقبال ابواب عیش و حضور بر روی روزگار جبهه خلاق کشاده حکم
 فرمودند که در دیوار دیوانه ای دو تلخانه نام و خاص بدستور پارسال در زیر و زبیت گرفتند و صحبت اگر است
 و مجلس خرم میا ساخته هر روز و شب عیش و سرور گذرانند و بعد از آن مردم را منع آمد و شد و تلخانه فرموده
 حضرت سر برده سلطنت و پروردگان آنجن خلافت را طلبیده دست ببدل اموال کشا و ندو مبلغ یک لک پیر
 نقد و طلا آلات و مرغ آلات و قمشه و چند قبل برسم شیکش نخل حضرات والده بزرگوار مریم مکانی گذرانیدند
 و بهین دستور بعه خود گلبند یکم و به دیگر یکم انعام و اکرام فرمودند و تا هر روز این صحبت در کرد و بود و بعد از
 فراغ مجالس نوروزی از جنگاخر رسید که خان عظم و افواج قاهره در نمانده و آمدند و خالد بخان و جبار بر روی
 و مرزایک قاقشال از حاجی کابلی جدا شد و پیش عظم خان آمدند و فرار نموده پناهی بیسی رسیدار برد و آنچه از
 ولایت بنگاله تصرف باغیان در آمده بود باز تصرف اولیای دولت روزا قرون و آمده و ریو لا بجا طاعت
 رسید که چون اعتماد خان سالها حکومت گجرات کرده بود و طریق آبادی گجرات از دیگران بهتر می دانستند
 و چون گجرات باو غایت شود و سبب امید واری حکام بلاوی که در تصرف نیست میشود و بنا بر این حکومت گجرات
 با اعتماد خان مرحمت فرمودند و میرا تو تراب را این نام کرده و خواجه ابوالقاسم را در بلا عبد القادر را خود منصب
 دیوانگری و کمترین بندگان نظام الدین احمد مولف تاریخ را بنحیست بخشگیز معین نمودند و محمد حسین شیخ
 میرا ابوالمظفر ولد اشرف خان و میر حبیب الدین ابوالاسحاق و میر صلح و ماشم داعی و بنیاد میگ و سید جلال بخار
 و یک محمد قوبانی و میر حبیب الدین و میر شرف الدین برادرزادای میرا تو تراب را بجا گجراتی حکومت فرمودند و این
 ایام سیادت پناه میر فتح الدین که از سادات شیراز انواع علوم مقبول و متفوق بود و از ولایت شیراز برگشته
 پیش عاهد خان صاحب اختیار معات بود و زبیت بند بست دوم ربع الثانی در دار الخلافت فتحپور شرف
 خدمت سرفراز آمد حسب الحاکم خانخانان و حکیم ابوالفتح استقبال زفته بلا است آوردند میر فتح الدین منصب جلیل القدر
 صدارت امتیاز یافت و چون جبر پشانی و متفرق شدن باغیان بنگاله بعض رسید و معلوم شد که حاجی
 کابلی در ولایت عیسی میباشد عظم خان بخت آمدن در فانه نموده بنا بر آن شهباز خان را تعین فرمودند که ولایت
 بنگاله زفته تمام کن سرکار را به سپاهیان جاگیر نموده در پیصال خاص کابلی کوشش نمایند و زفته تمام شهر جاگیر
 شهباز خان را بخت ارزانی داشتند و از جمله وقایع این سال هایلون فال است که کتاب مهابارت را بنحیست

قصص برابره است حکم شد که بزبان فارسی حسب الحکم ترجمه شده بر زم نامیه موسوم گشت ترجمه نمودن کتاب
 مهابارت درینا خبر رسید که خان غلام شیخ فرید را بجهت مصاحبه نزد قتلوان افغان فرستاده بود
 و چون شیخ فرید بآن قتلوان رفت و صحبت منعقد شد قتلو در مقام خدمتگاری بود بهادر کرده که یکے از
 زمینداران بنگاله است و عمده لشکر قتلو بود با شیخ فرید یارانه از روی اداست ملاقات نمود شیخ بنظر زمینداران
 و نوکری تمامه پیش آید بهادر از روی سینه در وقت مراجعت سر او شیخ فرید را گرفته بجنگ پیش آید جمعی کثیره از
 شیخ فرید کشته شدند شیخ فرید را آیینی رسید بهر آمد آمدن برهان الملک کنی برهان الملک برادر مقتی نظام الملک
 حاکم ولایت دکن است درینو از برادر گرفته پیش قطب الدین خان آمده از آنجا حسب الحکم در راه حجب سال
 بست و نهم زمین بوسی با و شاه جهان بناه مستعد گردید و قتل ازین شخصی خود را برهان الملک نام کرده ملازمست
 حضرت آمده بود حضرت با و در او ده جاگیر فرموده بودند چون برهان الملک دروغ او ظاهر شد که در خیمه
 شد و بعد از آن گفته در میان جوگیان او را شناختند آوردند حسب الحکم محبوس گشت القصه چون با اعتماد خان حکم
 بود که ولایت سروبی را از سرستان و یوره گرفته حواله بکمال برادر را که از دیوخواهان بود نماید و دیگر از مردم مضحک است
 تا پنج نظام الدین احمد جغتو فرج او فرستادند اعتماد خان که بجای او رسید فقیر میر محمد معصوم بکری و قنبر بیگ
 فرین الدین کنبو و سپهوان علی سیستانی که بکو توای احمد بابا تعیین شده بود با و تخی شدند و محمد حسین شیخ و اکبر
 جاگیر داران گجرات عقب مانده بودند چون بجای او رسید بر سر سر در گرفته سرستان دیو که برادر دره بکمال باغ زمین
 و محمود خان جالوری و جایدیو ریه را بسلطه و چندین ولد لاری مال دیو را در آنجا گذاشته با احمد بابا و توجیه نموده چون
 قریب احمد بابا و رسید به شهاب الدین احمد خان از شهر بیرون آمده در شتابیور که در حملات شهرست فرو اندود
 و از همه شهر شبان اعتماد خان و قتل شهر شد بعد از در و در معلوم شد که عابد بخشی و میرک بلان و وفادار و
 ایک و عبد الله و میر محمد و جماعت کثیره از نوکران شهابخان جدا شده بجانب کاشی واره بطلب سلطان مظفر
 گجراتی که در آن گوشه از حد متجاوزان قاهره روی شیب می آورد و میر دند و راه فتنه و فساد و از اعتماد خان
 صلاح دید که فقیر پیش شهاب احمد خان نیند درین باب سطره نماید چون فقیر پیش شهاب الدین احمد خان رفت
 او در جواب گفت که این جماعت قصد من داشتند و مقیت که در فکر انکار بودند و الا آن که پرده ایشان از
 کار افتاد و سخن من تسلیم نخواهد شد و از من امداد و تمهید نیست چون فقیر صورت حال را با اعتماد خان گفت
 که شتاب الدین صلاح در آن دید که تسلیم این جماعت باید نمود و یک کس یا دو کس دیگر تسلیم آنهم فرستاد آنها تسلیم نشد
 رفیق و شهاب الدین احمد خان کوچه کرده تا مقبضه کوئی که بست کردی احمد بابا دست رفت درین ضمن مرتبه
 شهاب الدین احمد خان مراسلات در میان آورد و سعی نموده میشد که روز چند توقف نماید شهاب الدین احمد خان

توقت نگزیده روان شد بخت و دوم شعبان خبر رسید که جماعت باغیان مظفر را با کامتیان همراه گرفته بدو
آمدند و همه امروز قنبر ایشک آقا از پیش شهابخان آمده خبر آورده بود که شهابالدین احمدخان قرار داده که قنبر
کری توقف نماید و اعتمادخان و میرالوتراب و این فقیر قنبر تسلی او کرد و او را بسیار بم اعتمادخان در آخر روز سوار
شده متوجه کری شد هر چند که قنبر بدو از ده کری رسیده رفتن حاکم شهر بخت کری لاقی نیست فامده نزد
پسر خود را با پسر محصوم بکری وزین الدین کنبه و قنبر ایشک آقا و مجا بد گجراتی و پهلوان علی و خواجگی محمد صالح و پسر فقیر
بمجا فطنت شهر گذاشت اعتمادخان و فقیر که بقصبه کری رسیده شهاب الدین احمدخان سخن کردیم باین رنگ
تسله او شد که برگشتی که سابقاً در جاگیر او بود با و باید گذاشت و دو ملک رو می مساعدت داده القصبه بطریق
اراده شهابخان بود تسلیم نموده شد و آخر شهابخان بم اعتمادخان از قصبه کری مراجعت نموده متوجه احمدآباد
شدند اتفاقاً همین روز که اعتمادخان بکری رفته بود مظفر گجراتی آمده بشهر احمدآباد درآمد و مردم شهر قای را داود
و از جای که پاره دیوار قلعه شکسته بود بلا توقف درآمد شب که شهابخان بده کری احمدآباد رسیده بود میر محصوم
بکری وزین الدین کنبه از شهر آمده این خبر آوردند شهابخان و اعتمادخان در راه فرود آمده کنکاش کرده قرار دادند
که چون هنوز زیاده بر یک وزنگ نرفته و کار مخالفان استقامت نیافته از عازله بشهر باید درآمد و با جماعت متوجه
بشهر شدند و جمیع بختا پیور که متحمل بشهر و کنار و ریاست رسیده منزل کردند مظفر گجراتی از شهر آمده در یک زار
دریا صف کشیده شهاب الدین احمدخان دست و پا کم کرده بخت نا اعتمادی نوکر فرست صف آرائی نیاشت
و بعضی سپاه که با دامنه بودند حرکت المذبحی کرده گنجینه دین فقیر با قلیل هر چند دست و پای زو بجای رسید
و سپاهیان پسر فقیر را که اعتمادخان در شهر بخت محافلت قلع گذاشته بود با تمام خان مان تباراج رخت شهابالدین
احمدخان و اعتمادخان قرار نموده ببله نهر واکه به پیش استوار دارند و چهل پنج کری احمدآباد دست آمدند و دلف
تا بیخ حقیقت حال را عرض داشت نموده بپایه میر علی ارسال داشت بعد از سه روز محمد حسین شیخ و خواجہ ابوالقاسم
دیوان و ابوالنظر و میر محب الدین میر شرف الدین بیک محمد توبقانی و دیگر جاگیرداران گجرات به پیش رسیدند قلع
پیش را مرست کرده استقامت نمود و سلطان محمد گجراتی ارباب فتنه و فساد را خطا بها و جاگیر داده و در مقام
جمیعت و استعدادش و شیرخان فولادی که سالها ملوکست بنین داشت و چند سال بود که در ولایت سورت
اوقات میگذاشت این پیش مظفر گجراتی آمده مظفر و را با چهار هزار سوار بجانب بنین روان ساختند و شیرخان بقصبه
کری رسید مردم خود را بجهوتانه که بخت کری بنین است فرستاد و فقیر بنهر مردم آورفته شکست داده
میر محب الدین میر شرف الدین و بیک محمد توبقانی و جمعی از سپاهیان را استخا گذاشته وزین الدین کنبه را
پیش قطب الدین خان رفته و او را به برده آورد و چون خبر آمدن قطب الدین خان به برده بمظفر گجراتی رسید

نود و با سکر یار بر قطب الدین خان رفت و قطب الدین خان با سپاهیان جنگ کرد شکست یافته در
قلعه برو و متحصن شد و اکثر نوکران و مردم عده لشکر او بنظر گجراتی درآمدند و در وقت شیر خان فولادی بیشتر
آمده در عقبه همان که با توده کردی بن هیت منزل کردند و تیب و تب تمام بحال جماعت کرد در قلعه متحصن بودند
راه یافت نزدیک بود که بنین را گذارسته متوجه جالور شوند فقیر خواهی نخلای بی قرار جنگ داده و با استقبال شیخان
روان شد بهاب الدین احمد خان و اعتماد خان بشهر بنین ماندند و دیگر امر موافقت نمودند چون انقباض
میلسان رسید به پیش شیر خان فولادی صفت اراست کرده پنج هزار سوار بجا بل آمده و بادولت خوانان که زیاد
از دودنار سوار بنو و ند جنگ معصب اتفاق افتاد و شیر خان بنهر میت یافته با احمد آبا و رفت و خلق کثیر از مخالفان آن
بقتل رسیدند و غنیمت بسیار نصیب دو نخلایان شد فقیر بجا رفته که با احمد آبا و میساید رفت امرای تکه راه
بودند راضی نمیشدند چون بقصه کرمی رسید جهت رسیدن سپاهیانیکه بعد از فتح غنیمت بسیار گرفته باشند
سواران به پیش رفته بودند بضرورت توقف افتاد و مدت دوازده روز توقف شد در همین مدت چیت دفع
با جماع مردم کسان به پیش فرستاده شد در نخلان خبر رسید که قلعه بر دودنار بنظر گجراتی بضرر توپ انداخت
و قطب الدین خان قول گرفته اول زمین الدین کبوتران فرستاد و بنظر حدثنی کرده زمین الدین کبوتران بقتل رسانیدند
و بعد از قتل همه بنظر اگر چه قطب الدین خان خطاب بود با چون اهل سیاه دیده نصیرت او را گور ساخته بود اعتماد
بر عهد و قول او نود و پیش او رفت و سی ترواری زمین را لاج بپنایقتل رسید میت اهل چون بختش در
آورد و دست به قضا چشمه بار یک مینش بست به از شنیدن این فقیر و امرای نادر که در عقبه کرمی دودنار بنهر میت
نمودیم و بنظر از بروده به به لوج رفته از متعلقان قطب الدین خان ابلع گرفت و چهار دودلک رویه از خرابی پاشا
کرد و کینایت بود و خوابه ما و الدین حسین ابره به لوج بروده بود با تمام اموال و خزانن قطب الدین خان که از
ده کرد و زیاده بود بدست بنظر گجراتی افتاد و از اطراف و جانب سپاهی و راجوت ما رجوع آورده
قریب سی هزار سوار با و جمع شدند و چون خبر دادند گجرات بصر بنده گمان حضرت رسید و فرستاد
مهرزاد خان و لدیرم خان بمحاربه بنظر گجراتی فرستادند و لدیرم خان بابا گورالان بنهر میت
اجمعی بنش پانده محمود خان محول و سید قاسم و دامتسمیران سید محمود خان و دیگر سادات بار به درازی
یون کرن و شیر و بهرزان را شور و خان در ویش و موثره راجه و خواجه محمد رفیع بختی و احمد و او دی سنگه
پسران روی و سنگه و راجوت و تلمسی راس و راج سنگه و سر دی ترکمان و گنیل بیگ و دیگر مردم که تفصیل
ذیل آن و درازست از راه جالور به پیش تعیین فرمودند و تلای خان را که جالور و سورت بود با نورنگ خان و لدیر
قطب الدین خان و شریف خان برادر قطب الدین خان و جالور داران مالو و از جانب مالو و خصمت کردند

انجماعت و ریوقت کہ مظفر گجراتی در بروج بود سلطان پور و نذر بار رسیدہ بودند اما از ملاحظہ او قدم پیش نہادند
 مولف تا بیخ ازین بمرزاخان کہ بات نوشتہ از سخت درآمدن مبالغہ می نمود و چون ایشان بسر دی رسیدند
 خود باستقبال رفتہ ایشان بہت تمام آورده و ایشان یک روز درین قرار گرفتہ پیش گذشتند و چون خبر آمدن
 مرزاخان بمظفر رسید از بروج با احمد آباد مراجعت نموده قلعہ بہر بروج را بہ نصیر کہ برادر زن او بود و جہ کس روی
 کہ از نوکران بادشاہی بود گرفتہ بہ پیش مظفر رفتہ بود محکم ساخت مرزاخان و افواج منصور بسر کنج کہ سد کردہ
 از شہر احمد آباد دست نزول کردند مظفر در نواحی میر شاہ ہیکل قدس اللہ روحہ محاذی لشکر مظفر از طرف
 دو کردہ چادر زدہ لشکر گاہ ساخت دور و در کہ مقابلہ بخود جوانان مردانہ طرفین کارزار انیمو و نذر غلبہ اولیا
 دولت روز افزون بود اما در روز جمعہ نیر دہم شہر محرم الحرام سنہ احدی و تسعین و شصتہ مظفر گجراتی صفت
 آرائی کردہ جنگ آمد و مرزاخان نیز در برابر صفت آراستہ مولف تا بیخ را بمیرزا ابوالنظر و میر محمد معصوم بکری و میر
 حبیب اللہ و دیگر محمد توقباتی یقین کردہ کہ شہر سر کنج را دست راست خود کردہ از عقب عینیم در آئیم و افواج
 طرفین در ہم آمیختہ کارزار نمودند سید ما شہم بار بہم و خضر آقا کہ وکیل مرزاخان بود شہادت یافت و مردم بسیار
 ہرچی شدند سہ سہ دران زیر گزر گران بدو چو سندان بدو تپک آہنگران ہند سہ ستوران و ران پین و
 زمین شس شد و آسان گشت بہشت بدو و ہنوز مظفر گجراتی با مرزاخان مقابلہ داشت کہ مولف تا بیخ با یاران
 خود اتفاق کردہ از عقب رسیدہ عینیم را برداشت و رای در گانیز از جوانان را بفرمودہ مرزا از عقب مایان رسید
 مظفر راہ فرار پیش گرفت و خلق کثیر بقبل سید و مرزاخان حقیقت فتح را نوشتہ بر گاہ ارسال داشت شد
 و قتیکہ حضرت آکہ باس متوجہ دار الخلافہ گشتہ بودند رسید خدمت اوستحسن افتاد و مرزاخان را بخطاب خانان
 سرفراز فرمودہ ہر یک از بندہای در گاہ را بزبانہی علوفہ سرفراز ساختند و مرزاخان صبح آنروز بشہر درآمدہ
 منادی امن در داد و ہر کس مرئی گرفت مظفر گرفتہ جانب محمود آباد و کنار دریا مہندری رفت و از انجا خود
 بکنایت رسانید و مردم گرفتہ باز باو جمع شدند و قریب دو ہزار سوار باز یکجا شد بعد از فتح سہ روز قلیچ خان
 و امرا بی مالوہ با احمد آباد رسیدند مرزاخان و کل امر استوجہ بکنایت گشتہ چون بدہ کردہی رسیدند مظفر از انجا
 بہتوجہ برو دہ شد چون بیاسد نام موضعی کہ قریب بہ پنلا و کنار آب مہندری ست رسید مرزاخان کہ محمد قلیچ
 و نورنگ خان و شریف خان را پیشتر فرستاد کہ بخالفان رسیدہ دست بردی نمایند انجماعت ملاحظہ گشتہ
 و تنگی راہ کردہ توقف نمودہ پیش رفتند و مظفر بجائہ راج پنپلہ و نادر و رفت مرزاخان و تمام لشکر شہانورہ روز
 در برودہ توقف کردند چون خبر رسید کہ سید دولت نام از نوکران مظفر بکنایت درآمدہ مروی کہ از جانب دولتخواہان
 در انجا بودند بر آورده است نورنگ خان را بہت دفع فتنہ او فرستادند نورنگ خان او را بدر کردہ مراجعت نمود

و سید دولت بعد از مراجعت نورنگان باز بکلبایت آمده متصرف شد و خوجم بر دی نوکر خان خانان از پتلاد
بر سر سید دولت رفت جنگ کرده او را بر هیمیت داد و مزار خان و تمام لشکر بنا و دوت رفتند مظفر مرخاسته و در
کوه در آمد و تالیق بهادر از لشکر بادشاهی که گریخته پیش او رفت ارباب قتلند باز در حرکت آمدند مزار خان با
بهادر و از یک راکه نسبت با و بدگمانی بهم رسیده بود مقید ساخته قرار جنگ داده شریف خان و نورنگ خان
بر انفار و قلیچ خان و تولک خان را جبر انفار و پاینده محمد خان را با چندی از ازمهر اول ساخته روان شدند
و فقیر پیش فرستادند که طریق استادان اعدا ملاحظه نموده بطریقی که لائق باشد جنگ اندازد و فقیر بدین
کوه رسید پیاپی نمایان جنگ کرد و ایشان را برداشته تا کوه بزرگ صفت مخالفان قطار کشیده بوده اند
جنگ صفت اتفاق افتاده بود و غنیمت و تنگ شد که چشمها خیره میگشت اسب آدمی بسیار زخمی شدند
فقیر مردم خوب را پایده کرده بر کوه سوار کرد و کسان بطلب قلیچ خان فرستاد و در حال خواب محمد فریخ که از سبزه
بادشاهی بمن شجاعت موصوف بود و در خور و فقیر او را هم بطلب قلیچ خان فرستاد و قلیچ خان از دست چپ
رسید و میان ایشان و غنیم جنگ شد و پاره را غنیم زد و در آورد و قلیچ خان را بر گردانیده یک تیر انداز را زخمی کرد
فقیر پیاده ساخته بود و در وقت که غنیم از اطراف بجانب قلیچ خان دویده بود و پیش راه خالی شد بر کوه برآمدند و
غنیم برگشته حقیقش کرد مردم بسیار کشته شدند و قلیچ خان در پستی که فی الجمله پناه بود استقامت نموده ایستاد و فقیر
هتتمتاً از مزار خان طلبیده بود و فریل آوردند و بجانب قلیچ خود ایستاده بود و چند هتتمتال انداخته شده و بمخل
مردم نورنگان و شریف خان نیز بر کوهی که قریب چپ غنیم بود برآمدند و کوب شدند و چون هتتمتال در میان فوج
افتاده قرار بر فراختید کرده روان شدند خلق کثیر اسیر و قتل گشت و اولیای دولت بادشاهی بفتح و نصرت
فیوزی اختصاص یافتند و مزار خان مراجعت کرده با جمعی که آمده بسر انجام سپاهی رعیت مشغول شدند و قلیچ خان
و نورنگ خان و شریف خان و امرای مالوه را در قلعه بهرج گذاشتند و مدت هفت ماه در احمد آباد قرار گرفتند بعد از
هفت ماه قلعه بهرج فتح شد و چرخ روی که از قطب الدین محمد خان برگشته بمظفر در آمد از جانب مظفر حکومت
قلعه داشت بقتل سید و نصیر که او نیز سرور و پنجانی بدر بردند و بر سر احوال غلیظه اسکی و متنی که خبر جا و دش
گجرات بعضی رسید مزار خان و لشکر مالوه را تعیین فرمودند و در یک جای که آب چون گلنگ بهم میرسد شهر بنا فرمودند
و قلعه چند بر روی هم طرح انداخته شهر را آلباس نام کرده بودند از اگره باشتی در آمد غریب آلباس فرمودند
و مدت چهار ماه آنجا بوده بعدش و سرور گذارند و غنیم خان از حاجی پور در آلباس ملازمت آمده و محض شد
که برودی لشکر خود را گرفته بیاید چون خبر کشته شدن قطب الدین خان و طغیان قتل گجرات بعضی رسید متوجه اگره
و فتح پور شد و کلاً از آنجا غریب گجرات فرمانید و روانی اما و خبر فتح گجرات رسید حضرت بفتح پور رسیده توقف

کردند فرامین عنایت بنام امرای گجرات صادر فرموده مرزا خان را بحطاب خانخانان و خلعت مکر خضر مرصع
 سر فرازی بخشید و من توغ عنایت کردند مولف تاریخ نظام الدین احمد را نیز سیب و خلعت و زیادهای غلو و غیره
 فرمود و در مراجع بادشاهی شالخال هر یک از بندهای درگاهش و نظیر گجراتی بعد از شکست نمانی راه چایان
 و سرور بر وجهال او این کشته بجانب ولایت مسوریه قضیه کوندل که دوازده کوهی قلعه چون کوه است قرار
 گرفت و پراکنده از هر طرف باو حجت شد و قریب سه هزار سپاهی یکجا کرد و یک لک محمودی و مکر خضر مرصع
 ایمن خان غوری حاکم مسورت داده با خود متفق و همین قدر مبلغ بجام نرسل کرد راجه بالاداد صاحب جمعیت
 فلیله داشت داده باز فلیله است آمدن احمد آباد و در حرکت آمد از آنجا که طاقت انیشی امین خان بود و مظفر
 که شترانجام رفته او را همراه بگیرد که من نیز سامان نموده از عقب میر سیم چون مظفر پوری که شصت کوهی احمد آباد
 رسید و این پنج خانان رسید به سخت تمام از شهر آمد و متوجه پوری شد چون به پورم کام رسیدند و مورچه
 چل کرده ماند و جام و امین خان نیامدند مظفر حیران و سرگردان و سر اسیر شده مراجعت کرد و بجانب کوهستان
 قریب جلک که اضی بلاد و سوزنیت و بدوار کا اشتهار دارد رفت جام و کلاهی خود را پیش خانخانان فرستاد
 پیغام داده که من و دو تنی باو شاه دانسته زار از مظفر گرفته با و همراهی نکردم و حالاً باینکه مظفر میباید شکر
 شمار اسر کرده می برم و امین خان غوری نیز بوسیله میر ابوتراب پس خود را بخدمت خانخانان فرستاد و اظهار
 اخلاص و دو تنی باو میبرد و جام خانخانان را سر کرده بلیغار یکوهستان برودند درین در آید غارت و قمار راچ بسا
 کرده غنیمت از حد زیاده بدست آورده و شش خلق کثیر قتل و اسیر شد و مظفر با پانصد سوار غل و پانصد سوار
 کاشی بجانب گجرات رفته و او تنه نام محلی که در میان دریای صابرتی و تنک نایهای عظیم واقع است
 و بهائی نام کولی ستر و آجایی باشد را مدخانخانان در وقت فتن بایز لشکر از روی خرم و احتیاط اسیر
 و قحط بردی و سید لا و سید بهادر و دیگر سادات بار به و یک محمد توقیاتی و کاران بیگ گیلانی را در داله
 که قریب دندوقه و سر راه کنایت گذاشته بودند و میان بهادر و میر محبت الله و میر شرف الدین برادر زاد
 میر ابوتراب و جمعی را بیچا پور که در چهار کوهی او تنه است حجت همین روز گذاشته بودند چون مظفر باو تنه
 آمد سید قاسم بار بهادر پیش به بیچا پور که کسی کردی او تنه است آمد و لشکر که در داله بود به پراتی آمده اجتماع
 نموده اند و مظفر با اتفاق کولی و کراسیه و سائر زمینداران آنجا بچنگ آمد با قوچی که پراتی جمع شده بود جنگ
 کرده شکست بر مظفر افتاد و فیضان و اسباب که او بدست و آمد مردم خوب او کشته شد و پنجانی بیگ نانی
 بیرون برد و بزوقت که خانخانان از کوهستان بدوار کام مراجعت نمودند معلوم شد که جام از روی
 راستی پیش نیامده است و کلاهی او را خصلت داده بر سر جام روان شدند و جام نیز مقابل آمد و جمعیت

نکرة قانع

منوچهر پسر سوار و پیاده پیشمار یکجا ساخته و خانانان چون هفت کردی و اورسیدند و هر دو اسب کج نهادند
همیش خانانان فرستاده تجدید عهد و قول نمود و مقدمات و التواهی کرد و خانانان مراجعت کرده با جمعی
آمد و بعد از پنجماه حضرت خلیفه الهی خانانان را بلیدند و خانانان بخار متوجه درگاه ملی شد و منظر کجائی که در میان
کاشی داره میبود و از این خانانان بواسطه گرفتن زر و همراهی نکردن آرزو بود باز با اتفاق کاهدانی زمیندار
جمعیت نموده بر سر این خانان رفت و این خانانان در قلعه کمرشخص گشت چون اینچراحمدا باورسید قلیج خان
و فقیر در احمدآباد بودیم مشارالیه در شهر ماند و فقیر با اتفاق رسید قاسم بابیه و سید فیضی و جمیع مردم خانان
و قلیج و میر معصوم کبری و میر حبیب الدود و یک محمد قوبانی و کامران بیگ بر سر تمام روانه سورته
شده چون بهالیه رسید منظر تاب نیاورد و ترک محاصره این خانان کرده بجانب کج روان شد و قلیج
و میر حبیب الدود و یک محمد و سید لاد و سید بهادر و نصیب ترکمان را پیش این خانان فرستاده که
با اتفاق او کاهنواره تاخته از عقب منظر در آیند و خود پیش راه او گرفته جانب سواری رفت و منظر فرار نموده
از آب رن که از دریای شور جدا شده بار یک خبر متنی شده و بعضی جا با عرض آن آب ده کرده و بست
کرده است که بسته بولایت کج رفت زمیندار که آن طرف این آب است آنرا کج میگویی چون فقیر بهواری رسید
جام و این خانان پسران خود را پیش فقیر فرستاده مجدداً عهد و قول نموده قرار داد و التواهی داد و فقیر جهت
منوچهر متوجه پیرم کام شد و در وقت خبر رسید که خانانان از درگاه رخصت شده و خواهی سرودی رسید است
و اراده گرفتن سرودی و جالوز دار و سید قاسم و مردی که مذکور شد در نورواحی سرودی خود را با ایشان رسانیدند
را به سرودی آمده بود اما چون در وقت رفتن خانانان بدرگاه حرکات ناملائم نموده آنها را بغی از او ظاهر شد
او را عقید ساخته فوج فرستاده قلعه جالوز را متصرف شدند و خانانان با حمدا با آمده قرار گرفت آمدیم بر سر
و قلیج بندگان حضرت و قلیچ خانانان بدرگاه رسید بعد از بست روز خرفت محمد حکیم مزار که برادر بندگان
حضرت بود از کابل رسید فرمان جالیشان بر او بهکوانداس و کنور مانگه حاکم پنجاب حصار گشت که کابل
رفته کابل را متصرف شوند و خود نفیس متوجه پنجاب شدند و چون درین ایام میر مرتضی و خداوند خان
حاکم ولایت بلرا از بلاد کون بر سر آمدند و گرفته بصلابت خان که وکیل نظام الملک شده بود جنگ کرده هبست
یافته التاجا بدرگاه آورد و ندبا عظم خان حکومت لوه داشت فرمان فرستاده که متوجه دکن شود و در التخییر برار ماند
و میر مرتضی و خداوند خان و سران از خان و جند خان و دیگر مردم و کجی را نیز فرستاده و از امرای نامدار
مثل عبدالطلب خان و جعفر ننگ بخشی و رای درگاه و رای اسکران و بریان الملک و شیخ عبدالودود و شیخ محمد
و نورنگان و سحافل ترک و جماعت که تفصیل اینها باطباء کشه آتو بجان و سید فیض و لشکر لوه یقین فرستاده

میر فتح الله شیرازی را سلطان عضد الدوله سمرقند را ساجسته بخت سراج جام و کهن بخت گردن خویشی فتح الله و دلا
 جیب الله بخشی این لشکر و مختار بیگ را و دیوان ساختند چون لشکر را به بند که رسیدند کهن است رسید اجتماع
 نمود و عظیم خان را به شهاب الدین احمد خان که در آن وقت حکومت اچین داشتند به واسطه کشه شدن پدرش
 که با عوای شهاب الدین احمد خان میباشند عداوت تمام بود چون عضد الدوله خواست که برین آن که در وقت
 نمایند عظم خان که حدیث خارج قوی بود و با خوش آمده شهاب الدین احمد خان و عضد الدوله را در بر جانید و در
 بشماره در بندیه وقت کرد و مصل مانده تا کار بجای رسید که شهاب الدین احمد خان رنجیده بر روی سین که
 در آن ایام بجای کین قرار گرفته بود و در وقت عظم خان بر سرورفته نزدیک بود که چشم چینی بکار با دشمنی برسد
 یعنی عضد الدوله را به بخت که نشسته چون را به عظم خان حاکم اسیر و بر اینور مخالفت لشکر با دشمنی را به شهاب کرده
 لشکر دکن با خودی میساخته بمقابل عضد الدوله پیش راچی عظم خان رفته هر چند خواست که او را و لشکر او سازد
 صورت نیافت و در اجابت کرد و متوجه کرات شد تا خانانان را بگویند ببرد چون راچی عظم خان و لشکر
 دکن بر سر عظم خان آمدند و مشارالیه بجانب برار رفته شهر الجبور را غارت و تاراج کرد و آنجا استقامت نمود
 متوجه بندر بارش و کهنیان ازین پس در آمده منزل بمنزل آمدند و عظم خان با وجود قوت و قدرت پیشین
 میرفت تا به بندر بار رسید و با حاکمانان بکتابت فرستاده استوار شود و خانانان مولف تاریخ
 را با جمعی از ابرام مثل خواجه محمد رفیع و میر محمد معصوم و بهادر خان ترین و راچی لولکن و نصیر خان و حسین خان
 برادر قاضی حسن غیر ذلک روانه ساخته قرار داد که متعاقب خود خواهد رسید چون فقیر مجبور آید رسید عظم خان
 لشکر را به بندر بار بگذاشته خود با احمد و ده چند متوجه احمد آباد شدند و خانانان بسرعت از احمد آباد استقبال ایشان
 آمده و در منزل با هم ملاقات نموده آنرا فرجیت داشتند و خانانان و عظم خان با احمد آباد رفتند عظم خان همیشه
 خود را که خلیفه خانانان است ملاقات نموده با اتفاق خانانان متوجه دکن شوند فقیر با اتفاق همراهان متوجه
 مقصد شده به برده رفت خانانان و عظم خان از عقب آمدند و عظم خان بسرعت نموده بیشتر رفت تا لشکر
 ندر بار را مستعد سازد و خانانان از عقب بر رسید و خانانان فقیر نوشت که تا آمدن مادر برده وقت
 نمایند و از عقب رسید به لشکر اگر راسته متوجه بروج گشتند چون به بروج رسیدند از پیش کتابتهای عظم خان رسید
 که چون برسات رسید به استال آنوقت باید کرد و در سال آیند با اتفاق متوجه دکن شویم و عظم خان از
 ندر بار متوجه بود گشت و راچی عظم خان و کهنیان نیز بجای خود رفتند و خانانان مراجعت نمود و با احمد آباد
 آمد قریب پنجاه دراهم آباد قرار گرفته با نظام مامات شتغال بنمودند و این اشیاء رسید که بندگان خیر متوجه کابل
 شده بودند و آنک بیاوردن تشریف دارند و در اوجیه بدیشان نمودند و خانانان عرض داشت کرده اظهار شوق ملاقات

التماس طلب خود نمود و فرمان جهان مطاع ترف نفاذ یافت که خاننماان متوجه درگاه و شود و قلیچ خان و قلیچ خان
و بنده درگاه در گجرات بوده بخدمت آنجا قیام نمایند و خاننماان و عندالدوله که از پیش اعظم خان آمده بود
متوجه درگاه جهان پناه شدند و در همین وقت که خاننماان روانه درگاه شد خبر شنید که مردم گنجا و گنجا
منظفر گجراتی بر سر رایسنگه که زمینداران جهالا وار بود آمده و او را بقتل رسانید و قصه رایسنگه چنانست که رایسنگه
پسر رای بان رایج جهالا وار بود و چون نوبت حکومت او رسید باز زمینداران نواحی مثل جام و کنکار و دیگران
چنگا نگارده غالب آمدن رایس آزار شجاعت که از رایسنگه بوقوع آمده مردم بلا و گجرات شتر با و قصه با بنام او پیش
و شهرت عظیم دارد و اتفاقاً در رایس و صاحب که برادر زاده ای کنکار بود و جنگ صعب افتاد صاحب را
بقتل رسانیدند و خلق کثیر از طرفین کشته شدند رایسنگه نیز زخمی خورده و بر سر که افتاد و در دیگر جوگیان رایس
مغولان گذر شد رایسنگه را زخمی یافتند و معالجه کرده همراه خود بهنگال بردند و مدت دو سال در لباس جوگیان
همراه ایشان گذرانید و وقتی که خاننماان بر سر منظفر گجراتی آمدن ایشان را دیده و قصه خود باز گفت و ایشان
او را بجبالاوار فرستادند که آنجا مردم او را بشناسند و قصیت حال ظاهر گرداد و نشانها گفت و مردم او را نشان
و باز بجایای اصلی خود قرار گرفت و چند مرتبه بر سر کار نهان رفته چند قبیله تاخت و ولایت کنکار و جام را محبت
میرسانید و باز صاحب جمیت شد و قصه معلوم کرد که از توابع جهالا وار است متصرف شده و مردم نواحی که از قدیم
عزاد است و اشند جمیت نموده بر سر آمدند و او در وقت در جوگان بازی مشغول بوده چون خبر شنید از جهالت
متوجه آمد و در شب نامتاب بایشان رسید و مردم از پیش گفته فرستادند که اگر تو همان رایسنگی که
همانک نواحی کرد و از روی متور کوشش شیر ایشان کرده همانجا که رسیده بود وقت نمود و سپهر وزیر سر کرده
بجواب رفت و درین میان آن مردم فرصت یافته همایان او را دلاسا کرده بجانب خود کشیدند و چون صبح
شد جمیت تمام متوجه او شدند و با همشتاد و یک که همراه داشت پیاده شده جنگ کرد و کشته شدند مصراع فرزند
باسپاهی از خود بیشتر و چون منظفر گجراتی روان شد خاننماان را با ایستاد و خیال شنیدند و امر و ن که
نزار ملک و اولیایک است آمده و بغیا و جمیت نمودن کرد و قلیچ خان جهت محافظت احمد آباد ماند و قلیچ خان اتفاق
سید قاسم و خواجه محمد رفیع و میر معصوم و حسین خان و یک محمد توفیقی و میر شرف الدین متوجه تدارک قلیچ
شدند چون بهلاد رسیدند فوج فرستادند که و اضع متعلقه پرگنه مالیکه که بکنکار تعلق داشت تا خسته فارت کردند
و میدانی رای و جمعی را بر سر نظر بامرون فرستاد و اینها بامرون فرستاد و منظفر بجانب کاظمی وارد رفته مخفی
گشت و جام پسر خود را پیش خیر فرستاده از بی اعتدالی رایسنگه عذرخواست و کنکار نیز وکلای خود
فرستاد و با اختیار و دو نواحی نمود و قلیچ را حجت کرده با احمد آباد و احمد آباد از آمدن قلیچ با احمد آباد قلیچ خان متوجه

سودت شده بیرون شهر منزل کرد و مظفر را بخاطر رسیده است که چون لشکر را رجعت کرده هر کس بجانب جاکر
خود رفته اگر من بسمعت خود را بدولقه و کنایات میسرانتم تا رسیدن لشکر شاید صاحب جمعیت شوم و در هزار
سوار کاتبی و چهار بچه همراه گرفته بسمعت تمام متوجه دولقه شد چون کتابت میدانی رای از دولقه رسید
خبر در ساعت سوار شد و متوجه دولقه شد چون تا شام در سر گنج توقف کرد قلیچ خان نیز آنجا آمد و از امر
و مردم اعیان هر کس در شهر بود مثل میر معصوم و خواجہ محمد رفیع و دولت خان لودی آمده رسیدند و صبح
بدولقه رسیدند و در ساعت مظفر بخیار کردی رسیده بود چون قزو لان او خبر بدند که لشکر احمد آباد رسیده
برگشته بجانب مورپی رودان شد لشکر قزوئی اثر در دولقه فرود آمد قلیچ خان شب مرا جعت نموده متوجه احمد آباد
شد و گرد و دلتخواهان متعاقب مظفر روان شده یک شب و یک روز چل پنج کرده طی نموده چون پرم کام رسیدیم
معلوم شد که مظفر بوضع اکبر که چهار کردی اینجا است رفته سید مصطفی و لدر سید جلال را که با اعیان خود آمده است
و بحسب اتفاق در خورد و قبل و از در چون شام شده بود وقت حرکت نمانده مولف این تاریخ بحسب
را با یکمشت قناره فرستاد که در یک کردی انموضع رفته بطل کند تا مظفر خیال رسیدن لشکر نموده ترک
مجا صر خواهد داد آنجا جعت خلاص شوند و بکنایات التی تدبیر موافق تدبیر افتاد و آنجا جعت نجات یافتند
و مظفر جانب رن و کج و دران شماران و فقیر صبح سوار شد و عجب او مساحت نمودیم و تا کنار آن رن
رسیده در موضع جغونیه که متصل آبست بنانه گذاشته با احمد آباد آمدیم و بعد از چهار ماه کل بنیدلان که قریب
هفت هزار سوار و ده هزار پیاده جمع شده و بسرداری جادو بخاین که برادر زادهای کنکار بد بر قصبه ادهن
از توابع این آمده قلعه را محاصره نموده بودند و ده روز آنجا بوده شهر روی را بنجاک برابر ساخت و تابست کرد
و مواضع نواحی نابود و خراب کرد و چون این خبر با احمد آباد رسید فقیر با اتفاق سید قاسم و دولت خان لودی
و میر معصوم و حسین خان و دیگر مردم یکواک رفتند و مخالفان خبر کوکب شنیده فرار نموده از آب ان گذشته بولایت خود رفتند
تا اگر ای که و سولین باب بخودن لازم بود و جای که عرض آب شد کردی زیاد و نوک گذاشته و ولایت کج در آمدیم و او غارت
و تاراج داده قصبه کرد و و کتاریه که از جانای نامی کجیست سوخته و خراب ساخته عجم غنیمت بسیار تصرف لشکر و زاده رسید
و مواضع از ولایت کجی برین سهر و خراب و نابود گشت و در برابر ایالیه مورس با از ان عبور نمودیم و اینجا عرض آن آب و زاده کرد
و در خارج کجیبا و گذشتن کردیم نماز شام بکنار رسیده شد برگشته آئید و مورپی را که معموره و ولایت کنکار بود غارت
و تاراج نموده خراب کرده شد و در مورپی سهر و توقف کرد و کنکار زوشته شد چون شنیدند که جادو بخاین زنا
او کرده بود و نگوشال فی الحاله داده شد و الا بر سر جگر که محل بودن او است می رفتیم و اگر من بعد در مقام دو تنخوا
و تملانی نباشد خواهد دید کنکار و گلای خود فرستاده عذر ما خواست و من بعد سید باب حاصل گشت و در راه

خمس و شصت و شش سال و دین خان از پدر باغی شد و پیش منظر رفت و راه را بدو داشتند بر سر راه او بود و چون خبر
از کی فتنه رسید با اتفاق نورنگان و دو دوخواهان و دو گریه مردم که به وقت همراه میبودند نیز منظر رفت و چون آنجا
که از احمد آباد بهشتا و کرده و از جوشه که کسی کرده است رسیدند منظر فرار نمود و دو جانب رن رفته و سیدی ریحان
که وکیل امین خان و سر قندهار و با نو کمن کوئل و دیگر زمینداران و پسران سکنه و ملک راجن و دو گریه مردم اعیان آنجا
تا قریب با نصد هزار مخالفان جدا شده و دو دوخواهی تسلی گرفته آمد همراهش در یک راه از غایات باو شایسته
امید و ابر ساخته شد و او را زم مانی بهل آمد جام و امین خان نیز پسران خود را فرستاد و تازگی اختیار کردند و خیلی
از قبائل کامتهان را ناخسته شدند و چون با احمد آباد آمدیم بغیر دفع کراس بی از دو ماه لشکر کرده بجانب او نمیداد
احمد نکر فتنه قریب پنجاه موضع کولی و کراس که نهایت استحکام داشتند ناخسته و خراب کرده هفت جاقلمن ساخته
تهانه گذاشته استیصال آلفافه نموده شد و بعد از اینجا باز لشکر کرده با کانیر و سرنال فتنه دفع فتنه و ضا و کراس
جیت را و ت را قتل آورد و کراسی کولی و کشته کولی و کشته راجپوت که سده کراس بود را خراج کرده بجا ای آنها سادات
گذاشته شد و در سینه ست و شصت و شش سال حضرت خلیفه الهی کجرات را با عظم خان داد و بنده را همراهی و طلبید
و در چهار و دروز از کجرات شتر سوار میلنا خود را با بلهور رسانیده شرف پایوس دریا فتنه مورد ملامت خسروانه گشت
باز آمدیم بر سر وقایع احوال که در ملازمت حضرت گذشت و ذکر بقیه که در اشتهار راه الهی باس رو نمود
چون در اشتهار راه خبر کجرات بمساع علیه رسید منظر بلوارم لشکر گذاری از بدو متعال اقدام نمود و منزل
منزل در همین فرج و انبساط میر می نمود و چون نین خان کو که راجه راجه و ولایت پند بود و بحال نسب
از ارجهای هندوستان اعتبار داشت و بهر گز اطماعت سلاطین هند نموده بودند و اعیانستان بوسی آمده و
فتح پور ملازمت رسیده و نوازات خسروانه می گشت و یکصد و بیست و نوجوخیل پیشکش گذرانید و یک لعل آمد
که پنجاه هزار روپیه بها داشت داخل پیشکش او بود و ذکر وقایع سال سی ام از جلوس حضرت خلیفه الهی
و نوروز سلطانی رسید و دو فتنه فتح پور اقباشهای علی بدستور هر سال آراستند و هر روز در شب صحبت
با دشانایه منعقد میشد و امر او اعیان و دولت بهرام خسروانه سرفرازان فتنه آنحضرت در شب و شبانه ششم ماه
ربیع الاول سینه نصد و دو روز وقت تحویل نیز عظم از جوت بحمل پای بر تخت سلطنت نهاده جشن عالی که پنجم
زمانه یاد دارد منعقد گشت در این ایام عظم خان بایلینار از مینه حاجی پور بلازمت رسیده بهرام شاه منشاست
سرفراز گشت و در این ایام عراض مرزا محمد کیم رسیده که بعد از عظم خان او زبک بدیشان را تصرف شده و مرزا
شاه برج و مرزا سلیمان هندوستان می آیند و قصد آمدن عبدالعظم خان و پسرش و قصد که میان مرزا سلیمان
شاه برج گذشته در محل خود و مرزا خدایدافت در غینال قاضی خان بدخشی و سلطان خواجہ صدر و باقی عمر خان

ماہم آنکہ کہ احوال تبرکی درین کتاب مذکور شدہ بود و ولایت حیات خود سپردند و در اوائل ماه ذیقعدہ این سال
 عرض داشت کنور مانگ از اطراف نیلاب رسید کہ چون بدخشان بتصرف عبدالقد خان اوزبک درآمد مرزا
 شایخ بغیر میت در گاہ جهان پناہ کبک نیلاب آمدند و بندہ برسم استقبال رختہ بلبخ شجرار و پانصد عدد روپیہ
 نقد و اقمشہ سیار و ہشت اسلحہ سپنج رنجہ خیل گذرانیدہ از آب متوجہ بایہ شہر خلافت ساخت عرض داشت
 کنور مانگ پندیدہ افتاد و فرمان عالیشان شکر انواع عنایات صادر شد در تاریخ عشر آخر ہمین ماہ
 عرض داشت بیگواند اسلحہ کہ ہمراہ مرزا شاہ رخ بقصبہ رسید بتقاضا قبہ بشرف عقبہ بوسی میر سہنہ حکم
 ہمایون صادر شد کہ ضلع ہمای فاخرہ بادشاہ بہ مصوب قاضی علی بخشی باستقبال مرزا شایخ فرستاد و دو سال
 سنہ ثلاث و شصت و شصتہ در فتح این سال کہ او آخر سال سی و یکم الہی است مرزا شاہ رخ بدر گاہ جهان پناہ رسید و جمعی
 از امرای کبار باستقبال رختہ بشرف پاموس مشرف ساختند مبلغ یک لک روپیہ نقد و اسباب فراشخانہ و سبب
 عراقی و چند رنجہ خیل و چند قطار شتر و چند خدنگار محبت فرمودند درین اثنا از او جشن بلوی حضرت شہانزادہ
 سلطان سلیم از خاطر طاہر حضرت بادشاہ جهان پناہ برواجبت این انسبت عظیم پرواقحاب عنایت بادشاہ
 بحال راجہ بھگواند اس تافت جبیلہ و رالائق و سنا سبب این را بطعظیم دانستند و حسب الحکم مجلس شہنشاہ ہشتین
 آرایش یافت و ہمت اہتمام این آنحضرت خود بنفس نفیس و منزل راجہ بھگواند اس تشریف قدم از رانے
 داشتہ مجلس عقد در ہانخانہ بحضور قضات و اشرف متفقہ گردید و مبلغ دو کروڑ تکر مر علیہ راجہ مقرر شد و از خانہ
 راجہ بھگواند اس در گوہر افتادہ شمار میکردند بہیت زم چیدنش دستہ پانزدہ شہید بنس گوہر و زکرافتادہ
 و راجہ بھگواند اس از مقام جہر از طلا آلات و پارچہ های نفیس و اقمشہ و طو لہای اسپان و یکصد رنجہ خیل و غلامان کثیر
 جنبی و چکس ہندوستانی چندان بظرافت گذرانید کہ محاسبان و رسم اندیشہ از احصا ران عاجز آمدند مجلس بزرگانہ
 و جشن خضر و انہ آراستہ شد و ذکر وقایع سال سی و یکم اسکے اول از قرن دوم جلوس بادشاہ
 طاہر شد و در چہ شنبہ نوزدہم ماہ ربیع الاول سنہ اربع و شصت و شصتہ نور و زسلطانی حضرت خلیفہ الہی مستد
 بر تخت کامرائی نہادہ مرثہ فشاہ و خرمی بھمانان رسانیدہ بدستور سیال ترین و آتین ہندی در صحن دولتخانہ عام و
 چنان فرمودند و ہر یکی امرای خوانین نیز در ایوانی کہ آتین بستہ اند ضیافت کردہ پیشکش میگذاشتند و در افتتاح این سال
 فرخندہ فال میر تقی و خداداد خان امرای دکن روی امید بدربار بادشاہ آوردند و شرح ایحال بر پینل اجمال بتقریب
 وقایع گجرات در بالا گذشت چون اینجماخت از صلابت خان شکست یافتہ بہ پراہنہ آوردند فیلان ایشان را راجی علیخان
 حاکم بڑاپنوت تصرف شدہ از انجملہ یکصد و پنجاہ فیل را ہمراہ پسر خود بدر گاہ جهان پناہ فرستادہ در روز نور و زسلطانی
 جشن بخاقانی امرای دکن بدولت عقبہ بوسی سر فرار گشتند و پیشکشای لائق گذرانید و نور و مرجم خضر و انہ شہد و

پهرین ایام این شریعت اندیش از برای انتخاب عضد الدوله و صدارت کل بلاد هندوستان سرفراز افتد و بجزار و پیر و پست
 خلعت خاصه انعام کردند و راه حبس پهن سال عرضداشت از کابل آند و بعضی رسیدند و آنکه مرزا سلیمان فوتی کرد
 بر بدخشان دست یافت و قتل ازین که عید اندن از یک بر سر بدخشان آند و مرزا سلیمان و مرزا شاه رخ را بر آورده
 امرای خود را در بدخشان جمعیت گذاشته به بخارا مراجعت نمود و مرزا سلیمان فرصت نینست و البته با اتفاق او باغات
 بدخشان جمعیت کرده بدخشان در آند و با امرای عید اندن جنگ کرده فتح و فیروری اختصاص یافتند و پهرین ایام
 خانانان از گجرات آند پیشکش ثواب از بهر قسم در نظر اشرف گذرانیده چنانچه بالا گذشت و پهرین ماه عرضداشت
 کنورالسلطه و خواجش المین حاکم نکه بنارس سید که مرزا محمد حکیم بر سر مرض ناتوانی افتاده و فریدون از پیشاد در کار
 راهبر کرده متوجه کابل شده بود و در کوتل خبر یافتن آن جنگ کرده نهریت یافته باز گشته به پیشاد در آند و اتفاقا آن
 در اندرون قلعه افتاد و در نزار شتر بار سوداگران سوخته و فریدون از آن واقعه خلاص شده از راه دیگر متوجه کابل شد
 در انشای راه تا هفتاد و کس بی آبی و تشنگی هلاک شدند و پهرین ایام خبر موت مرزا محمد حکیم بعضی رسید مرزا محمد حکیم
 اگرچه برادر عیالی آنحضرت نبود اما عنايت و شفقت در باره او از برادر عیالی زیاده بود و با وجودیکه اکثر اوقات قدم
 از جده و اندازد بیرون می نهاد آنحضرت گستاخیهای امرانا بود و انکاشته مراعات صلح هم فرموده عنایات بادشاهانه
 در باره او میدول میداشتند و چند مرتبه امرای کبار را با لشکر بسیار بکرمک و عداوت فرستاده کابل با و در زانی
 داشتند چنانچه سابقا گذشت القصد بعد از شنیدن این خبر ملاست اثر بر اسم تعزیت برداخته فلک محافطت کابل و تفرغ
 نمودند و بخوانستند که ولایت کابل را بدستور سابق بفرزند آن مرزا محمد حکیم مقرر داشتند امرای کبار بعضی رسانیدند
 که فرزندان مرزا محمد حکیم خود سالنامه عمده ملک واری بیرون نمی توانند آید و بخوردان مفرمای کاری در شت
 که سندان نشاید یک تن بمشت به رحمت نوازی و در لشکر سی و نه کار میت باز نیچ و هر سه و لشکر او را یک خشت
 را گرفته و در کنگره است بنابران رای مالک آرای حضرت سرکار پنجاب قرار گرفته و هم ماه رمضان این سال پاک
 دولت در کاب سعادت آورده بطرف پنجاب روان شدند و خانانان را بخلع فاخره ممتاز گردانیده حضرت
 گجرات فرمودند و چون عظیم خان بشیر ملا و دکن نافر دشته بود عضد الدوله میر فتح اند را بحیث اتمام مهم و کن حضرت
 فرمودند و چون این خبر قانع در منن واقعات گجرات مذکور است بتکرات جرات نمی نماید و خود بدولت کوچ کوچ تا بد
 ویرج مقام نفوذ و دند طلوات مرزا فاضل الانوار پدر بزرگوار نموده تمامی عزرات بزرگوار از زیارت خیر بود
 فقر و وسایکین دلی را با انعام عام سر به شاداب ساختند پهرین در دلی بلال شوال نمایان گشته صباخ شنبه
 نوازم عید بیا آورده از دلی کوچ فرمودند و در دهم شوال موکب اقبال بر لب آب ستلج نزول فرمودند و درین منزل
 خبر رسید که کنورالسلطه جمعی از مردم خود را از نیلاب گذرانیده پیشاد فرستاده و یک نوکر مرزا محمد حکیم شنیدند و خبر

فرار نموده کابل رفت و هم از نواحی لاهور صادق خان را بجاگرفت بجز خستاد و در در چهارشنبه سیزدهم و بقعه کنگا
 آب جناب مخیم سادات اردوی معلما شد و در همین منزل شیخ عبدالجیم ساکن لکنکو در نزد امرای نظام دارد و خط
 و ماغ پیدا کرده خود را بجنجوز و آنحضرت بدست حق پرست زخم اوراد و قندهار حجت یافت و دست و پاهای او بقعه
 کنگا آب بهت رسیده بخور فرموده درین منزل عرض داشت کنورالسنکه که متضمن کیفیت اخلاص اطاعت
 مردم کابل و فتح آن حدود بود بعضی ازین پیروان کنورالسنکه جلور نیز درگاه کابل در آمد فریدون فرزندان مرزا
 همرا گرفته با تمام امرای بدین کنورالسنکه آمد کنورالسنکه مجبور آمد و مردم را بغایت شاهنشاهی امیدوار ساخته پسر
 خود را با خواجه شمس الدین خانی در کابل گذاشته با پسران و امرای را حکیم متوجه پایتخت میر گشت بتاریخ
 بست و پنجم ماه دیحیدر در قندهار اول پندگی که پانین رهناس و انک و افست کنورالسنکه پسران مرزا محمد حکیم و
 امرای اورا آورده شرف زمین بوس دریافت و پسران و نوکران مرزا محمد حکیم مورد عنایت خسروانه شدند و هر یک از
 مردم اعیان پنجار و شش هزار دویله انعام فرموده علوه لائق و جاگیر مناسب مرحمت فرمودند و چون رایات
 عالیات بنوای انکینارس سید مرزا شاه رخ و دراد بکلو انداس و شاه قلی محرم و دیگر امرای نامدار را که قریب پنجاه
 بودند بتیغ ولایت شمشیر حجت فرمودند و بدرین در اسمعیل قلیخان را سیالسنکه بر سرلوچان تعیین فرمودند و در دیگرین خان را
 را با دواجی آراسته بر سرافغان سنا سواد و راجه مستیصال الطافه مفسدان ساختند و حضرت خلیفه الی در در خیشید با نازیم
 ماه محرم سنه تسعین بقلعه انکینارس که از محلات آنحضرت نزول جلال ارزانی داشتند و در قصه تار یکسان تیراه که
 بیروشنانی است بهار و دارند و در قندهار یکی در زمان سابق شخصی هندوستانی در میان طائفه از افغانان در آمده
 مذہب زندقہ و الح و رواج داده اکثر آن احقانه امرید خود ساخته خود را بر وشنانی نام کرده بود
 او بجهت رحمت پسر او جلاله نام که در سن چهارده سالگی بود در سن تسع و شصتین شجاعت که رایات عالی از کابل سعادت
 نموده بود بلازمیت حضرت خلیفه الی آمد و در مراسم شاهنشاهی شد و از شقاوت جلی روزی چند در ملازمت
 بوده فرار نموده در میان افغانان رفته مایه فتنه و فساد شد و خلق کثیر را بخود متفق ساخته راه هندوستان و
 کابل مسدود ساخت و درختی که تلخت و بر سر شت بد گرسن در تنائی ببلغ بهشت بد و راجوی فلذین
 بهنگام آب بد پنج انگبین ریتری و شند ناب بد سر انجام گوهر کار آورد بد همان میوه تلخ یا ر آورد بد حضرت
 خلیفه الی جهت دفع و رفع طائفه وشنانی که در حقیقت عین تارکست و من بعد زبان قلم خواهد یافت کنورالسنکه
 تعیین فرموده کابل را در جاگیر دعایت کردند چون ایچر رسید که نیر خان کو که در ولایت سواد در آمده با طالع افغانان
 که از مورخ زیاد اندر افتاده است و دوم ماه صفر سنه مذکور سعید خان لکهر و راجه برید و شیخ فیضی و فتح الله سرتی
 و تاش بیگ و صالح مامل جوی را بکوک و مدوزین خان کو که در حجت کردند و بعد از چند روز حکیم ابوالفتح و جمعی دیگر از

آنجا رفتند پای درگاه را از پله ای انجا آمدند و چون ساختند و چون لشکر بازمین خان کو که طحی شدند و بتاقت قانع
 اناغنه برآورد و برده و غنیمت بسیار گرفتند و چون بگویند که اگر رسیدند شخصی برآید بر برگشت که اناغنه شب و حید
 بشپاخون وارد و عرض کرد و یکی از سپاه که به کاش غنیمت اگر ازین یکی عبور شود و از غذای شب با خون حیث خاطر
 خواهد شد برآید بر سر آنکه ازین خان اتفاق نماید که در راه و کشته شدن کوئل کرد و تمام لشکر از حقیب او کوئنج کرده در
 آنجا از در که قریب مغرب بود متوجه یکی شد با خانان اطراف برالای کوئ رسید و ترسنگ گرفتند بیکه رام
 یا که یکی شب خلافت راه که کرده و درگاههای راه هلاک پس گرفتند و شکست غلیم واقع شد و چشم زخم طافه رسید و قریب
 پشت هزار آدمی بفشارفت و راجه بر مقتل رسید و حسن شی در راجه و هر شکند و خواهر عرب کشتی آن لشکر بود و ملائمتین
 شاه عجمی که ازین مردم سیان و از شب هلاک شدند و ازین خان کو که حکیم ابو الفتح در نیم برج اول سال مذکور شکست
 یافت و بخت بسیار بقلعه آنجا رسیدند و فتنی بر خاطر اشراف کران آمد و ایشانرا از شرف خدمت محروم داشتند و راجه کوئل
 با لشکر عظیم تدارک این امر تعیین فرمودند و راجه از روی کار دانی در کوستان درآمد و جدا قلع و سناخته از غارت
 و تاراج و قیفر و کلاه آتش که جایز از اناغنه جنگ ساخته و کتو رانان که بر سر تارکیان رفته بود و در کوئل خبر اناغنه
 مقابل نمود و فتنی که از تارکیان را بقتل رسانید و در چنین ایام خبر رسید که مرویس طحی عبداله خان با ویشا او را و از انهر
 با تحت و پایا ملازم هستی آمد و نظری او را یک که از کار امارای عبداله خان بود و از خانان ریخته و با سپهران خود مر
 و شادی بی باقی که هر کدام بر تبه امارت رسیده اند و بی التاج بدگاه سلاطین پناه آورده و حضرت خلیفه الهی شیخ فرید
 بخشی و امیر یک کاملی حوی از اخدانان را رخصت فرمودند که با استقبال بدرگاه این شتافتند از کوئل خبر بگزیدند
 انجا حجت برد و میا و دست کنو رانان که قافل را از کوئل گذرانیدند و تارکیان سده راه گرفته جنگ کرده شکست یافتند
 و بسیاری ازان ملائمتین رسیدند و ذکر وقایع سال سی و دوم الهی روز شنبه بیع الاخر سنه نخستین
 سیاحت تحویل خرم و عظیم حسین عالم از حوت مجل و بنیاد نود و زسلاطانی و ابتدای سال سی و دوم الهی شد و و کتانه
 خاقان را که در قلعه آنجا داشت بدستور سال بقا شهادت بودای حید و آراست حسین خبر وانه منعقد ساختند و کوئل و انک
 بلا از دست رسید و ذکر رفتن مرزا شاه رخ بکشمیر و صلح نمودن او با حکم کشمیر و رسیدن امرا به اوج
 و مرزا شاه رخ و راجه بگو اندان شاه قیخان محرم چون بگوئل ببولیان که سرحد کشمیر است رسیدند و بولستان خان عالم
 کشمیر بایان کوئل رسید و سر راه برایشان گرفته راه را سده و ساخت و حیدر و از افواج قاهر و محطل بند و رخت در
 باریان باریدن گرفت و رسیدن شاه از اطراف انقطاع یافت و شکست بازمین خان نیز رسید و محطل بند و رخت
 اسباب محنت گشت امرا قراصل و داد و در حفران نادر و در الفرب و انجا العده سه زلفه ملوب ساخته عمال
 تعیین نمودند و بولستان این مصالحه را غنیمت دانست و آمد و امرا را دید و لشکر فروری اثر بولستان را بمراد گرفته بهلا

روزان گشتند چون بزرگراه علی رسیدند و اینضا لولپند خاطر اشراف یافتند و او امر داد که درین موضع گشتند و بعد از روزی که
چند روز در شرف آفتاب بکورش و خاکبوس سرافرازی یافتند بهیبت خشم کریم از چو گذارش کند به ازینس آواز داد و این
گفتند و بهدین شرف بلخی عبداللہ خان و نظری و فرزندان اشراف ملازمت و کورش رسیدند و قاضی قلیخان
در ایستگاه تیردین روز کلا ترانج و ازان بلوچانرا آورده بعینہ لوسی مقدر شد و چهار لکھ مرادی که با قصد توپان
عراق باشند نظری و فرزندان انعام شد و بعد از اتمام مجلس نوروزی کنورال شکر که بجهت زیارتی آئین راه بود
که باستصال افغانان یوسف زئی و غیر جماعتین شده بود و حضرت یافتند و چون خاطر اشراف از هم افغانان
و نواحی آنکه بارس کابل فراغت یافتند و روایات عالمیات بعزم استقرار در آنخلافت لاهور و حرکت آید و عزم
برجہ الثانی سال مذکور پاری دولت در کباب سعادت نهادند و چون کنورال شکر را در نیولاجکو موت کابل نامزد
کرده بودند که اناراب بہت سہیل قلیخان را با لشکر عظیم بر افغانان تعین فرموده حکم جہا مطلع باسم کنورال شکر گنبد
شد کہ چون سہیل قلیخان با تاجارست و متوجہ کابل کرد و رسید خانہ تجاری نیز کہ مک سہیل قلیخان و دفع را
و بہتر دان افغانان تعین شد و حکم شد کہ در پشاور بودہ باشد و روایات عالمیات سیرکنان و شکار افغانان
بنواحی لاهور رسید و در شب جموع مقدیم ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور نزول بلال ارزانی داشتند و مقارن خیال
سر عرب ہند در کہوہستان کما یون نہادہ پردہ ولایت داسن کوہ را مراجعت میداد بہت لوکران حکیم ابو الفتح
کہ در برگہ شیر کوٹ بودند بقتل رسیدہ بود آوردند و در جمہاہ جب اینسال مجلس وزن اقدس حضرت خلیفہ المی سعید
شد و جشن عالی ترتیب یافت و چون تفصیل خصوصیات این مجلس مکرر مذکور گشت نکرار می نماید و در روز دہم
شہر جب مذکور کہ خدائی شانہ راہ جوان بخت بد خدای گکہ از امرای کبارست وقوع یافت رای را لشکر
پیشکش بسیار و چہر بریاق گذرانیدہ ہر مفاخرت با وجہ عزت رسانیدند و در اوائل شعبان سنہ مذکور محمد قاسم خان
میر بحر و بر وقع خان فوجدار کوہ جرخان و میرزا علی و میرزا علیخان و سید عبداللہ علم شاہی و مخیر شیخ دولت شاہی
و جماعت کثیر از دولتاہان و متخیر ولایت کشمیر رخصت شدند و چون لشکر فیروزی اثر ہفت منبری در کوہہ مشک را
در کوتل کر تل یعقوب پسر یوسف خان کہ خود را حاکم کشمیر ہذا شستہ بود با جمیعت تمام در مقابل آئندہ در تنگی کوہہ
حکم کردہ بہت اقبال و دولت روز افزون حضرت خلیفہ المی کارخوہ کردہ سنگ تفرقہ در میان کشمیران افتاد
و تفصیل این اجمال آنکہ چون سرداران کشمیر از سری و سرداری یعقوب و لنگاہ بودند چندی از و جدا شدہ
پس محمد قاسم خان آمدند و جماعت دیگر در شہر سری نگر کہ گاہی حاکم کشمیران ولایت کشمیر بہت لوای مخالفت
برافراختند و یعقوب تسکین فتنہ درون خانہ را از ہم والستہ برگشتہ متوجہ شہر شد و افواج قاہرہ وی با ن ولایت
کشمیر درآمدہ و یعقوب تاب نہادہ فرار نمود و کہوہستان رخت و افواج ماہ شاہی شہر سری نگر آمدہ و بہت شد

در برگزینان اعمال فرستادند و چون حقیقت حال بعرض حضرت خلیفه الهی رسید محمد قاسم خان و دو یار
 از این غنایت و الطاف ممتاز فرموده هر یک را ممتاز و سر فراز فرمودند و تقوی کشمیری را بحضرت کرد و
 محمد قاسم خان جنگ کرده شکست یافته و مرتبه دیگر شهاب خان آورده و بجای ساخت و دستگیره اثر او را تقاضا
 کرده در کوههای پر درخت دور نمای تنگ پیش انداختند و شکست ساهمه رسید بآب رسامید
 که دستگیر سازند عاقبت از راه عجز و انکسایش آنرا محمد قاسم را دیده و دید و در ملک و توختی بان شکست
 و ملک کشمیری صفائی گشت و در نو روزیم رمضان سهند که گور از علی عبدالصمد خان را رخصت کرده و حکیم جامه را در جلدی
 که بفضائل و کمالات تصویر معنوی آنرا شده است بر سالت همراه او کردند و میر صدر جهان را که از سادات حشمتی
 و ولایت قنوج کمالات انسانی امتیاز دارد و وجبت غرا پرسی اسکندر خان به رجب و بدینین فرمودند و به علی شجاع
 قریب یک نیم که در بیه که هزاره و مقصد تومان عراق با دستا سباب هندوستان و تقضای نفیس تحویل کرد
 بعد از آن خان سوغات فرستادند و درین ایام خبر رسید که سید حامد بخاری از امرای کبار سلاطین بکرات در
 سلک دولتخواهان انظام یافته بود و در پناه و برقع و رقع تارکیان قیام داشت روزی تارکیان قریب
 بشت هزار پیاوه و پنج هزار سوار و پنج هزار پیاده و با چند کس که در آنوقت همراه داشت برآید جنگ کرده شهادت
 یافت حضرت خلیفه الهی زمین خان کو که و شاه قلیخان محرم و شیخ فرخیشی و جمعی کثیر از امرای و ملازمان را بحضرت تبارک
 این امر و اتصال تارکیان رخصت فرمودند چون تارکیان در کونل خیر اجتماع نموده راه کابل و هندوستان را
 مسدود ساخته بود و کنورالنگ از کابل بحضرت تمام خبر آورده و جنگ صعب اتفاق افتاد و مان سنگ فتح و در
 اختصاص یافته خلق کثیر بقتل آورده و در مردسته در کوه حیرتانه گذاشت و درین ایام مرزا سلیمان که از آنکه منظر
 بدیشان آمده با ناسیلا گرفته بود و بسبب غلبه او بر یک فرار نموده بکابل آمد و از کابل متوجه هندوستان شده بملاقات
 حضرت خلیفه الهی رسید و در افضال شاهنشاهی شد و ذکر وقایع سال سی و سوم الهی ابتدا
 از سال روز دوشنبه بیست و سوم ربیع الآخر مسند شد و شصین و شصت بود و مجلس نوروزی بدستور سنوالت سابق
 آراست شد چون بعرض رسید که جلالتاریک و کنورالنگ از کابل ساخته چنانکه تاب بدون قرار کار خود نیاور
 فرار نموده بجانب بنکس رفته عبدالمطلب خان را که از امرای کبار بود و با جمعی شل محلی بیک بر کمان و مخزن بیک ترکمان
 و احمد بیگ کابل و غیر ایشان بحضرت متبصل جلالتاریکش تعیین فرمودند چون شکار فرمودند و شکار شد و شکار شد و شکار شد
 ساخته تا سوار پیاوه از سواران زیاد و بیک آرد و در محراب است و داده و محراب شکست یافته راه فرار پیش گرفته بارانبارش تا
 در زمین سال فرخنده مالی ولادت سلطان خسرو ولد شاهزاده جوان بخت سلطان سلیم از مده عصمت و قهر راجه
 به کواکب اس دی نموده و از آرایش جستن طوی ولادت این شاهزاده که طلوع او درین کواکب سعادت بو زمین

زمان بجهانیان صلاهی میشد و کما ملکی در داد و گرفتارین صادق خان بر سر خردان صلح کردن او بجاگم تنه در زمین آباد
محمد صادق خان بک بجزب الحکم بر سر ولایت تهر روان شد مکه بهسون را بجا خمره نموده بود جانی بیگ حاکم آنرا راه
عجز آورده بدستور کبابی خود را بجهانیان باخت و بدینا لائق روانه درگاه خلایق پناه ساخت مراحم بادشاهی
شامل حال را و شده فرمان محمد صادق خان قفا دریافت کرد ولایت جانی بیگ را با و بخشیدم و دست تصرف خود را
از آن ولایت کوتاه ساز و بتاریخ بسنت و نیم و بیخده سال مذکور را بجهانیان جانی بیگ را بخت فرموده و حکیم
عین الملک را بجهت زیارتی سفر از ای او همراه ساخته با انواع تفکرات و مراحم خسروانه ممتاز ساخته و در اول
ربیع الثانی این حکومت کامل ترین خان کو که مفضول شده و تانگه را بدرگاه طلاق پناه طلبیده و در آن
ربیع الثانی فاسخاندان مرزا خان با علامه الدارانی میر خج عبدالشیرازی مخاطب بعضی الدول را از کجرات بطریق پانجا
بدرگاه آسمان جاء رسیده مشمول عواطف خسروانه گشت و بتاریخ بسنت و نیم رجب محمد صادق خان از کجرات آمده
شرف ملازمت دریافت و در او خورشیدان سال مذکور بانگ بدرگاه جهان پناه آمده و اخرا میسان سلکیت
ولایت بهار و حاجی پور پشته سفر از ای یا فته حضرت شد و بهرین ایام حکومت کشمیر را برادر یوسف خان رضوی
مقرر فرموده محمد قاسم خان میر کجرات کشمیر طلبیده باشند و محمد صادق خان را برادر یوسف خان بسواد بجز حضرت فرمود
جاگیرهای مالکانه از سیالکوٹ و غیره با و محبت شد و بهرین قلیخان از بسواد بجزو طلب فرموده بجای قلیج خان کجرات
فرستاده قلیج خان را بدرگاه طلبیداشتند و حکومت ولایت یحار و بیگانه کنوزان نگه مفضول داشته حضرت داد
ذکر وقایع سال سی و چهارم است که ابتدای امسال بر در پشته بهارم جادی الاول سنه بیست و تسعین
استعانت بود در بیست و نهم سال قلیج خان از کجرات آمده شرف ملازمت دریافت و حکم شد که اتفاق راجه تو در مل جل الملک
که بدین رفته بود با الیچیان جانی بیگ مرزا خان آمده شرف خدمت دریافت و پیشکش جانی بیگ را با عرض داشت
او گذرانیده و بر دهم ششماه شادی شد و بتاریخ بسنت و دوم جادی الثانی سنه بیست و تسعین و شصت حضرت
خلیفه الکی بزم میر شکار کابل روان شدند و بهر سر که از اینجا شروع در کوشش کشمیر میشود رسیده اهل محل را با شانزده
شاه مراد در بهمان جا گذارشته خود بطریق لینا متوجه کشمیر شدند و در درون پشته غره شعبان سنه مذکوره منزل آت
جهانگشای و در شهر سری گور قور یافت و چون روزی چند خاطر شرف از تماشا و میزان ولایت فراغ دست او
و ایام برسات در آمد که شانزده با و دیگر اهل محل بهتاس را بسفر ساخته انتظار قدم میرده با شد و علامه العشر میر
فتح الله شیراز سنه و کشمیر بعلما قفا خرمید و مفارقت آن یگانه و بهر خاطر اقدس حضرت خلیفه الکی کران آمده تا سن
بساز خوردند و ملک الشعرا شیخ فیضی در مرتبه امیر خج عبدالشیرازی گفت که این چند بیت از است س در نکاح
آن آند که عالم از نظام افتد جهان عقل را در نیم روز علم شام افتد بهر گنجینه اقبال در دست لیام افتد بهر خزان

بهار و بنگال داشت خطاب را بجای داده بفرمان نوازش و خلعت خاصه واسپ سر فرزدی کشیده و مصحوب یکی اند
احدیان فرستادند چون عظم خان بکجاست رسیده متوجه تخریر ولایت جام که از زمینداران نواحی بکثرت و جمعیت
استیاز و اوردش بجام با اتفاق دولت خان پسر خان حاکم قلعه که قاتم مقام پذیر شده بود و دیگر زمینداران قریب
بست هزار سوار یکجا ساخته در برابر آمدیمت گرچه که مورد غلبه است این سپاه ۴۰۰۰ سوار شود که چو افتد براه بدو عظم خان
لشکر خود را هفت فوج ساخته محاربه نمود و جنگ صعب اتفاق افتاد و خواجه محمد رفیع بخشی که سردار فوج جرنل افار بود
با محمد حسین شیخ که از امرای قدیم و دو مان عالی شان بود مشاهدت رسید و از فوج هر اول بیشترت الدین برادر زاده
میر ابو تراب شنادت و ابرار آمد چار هزار رجوت برین معرکه قتل آمد پس کلان جام که قاتم مقام او بود با وزیر پیش از
جمله مقتولان بودند فتح و قیروزی اختصاص یافت و این فتح در روز یکشنبه ششم شوال سنه ثمان و تسعمائة
دست داد و چون چند سال بلده لاهور مستقر ایست جلال شده بود و جانی بیک حاکم تنهت بملایست نرسیده بود
و در همین ایام حکومت ولایت لتان و بهکر خا خا نان عنایت شده حکم شد که بشیخ ولایت سنه و بلو جان
پردازد و راه بیع الثانی سنه تسع و تسعمائة خا خا نان را با جمعی از امرای نامدار مثل شاه بیگ خان کابلی و وزیر
بر لاسش رسید بهام الدین بخاری و شیر خان و جانشینها در و بختیار بیگ و قریبیک محمد خان نیازی و مردمی دیگر
که تفصیل ایشان با طناب بیگ شد خصیت کردند و دند و دند و خیر فیل و تو خانه همراه ساخته خواجه محمد متیم را که از خا نازدان
نزیست کرد بای این درگاه و بختیگری این لشکر تعین نمودند و تاریخ این غریمیت را قوه الفضل و ملک الشعرا
شیخ ابو الفضل فیضی مقصد متنه یافتند و ذکر و قانع سال سی و ششم الهی ابتدای این سال را روز پنجشنبه
بست و چهارم جمادی الاول سنه تسع و تسعمائة بود در شوال این سال چهار کس از ملازمان و مخصوصان درگاه
بجعت رسالت حاکم دکن انتخاب کردند از جمله ملک الشعرا شیخ فیضی را نزد ولی خان حاکم اسیر و بر پا پیور و خواجسته
ایمن الدین را نزد برهان الملک که نصرت اولیای این دولت بکامت احدی نکرده جای آبا و اجداد او بود رسیده بود
میر محمد امین را نزد عادل خان حاکم بجا پور و میر مرزا تر و قطب الملک حاکم گول کنده فرستادند و حکم شد که شیخ فیضی
رسالت را بجای علیخان را بجا آورده نزد برهان الملک نیز خواهد رفت و بتاریخ هشتم شهر رجب این سال شانزده و خجرت
شاه مرا و که مشهور و لقب بهاری چیتوست حکومت ولایت مالوه و نواحی آن منجبت فرموده و علم و تقاریر نوبت
و منن بوق و لوازم ادوات امارات سلطنت و چهارفت شاهی که مخصوص شانزده است عنایت کردند و در این
را بوالکالت شانزده سرفراز ساخته حاجی سونک و شیخ عبداللہ خان دکن اتمه درای درگاه و دیگر اعراب الامت شانزده
خصت فرمودند و چون شانزده بنواسه گوالیر رسیدند و معلوم نمودند که دیگر از زمینداران او در جنت دران حوالی است
و بکثرت جمعیت (از ارجای) بندها اختیار دارد و درین ایام دست تصرف در دیگر گنات گوالیر در لار کرده است بنابراین متوجه

گوستان را دوشدند و در کهنه نیرباز لشکر بسیار غریبیت جنگ در برابر آمده بعد از مقابله راه قرار پس گرفته و در محل کوهستان
را پناه برد و تمام ولایت او بغارت و تاراج رفت و در همین ایام بدیه مرگ طبعی بهمنم رفته را میزند که پسر بزرگ او است
قائم مقام او شد و از راه عجز و انکار و دو تنخواهی اختیار کرده ستانلزه و شاه مراد را ملازمت نمود و پیشکش بسیار
کند را نیند و ستانلزه او را بهمراسی یار و لاریا و قن خان بدرگاه جهان پناه فرستاده خود ملقبه اسپین درار گرفتند
و او بلازمت رسید و با وجود آنکه ملازمت رسید قبل ازین ملازمت حضرت گریخته رفته بود و گنایان او و حق
مستردن گشته مورد ملامت شد و اعظم خان بعد از فتح جام چندگاه در احمد آباد بسر برده است بر تنخواه ولایت سورت
و قلعه جونه گماشت و خبر رسید که دولت خان پسر امین خان که بعد از پدر والی آنجا بود و در جنگ جام خجی
رفته بود و وفات یافت اعظم خان غریبیت تنخواه جونه کو معصم شد و کوچ کوچ متوجه آن ولایت گشت پس دولت خان
با وزیرای بدقتن شده چندگاه دفع الوقت کرد و چون هیچ حیلشان دست نماند و وزیرای امین خان امان
طلبیده پسر اوده او را بر داشته بخدمت اعظم خان آورد و مذکوبه مای قلعه جونه کره تسلیم خوانان کردند و این فتح
در نیم ذیقعد سال مذکور است و او و خانانان که سر تنخواه شده بود و بقلعه دان رسیده محاصره نمود و چون معلوم
کرد که جانی بیگ با کل زمینداران آن ولایت با غراب کشتی بسیار و توخانه آراسته غریبیت می آید خانانان که
محاصره نموده پیشتر روان شد و چون بنوا می سرور رسیده و فاصله زمین هفت کرده مانده جانی بیگ تناسی
غرابها را که از قصد غراب تها و زو بود و ولایت کشتی مشون تیر اندازی و توپهای بزرگ جنگ فرستاد و خانانان
با آنکه زیاده از دست پنج غراب نداشت مقابل نموده جنگ انداخت و کیشب و دیگر و متصل جنگ قائم بود و آنکه
عنایت الهی مانند بخشش و لیران لشکر و شاهای متده از اهل غراب جانی بیگ قریب بدو نیست کس قتل حبیبه
و هفت غراب بدست لشکر نظر اثر و آمد بقیه غریبیت رفتند و این جنگ در دست و ششم محمد سنه الف و اربعه شد
بعد ازین فتح جانی بیگ در کنار دریای سند در زمینی که اطراف آن آب و حیل بود و در کت خود قلعه ساخته نشست
خانانان و در برابر فرود آمده مرچها ساخته او را قتل کرد و مدت دو ماه ایام محاصره و مجادله بود و درین ایام هنگام
حضرت او را یک لکه و پنجاه هزار روپیه و پنج و یک یک لک روپیه و مرتبه و یک یک لک من غله را چند توپ بزرگ و
توپچی بسیار و مدخج و کوبک لشکر فرستادند و آنرا بیکه را که از امرای چهارم ازین است از راه حیل میگردید که خانانان
رضعت کردند و ذکر وقایع سال سی و ششم **الف** ابتدای ایسال روز شنبه ششم جمادی الآخر
سنه الف بود و چون خبر رسیده بود که جلال ناریکی که گریخته نزد عبدالقد خان رفته بود باز آمده بینا و فقیه و خسا و راهبر
موده در روز نوروز جعفر بیگ نصف خان را که بخشی بود و بجهت استیصال جلاله تعین فرموده خصیت گردید که باقتان
محمد قاسم خان حاکم کابل دفع آن رهن معصه نمایند و کولف تاریخ نظام الدین احمد را به منصب بخشگیری سرفراز

فرمودند و در اواخر شیان سینه مذکور بن خان کو که را بخت آبادان ساختن ولایت سود و مجور و استیسا
 طائفه افغانه و نابود ساختن جلالتیاری کی حصص کردند و در تاریخ بیست و چهارم خوال سینه مذکور کرد و از دهم
 امرداد سینه و هفت الی باشد خاطر قدس اثر حضرت خلیفه الهمی متوجه شکار لواحی و حیای چناب که قسطنطنیه کثیر بود
 شده از آب را وی عبور نموده و پل را انداس بیخ روز به سیر و انساب و خاطر گذاریدند و از آنجا کوچ کرده در
 کوه چتری منزلی نموده و پلج خان و موصی زاجر را بخت تبر اتمام مهات لایمورگ داشتند چون ایام برسات و کثرت
 سیل و باران بود شاهزاده بزرگ شاهان سلیم را در دوی مغلک داشتند آهسته آهسته می آمده باشد خود جزیر
 بابل شکار متوجه آب چناب شدند و چون بکنار آب رسیدند خبر رسید که یادگار برادر زاده مرزا دوست خان رضوی
 که او را مرزا دوست خان به بنایت نموده و کثیر گذارند بود اتفاقاً بعضی از کشمیریان علم بی برافراشته باطلت
 بر خود گذارند و قاضی علی که منصب دیوان کشمیر داشت حسین بیگ شیخ عمری که تحصیل از خارج کشمیر بود بایست
 خود با ما و گاجنگ کرده و بخت تقدیر قاضی علی بقتل رسید و حسن بیگ غریمت را بنیست و انسته نجای از
 کوتلای کشمیر بر آورده و بار خوری رسید حضرت خلیفه الهمی شیخ فرید بخشی را با جمعی از ارامش شیخ عبدالرحیم کوسه
 و میر مراد و خواجه فتح الله بخشی اجدیان با هفتصد احدی و شیخ کبیر و پیران شیخ ابراهیم و نصیب خان ترکمان از چنان
 پسران ابو زید و دیگر امرای جماعت ایات بدخشان که کله از سوار بود و مذقین فرمودند و خود از آب چناب عبور نمود و شکار
 مشغول بودند که شاهزاده و بار دوی علی آمده بلازمت رسید و درین ایام خبر رسید که خاٹخانان نذرت دو ماه بجا می
 در محاصره داشت و هر روز جنگ و مقابل میشد و از طرفین مردم بقتل رسیدند و سیدیان از اطراف را در آمد و
 غلّه را بر لشکر خاٹخانان بستند و غلّه کدی لایات گشت که ناسته نجایان از آن بود که گشته زان تکی بجا
 جنگدل پسر سنده نالان و پسران سنگدل و پسر کر او و از زنان لودی همسین طاهر صلی جز در آسمان دیدی و پس
 خاٹخانان بی طلاع از آنجا کوچ کرده بجانب پراکنده جوان که قریب تهنه است روان شد و سید بها و الدین بخارا
 و مختار بیگ و قریب ترکمان و میر محمد مصوم کبری و حسن علی عرب و جمعی از نوکران خود را محاصره سهوان ترستا
 جانی بیگ مردم سهوان را که جمعیت خیال کرده بر سر ایشان رفت چون این خبر بخاٹخانان رسید سرعت هر چه تا
 دولت خان لودی را که سپهبد ایشان است و حاج محمد معتمد شیخ و دوازده پسر را که خود را بی نصیب پسرانی است
 و بها در خان ترین و محمد خان نیازی را که یک مردم سهوان فرستاد و این مردم از خود روز شتاد کرده راه
 کرده خود را سهوان رسانیدند و روز دیگر جانی بیگ خود را راست کرده رسید و دو تن از آنان نیز صحت آراستند
 و با وجود آنکه این لشکر بدو هزار سوار رسید و جمعیت او را از پنجره زیاد و بود جنگ و نصیب اتفاق افتاد و در
 و لدا راجه تو در مل شرد و دای مراد به ظهور رسید و بقتل رسید و ششم ظفر بر چرخ و دیاس دولت و وزیر

فیروزی انحصار یافتند و جانی نیک نبریت خورد و ایمان آب رفت و در موضع اثری در مرتبه دیگر کرد و خود قلعه
 ساخته در کنار دریا نشست و خانخانان از انخاب و این لشکر این ملک گرداد را گرفته محاصره نمودند و در روز
 جنگ و جدل میشد آنکه کار بجانی نیک نمیشد که مردم او هر روز از اسب و شتر خود را میخوردند و هر روز
 از ضرب توب و تشنگ خلق کثیر از ایشان هلاک میگشتند و در آخر بجانی نیک را غنچه اضطراب در صلح زده قرار داد
 که خود را بنده و از بلازمت بندگان حضرت رساند سمیت چو این طلعت نمود آن گردن افرازه عرشش این شد
 از تیغ شتر افرازه و مهلت ستا بهجت سامان راه التماس نموده قرار یافت که چون ایام برسات است
 خانخانان در موضع شش که در جباری سهوان واقعت ایامت را بگذرانند و قلعه سهوان را بد و توخا بان سپرده
 خود را بجزایم جرج فرزند رشید خانمان نسبت کرده بندگان حضرت این فتح و لشکر فتح کشمیر گرفته خوشحالی
 کردند و کوچ کوچ متو کثیر گشتند و چون ریایات ظفر آیات قریب بمنیر که ابتدای کوئل و کوستان است رسیدند
 خبر آمد که لشکر ظفر اثر چون پنج و شش منزل از منازل تکه های کوستان از طی کرد و جمعی از مردم باد و کشمیر بان در
 کوئل راه بریتی گرفته جنگ کردند و آب نهران ظفر اثر بنه آورد و فرار نمودند و از انخاب یادگار نیز تاسیر پور رسید
 با جمیعت عظیم روی بمقایه لشکر ظفر اثر داشت که بناگاه بعد از گذشتن باره از شب جمعی از نوکران مرزا یوسف خان
 که بعضی اطفال و بعضی ترکان بودند بر سر بارگاه ریخته او را بقتل رسانیدند و از سر برود سر او را بدرگاه و تعلق پنا
 آورده جرت عالم و عالمیان ساختند و این فتح عظیم با جمیعت آسانی از اقبال دولت ابد بود حضرت خلیفه
 دست داد و از خراب امور آنکه همان روز که حضرت مبارزه کشمیر از آب لاهور عبور فرمودند و بارگاه کشمیر خیال فایده
 بنی را در سر که خطبه بنام خود خوانده بود چون حضرت در بلخ را بدست که منیر اول در لاهور رسید بود و در زبان
 غیب پنهان این بیتیکر که کلاه خسروی و تلج شاهی بهر کی رسد پادشاه و کلاه دار شده بود و چون یادگار کل بود این
 از منیر از صدا در شده بنام که باطن حضرت از احوال دار و از خراب امور آنکه همان روز که حضرت رسیدند او بحضورت رسیدند
 فرمودند که انشاء الله تعالی معالیا و کار نیک را در میرست اتفاقا در و جمل همان بود که او بقتل رسید و بعد از سه روز
 دیگر تاریخ بیست و ششم ذی القعدة سال شاهرز و دانیال اجمیت آگاه شدند و در سلفیه خلعت داشتند تا تمام اهل محل گذاشته خود
 بطریق میان تریج کشمیر شدند و درگاه دولت تلخ نظام الدین احمد را بر کاب سادات انساب گرفتند و شانزده روز اهل حکم
 حکم شد که در قلعه ربتاس فتنه میبوده باشد و بتاریخ هشتم محرم سنه ابدی و الف کشمیر از فرقه دوم سمیت کرد و هم شک
 فرودس برین ساختند و دست و دست روز و کشمیر استغفار استغفار استغفار روز و کشمیر و دشکار مرغابی خاطر قسی اثر را
 خوشحالی هم ساختند و حکومت کشمیر را باز بر او سفت خان رضوی حضرت فرمود و جمعی دیگر مانند خواجه اشرف ولد
 بر مراد و کشمیری و پسر فتح خان و پسر شیخ ابراهیم و کشمیر گذارسته بتاریخ هشتم صفر سنه مذکور غیبت مراجعت فرموده و در شتی

درآمده متوجه باره مولا که سرحد شیراز و کلبی است شدند و در راه بمبوضی که برین انگاه مشهورست سیر کردند و این محبت
 که جانب غربی و جنوبی و شمالی او که بهت دسی کرده و در او است و در ریاست از میان این جوش درآمده است
 سکه زد و آبش در نهایت صفا و در میان جوش سلطان زین العابدین مقدار یک حریب را سنگ انداخته از آب
 بلند کرده عمارت عالی ساخته است آنجن که نظر این حوض عمارت در بلاد بمطرد مشاهده و باجماع اعدا رسیده و تماشا
 آن عمارت نزد خود رسیده آنها از گشتی برآمده سنگی متوجه شدند و چون به کلبی رسیدند بزرگی عظیم و باران سخت
 بارید و حضرت از اسباب الفار متوجه برهتاس شدند و کترین بندای نظام الدین احمد مولف تاریخ را که او اوج فتح الندا
 حکم فرمودند که با اهل محل آستانه اخشب می آمده باشند و از غراب واقعات آنکه وقتیکه حضرت خلیفه الهی از شیر
 معا کوفت فرمودند می گفتند که چون محل سالست که باریدن رفت ندیده بودیم و اکثر مردم همراه که در هت نشو و نما
 هم ندیده اند اگر یک برفت را در نواحی یعنی از تنگه بیا آمده باشیم به بیم از الطاف الهی بعید است و آنچنان شد که فرموده
 بودند و بتاریخ غره ربع الاول سنه مذکور لای و حاجت بجانب دار الخلافه لاهور را فرارشته در دست روز میرزا
 کمان بتاریخ ششم ربع الثانی سنه مذکور لاهور مستقر ریاست جلای شد و برین اشنا خبر رسید که راجا ننگه بایر
 و برادران قتل و افغان که بعد از فوت قتل و ولایت او و پس در تصرف ایشان بود جنگ عظیم دست داده فتح و ظفر
 نصیب دولتخواهان شده ولایت او و پس که مملکتی وسیع در اقصای ننگه است بمحض اولیای دولت قاهره در آمد و ذکر
وقایع سال سی و هشتم که بتاریخ هفدهم جمادی الثانی سنه احدی و الف تحویل میر عظم از حوت
 محل بنیاد و نور و سلطانی آغاز سال سی و هشتم آتی شد و بدستور هر سال که امین سیدی و شهباز و زمره ترتیب یافت و
 اشای این حسنا هم فروردی ماه الهی سنه موافق است و چهارم جمادی الثانی سنه مذکور خا خا نمان و جانی بیک
 حاکم تنه آمده بشرف عتبه لوسی مقرر گشته مورد اصناف عنایات بادشاهانه و مراحم خسروانه گشتن و شاه بیک خان
 و فرزندون بر لاس جنتیار بیک و دیگر امرا که کوک لشکر بودند همراه آمده بلازمست رسیده و فرار حال بریادی طلوع
 و جاگیر ممتاز فرار گشتن در وقت که جوشه کرده و ولایت سورت تصرف اولیای و دولت روز افزون و درآمده مظفر
 که است که در آن نواحی مبدو و فرار نموده بجانب کنکار که زمین دار ولایت که است رفته در پناه او می بود اعظم خان
 بر سر کنکار آمده اکثر ولایت او را غراب ساخت و او از راه اخلاص و دولتخواهی درآمده در انعامش که مظفر محلی
 و مستگیر دولتخواهان شود و بتاریخ میر اعظم خان از اسبابی که مظفر بود و سر کرده برده خاغل او را گرفتار ساختند و در اشای
 مظفر کجراتی به بهانه و صوم ساختن بکوشه نشسته با سرتو که با خود داشت گوی خود را بریده خود را بپاک ساخت بناچار
 سرش را پیش عظم خان آوردند و عظم خان سر او را بدرگاه خلاق پناه ارسال داشته بود و مظفر اشراف گذشت و
 چون مدت دو سال بود که عظم خان از ملازمت و در افتاده بود و فرمان بطلب او رفت که چون خدمات شایسته

بمقدم رسانید وقت آنست که شرف ملازمت در یافته مورد مراسم شاهنشاهی شود و با چون همه وقت زیارت
 هرین در خاطر داشت درین ایام بعضی از اهل نفاق از جانب حضرت خلیفه آلئ نسبت باو بخنان سلطان رسانید
 او ملازده برود و با فرزندان و عیال و خزانه خود را در مکرشی انداخته در غره حبیب سال مذکور غریت سفر مجازید
 چون اینجا رسید حضرت خلیفه آلئ حکومت ملاذگجرات را بشان برادره شاه مراد تفویض نموده فرمان فرستاد
 که از بانو و بچرات رود و محض اوق خان که از امرای کبارست بوکالت شان برادره حضرت شده سرکار سورت
 و بروج و برود و بجای او مقرر گشت و در تاریخ بست و یکم امراد ماه سنه سی و هشت آلئ موافق چهار و نیم ذی قعد
 جنبه احدی و الف زرخان کوک و آصف خان که بجهت تاویب و تنبیه افغانه سوار و بجهت اتصال جلاله تاراجی
 رفته بودند که آنها را بانو و ساخته اهل و عیال جلاله و وحدت علی برادر او را و خوشان و بچیتان او و قریب بچهار
 صد کس سلیقه نموده بدرگاه جهان پناه آورده و در بتاریخ چهارم شهریور ماه آلئ سنه مذکور بست و نهم ذی قعد حکومت
 مالوه را برادر شاه رخ لطف فرمود و شهاب خان کنبور که سه سال در قید بود خلاص کرده بجهت سرانجام مهات
 مالوه و بوکالت مرزا شایخ نقین فرمودند و بتاریخ دوازدهم همراه آلئ سنه موافق هشتم محرم سنه اثنی و
 الف مرزا رستم بن سلطان حسین مرزا بن بهرام مرزا بن شاه بهجیل صفوی که حکومت زمین و او را داشت التجا
 بدرگاه جهان پناه آورده و با برادر و فرزندان و عیال ملازمت رسید چون بانا آب چناب رسید بندگان
 حضرت و خد اول سر برده و با درگاه قنات دیگر اسباب فرستاده از دست قزایک ترکمان با استقبال فرستاد
 و آنه پی آن کرد و بخرم صرع از دست حکیم بن الملک روانه داشتند و چون بچهار کردوبی لاهور رسید فغانخان
 وزیر خان کوک و دیگر امرای کبار را پیشوا فرستاد و چون بترت ملازمت رسید انواع الطاف اشتیاق و
 عفویت باو شایسته نظر آورد و یک کوفت رنگ بر روی انعام فرمودند و در سلک مرای بختاری انتظام داده ملازمت بجایگزین
 لطف فرمودند و درین ایام ملک اشعرا شیخ حنفی که بر سالت نزد حاجی علیخان بران الملک کسبی گفته بود آمده بود و در محرم
 خروانه شد و میر محمد امین میر نصیر الدین که هر یک نزد حکام دکن رفته بودند نیز آمده ملازمت نمودند و چون بران الملک توارش
 یافته بود داشته اندرگاه بودیشکیش تاقی اندرگاه فرستاد و در سلک و شاخلان و تنخواهی که از ولایت با شایسته ملای بران بندگان
 حضرت خلیفه آلئ توجه عالی متبخر ولایت دکن گذاشته شان برادره و انیال را بتاریخ لیست و نهم همراه سید شی بهشت
 موافق بست و یکم محرم انیال بجهت تسخیر ولایت نقین فرمودند فغانخان و رای را پسند و رای دلی و حکیم علی الملک
 و امرای مالوه و جاکیر دالان تصویب و دلی نیز ملازمت شان برادره حضرت شد و با بچرات و دیگر سواران بختی نامزد
 شدند و بدولت و اقبال بفرمت شکایر دالان آمده تا که آب در رای سلطانی نور کسبی بچ کردوبی لاهور دست رسیدند
 و فغانخان را که در ملازمت شان برادره و انیال بر سر رسید رسیده بودند بجهت بعضی که کسان مجبوس و طلبیده و فغانخان را که در

شیخ پور جلالت رسید و مجدداً در باب تسخیر و کسب سخن گذشت و خانخانان بی آنکه شاهزاده و انبال قضیه کشته بشوند
 تقدیر نمودند بنابر آن حکم شد که لشکری که بخدمت دکن نافرودشته بجهاد خانخانان برود شاهزاده و انبال را
 طلب داشت و در روز شاهزاده آمده ملازمت خانخانان با انواع ملاحم خبر داد و سرفرازی یافت و متوجه تسخیر دکن شده
 بجانب آگره متوجه گشت و حضرت خلیفه آلی شکارگران مراجعت فرمود و از مخالفت لاهور و مستقر ایات جلال شدند
 بر خضیر ارباب الباب مخفی نبوده باشد که اموال حضرت خلیفه اندر بسبیل اجمال مرقوم قلم شکسته رقم شده با آنکه نظر تفصیل
 آن قطره بیت از دریا و ذره از بیضا اما الکبری از غلظت امور را استقباب نموده تا آخر سال سی و هشتم از جلوس خلیفه
 آلی برسد سلطنت و بادشاهی موافق سنه اشنی و الف هجری تحریر آید اگر چه مسامحت نماید و توفیق یاوری کند
 انشاء الله العزیز و قانع ایام استیصال نیز ثبت نموده جزو این کتاب مستطاب خواهد ساخت و الا بکسر توفیق برین
 بتوید آن پرداخته استعاده خواهد یافت پوشیده نماند که چون از احوال خیر مال سعادت منوال
 حضرت خلیفه آلی فارغ شد اکنون شروع در ذکر اسامی امرای عالی مقام که درین
 دو دو مان عالیشان مصد در خدمات شده اند میگردیم چون تفصیل اسامی امرای حضرت
 خلیفه آلی فاضل پناه علای شیخ ابو فضل در کتاب اکبر نامه مرقوم قلم باقی رقم گردانیده اند و درین مختصر مذکر
 اسامی امرای کبار اختصاص افتاد خانخانان بیرخان سپه سالار از اطراف بهار لوی ترکمان ست و نسبت
 او به راجان شاه ترکمان میرسد و ملازمت حضرت جنت آشیانی به مرتبه خانخانان و امیر الامرای رسید و منصب
 آتا یعنی شاهزاده عالمقدار اکر بشاه امتیاز یافته بود و بمی انصاحب اقبال بنیان سلطنت اند و کت است حکام پذیرفت
 و فتح هندوستان از برای جهانگشای خانخانان شد و بمیت علما و فضلا جلی و طبعی آن بزرگ نموده بود و درین
 شعر سلطنت تمام داشت و دیوان اشعار ترکی و فارسی با بر و بعد از ظهور دولت ایدین حضرت خلیفه آلی بپایان سال
 غنیمت گردانیده در گجرات پهن از دست فدائی افغان بشهوات رسید و تاریخ آذوقه را شنیدند و مجرم یافته اند
 هر زار شاه پرخ بن مرزا ابراهیم بن سلطان مرزا چون بدخشان بدست اوزبک درآمد التجار درگاه جهان پناه آورد
 در مسلک امرای پنجپاری منتظم است و حکومت مالوه دارد و ترموی میگفت خان از امرای کبار جنت آشیانی
 بود در سال اول جلوس خلیفه آلی بواسطه صلحت ملی سعی بهر خان بقتل رسید و هم خان خانخانان از امرای
 کبار جنت آشیانی بود و حکومت کابل داشت بعد از بیرخان بمنصب خانخانان رسید و مدت چهار ده سال
 بخدمت سپه سالاری و امیر الامرایی امتیاز داشت و در سنه اشنی و ثمانین و ستمائه باجل طبعی در گذشت هر زار هم
 بن سلطان حسین مرزا بن بهرام مرزا بن شاه آخیل مصفوی چون از مخالفت برادر بهرام مرزا بن شاه آخیل مصفوی
 چون از مخالفت برادر و غلبه اوزبک در قندهار تزلزلت بود پناه بدرگاه جهان پناه آورد و در مسلک امرای پنجپاری

انتظام یافت و حکومت ملتان سر فراز است مرزا خان خانانان خلعت صدق پیرم خان است بعد از
 فتح گجرات کہ بنوعین مذکور است بمنصب خانانانی و سپہ سالار رسیدہ اسر زودہ سال است کہ باین مرتبہ عالی ترستے
 کردہ است و مصدر رخصیات عالی و فتوحات عظیم شدہ از قہم و دانش و علم و کمالات اکن بزرگ نہاد ہرچہ نویسندہ از
 صدیقی و از بسیار اندکی شہقت عام و تربیت فضلا و علما و محبت فقر و کج نظم و ادب امور و بیست و امر و زلفیضات
 و کمالات انسانی از انبواب دولت قہرین خود ندارد علی قلیخان خانتران از جاتقہ سیبانی است و کلات
 جنت آشیانی ہایون بادشاہ بہ مرتبہ امیرالامرائی رسیدہ بود و در ایام سلطنت خلیفہ الہی کار او ترقی کرد و مصدر
 فتوحات عظمی شد چنانچہ ورحل خودش مذکور است و در آخر بہ یغی و حرام کی قتل رسیدا دہم خان نسبت
 رضاع بمحضرت خلیفہ الہی داشت بہ مرتبہ امیرالامرائی رسید چون مصدر قتل انکہ خان شد در خصوص اقصا
 رسید چنانچہ موقوفش مذکور است میر شرف الدین جیشین پسر خواجہ عین ارسل خواجہ ناصر حارست در
 خدمت حضرت خلیفہ الہی بہ مرتبہ امارت و در ملک امرای کبار و مسلک شدہ و بواسطہ اغوی اہل فساد قرار نمودہ
 گجرات رفت و در سنہ نہصد و ہشتاد کہ حضرت خلیفہ الہی مرتبہ اول فتح گجرات نمودند راجہ بہارجی اورا گرفت
 بدرگاہ جہان پناہ آورد و در ہتاد و حسین ند و باز بہرام خسروانہ رقم غفور جہانم او کشیدہ بہ بنگالہ فرستاد آنجا
 بہرامخواران موافقت نمودہ قوت کرد شمس الدین محمد خان انکہ کہ خطاب خان عظمی داشت انکہ حضرت
 خلیفہ الہی بود بہ مرتبہ امارت و کمالات رسیدہ بود و از دست او ہم خان جام شہادت چشید محمد عزیز کو کلات
 بلقہب عظم خان پسر شمس الدین محمد انکہ خان عظم است بعد از پدر باخطاب عالی شرف امتیاز یافتہ و پختہ ارے
 شدہ و مصدر فتوحات عظمی و خدمات بزرگی گشتہ و بحدت فہم و حدت طبع و قوت در علم تاریخ عدیل ندارد و
 از گجرات سفر حجاز اختیار نمودہ و امر و زور کہ است جعفر خواجہ خان از سلاطین قاشقہرست ہر شیرت خان
 در جبالہ او بود بہ مرتبہ امیرالامرائی رسیدہ گذشت بہا و در خان برادر خانتران بشاعت و مردانہ امتیاز
 داشت و بہر پلا امرای پختہاری رسیدہ بود و بہی گذشتہ شد پیر محمد خان انکہ کہ جان کلان اشتہار دارد
 برادر بزرگ خان عظم بود مصدر کارهای بزرگ شد و در سنہ ثلاث و ثمانین و شصت و دہین گجرات قبل
 طبعی در گذشت محمد قلی برلاس از امرای کبار بود بہ بنگالہ گذشت خانانچمان خواہن زادہ بہر خان
 خطاب خانچمانے یافتہ چند سال بحکومت بنگالہ سر فراز بود و مصدر رخصیات عظمی شد و در ملک امرای
 پختہ ارے انتظام یافت در سنہ ستہ و ثمانین و شصت و دہین گجرات شہاب الدین احمد رضا
 در زمرہ امرای پختہ ارے بود و در بوقت دولت او زناثر خلیفہ الطہور رسید و سالہا حکومت گجرات و مدتھا
 حکومت مالوہ داشت و در سنہ نہصد و نو و بیست حیات پیر و سعید خان برادر زادہ جہانگیر خان بیک

در زمان جنت آشیانه بجا حکومت بنحاله سر فرزند بود و سعید خان امر وزیر بجا حکومت بجا لنگر بود
 و در سلک امر اسیر بجزار سے انتظام دار و پیر محمد خان در ابتدا به حال طالب علم بود و پس
 پیر خان بمرتبه امارت رسید و در ایام که حکومت مالود داشت بر سر پیران پور فرستاد اکثر بلاد و عباد
 اندیکار را خراب ساخته و در مقام جنگ و بدل بجا کمال ولایت بود که بناگاه شکست برد و افتاد و بچنان در حال
 که خلیف خود را در آب نریده زد و مرغی بفرغ گوید و در مجلس مذکور گذشت راجه بهار اعلی راجه ولایت اتر
 و ابتدای دولت روز افزون در سلک دولتخواهان منتظم گشت از امرای کبار شد و در آن گذشت راجه بهار اعلی
 و در راجه بهار اعلی مذکور سلک امرای بجزار سے انتظام داشت و در سنه شصت و تسعین و تسعمائة در گذشت راجه
 مان شاه و در راجه بهار اعلی است کار بزرگ آمد دست او بر آفرید و چنانچه بوقع خود مرقوم گشته الحال
 از امرای بجزاری است و حکومت ولایت بهار دار و عید المحبب احمد خان لویسنه و اهل قلم بود
 بعد در مرتبه امارت رسید و معده رفعات عالی مستعد کار او بجای رسید که است هزار سوار کوک داشت و فوج
 مذکور است سلک در خان اوزبک از امرای کبار بود و در بی بجان زمان موافقت نمود و در آخر توبه
 و باز گشت نمود و در سلک دولتخواهان برآمده در سنه ثمانین و تسعمائة در گذشت عبدالکریم خان اوزبک
 از امرای عالی نشان بود و بواسطه واهمه که امرار روی داد از حکومت مالود بکجرات رفت و در سلک اهل انجمن درآمد
 در گذشت قبا خان لنگ از امرای کبار و در سنه اربع و ثمانین و تسعمائة در بلاد بنگاله در گذشت
 لویسنه محمد خان گو که برادر بزرگ عظیم خان گو که پسر خان عظیم است و در عشقوان جوانی از طبقه شریف
 در گذشت زرین خان گو که از امرای بجزاری است و در شجاعت و دیگر صفات حمید و سرآمد ایناسی
 روزگار است و در غم و غل و دانش و سائر کمالات همه از دست شیخ احمد خان خواهرزاده تری سلک
 در سلک امرای بجزاری بود و حکومت مالود داشت و در سنه شصت و تسعین و تسعمائة از دست نوکران خود بشهادت
 سعید شاه باریغ خان از امرای جنت آشیانی بود و درین درگاه نیز بمرتبه امیرالامرازی رسید و حکومت
 مالود یافت و آنجا در گذشته ابراهیم خان اوزبک رو بلا و امرای چهار هزار است و در گذشت ترمولان
 محمد خان سابق نوکر میر خان بود و بعد از آن بمرتبه بجزاری رسید در سنه اثنی و تسعین در بنگاله در گذشت
 وزیر خان برادر عبدالحمید است خاست بخلاب وزیر خانی و منصب وزارت و بمرتبه امرای بجزار
 رسید و در سنه شصت و تسعین و تسعمائة باجل طبعی در گذشت محمد حرا و خان از امرای بود و بعد از کلا به
 بزرگ شده فوت کرد و اشرف خان میر ششی از افاضل وقت بود و نام آن یگانه خضر محمد اصغر است و از
 سادات عربشاهی بود و بخت خطا خوب مینوشت و در مرز امرای کبار انتظام داشت مهدی قاسم خان

در ملک امرا و کبار انتظام یافته و در هر که امرا و پنداری بود و مصدر خدمات شایسته شده و در گذشت قاضی محمد خان
 از سادات نبشای دربار و هم در نبشای پور مرتب امرا و داشت و از انجا بواسطه حادثه از بیک فراموش و به بندرستان
 آمده و چون گاه به حکومت ملتان و مدتی به حکومت مالوه سر فرار بود و بهانجا و دیعت حیات میفرخواست و به سلطان
 ملقب بافضل خان از درباری جنت آشیانی بود و حضرت خلیفه آبی بختیار بافضل خان سر فرار نمود و راجه بود و
 از طاعت کثرتی و نویسنده بود و بواسطه مظفر خان به مرتبه وزارت رسید و مدت هفده سال وزیر با استقلال و چهار هزار
 سوار داشت و در سنده و ستمین و شتمانه و در گذشت هر از اقلیخان برادر حمید محمد خان از امرا و کبار بود
 مظفر خان مظفر علی نام داشت از نویسندگانی سرست است هشت سال وزارت با استقلال داشت
 بعد از آن بامیر الامرا رسید و در شنگاه و در معنی قاضی الان به سادات رسید چنانچه در وقتش مذکور است
 حمید محمد خان از امرا و جنت آشیانی بود و در ملازمت حضرت خلیفه آبی نیز در ملک امرا و کبار انتظام
 داشت و شاه امیر خان جلایر از امرا و قدیم این دو دومان است و در ملک امرا و دویزری انتظام
 دارد و اسمعیل سلطان دولتی از امرا و جنت آشیانی بود و درین دولت نیز به مرتبه امارت رسیده بود
 محمد خان جلایر از امرا و قدیم است و چند سال است که خلل دماغ به سرسانیده و یوانه است خان عالم
 به سرپرست گو که است و در ملک امرا و دویزری انتظام داشت و در نعم و ادراک و شکر گفتن از اقوان خود ممتاز
 بود و در جنگ و ادو افغان و سنده و شامی و شامین و شتمانه و شتمانه یافت قطب الدین محمد خان
 برادر خان اعظم آنکه خان بود و منصب بیک لاریکی و امیر الامرا و رسید و پنداری نوکر داشت و بر برده گزات
 به دست سلطان مظفر کجانی به سادات رسید چنانچه در مجلس مذکور است هر از ابوسف خان از سادات
 رضوی در ملک امرا و چهار هزار منتظم داشت و امر فر حکومت کشمیر و مغولان است محب علیخان بهر
 خلیفه بهر خلیفه وکیل سلطنت باریا و شاه بود و فضا و کمالات ممتاز بود و بهر که او سخنرود و در ملک امرا
 چهار هزار منتظم بود و در سنده و شامین و شتمانه و در ایام حکومت دلی و دیعت حیات سپهر قلیخان
 از امرا و قدیم الخدمت این دولت است و امر و منصب وزارت منصوب است و چهار هزار سوار دارد و محمد صاوی
 از صخر سن در خدمت حضرت خلیفه آبی بوده و از امرا و چهار هزار است و مصدر خدمات شایسته شده و کالت
 شاهزاده شاه مراد سر فرزند هر از جانی بیک خان حاکم تهنه است و در ملک امرا سه هزار
 انتظام دارد و احوال او در مجلس گذشت اسمعیل قلیخان برادر جانها است و در ملک امرا سه
 هزار است اعتماد و خان اعتماد و گرج است که امرا و عظیم الشان سلطان محمود گجراتی بود و بعد از فتح
 گجرات داخل دولت خوان این دو گاه شد و محل اعتماد شد و از امرا و چهار هزار شده و در سنده و سنده و نو

و پنج درگذشت رای را **سلطان** راجه ولایت بیکانیر و ناگورست و از امرای چهار هزار است شریف محمد خان
 برادر خان عظیم التک است و امروز در سلک امرای منتظم شده بجاوست عزیم که وطن اوست برنگرد است
 فتح الدین لقب بنقات خان از امرای سده هزار است و در سینه نهصد و هشتاد و شش در گجرات جلالت
 نمود و حجت علیخان سابقا نو کسر بخان بود و در نهصد و هشتاد و هشتاد و شش شاه قلیخان محرم سال است
 نو کسر بم خان بود و درین گاه بمرتبه امرای رسید و امروز بجاوست دار الخلافه اگره سرفراز است محبت علیخان
 ربهتاسی چون سالها بجاوست ربهتاس داشت ربهتاس منسوب شد از امرای چهار هزار بود و بشجاعت و
 مردانگی متصف و در سینه نهصد و نو و شش درگذشت معین الدین احمد خان چند سال پریان بود
 اعتماد و خان خواجه سراسی از امرای سلیم خان بود چون داخل دولتخواهان شد بمرتبه امارت رسید حاکم بیکانیر
 در سینه نهصد و هشتاد و پنج بدست نوکران خود قتل رسید ستم خان از صغیرین در خدمت حضرت خلیفه العالی
 نشو و نما یافته در سینه نهصد و نو و با جمعی از ارجوانان نوای میبوی که از درگاه گریخته باغی شده بودند جنگ کرد
 کشته شد کمال خان لکهنو سلطان ساز برادر سلطان آدم لکهنو در سلک امرای پنجزاری انتظام داشت
 و بشجاعت و سخاوت از انبای روزگار ممتاز بود و در سینه نهصد و هشتاد و هشتاد و شش طاهر خان غریب
 از امرای جنت آشنایی بود و درین درگاه بمرتبه امرای دوی هزار رسید و درگذشت سید جاد بخار
 در گجرات داخل دولتخواهان شد و بمرتبه امرای دوی هزار رسید و بر بشو با افغانان جنگ کرده شهادت
 یافت سید محمود خان بارهم و باره عبارتست از دوازده موضعی که در میان دو آبست چون گنگ
 قریب پرگنه سنبل و انقست صاحب قبلیه جمعیت بود و بشجاعت و شجاعت در میان اهل هند شهرت
 تمام داشت بلامت حضرت رسیده بمرتبه امرای چهار هزار رسید و در نهصد و هشتاد و دو و درگذشت
 سید احمد خان برادر سید محمود و بارهم است و در سلک امرای منتظم است و بشجاعت متصف بود و در سینه
 نهصد و هشتاد و پنج درگذشت قراجه و در خان از امرای عظیم الشان بود و بمرتبه امرای چهار هزار رسید
 رسیده بود باقی محمد خان کو که برادر دهم خان بود و در سلک امرای چهار هزار است و انتظام داشت
 و در سینه نهصد و نو و دو و دوخت کرد سید محمد میر عدل از فحول علمای هند است و در قصبه امر و بهر وطن
 داشت بمنصب میر عدل رسیده بجاوست بیکر سرفراز شده است و دلیت حیات سپری و معصوم خان
 فرخودی پسر معین الدین احمد خان است از امرای دوی هزار بود و احوال در مجلس مذکور است نورنگ خان
 پسر قطب الدین خان التک است و در سلک امرا سلاطین چهار هزار است منتظم است و امروز بجاوست ولایت
 جوینده دار و شاه محمد خان برادر خود و خان عظیم الشان محمد التک بود و در سلک امرا سلاطین دوی هزار است

منتظم بود و در سنه هجده و نود و هفت در گذشت شیخ ابراهیم داماد و خواهرزاده شیخ سیکری و اوست و در
سلک امرای دونهزاری انتظام داشت علی قلیخان اندرائی که بر تبه امرای دونهزاری رسیده فوت کرد
توکل خان توپین از امرای قدیم خدمت مست و دوزمره و دونهزاری منتظم است شاه تپخان
سابق نوکر مرزا محمد عظیم بود و بنی از فوت مرزا محمد عظیم بلا از دست حضرت رسیده خدمات شایسته از فوت آورده و الحال
در سلک امرای سینهزاری انتظام دارد و فتوا قخان از امرای سلیم خان بود و در سلک ملازمت حضرت رسیده از امرای
دونهزاری شده در گذشت مالو منگل ارباب افغانستان و در سلک امرای نهرار نیست فتح خان
خیلیان در صفر سن فیلیانی حضرت میکرد و آخر بترتبه امارت رسیده و در سلک امرای دونهزاری است انتظام یافت
و در سنه هجده و نود و در گذشت سماجی خان خول در سلک امرای دونهزاری است و در و کش محمد و در
در ابتدای حال نوکر مریم خان بود و در سلک امرای دونهزاری رسیده در گذشت شهباز خان کنیز از امرای
دونهزاری است و امر و حکومت بخشیکری مالو دارد و خواججه جهان امین الدین محمد نام داشت خراسانی بود
چند سال و کالب باستیصال داشت و معده را مو عظیم شد و در سنه هجده و هشتاد و سه در گذشت
مجنون خان قاقشال از امرای کبار بود و بنی از نوکر داشت محمد قاسم خان میربحر از امرای قدیم
این سلسله عالی شانست و امر و در سلک امرای سینهزاری انتظام دارد و حکومت کامل متعلق بآب محمد حسین
بن ابراهیم حسین مرزا دونهزاری و کامران مرزا است و فایع او مذکور شده و بعد از آنکه گرفتار شد و در قتل
ماند و در آخر شفقت جمعی حضرت او را نوازش کرده بفرزندی سرافراز ساخته بسبب وصلت سر او را بفلک لافلاک
رسانیدند و الحال در زمره امرای نهراری انتظام دارد و امور و شفقت اثر است راجه جلگنا تحفه سپهرای هبابه
و از امرای سینهزاری است راجه اسکران از امرای سینهزاری است راجه لوکران از امرای دونهزاری است بوده
در سنه هجده و نود و یک در گذشت ماد و هموسنگه برادر راجه مال سنگه است و در امرای دونهزاری است
غیاث الدین علی آصف خان فزونی بود و چند سال منصب بخشیکری داشت و در کجرات و در
هجده و هشتاد و سه در گذشت پاسته خان مغول در سلک امرای دونهزاری است و حکومت بلاد
کوره گماث دارد و مبارک خان ولد کمال خان که در سلک امرای کبزاری است انتظام دارد و باز بها و
افغان که مدت چهار سال در حکومت مالو در رسم سلطنت بنخو روانه و خطبه و سکه بام خود کرد و آخر ملازمت
این درگاه رسیده بود و در سلک امرای دونهزاری در گذشت امیرک خان کنک از امرای قدیم بوده و در سنه
هجده و هشتاد و پنج در گذشت تروی بیگ ولد قباخان کنک از جمله امرای دونهزاری است سید قاسم
ولد سید محمود خان بار بها از امرای دونهزاری است و شجاعت و مردانی او و وفات و معده خدمات است

و الا ان بجا پوست پین کجرات اشتغال دارد که شکار نیز در امرای و دوزاری بود محمد حسین مخاطب بشا خان سالما بخشی درگاه جهان پناه بود بمرتبه امارت رسیده هزار نوکر داشت و در سال نهصد و هشتاد و سه در جنگ داد افغان که خاشاکمان منعم خان واقع شد زخمی شد و چند روز بر بستر ناتوانی افتاد از وجع و الم همان زخم در گذشت حسن خان تکریمه داد و تکریمه ازان سبب گویند که دران ایام که حکومت و حراست لاهور را بدو سپردند حکم کرده بود که پسندان بر جامه خود نزدیک بدوش پیوند و زنند چون بزبان هندی پیوندر تکریمه میگویند مشهور به تکریمی گشت داماد مهدی قاسم خان بود و در سلک امرای و دوزاری انتظام داشت و در سال نهصد و هشتاد و سه در گذشت جلال خان وسیع خان که کلکه الحال هر کدام یکزار و پانصد بیت اعتبار خان خواجه سرا از خدمتگاران قدیم چنت آشیانی بود و در پله امرای و دوزاری رسیده و در حکومت دلی در گذشت خواجه طاهر محمد لقب بتاتار خانی مدتی در سلک دوزرانتظام داشت و بمرتبه امارت رسیده و در نهصد و هفتاد پنج در حکومت دلی و دیعت حیات سپرد و مخته راجه از امرای هزارپانصدی ست حکومت جو دهبور دارد مختصر خان خاصه خیل از امرای یکزار و پانصدیت فرحت خان خاصه خیل از امرای و دوزاری رسیده بود صفرخان خاصه خیل از امرای و دوزاری بود و پیش از خان خاصه خیل او نیز بر جر که اینها بود رایسال کچوا به درسلک امرای و دوزاری انتظام دارد و راسی در که از امرای یکزاری و پانصدیت مقصود علی کورا و نیز از نوکران بیرخان بود و درین درگاه بمرتبه امرائی رسیده پیش از اخلاص خان خواجه سرا درسلک امرای هزارری انتظام داشت و در حکومت دلی و دیعت حیات سپرد و مهرعلینی آن سردار اولاد درسلک نوکران بیرخان بود و بلازمست حضرت سرافرازنده بمرتبه امرای هزار و پانصدی رسیده و درگذشت خداوند خان و کنهی در زمرة امرای هزار و پانصد انتظام داشت و در سنه نهصد و نود و پنج در کجرات حلت نمود میرفرقه دکنی درسلک امرای هزار بیت حسن ملتی افغان در زمرة هزار ری انتظام داشت و در خانه افغان سوادرخت هستی تربیت نظر میگردد سعید خان که کلکه در پله امرای یکزار ری انتظام دارد در زمرة امرای و دوزاری رسیده باشم باربه ولد سعید محمود خان باربه درسلک امرائی رسیده هزار ری شد و در نهصد و نود و یک در جنگ سرانجام خاشاکان مرزایان را با سلطان مظفر گجر است واقعه شد شهادت یافت رضوی خان مدنی بخدمت بخشیکری منصوب بود و بمرتبه امرائی رسیده و درگذشت راجه میر درسلک امرای و دوزاری بود و در حادثه افغانان سوادر غائب شد شیخ فخر بخشیت ست و در زمرة امرای هزار و پانصدیت راجه سرجن راجه قلعه منتبور بود قلعه را بعد از محاصره تسلیم دو تنخواهان

نموده در سلک بندگان درگاه منتظم گشت و از جمله امرای دوهزاری بود جعفر بیگ برادرزاده خیاث الدین علی
 آصف خانست و مخاطب باصف خان شد و اهل خشیان دوهزاریست راجه روسی سرکی در پلا امرای
 هزار و پانصدی بود فاضل محمد خان پسر میر محمد خان آنکه در سلک امرای هزار و پانصدی بود در ایام محاصره
 قلعه احمد آباد گجرات که مخالفان گجراتی عظم خان را نموده بودند روزی از قلعه برآمد و با مخالفان جنگ کرده بشهادت
 رسید شاه قلع نارنجی در سلک امرای هزار و پانصدی شیخ محمد بخارست در سلک امرای دوهزاریست
 رسیده بود و در سنه هشتاد و یک و جنگ شیر خان فولادی شهید شد لال بدخشی از امرای
 کبار بود و خنجر بیگ چخا از امرای قدیم این سلسله است و در فنون خیرتیاات علم حکمت خصوصاً در موسیقی
 ممتاز بود و طبع لطیف داشت و در باب الکامره مثنوی مشهور دارد و مخصوص خان برادر رسید فاضل
 و در سلک امرای دوهزار و پانصدی انتظام دارد ثانی خان از طائفه ارزانیست اول قلندری و آخر
 بمرتبه امارت رسیده طبع نظم داشت و کافیه را نظم کرده است مرزا حسن خان برادر صدیر که در سلک امرای
 کبار انتظام داشت جلالت سنگه و لدر راجه مانگه در سلک امرای یک هزار و پانصدی منتظم است مرزا خاکی
 برادر مرزا حسین خان بمرتبه امارت رسید میری شد علی دوست خان یار بیگ ابراهیم شکاران
 جنت آشیان بود و در ملازمت حضرت خلیفه الهی بمرتبه امرای یک هزار رسیده در لاهور فوت کرد
 سلطان حسین خان از امرای عالی قدر بود و خواجہ شاه منصور شیرازی نویسنده صاحب وقوف
 کفایت شعار معالمان بود و در این وقت او تمام امرایا و ناخوش شدند و خطی از زبان او بجانب مرزا
 ساختند و آن بپار بقتل رسید چنانچه بجل خود نزد کورست چهار سال منصب وزارت از روی استحقاق
 اشتغال داشت سلیم خان پسر مراد افغان در سلک امرای انتظام داشت سید حجوبار به برادر رسید و بود
 و بشجاعت و شهامت از اقربان امتناز داشت و در بار خان او پسر کلکو خان نقه خان شاه طاهراست
 وزیر نقه خان حضرت خلیفه الهی بود در کمال تقرب داشت و در جگره امرای هزار بود حاجی محمد بیست
 در ابتدای نو کیر خان بود و در آخر در سلک امرای منتظم گشت محمد زمان برادر مرزا یوسف در سلک امرای
 هزاری انتظام داشت و در ولایت کد به بشهادت رسید خرم خان از امرای دوهزاری بود و در
 گذشت محمد قلع قو قبا فی در زمرة امرای هزاری منتظم بود و حاجد خان ولد صاحب خان جواسی بود
 در نهایت شجاعت و شهامت و در پلا امرای هزار رسیده در ولایت کونیه بشهادت رسید
 سلطان ابراهیم ادبی خال مولف کتاب نظام الدین احمد بنور شمشیر ولایت دامن کوه کما بون را
 بتصرف در آورده مصدر رخصیات بنیالیه شده بشجاعت و مردانگی از امتثال و اقران امتناز داشت

شاه غازمی خان ترکمان در سلک امیرای کبار بود شیر و به خان پسر شیر افکن یک است که از امر کبار
 جنت آشیانی بود و الحال در سلک امرای هزاری انتظام دارد که اگر علیخان در جرکه امرای هزاری بود
 نقیب خان پسر میر عبد اللطیف فر قونی در علم تاریخ گمانه است و در زمرة مذای مجلس است و در سلک امرای
 هزار است بیگ نورین خان در سلک امرای هزاری بود و در گذشته قتل و قرحان در سلک امرای
 هزاری بود جلال خان قورچی پیشه بود همه وقت از سخنان شیرین او باعث الفاس خاطر حضرت خلیفه
 میباش و در جرکه امرای هزاری انتظام داشت و در ایامی که قلعه سوزا محاصره بود و شهر است رسید
 شمال خان قورچی غلام حضرت خلیفه الهی بود و نیم شرب بود و در زمرة امرای هزاری بود و در گذشته
 سیرزاده علیخان پسر محرم بیگ جوان مردانه صاحب سلیقه بود و در کشمیر شهادت رسید سید عبد الله خان
 از صغیرین در خدمت حضرت بود و بهر تبار امرای هزاری رسیده در کشمیر در گذشته میسر شریف است
 از صغیرین وقت و در قسوف سلیقه درست دارد و در زمرة امرای هزاری انتظام یافته امر و در ولایت است
 فرخ خوله خان کلان از خاندان دودمان عالیشان است و الحال در ولایت بنگاله قیام میبرد
 و دوست خان بهار است در سلک امرای هزاری انتظام داشت و در گذشته جعفر خان ترکمان
 بن قراق خان در وقتیکه قراق خان حاکم خراسان بحضرت شاه طهماسب باخی شده قتل رسید
 و روی القاب در گاه سلاطین پناه آورده و در زمرة هزاری انتظام یافته بعد از چند گاه باجل طبعی در گذشته
 رای منوچهر بن ملای لون کرن از صغیرین در حجه شفقت حضرت الهی شود و نمایافته در خدمت شاه از کما و محار سلطانی
 سلیم بزرگ شد خط سواد پیدا کرده سلیقه شعر هم رسانیده و گوشتی مخلص دارد و شیخ عبد الرحیم کنسوتی
 از بندهای قدیم الخدمت این درگاه است در سلک امرای منتظر دارد و میر ابو المنظر نیز اشرف خاست و الحال
 بحکومت ولایت اوده سر فرزند است رام سنگه پسر راجا سنگرن است و در سلک امرای منتظم است رای محمد
 نویسنده هندی و از طائفه کهنتری است و به پله امرائی رسیده و امروز حکومت بلاد متهمه دارد و جانشینها و در
 سلک امرائی است محمد خان نیازی از طائفه خااست و به پله امرائی رسیده و را عداست همچو او به از مقربان
 بارگاه و استاد بای درگاه است همه وقت خدمت حضور دارد و میر ابو القاسم ولد سید محمود میر عدل بهر تبار
 امارت رسیده و خواجه عبد الحمید میر عدل است و امارت رسیده شمس الدین حسن اعظم خان کوکله است
 چون قابل است در سلک امرای هزاری انتظام دارد و خواجه شمس الدین حافی که الان بمنصب دیوان سر در
 بدیانت و شجاعت و کار دانی اشتهار دارد و میر کمال الدین حسین اعوار سادات شیراز است و در جرکه
 امرای هزار است شیخ عبد الله خان پسر شیخ محمد خوش است در سلک امرای هزاری انتظام دارد و رسیده

سید را جو بارہ بہ ازجملہ امراء ہزارست مندر فی راہی جو مان در شجاعت و سخا الزاقران خود استیادار و
 و در سلک امراء ہزارست منظم است میرطاہر رضوی برادر میرزا یوسف خان مست و شجاعت انصاف
 دار و تاس بیگ کابلی در زمرہ امراء انتظام دارد و او ہم جیکہ شاہ بیگ است احمد بیگ کابلی جان
 فاضل و مردانہ است و مقصد سوار دارد و سہر خواجہ شجاعت و شہادت انصاف دارد و از جملة امراء
 طاہر سیف الملوک نیر شاہ محمد سیف الملوک است و حکومت عربستان از بلاد خراسان بہ
 شاہ طہاسب بقتل رسیدہ الحال بحر تہ امارت رسیدہ و درنگاہ است محمد علی ترکمان ہر تہ امارت
 رسیدہ باحمد بیگ ہم جر کہ است نوختہ بیگ کابلی جوان مردانہ است و باحمد بیگ ہم جر کہ است ہر تہ علی
 غلام شاہی برادر علم شاہی است جوان مردانہ و صاحب شمشیر است و وزیر جمیل از امراء قدیم ہزارست است
 بہوج ولد راہی سحرچن در پلا امراء ہزارست میر ابو القاسم علی در زمرہ امراء است و حکومت بکارد
 بختیار بیگ ترکمان حکومت سیستان دارد و در سلک امراء منظم است امیر صدر جہان از سادات
 قنوج است و صدر الصدور ہندوستان است و بقضائل و کمالاتی کو موصوفت حسن بیگ شہر نیست
 و در سلک امراء انتظام دارد و مورد مرام شاہنشاہیت شاہ دمان علی غلام خان در پلا امارت رسیدہ
 راجہ مکتمن بہارویہ در سلک امراء است با ستی سفر جے میرطاہر خان میرزا فاضل در سلک امراء
 انتظام دارد و فرزندون برلاس پسر میر محمد علی خان برلاس در زمرہ امراء منظم است بہادر خان قورطار
 از افغانان ترین و شجاعت موصوف و با امارت رسیدہ شیخ بابر زیدی شیخ سلیم جشی است حوائی
 سلیم النفس پسندیدہ اطوار است و در پلا امارت رسیدہ پوشیدہ نمائند کہ بر کسان ملازمان دہگاہ کہ با قصد لوگر
 دارد و اطلاق امارت و امراتی بر نموده و ہر کس کہ مذکور است در تہ او اریلہ امارت بالاست و ذکر علما و
 فضلاء کہ در ایام سلطنت حضرت خلیفہ الہی در سواد اعظم ہند بودہ اند و از دیگر بلاد و دیگر
 خلافت پناہ آمدہ اند میر فتح الدین شیرازی در سہ ہند و بود و موافقیت و شمش الہی از دکن مندرجہ
 رسیدہ شمول مرام خروانہ گشت و حسب حکم مامور شد بانکہ با اتفاق وزیرانہ شیخ حمات عامل شہان بود
 پیر دارد و چند سال با تہجرت سر فراز و خطاب مقصد الدولہ شرف و تقاض یافت و انشہد متجو و در قریب
 علم عقلی و نقلی از علمای خراسان و عراق و ہندوستان امتیاز داشت و در زمان خود در کل مہم
 عالم مثل و قرن خود ہذا داشت و در علم غریب از تہجرات و طلسمات تہجرو متہجرو چنانچہ آسانی بہر از اہر خست
 کہ خود بہ حرکت میگرد و آرد و میشت و آیندہ ساخت کہ از دور و نزدیک اشکال غریبہ مرے کیست و بیک خرچ
 و دوازہ بند و سربشت و در سہ سب و تعیین و ستارہ دیر کشمیر عالم بقا خرا میسر مرے تفسیر تفسیر

که بنا بر امیر سید شریفی جریان بود و در سنه نهصد و هفتاد و دو موافق هشتم سال الهی بهندوستان آمده و اعطایا
خسروانی بهره مند گشت و در دلی مدون گشت علوم عقلی خوب دانستی و اقسام ریاضیات و حکمت درس گفته
و تاریخ فوت او اعلام زمان رفت یافته بود و ملا سعید سمرقندی در نهصد و هفتاد و بهندوستان آمده میراحسن
یا دشامه ممتاز گشت از جنول و دانشمندان عصر خود بود و شیخ ابوالفضل خلف صدق شیخ مبارکست و در مجمع
علوم سمرقندیم دارد و منظر طلال اخلاق و شرافت اوصاف و کمالات کسبی و دوی او از سرحد و حصه پیر و نست
امروز روزگار امان و افتخارست قدوه مقربان حضرت خلیفه الهی و اعتماد دولت در دکن سلطنت و صاحب
نفس قسسی و ملکات ملکی ست تصنیفات شریفه دارد و کتاب الکبرنامه که وقایع و فتوحات حضرت خلیفه الهی
بعبارت نثر فارسی که کارنامه معانی تواند بود و با تمام رسانیده و دیگر تصنیفات مثل عیار و البس در سال اخلاق و
عزت دارد و ملا اعلاء الدین مدتی تعلیم حضرت خلیفه الهی اختصاص داشت از علمای کبار وقت خود بود و ملا
صادق حلوانی سمرقندی از که بکار دست رسیده چند سال در بهندوستان بود و کابل رفت و چند
سال در کابل با فاده اشتغال داشت و مرزا محمد حکیم رادرس میگفت و الحال در سمرقندست مرزا دوحسن
سمرقندی از دانشمندان او را به النهر بود و در سنه نهصد و هفتاد و بهندوستان آمده سه سال در مدرسه خواج
معین درس میگفت و بکار فقه مدفون شد حافظ طاس ش گشت مدتی که در او را و النهر بجا فوط کس
اشتهار دارد و از کبار علماء ماوراء النهرست از علوم عقلی و نقلی از اقران امتیاز داشت و در سنه نهصد و
بهندوستان آمده بعنایات خسروانی سبای گشت و خرج راه که گرفته سفر حج را اختیار کرد و ملا عبد
سلطان پوری که از حضرت جنت آشیانی او را خطاب مخدوم الملک از دیگر علماء امتیاز داده بودند در علم فقه
و تعلیقات گوی سبقت ربوده و از دولت حضرت خلیفه الهی صاحب جمیعت و مال شد چنانچه بعد از
فوت او سه روز روز افزانه او بر آمده در وقت مراجعت از که در احمد آباد و کجرات فوت کرد و شیخ عبد الباقی
دهلوی بود و از بنا بر شیخ عبد القدوس حضرت خلیفه الهی او را نوازش کرده صدر الصدور بنا خند زودت و دو
سال و اثنی فائق مهمات صدارت کل ممالک مجروسه بود و قاضی جلال سندی که منصب قضی القضا
عروج نموده بود علم نقلی خوب دانستی و عقلیات را فی الجمله میدانست بدیانت و امانت اقصاف داشت
قاضی صدر الدین لاهوری علوم نقلی و عقلی نیکو دانستی و چند سال قضای لاهور داشت قاضی طوالت
از علمای وقت خصوصاً از قضات عصر بدیانت و صلاح ضرب الشل بود و مدتها قضی القضا در راه طلاق
پناه بود ملا محمد بیروی از شاگردان بر شید ملا مرزا جان بود و در علوم عقلی از اقران خود ممتاز بود و علم تاریخ نیکو
دانستی در نهصد و هشتاد و چهار از شیراز آمده بعنایت با دشامه اختصاص یافت و در سنه نهصد و هشتاد و

خوت کرد ملا اسحاق کاکر لاهوری از فحول علمای هند است و بفقر و قناعت و توکل از اشغال و اقران ممتاز
بوده عمر او بصد رسید و ملا اجمال خان مفتی دہلوی از دانشمندان وقت بود و در مقبول خیر دست
و بقدری در مقبول نیز توفیق نموده عمر بای بدر رس مشغول بود میان حاتم بنعلی از فحول علمای وقت بوسا
با فاده اشتغال مینمود و اگر کتب متداوله را یاد داشت میان احمدی دانشمند امینی دال عمر با فاده
اشتغال مینمود و اگر کتب متداوله را یاد درس مفتی صاحب صلاح و تقوی در ریاضت بود ملا سعد الحیدر
لاهوری از کبار علمای وقت بود و جروش ملا میر سلوک مینمود ملا منصور از دانشمندان وقت و سا با فاده
اشتغال نموده بغدادی معلوم عقلی و نقلی و احکام حکمت از ریاضی و طبیعی و الهی آراسته سالها از دہلی درس گفت
و سفر حجاز را اختیار کرد و ملا شیخ حسن تبریزی دانشمند بود و سالها درس گفت سید ولی از علمای
دہلی بود مولانا بایزید دانشمند دہلوی بود قاضی یعقوب مانگوری سالها قضی القضاات بود و بقا
انصبت خویش داشت شیخ بهار الدین مفتی اگر از علمای وقت بصلاح و تقوی امتیاز داشت
شیخ ابو الفتح مفتی اگر بود قاضی ناصر قاضی اگر بود قاضی صوفی از قضات لاهور بدیانت و
تقوی ممتاز بود ملا الهیاد لنگر خانی لاهوری همه وقت در سے میگفت سید محمد میر عدل از
پرکنه امر توفیق بود و میر تبه ابارت و حکومت رسید و در تها میر عدل بود و چند سال ولایت بکرجا گیر او
بود و از آنجا در گذشت ملا اسمعیل حوب دانشمند محدث و عمر بود ملا متقی مدرس چند سال در دہلی
با فاده مشغول بود ملا غلام علی گور ملا خواجه علی با در از انهری ملا حسن علی موصلی در مقبول
و حکمت و ریاضی صاحب فن بود از مہند بیا رسول رفت ملا اجمال لاهور که امر و زبا فاده اشتغال دارد
قاضی خضنفر سمرقندی سید دانشمند و با فاضل قضات را سته بود چند سال قضی القضاات ولایت بکرجا
بود و از آنجا بکرفت قاضی رابا خواجه که الحال قاضی بچین ست و علوم عقلی و نقلی میداند ملا حمید
سبز سنبه صوفی مشرب است و شیرینگو میداند ملا حاسب کشری که امر و زور دہلی با فاده مشغول است و علوم
نقلی و عقلی میداند ملا یعقوب کشری نرسگوید و سمای فنون شعر میداند حاجی امیرا جیم کره عالم و عابد
مشتی و نجوم ممتاز بود مولانا شاه محمد شاه آبادی که علوم عقلی و نقلی در زید و ریاضی و نجوم مناسبت
تمام دارد ملا عید الحق که امر و زور در طبیعت و احکام علوم در زید و زبان شعر دارد و در لباس صوفیه
میسگذراند شیخ حمید محدث از اہل صلاح و تقوی است و در احمد آباد و میباید ملا موسی سندی
در احمد آباد و میباید و تقوی در ریاضت القضاات داشت ملا عید الرحمن پوپر در احمد آباد و میباید
ملا الهیاد امر و بہ مرد خوش فہم ملا میر مشرب بود ملا الهیاد سلطان پور از شاگردان محمد دم الملک است

ملا عالم لکھنوی کا بی نظیر شاعر و شاعر سیکنٹ کتابی و تاریخ مشتمل احوال حکام و علماء و شعرا
 نوشتہ و تاریخ لاوالانہ نام کردہ بہت قاضی خان بخشی درسلک امر انتظام یافت علوم عقلی و نقلی نیکو
 میدانست و در زبان نصرت ممتاز بود و میر حبیب در جهان از علماست و مدتی مدتی رہتی بود و ملا
 عبدالصمد و مستطیع نظم دارد و ملا یار یزدی بخشی لاکھوری ملا عبدالعزیز اشکور لاکھوریست میر عبداللطیف
 قزوینی کہ سید و فاضل و موسیخ و صاحب صلاح و تقوی بود ملا میر کلان ہروی دانشمند و شاعر و اہل صلاح
 و عروہ ہشتاد رسید کہ خداوند چون از او پرسید نہ گفت از ملاحظہ آنکہ برضای والدہ سلوک تمام کرد خدا شرم سالار
 با فادہ مشغول بود ملا عبدالرشاد در انوہ حضرت خلیفہ الہی سالہا با فادہ گذرانیدہ در آخر عمر حج را اختیار
 کرد قاضی حسن قزوینی صورت آراستہ بہت ملا حبیب دانشمند مدرس است و سرآمد دارو ہماست
 ملا اسمعیل منقہ لاکھوری بود ملا ابوالفتح لاکھوری در دروغ و تقوی ممتاز بود و عبدالرحمن لاکھوری ملا
 عبدالجلیل لاکھوری بود ملا ابوالفتح بہت و از مفتیان روزگار بود ملا علی کرداد علوم عقلی بہرہ تمام داشت
 و از ولایت کرستان ہند آمدہ در گذشت ملا عثمان سالمانہ الحال درسلک سپاہیان انتظام یافتہ
 بعمل رکنات مشغولست ملا سلطان تائیری سالہا با فادہ گذرانیدہ ملا امام الدین مدرس لاکھوری
 شیخ متعین نیر ملا حین و اعظم سالار لاکھور گذرانیدہ و بہت حیات سپرد و قاسم بیاب طریزے در
 عقل امتیاز دارد و درسلک امر انتظام یافت سید نجمت الدین لاکھوری شیخ نور الدین کنبو لاکھوری
 ملا عبدالقادر بدلوئے ہم عمر و خدمت حضرت خلیفہ الہی گذرانیدہ متصف بفضائل و کمالات در علم
 صوفیہ و تاریخ و فنون اشعار مہارت تمام دارد و چند کتاب تصنیف کردہ بعضی کتب ہند را بہ فروزہ حضرت خلیفہ
 الہی ترجمہ کردہ فارسی ساختہ شمس خان کنبو لاکھوری ملا ہاشم کنبو علم عقلی و نقلی میدانہ قاضی کوہ
 عشرے امر و لقبضای لاکھور مشغولست و بدیانت و امانت و فضائل و کمالات انصاف دارد ملا عثمان
 قاری بزرگو مجاہد ممتاز بود سالہا در گجرات با فادہ اشتغال داشت سید یاسین سہروردی شاگردان
 نبیان و حید الدین ست ملا قاسم واحد العین قندھارے علوم عقلی و نقلی در س کونے وقت بود
 ملا حسنام الدین سرخ لاکھور بخلاف علمای لاکھور علوم عقلی را نیز نیکو دانستی و بسیار متقی بود ملا اسمعیل
 آوردہ از قول علمای و متقی و محرم بود ملا الہی بدلوئے کسوی بزرگو تقوی ممتازست و در دولی میباش
 مخدوم جهان سہروردی و سیونہات شیخ بہلول دہلوئے شیخ تاج الدین فیہلوی متصرف
 میر عبدالاول دہلی جامع جمیع علوم بود ملا جمال مدرس ملتانے ملا عثمان بنگالی میر سید
 درسلک سپاہیان انتظام دارد میر عبدالحی صدر خراسانے بود و حضرت جنت آشیانی اور اصدا لافاضل

ساخته بودند سالها و بدست حضرت خلیفہ الہی بود ملا قسّی الدین ششتری علوم عقلی و نقلی بنویسید و در ملائکت
 حضرت خلیفہ الہی مورد مرام خرد داشت. شیخ فرید بنگالی علمای دانشمند متبحر متقی و محدث و از اہل و جعفر بن
 بود شیخ تاج الدین دہلوی از مردان شیخ مان پائی تپی و متصوف و ذکر مشائخ ہندوستان کہ
 این غیر اکثر ایشانرا ملا نہمت نموده و حضرت خلیفہ الہی را دریافتہ اند شیخ سلیم سیکری وال از مشائخ وقت
 بریاضت و مجاہدہ امتیاز داشت و صاحب کرامت و خوارق عادات جلیل بود و دست و چارچ بجای آورد
 و باز سفر حج از نموده یکبار یا زہ سال در کما قامت داشت حضرت خلیفہ الہی شہر خجور را بتقریب آن بزرگوار
 چند سال سخنگاہ ساختند و در قصد و ہمتداد و نہ رحمت حق پرست شیخ نظام الدین ایسی والی صاحب
 کمالات صورت و معنوی بود و در ریاضت و مجاہدات رتبہ عالی داشت و بر سجادہ شیخت و ارشاد متمکن بود و
 ہدایت طالبان مینمود و بعالم بقا فرمید شیخ محمد خوش برادر شیخ بہلولست دعوت اسما داشتی در لباس
 سخنی کمال جاہ و مرتبہ داشت حضرت خلیفہ الہی را با حسن ظن بسیار بود چنانچہ یک کرد و زلیفہ شیخ دادہ بودند
 خواجہ عبد الشہید نمیرہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرارست بغایت بزرگ و صاحب کمالات انسان بود
 مدت بہت سال در ہندوستان بود و حضرت خلیفہ الہی برگزیدہ حمای را در وجہ وظیفہ و مقرر داشتہ بودند قریب
 دو ہزار کس فقر و مستحقین بوسیلہ خواجہ اوقات میگذاشتند چون از حال قریب عارم ہر قدر بدست میگرفتند
 کہ استخوان خود را میبرم و بعد از رسیدن شش روز در سفر قد رحلت نمودند شیخ مبارک ناگوری از فرخول
 ملہای روزگار و مشائخ کرام بود و توکل سبحانی عظیم داشت در سبادی احوال پیش خلیفہ ابو الفضل گانزونی
 و مولانا عا و طارمی و در کجرات کسب علوم نموده بود و در آخر عمر تفسیری نوشتہ عربی متغیر چار جلد و سوم ہشتاد و
 قریب تفسیر کبیر و تفسیر آن نیز مولفات شریفہ دارد قریب پنجاہ سال در دار الخلافت اگر ہا فادہ و فاضل گذرانید
 و از زیادت و کمالات او فرزندان صاحب کمال اند کہ فرزند گار توانند و شل علما شیخ ابو الفضل ملک الشعرا
 شیخ ابو القیس فیضی شیخ ابوالخیر و غیر ہم میفرمودند کہ اسامی فرزندان ابرو فی سبب استام و در شہر فقیہ سنہ
 احدی و اکت در لہجہ رحمت حق در پرست و شیخ و فخر الملک تاریخ ادست شیخ اوان جوہوری صاحب کمالات
 معنوی و سالما ارشاد طالبان نمود شیخ نجوی سنبلی بصفای باطن و کمال معنوی شہتار داشت میان جلالہ
 گجراتی مدت پنجاہ سال بر جاہ ارشاد ہدایت متمکن بود و فقر و فاقہ و توکل گذرانیدی و ہمہ وقت درس گفتی و علوم
 نقلی و عقلی خوب دانستہ صاحب تصانیف شریفہ بہت بر اکثر کتب علمی شروح و حاشیہ نوشتہ شیخ الہداد
 خیر آبادی صاحب ارادت و حالات بود سالما ارشاد طالبان نمود شیخ نظام نازولی سالما بر جاہ شہت
 ارشاد طالبان نمود شیخ جلال تانیس سرے صاحب معارف و حالات مورد کمالات صوری و معنوی

بود بارش و طالبان اشتغال داشت شیخ داؤد حبیبی وال صاحب ذوق و سماع و وجد و در و در و در و سالہا
 بر بندار شاہ دہلیت طالبان نمود شیخ محبوب آہنگر کہ کشف و کرامات اشتہار دار و در و اہل سلطنت
 حضرت خلیفہ النبی در گذشت و در لاہور و فونست شیخ نعمت الدین گجراتی صوفی شرب و حکم طبعی بود
 شیخ عبد الغفور اعظم پوری سالہا در پور گنہ عظم پور بارش و طالبان گذارید شیخ یوسف ہر گنہ مجذوب لاہور
 کہ بکاشفہ مشہور و معروف بود شیخ رحمت الدین در شیخ حمید محدث صاحب حالات صورت و مضمون
 بود و چون در گجرات میار شد در سہ نہضد و نو و پنج غریت مکہ نموده آنجا فوت شد شیخ عبد العزیز
 بدوئی کہ در اصل ہند و بود و ہست و در وقت خواندن گلستان چون بنام پیغمبر رسید از او ستاد پر سید
 این چہ کسل است بارہ بیان از مناقب آنحضرت نموده و بشرت اسلام شرف شدہ تعلیم و فضل و موصفت
 و بویع و تقوی معروف شیخ طہ از خلفای شیخ سلیم ہست و در گجرات میبود شیخ ماہ از خلفای شیخ
 او ہنہا بہت و سالہا در گجرات بود و ہما آنجا در سہ نہضد و نو و چہار فوت کرد شیخ عبد العزیز سرور و در گجرات
 بود شیخ کیوہر مجذوب در کوہ الیامیو و در عوام ہست در اعتقاد فرہست در باب او امیر سید علامہ الدین
 او دہنی از بزرگان وقت بود و بکمالات انسانی اقصا داشت این بہت بجا و ایشان رسیدہ اند انہما
 خود و چہ رنگ و بود و در پور گنہ جہنی گفت و گوی او در شیخ الکہنجش کہ گستر خالی از جذبہ نبود و سید جمال
 فتح پوری کہ بفتح پور و سید ہستار دار و از خالی از جذبہ نبود سید احمد مجذوب عید روسی کہ امروز در بروج ہست
 و خوارق بسیار از دیدہ شدہ و صاحب مکاشفہ سید جلال نقادری اگر دی از بزرگان وقت بود و یون
 فقیر چند سال بایشان ہمسایگی داشت شیخ کبیر ملتانی از بنا بر قطب الواصلین شیخ بہاء الدین ذکر کرد
 ابتدای حال شرب خم نمودی و ارتکاب قسام ملای کردی چون بخدمت حضرت خلیفہ رسید ترتیب یافتہ تارک
 شد و روشن آبای کرام گفت شیخ حبیب الدین صوفی صاحب حال بود شیخ ابواسحاق ہرنک
 لاہور اہل لاہور را با عقیدہ کشف و مشاہدہ ہست سید مبارک الوری خالی از جذبہ نیست و ارباب
 ریاضت ہست شیخ کمال الوری خلیفہ و خویش سلیم ہست شیخ ما کہو اگر مجذوب بود و مخان عرب
 کہ انگشت باطن از ان شدی از بسیار واقع میشد شیخ علامہ الدین اگر از خالی از جذبہ بود صاحب کمال
 بود سید مبارک گو الوری از نشاء جذبہ بہرہ مند بود و در زنی شخصی در حالہ طلیان حال از پور سید
 چہ حال دارید بزبان ہندی گفت کہ بچی سی لاگی ہے یعنی جنور تو آندہ را کہ چشم دوختی آور دند چون دو
 سہ روز میگذرد و او را اندک بچہ میرسد اندکے از چشم او کند و آہستہ آہستہ اندک اندک چشم او را
 و ساختہ آشنائے سازند انکہ اندکے از چشم او و ساختہ با شہد باین عبارت اطلاق کنند شیخ خلیل

بود و صاحب مکارم اوصاف بود حکیم علی خواهرزاده حکیم الملک بفضائل مکتبه موصوفست و بهما اوج
 مشغول بود و از مقربان درگاه عالیست حکیم ابو الفتح گیلانی که در خدمت حضرت خلیفه الی تقرب تمام یافته
 بود بخدومت فہم وجودت طبع و دیگر کمالات انسانہ از امتیاز داشت و در سہ نہضت و نود و شش در گذشت
 ملا میر سلیمان از ماوراءالنہر بود بخلاف و سلامت بخش موصوف بود حکیم جلال الدین مظفر از دست
 الحال در خدمت حضرت حکیم احمد بنوی جامع فضائل بود در عرب و عجم سیر کرده بود و انبساط طبع داشت
 حکیم حسین گیلانی صاحب اخلاق حمید و بہت حکیم بہام برادر حکیم ابو الفتح بہت بفضائل و کمالات
 از دست حکیم فتح الدین شیرازی حکیم لطیف الملک گیلانی بخلاف اتصاف داشت و در آثار
 مریم مکانی بود ملا میر طیب ہروی بود وزیر مولانا عبدالحی ہروی متبرک بود و ہما و یو طیب بہت
 ملا شہاب الدین حکیم گرانے خالی از فضیلت بنود شیخ بہینا بن شیخ حسن پانی پتی در ضراے
 رستی تمام دار و معالجات فنیل از غرائب در تحمل طیب اسے طیب حکیم احمد گیلانی شگرد
 حکیم الملک مولانا قطب الدین کمال در جراح و سنگاہ عظیم داشت بسیار جراح و زرد در جراح
 و تپی فایز بہرن امر و زرد جراحی ہو کمال ممتاز بود چن سین ہندوی جراح در وادی خود امتیاز داشت
 جراح نیز باو قریب بود و کرشراک تیکہ در ایام سلطنت خلیفہ الی در ہندوستان صاحب تخلص
 دیوان بود و وزیر ہستند ملا خواستے مشہدی چند سال در پیش خانزمان بود و چون خانزمان بقتل رسید
 در خدمت حضرت الہی میگذازند چن کتاب مثنوی و دیوان شعرا و و کلیات او قریب صد ہزار بیت
 میگویند و در زمان تصوف مناسبت تمام داشت شعر شوری شد و از خواب عدم دیدہ کشویم ہدیہم
 کہ باقیست شب فتنہ غنودیم ہد ما زمرگ خود بخنی ترسیم اما این بلاست کہ ترا شامی بتان محروم مبدیانشدن
 چرخ فانوسی خیال و عالمی حیران در و ہ مردمان چون صورت فانوس ہر گردان در و ہ خفتگان خاک
 بکسر شتہ تیغ تواند ہرچ دخلی نیست شمشیر اجل را در میان ہر بگریست ضمیر من کہ گوہر وار و ہ کا نیست ضمیر من
 کہ آذر دار و ہ ہرچ شمشیر وار و ہ ہرچ ملکوتیستم سخنم پرورد ملاقا سہم گاہی بفضائل و کمالات موصوف
 بود و در علم موسیقی امتیاز داشت و در کمال بی تعلقی و آزادگے میگذازد بہ مدت بہت سال عمر بہت
 و جواب بوستان گفتہ دیوان اشعار وار و ادا بخند بہت ہ چون سایہ میر تہم بہر سوروان شوی بہد باشت
 رفته رفته بہما ہرمان شوی ہ ہرچ تبار فرق بمنون بزر دن انگیز کرد ہ آتشی سووای لبلی ہر ہر او تیر کرد ہ ہرچ ہرکس
 عارضش آئینہ برگ گل شود ہر گردان آئینہ طوطی بنگر و لبیل شود خواجہ حسین مدی در صل وزیر زادہ است
 کسب علوم نمودہ با دراک عالی و وحدت فہم از اقوان امتیاز داشت سالہا در خدمت جنت آشیانی ہما یون باشت

بود و قرب تمام داشت و جمعیان بهشت آیین بودند و دست سه آسم که ممالک سخن ملک نیست و صرف
 خرد و صبر و نیکوئی ملک نیست و دیباچه کرم و دشمن در قیامت و اسرار و دگون بر سر ملک نیست و زنجی که
 میرا با تو هست بخوابم و بی تو دانی و من و انعم و خدا و اندک قصیده گفته که مصرع اول جلوس حضرت خلیفه الکلی
 و مقصود ثانی باینچ و ملاوت با سعادت ستان و ازده سلطان سلیم پیشو این مطلع از است مطلع بعد از این
 جاه و جلال شهریار و گوهری از محیط عدل آمد آشکار و در آخر عمر خدمت وطن گرفته بجای در گذشت
 سیح ابوالفیض فیضی و لد شیخ مبارک ناگوری است که از علمای کبار و مستان بزرگوار بوده و در توکل و توحید ستان
 عظیم داشت شیخ فیضی در خدمت حضرت خلیفه الکلی نشو و نما کرد و خطاب ملک التغرانی شرف امتیاز یافته
 و در فنون شعر به میغبار و دموار و کلم نام کتابی در اخلاق نوشته که حروف منقوط ندارد و تفسیر کلام اندک
 بی نقطه تمام کرده موسوم بسواطع الالهام و دیوان شعر پانزده هزار بیت زیاده است و چند متون دارد
 و در شعر سراید شعرای وقت است و در انشا مفرد و یکانه است علم غریبه و حکمت و طب بسویک علوم در زید
 از روی جمعیت بطر خود ندارد و این فقیر از صغیرن بان یگانه عصر نسبت صداقت است روزگار و اخلاق
 و انبساط طبع همتا است ذات ملکی صفات او را بر روزگار نیست است این چند بیت از انان نهاد و بریدل یادگار
 قلمی شد ابیات فرکان مهند چون قدم از دیده میبکشی به مردان ره بر چند نهاد و پای نهاده دست بکشی
 ای بیخ عشق اگر دوست به بر زبان ملاست و گزینار را به نظر فیض چه بر خاک نشینان غنیم به مور را شرفیلا
 رسد از قسمت ماه مشکل که سیل دیده گردش در اردو به طوفان فوج میطلبد آسیای تو عالمی عشق چیست
 که از دوشل آسمان به بردوش خودم علم کبریا سے تو به کعبه را و بران گواهی عشق کا خایک نفس به گریه بلبلان
 راه منزل میکنند در خود فرد و ارطی از روی بیان به با کاروان گوی که دوست بجا نیست به تا چند دل
 بشو خوبان گردنم به این دل مبوزم و دل دیگر تو کنم به سر بر زرباخ امیدم گلی است طایه تاکی بوس
 بکارم و حسرت دروگم به فیضی کنم تمی دره عاشقی پیش و دیوان خود مگر بدو عالم گردنم به منراج سحر و شیشه
 باید بود به محراب بجز خویشتن باید بود به ابواب محرم خویشتن باید بود به فراس وجود خویشتن باید بود به فیضی
 قدم چند از خود برتر نه از خود بد را و در خدمت بر در نه بر بولستان در و بخت دیده به بند و گنگ و دو معد قتل فرکان
 تا بچه در یوزه این در شرم به تا بدل دوست تو نگر شرم به کم طلبیدم گرم پیش رفت به بس شستم قدم
 پیش رفت به خواب حسین شنای شمدی از شمد طوس بخدشت حضرت خلیفه الکلی رسید مشول مرا حشر روانه
 شد و دیوان و کتاب و مثنوی دارد و اقسام شعر را خوب و استادانه میگوید و از شعرای وقت امتیاز
 داشت از دست سه ترک مستم چون کلاه گوشه نیا شکند به نقد دلهابر و از طره و دریا شکست به هر گرم قدری

قاصد جدا و نام جدا گیره آورده در ایامی که در کواکب مجوس بود این ابیات گفته بود سه دلی دارم سه
چند آنکه اگرم به بصد شعل ره روزن ندارد به میزرا قلی میلی سالها در خدمت نورنگان که یکی از امرا
دوران عالی شاه است میبود و یوان از غزل و قصیده دار و این ابیات از دست سه دانسته که
مهر تو با جان همیرود و برخاک کشگان گزری سرگران هنوز به چو تار سحر ز صد دل گذر کند یک تیر به زب که
حمله او جا کند بر اعدا تنگ به چون نظر در خواب بر خورشید رخسارش کنم به ترسم از تاب نگاهی گرم بدرش
کنم به تا آنکه پرسیدن ما آمده مردیم به آیا ز که پرسیده خانه مارا به رفتم به مجلس تو و عمری بر رفت
آن ذوق با خیال تو هم صحبت میزد به ملاطریقی چند سال در ملازمت حضرت خلیفه الهی گذرانیده
در آخر بسفر حجاز رفت و در گذشت به این ابیات از دست سه کسی بگفت و پرسید کین چه مراد بود
که خضر آبکش و واپسان قافله بود به من سبک اتم که پا در بهمت و امن کشیده نه بکین بهمت مهند از کسی
منت کشیده به ملا متقی بخارسی از ما و از اندر ملازمت حضرت خلیفه الهی رسیده مشمول مراحم بهایت
مده باز مراجعت کرده به بخار رفت از دست شعر چو نقد هستی مجنون غم نگار سه بود به خدا بقدر بیامزش
کیار سه بود به ملاصبوحی عمری در درگاه جهان پناه بود این ابیات از دست سه حالت خوش
به حاجت که باد شرح و تم به که مرا سوز دل هست اثر خواهد کرد به ضنعت غالب شد و از اندر و اندر و اندر
حال من او را که خبر خواهد کرد به دراز افتادگان مرغان بلا انگیز میباید شد به بیاض دیده چون کلوکون خورن زیبا
من شمع جا نگذارم تو صبح دلکشانی به سوزم گرت به بنیم میرم چرخ نمائی به ملا حریفی سا و حی در گرت
مدتی باین فقیر مصاحبت داشت بدرگاه جهان پناه چندگاه بود و همرا ملک الشعراء شیخ فیضی وقتیکه کرباب
و کس میرفت نزد رفت و سفر حجاز اذیت یار کرد از دست سه ز طوط کعبه منوعم و گرنه می فرستادم به کت
پای حبه خار مغیلا نش به کفروش من که خواهد گل ببار آورد به بایداول تاب خود خاکی خریدار آورد و ملا
عبداللہ رازمی اقسام شعر از غزل و قصیده دارد و چند سال باین بیچاره مصاحبت داشت این ابیات
از دست سه از خون کیم شکوه اگر تری شد به از روزن دیده دو ویرون می شد به اشکم همه زیر افغان سخت
اگرم همه تاب داده نشتری شد به میسر مخیث آزاده و آراسته است در گجرات بخد مت مرزا خان خانان
رسیده به مدت و تربیت ایشان سفر حجاز اختیار کرد این ابیات از دست سه تارک تبرک و چو همه خواهد بود
تا خاشه حسن را سپید خواهد بود به کز فانه زخمت آفتابم سازند روز من بیچاره سپید خواهد بود به محوسه که
ز کوی عقل بیرون می گشت به آواره تر از راز مجنون می گشت به دور از تو دور دیدم آن گم شده را
در بادیه که باد در خون می گشت به من جان و دل خربانیدم به من گریه آتشین منیدم به من نام من

گذاشتی و نه نشان ای عشق ترا چنین بنیاد استمیر محمد معصوم نامی بگری از سادات صفت
 جو نیست بصلاح و تقوی آراسته و سالها بفقیر مردم و مصاحب بود و دیوان خرد مشغولی دارد و این
 ابیات از دست سب باز دل میل و صلحت جان گذاشت به آرزوی درد کرد و خواستش درمان گذاشت
 ناسم زانده و هجر سوی عدم رخت بست به وای که باز تا بقدم دوست گریبان گذاشت به رسیده به پستی
 بجای که جامه محرم نیست به چه خوش است آنکه از خود روم و تو مال پرسی به تو شرح حال گویم بزبان شیرین
 در عشق نشاء ایست عشاق خسته را به با شمع قند هارس که از مصاحبان خانانان بزم خان بولون
 ابیات از دست بیت روم و رباعی بی روی تو کواشک و از گون ریزم به به پای هر گلی به شبنم باز دیدن
 ریزم به خواجہ سحر سے جامه فضائل و کمالات داشت اکثر عمر با حرامند ال میبود آخر عمر در خدمت
 حضرت علی گزرا نیکو دیوان شعر و در این رباعی از دست رباعی ای گل نمیرسد بدلمان دوست به بر نام
 عاشقیم در روی تو مست به ای طرفه حاضری و خاتب زمیان به پنهانی و ظاهر از تو هر چه که هست به
 ملا لطفی بنجم بدیده خوب گنتی تا به از بیت و یک مجلس بزبان او رفتی ندیم مشرب بود و تقلیدی کردی
 و نجوم نیکو دانسته و چند سال باین فقیر مصاحبت داشت و این ابیات از دست سب گل گل از تاب
 شراب آرزوی چون گذار شد به کلف و نشان خروشان باد اگر گل بسیار شد به بغیر بوی تو از باغ و بوستان
 نشنیدم به پیچ گل گذار شدم که بوی جان نشنیدم به ذلم که شعله و درخ شود و افسردگی وارد به گل از بنجم گراز
 جنت و در پروردگی دارد به رو غنی سالها در خدمت حضرت فلیقه الی بود و زبان هم چو او بیشتر است از دست
 سب قاصد از یادش میکند آگاه مرا به تا که بجز به شوقش به راه مرا به زبانے گوی قاصد شمع
 شوقم مرا که در نامه و دوست از پیروی حوت از قلب یا رفته نوبیدی عمره در درگاه جهان پنا
 بود این ابیات از دست بیت قضا چونانه جرم شراب خواره نویسد به نوبید عفو حذر او به یکساره
 نویسد به ملا شکر به اصطفا فی کسب کمالات کرده صاحب اخلاق حمیده است شعر از لیلین میگردد و در
 صحبت خانانان مرزا خان و لد محمد میر خان میباشد از دست سب هنوز ناگزیر شبهای من از درگاه حکمان
 شکسته من تیر کار کردار و به ولم بجز در آویخت رحمت ای بخت که دست عریده با که در کردار و تو گل من
 باران نشان که خسته بجز به بنوک هر قره صد باره جگر دارد به میر فخر سے برادر امیر فتح الدین از دست محمود
 ملا از دست حضرت بود و این بیت از دست بیت گراشکار گنم در جهان نمی گنجد به مجبئی که مرا با تو در و ل
 تنگست به بور قلم آهنی از آنکه کمانان شاه طو است شعر خوب میگردد و در خدمت خانانان میباشد
 از دست سب عشق به مقنا طیس یکسخت اندک دل ناگوش به تا بردن شد محبت جذب پیکان کرده بود به چرخ

شعله را در غضب آتش پرستی دانند که چشمش فتنه در خوش و آفتاب نه بر صحنه حسرت بی بادشاه
 ولد شاه قلی نارنجی است که از امرای قدیم اندکیت این درگاه است جوانی بود شایسته و مناسبت شعرتان
 داشت از دست سزین جاشی که چین ازل با تان و بدو جای رسیده عشق که بیدار جان و صد
 غایت رشک نگر که بخودی ایم بهوش که کسی که شود کین گفت و گوارا که است این سر رسید علی منصور که
 جدائی تخلص است که مصوری بدل بود و سالها در خدمت جنت آیشانی گذرانید از دست به صبحم
 خار و م از بهدی گل میز و نه ناخنی و دول صد باره بلبل میزد و نیم بلبلیدم و افتاده دور از کوی دوست
 میروم افتان و خیزان تا به میم روی دوست ملا قدرتی شیراز است مدتی در بهند گذرانیده مراجعت
 کرد و این ابیات از دست بیت چندان امان بنیدم بهم بخودی که جان به و اندک چون برآید و قربان او شود
 تشبیهی کاشی تخر و پیشه دلی قید است و در ملازمت حضرت میگذازانید این شعر از دست شعر یک جزو
 بنال اسف خاک کهستان بشادابی که چون من کشته ز دست و خنجر و زهر داری به تو هر زنی که خواست
 جامه میبوش که من آن جلوه قدسی شناسم بهر شرفیت و قوس عجب خوانی بود و بفضائل آراسته
 علم تاریخ را نیکو میدانست و در انشا و خط مهارت بود و در مسلک خدمتگذاران حضرت خلیفه العظمی منتظم بود و این
 فقر نسبت صداقت تمام داشت و در سبب ناشی و الف در گذشت و این ابیات از دست به باین نظم
 بدل گستاخی است که برای خیالیت رو آتشین نالم بهین وقت است مقصد در حقیقت عشق و عاشقی را
 نه پنداری که جائز بود افشادم زبان کردم قرار می گیلانی برادر حکیم ابو الفتح است از ملازمت حضرت حسب حکم
 بهر بکار رفت و آنجا در گذشت و صاحب دیوانست این رباعی از دست رباعی که عشق فرما باز خریدار افند
 کاری کنم که پرده از کار افند به سجاده پر بهر خیال افشادم که هر تار من هزار زار افند ملا خیر فی تیرا
 مدتی در بهند بود باز بشیر از دست این ابیات از دست به بقتل خیر محمد راضی بهیم زیرا که حیدر انعم و اهل
 هلاک از خیر جلاد من برود و جز تار سجد زابد که به حقیقت کشاید به برادر یک چند این در است زار که کبر ان خوش
 دیار نیست هر کوی محبت که شود به بهر با مهر بدل کینه افلاک آنجا به هلاک این مرقه عالم که خون مراد چنان محبت
 که بقطره بر زمین خشک ملا خیر الی گیلانی است از یازان اهل در و چند نیست و در مسلک خدمتگذاران
 نظام دارد از دست به بهر سخن که کنی خویش را نگهبان باش و نه گفته که دل تشکلفه شیطان باش بهر باک
 مرغ که که گشتل روزگار نیست بهر نور بر قدم و ام کن که از ان باش به هر کس که بینی از بری ریزد که دیاب رود
 زاهد بخلوت بهر سوئی بطور ابرام را میسر هست هر وی خواهر زاده میرزا تا اسم که نابا نیست و درینو بلا ملازمت حضرت
 رسید بهر احم خسران ممتاز است و این ابیات از دست به غبار چشم من و غیره که بر آینه زار بهر هم بودی است

توان جدا کردن به زور عشق باشد خسرو و زادل چنان روشن به که شمع مقدادی تو آنکس استخوانی را به بنادانید
 شیران خرم به پنجه از خونم به سگان و ببر را ای همنشین بن بر طبع همان کن به ملا فحشی طهرانی با اعظم خان میبود
 و این ابیات از دوست به قدر من کم شد که من در عشق صابریستم به قدر که من بر صبر قادر شستم
 از بخت خود ایدل گانه توان کردن به خود را که قافله نتوان کردن به محروم شدن منال از به هر رفتنی به خود را
 جرس قافله نتوان کردن ملا سحی بخار که او نیز بخان اعظم میبود از دوست بیت بلال بعید نیست
 داشتی با طاق ابرویش به اگر بودی بلالی دیگری پیوسته چلو میخ به ملا نیازی سمرقندی در خدمت حضرت
 خجست آشیانی گذرانیده و ملازمت حضرت خلیفه الهی را دریافت اکثر عمر در تبت بسر برده فنون شعر نیل و دوستی
 تصنیفات در هر فن دارد از دوست به بر فلک نیست شفق با ده گلنارم نیست به اندر دور و در کسم طاس فلک
 جام نیست به چون تو نام کردی آن گلزار خود گروم به خیال من در نظر آورده به دم گلاو گروم به در حرکت نیست
 از با و صبا پیراهنش به بلکه خانی یافته پیراهن از لطفت تنش به میر حسن زنی از انا فاضل وقت بلو اعراف
 بزم ملازمت می آمد و در راه گذشت به ملو بر ساد و جویهای حسنی خنده می آید که عاشق گشته چشم من
 از یار هم دارد به زن دانی برادر و دید هم کار من ضائع به عجب ترا که بر من سستی بسیار هم دارد و امنی سالها
 در خدمت خلیفه الهی بوده بخار نیست و در انشا و سنی داشت شهر آشوب مثنوی گفته بود و دیوان شعر دارد
 مدتی در بندگی حضرت خلیفه الهی بود و چندگاه واقعه نویسی کرد و قطعه کشی از خدمتگاران درگاه است
 و این اشعار از دوست به اقبال حسن کار ترا پیش برده است به در نه صلاح کار ندانسته که بعید نیست
 فدای آیینی گروم که در دستان مرا به درون خانه بگلگشت بوستان دارد به شیخ حشمتی دم بلوی حسن نام
 داشت از مریدان شیخ سلیم مست و در لباس صوفیه میبود و نیکو و متوق میگذشت و نیکو
 میر حاج لنگ مدتها با خانزاد میبود و در آخر از مساعدت بخت بخت رسید و از دنیا به بود و در
 هرام لشقار با بس صوفیه بود و سقانی کردی آبیکم داوی و از ملازمت حضرت پیرانید رفت و اینجا
 در گذشت و دیوان شعر دارد و این ابیات از دوست به اساس پادشاهی را شناستم تا چه پیش آید و سر
 باز از سوانی نشستم تا چه پیش آید به بر ترسانا ده دل داوم و سر رشته دین هم به درین پیران سر زار بستم
 آنچه پیش آید ملا حیدر رحیمی به بار اعراف آمده از خوان احسان این درگاه به هر چه شده شده رفت از دست
 نه چون کان حیدری نامی توانی به کمال کسب کن در عالم خاک به که ناقص فتن از عالم جنان نیست
 کیرون رفتن از حمام ناپاک به محمد صالح و دیوانه ملقب با قل شده است پیرا و اعلامی کتابدار میگفتند
 کتابدار حضرت جنت آشیانی بود و محمد صالح از صغیر من در ملازمت حضرت خلیفه الهی نشو و نما یافته و امروز

از کابل بوظیفه و اورا خوشوقت و آسوده هست فارغی بخلص میکند و این ابیات از دست شعر بسو و اے
 بهتر نفس بیا آنگیز بچشم درین سو و انیز از جان سپردن نیست تدبیر صبری حاجی قاسم که بر سالها در
 خدمت مرزا حکیم بود و در آخر بلا دست حضرت رسید ملا علی احمد مکرر جمیع خلوت مرزا خوب میکند و شعر بگوید
 و جامع اقسام فضائل است و این ابیات از دست سه مراب شیب چو دروان خواب گرد چشم بر کرد و دلم را
 با خمت بیدار بیند باز میگردد و در سنگ مادر دل بشکند بینه ماه که ساختند الماس آگینه ملا حاجی کس
 سالت که مر خوب میکند و شعر بگوید کاهمی جوانیست نور سینه در زبان شعر دار و این بیت از دست
 بیت همدن خون کم ز دیده حکیم که بدایم که گردید اثر نیست پاشتم قفسه محرم تخلص قصه خوانست
 شعر نیز میگردد و این بیت از دست شعر میان دیده دل دید با جدامیرفت که دیده بگویم دید و دل
 بجای میرفت ملا خوشتر در ملازمت فاختا خان می باشد ملا لقاسم جوان نور سینه است
 و مدتی با فقیر میبود و این اشعار از دست سه تاعش زقرگان بتان بیشتر آورد و خون از رنگ در ریشه من
 جوش بر آورد و فریاد که تا چشم زدم ترک خیالش و در دیده فرد رفت سر از دل بدر آورد و بجای اشک از چشم
 دل افکاری بار و در همه خون بگریز ابرانش باری بار و در مغ دل با صید چشم و شکار انداز بود و هر سر بر سر
 چون مرغ در پر و از بود ملا است و نیز جوانیست نور س سالهاست که با فقیر میباش از دست سه
 منم که غیر غم انداختن نمیدانم به تمام آتش و سوختن نمیدانم به نور خاطر اگر و بشناس خوش بدم به چراغ خجست
 خود و فرختن نیست با غم شریف سرمدی صفائی است در سلک خدمتگاران این درگاه انتظام
 و از دست سه تانغ ناز از بت مجبور شد بلند صد گردن نظارگی از و ور شد بلند به تاب بر
 کونین نهادیم تدم را بد دستی بود و دل با شادی غم را به شریف فارسی دل و خواجه عبدالصمد شریح
 قلم است جوان نور سینه تربیت یافته نظر کبیرا اثر حضرت خلیفه الهی است در تصویر و خط نیز امتیاز داشت از دست
 که زمین عشق بکونین صلح کل کردم به تو ختم کرد و زیاد دستی تماشا کن به فضای سینم ام از دست جنان
 که با کمال و طرب ذره خیزد بقی الدین محمد شمشیر می در ملازمت خلیفه الهی بسیار از علوم عقلی و نقلی
 نفسی کل داشت و شعر بگوید از دست سه گردست بیدم که برویت نظر کنم به باری و مان بیا و بخت
 شکرت کنم به نا آنکه نور سبز بجا کنم شادمانه دست دلی کجاست که ناسک بگریم به من بنده این رسم که در چار سو
 عشق به باهر که نجات زده سو و انما بد میر غازی اسیری به دل خسته ام زنا و خلایک کرد و کار و دست
 او نداده بیار س کمان هنوز به شوم مرغ بنشینم بدواری سرای او بد نسیم نا امید بهرم از دیوارم اندازد
 ملا نور الدین ترخان از اهل خدمت حضرت جنت آشیانی بود و در سلک امرای حضرت خلیفه است

انستظام یافته بود علم نجوم و ریاضی میداشت ملا خانی بدست در گجرات با فقیر میباشید از دست
 بنام دوست دلخ بگزاره میکند در دوداع و پنج سفر تازه میکند دعاش رخ خویش بر درت سود و برت
 و آن هر که داشت با تو بنود و برت یک شب هزار حیل و دبرم وصال و پروانه بشع دیده بشود و برت
 ملا و اسفند بدست با خواهر معین خان میبود از دست بدست تو میدیم رسیده بجای که بعد از این
 امید را بقطع نماید میکند به محمد رضا جوانی بود طالب علم و نجوم نیز میداشت و در خدمت خان خانان
 میکرد زاننده خلوتی خاص است جازا بالبش و گوشتا شادی که باری تمام نیست بدستی من از می کلام
 نیست بدست خودم زان با ده کور نام نیست مولانا نظر از نیشاپور است و خالی از شکستگی طبع نیست
 و اشعار یا غریب یا در دوقبل و در خدمت خان خانان بود و ملا که رفت از دست به تو که بر هم زنی سود
 باری زبانه ای به مر اسرانه و بنا و دین نابود میگردد و گر زیر گلبنی بقسم یا نمی سنه به جای بند کمال گوش
 چمن رسد به جانان میرساند شکوه از محنت غربت و اگر بر شاخ طوبی بلبل آواز بر دارد بدلقا ن
 و لایا و گار حلالا بشنیدن بدست بیاست رسید از دست بدست تا غمره خونی تو غارت گریست
 چشم اجل از دور محبت نگذاشت معصوم و دلقاضی ابو العباسی از دست به مرده حسرت بر و اندم
 که بری بدست تیغ بدین عطار ذری است که جانی دارد به میر کن الدین از دست بدست که کن آشنا
 بنظم هم کسی گفت بدچند که خواب بهر برافسانه سوخته و قاضی اصفا هافه باین خان کو که میباشید
 از دست به در دل نیم شبان کوب چون روز شود به همه دریا که شایند در دل بندند خط و فاست اینکه
 بکوبان روزگار خوان نامند ده خون دل سیاه میخورد میز را یک سهری برادر زاده خواجہ امین الدین
 محمود جانشین طبع خوش سلیمه بدست داشت چند بدست از دست نه از قسم دفع و هر چشم چشم او کن
 گریک سازند شیرین چون بود با دام تلخ و لعل حیات بخش تو در سایه ظلت و چون آب قطره در ظلمات
 سکندر دست به چشم سیاه فتنه باند قریب تو به سما آفرین جادوی عشاق پرور دست و فنامی ملا خور
 زند که همه عمر درین درگاه گذرانده ابتدا تو که مرزا عسکر بود از دست شمع گویم بهر شریف قد و دست
 خانه دارم به غریم خاکسارم گوشه و روان دارم غزنی میر غزنی از سادات مدتها دیوان صدارت
 بود و چون با شتغال دیوانی نیرداشت سالها محبوبس آمد کتاب کل و دل و جالفناعت و صحیفه العشاق
 شهر آشوب از غلظت او دست و دیوان قصائد و غزل نیردار و از دست به نیست هر سوی مرگان و بدنه نمناک
 بر کنار افکنده موج اشک من خاشاک را به تن سیمین شد و از خاک پیرین پیدا به سمن و دماغ خوبی شد ز
 برگ یا سمن پیدا به ابن علی و الهی از دست شمع جز عشق تو کاری نبود و پیته ما پرورده در دست در گریه

میرا مانع از دست شعر تو شد و بازی مرغ و کبوتر شدت به عجب عجب که شود و هم کبوتر باز ملا غیر
 بخاری از همه قسم اشعار دارد و در دیوان ترتیب داد و در هند آمده ملازمت حضرت خلیفه الهی رسید و از
 ذوالانعام اخضر که شاداب گشته باز به بخارا رفت از دست قضا جلد از تو خنم چراغی زیر زود که گزشت
 قضا اینقدر نمی آید بهر عشق تو در هیچ منر نمی رسیدم که در عشق ترا بیشتر رسیده ندیدم طبقه سلاطین و
 بسست و نه نفس مدت حکومت ایشان از ابتدای سده شان و اربعین و سبعمائة تا سده نهمی الف
 و دویست و پنجاه و چهار سال است ارباب تواریخ متفق اند که چون آفتاب دولت سلطان محمد ثلث شاه
 از سمت الراس گذشته مایل بغروب شد و جمیع اقطاع و ولایتش خلل ناپذیرت و قلوب سیاه از تاریکی
 او متغیر گردیدند و از عالمه زمان فتنها متولد شد و سبب حقیقی حدوث فتنها آن بود که کارهای بزرگ بر او
 دون و دیگر گوهر میفرمود و آن مردم بفرمان او وادوس شعلها پیش گرفته و حکما کثیر مکرر بر زمین نهادند و چون از او گذران
 جماعت پیش رفت از مردمی که نشان بزرگی داشتند بجهت نرسیدن سزا سزایان برافراشتن به وزیرانشان امید
 بهی داشتند به سیر رشته خویش گم گزشت به عجب اندرون مار پرورد گشت به چوبزنا کسان هیچ نمی سر
 چنان دان که در شیوه بزرگی گری به و از اعظم وقایع و افعه غریب بود که بواسطه میرصدائی که خروج کردند
 مملکت بر فتنه و آشوب گشت و سلطان محمد بدیع این فساد و توجع کجرات شد و از انجا ملک لاجین را بطلب میرصد
 دولت آباد فرستاد و چون عفو و علم در طینت او مخمور و میرصد تا در راه از مهلت سلطان و قهرمان صولت
 او ترسیده ملک لاجین را گشتند و بدولت آباد رفته اموال و خزان که در دارا که بود متصرف شده غایب شده
 انگیزه علم طغیان برافراختند و تفصیل این احوال بمجل خویش مرقوم قلم شکسته رقم گردید آخر الامر در زمان حیات
 سلطان محمد ثلث علاء الدین حسن که بحسن کاگواشتهار دارد از جمله سپاهیان آن ملک بود و با اتفاق جمعی از
 او باشن و مردم واقعه طلب سده شان و اربعین و سبعمائة در دولت آباد و کن لوای حکومت افراخته خود را سال
 علاء الدین خطاب نهاد و سلطان محمد بواسطه فتنه کجرات فرصت دفع او نیافت و در همان ایام در نواز
 نهته فوت کرد و در وراج کارخانه سلطنت بهمنه از سده مذکوره که سال جلوس علاء الدین حسن است تا سده
 سبع و ثمانین و ثمانمائه که تاریخ جلوس محمد شاه است که یکصد و سی و نه سال یا شصت و نه بود که در میان
 و چون حسن کاگوا خود را از نسل بهمن بن اسفندیار میگفت بآن مناسبت اطلاق بهمنیه را و بر اولاد او بهمن
 و سده سبع و ثمانین و ثمانمائه تا سده شمس و ثلثین و ستمائة چهل و هشت سال میشد و واسم سلطانی بر اولاد او
 اطلاق میکردند و لیکن بریدنی دولت و اولاد او بواسطه نفس شوم خود و پادشاه خود را در خانه محبوس میداشت
 و خود بکار سلطنت می پرداخت و هیچ فکر امیر عده دولت بهمنیه بود و در کن را میان یکدیگر گزشتند و متغیر

و هر یکی در ولایت خود مستقل گشت و هم در سنه خمس و شصتین و شصت و سه سال که او را ملک کاویلی اطاعت سلطان بهادر
 گجراتی نموده خطبه و سکه در بلاد خود رائج ساخت بعد از یک سال سلطان بهادر تحریک عباد الملک بر بلاد دکن
 سواری کرد چون نظام الملک و امرای دیگر طاقت مقاومت نداشتند اطاعت او نموده خطبه او خواندند و
 در آن ایام ملک برید سلطان کلیم اندی پجاره را در شهر بدر مجوس میداشت و در تعیین بارت و سلطنت اکثر
 سلاطین بهمنیه روایات مختلفه بنظر آورده اما چون کتاب سراج التواریخ تصنیف خواجہ محمد لاری وزیران
 ایشان تالیف یافته و از آن تاریخ تا مرگ در سنه اثنی و العت است شصت و هفت سال میشود بلاد و کربان
 متصرف اند و اولاد نظام الملک را لقب نظام الملک است و ماول خان را لقب عا و لخان و قطب الملک
 لقب قطب الملک ملک برید را ملک برید چنانچه سمت گذارش می یابد بنیاد علی بن دین محمود شریف در بیان
 مدت سلطنت سلاطین بهمنیه اعطاء و روایت او نموده شد علاء الدین حسن شاه یازده سال و دو ماه و هشت
 روز سلطان محمد شاه بن محمود شاه بن محمد شاه و هفت ماه و پنج پناه یک سال و یک ماه و نه روز و دو شاه
 یک ماه و سه روز محمد شاه بن محمود شاه نوزده سال و نه ماه و هشت و چهار روز شمس الدین بن محمد و هفت روز و غیره
 بست و پنج سال و هفت ماه و یازده روز محمد شاه و دوازده سال و نه ماه و هشت و چهار روز علاء الدین مست و
 سه سال و نه ماه و دو روز بهایون شاه بن علاء الدین سه سال و هشت شاه و پنج روز نظام الملک یازده ماه و دو روز
 محمد شاه و شش روز نوزده سال و چهار ماه و یازده روز محمد شاه و چهل سال و دو ماه و سه روز محمد شاه و دو سال و
 یک ماه سلطان علاء الدین یک سال و یازده ماه سلطان ولی العبد برادرش کلیم الله سه سال و یک ماه و هشت
 هفت روز مجموع ایام سلطنت بهمنیه هفتصد و نهمین و هشتاد و هفت سال بود و ماه بعد ازین چهار
 امر استقلال پیدا کرده از آن تاریخ تا مرگ در العت و اثنی میشود با استقلال تمام حکومت کرده و بیست سال
 الهی است حکومت دکن و تصرف آنهاست و نام سلطنت بر اولاد بهمنیه میدادند و پیشده نماند که از سنه سبع
 و سبعین و ثمانه حکومت چهارم بر سر شد و از سنه خمس و شصتین و شصت و سه سال استقلال نوزده نظام الملک
 احمد نظام الملک چهار سال بر آن نظام الملک چهل و هشت سال حسین نظام الملک یازده سال مرتضی نظام الملک
 بیست و شش سال حسین نظام الملک بن مرتضی دو ماه و اسمعیل نظام الملک بیست سال بر آن الملک که الحال
 دو سال میشود عا و لخان یوسف هفت سال اسمعیل عا و لخان بیست و پنج سال ابراهیم عا و لخان بیست و پنج
 سال علی عا و لخان بیست و پنج سال ابراهیم عا و لخان چهارده سال سلطان علی قطب الملک بیست و چهار سال
 قطب الملک بیست سال ابراهیم قطب الملک سی و پنج سال محمد قطب الملک سی و هشت سال و ذکر سلطنت
 علاء الدین حسن شاه ناقلا آنرا چنین روایت کرده اند که علاء الدین حسن بهمنی که بحسن کاگو شته و از

و بتقلب روزگار در زمان سلطان تغلق شاه بدار السلطنت دلی رسید و در قطب العارفین شیخ نظام الدین ابو سعید
دعوتی تمام فرموده بودند سلطان و جمیع بزرگان خاصه بودند چون سفره برداشتند و سلطان محمد خص گردید شیخ
بنجام فرمود که سلطان رفت و سلطانی برودت بر وی بار خادوم بیرون رفت حسن کاکو را بر در وید بخندست
شیخ در آورد و حسن از خلوص اعتقاد سراسر اقرار بر قدم شیخ نهاد و بنیاز مندی نمود شیخ کرده نان بر انگشت نهاد
با و داد و انگشت شیخ کرده نان صورت چهره حاصل شد چنانچه حاضران و حسن بر بشارت شیخ آگاه شدند
و او مسرعه و متعجیل از خدمت شیخ بیرون آمده بشارت گرفته با اتفاق جمعی از افتخارانان متوجه دکن شدند چون
با بنجار رسید در آن ایام که در دکن فترات بود و حسن کاکو شهنشاه کلبرگ را گشت و آنحضرت در آنجا متصرف گردید و از آنجا
باتفاق میر حده بدولت آباد رفت و عالم الملک برادر قتلق خان در دولت آباد متحصن شده و چون حسن
ممنون احسان قتلق خان بود و از امان داده اموال محمد شاه را که در دمارا گردید و متصرف در او و باتفاق سپاهیان
فتح کرد و جمیع افغان را خطاب ناصر الملک داده و بر سر سلطنت بنشانند چون انجیر سلطان محمد سیدان بهرج نعمت
انتقام بدولت آباد رفت و طائفه باغیجیک کرده نهیمت یافتند اسمعیل افغان در قلعه دمارا که خسته بود و حسن
بجانب کلبرگ رفت در اثناسنیهان خبر آورد و نمکه طغف غلام صفر الملک در نو اخی هنر و اله گجرات یعنی در بر بدین و اله
متصرف شده قلعه بهرج را محاصره دارد و محمد شاه عماد الملک را به فتح حسن نامزد فرموده چندی از امار در در قلعه
دمارا گذاشته متوجه گجرات گردید حسن بحلیه که توانست بر عماد الملک غالب گشت و او را بقتل آورد و بدولت آباد
چون طاقت مقاومت نداشتند محاصره دمارا را گذاشته گریختند و او بدولت آباد و دمارا که متصرف شده
چتر بر سر نهاده خود را سلطان علاء الدین خطاب داد و سلطان محمد دفع یعنی را مقدم دانسته بپسین فتنه دکن
متوجه نشد و همدان سال در جوار تنه بخوارتی پیوست و این سلطنت بی منافع و مخالف برقرار گرفت و کلبرگ
حسن آباد نام نهاده دار الملک ساخت بعد از مدتی مرخص شد چون از زندگه نایوس گشت پس خود
محمد خان را وصیت نمود و داعی اجل را اجابت نمود و بدست سلطنت او یازده سال و دو ماه و هفت روز بود
مستقیمی نه بیندیرین بلع کس به تماشا کند کسی یک نفس به در و هر دم از فوری میرسد به یکی میرود دیگری میرسد
و ذکر سلطنت سلطان محمد شاه بن علاء الدین حسن شاه چون نوبت حکومت محمد خان
رسید بجای پدر ششده لقب سلطان محمد شاه گردید سلطان محمد شاه جوانی بود عدل و انصاف آراسته
ظائق و دایام دولت او آسوده و خوشوقت شد و ولایت دکن از وی ماسینت و اجتماع افاضل رشک
تمام ولایت بلا و هندوستان گردید و در کار ملک رونقی تازه پیدا آمد و مکی بهمت مصروف بر تسخیر بلاد و احیای مردم
جهاد نموده در ایام بهار سلطنت و عنوان دولت لشکر آراسته فراهم آورده متوجه بلخین گردید و درین اثنا

مواقع بسیار از تصرف اعدا بر آورده و داخل بلاد خود گردانید رای آندیار بر استواری قلعه مغرور گشته در قلعه موجود
 امرادش گریان اسباب تسخیر قلعه را ترتیب داد و جنگ انداختند و بتأیید زواری و تقویت آسمانی حصار فتح
 نمودند و لازم قتل و اسیر ساختن بعمل آمد چون باین فتح فیروزش سلطان سرانجام آن ناحیه نموده بر گلبرگ
 خراجست نمود و جشن عالی ترتیب داد و همگنان از ارخوان احسان خود بهره مند گردانید اتفاقاً روزی قاصد
 بدو پهلور رسید و معروض داشت که رای بجایا گلبرگین یلغار با پیاده و سوار بسیار بولایت دو پهلور و در آمد قلعه را
 متصرف شده سلطان از بدربخش شهادت رسانید بحدو استماع این خبر سلطان لشکر کران و سپاه بی پایان فرا هم آورده
 متوجه کوشمال رای بجایا گردید رای بجایا که بعد از اطلاع بر کثرت لشکر و افزونی عسکر که خنجره بقلعه حصین پناه برده سلطان
 محمد چند روز بر در قلعه نشست و چون دید که ازین شستن دست اهل بدامن مراد نبرد خود را مریض ساخته
 متوجه گلبرگ شد چون از آب کشن عبور نمود رای بجایا که در دارة قلعه را کشوده مردم را رخصت داد و کجا و مقام
 خود برزوند و سلطان عون زواری را مقدم همیشه نموده بطریق یلغار در پشتاد و یک کرده طی کرده خود را بدو قلعه
 رسانید و چیت و چالاک جنگ انداختن فتح نموده غنائم بسیار بدست افتاد و از آن جمله هشت هزار نفر گرفتار شدند
 و سلطان محمد با کامیابی و اقبال گلبرگ رسید و اطلاق از اعطایات خود مخطوط ساخت و هنوز آمدن او زمان متد
 نگشته بود و کلهبران خبر آوردند که بهرام خان و گویند رای قدم از شانه راه اطاعت بیرون نناده چهره اطاعت
 و انقیاد و زبانش مخالفت خراشیده اند باز مکی دلک کوچ متواتر متوجه دیوگره گردید و چون بنواحی بآن رسید
 خونی بزبان بهرام خان و گویند رای مستولی شد و متوسل بخدمت شیخ رکن الدین که از شاتخ وقت بود رفته
 از راه غر و ناکار پیش آندند بحد وصول بدولت آبا و سلطان محمد شاه بملاقات شیخ رفته خدمت شیخ شفاعت
 گنایان نمود و سلطان بشرط اخراج از ولایت خود از جریمه ایشان در گذشت بهرام خان و گویند رای سرخاکت
 پیش انداخته کجرات رفتند سلطان بعد از سرانجام تمام آنصوبه متوجه گلبرگ شده امر او معارف شهسود
 استقبال نموده نشان گردانید و چند روز در باغی که بر دروازه شهر بود توقف نمود و بساط عیش و کامرا بمسوطه
 و از منزل دلکش پشه زرا آمدن اوقات و علماء و مشایخ شهر را از فرط احسان و جوان استنان معظوظ گردانید
 و تقیستش و نقص احوال رعایا و زیر دستان نموده بر هر که رفته بود بمرحمت و عدالت تدارک فرموده آگاه
 دست اجل قبای بقا را بر تن او جاک کرده و خلعت حیات او از بر نارغین او کشید و همان خرمن چنین
 و اندیسی سوخت به از بر گزشتاید بازمی آموخت به نباش ایمن که این دریای پر جوش به نگر دست آدمی
 کردن فراموش به مدت سلطنت او برده سال و هفت ماه بود و اگر سلطنت مجاهد شاه پسر محمد شاه
 بعد از پدر قائم مقام پدر شده اینجا تا جمیده و میر سپندیده سلاطین را تقدم نموده رعیت پرور گشته

دواد گسری شکار خود ساخت و داد سخاوت و جوانمردی و شجاعت بداد و در اول بهار ولایت متوجه ولایت
بخا بگره کرد و چون از آب کش عبور نمود بعضی ساکنان آن دیار بعضی سائیدند که دین میشه شیر بی پیداشد که
این ناحیه را خراب کرده مجاهد شاه بشکار رفت شیر را با زوی توفیق بقبل آورد و بعد از آنکه باره از ولایت میگذشت
ناخته فینمت بسیار بدست آورد و رای کش که پیشوای اهل عصیان بود از حصار برآمده قلعه را تسلیم نمود و اقتدار
حصار ناموس خود گردانید و در انظار مراجعت نهیای خبر آوردند که بعضی تهردان از اموال بسیار انجا بکوه شایخ
که دران ناحیه بود برده اند سلطان با نظرت نهضت نموده داود خان را که ابن عم سلطان بود بر راه گرز تهردان
گذاشته خود به نوب و غارت مشغول گشت و بدقت عم غنائم چون در محافلت راه گرز تهردان از داود خان تهردان
و تحا سل رفته بود ویرانایب لسانی کرد داود خان کینه در خاطر گرفته گروهی از مقریان او را با خود متفق ساخت
و چون از آب کش عبور نمود و شبی در خلوت سرای او درآمده بزعم خجراک ساخت مدت سلطنت او یکسال
دیک ماه و نه روز بود و در سلطنت داود شاه ابن عم مجاهد شاه بعد از گشته شدن مجاهد شاه
داود ابن عم او بود و برادر ایکه ایالت قرار گرفت و اکثر امرا و بزرگان ولایت با او موافق شدند خواهر مجاهد شاه
جهنت خون برادر بزرگترین نطق عداوت بر میان بسته بعضی امرا را به مال فرقیته روز جمعه در سجای جامع داود شاه
را زخم زدند هنوز زخمی از حیات باقی بود که او را برداشته بمنزل آوردند و جوانان طرفین دلاوران فرقیین سال
چنگ نموده و رسیدان مصارعت و محاکمت در آمدند و بالاخر شکست بر مخالفان افتاد و شهر بفرات
رفت و چون خبر بداد و شاه رسید داعی حق را بیک اجابت نمود سلطنت او یکماه و سه روز بود و در
سلطنت محمد شاه بن محمود بن حسین شاه مدت نوزده سال حکومت بلاؤ کن در قبضه قدرت از او
بود از خصوصیات احوال او چیزی که قابل ذکر باشد بنظر در نیامده و در آخر عمر تهانه و اقلع وارا و راغی شده
سلطان بر سر اور فتنه نموده در همان سفر راه آخرت پیش گرفت مدت سلطنت او نوزده سال و نه ماه
و بیست و چهار روز بود و در سلطنت غیاث الدین چون غیاث الدین بهتم رجب بر جای پدر
رفتند خلافت تکیه و جمیع امرا و مقریان و لشکریان سر عبودیت بر زمین خدمت نهادند و مردم علی
اختلاف مرا بتم بقاعده قدیم مغزو مکر میبود و مذاقنا قاطع بی نام غلام از مالک پدر او که بمزید اختصاص قرب
منزلت مخصوص بود خواست که دولت او بر برادر و اگر مستقل شود و جهت نفاذ این اراده و عموئی عام
تر میب داد و سلطان را مقید ساخت و هفدهم رمضان سنه تسع و تسعین و سبعه چشم جهان بین او را
سیل کشیده سلطان شمس الدین را بکومت برداشت مدت سلطنت او یک ماه و بیست روز بود و در
سلطان شمس الدین برادر سلطان غیاث الدین چون سلطان شمس الدین بسج بغلی بر سید

ملکوت شمس التاج فیروز خان بن قباد و گشتند و پستانه زاده فیروز خان و احمد خان در طلب مملکت موروثی
 بنحوا رفتند و در ستمهاست امر شروع نمودند سلطان شمس الدین خواست ایشانرا بدست آورد فیروز خان و احمد خان
 اگر چه بقاعه شکر فقیه و همتا نهاده در اینجا خلاصه بود سده هونام مقدم تان زاده را تلقی بحر و احسان نموده هر چه در کار
 شد بر انجام نمود فیروز خان سامان مردم خود نموده متوجه جنگ شد سلطان شمس الدین نیز لشکر فراهم آورد و از شهر
 برآمد و بعد از محاربات متعین موزات طرفین سلطان شمس الدین گر گنجیت تا شهر بیج جا توقف نکرد و فیروز خان
 از پاک طینتی و نیک نهادی طریق مصالحه و مسالمت سلوک داشته نیز سلطان آمد بعد از چند روز ظاهر شد
 سلطان بقصص عمد نموده و خواهد که فیروز خان و احمد خانرا بدست آورد و فیروز خان میشدستی نموده سیصد نفر مسلح
 اعتمادی را اور خانه مخفی داشته حواله احمد خان کرد و خود متوجه دارالامارت گردید چون سنده خلافت را عالی یافت
 جرات نموده بالا برد و آنجا شمسیت و چون مردم جویمان او بود و بجز حاضر مجلس بر عبودیت بر زمین خدایت
 نهادند و مقام انحال احمد خان با سیصد نفر مسلح آنها را محصور کرد و دو توخا مان سلطان آفرین بر او
 متفرق میشدند و سلطان مخفی شد و بعد از چند روز او را بدست آورد و مقید ساختند و بقولی استند
 سلطنت فیروز شاه اگر این یافت بدست سلطنت شمس الدین چنانچه در هفت روز بود و فکر سلطنت
 سلطان فیروز شاه سلطان فیروز شاه یا و دشمنی او صاحب صولت و شوکت و سیما است
 و علم و دانش در روز نخست بدست و چهارم صفر سنه ثانی نامه بر شکای دولت تکیه زد و در عهد ولایت ابهام
 او توابعی بود و بر سوم قوت و مهابتی عدل و انصاف رتخ پذیرفت و جمیع طبقات انام در کفایت
 این عدل او آرام گرفتند سمیت عدل او صفو ایام متبع که گر پاک اثر در دود و در غایت در عیانت مشکل و
 کارهای صحت توجه خاطر از خلوت نشینان را و چه بنابر و تقریر در روز میگرد و خود نیز بعد از شروع مخصوص
 در آمده از حق سبحا و الهی تائید نصرت خواست و لا یمهر بطری که عنان بود و هر وقت نمودی با و طفره و در
 برسد تا اعلام او در زبیدی و چون کارخانه ملکوت مجلس او استقام یافت و نیز حال پیش بهمت ساحتیه بالک
 گران متوجه شد و مجروح و اسباع خیر توجه آن کرده که حجت در گوشهها خیزند سلطان دار و غرا گذار شده کوچ متواتر
 رفته بکنار دریای مشن فرود آمد چون عبور مکن نبود بی اختیار توقف افتاد و سعی بجایا گران بکشمه عظیم آمده در آن طرف
 فرود آمد سلطان ازین موزات و مجازات بسیار بلولی و ستما لم بود و عمو واره یا مرای دولت خوانان طریقه
 مشورت سلوک میداشت تا آنکه روزی قاضی سراج که سیکه از خصوصان او بود و بجز شجاعت و شهنشاهت
 شهرت تمام داشت بعضی ساند که حل این عقد منحصرست در آنکه بگرد قریب التیا نموده شود و بنده با بعضی
 اقارب که ایشان اعتماد و وثوق دارد و هر طور که میسر شود از آب گذشت خود را بشکریا بگرد خا و برسانید حکم عالم

نظاره بید که مردم سلاح بسته مستعد شوند سهل آنست که از چوب و خس پشایری بنزد و پرتال و اسباب
برای آنها ده از آب عبور کنند و هرگاه که از لشکر مخالفان آواز بلند شود و قلعه افتد حکم شود که مردم بی تحاشا
از آب بگذرند امید هست که صورت جملگی فتح و نصرت در آید هرگاه که در و سلطان قبول این نکاستن خود
و قاضی هرچاه هفت نفر دیگر از آب گذرشته بشکرای بیجا نگرینوست در خانه مطربان فرو و آمد چون در فن
موسیقی مهارت تمام داشت و بعضی از دقالت این فن به طربان نموده بود و بعد از چند روز که رای بیجا نگر جیشنی
ترتیب داد و جمیع اهل طب را طلبیده قاضی و یاران نیز با اتفاق مطربان و مجلس رفتند بعد از آنکه رای بیجا نگر
و یاران دیگر گشت شدند قاضی یعنی چند نمود که رای در عمر خود ندیده بود و همه بر تقدیم یعقوب قاضی درین فن
مقرر شد پس قاضی انتظار فرصت نموده بجزیره آلود سینیه برگشته رای را بدید و یاران او نیز خراج کشیدند و
یاران و کرب را بدید چون غریو و غوغای هنر و ان سلطان رسید و سلطان بنفس خود از آب عبور نموده آن گروه
بی سراعت تیغ گردانید و قتیبه السیف را بریده گرفتند و چندان خناتم بدست افتاد که محاسب روزگار از عدد
آن عاجز گردید و فریاد خان را در آن صوبه حاکم مستقل گردانیده بداد سلطنت مراجعت کرده طوی بزرگ جوشن کلا
ترتیب داده هر یک از امرای معارف را از انعام و التفات خود بهره مند ساخت هنوز جوشن طوی فتح بیجا نگر
در میان بود که قاصد از بد بول رسیده معروض داشت که دیو رای از غایت غرور و متکبرانه قریب بسینیه در
پیاده باین نواحی فرستاده بود و جیت آنکه با و خبر رسیده بود که در یخ و د و خرمیت پری بیکر و باه منظر که امر و در
زیر قبه نیلگون نظیر ندارد و مردم او بعد از انقضای تحسین تاب و خاسر بار گشتند و چون این خبر بقولاد خان رسید
زمان مراجعت سر راه بسته مردم بسیار را بمقام اصلی فرستاد و بعد از اطلاع برین واقعه سلطان خلعت خاص و
اسیان تازی بقولاد خان فرستاده متوجه گوشمال دیو رای گردید و بالشکر گران کوچ متواتر خود بولایت
بیجا نگر در آمده دست بفارت و تاراج کرده چندان خناتم بدست افتاد که از نطق تخمین خارج بود و بعد از تاجت
ولایت متوجه قلعہ شد که راه در آمد بغایت تنگ بود و هر چند امر او را خواهان گفتن که درین تنگ نای در آمد
صلاح دولت نیست گوش نکرده اعتماد بر نصرت قایم آسمانی نموده در آن تنگنای در آمده چون بنواحه
قلعه رسید با صفا آراسته خود در قلب شک جاک گرفت دیو رای نیز از قلعہ بر آمده بانه لک پیاده برابر بایستاد
چون کشت فنیم پیش از اندازه بود سلطان فیروز جنگ بذات خود در مهاذرت در آمده سیل خون از اعدا روان
گردانید و در میدان سکا وحت جولان کتاب میگشت و مبارز صیقلیده را گاه از شست قضا تیری بردست او
رسیده زخم بر پاک بسته در مرکز شجاعت و میدان شهادت بایستاد و فغان خانان شاهرا ده که امیر فوج مقتدر
بود و نیز او در آنکس پیدا و چون خورشید جهان افروز نقاب سیاه و جبین نبین خود بست طبل با گشت

نواخته در مقام خود قرار گرفت و روز دیگر سلطان فیروز شاه اطراف حصار را با راج و غارت نمود و تا چند روز
 بلوچم غارت و خرابی پرداخته ولایت را خراب میکرد و دیواری اندوی عجز رسولی فرستاده درخواست گنا
 نموده قرار دولت خواهی داده پیشکش بسیار از فیلمان میکرد و اقسام پارچه نموده قرار دولت خواهی قماش ارسال داشت
 سلطان بکر جمعی عذر او را برپایه عثمان مراجعت مطلوب فرمود و چون فیروز شاه را پیوسته همت بر تسخیر بلاد
 مسروقه بود و بساعتی که خدمت از خورشید ناسان بود بالشکری اداست متوجه بلاد مرهه شد و چون بخواجه خود
 رسید تهاه دار آنجا محض نفاس بسیار گذرانید و بعد طی مراحل و منازل قلعه که را محاصره نموده اطراف
 او را غارت کرد و رای که از راه و کسار در آمده درخواست تقصیرات نمود و هر سنگی ای باره تخت و دیوار
 از روز و جواهر و بست سلسله نعل همراه گرفته بخیریت رسید و کلیه قلاع سپرد و سلطان و پیش تخت با و جای
 نشستن نمود و اسبان تازی و قبای زرد و زری و کمر صعب با و مرصع نموده خدمت انصاف ازانی داشت
 و از اینجا مراجعت نمود و بعد از چند روز جماعت را بخت یا زیافت خراج با طواف ممالک فرستاد و فرستادگان
 باز از مدتی اموال و اخیال و زور و جواهر بقیاس آوردند و همدین ایام هندیس فکر یکینار دریا شهری طرح انداخت
 که جمیع خانها آب جاری باشد و بعد از شرف اتمام آنرا فیروز آباد نام نهاد و جمیع الامارات قصری عالی که
 شرفات ایوان او بکیوان دعوی برابر میکرد و تعمیر نموده همدین ایام خبر رسید که از جانب دلی امیر سید محمد
 گیسو و راز که از بزرگان وقت و خلقای شیخ نصیر الدین محمد و او دوست می آمد خدمت سلطان از مرقد
 شریف آن سید بزرگوار سرور و پیغمبر گردید با استقبال خدمتش درآمد و با ناز و ریافت شرف خدمت انفس
 نمود که چون این بلاد از پر تو آفتاب هدایت روشن گشته توقع آنست که سایه رفت بر سنگهای این دیار گشود
 دارند خدمت شیخ استعجاب قبول نمود و در شهر گلگ سنگت فرمود و روایت کنند روزی سلطان فیروز شاه فرزند
 بزرگ خود را که حسن خان نام داشت خلعت خاص پوشانیده و میهمان خود ساخت و همراه خود بخیریت سید
 آورده و معروض داشت که من بولایت محمد برگزیده ام توقع آنست که نظری در کار او داشته دست تربیت
 از سر او باز گیرند خدمت سید فرمود که خیاطان و قدربانان خلافت بر قد خانان احمد خان و دختره و باقتدا
 آسمانی معارفه بخوان کرد و سلطان ازین سخن رنجیده از مجلس آمد چون موسم برسات آخر رسید با سپاه فراوان
 متوجه صوبه اترکل گردید چون با آنکه در رسید قلعه دید که از سنگ خارا سرا براج خضر کشید بر در قلعه خدمت
 حاضر نموده اند که عرض می و در پیشگاه آب رسانیده خدمت سلطان دو سال در پای قلعه اقامت نمود و با وجود
 آن کار سرانجام نیافت بواسطه اکثر مردم و چهار پاتابه شد و چون دیو لای بیجا نگر بصورت واقع مطلع شد
 فرصت غیبت شمرده لشکر بزرگ از سوار و پیاده فرستاده و داخل و مخارج را مضبوط ساخت و سلطان بحکم

فروخت از اینجا کوچ کرده مراجعت نمود و لشکر دیورای دست بر تیر و نیزه کردند بهادران سپاه و فرج دیکو را
حملہ آوردند و چون راوتنگ بود کاری نتوانست از پیش برو بعضی رسانیدند و بخیل خان سبا درت کشیدن
دخود را بگوشتہ سلاست رسانیدن مناسب و ولقت که سلاستی سپاہ بسبوط و مربوط بسلاستی شهنشاه است
سلطان فرمود در مذہب مروت و عقوت چگونه روا باشد که من بسلاست بروم و مردم ہلاک گرفتار
شوند و دین اثنا بخشی و یوصوت و عنفیت سیرت از لشکر غنیمت ضربے بسطان زد و بضرب مردانکی از میان
سپاہ بدر رفت امر اعلان سلطانا گرفته از ان ہملکہ بر آورد و بگلبرگ بروند سلطان صورت و اقدار و مکتوب
اخلاص این مرقوم نموده بسطان احمد کجراتی فرستاد و از وعدہ طلبید و بہوز فوج کجرات نرسیدہ بود کہ فیروز شاہ
از شدت غضب بیاب شد و چون بہاری روی تزیید ہما بعضی دو تلو اما ان خواستند کہ خانخانان احمد خان شاپور
را بگیرند و در چشم جان بین او میل کنند خانخانان برین ارادہ آگاہ شدہ خود را بگوشتہ عافیت کشید و سپاہ از ہر
آمدہ باد لطمی میشد فیروز شاہ غلام خود را با بست ہزار سوار و چند سلسلہ فیل بدفع او فرستاد و بعد از تلاشتی
فریقین فوج فیروز شاہ کہ سخت فیروز شاہ با وجود ہمار کہ دیا لکی شستہ خود متوجہ شد و در وقت استواصفوت اکثر
لشکر کہ رختہ بجا خان پوست فیروز شاہ از شاہدہ اینجا لک برشتہ بشہ آمد و مردم را از دیوانخانہ بیرون کرد و کلیتہ
و خزانہ را بدست اکابر شہر با و فرستاد و خردمندان بود کہ در ہمہ کارہ کی با کل بساز و گاہ با خار و ہمہ نعمتہ
لشکر نتوان فرو برد و گئی صانی پیش آید گئی در دہ خانخانان جہت ادای حقوق بہ ترتیب تمنا بدولت خانہ درآمد
ترمیم خدمت ہوید فیروز شاہ از تخت فرو آمدہ در کنار گرفت و دست او گرفتہ بہ تخت برآمد و زبان تطلعت و
مہربانی کشود و ہوا ہر زوہر نضاح گوش اورا اگر انبار گردانیدہ و از مہر و دازی کہ ہا کردند و باب فرزندان خود
سفارش نمود و در شب چہارم شوال سنہ خمس عشرین و ثمانتہ چون صبح از کنگرہ افتخ سر اور دست غازیگر
اجل متاع زندگانی بفارت برد و بقولے اور از ہر دادند دت ایالت او بختیال و بہمت ماہ و بہت روز بود
و کہ سلطنت احمد شاہ بن فیروز شاہ ہمین چون سر سلطنت سدا ایالت بجلوس احمد شاہ زینت یات
طبقات انام از عدل کامل احسان شامل و آسودہ شستہ خان معدلت نصفت را کار فرمود کہ از قین ظلم و جور
میان مردم بر افتاد و بہت در معدلت آخچان باز شد کہ گنجشک ہجنا باز شد و در تیزان ہمیشہ کما
و جوہر قیمتی یکسان مینمود اکثر اوقات بفضلا و اکابر صحبت میداشت و اموال فراوان در حق باین کرد و میداد
میسفر نمود و در تریج شریعت حسب المقدور خود را معذور میداشت و تعلیم و تکریم و دومان نبوت و خدا دامن و دلا
را بنوعی رعایت مینمود کہ فریدی بران مقصود نبو و چنانکہ حکایت کنند کہ امیر کے داشت شیر تک نام کہ نام سلطنت
با و مغضوب نمودہ بود و او بعد از فتح قلعہ بزرگ کہ در ان دیار شہر بود و برگشتہ بہ بندر می آمد و در اثناء راہ سید ناصر الدین

عرب نام سیدی که سلطان احمد سبکی کلی با و سپرده بود تارفته جوی آب که پلاراجای سازد شیر ملک مذکور ملاقات
 نمود و از سید ناصر الدین قاضی که متوقع شیر ملک بود و قورخ نیامد و سواره او را دریافت شیر ملک گفت که ناصر الدین با
 از اسب فرود آورد و سید از پهلایان حاضر اجابت نمود و بخدمت سلطان آمد و حقیقت ماجرا عرض داشت سلطان بگوئی
 سید نموده باز حجتش فرمود و بعد از چند روز که شیر ملک نزد یک رسید فاضل عام با استیصالش شتافته او را
 بدرگاه آورد و ندو مجروح آنکه چشم سلطان بر او افتاد و فرمود تا فیل قصاب نام را حاضر سازند و در سماعتی فی فیل
 شیر ملک را در پای فیل انداخت و می گفت ایانت سادات اسرار نیست و چون بر تخت دولت قرار گرفت خبر
 رسید که لشکر سلطان احمد گجراتی که سلطان فیروز طلب داشته بود بسرحد رسید و احمد شاه تختها و پدایا بجهت
 سلطان احمد فرستاد امرای گجرات را رخصت فرمود و با ملقیدر حال و منزلت تختها فرستاد و چون از دیوراج
 و ریزبان سلطان فیروز شاه بی اوبی واقع شده بود سلطان احمد بغیرم انتقام در اول نوروز متوجه سیمالک شد و
 بعد از طی مراحل چون اطراف ولایت را فرود گرفته شروع در تاراج نمود و دیورای از غرور و استکبار سر مغرور ملک مسعود
 و بخان تالک از دوست داده کلی باز محتمل خود را با تحفت و هدایا بخدمت احمد شاه فرستاد و انتظار بر تقصیر خود نمود
 سلطان قلم حضور جراتم او کشیده منشور استمالت فرستاد و دیورای از راه جیودیت در آمده اسب خود را کرده بود و در اسلحه
 و در مسلک مخلصان در آمد سلطان احمد با فتح و ظفر مراجعت نموده چون بدالسلطنت رسید امرار امینا صاحب غلغله
 فاخته مخصوص گردانیده رخصت همانا کرد و بعد از چند روز بجهت که در خیالی خلف صدق خود سلطان علاء الدین
 بکتوبی بنصیر خان اشیری نوشته بردست غیر خزان نامی فرستاد و چون کتابت بنصیر خان رسید طغی کرد که
 تمیزه اسباب مخدرة عنفت و طهارت نمود و با فرزندان و متعلقان و خدم و حشم بدالسلطنت فرستاد و با ملوک
 طوی و چیشن قیام نمایند و غیر خزان را بطلب و احترام رخصت فرمود سلطان احمد قدوم مشایخ همان را بطبیخ و احسان
 نموده بود و فربل و احسان مرزا محال گردانید و لعل را بخت و عیال طیف بر مسافر و معتمد کرده ابواب عیش و طرب
 مفتوح داشت تا مردم باستقامت لذت برداخته از ساقی و ادوخت خود بتانند و کفیات و علما و مجارفات
 اکابر شهر اطلینده مجلس عقد منعقد فرمود و فرزندان و متعلقان بنصیر خان را شمول عواطف و اکرام فرموده باز گردانید
 و در سینه سینه و غیرین و ثمانا ته سلطان احمد عساکر بکیران فراهم آورد و متوجه ولایت تلنگ گردید و بنا بر مصالح
 ملکی بتوراه مراجعت نموده بگلر آمد و در سینه ثمان و غیرین و ثمانا ته باز متوجه تلنگ گردید و بعضی قللع کرد و ایام
 حوادث از تقریر او پراگنده و زیاده از تصرف و راند و از کلمات را چکیده و دو کتده پیشکش گرفته بگلر مراجعت نمود
 و در سینه تسع و غیرین و ثمانا ته خبر رسید که رای ما پور از تلنگ و غریبای از مادته اطاعت بیرون کشیده در
 مقام قتال و عدال سلطان احمد لشکر که لظاق احصا از احاط آن عاجز بود فرام آورده متوجه گوشمال او

گروید راسی ما بهر در قلعه و در آمد متعین شد و فوج دکن و اطراف قلعه را تاخته بنجاک برابر گردید و در آخر راسی از راه دست
و آنکس پیش آمد و پیشکش داده داخل دولتخانه شد و آنچه در تصرف او بود و تصرف سلطان احمد در آمد و بعد از فتح
ماهور چون ملک و محنت پذیرفت امر گفتند که یکی از شاه زاد و بلوچی عهد اعتبار فرمایند و بنام دیگران صوبه ها نامزد
شود و نامیان اخوان الصفا طریقه و فاسلوک باشد سلطان گفت در باب و بعد هر که بنابر شما قرار گرفته جزو
دارید امر و ضد داشتند که شاهزاده علاء الدین بصفت ملا القضا و از دایه اهتمام اصلاح حال رعایا و امر بخارجی و
زیر دستان تحریر صولج است سلطان تحسین راسی امر نموده او را بولایت عهد و وصیت کرد و محمد خان را بولایت
ولایت ماهور یا توابع شاهزاده محمود خان داد و قلعه را بخود و حوالی آن بلاد و خان محنت نمود و از جمیع فرزندان
محمد گرفته یک یک را که مخالفان گفتند و ز ما یا وزیر رستان را که دو اتع الهی انداخته و دارند و این چهار صنف غرض
در میان بی نفع نمیدارم و انعام مخصوص سازند اول ملکا که دلهای ایشان بیانی حکمت و معرفت است
دوم نویسند با که این طایفه علیه بر زبان کلک رخسار ملک و چهره دولت را بحال تعمیر آراسته اند بیست چنانچه
شدند به اساس ملک نهند زبان خاتمه دستور کار ساز بود و سوم اهل سلاح که صلح عباد و دفع فساد بلاد بایان
گروه وابسته است و لمعان نورستان فتنه نشان ایشان نکاه بنانان دین و دولت و زبان تیغ بیدریغ مفسر
آیات فتح و نصرت چهارم مزارع که قوام عالم بقای نور آدم بگوشتش اجتماع منوط و مربوط است چه اگر این گروه
اهمال نمایند و حاصل را بخورده و هت داده قوت که وسیله حیات و رابطه زندگی است بریده شود و بعد از
وصایا محمود خان و داد و خان را که بصوبه ها نامزد فرموده بودند رخصت نمود و هم در سه تالشین و ثمان نامه تلغ
حسن عرب که ملقب بملک التجار بود و بنو خزینه نهانم تعین ملک التجار بقوت بازوی شجاعت و شهماست آنی بود
متصرف شد رایان آنجا چون سلمان بودند محنت تعانت بخد مت سلطان احمد کجراتی رفتند و سلطان احمد
فرمان بظفر خان شاهزاده که در حدود سلطان پور ندر یا بود فرستاد و تارفته اند و مسلمانان نمایند ملک التجار
صورت واقعه را نوشته بگلبرگ فرستاد و از بنی سلطان علاء الدین را بگو ملک التجار فرستاد و بعد از تلانی و تعین
نسیم ظفر و فیروزی بر پرچم ظفر خان و زید سلطان علاء الدین که خیمه بولایت خود رفته و ملک التجار نیز ملحق گردید این
داستان بمقتضی در طبقه کجرات تحریر خواهد یافت و در سه اشنی و تالشین و ثمان نامه روزی نوشته بر سنگ راسی که از
هم نشینان سلسله احمد شاه بود رسید که سلطان بهوشنگ والی سند و وزیر وی غلبه و استیلا بر سر ولایت من آمده
در مقام خرابیت سلطان احمد بگو متواتر عازم آندیا گردید و هنوز آنجا نرسیده بود که خبر رسید بر سنگ راسی رفته
اطاعت سلطان از رقبه خود بر آورده و مطیع سلطان بهوشنگ گردید سلطان عنان توجه باز داشته به منزل پس
نخست و درخواست کرد دست محاربه بابل اسلام دراز کند و ایتمی آنکه سلطان احمد قلعه که را محاصره نموده بود

رای کرله سلطان هوشنگ را بعد خود طلبیده هر روز سه لک تنگه جهت مدد خرج قبول نمود سلطان هوشنگ نزدیک
 آمد سلطان احمد از پای قلعه برخاسته منزل پس نشست با آنجه سلطان هوشنگ سه منزل تفاوت نموده غبار
 فتنه را نگینت روز دیگر چون آتش حرب اشتعال یافت در عرصه کجا و جنت گرم شد از نظر فتن جوی خون روان شد
 سلطان احمد با دو هزار و پانصد جوان آرموده از کمینگاه برآمده بر قلب سلطان هوشنگ تاخت و بمقتضای
 الیادی نظام شکست بر لشکر نمود و افتاد و مخدیره سلطان هوشنگ با سائر اهل حرم بدست لشکران و کمن گرفتار
 سلطان احمد از کمال مروت لشکر خود را از تعاقب بازداشت و بعد از چند روز اهل حرم هوشنگ را سامان نموده
 با پانصد سوار بپند و فرستاد و بعد از تقسیم غنائم آخوند و ایا امرای جاگیر داشتند نمود و در زمان ملاجعت چون شهر
 بدر رسیدن زمین سبز و فضای دلگشا بنظر درآمد از اجابت دار السلطنت اختیار نموده بساعت مختار بخان خشت
 حصار بر زمین نهاد و از ابرام رخصت کرد و جهت دارالامارت قهری عالی طرح انداخت و بعد از اتمام شعراء که
 در آن سفر همراه او بودند جهت کتاب عمارت اشعار گفتند و شیخ اذری در آن یورش همراه او بود بایات گفت
 و بر پیش طاق دروازه مسطور خود دند سه جند اصر شید که ز فرط عظمت به آسمان یاتیه از سده این درگاه است
 آسمان هم نتوان گفت که ترک ادبست به قصر سلطان جهان بهمنی احمد شاه هست به متوفت تاریخ بهمنی و العهد
 علیه گوید سلطان دوازده هزار پشته قماش شیخ اذری صلوات و چون صاحب کن از خاشاک مخالفت پاک
 شد و بی نزاع تصرف سلطان احمد درآمد در سند خمس و تلیشین و ثمانیة متوجه سخر قلعه قبول که مبر حد گجرات قسمت
 گشته بکوچ متواتر رسیده و قلعه را فرو گرفت و چون مدت محاصره بدو سال کشید با الاخر سلطان احمد گجراتی از راه
 رفیق و مدار رسولی فرستاد و پیغام نمود که اگر فزید و چین شاهان ده علاء الدین حاضر میبود البته کفنی میکرد و ندانم الی استعدا
 فیما آنت که این قلعه را عوض آن تکلف بصاحبش بگذارند سلطان احمد بهمنی از تانزاده مروت و جاده فوت مختار
 در زنده طریق مشورت مصلوک داشت بعضی وزیر گفتند که بخشش آنرا بد صورت بزد که قلعه تصرف درآمده با صد گرو
 گفتند که التماس سلطان احمد گجراتی را بفر قبول ناید مشورت ساخت سلطان تخرج رای اولی نمود جواب داد که چون قلعه
 بدست افتد بخان سلطان گذرانیده خواهد شد سلطان احمد گجراتی از این جواب بر آشفته لشکر گران بگویم
 اهل قلعه تعیین فرموده چون اینجه سلطان احمد بهمنی رسید از پای قلعه برخاسته پیش آمد و لشکر گجرات عقب سلطان
 نیز سوادای سخر قلعه از سر کرده بکلیر رفت و متوفت کتاب بهادری این داستان بطور دیگر نقل میکنند از شاهان و تقا
 و طبقه سلاطین گجرات قلم متعدهی تحریر آن خواهد گردید و در سنده ثمان و تلیشین و ثمانیة مرضی بذات سلطان ملار
 گردید و بفرم در دست و نیست صادق انجیع معاصی و ذوق بکرده و فرزند بزرگ خود سلطان علاء الدین را
 در حضور امار و وزیر از سر وصیت کرده با مر گفت توقعی که از شما دارم آنست که آمرزش مرا از خدای تعالی بخواهید

و چون در زمان من دست ظلم از دامن مظلوم کوتاه بود و امید دارم که حضرت حق سبحانه تعالی از تقصیرات من بگذرد
 در میان شام و خفتن شب بستم رجب کلمه توحید بر زبان رانده جان بجان آفرین سپرد و بدست سلطنت او دوازده
 سال و نهم ماه و سیست روز بود که در سلطان علاء الدین احمد شاه و چون بتاریخ بست و نهم رجب
 سال مذکور قاتم مقام پذیرد خود را احمد شاه خطاب داد و یکی همت بر تهیه قواعد محدثت و تشیید مبانی
 نصفت مصروف فرموده زیر دستان را در عهد عافیت امن و امان جای داد و لا جرم ایند تعالی و تقدس
 روز بروز امداد نصرت را قریب حال او گردانید و در غنفلان جوانی به تجارت و کار دانی شهرت عظیم یافت زمام
 حل و عقد امور برای ریزین دلاوران که مخاطب بجان عظیم خان بود و در دستش و لشکرش و ثمانان
 نصیر خان بن عالم خان ضابط اسیر باره از ولایت دکن را تاخت خدمت سلطان خلف حسن را که ملک التجار
 مخاطب بود بدفع نصیر خان فرستاد و بعد از تلافی فریقین نصیر خان که رنجیده راه اسیرش گرفت و ملک التجار
 تعاقب نموده تا اسیر رفت و باره از ولایت اسیر تاخته مراجعت نمود و دهران سال نصیر خان امر ناگزیر رفت
 و بقولی این واقعه در سنه اربعین و ثمانان بود و چون احمد شاه محمد خان شهزاده را وقت تقسیم ولایت سیان شاهرود
 بسطان علاء الدین سپرده بود سلطان خواست که ویرانیت کند و بهارچ فروری و سرد در ساند و واسطه امضا
 این اراده لشکر همراه محمد خان شهزاده نموده به تخریب ولایت بجانگر فرستاد و قبل از فرستادن برادر ملک عماد الملک
 غوری که در آن سرحد میبود و چون شنید که شاهرود بکنار آب کشن رسید بید رنگ بلشک شاهرود طبعی شد شاهرود
 چون بسطنت سلطان علاء الدین راضی نبود و منتظر فرصت میبود ملک عماد الملک بیگناه را بقتل آورده و علم
 بغی و عناد بر فراخت و سلطان بعد از اطلاع برین واقعه متوجه گوشمال محمد خان گردید چون تلافی فریقین با تفاق
 افتاد و ظفر و نصرت بر شده اعلام اعلا درید و محمد خان حائب و خاسر در میدان خجالت و ندامت رو بگریزید
 سمیت با ولی نعمت ابرودن آتی که سپهری که سرگون آتی به سلطان بواسطه صلح رحم لشکر از تعاقب باز داشته
 فرو آمد و در خلال این احوال عم سلطان را که در لشکر محمد خان بود گرفته آوردند سلطان بر دمنت نهاد و دستم غمخور جریده
 جرمیاد کشید چون بر سبکدوش قرار گرفت فرمان نصیحت آئین محمد خان نوشتند فرستاد و بمضمون آنکه خداوند
 عالم از آفرید با هر که را خواهر گیرند و سابقه عنایت از لے چون رقم اختصاص بر صفت حال برگزیده مقایله مقاصد
 مرادات عالم بقبضه اقتدار و سپارد نهال دولتی که پرورده جوینار و فین آتی بود و از تنبها و حوادث گزندی نیار و
 کاخ رفی که بر او خسته تا تنهایی بود و تحقیق که و اعتدال خلل پذیر نگرد و سمیت عزیز کرده او را فلک ندارد و خود بزرگ کرده
 او را جهان زمیند خوار و نتیج این مقدمات بدیهه الاستیاج آنست که با دودش حق راضی بایستد و بخول و قوت
 خود و مغرور نباید بود که اعلام دولت این گروه منکوب سرنگونست میباید که آن برادر را رجند قدم از جاده اطاعت و

شاهزاده انقیا و بیرون نهند و بحضرت جلال احدیت منازعت نورزد و نقص عهده و میثاق نکند که آن را بسمت
خاصه از بزرگان از راه مخدريت در آورده عذر ماضی نخواهد و آنچه واقع شده غیاری بخاطر نرساند که شرع خدا را
پوشیده و موقع را بخل از خطا نمک با و محبت فرمودیم بی توقف متوجه آنجا شود و رخت زندگانی نداد بسلطان
کشند و گرفتاری نگردد و چون این شور بجهنم رسانید راه اطاعت و انقیاد پیورده و بخل رفت و سلطان
بدار سلطنت مراجعت فرمود و در سه شمع و اربعین و ثمانه خلف حسن عرب که ملک التجار خطاب داشت متبخر
حصار سنگسر که از خطرات قلاع سواحل دوریاست متوجه شد و مردم آن ناحیه باستظهار و اعتقاد آن جنگل
و راههای و شور بجنک پیش آمدند ملک التجار چون در آنجا در آمد اول حصار را که کسر که نام داشت بزور بار و
شجاعت و شهامت آنرا کشته و سر کرا بدست آورد و او را میان قتل اسلام مجرب ساخت آنقدر گرفت از
کشتن مانع نمی باشد اما صوبت راه بسیار جنگل بر بگنان واضح است و اگر بنده رازنده بدارید
لشکر را بر ای برده شود که اصلا خاری بدامن سواری نرسد ملک التجار اعتماد بر قوی او نموده و او را طلیقه سپاه
و دلیل راه ساخته عازم آنجا و در دید هر چند بر آن کرده گفتند که اعتماد بر قوی دشمن مناسب نیست نظر اتفاقات
برین سخن بنیاد است و دلیل گمراهی برای که دیوار ملاحظه آن آشفته شدی تا بموضع بر که سطر که جنگل بود و کشت
جوی آب عمیق بچنگل پیوسته و در آن موضع دشمنان را وقت ساخته نیم شبی تریب چهل هزار پاره فرو ریختند و غلبت
حسن با جمعی از اهل اسلام شهادت یافتند یعنی لشکر هزار محنت بقصد جان که محل اقامت خلف حسن بود
مراجعت نمودند و زرای دکن که عداوت عزاد وطنیت ایشان تخمیر یافته بود این واقعه را بصورت قبیح بعضی
سلطان علاء الدین رسانیدند چون زمام مدام بدانت راز را سیرده بود و زرای عذار را بجای بستم ملک
بنظام الملک ملقب بود و سالار حمزه را که مشیر الملک خطاب داشت با لشکر خواری بقصد جان فرستادند
چون نظام الملک مشیر الملک بجوار جان رسیدند و هزار و دویست سید ضمیمه النسب با هزار غریب دکن امان
داده به امان خلاط و شاد و منتظر و امیدوار ساخته و جلای خلعتها فاخره داده ممکن خود فرستادند و ز دیگر
طوبی عظیم ترتیب داده و سه هزار مرد را در زیر لباس جلید پوشانید و درون خانه مخفی داشتند و حمزه سادات
را بر سم نصیافت طلیعه و تنظیم و تکریم بنشانند و کسی برای طعام دادن بیرون می بردند و شربت شهادت
در گلو می هر که ام میریختند چنانکه هزار و دویست سید را که بصحت نسب ممتاز بودند بدین شهادت رسانیدند
و در هیچ عهدی بعد از واقعه نبرد پل و مله و مله و این نوع واقعه دست نداد بسمت آهین و قول و از
یک کان بیرون آیند لیک چه آن گمی آئینه دآن دیگری نسل خرس است بدو آخر نظام الملک مشیر الملک
بعلت بعضی مبتلا شدند تا در آخرت چه رود بجان اندید که آنچنانکه با سله امانت سید وزیر خود را در پای کین

انداخت و فرزند پنجین که هر روز دیست سید را میوه قتل آورد چون رایان ولایت کوکس دم استقلال نهد
اطاعت نمی نمودند سلطان دلاورخان را خلعت خاص پوشانیده بتیغ ولایت کوکس نامزد کرد و با هر اسب
سرمه فرامین فرستاد تا استعداده و مردم خود نموده بدلاورخان ملحق شوند مشارالیه بقتضیه لنگوله رسیدند خان
و خولاخان و صفدرخان را نشیب گرفتند و تا ولایت را غارت کردند و منازل و عمارت اسبختند
رای شکر که بزرگ آندیار بود از غایت عجز و در ماندگه رسول دلاورخان فرستاده قبول نموده که پیشکش
بسیار معجوب و خرم و فرستاد و من بعد قدم از شاه راه انقیاد بیرون نهند دلاورخان ملتفت او را میبندد
داشتند و خرم را پیشکش بسیار بدلاورخان فرستاد و خود بتیغ قلعه راول که از غلظت قلاع آندیار بود متوجه گردید
آن ناحیه صفدرخان و خولاخان جمعی که در نهب اموال و غارت ازواج شروع کردند و مردم آنجا فرست
نگاه داشته دست برد نمودند و در آن معرکه برادر و فرزند دلاورخان بشهادت رسیدند و دلاورخان با مدافعی سجا
و تعالی جمعیت کرده آنگره را متفرق ساخته مردم بسیار را غلظ تیغ خون آتام گردانید و بعد تکرار محاربه و مقابل
رای آن ناحیه بساط سعادت گشوده و خرم را با پیشکش بسیار نزد دلاورخان فرستاد و دلاورخان از تقصیر
او در گذشته مراجعت نموده بخدمت سلطان آمده بجنایت و اتفاقات ممتاز گشت چون اعتبار و اقتدار
دلاورخان بکمال رسید با خواهی را باب حیدر لاج سلطان نسبت با و انحراف یافت و او نیز دست از دست
باز داشته بگوشه عافیت قرار گرفت چون رای بیجا بگریز را کب اطلاع یافت دانست که سلطان بخت و خجسته
نخواهد فرمود و در سنه سیج و اربعین و ثمانه بعضی پریگناست سرحد را غارت کرده مواشی در وانا تار بر و سلطان
برین حادثه اطلاع یافته متوجه ولایت بیجا گشته و ملحه و مرکب بسیار قسمت نموده بکوه متواتر فرست
قلعه مدکل را محاصره کرد و چون اسباب قلعه گیر می ستند و داهل قلعه برگ را معاینه کردند رای بیجا بگریز غایت
ذل و خواری و کیلی فرستاده استغفار تقصیرات نمود و قبول کرد که هر سال خراج بدهد و آنچه درین سفر خرج لشکر شده
بنقد جواب گوید سلطان قلم غفور بر جر اتم او کشیده مراجعت کرد و هر چه قبول نموده بود ادا کرده بجات یافت سلطان
در لاجی شهر جشنی ترتیب داده و امر را بخلعت و نوازش امتیاز بخشیده روزی چند در ستر سلطنت قرار گرفت
چون در لاجی محمود خان شهزاده سکندر خان بخاری دخل عظیم داشت و بعد از فتح اگرچه سلطان علاء الدین از تقصیر
او گذشت و توبه و ابا سکندر خان همواره متوهم میبود و بر اتفاقات سلطان دل او قرا می گرفت تا آنکه بعضی از اهل
در شهر سنه سستین و ثمانه سخنان از زبان سلطان باورسانیدند که سکندر خان بی اختیار شده بر کفران
نعمت اقدام نمود سلطان محمود خطبی حاکم مالوه پیغام فرستاده او را بر تیغ ولایت برابر از غیب نمود و سلطان
از سنده و متوجه برادر گردید و بایک هزار سوار چند منزل استقبال نموده سلطان محمود پیوست و با اتفاق اطراف مایه

باب بابت عقل و دانش مشورت مسلوک و دار و در سلک شکلات و کشف منضلات آنرا حاکم عادل و قاضی منصف
 شناسد چون بزرگان گفته اند ما قدم من مشایر زمان از و منسل خون و امد و دیگر عدل و انصاف را چنان دولت
 و بازوی سلطنت و اندو در حال مسلوک مساکی معدلت و استیاج مناج تعفت از دست ندم و در استیاج
 قلوب رعایا و برایا مناقب نماید و در طلب مال از رعیت مناقشه نکند و خشم و خشم را بمطالبتا موجه رعایا ندی
 سعی در رفیه حال و رویشان و فراغ خاطر ایشان معروف و از و چنان سازد که چون بمل خضری و عصا
 سیکری در مرض تلاشی زباید و ترکیب بنوا و ترکیب بنوا باطل گردد و صفحات از او زمان مملو از و کزین
 شای خریل او بابت نیست پس از مرگ هر کس که و نام نماید همانا که در زندگی کام را ندید و دیگر از فرما و ظلم
 ستوده و مله و محنت کشیده و در حدیث و یقین و اندک عین عنایت حق سبحانه و تعالی همواره ناظر
 حال مظلوم است و چون امرا و درازان و ضایا اطلاع یافته ملک نظام الملک که مدار مملکت بود و در کجاست
 پیش پیر خود که ملک التجار خطاب داشت و حاکم خبر بود رفت و از آنجا هر دو با اتفاق متوجه کجاست شدند
 و چون در دست یک حمادی الاول سنه سی و نین و ثمانه سلطان علامه الدین ارغمت بر تخت تابوت قرار
 گرفت نیست خان و مملو خان امرای دیگر حسن خان شهراد که برادر خود و همایون خان بود و جیت کرد و او را تخت
 بنشاند و حامی میگذاشت همایون خان را قارت کرده انش زدند و همایون خان با هم نشاند و سوار رعیت بهریت نمود
 اتفاقا در راه از قلیکلمان و پرده و از آن و سوار ایل چشم کرد و برادرید بهریت او نشاند و حسن خان از بالا
 تخت چون دید که همایون خان بدارالامارت در اندیشه بود و سلوکی است که او را نشاند خود را و از آنرا رکن ضابط
 که در ارتخت فرو داند و امرا و درازان با هم زمین خدمت بوییدند و در جیت نشست اول حکمی که فرمود این بود که
 سیف خان را به پای سیل بسته در شهر گردانیدند و مملو خان از مشاهد این سیاست گریخته خود را که لشکر داشت
 حکومت او بست و سه سال و نه ماه و نه روز و در روز و در روز و در روز و در روز و در روز و در روز و در روز
 شاه چون امرا و ملک طوقا و در با نرطاعت و جمیع انقیاد و زمین بندگی نهادند سلطان همایون شاه
 اگر چه کمال تصور و مرزانی موصوف و بصفت بیان و لطافت لسان و سخاوت و وساحت معروف بود
 لیکه درشت خونی و کینه جوئی و در کتاب حاسمی افراط و توازی حقون تعریف اینگونه و در رفت و و زمانی پاک
 و در تادیب مجرمان و گناکاران سفاک بود و با چنان تند و سیاستی که داشت در احصایت رای بنشاند بود که
 هر تدبیر که بقلم فکر بر لوح خیمه کشاشتی موافق تقدیر بودی و چون بر سر سلطنت قرار گرفت حکم بخت بر حسب و در رمل
 فاضل معروف داشت و میفرمود که از قنار عاریت و در معارج همانا که آیات و امار و در رمل که مملکت ترفیه
 حال رعایا از نتایج رای عالم آرای او است و کثیر محصولات و تسبیح سپاه از ثمرات الحاکم تیر رای او میسر می شود و

خواجہ نجم الدین محمود قاضی گیلانی را که مردی دانا و سنجیده صاحب تجربه و خلا ترس بود و قولش امر و تررات اعتبار
کرد و نام مل و معتد و فخر و بیدار و سعادتمند و مدد و نداد و ملک انجا خطا بش داد و در ایام بهار سلطنت او
سکندر خان بخاری که سابقا از سلطان علاء الدین برگشته سلطان محمود علی دوست بود و باز نام و در میان شده
حقوق تربیت را فراموش کرد و وسعت سلطنت بایون شاه را بیدار نشاند و در ساخت و علم و فن و فراغت و بی
کثیر متوجه بالکند و گردید بایون شاه و غریبیت مالکند و بنموده خان جهان را پیش از خود و منزل روان ساخت
سکندر خان خان جهان را بایون دیده بر سر او آمده از روی قهر و استیلا شکست داد و روز دیگر چون ریاست صبح از افاق
مستحق طالع گشت بایون تمام ترتیب افواج داد و متوجه بحر کتال گردید و بعد تلافی فریقین و متعال
نسیم غلغله و فیر و زنی بر اعلام بایون شاه و زبده و مخالفان و دبا و بی ناموسی کین و جوی و زور بر پای چل بست شد
و سکندر خان نیز از پشت زمین بر بساطین افتاد و جلالتان بخاری که از بحر گرفته و قلعه مالکند و تحسین شده
چون سلطان بخاری مالکند و رسید جلالتان قول گرفته از ملک غضب جان بسلطنت بر و سلطان بدو سلطنت
مراجعت فرمود و در سه نعلت و ستین و تماماته چون نظم بایون شاه بشهرت انجامید ران تلنگ پادشاه از
دائرة اطاعت بیرون نهاده دست از فرستادن مال مقرر کرد و کوتاه کرد بایون شاه ملک شیه غلام ترک از
خواجہ جهان خطاب داد و بولایت تلنگ فرستاد و نظام الملک خوری را همراه نموده و خود با بست نیز سوار و
چهل و پنجاه فیل از عقب و روانه شد و خواجہ جهان قلعه دیو کند و را محاصره نمود و کل قلعه برای او بیسه مال خیر قبول نمود
اندا خواستند رای او بیسه بالشکر پرتکود و صد بیس فیل بدو آمد و نظام الملک خوری گفت پیش از وصول او بیسه
او بیسه از بیسه قاضی خواستند و زمین دان نیز ان باید گرفت و خواجہ جهان ان نگردد و کارای نظام الملک را
بیل و انت و آنجا توفیق کرد و روزی دیگر چون خورشید در شش و شش از افق مشرق برآمد بطرف رای او بیسه و
طرف دیگر مردم قلعه خواجہ جهان حمل آورد و در شکست بر خواجہ جهان افتاد و در شش و شش و گرو و گنجینه بایون شاه
طعن کرد و بدخواجہ جهان بعمر رسانید که این شکست که از پیش نظام الملک بود و مزاج بایون شاه از نظام الملک
سحرقت شست و سخن نامیزد بر سر او گفت نظام الملک که گنجینه با سلطان محمود علی دوست و سلطان خواجہ جهان
از نظر اعتبار انداخته و از بزرگ سپرد و قولی اگر نظام الملک خوری را بایان تمام بقتل رسانید و قاضی عتار
او فرستد سلطان محمود علی طعن شد و در سه نعلت و ستین و تماماته بایون شاه شیه تلنگ عازم گردید
در اثنای راه هفت نفر از خندان امیرزاد و صاحب الدین حبیب الدین که صحبت حوادث شهر در جنگ نبات النعلت
هم برانگند بود و در اثر او جمع گشتند و چون در ایام راخت حرکت دولت او بود و نداید که گفتند که چون انعام تلک
جلالت او کسوت و گردن گایه نیمی کایه بیاید تا در باب تجالاص او فکر نمیکنم و نزدیک ملک دوست ترک کرد

بندگان علای بدیانت و صلاح معرّف و نجات و طاعت مشهور بود و او تمام جام امیدش بشارت احسان امیر
 مملو میبود و رفت پرده از چهره کار بر داشتند آشفته و تمند بایشان موافق شد جمعی مخاطبان را بخود بار ساخت نظر
 فرصت نموده باد و از ده سوار و پنجاه پیاده جو را قریب بدر و از ده حصار رسانید چون وقت عصر میگذاشت از سپ
 فرو آمده فرقیه ادا نموده از حضرت حق سبحانه و تعالی بنصرت و تائید خواست مقدار غروب متوجّه در و از ده
 شدند مخاطبان در و از ده اکثری بقتل رفته بودند و در قتل از در بانان است و منع پیش نهاد ملک یوسف ترک
 راه ملاطفت و مسامحت و از آید فرمان بسکه سرخ چنانچه رسم شاهان دکن است و قتل ازین طیار ساخته بخود
 همراه داشت با جماعت نموده از در و از ده اول در آمد چون بدر و از ده دوم رسید و در بانان بجا گفت و مدّت
 پیش آمدند و هر چند فرمان تغلبی نمود قبول نکردند و گفتند روانه کو تو ای بای ملک یوسف فی الفور سرسوار را
 به تیغ جدا ساختند حصار در آمد و غر و از ایل حصار بر آمده مرتبه اول متوجّه زندان بزرگ شد و در زندان شکست
 هفت هزار نفر از سادات و علمای و فضلا و اوسط الناس که در آن زندان محبوس بودند از آفریزی عظیم دادانست
 بر سر کله بگوشه رفت و از آنجا رفته امیرزاده حبیب الله و اولا و سلطان جلال خان بخاری را از زندان بر آورد و در
 بطر فی بیرون رفت کو تو ای شهر جلال خان را که هشتاد سال عمر داشت و بجای خان امیر سلطان علاءالدین را
 بدست آورد و بخاری و از اری گشت و حسن خان امیرزاده حبیب الله رفته بخارجای که خود نگار امیرزاده بود
 در آمدند بطور قلندری تراش زدند و امیرزاده واعیان نداشت که برگشته رفته بای در و امن قناعت کرد و در و اما
 چون حسن خان گفت مردم شهر و سپاه از ظلم فی او ای هاپون شاه جوانان اینجانب اند و یقین است که باز
 دولت بجناب اقبال بکشاید و چون مرغ مال گشت و وحشی با شکستی بی سرخ و شفقت بدست خواهم آورد و بگریز
 چون و تمام ازین کلاه ای سید و حجت فتح غریبت نموده و حمد و بیان حسن خان استوار ساخته هر دو اتفاق از شهر روان
 رفتند و لشکر فتح فوج رو بایشان آورد و هاپون شاه از استماع این خبر فتح و آشتی بیگانه نهاد و چون شهر بدست
 در آمد انجنان ظلمی ظهور آورد که حاج نوشیروان عادل شده هیات او نماند اما آثار جور او در جهان بماند
 از ظلم او این رباعی در آن واقع گفت ای ظالم از آه دل شیر ترس و در فعل بد بنویس شر را گزیند
 مکران بخون غرق مظلوم بدین دزدان خجرا بد را خونریز ترس چون خبر مراجعت هاپون شاه بشانرا ده حسن خان
 و امیرزاده حبیب الله رسید ملاقات مقاومت و در خود مقفود و در و بصوب بیجا پور نهاد و بار سراج خان که آخند
 ستم خان خطاب یافت بطلب و تواضع پیش آمده پیشکش بسیار گذرانیده و سوگند خورده ایشانرا در حصار در و از ده
 سیاست حبیت نموده بر سر ایشان ریخت و مردم او با شش متفرق شدند و حسن خان و میر حبیب الله را با همان
 که از بنده بر آورد و در بود و در کوشکی که فرود آورده بودند محاصره نموده حبیب خان با مان نزد ایشان مدامی بر زاده حبیب الله

بالتفاق یاران گفت همه مرگ را آباد و ایم و مرغ بهمت ماسر آشیان امان شتا فردغی آورد و هما نجا حسب
تردد نموده بمنشی اهل خود رسید و همایون شاه چون حسن خان را در حضور خود پیش شیر انداخت و سیطاهر
شاعر تاریخ وفات امیرزاده گفت سه مہ شعبان شهادت یافت و در ہند صیب اللہ غازی طلب
مشواہ ۴ روان طاهرش تاریخ می جست ۳ برآورد روح پاک نعمت اللہ ۳ و سید نعمت اللہ چتر گوار
اوست و چنین گویند کہ مرآج خان در مدت قلیل برص برص مبتلا شد و بالجمہ چون در سنہ خمس و پن
و شماناتہ ہمایونشاہ بہ مرتبہ رسید کہ دست تقدی بعیال و فرزندان مردم دراز کردہ اسیر نفس امارہ گردید و
گاہی میفرمود کہ دوس از میانہ راہ گرفتہ بجرم سرای او می آوردند و او از آنہ بکارت نمودہ رز باخانہ شوشہ
مینرستاد و احیاناً اہل حرم لافن شنی گشت و امرای از تو متوجہ بودند کہ ہر گاہ بسلام می رفتند فرزندان را
وصیت نمودہ قدم در راہی نہادند شتابان کہ محافظہ بر حرم بود و با چند حبشی اتفاق نمودہ در شب
بست و بخت و قیقہہ سال ند کہ ہمایونشاہ را در حرم با ستر حبت مشغول بود کہ یکے از کیچان حبشی چوبہ پر
آوردہ او را بکشتہای ہزار سالہ برابر کرد بہت درین فیروزہ ایوان پرافات ۳ بدی را ہم بدی باشد
سکافات و نظیر سے شاعر در زندان بامیرزادہ صیب اللہ فریق بود بحسن سہی ملک پو بہت ترل خلاص یافت
و تاریخ فوت ہمایون شاہ گوید ہمایون شاہ مرد در درخوش گشت ۳ قتالی شد کہ مرگ ہمایون در
جہان یردوق شد تاریخ مکتس ۳ ہم از ذوق جہان آرید بیرون لفظ ذوق جہان تاریخ فوت او
یشود مدت سلطنت او سہ سال و ششماہ و پنج روز بود و کہ سلطنت نظام شاہ بن ہمایونشاہ
چون نظام شاہ در شہت سالگی بجای پدر شہت تمہید قواعد قرمانی تشبہ امور جمائی مفوض برای خود
جہان گردید و آن مخدّرہ استار خصمت ہمگی بہمت بر سبط بساط عدالت و نصفت گماشتہ دست ظالم
را از دامن مظلوم کوتاہ گردانید فاما چون بواسطہ ظلم ہمایون شاہ خواطر امراختہ و مجروح بود و کار سلطنت
نظام امتیاز نمیداشت و درین اثنا برای او دویسہ تحقیقت مال الطللح یافتہ با سوار پیادہ و بسیار متوجہ
تخریب بندر گردید و کوچ متواتر سی کردی بدراعامر ابا وجود میسامان نظام شاہ ہشت سالہ برابر داشتہ جنگ
روان شدند چون بہ سیاف ہشت کردہ ماند و امیرزادہ محب اللہ بایکصد و شصت نفر مسلح مردانہ از لشکر
نظام شاہ جدا شدہ پیش رقتہ بر قعدہ رای او دویسہ کہ نہ ہزار پیادہ و چهار صد سوار تو ذناختہ از صبح تا وقت
استولاد مردی و مردانگی میدادند بالاخر نسیم فتح و فیروزی بر پرچم غازیان و زید و مقدمہ او دویسہ گرختہ بک
خود پیوست رای او دویسہ شب کوچ کردہ بولایت خود بازگشت و امر امر اسم شکالے بتقدیم رسانیدہ
در رکاب نظام شاہ مراجعت فرمودند و ہنوز در بندر قرار نگرفتہ بودند کہ خبر آوردند کہ سلطان محمود ظہی با خواہے

نظام الملک غوری متوجه دیار دکن گشته و کوچ متواتر می آید از مرامی نظام شاه را بر داشته با استقبال لشکر مند
بر آمدند چون مسافت سفر فرسخ ماند نظام شاه ده هزار سوار تفویض نموده سرانجام آنرا بخواجه محمود گیلانی
که ملک التجار خطاب داشت تفویض نمود و فوج میسر و رانک نظام الملک حواله کرد و خود بایازده هزار سوار و صد
سلسله فیل و در قلع لشکر گرفت و اتمام فوج خواجه جهان ملک شتران فرمود سلطان محمود طلی بخت هشت هزار
سوار در سه فوج تعیین نمود و متوجه سر کربلا و جدال گردید بعد مقابله صفوف ملک التجار پیشدستی نموده بر مدیحه
تاخت محبات خان خلیف الملک حاکم خدیو وزیر که سردار میسر بود و در میدان بقتل رسیدند و شکست عظیم
بر لشکر مند افتاد چنانچه دوازده تعاقب کردند و در دوی طلی را بغارت بردند و در وقت که مردم بتاراج مشغول
بودند سلطان محمود با دوازده سوار معتقب فوج نظام شاه ظاهر شد خواجه جهان ترک که عده فوج قلب بود فغانی نموده
عنان سلطان را گرفت متوجه بند گردید و با وجودیکه ملک التجار فتح نموده بود شکست بر لشکر نظام شاه افتاد و مردمی
که بتاراج مشغول بودند تهاجم گشته شدند ملک جهان از کوه غلذ خواجه جهان ملاحظه نموده حراست قلع بدو را بخان
تفویض نموده خود نظام شاه را بر داشته لغیر وزیران در رفت و سلطان محمود تا دروازه بندر تعاقب نمود و بیرون
قلعه را بغارت داده بسلامان اسباب استیجار قلع مشغول شدند نظام شاه در آن زمان که بجهت میرفت منفیقت واقعه
در صحفه خلاص مرقوم نموده بخدمت سلطان محمود بگراسته فرستاده بود و چون در فیروز آباد پیش دست کرد و
مردم گر خیمه جمع شدند خواجه جهان را بالشکر انبوه بدفع سلطان محمود روانه ساخته و مقارن اینحال خبر رسید که سلطان محمود
بگجراتی بسرحد دکن باهشتاد هزار سوار رسیده سلطان محمود طلی در خود طاقت مقاومت مقصود یافته هفتاد هزار
کوندان متوجه مند شد خواجه جهان سه چهار منزل تعاقب نموده بارگشت و در زمان مراجعت چون راه کوئتا
قلب بود در منزل دست اندازی میکرد و دوا سله کم آبی نیز چند هزار باراندار بپاک شده بود چنانچه حکایت کنند
که در اول منزل قریب شش هزار نفر از بے آبی بپاک شدند و دهها کشته آب بدو تنگ از آن بود و احوی چون در
اصل سلطان محمود بجای بروق صلاح و بایاد و داری بخت ناشایسته جزا و بار شامت نتیجه دیگر نیافت بیست
بشاخی چنان نشان که سعادت و بد بختی چنان بکار که توانیش در و دو چون بصحرای آذر اچا گوند و از راه که
خزندهای شایسته بتقدیم رسانیده بود مدیگناه گشت و در سه سب و شبن و شاماته تا سلطان محمود طلی بانو و هزار
هزار باز بقصد استیجار و دکن از مند و سوارسی کرد نظام شاه با ستی را بچک برآمده از سلطان محمود و گجراتی مدد خواست
و چون سلطان محمود طلی سرحد دولت آباد رسید همیان خبر آورد که سلطان محمود گجراتی قیصر شد لشکر مند و سر راه
گذشته بچانب مالکند و رفت و از راه گوندان بمنت و مراجعت نمود نظام شاه مکتوبه فحشوی برادرانی شکر و
حماد محمود و شاهای نوشته فرستاد سلطان از راه برگشته ببلده احمد آباد رفت و در راه و لقیعه سال مذکور نظام شاه

مرغین گردید بهمان بیماری بخوار یاری تعالی انتهای نمود و سیه در باریج بر سخت اکل دولت که باغ ملک و باغدار
 ناز پیر و زور و در برش و مدت بادشاهی نظام شاه دو سال بود و ذکر سلطنت محمد شاه بن مایون شاه
 چون محمد شاه در و ده سیاهلی بر سنده دایلت قرار گرفت با وجود سحر سن در او از مدافع انصاف سعی کردی در مدت
 فرمانروائی او کاخ خلعت در چندین و اما آن آسودید و دیو و شیطان بقومی که اقبال خواهد خلاصی و دید حسرتی عادل
 شنگ رای و در او میخواست با باریاب و دل طریقه مشورت سلوک میداشت چون بر برگه سنوی باز برگه صورتی
 جمع داشت نمود و در محمد شاه خطاب کرده و از کار و پیشرفت بنیام بر رای صاحب و فکر ثاقب خود نداده هر آنچه معلوم داشت
 بر محمد شاه بطریق افشانی نسبت آنرا صواب و در سینه تقدیم میفرمود و در این نظام ملک و انعام اسباب شگفت
 در او ایام و دولت او بر تیره رسید که فریدی بر آن متصور بود و نیز از غلام ترک را در ملک عبودیت منسلک گردانید
 که باین قوم را بر تیره بلند و مناصب ارجمند رسانید و از جمله عماد الملک را که دلیل و نظام الملک را جعفر خود خواند
 ماهور اقطع داد و مثل سلاطین سابق در فتح قلاع بجز و اطاعت و انقیاد و ارسال تحت و بدایا اکتفا نمیکرد بلکه
 تمام توجه بر آن بند و میفرمود که قلاع خاصه در تصرف در آید و فی الحقیقت مشهور سلطنت طبقه بهمنیه نام ناسی
 او ختم شده و هر فنند آشتی که در او ایام و دولت سلطان هایون شاه و نظام شاه بملکت راه یافته بود بفرستاده
 وجود محمد شاه آرام گرفت و در امور مملکت و سلطنت هر جا و بی دفتروری راه یافته بود توجه و اصلاح پذیرفت و باین
 نظام احوال مملکت در پی التیام قلوب ارکان دولت شد و خواجها را که در واقع سلطان محمود و خطی سحر در
 تحریب بنیاد و دولت این دو مان نمود و با وجود آن دست تصرف و غلبه در خراسان و از آن کرد و بود پیش و تمام
 بقتل رسانید و ملک نظام الملک حاکم خیر خلعت خاص داده و بشیر قلعه که که که خلق بیکام سند و داشت نامزد
 کرد و ملک نظام الملک بعد از استعداده لشکر با مردم بسیار قطع منازل بر آمده جنگ انداختند و گر خجسته بقلعه
 در آمدند و سپاهیان نظام الملک تا در وانه قلعه قیاقب نمودند اهل قلعه رست و کت نظام الملک اطلاع یافته
 امان خواستند نظام الملک مردم را مان داده از قلعه فرود آورد و هر واحدی را بدست خود پان میداد و درین ایشا
 شخصی بنده را گرفتن پان خنجر نظام الملک زده شیب ساخت عادل خان و دریا خان که ارشد او و او بودند
 نماینده دار و جمیع مردم قلعه را کشتند و از مستندان خود را در قلعه گذاشته نفس بدر گرفته متوجه ملازمت محمد شاه گردیدند
 و بعد از اسناد خدمت منصوب و اقطاع بدر بر ایشان مسلم شدند و از چند روز ملک التجار را فطحت و یکبر بندر مع
 داده با اتفاق بعضی امرای شجر ولایت را می شناسد و گویند خدمت و ادملک التجار چون بقصبه کولاب رسید بعد از
 با جمیعت خود و خیر و کشور خان از کلکرت و اقل آمده ملحق شدند و با اتفاق از آنجا کوچ نموده و چون بر سر تکی گنبد
 رسیدند جنگی عظیم پیش آمد از تشایک اشجار عبور کردند و بهمال بود و سیاهای ملک التجار بر روی یک مرتفع و در میان او

یک تیر انداز از طول پاک میگرد و چون بخوار کشیده که در صفاست و ارتفاع بمشابه کتیر نیز هیچ قلعه کشتا بهوای استخوان
 نرسیده منزل گرفتند جنگی صعب واقع شد و متمردان که خیمه قلعه در آمدند و غنای پنجاد روز در پای قلعه توقف افتاد
 و چون موسم برسات درآمد اما استخوان یکدیگر را بکوبان و جراحت نمودند و بعد از وصول گولابور بر تو اقبال بر تیر
 رنگ انداخت و راندک مدت بدست آورد و چند چون برسات با خمر کتیر از متوجه گوشمال رای شکر گشتند و چون قلعه
 با حال رسیدند جنگ انداخته در صدمه افلی قلعه را فتح نمودند و شمران بیکار گشتند و چند سر و در دست افتاد و چون
 حلیه و مشوک ملک التجار معلوم شد رای شکر جمعی از نهوشمندان را نیز در ملک التجار فرستاده التماس نمود که التماس
 او بگذرد و قلعه بکلیه تسلیم نمایند ملک التجار از تقصیرات او در گذشته قلعه را بعتبدان خود سپرده و از عین آن ولایت
 اعتماد را کیفاف رای شکر کوفای غایدخواه نموده از اینجا با توقف و ایصال بصبوب حریره کوه که بنده مشهور بیاگر است
 عازم گردید و از راه دیر بیکصد و بیست و چهار کشتی ملو دشمنان از مردم جنگی نیز رای ساخت و در مدت تعلیل جزیره
 بتصرف درآمد چون با غنائم و قنوطات بهار السلطنت رسیده خدمت او تحسین و مقبول سلطان اقبال و زمام
 حل و دفعه اقتدار او سپرده عظم هایلون خوابه جهان خطاب داد و چون افواج لشکر بهر جارقند کامیاب برگشتند
 و کمرشینده بود که در ولایت جینگ رای والی قلعه نیز که احداث الماس بهم رسیده عادیان با اتفاق جمعی از امار
 خلعت خاص و کمربند و اذه خصمت فرمود عادیان بصلاح امر ارفقه قلعه نیز اگر ارماده نمود و جوانان کار طلب
 بزرگ و زر چلما پیش برده دست برد و اینگونه و بالاخر جینگ رای عاجز شده امان خواست حادول خان
 قلمغور بصفه اعمال او کشیده از قلعه فرو آورد و قلعه را بعتبدان خود سپرده متوجه دارالملک گردید محمد شاه لشکر اولایت
 را که با قطاع او که مقرر کرده بود برقرار داشت و بعد از مدتی ملک التجار خوابه جهان گفت که بر کیه قدم از جاوه
 اطاعت بیرون نهاده لشکر عظیم بهم رسانیده متوجه بند گردیده اند سلطان متوجه شده قلعه بر کیه را محاصره کرد
 این قاعه در استحکام بر تپه ایست که خیال استخوان بخاطر هیچ قلعه کشتای نرسیده و او را اساس تا نگردد بنگ
 تراشیده عمارت کرده عرض هر سنگه سه درع و طولش یکدرع و ارتفاع و دیوار سه درع و عرض خندق چهل
 درع و بالجهل رای بر کیه با سه هزار سوار مردانه در قلعه منتظر قتال و جدال بود و محمد شاه لشکر بخت سد ماضل و مخارج قلعه
 و دیوارهای دیگر بر دور آن عمارت کرده و چلما تمت نمود و در بر و زر چلما پیش میرفت تا آنکه خندق و محبس و خاک
 پر کرده و چلما بدیوار رسانیدند و کار با هم زد و فراغ انجامید بر کیه غایت عجز و در ماندن که بدلیل قرار و نخواستی
 و بالگذاری داد محمد شاه قلمغور بقتصیرات او کشیده امان داد و او را از قلعه فرو آورد و آنخود و را بخوابه جهان
 سپرده مراجعت کرد و در سینه ثمان و ثمانمات خبر رسید که رای او کسبه از ولایت خود بجهت بسیار در ولایت مکن
 در آمده چندین ولایت خراب و تاراج نموده باز بولایت خود رفت محمد شاه ملک نظام الملک بالشکر انبوم

در

در

در

بنا وین و کوشال رای او و سیه گنجینه فرستاد و بعد از چند روز خبر رسید که نظام الملک از رای او و سیه گنجینه
بجانب زید پادشاه رفت و این مرتبه سلطان را عرق حمیت بگرفت در آمده خود را از شهر رانده بکوچ متواتر متوجه
رای چندیری زد و چون رای چندیری رسید خواجہ جهان در خدمت شاهرزادہ محمد شاه گذاشته خود با بست ہزار
سوار انتخاب بطریق ایلغار بجانب رای چندیری را ہی شد چون نزدیک باخجارسیدنا سے بزرگ کہ غرض
آن یک فرسخ باشت زمین آمد محمد شاد بی اختیار عنان کشید و رای او و سیه با غیظ با جفت لک پیاده و
چند ترنجبریل مرد دآمہ بود و بعد انکہ دانست کہ محمد شاه با لشکر سے خود آمد رای مان را کہ یکے از امرای معتبر بود
و در قلعه چندیری را گذاشته را فراموش گرفت روز دیگر دریا خان را متعاقب رای او و سیه مافر دکرد و در دور
قلعہ را چندیک فرسود آمد بحیث سداصل و دفاع دیواری دیگر بر دور قلعه کشید و در محلهما تسهت نموده سایا طح
انداخت و بعد از چند ماہ چون عمارات سایا طح تمام یافت و مردم لشکر و اہل قلعہ مرکوب شدند رای مان
ہلاک تو ذوالعینین القین معائنہ نمود و بعد وزاری زہنار خواستہ قلعہ را سپرد و یک ترنجبریل کہ در قلعہ پیشکش کردہ
واضل نوکران شد محمد شاه لشکر ہایون قلعہ و داعی او بجا گیرش مقرر داشتہ مراجعت کرد و جمعی را کہ دین پور
ترودا کردہ بودند بہراتب بلند و منصب ارجند رسانید و در ولایت طبقات بہادری آمنت کہ قلعہ را چند
نخ نشد اما رای او و سیه پیشکش دادہ محمد شاه لشکر بر از سر خود را کرد و هنوز خاں لشکر کشی از سر سلطان نرفته بود کہ
خبر آوردند کہ با مردم او و سیه آمدہ پارہ از مواضع و برگنات را آتشد و قلعہ گیر را بکو و فریب متصرف شدند
محمد شاه کہ در ساعتی کہ مختار بجان بود از فو احمی شہر کوچ متواتر عازم ملا تلمنگ گشت و قلعہ کندہ را محاصرہ نمود
تہا ذاراجا بعد از پنج روز سے بزہار دآمہ قلعہ از فوج دریا از لشکر رای پیشکش گرفتہ روانہ دار السلطنت
در آمد و قلعہ متین در عرض یکاہ جبت تہانہ داران عمارت فرمود و در زمان مراجعت در سہ شیع
و سبعین و شانمانہ ذرا گفتند کہ در حوالی تلمنگ شہر سیت کہ ستون بختی و ملو از زو جواسر یکے معا بد بزرگ ہنوست
و از تلمک وارہ دہ روزہ را بہمت محمد لشکر ہی ہزار کس انتخاب نمودہ بطریق ایلغار متوجہ کجرات گردید و چون شہر را
چل سوار بخت او بود و سپاہیان بطور بر شہر درآمدہ شہر را بغارت برد و دودہ روز را بختا توقف نمودہ بدار السلطنت
مراجعت کرد و در سہ شیع و شانمانہ و ر کول کوندہ بعضی اہل غرض گفتند کہ آمدن رای او و سیه بولایت
معو سہ بطلب تحریک ملک التجار بود و بدین دعوای خود و خطی ہمہ خواجہاں ظاہر ساختند با و پسند شدہ بودی حقیقہ
پارہ زر مہر و خراج اہلجان دادہ نشان مہر کاغذ ہمین از و گرفتہ بودند و بران کاغذ ہمینموند زانو شہنشاہ نظر داشت
چون کسی بطلب خواجہ رفت ہر چند غلامان خواجہ گفتند کہ از دولت خواجہ نہ را سب و در پیشل موجود است
و دہ ہزار غلام ترک بزرگوار حاضر مناسب آمنت کہ خواجہ متوجہ کجرات متوجہ خواجہ فرمودہ ازین جسیمہ صا

سلطان محمود شاه بود و قتلش نمود و چون بدست برین مهوال گذشت روزی دلا در جان چو شش یخ دست محمود شاه
در خلوت معروض داشت که ملک نظام الملک عماد الملک هنوز سلطان از خبر و قصه و سینه بناید و کار و بار از پیش
خود گرفته اند و از سلطان خضعت قبل برود و وزیر حاصل کرده و بطور وقت پیبند و اتفاقا سستی هر دو وزیر دست
از انجام بعضی امور ملی بخیر دست ملک جهان رفته بود و در دولت خانه وقت بر آن دلا در خان با یک نفر
و بر برود و وزیر شمشیر حواله کرد و از آن میان نظام الملک نمی بستد با چون سر و درین شمشیر بازی مهارت تمام
و داشتند بر در باز و از پیش قوی اندر فرستند و در شب ملک برید و با جامه ساخته که دلا در خان قصد کشتن او بم دارد
علی الصبح برود و بر برید و آنکه باید که در دواغ نمود و ملک نظام الملک بخیر و عماد الملک بجای میستند و اطراف
قتل خود را متصرف شده و با سجا توقت نمودند و از تهنیدن اینچیز جمع امرا متفرق شدند و قور می عظیم درگاه
محمد شاه را به یافت چنانچه رفته ملک برید و بر اگاهان مجبور می شد داشت و دست تصرف او کوتاه شد و مردم شهر
بر خروج کردند و در شب دست دیکم ذقیده سینه اش و شش و شش و ثمانه جمعی کافر دست تمام اهل قلع را فیلان
و با جهان کو قوال آورده و از آنجا خود و اطراف ساختند که سلطان خویش قدر کنند و از آنست که دست آنرا گرفت
حفظ الهی نگاهبان بهادر گریه سینه بناید بر گردند و در آن هنگام محمد شاه سلطان را گسترده بود و غوغای عظیم از قلع
برداشت تمام مردم بران گرفته و توبه داران را گریه کردند و فیلان فیلان است کرده و روان شدند چون
برده و از آنجا خود و شش و سیاه بود و در میان سیاه و در آنکه خود را سیاه کردند و از آنکه از آنجا نوجوان بهر
تعامت و دشمن است موصوف بود و بیان خبر خود را میا از ترک فدائی داد که در سلطان محمود و فرصت یافته خود را
بام تمام بر رسانید و حرم سلو شاه و بیچ تمام قلع بدست مفسدان افتاده بود و در از با محکم کردند تا به خوا
و در آنجا آن نتواند قلع بدست بعضی از سپاهیان از راه خندق بر همان بالای شاه بیچ رفتند و بر غم تر جاکند از
مفسدان از حوالی شاه بیچ بر آوردند و در بی آتش بخیز باز و فیلان گریه از قلع بر آمدند چون قلع از فتنه و آس
مفسدان خالی شد فرمود با جهانگیر خان که ملک نظام الملک باشد و در از قلع را محافظت نماید و مانع
بر آید و مردم خود بازار و شهر نگاه دارد و چون نیم شب گذشت و ماه طالع شد سیاه از هر طرف آمده و در
صحن شاه بیچ جمع شدند و فرمود تا اسپان تازی سواری که در صطبل خاصه پرورش یافته بود مردم نفس نمایند
و سوار شده و بازار و دکانان تیره و خندان بر آورده و بطول بیچ سعادت بعضی خود را و خندق انداخته خود را
ایستادند و بعضی علف تن شدند و کردی در میان خانینا خشیستند و پس از دو سه روز بر آورده و سزای رسانیدند
و در آنرا بیچ پیوست که در بی قلع از نزد و عا و نجان رسید و در خنداشت که از آن صحنون آنکه امر اسے
انصوب با غوغای دستور الملک علم می و عصیان را فرختند و بنده و اتفاق ملک خراج الدین تکیه بر دولت آن

چند موضع را آخته تنها بایلغار بدرگاه آمد تا حقیقت حال معروض نموده خصمت در آمدن بولایت دکن حاصل نماید
 سلطان محمود شاه گجراتی از رفتن جلی گمشوی بمحمود شاه فرستاد و ضمن آنکه عمریت که سلسله محبت و مودت
 بین الباقین موکد گشته و این نسبت شریف بطریق بی نظیر بر سریده و از جانب درو او آمد حقوق اخلاص
 تقدیر سے نرفته چنانچه سلطان محمود و خلجی دکن را از سلطان مرحوم نظام شاه گرفته بود و اگر بجانب باجنود و
 عساکر اماره و مینک و ملک از دست رفته بود و درین ایام سمیع شده که بهادر گیلانی ضابط مندر و اهل فیت
 سلسله جهاز از سر کار فاصه و تجارت که شتون باموال و مر و اید و اقمته بود و لغارت برده و دست سلسله جهاز
 بهام فرستاده اند از آخته مساجد و معابد را سوخته چون از جانب پاس نسبت اخلاص قدیم داشته و بسیار
 که بیک قاضی قتل واجب نمود که انواقه را اعلام نماید و اگر آن نور حدیقه خلافت بدفع او متوجه شود از جانب او را
 چنان که شمال خواهد داد که اعتبار گیرند محمود شاه الطحی را دلاسا نموده امرای موافق را طلبیده گفت ادای حق من
 بر هر کس خصوصاً بر سلاطین واجبست و من هذا خدمت سلطان محمود گجراتی باد شاه باشکست است و از متصور اندیدار
 منصور و چون از بهادر گیلانی بی ادبی واقع شده و صلاح آنست که امرای استعدا و لشکر نموده بدفع آن متوجه شود
 صبا الصلاح امر فرمائی به بهادر فرستاده نوشته سلطان محمود را اعلام کرد نوشته که آنچه در جهازات بود و بزرگ
 فرستاد جهازات را برادر دیارایی سازد و کما لئان و صفدر خان و سایر شرفلکان را بجنهور فرستاد و ضمن
 این ابیات او را که در سه چارمایت خود نداری نگاه به مکن چهره بخت خود را سیاه به مننه باز اندازد خود ورون به
 که افتی بجایه بلا سرنگون به بهادر چون شنید که خدمتکار محمود شاه فرمان می آورد و راه داران خود را نوشت او را نگذاشت
 که از قلعه مرج پیش آید و زبان جرات بلاف و گزاف کشود جواب نا صواب نوشت فرستاد و چون جرات و جبار
 بهادر و جواب نا صواب بمحمود شاه رسید بصلاح استعجاب امر کوچ متواتر بدفع او متوجه شد بعد از طی منزل
 بقلعه رسید که بهادر در دهن در استحکام آنکو شنیده سوار و سپاه بسیار آنجا مانده بود و اهل قلعه بعد از مشاهده کثرت
 و افزونی سپاه روی او بار بصوب گریز نهادند و سرور آنجا بخت ضبط اموال توقفت نموده بقلعه بور کل که
 بهادر آنجا تحصن بود متوجه شد و هنوز افواج بقلعه نرسیده بودند که بهادر قلعه را گذاشت که بخت و رای آنجا
 بلا از دست رسیده داخل و دوتوانان شد و چون بهادر ازین قلعه گریخت سر داران او رفته در قلعه متحصن
 شدند و رای امرای تشریف قلعه مرج تقسیم یافت و محمود شاه را برادر داشته متوجه آنجا و گشتند و بعد از وصول آن
 ناخیه ضابط اندیاز که ملک مردم بهادر کرد و قلعه را مضبوط ساخت و از بهادر مقابل و مجادله پیش آمد افواج محمود شاه
 از اطراف و جوانب قلعه را فرو گرفته دست بجلد بر کشادند و جمعی که بهوایی مبارزیت آنقلعه بیرون آمده بودند
 چون اکثر آنها بجاک مذلت آییخته شدند و ضابط اندیاز که راس رئیس مفسدان بود متوکل گشت و جمعی که غیبت

چون مار بولرخ در آمدند محمود شاه و امرا چنان صلاح دیدند که مرطبا قسمت نموده از اطراف قلعه تقبلا
 فروردین تا آب قلعه بخندق فرو آید و از بی آبی مستعمل شوند و مجاد می هر سرجی از بیرون بسازند ضابط قلعه
 چون وید که راه مندر رسد و گردید از راه غر در آمدند امان طلیع محمود شاه با شتر ضای امر او را امان داده
 شکریان بهادر را سحر ساخت که هر که توک شود و یو کنیان باد و علقه جاگیر دهند که نزد بها در و در ابدان متحرک
 اسباب واسپ او بشود و از قلعه مرج خاطر جمع نموده متوجه صورت کله و دابل گردید و چون بواسطه نالوده رسید
 بتاریخ نسبت و بنظم جب سمنه و تسعین و ثمانه تا بهجری سپهر محمود شاه راستول گردید و بشکله این هو بهست
 غلطی دست بذل و خطا کشود و تاج احمد شاهی بر فرق نور دیده خود نهاده با حمد شاه موسوم گردانید چون شخیر قلعه
 مرج و توج بصوب کله و دابل بگوش بها در رسید و در ضیق تخیر و تنگنای حیرانی ماند و دانست که قلت تدبیر
 از کتاب امری خطر نموده بهر طرف که نگاه کرد راه قرار رسد و در گردید از راه غر و ازاری در آمده خواه نعمت الله
 تبریزی را بخیر دست امر فرستاد و تغفار گنایان خود نموده و سلطان محمود شاه با التماس امر اقلیم غفر بر جراتهم
 بها در کیلانی کشیده و انقضای آن او در گذشت فرمود که اگر بها در بخیر دست مشتاید و دخیل مل مقرر می بدویان
 برساند قلع و بلاد که از تصرف او بر آمده باز باد مقرر داریم خواه نعمت الله بها در نوشت که بزودی متوجه
 گرد که ملتسمات بدرجه قبول یافته چون مکتوب خواه با و رسید باز تراغ غر و برضیه عجب ویندار در سر او نهاد
 و ابروی که از عمد و موافق رسانیده بود و در خاک ندلت ریخت امرای محمود شاه را بر داشته بصوب قلع
 جاگیر متوجه رفتند و چون بکنار آب کله رسیدند مرطبا قسمت نموده قلعه را محاصره نمودند و وقتی که صبح نقاب
 قیگون از رخ گردون برداشت با سلطان تمام لشکریکیا جلوریز جنگ در آمدند و هر یک قصد مبارزت از قلعه برد
 علت شمشیر گردید و چون فرسوده افواج محمود شاهی در دل مخالفان جا گرفت و شب در آمد با غیایان عمان
 تماسک از دست داده راه فرار پیش گرفتند و بشامت این کرده قصد کله بغارت رفته و از استماع این خبر ملک
 شمس الدین طاری تهانه و در مصطفی با دای اتفاق اهل شهر آمده محمد شاه را دید و سه روز رحبت سر انجام مہام آخند و
 در قصد کله توقف نموده متوجه کالا پور گردید چون بوضع سالار رسید خبر آوردند که بها در از قصیه پناہ فرود
 بجانب کالا پور رفته و متصور باطل گردی را بخو و باز ساخته مستعد جدال و قتال هست و بعد از وصول این خبر
 بکوچ متواتر چون بخو اکی کالا پور رسید اکثر لشکریان بها در از وجد شده بخیر دست محمود شاه آمدند و بها در در خسته
 خود را بگوشه کشید محمود شاه با متصواب امر ملک فخر الدین و عین الملک را بجهت سر انجام قلع پناہ و ضبط تو
 فرستاده قرار داد که سوم برسات را بکالا پور گذرانند تا شجر و نفاق و درخت خلافت بها در از تیغ برافتنه بسیار
 چون برین اطلاع یافت چشم امل او خیره و از اوج استکبار بغض افتاد و با و بسیلہ خواه نعمت الله تبریزی

عوضه فرستاده التماس نمود که قول نامه مصحوب وزیر فرستاده از سر المینان با اتفاق وزیر اعزام حضور گرفت و در وقت
از قضاوه اخلاص بجای وزیر بنام محمود شاه جهت تسکین نازده فتنه متمسک در قبول فرموده قولنامه فرستاده خواجه
نعمت الله از التماس نمود که اگر شرف الملک صدر جهان و قاضی الین الدین بنده با وزیر برود و بموجب المینان
بها در خوشی خواهد گردید و فرمود که بخدا و نعم نیر با وزیر و شرف فایز و چون قریب بها در رسیدند و دریا در میان حائل
بود و الا خواجه نعمت الله و خواجه محمد الدین فرستاده از الطاعت و آمدن وزیر برسان نمودند باز را می او گردید و تیرنجی
نگذاشت که قدم توفیق بر طریق مصواب استوار دارد و در خواجه آمده کیفیت ماجرا بود و را گفتند خد مخان که زمام مدام
بدست اختیار دارد و با اتفاق خطب خان از آب عبور نمود و فرود بها در رفت و آنچه لوازم نصیحت بود و تقدیم رسانید
بها در مقدم خوانین را تملقی تنظیم و کردیم و ناما چون دل ادویه گشته بود و اصلا بمقتل نصیحت پاک نشد و چون گشته
آمدند محمد دوم اعظم صدر جهان و قاضی الین الدین حسن رفته نصیحت را از دوازدها شدند و لیکن چون صد فرسخ از
راه حق در افتاده بودند و کس سعادت نموده بدفع الوقت منحل شده گفت اگر محمود شاه بصوب قلعه مرجع
متوجه شود بنده آنجا آمده ملازمت نمایم و بعد از مراجعت وزیر سلطان ملک فخر الملک را از قلعه بنا طلبیده ام
باستصواب امر او را خلعت خاص و کمر صغ داد و بدفع بها در فرستاد و ملک فخر الملک کوچ متواتر عازم گردید
و چون بجای بها در رسید و در دیگر فوج آراسته روان شد بها در از زنایت خور و اسکیار استقبال کرده شروع
در مردانگی کرد و ناگاه تیری از پشت قضا کشا و یا فتنه برپیلوی او رسید و زین خان بقرب سنان نیزه خوف نشان او را
از خانه زین بر زمین انداخت و سر برادر او را بریده بخدمت محمود شاه فرستاد و این پنج مجسم تدریس ملک فخر الملک
وزیر خان بطور یافت مسرت و خوشحالی بخواس عام شامل گردید و در زمان مراجعت ملک فخر الملک جمیع امر او
لشکریان و چشم را با استقبال فرستاده خواجه جهان خطایش دادند و در همان مجلس خلعت خاص و کمر صغ
و اسب تازی یک زنجیر فیل با و داد و زین خان را همان اسب و اسلحه که بها در پیش آورده بود عنایت فرمود
بعد از پنج دوسه روز بقلعه پناه درآمد و از آنجا ملک عین الملک را بخیزه فرستاد تا از تغییر بها در متصرف شده
اموال و اسباب او را فرستد و ملک سید برادر او را استالت داده و بمجموعه آورد و بعد از چند روز عین الملک
برگشته آمد و ملک سید برادر بها در همراه آورد و از اسباب و اموال بها در و بها در زنجیر فیل و سید صاحب عربی
و نقد و جنس بسیار از فکر گذرانید چون سیما اخلاص در ناصیه ملک سید هویدا بود و در همان مجلس بها در ملک
خطاب یافت و با استصواب و صلح دید و زرا اموال و اقطاع بها در را ملک عین الملک تفویض نموده
مراجعت کرد و چون بقتضای او رسید و یا غنی که خواجه جهان فخر الملک احداث نموده بود و دو آبره دوسه
روز بنیشت و کامرانی گذرانید و خواجه از تحت و قاضی اسپان سولی آن مقدار که در حوصله شکر شکرش کرد

تخلعت و کمر مرصع میبای گشت و بعد از وصول در سلطنت اصلاح احوال و لیکن سلطان محمود بن
نموده و اسبان تازی انعام فرمود و آنچه مردم المجریان بود صناعت نمود و پنج مراد و یوزن دس و پنج و پنج و پنج
و پنج مرصع بر سر سوغات بود و جلالان و صفدرخان و سایر متعلقان سلطان محمود را که بهادر در
قید داشت بخنجر آورده با انعام و اکرام مشغول گردانید و فرمود که دست نرل جهاز سلطان که بهادر در قید بوده
بخند شکاران سلطان بسیار زیاده سلسله اخلاص و مروئی و کتبی است حکام پذیرد و قبل ازین بر زبان قلم گذشت
که در ایام بهادر دولت و واسطه کشیدن قیام الملک ترک و گرفتن نظام الملک و عمار الملک طراوت و نظارت
از اشجار حدیقه سلطنت محمود و شاهای رفته بود و ولسایه امر از تو متفرق شده درینو که از لشکر مراجعت نموده
و به بند سرقار گرفت و سرداران بجا و مقام خود رفتند قدرت فی الحجاز و شوکت ناقص مانده بود و آنهم رفت ملک
بطوری مستولی گردید که هیچ احدیر پایش او نمیکشید داشت داخل و محتاج را مضبوط ساخته بخیر میگرد که از حرم بیرون
آید و مهات را از پیش خود گرفته بغیر اسم سلطانی چیزی نگذاشت محمود شاه درین باب بهادر الملک چیزی نوشت و او
جواب فرستاد که اگر خداوندگار خود را بجا و دل برساند بنده خدمتگاری بجا آورده از سر قوت کار سلطنت را در حق
و رواحه بدید محمود شاه بجهلی که توانست گنجینه بجا و دل رفت ملک عمار الملک مقدم ویران قتی تعظیم و تکریم نموده است
بسیار بدفع برید متوجه شد چون بخواهی شهر بند برسد ملک بریدینا مان لشکر خود نموده در برابر آمدن حکام نمانی
هر دو فوج غلام خلیل عمار الملک پیغام داد که خداوندگار سوار شوند که وقت جنگ نزدیک رسید اتفاقاً در وقت
محمود شاه بشهر مشغول بود غلام عمار الملک گفت هرگاه باد شاه وقت جنگ چنین غافل باشد هر آینه غلات
او بار بار است بهر که با جهل و کمالی پیوست بد پایش از جای رفت و کار از دست بدین سخن سلطان
و شوار آمد چون سوار شد تاخته در فوج ملک برید آمد و از غلام عمار الملک شکایت کرد و عمار الملک از شایسته انحال
بجا و دل مراجعت نمود پس از زندگانی مبتلا به بر و تنگ شد که آب و طعام کینه گران ملک برید سپردند آنکه سه سبوع و
عشرین و شصانه از تنگنای عالم سفلی انحال نموده است سلطنت و ایالت او چهل سال و دو ماه و سه روز بود و کمر
سلطنت احمد شاه بن محمود شاه و پسر سه سبوع و عشرین و شصانه ملک برید با استغواب و صلاح امرا و
خواین سلطان احمد شاه بن محمود شاه را در شهر مدین جلوس داد و اسم بادشاهی برگذاشته او را در خانه میباش
و امرا در جا که خود قرار گرفته متابعیت یکدیگر می نمودند و مدت دو سال و یک ماه به احمد شاه مظلوم اطلاق بادشاهی
کرد و در سه سبوع و عشرین و شصانه در گذشت و کمر سلطان علاء الدین بن محمود شاه چون احمد شاه
بیماره و وفات یافت ملک برید با استغواب امرا و دست علاء الدین برادر احمد شاه گرفته بادشاه ساخت و او را
نیز بطور برادر خانه میداشت و لیکن بنجابت ذاتی و علو فطرته او را بران داشت که مردم را بخود موافق ساخته

مرسوم مندرسه سرور ارجا نماید و بطریق آباء کرام بلاد را مسخر سازد و کاتب برین اطلاع از ابتداء نظام الملک بین مکه نظام الملک
و عماد الملک بن عماد الملک عادل خان بن عادل خان سوای اتم سلطنت از او برداشت و فی الحقیقت ویران سازد
و قبح خلاص کرد و برادر و برادر بچای او اغیار نمود مدت سلطنت او که در بند و حبس گذشت یک سال و یازده ماه
بود و در سلطنت او سبب علی العبد بن محمود شاه چون ملک برید بن ملک برید سلطان علاء الدین را از خند
سلطنت آنرا کرد و برادر او را که ولی العبد نام داشت آورد و اسم سلطانی بر او اطلاق کرد و چون بی شجاعتی بجز سر
او نیز قوت و هیچکس را قدرت منع او نبود و رفته بمکه و سلطان ولی العبد میباید کرد و نفس شوم ویران داشت
که ولی العبد را زهر داده بمکه و او را بکاخ خود در آورد و ایام گرفتاری او سال نرسیده و در سلطنت کلیم
بن محمود شاه بعد از آنکه سلطان ولی العبد شربت شهادت از دست ملک برید بن برید نوشید آن عمل بیخ
از او بوقوع آمد سلطان کلیم العبدی چاره را سلطان ساخت و در شهر برید بطریق برادران او را هم نگاه میداشت
و چون پرده موافقت از روی کار او برداشته شد عماد الملک کاتبی بگویند محمد خان بن عادل خان ولی العبد
و نظام الملک و ملک برید و خداوند خان و سائر امرا میگویند جنگ کرد و گرفتاری سیصد فیل و سیصد اسب و اسلحه
بر دست لشکریان کن افتاد و عماد الملک گرفته با سیر برانپور آمد و بالاخر سلطان بهادر بازید و خود را استعفیای
در سه شمس ثلاثین و شصت خطبه سلطان بهادر در قصبات و دیگر گناخت خود خواند و بآورد و دیگر باز با تاس عماد الملک
سلطان بهادر و متوجه و کن گردید چون نظام الملک و ملک برید امرا میگویند و دیگر طاقت مقاومت نداشت از روی بیچارگی
در احوال گرد آمد و جمیع بلاد و کن خطبه سلطان بهادر خواند و بلاد و کن در تصرف چهار امیر نظام الملک عادل خان
و قطب الملک و ملک برید قرار گرفت و اما امر و کار کشی و الف بجز همیشه حکومت و کن در خانوادین چهارده
کس بیت چنانچه شمه از حال هر یک سمت گذاریم میباید و در سلطنت نظام الملک غلام بود برین
نام او بهر بود و در تحریف نموده بحری میقتند پسرش احمد را و عیبه حکومت و در افتاد و دنیا را مخالفت نهاد و وزیر امرا
سلطان کلیم الله نظام الملک را مجبوس ساخته و پس جستم کشیده عاقبت بلاک ساختند و حکومت او استقال
نشد و در ضمن حکومت بهمنیه مندرج است او که سلطنت احمد بن نظام الملک بحرے و م
در استقال زده و ولایت چنبر را تمام تصرف در آورده و در وسط آن ولایت شهری عظیم بنا نهاد و با حاکم نگر موسوم
ساخت مدت چهل سال حکومت کرده گذشت و چون از خصوصیات احوال اجتماعت کتابی بمسوط و مبط
رسیده بر همین قدر اکتفا افتاد و در سلطنت برهان بن احمد چون قائم مقام پدرش
شاه طاهر که از افغان خلیل وقت بود و بر سلطانیه عراق بدین آمده متعصب برهان رسید و او را از منصب امانت
ولایت کرده مقتدای او بدست و در سه شمس ثلاثین و شصت سلطان بهادر در گجراتی بفرمیت استخیر و کن بنو

احمد نکر رسید و در جاییکه بجای او ترو اشتها و وار و منزل کرد و بر بیان از راه اخلاص دولت خواهی و آمو
 سلطان بهادر را دست کرد و سلطان او را از این کرده چراما ریت و سلطنت داد و گویند سلطان بهادر
 نشاء ظاهر گفت که شاهراه بریان نمی آمده باشد تا تعظیم شما فوت نشود چه راه بریان بخیرست سلطان
 بهادر می آمد می استاد و شاه ظاهر چون با و منسوب بود و متابعیت او با الهی استاد و سلطان بهادر شاه ظاهر
 گرامی چند وقت بریان نظام الملک چون از سلطان بهادر تقویت یافت خطبه و مسکه بنام خود کرده بدست
 چهل و هشت سال حکومت گذرانید و دیگر سلطنت سلطان حسین بن بریان بعد از پدر قاضی مقام ششم
 از نقیبات مرویت که بریان نظام الملک بر فاحشه عاشق شده او را در خیابان خود در آورده روزی در خلوت
 از در رسید که در بدست بطور خود و از مردانی که تو آمد و رفت داشتند یکساز اندر ویده و خوش کرده او چهار
 کس را نام بران چهار را بدست آورده حکم قتل آن چهار را کرد آن فاحشه ایمنه نام داشت و حسین نظام الملک
 از و متولد شد چون دوران ایام رام راج چنانکه که بریان بنده می که بد اگر اشتها دار و قوت و غلبه تمام بدست
 حسین نظام الملک با اتفاق حاکمان و قطب الملک و ملک برید بر سر رام راج رفت و رام راج با مالک انبوا
 و وزیر افضل او را بر آمد مهر که قتال بر آریست و نزد یک بود که انبوا کس غیر محبت ناپسند که از قضای آسمانی
 قوی که از جانب حسین نظام الملک بود بر رام راج رسید لقتل آمد و لشکر محبت افتاد و محبت بر سر دست
 اداری و کن در آمد حسین نظام الملک سیزده سال حکومت کرد از او و پس از او مرثقی و بریان و دیگر سلطنت
 مرثقی نظام الملک بحکم و صانیت جانشین پدرش بنی و غریب دوست بود و خواهر میرک بهر
 در ابتدا وزیر او دست خطاب جنگی خانی مخاطب گشت و ولایت بلار از تصرف نقال خان بر آورده و محل
 ولایت مرثقی نظام الملک ساختند و بعد از فوت جنگی خان بحسب اتفاق با سپهری مرغ فروش نظام الملک
 نسبت فرستکی پیدا شد و او را بر ما خب خان خطاب داده و کسل خود ساخت و آن بی سعادت دست
 بغایت و قیاس بر آورده بختانهای نهانی مردم و زعی آمد و دست بعیال و فرزندان خلایق و از دیگر و از امر
 بر سر را از متابعت خود و بیرون میداشت بعد قتل او بنمود تا آنکه بر سر امر ای برار که بر مرثقی و فدا و مدخان
 و دیگران باشند چون امر او را عید اطلاع یافتند بدست می نمودند و از القتل او در نزد مرثقی نظام الملک
 بغایت اندوهناک شد و بر خطبایزه نذر درین ایام خط و طبع او طبعان کرد و در بارج بهشت مشر و س
 شده بیرون نمی آمد و کس را هم بین خود را و نهاده و احیا ناکس با ریاضت قهر همه وقت او را به مات مشغول بود
 استقلال پیدا شدند و اگر هم خبر می بین آن می نوشتند با و میفرستادند و جواب می نوشت و چون شش سال
 برین گذشت حضرت خلیف المی پیشرو خان المی از زندگان قدیم آمد دست این درگاه است بدین فرستادند

احوال آنجا معلوم نموده بعرض رساند چون پیشتر خان با محمد انگر سید اسد خان رومی که بکالمت مرتضی فیا
 داشت و چون گاه گاه مرتضی را رفاعت حال میشد و خود می آمد و او را بیرون می آورد و ملاقات پیشتر خان نمود
 آنها را خلاص نیکو میدید که خود بدرگاه حضرت خلیفه الهی مینمود پیشتر خان گفت که حضرت بمن فرمود بود دیگر سبب
 گویا نیستی شما را معلوم نمایم در جواب گفت که چون مردم بسیار در کردن جمع آمدند و ولایت من شخ و دغانی کند
 از پیشتر مندی مردم کمتر بیرون می آیم پیشتر خان را با پیشکش بسیار و خیلان که به پیکر حضرت کرد اتفاقا بربان که
 برادر نظام الملک باشد از قید خلاص شده خروج کرد و امرای نظام الملک را بیرون آورد و او را شکست دادند
 و او فرار نمود و التماس کرد که حضرت خلیفه الهی آورد و مورد مرحمت قرار گشت و مرتضی و نظام الملک باز در آن باغ
 خفی گشت و کس پیش او نمی رفت و این واقعه در سنه احدى و تسعين و ستمائة دست داده مدت سه سال درین خط
 گذرانده چند مرتبه میان لشکر نظام الملک و عادلان محاربات رفت و بصلح قرار گرفت و صلابت خان نام
 نظام که گنجی شاه طهماسب در خانه نظام الملک صاحب اختیار شده مدد الملک گشت و میر مرتضی و خداوند خان
 و امرای جاگیردار ولایت برابر با صلابت خان مخالفت واقع شد و جمیع تمام کرده بر سر محمد انگر آمدند و صلابت خان
 جنگ کرده فدا الملک گشت و اینجاست فرار نمود و پناه بدرگاه جهان نیا حضرت خلیفه آورد و دو کویک گرفته و گریه
 بولایت برابر آمد چنانچه شرح این واقعه بمیل خویش گذشته در آخر مرتضی نظام الملک بر فاحشه فتو نام عاشق
 شد باین نسبت که میربشتی نام سید این فاحشه را در چند در خانه خود داشته بود و میربشتی را پسری بود و اسمش
 ازان و یک این فاحشه اسمش را برادر میگفت و اسمش را کلیل نظام الملک شده صلابت خان را در بند کرد و گوشت
 پوسته بآس و از مرتضی نظام الملک نمود که صلابت خان و قلعه باشد صلابت خان همان خطه باکلی طلبیده
 سوار شده بقلعه رفت هر چند مردم قلعه گشتند که مرتضی نظام الملک بحال خود نیست و ازین حکم خبر ندارد و دوستی
 و طاعت نکند و در خطه بماند داشت و دولت صاحب است او قبول نکرده گفت مرا بعضی کار می نیست بجز انقیاد
 چاره نمی چون صلابت خان از میان رفت اسمش را کلیل مطلق شده او و فاحشه فتو استقلال و استیلا
 تمام پیدا کردند و این اسمش را انواع ظلم و ستم پیش گرفت و چون ستم و بی اعتدالی از حد گذشت میرزاخان روز بروز
 استیلا گرفته اکثر امرایا خود موافق ساخته و کالمت مرتضی نظام الملک را پیش خود گرفت میدان را حلقه
 دیده برای حکومت در مرش جایگزین و حسین میر مرتضی نظام الملک را که نزدیک مسجد یو غ رسیده بود در قلعه
 محبوس میداشت خلاص کرده بکومت برداشت و مرتضی نظام الملک را در گرابه جام انداخت و در پایت
 آن بیچاره از حرارت ملک شد حکومت مرتضی نظام الملک بستم و شش سال و نیم ماه بود و حکومت

حسین بن مرتضیٰ نظام الملک که اور امیران حسین میگفتند میرزاخان اور امنونه داشته بود حکومت میکرد و
 بمقتضی خور و سال همه وقت طلبه و لعب جنگ مرغ و سایر بازیها میکرد و بیشتر اوقات او با زنان فاحشه
 در کوچه و بازار میگشت و حرکات ناملائم مینمود چون استقلال و استیلا می میرزاخان از حد گذشت امرای قیام
 و کثی در مقام رشک و حسد آمد حسین نظام الملک بی تجربه خور و سال را برین داشت که از میان مرزاخان را
 برمی باید داشت در خانه آنکس خان که برادر رضاعی حسین نظام الملک و همسال او بود نصیافت خیال کرده
 مرزاخان را طلبید اشتند مرزاخان از اراده ایشان اطلاع یافته آنروز را بعد از و بهانه گذرانیده بنامه اتفاقاً بعد از
 طعام ازین مجمع سید مرتضی شروانی از مرزاقان بود و قی کنان برخاست و فریاد کرده میگفت که مرا زیر
 و او مرزا ملامت سید مرتضی نموده تهدید مقدمات کرده بخدایت حسین نظام الملک آمد و گفت چون سید مرتضی
 مردی غرورست و بر سر ملاکت افتاد و درون قلعه آب و هوای خوب دارد و چقدر روزگار می شود و اینجا باشد
 رخصت گرفته او را بقلعه فرستاد و روز دیگر بخدایت حسین نظام الملک آمده از ابعیاد و ت سید مرتضی برو
 و در خانه محبوس کرد و محبت فرن در وادی مکر و حیله گام برد که در دام ملافتی سرانجام بدور و از بار محکم
 کرده بکسان خود سپرد و سید مرتضی تنگ دست و توانا بدو راه قلعه گشته است و مرزاخان آنکس را زانو گرفته
 عقیدت ساخت و میر طاهر داماد امین الملک را بقلعه فرستاد و اسیر بر باز که برادر زاده مرتضی نظام الملک
 از حبس بیرون کرده بقلعه احمدانکر آورد و چون خبر گرفتار شدن حسین نظام الملک شربت کرم جمال خان گرجائی که
 سردار سلاطین بود با قوت غلام که خداوند خان خطاب داشت با هم اتفاق نموده لشکریان و دیگر مردم را با خود
 متفق ساخته بدروازه قلعه هجوم آوردند و بنیاد توپ اندازی کردند مرزاخان بدروازه آمد جنگ عظیم در گرفت
 و کشور خان حال مرزاخان و علیخان کشته شدند مرزاخان و سید مرتضی و حبشید خان امین الملک و بهائی خان
 و خانخانیان و دیگر مردم باین خیال فاسد که قتی تسکین خواهد یافت حسین را بریده از قلعه بیرون انداختند
 و اسیر بر باز را با لکچ بر آوردند و چتر بر سرافراختند و ندانند که چون حسین نا قابل بود و بجزای خود رسید و صاحب
 بشما اسماعیل نظام الملک است و جمال خان و امرای دیگر سر بریده حسین را دیده در جنگ بیشتر سعی کردند
 و دروازه را آتش زده مرزاخان هر چند در صلح زو فایده نکرد و آخر الامر مرزاخان و موافقان او از قلعه برآمدند
 فرار میش گرفتند و مرزاخان بدر رفت و حبشید خان و بهائی خان و امین الملک و سید مرتضی و دیگر سرداران
 گرفتار گشته قتل رسیدند و مرزاخان چون بجانب خیبر میرفت بعضی او را شناخته گرفته آوردند و بفرمود جمال خان
 بنزد زند جارا کرده در توپ نهاده آتش زدند و دست غارت بر آوردند از عرق و خراسان و با و را از انهری برآوردند
 یا فتنه گشته سید مجسم خویش دیدم در گذرگاه که نزد بر جان منور می سرنگی راه بدینوزا زمین مستقیم شد

که مرغ دیگر آمد کار او ساخت بد وزن و فرزند او با سیری بردند و خانان خراب کردند قریب چهار هزار کس بکشان
 که در آن سعادله دخلی نداشتند بقتل رسیدند بجلال که اسپید پوست میدیدند می کشتند ایام حکومت حسین نظام الملک
 دو ماه بود و ذکر سلطنت اسماعیل نظام الملک چون از قتل عام بر پرانند جلال خان اسماعیل خان
 نظام الملک بجای حکومت برداشته بطریق نموده میداشت و خود حکومت میکرد و اسماعیل خان با وجود خورد سال
 صیغیر من مرتکب افعال ناملاطم نمی شد گویند روزی از بازار میگذاشت نظر او بر جماعت کشمیری افتاد
 چون شنیدند بوجت دید گفت چون اینجا جماعت را نگشته اند القصبه جلال خان استقلال تمام گرفته تمام کارخانه
 نظام الملک بر و شد و بسبب منازعت که در سر حد که میان نظام الملک عادل خان پیا شد بر سر ولایت
 عادل خان رفته جنگ کرده غالب گشت و بعد از تحریک فیل قیمت گرفت و برهان برادر نظام الملک که بکارت
 حضرت خلیفه الهی آمد و بود و اخبار پریشانی دکن شنید بکار فرمان حضرت خلیفه الهی و بعد و کویک درگاه خلایق
 پناه در سنه سبع و تسعمایه متوجه دکن شد و با اتفاق راجی علیخان حاکم اسپر و برهان پور ولایت برابر
 و آمده قابض گشت و بیوقت جلال خان از روی پندار ایثار بر سر ملک برهان الملک آمد و جنگ کرده کشته
 ولایت احمدانگرو برابر بقتل برهان الملک درآمد و اما روز که اشقی الف ست قائم مقام آبا و اجداد خود است
 ایام حکومت اسماعیل بدو سال بود و ذکر سلطنت برهان بن حسین بن برهان که برادر رقی هست
 مدتها در قید برادر بود و اتفاقا آن حبس فرار نموده به بیجا پور رفت و پیش عادل خان میبود و از اینجا بطلب بازمی آمد
 آمد و چون رقی زنده بود به صلابت خان میگوید داشت کاری نتوانست کرد و از اینجا فرار نموده مجدود و گجرات
 رسید پیش قطب الدین محمد خان غزنوی که از امرای نظام حضرت خلیفه الهی بود آمد و از اینجا باستان پوست
 سکه سرفراز شد و در اسپعدی ساخته جای رعایت فرمود و بعد از چند گاه هنراری ساخته بمالود فرستاد و ندو
 لشکری همراه عظم خان کردند که از انانی اعتدالان او بایش دکن استخلاص نموده برهان که از خاک گشت با
 درگاه است بددخان عظم بلخ پور که شهر حاکم نشین ولایت برابر است رسید و در فتح دکن سرخ نموده بود
 ناگاه مراجعت را بر ثبات اختیار کرد و برهان محروم شده باز در گاه خلایق پناه آمد چنانچه این قصه ایما
 بموقع خویش ندو گشته بعد از انان همراه صادق محمد خان بر سر افغانان تعیین شد چون مرج و دکن بمساح علیه
 رسید ندبندگان حضرت خلیفه الهی برهان را از طرف بگش طلب فرموده بتوجه تمام و عنایت بی نهایت روانه
 ساختند و امرای صورت مالوه و سائر زمینداران خصوصاً راجی علیخان حاکم اسپر و برهان پور فرمان بهما مطلق گشتند که
 چنان اتمام نمایند که برهان را کر شاه بدرگاه آورده است بجای مادرش بنشیند نظری او بک و پیشکش کرد و برپا بود
 جای که داشته نیز فرمان مصلی رفت نظری با پیشکش همراه برهان باشد و راجی علیخان این خدمت را وسیله انتخا از اعتبار

خود دانستہ قدم پیش نہاد و جلال خان کہ بیجا پور رفتہ عادل خان را شکست دادہ بود و نسل بسیار بدست آوردہ چون
 شنید کہ راجی علیخان قدم پیش نہاد و در مقام پیش آوردن برانست از بیجا پور الی غار کرد و با مردم کے رسید
 و راجی علیخان اکثر مردم کار آمدنی را بوسیہ نامہ و پیغام از جلال خان گردانیدہ بودند کہ جنگ شد و مردم بیک
 از فوج او جدا شدن گرفتند و آتشباران ہنگامہ آتشی ہر کردہ و کشتہ جلال خان حیرت زدہ ہر اسیرہ کجا پور کرد
 و درین میان سیکہ آتشیباران کہ خویش او را جلال خان کشتہ بود و جلال خان رسیدہ با ہم در معرکہ افتادہ
 و راجی علیخان بران را باغزار و اکرام تمام با جلال خان روانہ ساخت و این واقعہ در شہر جب سبہ نشع و شمع
 واقع شد و تا امروز بر سر یہ حکومت ست و ذکر یوسف عادل خان عادل خان کہ بنیاد سلسلہ غلامی
 و جرس بود و خواجہ محمود و گرجستانی بدست محمود شاہ بھتی اورا فروخت و گرجستان از خال کیلا نشت و آتشی
 تا آب متصرف گشتہ از عرض طول از دیال تا گلبرگ متصرف گشتہ و مہتممال زرد و آفریجا پور را متصرف گشت
 از ابتدای سہ سہ و شانہ تا سہ ثلث و عشر و شانہ تا سہ ثلث و عشر و شانہ تا سہ ثلث و عشر و شانہ تا سہ ثلث و عشر
 سواستے بن یوسف قائم مقام پدر شد و مردم را نہ سخی بود و اگر دنیہا کہ نصرت آبا و اجداد و ولایت را نصرت
 در آوردہ و عادل خان سوائی موسوم گشت چون از حکام دکن چہار یک زیادہ متصرف بود سوائی گفتہ و دادہ
 ہزار سوار انتخابی مسلح آراستہ کہ پیشہ شغل بود و نگاہ داشتہ تہ ترتیب میکرد و ہر سال جہازات بہر فرستادہ و از
 مردم عراق و خراسان طلب میداشت کہ بوند کہ روز در خانہ عماد الملک کاویلی مہمان شد عماد الملک چند
 جوان پرچارہ بگذراندہ و تکلف بسیار کرد چون عماد الملک مہمان سہیل عادل خان شد سہیل فوج خود را آراستہ
 بنظر در آوردہ و گفت انچہ حاصل کردم اینست از نوکان من ہر کہ را سبھا استہ باشد سبھا را ہم سہ مرتبہ پیغام الملک جنگ
 کردہ غالب گشت مدت بہت و پنج سال حکومت کردہ و گذشتہ و کہ ابراہیم عادل خان سہیل
 جانشین پدر شد بلو خان کہ برادر بزرگ بود التیابا سعد خان کہ امیر الامرا بود و زراستہ خان اورا بحکومت
 برداشت یک نیم روز حکومت کرد و سعد خان آخرتشان شدہ بہ لکا پور کہ جا کہ او پورفت و بلو خان بہت
 ابراہیم عادل خان گرفتار گشتہ الف خان کہ برادر خورد و پورفت کشتہ و نابینا شد گویند کہ مرتبہ بہ نظام الملک جنگ
 کردہ گاہ غالب گاہ مغلوب گشتہ مدت بہت و پنج سال حکومت کردہ و گذشتہ و کہ علی عادل خان
 بن ابراہیم حکم و صایت قائم مقام پدر شد اورا دادہ و برادر و پھما سبھیل و امیر شہت پدر علی نمودہ ہر روز
 برادر را میل کشید صاحب اخلاق و اطوار پسندیدہ بود و سخاوت و حکم و مروت و انصاف داشت و بہر حال
 قریب شش لک روپیہ فقیر و مساکین و منساقران میداد و علامتہ العصر امیر شہ علی شہر از سبھیل و زراستہ
 از فارس آوردہ و نسل خود ساخت چاعت کثیر از افاضل روزگار و صحبت او میدویدند و در ویش نہاد و محبت

تقریباً بود بر بیان تصوف مناسبت تمام داشت و بیشتر اوقات او بجااست و مصاحبت اهل فضل و عبادت
و بظاهر صورت معتدلا بود و امر و بسیار جمع ساخته بلباسها فخره مرتب میداشت تا سر و سر این کار کرد و
با و کلا و با سوار و با کلاه و استصرف گشته کار حکومت را از پدران گذرانیده سه مرتبه با حسین نظام الملک جنگ کرده
گاه غالب گاه مغلوب شد نسبت احلاص بدرگاه جهان پناه خلیفه الهی داشت همه وقت با رسال عراض پیشکش
لاقی خود را نزد مجلس اقدس میگردد و این یک مرتبه حکیم عین الملک و مرتبه دیگر حکیم علی از درگاه ملائق پناه بجااست
پسین او رفتند و او دوازده کرده استقبال کرده لوازم انقیاد و عبودیت تقدیم رسانیده خطبه و مسکن بنام
حضرت خلیفه الهی گردانیده بامامیه میل کرده ترک روشن پدران گرفت اتفاقاً شنید که ملک برید جا که میرزا
مصاب حسن دارد خطبه فرستاده طلب خواجه سرکار ملک بعذر و بهانه میگردد از آنکه امر تثنی نظام الملک خویش
بر سر برید فرستاده بدین شخص گشته التماس بعلی عادل خان برود عادل خان و دینار سوار یکو ملک او فرستاده او را خلاص
کرد و در غیر مرتبه ملک برید بچاره شده خواجه سرار فرستاده و علی عادل خان کمال شهنشاهی که داشت استقبال خواجه سر
نموده بمنزل برود و شب و خلوت برده بیل مصاحبت کرد و خواجه دشنه از شاخ سوزده برآورده بر سینه و زده بملک
ساخت این قصه غریبه در سال سی و سه شان و شانین و شصت و شصت واقع شد مدت حکومت او بست و بیج سال بود از
غرائب اتفاقات آنکه سه عادل خان از پی هم بر یک بست و بیج سال حکومت کردند و در سلطنت ابراهیم عادل
بن بلماسب که برادرزاده علی عادل خان باشد بعضی کامل خان و حسن نه سالگی بحکومت نشست کشور خان کردی
را امرای بزرگ بود و کامل خان را گشته خود کیل شد و کشور خان را با ولاد مصطفی خان بقتل رسانید و هم وقت
ابدا و در خان حبشی قرار گرفت و او مذہب امامیه را بر داشته مذہب سنت و جماعت را رواج داد مدت نه سال
دلا و در خان در نهایت استقلال گذرانید ابراهیم عادل خان با اتفاق امرای دیگر قصد دلا و در خان کرد و دلا و در خان
گرفته با احمد انگریز پیش بر بیان نظام الملک رفت و او را اغوا کرد و بر سر عادل خان آورد و بر بیان کاری ساخته
گشت و ابراهیم عادل خان قول فرستاده دلا و در خان را طلبید چشم او را بیل کشید تا امر و در که سینه اش را الف
هجری است چهارده سال میشود که ابراهیم حکومت میکند و در سلطنت سلطان قلی قطب الملک
بعد از آنکه از قوم میر علی سکا را قویله از جلجلی وزیر بهین است چون سلطان محمود و غلامان را بسیار رعایت میکرد
و سلطان قلی خود را فروخته داخل غلامان شده ولایت گوگندره را متصرف گشته بست و چهار سال حکومت
کرده در گذشت و در سلطنت همیشه قطب الملک بن سلطان قلی بعد از پدر جانشین شده هفت
سال حکومت کرد و در ابراهیم قطب الملک بن سلطان قلی بعد از برادر حاکم گوگندره شده مرد مدبر
و انا بود اما تو غضب بر دستت بود و باندک جزیر میزیده بای خدا را سیاستهای غریب کردی و فرمودی که آنرا

نظام را از آن گشت جدا کرده در طرفه نهاد و پیش او می آوردند و طعام بسیار در سیلان او می کشیدند مقرر شد
 بود که تمام نوکران درآمده او طعام بخورند و در طعام تکلفت بسیار کردی مدت سی و پنج سال حکومت کرد
 ذکر محمد علی قطب الملک بن ابراهیم قائم مقام پدر شد و براترے بهامکسی نام عاشق شده شهرے
 بنا کرده بهاک نامر سوم ساخت و کلبه از سوار نوکران فاشسته ساخت که دائم لازم رکاب او بودند تا غایت
 سنه اثنی و الف هجری که سالت که حکومت میکند طبقه سلاطین گجرات از ابتدای سده ثلاث و سیز
 سبعمائده تا سنه ثانیین ششصد و یکصد و یک سال در آمد مدت یکصد و هشتاد و هفت سال
 پانزده نفر فرزند داشت که در نبدین تفصیل سلطان محمد بن سلطان مظفر دوماه و چند روز سلطان مظفر شاه
 سه سال و هشت ماه و سبت روز سلطان احمد سی و دو سال و ششماه و سبت روز سلطان محمد بن احمد هفت سال
 و چهار ماه سلطان قطب الدین احمد شاه هفت سال و ششماه و دو و ششماه و سبت روز سلطان محمود شاه پنجاه
 و پنج سال و یازده ماه و دو روز سلطان مظفر بن محمود چهارده سال و نه ماه سلطان سکندر دوماه و شانزده
 روز سلطان محمود چهار ماه سلطان بهادر یازده سال و نه ماه سلطان محمد شاه یک و نیم ماه سلطان محمود بن
 لطیف شاه شانزده سال و چند روز سلطان احمد سه سال و چند ماه سلطان مظفر بن محمود شانزده سال
 و چند ماه در کتب تاریخ مسطور است که چون نظام مفرج که مخاطب برداشتی خان بود از جانب سلطان محمد بن
 سلطان فیروز شاه حکومت گجرات داشت و در اقطاع عالم ایشا ریافت و مظلومان ستم دیده و مملو خان کوشیده
 از گجرات برسم هفتاده بدار الملک دلی رسیدند و جو و ستم او پیش سلطان محمد شاه تفرغ نمودند و حقیقت طغیان در
 سر کشی او گفتند سلطان محمد شاه بعد تا مل وانی و تدبیر کار فی عظم بهایون ظفر خان بن وجیه الملک را که از امرای کلبا
 بود مشمول عواطف گردانید و اقطاع گجرات مرحمت فرمود و تاریخ سوم ربیع الاول سنه ثلاث و تسعین و سبعمائده
 اعظم بهایون ظفر خان را چتر و بارگاه سرخ که مخصوص بادشاه است عطا نموده رخصت ممالک گجرات ارزانی
 داشت و او در بهمان روز از شهر برآمده بر حوض خاص منزل گرفت و چهار ماه ماند که سلطان محمد بمنزل ظفر خان
 شناسنامه گوسن او را بدرضاخ گرانبار ساخت و خلوت خاص لطف نموده بشهر مراجعت کرد و گویند که چون وزیر
 مشهور حکومت نوشتند بفرموده سلطان جای القاب خالی گذاشته بودند و او بخط خود القاب نوشت و آن
 انیس که برادر هم مجلس عالی خان نظام عالم عادل با نول مجاهد مرابط صابط مسقطا رحیمی سعد الدین ظهیر الاسلام
 و المسلمین علیه السلاطنت بین الملک قاطع الکفر و التمرین قطب سماء المعانی نجم الملک العالی جعفر بن وزیر و عساکر
 متهم قلعه کشا کشور گیر آصف تدبیر ضابط الامور ناظم مصالح بالجبهه و المیاسن و العادات صاحب البراسه
 و الکفایات ناشر العدل و الاحسان دستور صاحب قران الخ قلیع اعظم بهایون ظفر خان القصبه کبک متواتر توج

کرات گردید و در راه خبر آمد که تانار خان بن ظفر خان که وزیر سلطان محمد شاه بود از و پسری متولد شد
 یا حیدر خان موسوم گشت ظفر خان از استماع این خبر و بنیاد مسرور گردید و چندی عالی ترتیب داده اکثر لشکر را
 تشییع و خلعت داد و چون نقطه ناگور رسید مردم کنایات از نظام مفرح باد خواهی آمدند و ظفر خان و لاسایه
 آنجا حجت نمود و عازم نهر واکه گردید چون نهر واکه که الان بین آشتی و دار و در رسید حلی الملک نظام مفرح نوشته فرستاد
 که در ملازمت محمد شاه چنان بگذریده که ملک نظام مفرح حصول چند سال خالصه سلطان را بخواج خود صرف
 نموده یکدیگر بخوار نه ساینده و منهدا دست جو دراز کرده عموم توطنان این بلباع را رنجانیده چنانچه مردم که
 بدلی الفریاد و استغاثه کرده اند و چون نظام ملل منتهی به این ناحیه را بن سیرده اند طرق موارب آنست که هر چه
 محصول چند سال خالصه موجود است بطریق استعجال پیش از خود بدین فرستد و تسلی مظلومان نموده و وزیر متوجه
 دارالملک بلی کرد و ملک نظام مفرح در جواب نوشته فرستاد و چون راه بسیار آمده آید ما اینجا باشی و قصد بلی گشت
 که من هاجما آمده حجاب خواهم گذاریند اما بشرط آنکه مرا بموکل بسیارند چون اینجا ب رسید و بی و طغیان اوقین عظم
 هایلون ظفر خان شده بعد از چند روز خبر رسید که ملک نظام مفرح بحیثیت تمام متوجه اینجا و گذشته و بکوچ متوجه
 میرید عظم هایلون نیز با لشکری آراسته با هنگ جنگ از شهر من برآمده بنایح هشتم منفرستاده و تعیین
 السعاده در موضع کانهو که وازده که می پیش است خوف ضعیب داشت و داد و ملک نظام مفرح با خلاصه فتح خود در
 جنت دو ظفر خان بوده و در فرار و تشییع چون قضای آسمانی می تا ملک درین اتنا شخصی از فوج ظفر خان بر
 ظفر یافته و زخم کاری زده او همان رنج از نیست مگر بترجیح زمین آمدنی الفوری را بر آورده بخندست ظفر خان بخت
 کلید ظفر چون نباشد بدست بیایند و در هیچ عنوان شکست به واز معاینه این مال شکست برست که نظام مفرح افساد
 مردم بسیار گشته شد و غنیمت بسیار گرفتند و باره راه فاقب نموده و خط من مراجعت کرده و هیچ پیکر نایب
 گماشتهای خود فرستاد و در بر سر منس و تعیین سعاده بقصد تا و بسمه وانی که در فواحی کنایات غبار فتنه و قسا
 را انگیزه بود و متوجه شده آنجا از جنم خاشاک ابل خلافت پاک ساخته و دلگذا که بدست نظام مفرح مجروح شده بود و من
 القنات و عنایت نهاد و متوجه اساوک گردید و چند روز در اینجا توقف نموده و عموم سکنه و همه و را نام را از خود
 را نسی و شاکر گردانیده از انجام حاجت نموده و خط من در آمد و در سه و تعیین و سعاده خبر رسید که سلطان محمد شاه
 بن سلطان فیروز دارالملک بلی ایامت داعی می نمود و امرای سلطنت اختلال پذیرفته از زمین ایران در مقام
 سرکشی شده اند و بعضی را بجزایر قدم از دایره اطاعت و انقیاد بیرون نهاده ظفر خان سامان سپاه نموده با لشکر
 بکران و فیلان که به پیکر کوچی متوجه عازم گوشمالی را بگذرید و در سرعت تمام رسید به محاصره و راجت را بجزایر را
 فرست سامان قلعه داری نفعک غیر نشد و بعضی در حق تعالی اطاعت و فواج ظفری اطاعت ولایت ایدر را فرود گشت

دست نبیست تا راج دراز کرد و در تخته که یافتند بجاک برابر ساختند و در مدت قلیل انجمنان قحط و عسرت در دست
افتاد که راجا بدر از کمال عجز و زاری و کلافه ستاد و درخواست تقصیرات نمود و ظفر خان پیشکش که بنحو است از
گرفته غریمت سومنات نمود و درین اثنا خبر رسید که ملک راجا مشهور بجایان ضابطا سراسر پای بندار از
کلیه مقدار خود دراز کرده بعضی مواضع نذر بار را منصرف رسانیده است عظم همایون خزانست مملکت خود را بر تخته خانه
سومنات مقدم دانسته متواتر متوجه صوب نذر بار گردیده عاد و لجان از استماع این خبر بولایت خود مراجعت نمود
و اذ تقاضا احوال متوطنان آذینار نموده بدار الملک پیش مراجعت کرد و در سبب و تسعین سببانه استعدا و لشکر نموده
بتاخت صوب جروتر که در جهت غربی پیش واقعت عازم گردید و چند موقع را تاخته از کلاتر آن ناحیه پیشکش گرفته
از انجا بقصد تحریب تخته سومنات متوجه شد و در اثنا راه را و راجا چونان را علف تیغ بیدار گراوید و هر جا که تکه
بنظر در آید بپست و نالود ساخت و چون بسومنات رسید تخته را سوختند و بت سومنات را شکستند و کافران
کشتند و شهر را تاراج کردند و مسجد جامع طح انداخته ارباب مناسب شرحه را تعین نموده تمانه گذاشته بجانب
پیش مراجعت نمود و در سبب تمان و تسعین و سببانه خبر عظم همایون رسید که راجا چونان کرنا لی جهان تسلط یافته
اند که مسلمانان از کثرت ضررت ایشان مهاجرت و مفارقت او طمان اختیار نموده اند ظفر خان لشکر گجرات را بجای
ساخته بکوچ متواتر و شست و صحرا می آن ناحیه را فرود گرفته راجا آنجا بر استحکام مغرور گشته بمحصار واکر پرداخت
افواج مظفری کوه و قلعه را در رنگ لفظ پرکار احاطه نموده از چهار طرف بمحینهها نصب کردند و هر روز جمعی از
راجا چونان را سنگا رسیا ساختند و چون استحکام قلعه پیش از آن بود که بدست یاری تخمین کار از پیش رود و ظفر خان
فرمود تا از چهار طرف سا باط طح انداخته بزودی تمام ساختند با وجود سا باط طح تخته تلمبه میرو عاقبت الامر بعد از
محاصرگی سال و چند ماه راجا چونان از کمال عجز امان طلبیده و مردان و زنان بنهر نای خود را برهنه کرده ز نهار
خواستند و پیشکش قبول کرده قرار دادند که هر سال خراج بی طلب بخط بین رسانند و من بعد بای اسلام آزار
نرسانند عظم همایون از راجعت جلی و کر مظفری عذر انجاعت پذیرفته امان داد و پیشکش گرفته خراج هر ساله
مقرر کرده از انحد و خاطر جمع نموده زیارت مرقد مقدس شیخ الطریقیت خواجہ معین الدین حسن سنجری شافعی
و قصبات آن صوب را منب و تاراج نمود و از آبادانی اثر نگذاشت و بعد از فراغ تاخت بصوب وند وانه حرکت
کرده ولایت وند وانه تاراج نموده برود عنیت بسیار گرفته در غده بهم سبب تمانه بت پیش مراجعت کرده چون
این یورش بسبب سال برکشیده بود عظم همایون فرمود که یکسال سیکاه از خدمت و ترو و متاع باشد و در آخر
سبب تمانه تا آزار خان بسرا و کوزارت سلطان محمد بن فیروز قیام مینمود و بسبب غلبه استیلائی لخواهان فراموش
گجرات پیش پدید آمدن چنانچه در طبقه دلی سمت گذارش یافته فی الجمله تا آزار خان از کمال جمعیت التجا به پدید آمدن

اورانجو همراه آورده انتقام از ملو خان بستند اعظم هایون ظفرخان در فکر استعدادهای گسترده مردم را
 دلاسا میداد و با چون میرزا پیر محمد بنیر و حضرت صاحب قرانی امیر تیمور کورکان ملتان را گرفته بود و سارنگان را
 بدست آورده اعظم هایون در امضا و این نیت و انقیاد این امر تا مل میفرمود بود بفرستاد دریا فتنه بود که میرزا پیر
 مقدمه حضرت صاحبقران نیست اتفاقا بعد از چند روز در سنه احدی و ثمانمائه خبر آوردند که امیر تیمور بالشکران
 با طواف دلی رسیده ظفرخان تسلیم پیغمبر نموده غریمت دلی را به وقت وقت فرصت میدادشت و در بنیوقت اتفاقا
 یکدیگر متوجه ولایت ایدر شدند و کوچ متواتر رفته قلعه ایدر را محاصره نمودند و هر روز افواج با طواف ولایت فرستاد
 و در نیت و تاراج و یقظه نامرعه نمیکند است راجه ایدر از غایت عجز و سولان فرستاد و پیشکش قبول کرد و چون
 مالک دلی بر فتنه و آشوب بود و ظفرخان به پیشکش اکتفا کرده بود و در رمضان سنه مذکور به پیش مراجعت کرد
 و در خیال خلوت گزیده دلی از حاد و صاحبقرانی که غنچه دین رسیدند اعظم هایون نقد احوال انجماعت علی انصاف
 حالتهم نموده و در حق هر که از حق که لائق حال او بود و بجا آورد و بعد از چند گاه سلطان محمود بن سلطان محمد بنان غیر در شاهان
 صاحبقرانی که غنچه ولایت گجرات در آمد سلوک و معاشی که لائق حال بود از ظفرخان بوقوع نیامد و یوس و لنگ پنجاب
 مالور رفت چنانچه بمل جولیش مذکور است و در سنه ثلث و ثمانمائه اعظم هایون مواجب یکساله سپاه رسانیده
 با استعداد تمام متوجه پیشبرد ایدر گردید و چون افواج مظفری اطراف قلعه فرو گرفتند و چند روز متواتر جنگ انداختند
 بشی راجه ایدر قلعه را خالی گذاشته بیجا نب بجا آورد که رنجت و علی الصبح ظفرخان بر قلعه برآمده شکر الهی بجا آورد و بیجا نب
 بر انداخت و در قلعه تها که گذاشته ولایت ایدر را میان امر قسمت نمود و بعد از سر انجام مهات آن ناحیه بین
 مراجعت کرد و در سنه اربع و ثمانمائه بظفرخان رسانیدند که باز میوه و کافران بر و در بیجا نب سو منات گرد آمده و بیجا
 ملازم خود نهایت سعی مبذول میدادند اعظم هایون با بیجا نب متوجه شده پیش از خود فوجی فرستاد و چون سکنان
 سو منات اطلاع یافتند از راه دریا به استقبال کرده جنگ انداختند اعظم هایون بیجا نب بقتل با بیجا رسیده و مار از
 روزگار انجماعت بر آورد و یقظه اسبقت که غنچه جهمار بندر دیو در آمدند و بعد از چند روز در جهمار را کشته و انجم
 را علف تیغ گردانیدند و در تیسان آنکروه را در زیر پای شیل انداخت و بیجا نب را شکسته مسجد جامع بنا کرده تا بیجا
 و مفتی و ارباب شرعی تعیین نموده تها که گذاشته بدار الملک بین مراجعت نموده در سنه ثمانمائه تا نارخان بفر
 پدر رسانید که ملو خان دلی را متصرف شده و با وجودیکه سلطان محمود بر تنوج قانع شده و او را بحال خود نمیکند
 اگر لشکر بندر همراه سازند رفته دلی را از تصرف او بر آرد و انتقام خود گرفته سلطان محمود را باز بدولت رسانم
 اعظم هایون گفت آلا آن در دلا و فیروز شاه شخصی قابل سلطنت نمانده و ملو قبال خان الحال دلی را متصرف است
 و علیان نزاع و مخاصمه فراق ایلامیه که سبب خونریزی نیست رو نمیدارند تا نارخان باین حرف تشبیه شده

گفتند امر و زمار این قدرت است که سلطنت دہلی بر سیم بادشاہی و سلطنت میراث کسی نیست و این سبت
 بر زبان میراندس ملک میراث نگید کسی چنانکه ترمیخ و دوستی بسی بد عظم ہایون چون ویدکر ازین ارادہ متعاض
 نمیشود و خود را از شغل مملکت گذرانیدہ تمام لشکر و چشم ولایت با و قنویض نمود و ذکر سلطان محمد شاہ
 بن اعظم ہایون طغرخان چون طغرخان باختیار خود از شغل مملکت گذرانید تا نارخان غرہ جادی الاخر سبتہ
 و ثماناتہ در قصبہ اساول حشیش عالی ترتیب دادہ بر تخت سلطنت جلوس نمود و چتر بر سرافراختہ سلطان محمد شاہ
 خطاب کرد و امر او وزیرگان مملکت و سران کردہ را خلعت ہا پوشانیدہ وزیریکہ بر چتر نشستہ بود و بر اہل فضل و تحقیق
 قسمت کرد و منصب وزارت بہ شمس خان داندانی برادر خود و اعظم ہایون بود و قنویض نمود و در طغرای فرمان خود فرمود
 کہ این عبارت مینوشتہ باش الموفق بتائید الرحمن افتخار الدین ابوالغازی محمد شاہ بن مظفر شاہ و بعد بتخصیص ہما
 مملکت و لشکر یگران فراہم آوردہ غرہ شعبان سنہ مذکور از قصبہ اساول بغیریت دہلی در حرکت آمد و در اشارہ
 باورسانیدند کہ راجہ نادوت پامی ہند از حیلہ انقیاد و اطاعت بیرون نہادہ محمد شاہ از راہ عنان بہت منعطف
 گردانیدہ جلوریز بولایت نادوت درآمد و مواضع و قصبیات را منہب و تاراج نمودہ و در قصبہ سینور منزل کرد کہ در وقت
 کہ ہمار و ولتش بود از غلبہ شراب بناگاہ در گذشت بمیت در خاک ریخت آن گل دولت کہ باغ ملک بد با حدیث
 ناز پرورد در برش بد مدت سلطنت او دو سال و دو ماہ و چند روز بود و چون این خبر و حشت اثر خط بر وجہ اعظم ہایون
 رسید عظم اندوہناک شد و بہ سرعت خود را بار دور رسانیدہ شمس محمد شاہ بخط پٹن فرستادہ لقبش در مناشیخہ ایلیان
 شہد نوشانید و شمس خان داندانی را رعایت نمودہ از تفریق ملک جلال کو کہ حراست و حکومت خطہ ناگور را و قنویض
 داشت و بادل صد بارہ و خاطر پر مرده لغز روی ضرورت مہمات ملکی می پرداخت و چتر و تخت را برگوشہ نہادہ و خود
 را امتیاز زمین و توانا کہ التماس امر او ارکان دولت در سہ عشر و ثماناتہ بر سر سلطنت جلوس نمود و در تاراج بنظر
 رسیدہ کہ شمس خان داندانی محمد شاہ را در شراب زہر داد و ذکر سلطنت طغرخان کہ مظفر شاہ مخاطب
 گشتہ چون مدت فطرات سلطنت ممالک گجرات کہ نہ سال و چار ماہ باشد منقضی شد عظم ہایون طغرخان در
 قصبہ پرنوبہ التماس امر او استدعای اکابر و معارف بر تخت مرصع بآئین سلاطین در ساعتی کہ سجنان آخر شمس
 اختیار کردہ بودند جلوس نمودہ خود را سلطان مظفر خطاب داد و در خطبہ فرمان او چنین قرار یافت الموفق باعد
 المنان شمس الدین ابوالعجاہ مظفر شاہ وزیریکہ بر چتر نشستہ بود و بر اہل تحقیق قسمت نمود و امر او عبارت
 و سران کردہ را خلعت دادہ بکوچ متواتر تہتوجہ ولایت مالوہ گردید چون ہوا جمی دما رسید سلطان ہوشنگ
 بجنگ پیش آمد و چون طاقت صدمہ مظفر شاہی نداشت گرنختہ پناہ قلعہ دما برد و بالآخر آندہ سلطان را وید
 و چون بسلطان مظفر شاہ رسیدہ بود کہ پدر خود دلاور خان را زہر دادہ و میان دلاور خان و سلطان مظفر شاہ

در خدمت سلطان محمد فیروز شاه محبت و اخوت بود سلطان هوشنگ بعضی سربازان او را مفید ساخته برادر
خود نصرت خان را بکومت مالوه گذاشت درین اثنا خبر آمد که سلطان ابراهیم شرقی خیال تنخیر و ملی از جوینور آمده
منظر از استماع این خبر مصوب دلی عازم گردید سلطان ابراهیم چون دانست که سلطان مظفر بآهنگ جنگ می آید
از راه برگشته بچون نور رفت چنانچه در طبقه چوپور قلم مقیدی بیان آن کشته سلطان مظفر از اصحابی این خبر از راه
مراجعت نموده متوجه کجرات شد سلطان هوشنگ را مقید و محبوس کرده همراه برادر چون مد گذشت رخایا و سیم
مالوه از سلوک ناهموار نصرت خان برادر خوج کرد و در او را خواجہ و از انبار برادر و راه کجرات یاد نمود و در پیش نهاد
او را از ار و تعرض نرسانیدند و از ملاحظه سلطان مظفر موسی خان را که خویش سلطان هوشنگ بود بسوار سه
بر داشته قلعه مند و محبت سکونت اختیار کردند و بعد از وصول اینجور سلطان مظفر سلطان هوشنگ را در قید
بر آورده شانزده احمد خان را بکومک او تافرو کرد تا دیار مالوه متصرف شده تسلیم او نماید شانزده احمد خان اقباله
او را رسید و ولایت را متصرف شده حواله سلطان هوشنگ نمود و خود برادر و جود کجرات بخت و قلم مشکین رقم
این داستان را در طبقه مالوه شرح و همین تحریر نموده بالجمله در سده اثنی عشر و ثمانیة بساطان مظفر رسانیدند که
راجپوتان کشته کوٹ از توابع کجہ غبار قسا و گنجینه اندر بچند استماع اینجور فوجی بزرگ بکوشال آنگر و نصین فرست
گویند خداوند خان را بخدمت شیخ محمد قاسم بدو فرستاد تا دما کند که لشکر اسلام مظفر و منصور باز گرد و نصرت
شیخ محمد طومار اسامی جماعت که در آن لشکر نامزد شده بودند ملاحظه نموده بعضی اسامی قلم کشید اتفاقاً چون لشکر
مظفر شاهی در کف ظفر و غیره جماعت نمود بر اسم هر کس قلم کشیده بود او در آن یورش بدرجه بشادیت رسید و بزرگ
و در سده ثلث عشر و ثمانیة در شهر نمر و الدین سلطان مظفر تبارشده شانزده احمد خان را بحضور امرای بزرگان
مالک بر تخت سلطنت ابلاس داد و دنا ناصر الدین احمد شاه خطابش داد و فرمود تا بر منابر اسلام خطبه بنام او
خوانند و در آن روز از ابتدای حکومت او سه سال و هشت ماه و شانزده روز گذشت بود و بعد از اجل کسی
سلطان احمد شاه پنج ماه سپرده روز بود و مردن حیات مستعار بوده و راه صفر سده اربع عشر و ثمانیة از کشته به
دینا هموار آباد عقبی انتقال کرد و در خطه پشین مدفونست و او را خدایگان کیم خوانند و کسر سلطنت بساطان
احمد شاه بن سلطان محمد بن سلطان مظفر چون احمد شاه بر تخت سلطنت و آوا که ایالت تکیه و امرای
مالک و اکابر شهر و سران کرده را تشرفیات داده طبقات نام را از انعام خود بهر وسن گردانیده و عمال و تصدیان
مئات دیوانی را بدستور سابق مقرر داشته در باب مکتبہ تراجمت و تعمیر مملکت و تفتیق مملکت اهتمام تمام کار بر
و چون در قصبه بر و دره بغیر و خان بن سلطان مظفر شاه خبر رسید که شانزده احمد شاه بر سر سلطنت جلوس نموده
از روی عقد و حسد علم یعنی و عناد برافراخت و چون ندانست که تری را به منصب وزارت داده و امیر محمد بری که حاکم

کلبانیت بود و نیز فیروز خان پوخت امرای دیگر که بشارت دانی موصوف بود و فیروز خان را مایه کاسیه نمود و دست
 با و ملحق شد و او را بر داشت که کلبانیت آورد و در قصیده مذکور به هیبت خان بن سلطان مظفر فیروز خان را وید
 و بعد از چند روز سعادتمندان و شیرخان ابن سلطان مظفر برآمد با و پیوستند و او را از اجتماع برادران استظهار و قوت
 گرفته متوجه قصیده بروج گشت و از آنجا خطی بسططان هوشنگ فرستاده است و به هیبت خواستند و قبول نمود که در بر منزل
 چند لک تنگه برسم و در خارج بنده و در ولایت گجرات هر جا زمین داری بود با و اسب و خلعت فرستاد و خود موافق فرستاد
 و چون این خبر بسططان احمد شاه رسید استعدا سپاه نموده بکوی متواتر توجه بروج کرد و دید چون آنجا رسید به هیبت اطفا
 نائمه فساد و روسی نزد امرای فرستاده پیغام داد که به هیبت بزرگ کرده و حق را فلک بنید خور و بدین عزیز کرده او را
 جهان ندارد و خوار چون خدایگان که مظفر شاه دست مرا گرفته بر سر سلطنت اجلاس فرمود اساس قصر شامخ و کاخ سلطنت
 با و شاهی من به هیبت امرای معارف ممالک و جمهور طوائف انام تنجام پذیرفت باید که قدم را حیطه انقیاد و اطاعت بیرون
 نهند که عاقبت بفرجه پیوست و اقطاعی که خدایگان کبیر مظفر شاه بهر کدام نامزد فرموده بود و بران قانع شده مترصد
 الطاف و دیگر انعام در رسول این پیغام گزارانیده اما مایه لیکر نکاش کرده به هیبت خان که هم صیتی احمد شاه بود همراه
 رسول بیرون فرستاد و چون سلطان احمد الطاف باز در حق به هیبت خان مبدول نموده و فیروز خان
 و دیگر خاندان از سر مستظهار بخدمت سلطان احمد شتافتند و او هر یک را به عنایت تازه سرگرم نموده و بروجی
 کرده و جایگرمای قدیم را مستقیم داشته سرانجام آنحضرد و با حسن وجود فرموده و بخیر است بجانب بنین مراجعت نماید که خبر
 رسانیدند که سلطان هوشنگ با آننگ آمد و فیروز خان از دیار متوجه اینخده و دست سلطان احمد بروج و ستاع از قلعه
 بروج بکوی متواتر در موضع شیخ فرود آمد و در اینجا بیسکن قدم فنان که در ایام سلطنت سلطان مظفر شاه قطع برود و
 و از روی مخالفت و در کوششهایست بخدمت آمد و سواد الطایف گشت سلطان احمد چون از کار فیروز خان
 پروا خسته بود و جمیع امور و مقوله و مقابل هوشنگ را آورده و عماد الملک را پیش از خود چنینک فرستاد و هوشنگ
 منقطع بجهل بدیا خود مراجعت نموده و عماد الملک چند منزل تعاقب کرد و زمیندارانیکه سلطان هوشنگ پیوسته
 بود و زمیندارانیکه بخدمت آنحضرد سلطان احمد شاه از زمان مراجعت چون بخصیصه ساویل رسید و همو آنجا سوانق خارج
 افتاد و بنده بخار را با استصواب حقایق بنیاد و شیخ احمد کبیر قدس سره و کلبان را بیتی در آید و بقیعه سه شلت عشر و ثمانه
 تعمیر شهر نظم احداث کرد و بلا و هندوستان شل بار و در زمین نهاد و قلعه و مسجد جامع و بازار را می متعدد طبع کرد و در بیرون قلعه
 سیصد و شصت دوز که در شل هفت برابر از مسجد دیوار زندان و ان ساخت و در زمان محوری احمد با و اگر گفته شود
 که در کل بلاد عالم باین عظمت و آراستگی شهر نه موجود شده و سیاه نموده باشد و در سابع و عشر و ثمانه فیروز خان
 و به هیبت خان با عوامی ملک بدر ملاک قرابت قریه بسططان مظفر داشت باز بطریق بنی و طغیان سپرد و از میان و کلبان

برآمدہ بکوہ ایدرناہ بر دند سلطان احمد شاہ بعد از استماع این خبر بدین معنی فرمود که متوجه شد و چون بقصد بلخ رسید فتح خان
 بن سلطان مظفر را پیش از خود راہی ساخت و ازیر باغواہی سید ابراہیم نظام قطع قصبہ موراسہ برادران پوخت
 و سلطان احمد از شنیدن این خبر متوجه موراسہ گردید و ملک بدر علاء سید ابراہیم مخاطب برکن خان برادر خود را
 خدمت فرستاد و با سیاب حصار واکر پرداختہ فیروز خان و بہیت خان در غل راہ ایدر را بکوہ خود طلبید و
 در موضع انکوہ کہ چنگوہی قصبہ موراسہ است فرود آورد و چون سلطان احمد بحالے قصبہ موراسہ رسید بار اول
 جمعی از علما را پیش ملک بدر علاء کرکن خان فرستاد کہ تا غشا و غفلت از پیش دیدہ ایشان برداشتہ آنچہ
 حق بہت مکشوف سازند و چون رسولان جواب موافق مدعا شنیدہ برگشتہ آمدند سلطان از کمال رافت کرۂ
 دیگر فرستاد و پیغام داد کہ من شمارا امان دادہ ام ہر چاہی خواہی برو و ملک بدر علاء کرکن خان جواب دادند
 اگر نظام الملک نائب وزیر است و ملک احمد وزیر کہ کار گزار و نائب وکیل درست و ملک سعد الملک و ملک
 سیف خواجہ بیایند و ما را بخود ہمراہ بزار سرستہ بجا بخت میرسم سلطان احمد فرمود کہ امر اسے نہ کہ متوجه دروازہ جہا
 موراسہ شد ملک بدر علاء و کرکن خان جمعی اور کین گاہ گذارستہ خود بتواضع پیش آمدند ملک نظام و ملک سعد الملک
 از امر اعلیٰ مدہ ساختہ بخت و بکایت شغول گردیدند وین اثنا جمعی از کینکناہ برابر ملک نظام الملک را گرفتہ بقلعہ بردند و
 نظام الملک با واز بلند سیفقت کہ سلطان از کونینہ تاخیر و دستگیر حصار باز نہ کرد کہ ہر فیضیاب باو در رسید و ملک بدر علاء بخیر
 دریای ہر دو انداختہ در خانہ تاریک نگاہ میداشت و بکلی باعث برین آمد آن بود کہ ملک بدر علاء میدانست کہ تا امر رسید
 و جہوں اندازند و در پنج جادی بالاول سنہ اربع عشر و ثمانیۃ خود بر دروازہ تاجت و امرای دلاوران از معاینہ ایصال
 پای در خندق ہنادرہ بقلعہ خشیبند و در طرفہ العین از چہار طرف بر دیوار قلعہ برآمدند و متوجہ تہملک الملک نظام الملک
 گشتند چون اصل آن ہر دو غر ز رسیدہ بود و بر آوردہ و ماراز و زگار باغیان بر آوردند و ملک بدر علاء کرکن خان
 کہ خدایان را سر رئیس مشتاق بود و نہ سیاست رسیدند و فیروز خان و راجہ ایدر را استماع این فتح گرختہ پناہ بکوہ ایدر
 بردند و بعد از چند روز غل راجہ ایدر در مقام تدارک و علاج کار شدہ با فیروز خان عذر نمود و خندانہ و فیلمان اورا
 بدست آوردہ بہ بیت سلطان احمد فرستاد و از سر غر زارے در مالگزارے شروع نمودہ سلطان در کفٹ نظرو
 فیروزی با حرا باد مراحت فرمود و فیروز خان با برادران خود گرختہ بخط ناگرفتہ و در روزیکہ رانا موکل با فیروز خان
 بن شمس خان دندانی حاکم ناگوہ جنگ کردہ فیروز خان بدرجہ شہادت فاقض گردید و در نہ سہ عشر و ثمانیۃ ملک احمد
 و ملک سبکین آدم خان افغان و ملک عیسی سالار فتنہ خواہیدہ را بیدار کرد و بدین معنی زمینداران تہمد را با خود یار کردہ پارتہ
 ولایت را یافتند و ہر چاہید و تہی بود وی بایشان ہنادرہ و مقارن ایصال راجہ جندل و راجہ نادر و بدین معنی عراض

سلطان هوشنگ فرستاده تحریض بر تحیر گجرات نمود و سلطان هوشنگ از روی قلت تدبیر اعتماد بر او نمود و سلطان
نموده متوجه گجرات گردید سلطان احمد وید که خوارق نه از هر دو طرف بر خاست برادر حقیقی خود لطیف خان بن محمد شاه را
باتفاق ملک نظام الملک کجی و ملک شمس الملک بن شیخ ملک و ملک احمد بن شیر ملک نائب وزیر تباریب گوشال ملک
بلک و دیگر امر فرستاده خود با شکرت آراسته مدخ سلطان هوشنگ توجه فرمود و چون موضع بانم بود که در فوجی چنانجا نیست
رسید ملک عمو الملک سمرقندی را با فوجی بزرگ پیش از خود روان ساخت سلطان هوشنگ چون شنید که غلام سلطان
احمد جنگ می آید شان خود را از آن ارفع و دیده بولایت خود مراجعت نمود و عمو الملک جمعی را که درین فتنه محرک و باعث بود
مقتید ساخته بخدمت آورد و اما بر خرمنندان دقیقه شناس مخفی نیست که سلطان هوشنگ را از برای مراجعت بجهت و الا
ممکن بود که غلامی از خود در برابر عمو الملک بفرستند و هرگاه سلطان احمد بگویم فوج خود توجه نماید او نیز متوجه شود و متعلقان
اینخبر مراجعت سلطان هوشنگ بنیان سبک بر و خوار آوردند که ملکش ملک و دیگر امر چون طاقت مقاومت نداشتند
بی جنگ گریختند و شاهزاده لطیف خان پاره راه تعاقب نموده بمنزل گرفت و شملک باتفاق بمسند انیکابا و پیوسته
در شب باردوی شهزاده شیخون آورد و اما چون مردم شکوا ضرر بودند کاری نتوانست ساخت جمعی را بکشتن داده و گریخته
بر زمیندار کرنال التجار و سلطان احمد از وصول اینخبر غمناک شد و کائنات بجا آورد و ساکنان احمد آباد و انعام و الطاف خوشدل ساخت
و در سه سبوع و عشر ثمانه چون راه کرنال شملک و مسندان دیگر را در ولایت خود جا داده بود و سلطان بگوشتال تا وید
عازم گردید و چون قریب بکرنال کیچونه که مشهور است رسید راجه انجبا با جمعی از قلعه بیرون آمده در محل قلب بجاگ پیوست
و آخر گریخته بمحصار کرنال درآمد و اکثر مردم خوب او در وقت فرار بارالقرار رفتند و سلطان احمد قلعه را محاصره نموده
هر روز فوج بتاخت ولایت سورت میفرستاد و بعد از چند روز در راه حبیب سنده مذکور محصار کرنال را از روی
قهر و غلبه کشودند و راجه کرنال با دیگران که در فتنه انگیزی دخل داشتند گریخته بالاسی کوه کرنال برآمدند پس از روی
عجز و انکسار امان خواسته فرو آمدند و بدستور قدیم شروع در ناگذاشتن کردند سلطان احمد شاه ابو انجیر و سید قاسم
را برای تحویل مال گذاشته بدار الملک احمد آباد مراجعت کرد و در سنده ای و عشرین و ثمانه خبر رسانید که انجیر بن
عادلخان ضابط اسیر و بر بانپور از سر نخوت و استکبار بعضی مواضع سلطان بنور و نذیر را آزار رسانیده بمحر و اصف
انجیر بکوج متواتر متوجه صوب نذر بار گردید و فوجی به تحیر قلعه تنبول که بر سرحد و گنج قسمت فرستاده و چون نذر بار
رسید عادلخان که گریخته با سیر فرخت و انجبا محت که بقلعه تنبول رفته بودند و در وادرا و لاسا نموده قلعه بدست
آورد و چون موسم برسات بود چار وادرا صحرای محنت نیکشیدند سلطان احمد شاه داعیه مراجعت احمد آباد داشت
که سرعان باد و پیکار رسیده رسانیدند که راجه ایدر و چنانیر و مندل و نادوت و عزالن پے در پی فرستاده
سلطان هوشنگ را بگجرات آوردند و سلطان هوشنگ بقصبتی مورانه رسیده دست درین حال شمر سوار

از خطه ناگور در عرض روز بقصد ندر بار رسیده عریفه خیر و زخان بن شمس خان دندانی آرد و بمجنون آنکه سلطان
 هوشنگ بآب تنگ منجر گجرات می آید چون از صفات جهان خان معلوم او شده که فقیر نسبت بایشان بیگنا
 خاطر نیست بفقیر نوشته بود که زمینداران گجرات و اقصی فرستاده مرطلیبده اند و من عازم گجرات شدم بمباده
 که تو زود مستعد شده بیای که بعد از فتح گجرات ولایت گجرات نهر والتوارزانے خواهم داشت چون حضرت
 قبله و کعبه لازم و واجب بود که اطلاع دهد سلطان احمد با وجود نارسایی کوچ متواتر از آب زنده عبور نموده برنگا
 دریای هند نزل کرد چون در عرض یک هفته بقصد ندر بار رسید و با سوسان اینخبر را بسلطان
 هوشنگ برده و سلطان هوشنگ زمینداران مذکور را طلبیده زبان ملامت گشود و پس سرخاریده مراجعت کرد
 چون سلطان احمد شاه جریده آمده بود و در چند محبت اجتماع لشکر و امنزل توقف نمود و درین اثنا خبر رسید که واسطه
 این فتنه مجد و راجه سورته درالکذاری تهاون و زبیده و نصیر بن عادل خان ضابطه امیر شیرا اتفاق غرضین خان
 و سلطان هوشنگ حصار تالیه را محاصره نموده و محاصره و حمله متصرف شد و بصلاح و استعجاب راجه نادوت ولایت
 سلطان پور آمده غارت و تاراج کرده سلطان احمد بچو دستار اینخبر محمود خان را لشکر بزرگ ولایت سورته نامزد فرمود
 و اورفته بدستور قدیم زمینداران سورته مال باز یافت نمود و ملک محمود و مخلص الملک را بگوشتال و تانایب نصیر
 بن عادل خان فرستاده و ملک محمود و مخلص الملک بار اول نادوت و باره ولایت را تاختن و راجه نادوت
 عاجز شده پیشکش مقرر ادا کرد و از اینجا چون بجوالی سلطان پور رسید و خبر تهاون راجه ولایت خود نهاد و نصیر خان
 و عادل خان رفته و حصار تالیه متحصن شدند و چون محاصره بطول انجامید نصیر بن عادل خان بوسایالملک
 محمود برکست اتفاقا نصیرات خود نموده سلطان احمد قلم مغرور اتم او کشید و بجلعت و خطاب نصیر خانی استیا بخشید
 و چون سلطان هوشنگ مکرر ولایت گجرات و آمده نهیت سمرای خاطر انبار ملال که راسخه بود سلطان احمد
 در ماه صفر سنه مذکور متوجه گجرات ولایت مالوه تانایب هوشنگ گردید و در اثنای راه وکیل راجه ایدر و جنپانیر و نادوت
 و دیگر زمینداران بلازمست رسیده اتفاقا نصیرات نمودند و قبول کردند که پیشکش هر ساله مضاعف برساند
 سلطان احمد از نصیرات اجتماع اغراض فرموده و معذرت ایشان پذیرفت و چون راجه مندل طریق نخوت
 و سرکشی میسر و در مقام تلانی نصیر نشد سلطان احمد ملک نظام الملک را بنیاست نهیت در گجرات گذاشته
 که گوشتال راجه مندل را بعد از او فرموده خود حرارت هوا و تنگی راه متوجه مالوه شد و کوچ متواتر رفت و در نواحی موضع
 کالیاده فرود آمده و سلطان هوشنگ نزدیک کالیاده زمین قلب انتخاب نموده یکطرف خود را بدر بار کالیاده
 استوار ساخت و پیش روی خود درختان بزرگ بریده خار بند می کرد و سلطان احمد در صحرا می کشاده سوار ایتنا
 و جنین مقرر نموده که سردار سینه امیر محمود برکست و میسر ملک فرید عمار الملک و درنگاه نصیر الدین محمد الدود

باشد اتفاقاً در آن هنگام که سوار شده متوجه جنگ گاه گردید بمیوش بر دایره ملک فرید خان و بهمانجا ایستاد
 خدمتگاری را بطلب او فرستاد تا او را خطاب پذیرش که عاود الملک باشد از زانی دارد فرستاده برگشته آمد
 که ملک تیل بریدن خود را مالیده است بعد از ساعتی خواهد رسید فرمود امروزی روز جنگ است فرید در تاخیر حیرت و منت
 خواهد کشید و توقف نکرده متوجه جنگگاه گردید چون بر دایره شاه برابر یکدیگر ایستادند و دوشکر بچویش و خروش زانند
 فیلی از فوج سلطان احمد و فوج سلطان هوشنگ هزاده ویران بسیار کرد و سواران را هر طرف میدوانید
 غنیمت خان و دلد سلطان هوشنگ در خانه کمان در آورده تیر بسیار بر پیشانی فیلی زده بزم تیر ملاک گردانید و از هر طرف
 بهما در آن جنگ جو بر آمده بر فوج سلطان احمد تاخت و اضطراب تمام نمودم کجرات راه یافت درین اثنا ملک فرید
 با فوج خود سوار شده رو بمیدان نهاد و بر چند کوشش نمود راه نیافت آخر الامر شخصی گفت من برای سیدانم که میتوان
 از عقب فوج غنیمت رفت و دستبرد می نمود ملک فرید این کوی را نصبت غیر مقرب دانسته قدم در راه نهاد و در آن هنگام
 که هر دو لشکر بهم آمیخته بودند و فوج ملک فرید از عقب سلطان هوشنگ و ملک فرید بی تاحسی تاخت و جنگ صعب
 اتفاق افتاد و سلطان هوشنگ اگرچه بذات خود شجاع و مردانه بود اما فیروز جنگ نبوده راه فرار پیش گرفته تا قلعه کوچکی
 که تحت و غنیمت بسیار بدست سلطان احمد فوج با طراف فرستاد تا او ولایت او را منتهی تاراج کردند و اشخاص
 شمر و غیر شمر که در لواحی من بودند بریدند و چون موسم برسات رسیده بود مراجعت نموده متوجه کجرات گردیدند و
 جانیانیر و نادر دوت که بر سر راه او بودند مالیده گذشت و بعد وصول احمد آباد چند ماه جشنها پی در پی میکرد و از هر که
 اندک تردی واقع شده بود و او را بعبانیت و التفات امتیاز داده خطابها از زانی داشت و در غره و بقیعه سینه
 احدی و عشرين و ثمانه تا بدیاب راجه جانیانیر مازم گردید و کوچ متواتر رفته که جانیانیر را که ارتقا عیش سه کرده
 در پیش هفت کرده است محاصره نموده داخل و خارج را مسدود ساخته منتظر محبوب ریاخ فتح و نصرت می بود و بعد از
 چند روز راجه جانیانیر از روی عجز و زاری و کیلی فرستاده معروض داشت که سینه خدمت گاران درگاه است و
 خود را تا تم برسد بنگار اس احمد شاه می نویسد اگر یکرم فطری عذر تقصیر بقبول فرمایید یک انچه از منیر سامم و سال بسال
 مالگذاری خواهم کرد سلطان احمد چون کاری دیگر پیش نهاد بهمت داشت عذرا و پذیرفت پیشکش گرفت و در غره
 صفر سینه اش و عشرين و ثمانه عازم قصبه سونگر گردید و پاره ولایت سونگر را تاخت و تاراج نموده بست و دو صفر
 سینه مذکوره در سواد قصبه نزول فرمود و مسجد جامع طرح انداخته از باب مناسبت شرعی تعیین فرمود و یازدهم ربیع الاول
 از آنجا کوچ کرده در موضع نامی فرود آمده فرمود تا بجنت همانجا حصار محکم سازند و دوازدهم ربیع الاول متوجه مندر
 شد کافران که آشور را گوشمال داده کوچ متواتر طے مسافت می نمود و در اثنا راه مولانا موسی و علی جامدار بر سرم
 رسالت از قبل سلطان هوشنگ رسیده بوسیله ملک نظام الملک نائب وزیر و ملک محمود ترک و ملک حسام الدین

از راه عجز و انکسار و ضد داشتند که از پادشاه اسلام مستعین میاید که مسلمانان و ضعیفان و لایمت مالود را قرض سازند
 سلطان شریف النفس و کریم الصفات مقرر شد رسولان بفرمود و خطی محبت آمیز سلطان هوشنگ مرسل داشت
 و خود مراجعت نمود و پیغمبر صبح الثانی در حوالی چابنا نیز منزل گرفت و بهر جا تجماع بود و هموار ساخته با حیدر آباد رفت و در
 لشک و عشرين و ثمانمائة بقصد تعمیر بعضی قلاع حرکت فرمود اول در موضع جوهر کنار آب هندو که حصار مستحکم داشت
 بعد از آن بر دور قصبه و بار مؤخر حصاری کشیده و در کناره آبادانی گوسشیده چون بقصد کانه نزول فرمود حصار کناره که
 البنان سبخر گماشته سلطان علاء الدین غلی در سده پنج و بیست و هجده عمارت کرده بود و از سر نو تعمیر فرمود و در کناره آبادانی
 سعی نموده قصبه مذکور را سلطان آباد نام نهاد و در آخر سده پنج و عشرين و ثمانمائة باز بصوب جانب پارس سوار
 فرمود و بعد محاصره بیشکین گرفته و در دهم صفر سنه خمس و عشرين و ثمانمائة متوجه سمرقند گردید و دست و دو دم صفر بقصد سمرقند
 رسیده مسجد جامع دیگر را بطرح انداخت و در خیال خبر رسید که سلطان هوشنگ مذکور است که از دیار مالود بجای
 رفت و ناپیدا است و امر او سران کرده ولایت را متصرف شده قسمت نموده اند بعد از استماع این خبر متوجه شدند و
 گردید و کوچ متواتر سوم ربیع الآخر قلعه میسر را محاصره نموده تها و در حیره امان خواسته بخمدت پوست و دوازدهم
 ربیع الآخر در پای قلعه میمند فرود آمد و فوج فوج مردم بتاخت ولایت فرستاد و چون موسم برسات قریب رسید
 بود و در جامه ای الاخر از پای قلعه کوچ نموده متوجه چین گردید و ملک رامیان امر آقیم فرموده و دیار پور نیز بهرام ملک
 مخلص الملک و کانا سید ملک فرید و عمار الملک و هند پور که الحال بمجد و در شهر تمار دارد و ملک افشار الملک جاگیر کرد و امر
 گماشته ها خود را بر گنات فرستاده و حصول خیریت متصرف شدند و در خلال این احوال سلطان هوشنگ که از سفر جاگیر
 که بسو و فیصل فته بود تقصیل این قضیه و طبقه مالود مذکور است مراجعت نموده و قلعه میمند در آمد و سلطان احمد بپای
 برسات بستم رمضان از این پس بهند و رفته در پیش در وازه و ملی نزول کرد و مر حله قسمت نموده که در محاصره میمند
 و فرمان بطلب ملک احمد یاز با حد آباد فرستاد تا خزانه و بعضی اسباب گرفته در دوازدهم شوال بخمدت پوست
 و او را خلعت داده خدمت مرسل تارا پور حواله کرد و چون از آمدن هوشنگ افواج سلطان احمد که در ولایت مالود
 متصرف شده عمل بر گنات میکردند یکجا شده بودند سلطان احمد صلاح در آن دید که در وسط ولایت قرار گرفته
 امر را با نقیصات و پر گنات فرستند و برین قرار داد از پای قلعه کوچ نموده متوجه سمرقند گردید سلطان هوشنگ که از
 دیگر خود را بر سارنگ پور رسانیده و چون افواج بکرات بسواد سارنگ پور رسیدند سلطان هوشنگ رسولی فرستاد
 از راه عجز و در آمده قبول بیشکین کرد سلطان احمد چون خبر فراری رسولان مشاهده نموده خاطر جمع فرمود از خضر خندق
 و غار بنف غفلت در زیدها نشب کرد و دوازدهم محرم سنه شصت و عشرين و ثمانمائة باشد سلطان هوشنگ بر اردو
 او چون آورد و چون مردم غافل بودند کس بسیار قتل آید و ناخجله سامت رامی راجه ولایت دنا و با پانصد

را چوت در یکجا کشته شد و سلطان احمد چون بیدار شد در دو تخته یک شخصی نیافت و دو اسب چوکی آنجا حاضر بود ملک خوار کا بدار بر یک اسب سوار ساخت و براسی دیگر خود سوار شده از منزل برآمد و دید که اردو بنارت می رود بی اختیار رو بصره نهاد و بعد از ساعتی ملک خوار کا بدار را بار و فرستاد تا تقصص احوال نماید ملک خوار چون بار و در آمد دید که ملک مقرب احمد یاز و ملک فرید با مردم خود مستعد شده و رو بدو تخته دارند و از فرستاده سلطان پرسیدند ملک حقیقت حال معلوم کرد و هر دو را همراه گرفته بخدمت سلطان آورد چون سلطان پرسید بود ملک مقرب سلاح خود فرو آورده بسلطان پویشید و خست جنگ خواست فرمود ساعتی تحمل کن تا شب صبح ظاهر شود و ملک خوار با بار و فرستاد تا تقصص نماید که سلطان هوشنگ گجایستاده است و بچکار خست و ملک خوار آمده گفت که لشکر هوشنگ بنارت اردو نشو نیست و هوشنگ با چند ایستاده اسپان خیلان است و پیش او جمع نموده اند سلطان احمد مقارن طلوع صبح که فی الحقیقت صبح اقبال بود که یاز و سوار همراه ملک مقرب و ملک فرید آمده بود ندید هوشنگ متوجه گردید چون بر دو فوج سوار گردید بگریه بسلطان با فوج خود بفریاد و انجمنی تردد و مردانی بود بجا آورده هوشنگ را خنجر خنجر شد و سوار خنجر شد و هوشنگ هزار کمال شجاعت و شهادت با وجود خنجر خنجر شد و مردان درین اثنا فیلبانان گجراتی سلطان احمد پیشانته فوج سلطان هوشنگ را پیش انداختند و هر چند سلطان هوشنگ خواست که جلوه نگاه دارد و میسر نشد و بالاخر در بصوب سارنگ پور نهاد و ورق برگشت و کردی بار دوی سلطان احمد با راج مشغول بودند و علف شمشیر کشند و از قسم خیل داشت و شتر و اسباب هر چه بنارت برده بودند تمام بدست افتاد و هفت سلسله خیل نامی از خیلان با جنگ که سلطان هوشنگ بهار خون بگریه است آورده بود و خدمت کردند و سلطان احمد بفتح و فزوری در منزل قرار گرفته و جرات خود را بیست و مجلس بار عام ترتیب داده امر و سران کرده را و لجنی نموده روز دیگر افتخار الملک و ملک صفدر خان سلطان را با فوج آراسته بصحرای فرستاد که چار پایان اردو را که بجهت کا و رفته بودند محافظت نمایند اتفاقاً فوج شهنشاه بعد از عرض آزار کا پایان از اردوی خود بر آمده بود و در آن راه در یکدیگر در آمد و مقتدر و در کشته شدن تعیین کردند و عاقبت فوج سلطان هوشنگ که خنجر مبارک پور رفت و ملک افتخار الملک صفدر خان سلطان مظلوم و منصور برگشته منتظر عواطف گردیدند و سلطان احمد بنابر صلحت و در بیست و چهارم ربیع الآخر سنه مذکور متوجه گجرات گردید و سلطان هوشنگ بی وقت از قلعه سارنگ پور بر آمده و تعاقب نمود سلطان احمد برگشته ایستاد و دیوان هر دو فوج ناز و در عجب اشتغال یافت و سلطان احمد خنجر خود و زود است مردانه نمود و بعد از شستن کوشش بسیار سلطان هوشنگ بیست و شش معرکه داد و در خنجر بقلعه درآمد و درین نوبت تیر خنجر فیلبانان با جنگ بدست مردم گجرات افتاد و آنروز در میان منزل مقام نمود و روز دیگر عازم احمد آباد گشت و بتاریخ چهارم جمادی الآخر سال مذکور با جند آباد رسید و جتنا ساخت و هر یک از امرای سپاهیان ملک یار میسان شده بودند مدت سه سال حرکت نکرد و در احمد آباد طبع

توطن نمانده اکثر اوقات را بدو خواه پرسی و تفتیح ممالک و لشکر زراعت می نمود و در خلال این احوال در رابع فرستاده بود که پوینجا بن را و قتل راجه ایدر دران ایام که بر بلو لوه لشکر کشی واقع شده بود دست از مالگذاری کوتاه نموده و سلطان بهو تنگ خواست فرستاده دم از موافقت او میزد و سلطان احمد در سینه فتح و عشرین و ثمانت لشکر می آراسته بر سر پوینجا فرستاده و چون پوینجا بولایت ایدر آمد و در تاخت و تاراج شروع کرد پوینجا از راه مخالفت و در آمده سرمانت پیش آورد و چون کار با طایب کشید سلطان خود متوجه ایدر گشت و در ده که در همی ایدر بر کنار آب با تسمی احمد نظر طرح افکند و قلعه نهاد و در اهتمام عمارت قلعه نهایت جد و جهد میفرمود و از احمد نگار فوج با طراف و فوجی ایدر میفرستاده و تاتار و خشک بسوزند و هر که بدست افتد بقتل آورند پوینجا با وجود مشابهت این حال خود را بیچنگ قرار داده گاهی از دور خود را بقوچه که همراه کاهیان میرفت می نمود و درین میان احوالنا قابو یافته و متوجهی بغعل می آورد و آخر الامور چون دید که پیش رفت و تحمل صدمات عساکر احمد شاه می ندارد و کلاف فرستاده از راه اخلاص در آید و شکش بسیار قبول کرد اما چون در مرتبه تنگی نموده بود سلطان احمد قبول نکرد و خود متوجه دیگر گردید و زاول سه قلعه فتح کرد و پوینجا گریخته بکوه بیجا نگرسیاه بر و سلطان روز دیگر شهر ایدر را غارت نموده با احمد نگار رجعت فرمود و در سینه ثمانتین و ثمانتیه چون عمارت احمد نگار صورت اتمام پذیرفت سلطان احمد باز عنان همت متوجه ولایت ایدر و خطف فرمود و فوج را با طراف و فوجی ایدر فرستاده و تاتار و خشک نمایند و خود نیز متوجه گردید و پوینجا از روی عجز و زاری رسولان فرستاده در صلح رد و قبول پیشکش بسیار نمود و چون در غیرت به سلطان در دست یصال او غم ملو کانه نموده بود و سخنان رسولان ملتفت نشد و پوینجا میاوس شد و پیر و نه وار برگرد ولایت خود میگشت و هر جا دستبرد می نمود تا آنکه در روز پنجمین شهر جماد الاخر سنه احدی و ثمانتیه خود را بقوچه که همراه کاهیان بصحرای فته رسانید و بعد تر در بسیار گریخت و لیکن در زبان گریختن یک زنجیر فیصل جدا از فوج نظر او در آمد فی الفور متوجه شده بزخم بره قیل را پیش انداخت چون ولاد دران قبا او خود پوینجا خود را برین قلب و مناک و شکستگاه رسانیده و بحسب اتفاق اسب او از فیصل رسیده در مناک که افتاد و لشکر احمد شاه رسیده فیصل را برگردانیدند و از افتاد و پوینجا خبر نداشتند مقارن این حال غریبیمه چیدن در مناک در آمد دید که شخصی بلیس مرده افتاده و از او ضاعش استدلال نمود که مردی بزرگ خواهد بود و سر او بریده بحسب سلطان احمد آید و جمعی شناختند که سر پوینجا است گویند شخصی در انوقت سر پوینجا را سلام و تواضع نمود و چون از صورت عالی رسیدند گفت مدتی تو کرمی او کرده ام سلطان احمد را حسن انلاق او خوش آمد و در انخواست بهیست مسائل ماضی از اخلاص کار سازی او که بهره مند کند ما بقتل ترا اخلاص بد سلطان روز دیگر متوجه ایدر گشت و افواج فرستاده پوینجا به موضع ایدر روید و حکم فرموده و هر رای و دل پوینجا بوسیله خانجوان سلطان بهتلفا تقصیر است خود و مردم پیرامون ملک تنگ نظر و شکش قبول کرد و سلطان احمد راه کرم و مروست قائم نمود و بر تمام او کشید و او را داخل و تاتار

ساخت و ملک حسن را صغیر الملک خطاب داده بالشکر آید در نهان از خبر که گذشت و دولت کیل از راه ایلام
و تاراج نموده باحد آباد رفت و اهل شهر را نعام و اختیار بهره بخشید و ایندو بعد از چند روز ملک مقرب جمعی از بزرگان
خاص را بر سر راهی برات حلقه تنخواه کرد چون گروه باید رسیدند برای در ادای نذر قلمی که وکیل بکند از ایندو اتفاقا او
خبر رسید که سلطان از شهر برآید و مستعدا بالشکر دارد از کمال و بهم و هم را من فرار نموده بگوشه رفت چون این خبر بسلطان
رسید در چهارم صفر سه شنبه و ثمانه بجای جمعی رسید و متوجه آمد و در ششم صفر در قلعه ایدر زول نموده مراسم
شکر آبی بجا آورده مسجد جامع طح انداخت و فوج بزرگ گذاشته باحد آباد رفت و در سینه ثلث و ثمانه کارها
را جوامع الاور چون دانست که سلطان احمد کار ایدر از رویک رسانیده بعد از فراغ زمینداران دیگر نیز خواهد رسید صلاح
خود در ولایت و وطن دانسته راه فرار پیش گرفت و خوچی که بکوشمال او نامروده بود و در تعاقب نموده بولایت شایر
در بر پانور فرار آورده و نصیر خان ضابطه امیر بر پانور بواسطه آنکه کاهنادر وکیل رکاب پیشکش کرده بود و حقوق تربیت
بمعنوق مبدل ساخت و او را در ولایت خود با داد و بعد از چند روز کاهنادر بگریز رفت و فوجی از سلطان احمد بمن
بعد مغایرت نمود و آورده پاره مواضع نذر بار را تاخت و تاراج نموده چون این خبر بسلطان احمد رسید فرزند بزرگ خود
یشانزاده محمد خان را بحیثیت تدارک این مهم نامرود و سرکاران بزرگ مثل سید ابوالخیر و سید قاسم بن سید عالم
و ملک مقرب احمد ایاز و ملک افتخار الملک را همراه بنا ساخت و شاهزاده محمد خان بالشکر دکن خوار بنموده قلعه یافت و
جمعی کثیر از دکنیان قتل و اسیر شدند و بقیمه البیعت که بخت بدولت آباد رفتند چون این خبر بسلطان احمد رسید
پسر بزرگ خود سلطان علاء الدین و فرزند سیاهی خود خانبهادر بجنک شاهزاده محمد خان فرستاد و بر انجام سپاه
برای قارخان که یک از افراسیاب مقبره دکن بود و غرض ولایت سلطان علاء الدین استصواب قارخان بود
مستوار بقلعه و دولت آباد و زول کرد و درین منزل نصیر خان حاکم امیر بزرگان پور و کاهنادر را جوامع الاور از زول داد و
سلطان علاء الدین پیوسته او را استظهار تمام پدید آمد و محمد خان نیز بمنیت جنگ متوجه ولایت آباد گردید و چون
میان دو لشکر حیدران مسافت نماند محمد خان نیز بمنیت جنگ ترتیب مسعود نمود و طر فیران آتش حربه اشتغال
یافت و در اثر آن کار ملک مقرب احمد ایاز و قارخان که هر دو سپهسالار بودند و در سیم در او بخت قدرتیان از
پشت مرکب بر خاک دولت افتاد وکیل بزرگ و ملک افتخار الملک بمنیت گرفت سلطان علاء الدین که بخت
بقلعه و دولت آباد پناه برد و نصیر خان حاکم امیر فرار نموده بکوه کلید که در ولایت امیر و تخت رفت محمد خان
مراسم شکر آبی تقدیم رسانید و چون دانست که تسخیر قلعه و دولت آباد و متعذر است از انجا سعادت نموده پاره
ولایت امیر و بر پانور را مالیده در قصبه نذر بار قرار گرفت و از انجا حقیقت احوال را بر پانور اعلام کرد و سلطان
احمد جواب نوشت که آن فرزند زوری چند بحیثیت ضبط و بطعام آنصوب در غارت از طر ج اقامت اندازد و در

اشی بلیش و تمامه قطب قابین جزیره همام و بعضی محنت زد با بنجد مست سلطان احمد معروضه داشتند که ملک حسن انجا
 ملک التجار که تنگه از امرای سلطان احمد بنی است از دیار کن آمده جزیره همام و آن نواحی را بقهر و استیلا تصرف
 گشت و دیار اسلام را تاخت و سلیمان اسیر برده سلطان احمد تا هزاره ظفرخان را بدفع ملک التجار فرستاد و امرای بزرگ
 کار کرده در خدمت او تعین نموده و بخلص الملک کو قوال و یونوشت که چهارات بناور را مستعد ساخته متوجه خط ظفرخان
 گرد و ملک مخلص الملک عقیده سلسله هزار خرد و بزرگ از بلخه یمن بندر دیو خط کینایت سامان نموده قریب ولایت
 همام بنجد مست ظفرخان رسید و باستقواب امر چنین صلاح دید که چهارات را بخط تها را بی ساخته خود و جزو
 باشد چون از نزدیک بخط تها رسید افتخار الملک ملک مهراب سلطانی بفرمان از خود فرستاد و تا خط گذر را حاضر نمود
 و بوقت چهارات ستون مردم جنگی از دیار باری رسیده راه را مسدود ساخت چون ظفرخان عازم شجر آمد دوست
 حاکم تها از قلعه برآمده و او را ملکه داد چون تاب صدات لشکر گجرات داشت راه فراموش گرفت شاهان
 اسلام امر از خط مذکور فرج گذاشته عازم همام گردید ملک التجار درختان بزرگ بریده ساحل همام با خار بند نمود
 افواج احمد شاهی رسید از خار بند برآمده حق ترو گجا آورد و از سبب رطوبت صبح تا مغرب به لا و ران طوفان و دیوار به
 تقصیر نگرداد آخر الامر ملک التجار گشته جزیره در آمد و چون چهارات از راه دیار رسید و سپاه گجرات بجزیره فرو گرفت
 ملک التجار عینید سلطان احمد بنی فرستاده اعاد خواست سلطان احمد بنی ده هزار سوار و بیست نفر پیاده مست بهرام دو
 پسر خود کرده از دولت آبا و خست نموده تا بجهان وزیر را همراه و اوقا بصلاح و صوابید و کار کنند و چون لشکر
 و کن قریب همام رسید ملک التجار خاطر از جزیره و خار بند جمع نمود و بی محنت هر دو شاهان را خود و شرف گردید و خط
 را و بدل بباران قرار گرفت که اول سعی در خلاص خط تها باید نمود و برین قرار متوجه خط تها گشتند نو
 و شاهان را از ظفرخان نیز مستعد شده که ملک مردم تها بفرمان شد و بعد از تلاقی فریقین از اول روز تا وقت
 مغرب هر دو لشکر جنگ کردند و ماقت شکست بفرج و کن افتاد و ملک التجار گنجینه بوضع خاکه رفت و مردم از آن
 جان جزیره همام را گذاشته و ظفرخان بفرج و فروری جزیره همام درآمد و بعضی حال ملک التجار که برده و بار گنجینه
 بود و چهارات فرستاده که تها را سخت و از اقسام هسته و سنگهای بار چیدگشتی بکرده برده و دریا بنجد مست سلطان احمد
 مرمانه ریخت و تمام ولایت همام را تصرف در آورده میان امر و سران کرده تقسیم نمود چون این ماجرا به سلطان
 احمد بنی رسید بغایت ملول گشت و بیست کینه خواستن سامان لشکر خود و تها سخت ولایت بگلانه که قریب بیست
 حرکت فرمود که شاهان را و محمد خان که در حدود و دبار سلطان پو بنجد مست پدر معروضه داشت که چهار سال و چند ماه
 که بنده از شرف ملازمت محروم است بواسطه طول ایام هاجرت نوکران ایراد خوانین بجای خود رفتند و در حد
 رعیت و بنجد و نماند و معروضه شد که سلطان احمد بنی بولایت باکل رسیده و ابرو او را معصوب دارد و چون بفرمان

سفر می داشتند و مرغیای الدین محمد شاه بن احمد شاه چون سر روز عزیمت
باجر رسید امر او در راه و اکابر شهر و معارف ممالک و در تمام ریح الاخره سه واریعین و ثمانه شانه هزاره محمد خان را
بر تخت سلطنت اجلاس داده و غیاث الدین محمد شاه خطاب دادند و لوازم تبار و اثاثه بتقدیم رسید و وزیر که
بر تخت تبار شده بود و بر اهل تحقیق تقسیم نمود و امر او اعیان ملک را خطابها و منصبها امتیاز بخشید و از جلوس او
حکومت را از سر نو در وقتی و در ایامی پدید آمد و طور سه درخشش و ششایش است یک شاد که عوام او را محمد شاه و در بخش
سیکست و شایخ بسم رمضان سکه فتح و اربعین شمانه محمد شاه را بر سر نه بد و مجبور خان خوشام که دید محمد شاه چشمان
ساخت و امر او اعیان ملک را با نعام و التفات نوازش کرد و بعد از انقضای ایام جشن در سال مذکور بقصد تخریب
بلا و ایدر متوجه گردید و از لوازم غارت و تاراج دقیقه تا غری می گذشت رانی برای پوچا را حیدر را از روی اضطراب آمده
و در خود را بر سر پیشکش آورد و آن در آخر از کمال خشن سلطان محمد شاه را چمن مجبور بقصد ساخت و بعد از چند روز
استبداد نمود که قلعه ایدر را به پدر مرخص شود و سلطان محمد شاه قلعه ایدر را به پسر برای بخشید و متوجه ولایت یا گردید و
کوتیاراجه و دیگر کورگنیه در مکانهای کوهستان خرید چون دید که ولایت بتاراج حوادث رفت بوسیله ملک میر سلطان
المخاطب بجا بختان آمده خدمت شاه را دریافت و پیشکش داده و ولایت خود را بجا داشت و از اینجا سلطان محمد شاه
باجر آمد و مراجعت نمود در سه مملکت و خمیس شمانه متیخر قلعه جانیا نیز خلعت کرد و کوچ به تبار چون بجای جانیا رسید
رای یکداس راجه جانیا نیز با مردم خود از قلعه بر آمده تر و در مانده نمود و آخر کورگنیه قلعه در نزد سلطان محمود طرانت قلعه را
فرود گرفته بکی همت بر سر قلعه گماشت رای یکداس توسل سلطان محمود جلای تخت و او بطح مان با ملا و اوقات
او بر خاست و چون بقصد او نمود رسید سلطان محمود از قلعه برخاسته با حیدر آباد متوجه گشت و در موضع کوه
توقف کرده استعداد و سامان حرب و اسباب و آلات طعن و حرب استقبال نمود و سلطان محمود جلای هماغه کرید
بود و توقف کرده قدم پسین نهاد و چون در حرم نشسته حسن و ثمانه سلطان محمد شاه را با بشت و ایامی حق نمود و بعد از
نوبت نادر محاورت و از آن کرم معینات شد و بعد از سلطنت او و نوبت سال اوله و چهار روز و بود و فر
سلطنت سلطان قطب الدین احمد شاه بن محمد شاه ابن احمد شاه بن محمد شاه بن محمد شاه بن
منطقه شاه چون امر او وزیر خان سه روز در حرم تبارت بجا آورد و در روز چهارم که یازدهم محرمه جنسین و ثمانه
بود و فرزند بزرگ سلطان محمد شاه که در شش ایست سالگی بود بر سر سلطنت اجلاس دادند سلطان قطب الدین احمد
شاه مخاطب ساختند و نام او احمد است و لیکن اقلیت شتار دارد و در وقت جلوس لوازم تبار بتقدیم رسانیده از آن
روز مستحقین ملا و گرج است را مشهور و آسوده ساختند و امرایان ملک را با عطا یا خسر و از خطاها و منصبها خوشدل
ساختند و حسب اتفاق در وقتیکه سلطان محمد شاه فوت کرد و سلطان قطب الدین قایم مقام شد سلطان محمد

خطی که بگویم که با نیا نیا ملوک هنوز در سرحد کجرات بود تا بخیال کرده بر حجت تمام در ولایت کجرات درآمد چون خوا
 مرد در رسید فیصل مست سلطان محمود از فرج موضع برنامه در آمدن کار و ازان برنامه فیصل و فیلیا ترا کشتند
 و سلطان محمود از دیر بری رجا یا کجرات که در حجت استقام فرمود که قصه برنامه را خراب کرد و چون هنوز از بد
 سلطنت قطب الدین بود و سلطان محمود از دیر بری کمال نسیب علیه آمده بود سلطان قطب الدین به بلقانی که در حجت
 تقریب داشت و کجاست کرد و گفت صلاح آنست که سلطان خود را بولایت سوریه بکشید چون سلطان محمود را
 کجرات است که از گذشته برگرد و سلطان با سانی فرج و ازان ولایت می تواند تر کرد و سلطان قطب الدین تصدیق این
 قول نموده خواست که عمل آورد و امر نگذاشته اول جنگ بردند چون فتح شد آن بقال را در عتاب و خطاب
 در آوردند و گفت اگر سلطان اسیل جنگ میباید و بشما شورت میگوید و چون اراده گرفتین داشت ازین رسید القصر
 سلطان قطب الدین در قصه کجرات که است کرد و بی احمد ابا دست سلطان محمود و مقابل نمود و درین منزل ملک ملا الدین
 شهاب که تبار دار سلطان بود و موجب ضرورت سلطان محمود پیوسته بود که غنچه بخدمت سلطان قطب الدین آمد
 در یک مجلس هفت مرتبه بخدمت اختصاص یافت و خطاب ملا الملک متاخر گشت چون ساخت به کرده ماند
 سلطان محمود این بیت نوشته سلطان قطب الدین فرستاد و بیت شنیدم گوی میبازی در دین شیشه چوگان
 اگر داری سر و حوسه بیا این گوی این چوگان و سلطان قطب الدین بعد رجوعان فرمود که جواب این بیت اینچنین
 صدی جهان و جواب مرقوم نموده بیت اگر چوگان بدست آرم سرت چون گوی بردارم نه ولی سکت ازین کارم
 این خود در از ارم و درین بیت ظاهر اشارت بر آن که سلطان هوشنگ را که مخدوم و ملا و سلطان محمود بوده
 سلطان مظفر شاه در بند داشت و باز ترتیب نموده ولایت مالوه با و داد و جانی خود را در دکر سلطان مظفر طوقه
 مالوه ادای میبخشید و بعد از چند روز سلطان محمود و بار او به شیخون سوار شد و سکت یافته مالوه رفت
 چنانچه در مالوه تفصیل مذکور است و در راه او کوئی وکیل از اربابا کشید سلطان قطب الدین بیخ و غیره و زنی
 ملا الملک احمد ابا و میراجت بود بعد از مدتی فرزند خان بن شمس خان و مدایه حاکم ناگور فوت کرده برادر او
 مجاهد خان ناگور را متصرف شده شمس خان بن خیر و زخان بن کور از ترس برادر گر خنچه زانا کو بهنا و دکر را ناموکل بخت
 شده در ناگو بهنا قرار داد که ناگور را از تصرف مجاهد خان بر آورده تسلیم او نماید اما بشرط آنکه سه گنگه از حصار ناگور
 نهندم سازد و عرضش آن بود که قبل ازین رانا موکل از پیش فرزند خان خوار و ذلیل گردیده و در آن معرکه سرباز
 راجیوت بقتل رسید و بعد از آنکه سربا و سه گنگه از حصار ویران کند اهل عالم خواهند گفت اگر چه رانا موکل گر خنچه
 الامیر او درین حصار و سکت یافته و شمس خان بچاره از روی اضطرار قبول میباید نموده بعد از چند روز رانا کو بهنا
 سوار و سبها نموده متوجه ناگور گشت و مجاهد خان طاقت مقاومت نیاورد و سلطان محمود علی التاج او را شمشیر

بعد از آنکه در فریقین ناره حرب اشتعال یافت و چون سبب شد بجا و مقام خود قرار گرفتند روز دیگر باز هم که جنگ آراسته گشت و سلطان قطب الدین بذات خود تروایت بر ستان نمود و راناکو بهادر کو بخشی گشت و رسولان فرستاده به ستغفار نمود و چهارمین طلائع و حیدر بنجیر فیل و دیگر پیشکش فرستاده و عهد کرد که بعد از این مختصر بولایت ناگور رساند سلطان قطب الدین بفتح و ظفر مراجعت نمود و با احمد آبا در رفت به نور مدت سه ماه نگذشته بود که باز خبر رسید که راناکو بهادر با پنجاه هزار سوار متوجه ناگور است سلطان بهادر و ترک خبر رسید از احمد آبا و برآمد و تا یکماه بواسطه اجتماع لشکر توقف کرد و راناکو بهادر خبر سلطان قطب الدین شنیده مراجعت نمود و بجای خود قرار گرفت و سلطان قطب الدین نیز بعد از شنیدن این خبر برگشت به شهر در آید به پیش و عشرت مشغول شد و در او اقل سنه اثنی و سبعین و شانزده فرخیت تا دیب گوشمال ضمیمه نموده متوجه سروبی شد و راجه سروبی که قربت براناکو بهادر داشت اگرچه بکو بهستان پناه بر دبار سوم سروبی را سوخته و حرقات را ناخدا فواج بر ولایت راناکو بهادر فرمود و خود بقلعه کونلیر متوجه شد و درین اثنا خبر آمد که سلطان محمود غلی از راه مندیور بقلعه حیدر عازم گشته و در گناتی که در او جا میسر بود بود و حیدر را متصرف شده سلطان قطب الدین بغرم درست راناکو را در قلعه کونلیر محاصره نمود و چون به برین گذشت و دانست که قلعه کونلیر گرفتن دشوار است ترک محاصره داده و متوجه قلعه حیدر شد و اجماعی از آن خواست و غارت کرده با احمد آبا در رفت از سپاهیان هر کسی درین سفر اسیر سقط شده بود سلطان بهای اسیر از آن داده و نقد احوال سپاهیان را واجب شناخته و راناکو بهادر از عقب سلطان رسولان فرستاده از روی عجز و انکار درخواست تقصیرات خود نموده سلطان محمد تجدد قلم محو بر جر اتم او کشیده رسولان خود را بفرستادن باز گردانید و در سنه ثلث و شصت و شانزده باز از راه سواری نمود و چون بحسب اتفاق بیمار شد روزی بلاقات سید محمد المشهور بقطب عالم که در قصبه تبوه آسوده اندزفته در دل گردانید که حق سبحانه و تعالی مرا پسری شایسته گرامت کند خدمت سید قدس الله سره الغریز نوریا طین دریافت گفت برادر حکم فرزند دار و احیا خاندان منظر شایسته خواهد کرد و سلطان یایوس بر خاست و روز بروز مرض داشتند و یافته بتاریخ بست و سوم جب سال که در رفت هستی بر بست و در خطبه سلطان محمد شاه بدخون گشت و در مناجات و فرامین او و سلطان عازمی میگویند مدت سلطنت او هفت سال و شش ماه و نیمه روز بود و او بادشاهی بود با شجاعت و شهابت معروف اما هنگام اشتعال ناره غضب تنجیس کنشاه شهاب در درواستی مرکب اعمال پیچیده شدی و کشتن خون ریختن بر لیس سواج بود چون سلطان قطب الدین وفات یافت و امرای ملی شریفان بن خیر و خان بگمان بدقت قرار گرفت سلطان بود سلطان از خبر داده باشد بقتل رسانیدند و او سلطان دختر او را بکینگان سپردند و او را پاره پاره کردند و بدست است کشتند و در سلطنت او و پادشاه بن احمد شاه بن محمد شاه بن مظفر شاه چون امر او را در کان دو

اعیان مملکت شرفاً تفرست سلطان قطب الدین بتقدیم رسانیدند شاهزاده داود خان بن احمد شاه را که عم سلطان
 قطب الدین میشد بخت سلطنت اجلاس نموده چون دیر قضا و قدر شد و سلطنت بنام او بنوشته بود در ملک
 اعمال ناشایست و اقبال نایابیت شدن گرفت بعضی حرکات کحل بر ذرات همت او میکرد اینجا از وصف او
 میشد و سبب تفرست خلایق میکردند از آنجمله فرشی که در زمان شاهزادگی بسیار بود و عده خطاب عماد الملک فرمود
 و امر او بزرگان از مشاهده حرکات نامنتظم او از وزیرانش قرار دادند که او را از حکومت معاف دارند و
 ملک عماد الملک بن سهراب را بمنزل محمد و مه جهان منکوحه سلطان محمد شاه که دختر یکی از سلاطین بود و فرستادند
 تا شاهزاده فتح خان بن محمد شاه را بیارند و با اتفاق او را بر سر سلطنت اجلاس نمایند و مه جهان جواب
 داد که دست از فرزندان من باز دارید که اوطاقت برداشت این بابر گران نذر و اتفاقاً قدر خلوتی ملک
 عماد الدین بخدمت شاهزاده فتح خان رسیده او را سوار کرده بدولتخانه بادشاهی برد و امر بخدمت ششافته
 لوازم تهنیت بجا آورده و در همان روز یکشنبه غره شعبان سال مذکور بابت بخت سلطنت اجلاس داده سلطان
 محمود شاه مخاطب ساختند و سلطنت داود شاه هفت روز بود و ذکر سلطنت فتح خان الحاخاطب
 محمود شاه بن محمد شاه چون روز یکشنبه غره شعبان شصت و سه سال تمام از محمود شاه
 بمصالح و استصواب امر بخت بکرات جلوس کرده و جانشین آباء خود طعنت خلایق را علی قدر
 مرا بتم از فیض عام خود کامیاب گردانید و گوشت در آن روز غیر سپان عراقی و ترک و تازر و طعنتها
 قیمتی و کمر و شمشیر مرغ و خنجر با سه زر افشان دیک کرد و رنگ بخش فرموده بود و چون ششماه گذشت ملک گیر
 سلطان فی الحاخاطب بعضی الملک مولانا خضر الحاخاطب بعضی الملک و پیار و سبیل الحاخاطب بزرگان الملک و خنجر
 الحاخاطب بحسام الملک از خفت طبیعت و فساد طینت در مقام فتنه و فساد شش و نیم قرار دادند که ملک
 شعبان عماد الملک را که رام وزارت میدادند او دست از میان بردارند که این خیال فاسد و اراده کاسد سلطان
 رواج و رونق یابد و محبت اتفاقا بین نیت و خلوقی معروض داشتند که عماد الملک سه خوابد که پس خورد
 شهاب الدین را بسلطنت بر دارد و بر یک ملک مخفیث غلی اراده آن دارد که امرای سلطنت را بجا نوازد و خود
 منتقل سازد و محمود شاه گفت که من نیز از استماع اداین معنی تقریر نموده ام و بگرفتن او فرمان داده و قید ساخت
 و او را بر بام و روانه احمد آباد نگاه داشتند و با قصد تقریر محبت از مردم خود بجز است او گذاشتند و عضد الملک و ارباب
 فتنه کامیاب بجانهای خود و فرستاد اتفاقاً ملک عبداللہ شهنشاه فیل که از معتمدان بود خلوتی ساختند و حقیقت کرد
 غدر آن جماعت مجمل لغرض رسانیده گفت اینجا بخت نشانرا و دستخوار بجا نوازد و خود و سگند در میان آورد و بگرفت
 عماد الملک را بوسیله راکد کار خود دانستند و سلطان محمود در مقام تفتیش شده حقیقت حال را خاطر نشان خود کرد

جمعی از قزلباشان خود و دو تن از اربابان خود را مثل حاجی ملک بهاء الدین و ملک کالود ملک حسین الدین به آنوقت حاضر
ساحه ملک عبداله گفت که فی الانراست و ساخته بر دربار حاضر آور و ملک شرف الملک فرمود که ملک شهبان
حرا مخور را بر دربار حاضر سازند تا شهنشاه را در زیر پای فیل اندازد و ملک شرف الملک چون با حضار و عا و الملک
رفت نگاهبایان گفتند که بجز خصمت و عصبه الملک نمی توانم داد و آمد و این سخن را بغرض رسانیده سلطان محمود
برام مرح برآمده با و از بلند گفت که ز و شهبان را بیاورید و در زیر پای فیل اندازید چون مردم این سخن را از زبان
سلطان محمود شنیدند جمعی کثیر رفتند و او را آوردند چون چشم سلطان بر او افتاد فرمود حرا مخور را با لایبارید تا حرا
از در بر سیده شود چون بالابرند فرمود در بخیر از دست و گردن بردارند تا تبارک حرا مخور ان نماید متعلقان امر
بحراست او مشغول بودند از مشاهده اینحال بعضی خود را از بام انداختند و بعضی قریب از الامان و چون این بجز بعضی الملک
و از باب فتنه رسید در آل کار خود و تخریب شده با جماع مردم خود و بر داشتند و مقارن طلوع آفتاب بر غره در باره
مردم را سلام داد و در یک بدست عا و الملک سپرد تا کس براند و ملک عبداله شهنشاه فیل از بار حاضر داشت و قریب
سید نصر کور نشین جمع شدند و این اشا امرای باغی با او باش شهر سپرد آمدند چون قریب رسیدند عا و الملک حاجی
و سرداران و دیگر خدایان راه فرار پیش گرفتند و سیاهپان اهل خود در کوچه های شهر انداخته محتمی شدند از آنجه
حسام الملک نزد برادر خود دکن کو قوال پیش رفته از آنجا بر و برادر بالوه رفتند و عصبه الملک باباک نفر در میان
اگر سیاهان رفت چون که سیاهان آن ناحیه را مردم او کشته بودند و از راستناخته کشتند و سر بر سر او را باجه اکا و فرستادند
سیاهان الملک چون جسم بود نتوانست که سخت قریب سر کج و شکستها آب سایه تی محتمی شد اتفاقا یک از
خواجیه سربایان بطواف شیخ احمد که تو قدس سره میرفت بریان الملک را شکستگاه نشسته دیدنی الفوار او را گرفته بدربار
آورد و بچشم سلطان بسیار است رسانید و مولانا خضر صفی الملک را معین کرده بدیو فرستادند چون ابن خضه تسکین
یافت و دوست از و تمسک ممتاز شد عا و الملک و امن بهمت بر شمت وزارت افشاند و بسان از او در مردان
دست از دنیا بداشت و بگوشه قناعت و کنج عزلت نتوانست که رفت و جایگزین داشت و طیفه داشت سلطان محمود
در مقام رعایت سپاه شده پنجاه و دو بند را از بندگان قدیم رعایت فرمود چنانچه در اندک مدتی لشکر او ده
بست لشکر سلطان قطب الدین سلاطین سلیف شد و هر یک از بندگان قدیم را بخطاها نوازش کرد و ملک
حاجی را بخطاب عا و الملک عارضی لشکر امتیاز بخشید و ملک بهاء الدین را اختیار الملک ملک طوفان را از حرا
و ملک حسین الدین را نظام الملک و ملک سعد بنجبت را از بان الملک خطاب داد و در سه اربع و ستین و ثمانه
ناز با جنگ لشکری بجانب کرخ متوجه شد و درین نوبت تا سرحد هند و شکار نموده بازگشت و درین ضمن نظام
همانجا و بطن بر گزانت نموده خورشی سپیدگان بقدیم رسانید و در سه و ستین و ثمانه بار او سپرد

شکازار دارالملک احمد آباد را منیده برکنار آن کباری که باز دود کروی احمد آباد است نزول نمود و درین منزل
 مکتوبی از نظام شاه بن بهاولون شاه والی دکن رسید که از دست سلطان محمود خلی کله و شکوه نمود و طلب
 و کرم کرد و بدو محمود شاه با لشکر بکران و با قصد بیل بنویر کونک نظام شاه گردید چون به نادر بار سلطان پور
 نزول کرد و باز مکتوب رسید که سلطان محمود خلی بر جمعیت خود و معز درشت ده کوچ متواتر بر سر فتر آمد بعد تلاشی
 فریقین مرتبه اول شصت بر فوج او افتاد و مردم از بیجاخت اردو کا و از بیجاخت بر زدند و بجای ریح فیصل لغات
 گرفتند و لیکن سلطان محمود درین وقت که مردم ستاراج مشغول بودند و دزدان و زده هزار هزار از کمینگاه برآمده مسکن
 بخاری و خواججهان ترک استیحق ترزد و بدو بتقدیم رسانیدند سلطان محمود و خواججهان کمان و برآمده تیری بر پیشانی
 فیصل مسکن رخان زد آن فعلی برگشته فوج خود را ویران کرد و ویکند رخان و خواججهان ترک عنان فخر را گرفته
 بجانب بنیدر متوجه شدند و فقیر الحال و رفی و آبا و است سلطان محمود و شهر سید را محاصره دارد و چون آنجا رسیدند
 بقصد آمدن و عازم اینخ و گذشته که بر حجت متوجه شدند محمود شاه متوجه دکن شتاده و در راه شنید که سلطان محمود خلی
 که مر اجبت نموده متوجه نالو گشت محمود شاه بولایت اینخ و بران پور در آمد تا ناله گزین رسید و دو سار و حوالی مقبیه
 تا لیکر در ولایت اینخ حجت منزل کرد و سلطان محمود خلی راه متعارف گزینت بر راه گونید و آند و آند و از تنگ
 راه و بی آبی محنت بسیار مردم او رسید که گونید زیاده بر هزار آردی از بی آبی هلاک شده بود و محمود خلی
 نظام شاه نوشته فرستاد که هرگاه که آن قره العین سلطنت را بکونک اعداد و احتیاج واقع شود اعلام خواهد نمود
 که در معانیت مساند خواهد رفت و مراجعت نموده با احمد آباد وقت و از ثقات مرویست که درین لشکر همراه محمود شاه
 مفتحا و بنیر سوار مسلح انتخابی بود تمام ممالک گجرات بجا کیر سپاهی داد و یک تو فوج بجا الصه خود و کذا است و در
 عرض چهار سال ده حمله از خراسان آبا و اعداد و صحت نموده بود و در بیست و پنج و شصت و ثمانه نامه محیفه نظام شاه
 و حصول یافت مضمون آنکه سلطان محمود خلی با نو هزار سوار متوجه دکن گشت و چون و حله اعداد و اعانت بر
 زبان قلم رفته بود متوجه است که بیست و هالی را از بیجاخت و حله و تصرف فرمایند محمود شاه با لشکرهای آراسته متوجه
 دکن است و چون بسلطان پور و ندر بار رسید سلطان محمود خلی نواحی دولت آبا و را ناخته و غارت نموده برگشته
 بجای خود رفت و کتابت معذرت امیر نظام شاه با حجت و بدایا بجدت سلطان رسید و او تیر حجت
 نموده متوجه با احمد آباد شد و سلطان محمود خلی نوشته فرستاد که میوه بر سر ولایت مسلمانان رفتن از این
 اسلام و مروت بعید بینماید و بر تقدیر و قوت بی جنگ با دشمن بیج است و اگر از بی متوجه آزار و اضراست سلطان بن
 خواهد شد فعین دانید که اینجا بن متوجه ولایت ماره خواهد گردید سلطان محمود جواب فرستاد که چون بیست
 بر اعداد و دکن گماشته اند ازین جهت ازین مضرته بمبیطمان آنک یا رخو اید رسید و در بیست و شصت

و

نجاتی نامه در خدمت سلطان مذکور شد که زمیندار و بار و رویند و دو سال شد که چهار زات را امر است میرزا
چون از سلاطین گجرات هرگز کوشال نیافته اند کشتی و قمر و مادت کرده اند سلطان محمود با وجودیکه دلتخواهان کوشا
صوبیت راه حکام قلعہ جوینیکه دند عازم شیر آن ناحیه و کوشال تهر و آن گردید و چون بهزار صوبت و دوشوار
بحوالی قلعہ رسید سر دار قلعہ جنگ پیش آمده و ترو دمای مردانه تقدیم رسانید و چون شب درآمد حصار بنا
برده تا چند روز بهر روز مرکز قتل برمی آراست و حق ترو دمای مردانگی مینمود و اتفاقاً روزی محمود شاه با حشم و لشکر
بکوه پاد برآمد چون نظر مردم قلعہ بر چتر شاهی افتاد و از فرنی سپاه ملا خط نمودن از راه و غر دست بدامن اصلح
زدند و دوسر دار قلعہ بخدمت سلطان شتافته امان طلبیدند محمود شاه از کمال را رفت قلم عقوبت بر جرم آن کرده
کشیده همه را امان داد و چون سر دار قلعہ و کلا تر فواحی بخدمت آمدند هر یک را بخلعت و التفات مخصوص گردانید
و سوار شده منوچهر قلعہ گشت و چون از سر قلعہ فارغ شد سر دار قلعہ پیشکش بسیار گردانید و در همان مجلس پیشکش
با و بخشید و خلعت فاضل گردن زد با ولط و فرمود دو سال بسال پیشکش قرار داده حراست و حکومت آن ناحیه
با و تفویض فرمود و خود با کامیابی و اقبال مراجعت نموده با حمد آما و قرار گرفت و در سنه سبعین و ثمانی نامه بقصد
شکار متوجه احمد نگر گردید و در اثنا راه روزی بی سبب ظاهر بهار الملک بن الف خان آدم سلا حدار را رگشت
و گنجینه بولایت ایدر در آمد سلطان محمود بگرفتن بهار الملک ملک حاجی ملک کاو عضد الملک را فرستاد و اینها
چون یارہ راه رفتند و بر می بخاطر رسانیده دو کس از نوکران را برین آوردند که قاتل آدم سلا حدار ما بودیم
و از راه برگشته معروض نمودند که قاتل آدم سلا حدار را گرفته آورده ایم چنانچه آنها اعتراف مینمایند و بهار الملک
گنجینه بولایت ایدر رفت سلطان محمود شاه فرمود تا آن یگینا باز را بشیوند و بعد از چند روز چون پرده از روی
کا برداشته شد یقین انجامید که هر دو بیچاره قاتل سلا حدار بودند و عا و الملک از روی مکر و فریب آن مظلومان
برین آوردند که اقرار نمایند با خان فرمود تا عا و الملک و عضد الملک را نیز بکشند و متروکات و قریات ایشان را
بمخالصه ضبط نمودند ملک اختیار الملک را افتاد و الملک قرار داده منصب نائب غیبت تفویض نموده جمیع سپاهیان
عا و الملک با و سپرد و در سنه احدی و سبعین و ثمانی نامه بقصد شیر قلعہ کرنا ل که الان بجوئہ گره شتهار و در حرکت
کرد گویند قریب دو هزار سال این ولایت تبصره آبیاسے منن لیک بوده است بعد سلطان محمد تغلق
و سلطان احمد شاه کجائی دست تصرف پیش کس باین بلاد و سر سید سلطان محمد شاه اعتماد بر عون منست شد
نمود و متوجه آنخو و گردید و در اثنا سیر و ولایت سورتند را تاراج کرده چون قریب بکو کرنا ل رسید بولایت
آن ناحیه مال و عیال خود را درجا با و در رشت و کو بهار و رخت فرستاد خود با تحصن جبستند و تغلق خان که از
لولاء سلاطین سند میشد و خال سلطان بود این مضمون را بعضی رسانید و سلطان محمود در روز و دم بر شکر

متوجه افسوس گردید و با وجود مصیبت مسالک و مداخل خود را با نیجارسانید و بعد گشتش و کوشش بسیار را چونان
 گزیده از راه کوه جنگل خود را بقلعه کرناال انداخته برده و مال پیشمار بدست لشکر افتاد سلطان از آنجا بصبوب
 بخانه آنکرده رفت جمعی از ارجوستان که ایشان را بر دامن ویند برون قرار داده و بخانه دست بشیر و بریده کردند و در ظرف لعین
 شمشیر گشتن روز دیگر از آن منزل کوچ کرده در آنجا کلمه قتل کرده و فوج بتاخت ولایت فرستادند و گند لیک راه بخیر و چاکر انتفاقیست
 نموده پیشکش بسیار فرستاد سلطان محمود بقتضای صلحت وقت قلعه را بسال و دیگر جواهر نموده بهار را ساخته متوجه
 گردید و در سده ششمین ثماناته بسلطان رسانیدند که رای مندی لیک از غرور و غوث خیز بر سر گرفته جوهر قیمتی بر خود بسته رسانید
 بحدو شمع اینچریل هزار سوار جانیان بتادیب او نافرود و در وقت رخصت با هم و سران کرده گفت که
 اگر مندی لیک از راه اطاعت و انقیاد در آورده چیز و جوهر قیمتی که روزهای بت پرستی بر خود می بند و تسلیم نماید پیشتر
 بمقرری خود بد بقرض بدار او رساند لشکرها چون نزدیک ولایت مندی لیک رسیدند جمعی را فرستاده آنچه
 بسلطان فرموده بود پیغام کردند رای مندی لیک تنظیم تمام رسولان را استقبال نموده و چیز و جوهر و زیورهای قیمتی که
 روز بت پرستی و ایام متبرک بر خود می بست با پیشکش بسیار بخدمت امرامسل داشت و دلجویی نموده باز گردانید
 امرامسل بخدمت سلطان رسیده آنچه آورده بودند باز گردانیدند سلطان در مجلس عیش و محفل بزم بگویند گان
 و خوانندگان انعام فرموده در سده ثلاث و سبعین ثماناته خبر فوت سلطان محمود غلی دالی مالوه رسید امرامسل
 داشتند که در وقتی که سلطان محمود شاه بن احمد شاه اجابت داعی حق نموده بود سلطان محمود غلی بقصد تخریب ولایت گرات
 بقصد کتیج رسیده بود و اگر خداوند جهان در وقت که اسباب ملک گیر که میا و داماده است متوجه شوند باندک سعی
 ولایت مالوه بصرف در می آید سلطان فرمود در اسلام و مسلک با جزئیست که مسلمان هم در افتند و خلافت
 پایمال حوادث شوند معذورین ایام که سلطان محمود فوت شده و امور مملکت انتظام نیافته بر سر ولایت او
 رفیق از آنکین مروت و رسم فتوت و درست و بقصد شکار از احمد آباد برآمده روزی چند در صحرا گذرانید و باز در
 احمد آباد قرار گرفت و در سده اربع و سبعین ثماناته باز فوج بتاخت و تاراج ولایت سورتته نافرود کرد و در اندک
 مدت ولایت سورتته را خراب کرده ضمیمت بسیار گرفته مراجعت نمودند و از اعظم و قانع اینسال آنست که در روز
 سلطان محمود ذیل سوار بجانب باغ ارم سیر میسوزد و در اثنا سواره ذیل مست و دیگر نیز خورده گسته متوجه جغی گردید
 فیلان و دیگر از دیدن او و دیگر زینها و نندا و بغلی که سلطان سوار بود متوجه شد و ذیل سلطان دوسه کله تاب
 آورده و رو بفرار نهاد و در هنگام گریختن او را پیش انداخته که دیگر بر شانه ذیل سلطان زد و چنانچه آسیب ندان
 بهای سلطان رسید که خون روان شد و در وقت سلطان از کمال شجاعت حربه بر پیشانی ذیل انداخت
 و خون جاری شد ذیل کله دیگر ز حربه و گرز و خون بطور فواره از پیشانی ذیل سحر شد ذیل باز خرو و شید و

نگار دیگر فیصل سلطان جو کہ کراچی خان حرب خور و بی اختیار راہ فرار پیش گرفت و سلطان انجریٹ بمنزل خود رفت و از صدقات و مبرات جمیع اہل تحقان را بہرہ مند ساخت و بعد از چند روز امرای سرحد را طلبیدہ با لشکر آراستہ متوجہ بخیر قلعہ جوناگرہ و کوہ کرناٹ گشت و در کیشب دیگر و پنج کرد و زر برساہ تقسیم کرد و از انجملہ دو ہزار پانصد اسپ ترکی و عرستہ کہ بہای بعضی تا دو ہزار تنگہ بود بمردم و پنج ہزار شمشیر مرصع و دیگر از ہفتص ہیکر مرصع و دیگر از ہفت ہنجر غلات ملا انعام فرمود و بکوچ متواتر چون ولایت سورترہ در آمد افواج بتاخت تاراج بہر طرف فرستاد و رای منڈلیک از غایت عجز و بیچارگی بخدمت آمد معروض داشت کہ بندہ عمریست کہ در طبع اطاعت و انقیاد ذریعت میکند و امریکہ مستغرق بعض عدد وہمان باشد از من حد در نیافتہ الحال ہر قدر پیشکش امر شود ایستادگی دارم سلطان فرمود ہیکہ ہمت بران مصروف ہست کہ این ولایت بتصرف دارم اعلام اسلام منع سازم تا شعار اسلام رواج یابد بعد اسلام آوردن و قلعہ تسلیم نمودن امرے و دیگر از مطلوب نیست رای منڈلیک چون از خواہی کلام قرار گرفت کہ این لشکر بشکر نامی دیگر نمی ماند فرصت نگاہ داشتہ و شب راہ فرار پیش گرفت و رفتہ بقلعہ جوناگرہ در آمدہ و سلطان روز دیگر از انجملہ کوچ کرد و قریب بحصار جوناگرہ فرود آمدہ جمعی از لشکر جدا شدہ بقلعہ رفتند و گردوی از راجپوتان بیرون آمدند محاربہ نمودہ و گرنجیت روز دیگر ہم جنگ شد روز سوم سلطان خود متوجہ قلعہ شد و از صبح تا شام معرکہ جنگ گرم بود روز چہارم بارگاہ سلطانی را قریب دروازہ افراختہ محاصرہ قلعہ را تنگ گرفتند و از ہر طرف سا باطرح انداختند و راجپوتان اکثر اوقات از قلعہ برآمدہ و دستبرد می نمود و مردم خوب را منع میکردند چنانچہ روزی مرغل عالم خان فاروقی تیغ کشند و او را بدست شہادت رسانیدند سلطان محمود محاصرہ را بنوعی تنگ ساخت کہ سنگ مخفیین بعضی اوقات پیش تخت محمود می افتاد و از اہی منڈلیک ہر چند در مقام صلح و ادون پیشکش شد چون سلطان را بعد تسخیر قلعہ ارادہ نمود قائمہ نماد و در آخر رای منڈلیک از رای بیچارگی امان خواستہ قلعہ را تسلیم نمودہ با تمام راجپوتان بر کوہ کرناٹ پناہ برد سلطان محمود را ہم شکر الہی بتقدیم رسانیدہ بقبضہ ولایت پرداختہ و بعد از چند روز کوہ کرناٹ را محاصرہ نمود و در عاقبت رای منڈلیک بیچارہ شد و بخدمت پیوست و بہمت مردم خود زین را خواستہ کوہ کرناٹ را نیز حوالہ نمود و چون چند روز متواتر بخدمت سلطان آمد و شد کرد و اطوار پسندید و اخلاق حبیب بہ سلطان ملاطفت نمود روزی معروض داشت کہ از برکت محبت شاہ شمس الدین اسلام و مسلمانان بردل من غالب شدہ و بخواہد کہ بخدمت سلطان رسیدیم بحقیقت دین اسلام آگاہی یافتہ میخواہم کہ داخل فرق اسلام شوم سلطان محمود از کمال شوق کلمہ توحید تلقین او فرمودہ خانجہان خطابش را و ابواسط آنکہ در انجملہ و شعار اسلام رواج یابد خشت تیسرہ شریفانہ آما و بر زمین نہاد و جمیع امر از فرمودہ تا بجمت سکونت خود منازل طرح انداختند و در اندک مدت

شهر مصطفی با آب و نموده با احمد آبا گشت و چون امر و لشکر باین در مصطفی باد توطن اختیار کردند و هر جا دزدی و غصب در اطراف احمد آبا و نو سر بر آورده برهنه و قطع طریق پیش گرفت و راه آمد و رفت خلأقی مسدود گشت و چون خبر سلطان محمود رسید ملک جمال الدین بن شیخ ملک که کو توالت اردو و خدمت سلاح خانها و مغرض بود محافظان خطاب داده علم قرطاس با و از زانے داشت و منصب شهنشاه و کو توالتی احمد آبا و با و تقوین نموده خدمت داد ملک جمال الدین شهر احمد آبا و در اندک مدت دلخواه ضبط کرد و چهار صد دیباغه دزدان را از دارا و بخت و چون این خدمت مرضی و پسندیده افتاد و خدمتهای دیگر با و نیز جوع شد و منصب تنقیسای ممالک اصناف خدمت گردید و قدر فترت کارش بجای رسید که هزار و هفتصد سب در مطبل اوج شد و هر جا سپاهی خوب بود نوکرا و شدی و قوت و شوکتش بر تنه انجامید که پسر او ملک خضر از راه باکو و ایدرو و سرحد پیشکش گرفت و در اول سال سنه سی و سبعین و ثمانه تسلطان محمود و سانسند که چکه بن کنکراس راجه جانیان نیز از جماعت سلطان غیاث الدین باکو مغرور شده و منفردان بر دوره و دودویی را در ولایت خود راه داده میل سرکشی دارد سلطان از شهر مصطفی آبا کوچ نمود متوجه گوشمال چکه گردید و در راه چون محافظان شرف خدمت دریافت منصب وزارت نیز اضافه کو توالتی گشت و او گماشتهای خود بخیریت کو توالتی گذاشته و خود بمبای وزارت می پرداخت و چون خبر بغیان زمین داران کچ شنید و استیلائی ایشان بر سالاران معروض گشت سلطان غریمت فتح چنانچه نیز نموده بالشکر گران متوجعان ناحیه شد و چون بکنار زمین شور که موسوم برست رسید از اینجا ایلتار کرد و در یک روز خدمت و یک کرده را قطع نمود از مجموع عا که شش صد سوار همراه رسیدند و چون از آن مین مملک برآمدند و غنیم از پیش نمودار شد و گویند که سمیت چهار هزار و یکصد نفر از بدو دولت لشکر خود و کثرت غنیمت فرود آمد و سلاح پوشیده چون تقسیم شجاعت و شجاعت سلطان را میداشت که از راه اخلاص آمده و قدر تقصیرات خواست و سلطان قلم غفور بر جرایم ایشان کشید پیشکش بسیار گرفته صلح نموده و کلا تران ایشان را همراه خود مصطفی با و آورده حکام اسلام و مسلمانی تعلیم نموده هر یک را با نعام و انکفات خوشدل ساخته و خدمت از رانی داشت و بعضی که بار آورده خود همراهی اختیار کردند و هر یک را حاکم مناسب داده و در خدمت نگه داشت و در سنه سبع و سبعین و ثمانه تسلطان محمود و سانسند که در حواله ولایت سنده چهل هزار کماندار متروان و منفردان جمع شده بقریات و موضع سرحد آزار میرسانیدند سلطان محمود گفت سرانجام لشکر نموده باز متوجه گشت و چون بر زمین شور هزار رسیدند فرمودند تا هر سوار و واسطه همراه خود بگیرد آب و نوشه هفت روز بر و دارند و اعتماد بر چون آلتی نموده در آن زمین مملک در آمد و هر روز خدمت کرده راه طے میکرد و چون بولایت سنده درآمد متروان پراکنده و متفرق شدند و نیز در آن کرده نامدار و از سندی مانع تصرف درآمد بعضی امر و صلح داشتند که بشقت بسیار به راه قطع نموده آمده شده است مناسب

آنست که درین ملک حاکم وار و مدکر استه شود سلطان فرمود که چون محمد و میر جهان که در سلطنت و ایالت از
نسل مسلمانین سنده بوده است و رعایت حقوق صلح بر زمین است و ما واجبست و اگر نفع ملک ایشان از
مروت و قنوت و درویناید و تا کنار آب سنده شکار کرده بمطهره ما در حاجت نمود و بعد از مدتی اراده تنخیر
بنزد حکمت که معبد طائفه بر این است سلطان از در سر افتاد و بواسطه تنگی و درشتی راه توقف می نمود و وزرے
بحسب اتفاق مولانا سمرقندی نام فاضلی با دو پسر راه پند بخدمت سلطان رسید و سر و صدا داشت که
ما از دکن بفرصیت سمرقند بجهاد آمده متوجه فرزندیم چون در برابر حکمت رسیدیم جمعی با کشتیها مملو از آلات
حرب سر راه گرفته غارت کردند و غورات و الحاقال مسلمانان را با سیری بردند و از آنجا او پسران نیز در قیام ایشان
مانده سلطان محمود قنقدرا حواله مولانا نمود و مشارالیه را با احمد آباد فرستاده و طیفه مقرر ساخت و در وقت خلعت
فرمود که خاطر جمع دارید که آنچه از غنایم بختنجنس خواهد رسید و آنطائفه منزلی لائق خواهند یافت از روی غیرت و
جمعیت امر و سران گروه را بخدمت طلبیده فرمود که اگر در بازار خواست از ما پرسند که در جوار شما کفایان قسم
ستم بینند یا وجود قدرت دفع مسایل چه جواب خواهیم گفت امر از بان بدعا و تنگ کشوده گفتند که بیدار بخت
فرمانبرداری بچاره نیست و دفع این طائفه بخدمت است واجب و لازم است سلطان تقسیم این اراده بنموده در
شاهزاده و هم در کجی سالی ندک و توجه کردید و چون از تنگی راه کثرت جنگل بخت تمام حکمت رسیدند که از آن گرنه بخت
سنگو دار در آمدند و در آن سرزمین ما بسیار ظواهر شد و بجای که سر پرده سلطان فی نصب شده بود و یک پسر
با کشتند شیر و پلنگ بسیار درین جزیره میروم حضرت رسانیدند و بسیاری از سباع نیز بقتل رسیدند بخانه
حکمت را خراب کرده و در هم ریختند سلطان محمود در آن مدت چهار ماه در اینجا توقف کردند و در نیت کشتی بسیار
باز مردان جنگی نو بخانه ترتیب داده و عازم جزیره قنیت گشت مردم آن نیز در کشتیها در آمده و جنگ پیش آمد
و بخت نیز بکشتیها و مردان جنگ جو هزار هزارانده خود را بجزیره انداختند و حصا قنیت را کشتند و بخت
سایر بقتل آوردند و از آنجا که رای بهیم نام داشت بکشتی سوار شده بطرف غریت و سلطان محمود حسی را بر
شقی مکرده و عاقبت او فرستاده خود در شهر قنیت و آمده مسلمانان که در قید بود خلاصی داده و قنیت بسیار
در شهر قنیت و بر دوشمار بست آورده ملک طوعانرا که فرحت الملک خطاب داشت بنا داری آنجا که است
طغر و منصور مصطفی با در حاجت نمود در روز جمعه نهم جمادی الاول سنه ۸۰۷ هجری که بوقت قنیت رفته بودند
بیم را معین و مخلول آورده بین بارگاه ایستاده کردند و سلطان محمود مولانا محمد سمرقندی را از احمد آباد طلبید و از آنجا
او در اینجا فاطمه خان فرستاد و او را چهار برکال ساخته از چهار طرف احمد آباد و نیز از سمت مردان دیگر غیرت را
در جیب سال ندک و حسی را در مصطفی با و گذاشته عازم قلعه جانپای گشت و در اثناء راه خبر رسید جمعی از اهل باریان

بسیار گرد آورد و میخواستند که ترمودان راه را آتار رسانند و میخواستند که اجتماع انبیر چند جبار آراسته خود با اتفاق جمعی از ببادران جنگجوی سوار شده و اعتماد بر خون و نصرت الهی نموده لشکر برداشت چون قریب بجایان بلیاریان رسید انجماعت گردیدند و چند کشتی بدست افتاد و رفته در بندر کنایات فرود آمد و در ماه شعبان بدارالملک احمد آباد رفت و بعد از انقضای رمضان پاره ولایت جانانیه را بخت بدارالملک احمد آباد مراجعت کرده در سه مجلس قتلش و نشان دادن ملک بهاء الدین عمادالملک را بتهانه قضیه سونگره و قوامالملک را بکوچه فرحت الملک را بتهانه حصار تنیت و ملک نظامالملک را بتهانه کینه و خداوند خان امالک وزیر گردانید و در خدمت شاه زاده احمد خان با ملک وزیر گردانیده در احمد آباد گذار داشت و خود بفضیلت ولایت جوناگره و آن نوایمی پرداخت و روزی خداوند خان برای رایان از روی اخلاص خصوصیت در خلوت گفت که از ترمودای سلطان محمود و لشکر شده ایم و بیچ ساسی و ما به نیست که امری در پیش گرفته لشکر اسیر گردان بسیار و اگر ما مردم خود با قصد از سپاهیان من بخود همراه بنمیرد عمادالملک رفته اور از میان برداری و فرود آید نهاده احمد خان را بسلطنت برداریم از برای کشتن عمادالملک تیر ازین وقت نخواهیم یافت چه تمام مردم او فسانه رفته اند من و این مصلحت بشان زاده احمد خان عرض کرده ام او هم باین امر راضی و بهمانست رای رایان گفت اعتمادالملک طریق اخلاص نسبت بمن مسلوک میدارد و تحقیقات خود بمن بگوید و چون از سلطان محمود آزرده و گمان بدست ظن غالب آفتست که درین امر موافقت ننماید مع مرا استحکامی و بگوید بدخواهد آمد هر چند خداوند خان منع کرد فائده نداد رایان بر دستان می و محبت عمادالملک اعتماد نمود و اول در خلوت ویراسو کند و او بصحفت که افشار از کند و زانیان این سخن در میان آورد و عمادالملک چون دید که مردم او بیجا گیر رفته اند فی الفور قبول کرد و گفت درین امر با خداوند خان موافق ایم اما سزاوارتر میسر که در رمضان بگذرد و بعد از آن در امضا ر این نیست که شیده شود رای رایان را خوش آمده این پیغام بخداوند گذارند و بعد و داغ رای رایان عمادالملک ملک مبارز در خلوت طلبیده گفت که در زمان سلطنت قطب الدین از روی بیم که اسپه در گرسه رسد و بهم نمیرسد و حالا بدولت سلطان محمود از من بزرگی درین خانواده نیست و درین ساعت رفته ملک فرحت الملک که در قصبه میر گنج فرود آمد و فرستاده پیش خود طلبید و در موضع بر کیمال ملک قیام الملک نیز رفو فرستاد که روزی چند از آن تهرل کوچ بکند و علی الصباح ملک فرحت الملک با یاقصه سوار بنمیرل عمادالملک آمد و ساعتی صحبت داشت ملک فرحت الملک بنمیرل فرستاد و بعد از روزی بجایان فغان کو تو ال شهر را طلبیده گفت چون میان یکدیگر قرت واقع شده که در خیر خواهی یکدیگر کوشیده شود و خیر خواهی شما در آنست که از مهات شهر حاضر باشد و ما دافعته متولد شود و در وجه باخیل چشم خود مستعد شد و میخواست شاهزاده محمد خان بمصلا باید رفت تا نیم روز محافظت مبالغه بکار داشت خداوند خان را استماع سخنان رسید و خاطر گشت و رای رایان را بحضور خوانده گفت که نگفته بودم که عمادالملک

برین امر را فی نحو بدست دلا الهنگام آن رسید که خانه خراب شود و چون عید گذشت و جمعیت عمارت الملک سید
خداوند خان از ترس اظهار کرده و این مراده همان طور مقرر شد اتفاقاً بعد از چند روز خبر را رجعت بشهر مصطفی آباد رسید
که روز عید خداوند خان عمارت الملک را گشت و جمیع امرایا و پیوسته و شاه زاده احمد خان را بسلطنت برداشتند
یکی از مقریان گستاخ رفته بی تماشای اینجبر سلطان محمود گفت سلطان بجز و دستماع اینجبر قیصر خان و فیروز خان را
در خلوت طلبیده گفت قبل از بیجیاری شهراده رسیده بود و امر وزیران بگذر شانه زاده خاطر بغایت ملوست
نموده کرده برود و از احمد آباد که می آمده باشد از وزیر متحقق و مشخص گرفته بیاید ملک سعد الملک چون پاره
ماه رفت یکی قراتبان خود را دید که از احمد آباد می آید از احوال پرسید او گفت روز عید فطر در احمد آباد بودیم
شانه زاده بنماز برآمده و خداوند خان و محافظان در دربار حاضر بودند ما مردم شهر میگفتند که عمارت الملک ضایع شد
که امرایانهای خود بر دند و در منازل خود نشسته اند ملک سعید الملک آمده تمام با جرایع عرض رسانید سلطان
فرمود که شخصی دروغ گفته بود که شانه زاده ملوست و بعد از دو سه روز فیروز خان و فیروز خان را در خلوت خوانده
تمام حکایت را نقل نموده گفت که در میان مردم خواهیم گفت که اگر از او حج دارم هر یک تقدیر این زمین اراده کرد
خواهم دانست که او را می خواهد و پس از چند روز فرمود تا جهازات مستعد ساختند چند لک تنگه بعمال جهاز داد
تا تسلیع لک جمعیت صدقات ابتلاع نمایند و از مصطفی آباد بگذر که آمده و در شتی نشست و به بندر کناییت فرود
آمد و چون اینجبر با احمد آباد رسید جمیع امرایا خدمت شتا فتنه سلطان فرمود که شانه زاده بزرگ شده و امرایا بخوان
تربیت یافته اند از خاطر از مالک جمع شده بجا طر میرسد که سعادت حج در بایم عمارت الملک گفت یکبار با احمد آباد
تشریف فرمایند و انگاه هر چه مناسب باشد عمل آورند سلطان دانست که درین کاسه نیم کاسه هست و متوجه جرایا
گردید چون بشهر رسید روزی جمیع امرایا طلبیده گفت که مرا اجازت بدهید تا حج گذارد و بایم و تا جواب نخواهید
بیل طعام نخواهم کرد و امرادانستند که درین امر تخاص میفرمایند همه مهر خاموشی بردمان نهادند چون عمر عظیم رسید
رسید عمارت الملک بامر گفت که سلطان گرسنه است جوابی معروض باید داشت نظام الملک بخدمت سلطان خیره
معروض داشت که چنانچه شانه زاده بر تبه کمال رسیده و بنده زاده ملک نیز تجارت حاصل نمود و از گرم و سرد زمانه
خبردار شده و توقع میدارد که که تمانه بنده به بنده زاده حواله شود و بنده را درین سفر سعادت اثر از ملازمت خود
در روز ساری سلطان فرمود و سعادت و قیمت اگر میرشد اما جهات ملکی سببه وجود او متوشی نخواهد شد و روز امر اجواب
شانه زاده بامر نظام الملک پیش امر آمده اجرا تقرر کرد و یکس متصدی جواب نشد عمارت الملک چون دید که هیچکس
جواب نیگوید سلطان گرسنه است ملک نظام الملک گفت چون شانه زاده جمع یاران در عمر پیش قدمی بهتر است که از
قبل جمیع یاران رفته بعرض رسانید که خداوند جهان اولاً قلعه جاپانیر را بجهت محافظت خزانه دایم حرم فتح

نمائند انگاه متوجه پیش نهادت طواف شوند فرمود انشاء الله تعالی اگر میسر شود انگاه طعام طلبید و میل فرمود و انچه
 را در خلوت طلبید و گفت بعد از الملک حقیقت عرض نمیرساند قرار دادیم با و سخن گویم تا حقیقت نگویید چون روزی چند
 برین موال گذشت روزی عماد الملک در خلوت گفت که بنده گناه خود میداند سلطان فرمود تا حقیقت نگویید
 سخن بگویم منوگند متصحف داده فرمود که اگر در دو و پنجوای جان برود و گزید و عماد الملک بیچاره گشته حقیقت حال
 متعرض داشت سلطان محمود و محل درزیده و آزاری که بخداوند خان رسانید این بود که یکی از نوکران خود را خداوند خان
 نام نهاد و بعد از مدتی متوجه نزد وال گردید از انجا ملک عماد الملک را بخیجرا خاورد و ساخجرا نافر و فرمود قیصر خان را همراه و ادعای ملک
 عرض شده قریب بمزار شیخ حاجی رفته قدس سره فرود آمد که شب بمجاهد خان و ولد خداوند خان با اتفاق خال را داده و
 صاحب خان از منزل خود بر آمده بسیار پره قیصر خان در آمده او را کشید علی الصبح عماد الملک بخی خدمت رفته حقیقت
 مشکوف ساخت و شخصی بعضی رسانید که از در خان بن الف خان مرگبک این امر خطیر گشته سلطان مجبور شدند
 این سخن فرور خان را فرستاد تا از در خان را مقید ساخت و چون شب در آمد مجاهد خان و صاحب خان با بغیان
 فرزندان خود گرفتند و صباح چون ظاهر شد که از در خان بگینا بود مجاهد خان و صاحب خان او را کشته اند فرمود تا
 خداوند خان را در تخریر کشیده حواله محافظان نمایند و از در خان را خلاص نمایند بعد از چند روز با حجام آباد مرخص
 نمود و برین اتاعا و الملک بیچاره رخت همی بر بست سلطان بقصد احوال او نموده فرزند بزرگ او را که ملک مدین نام
 داشت اختیار الملک خطاب داده و شغل وزارت محافظان را بر جوی فرمود و در سیسه تمانین قمانه مردم کمرات بخت
 قحط و امساک باران گرفتار شدند بحسب اتفاق ملک سدا بتاخت بعضی از مواضع جانیانیر رفته بود رای بتاسی
 بن رای او دینکه را در جانیانیر جمعیت نموده بر سر او رفت و در جنگ ملک سدا حجاج مذکور بر رزیه شهادت رسیدند
 رای بتاسی و در تخریر پیش و اشیا و اسباب ملک سدا و مردم او بنا را ج برود و چون انجیر سلطان رسید در غرواه
 و یغره سینه مذکور متوجه جانیانیر شد چون بقصیه برزوره رسید رای بتانی از حرکت شایع و عمل قبیح خود را دم و پیشانی
 گشته رسولان بخدمت فرستاده در خواست تقصیرات نموده معروفه داشت که بر ذیل چون رخصی بود و سقط شد
 و ذیل دیگر بخدمت سلطان فرستاد فرمود جواب این فردا بشیر الماس فعل خواهد گفت و در سدا را باز گردانید
 و پیش از خود تاج خان و محمد الملک و بهرام خان و اختیار خان را فرستاده تا در غم صغیر بتانی که فرود آمد بر سر
 را چونان بقصد جنگ برون آید از صبح تا شام معرکه جنگ گرم میداشت سلطان خود نیز از قصیه برزوره کوچ کرده
 از بس کود جانیانیر گشته در موضع کرانی نزول فرمود بخدمت محافظان راه در رسانیدن و سدا رسیدی لنگ و از را
 تعیین نمود اتفاقا روزی سید مذکور رسید می آورد را چونان از لنگینا بر آمده بخدمت مردم بسیار گشته شدند
 و در سدا را رانده بر نزد سلطان از استماع انجیر لول و محزون گشته تا صبح صفر سال مذکور تا پای جانیانیر برزوره در لول

و آن روز و شب و روز دیگر تمام لشکر در زیر صلاح جنگ میکردند صبح روز دوم ماه ذی قعدة سنه تسع و ثمانین و ثمانه
 باشد در وازه بنور شکسته درآمدند و جمع کثیر بقتل آوردند و سلطان نیز در وازه رسید جمیع راجپوتان اسلحه انداخته
 و در عرض رسیدند و مقصد راجپوتان بیکبارگی حمله آوردند و نکس بسیار از طرفین کشته شدند و در جمیع کرامی بتانجه
 و دو و نگرسی جمعی را دستگیر کرده آوردند و سلطان مراسم شکر آلتی بجا آورده برای بتانی و دو و نگرسی را بجا فظ خان سپرد
 تا علاج زخم آنها نماید و بهمان روز جانپایان را بجا کبابا و نام نهاده خود به شهر درآمد جمعی از راجپوتان که بنحیه بجهار سوم آوردند
 آنجا حمت را نیز روز سوم بخواری و زاری بر آوردند و چون محافظ خان خبر آورد که زخم راجی بتانی به شده سلطان
 او را با سلام دلالت کرد و او قبول نمود و چون پنجاه در حصن بماند و قبول اسلام نکرد و نیز موده ملاراه نیز بتانجه
 و دو و نگرسی را بر دار کردند و آنرا فقه در سنه تسعین و ثمانه بدست داده در سنه مذکور فرمایش حصار خاص و
 حصار جهان پناه محکم را با غایت فرموده اهتمام بجا فظ خان فرمود در سنه اثنین و تسعین و ثمانه ولایت سوتیه
 و قلعه چونا گره و کرنال بشان زده خلیل خان عنایت فرمود و در سنه اثنی و تسعین و ثمانه سوداگران از دیار
 دلی محمد آباد آمده بهتافت نمودند که چهار صد و سه اسپ می آوردیم راج کوه آواز ما بتدی گرفته و تمام قانله را تاراج
 کرده بمحرم استماع این سخن فرمود تا قیمت اسپانرا از خزانه بسوداگران بدهند و بهمد راضعت داده در مقام استعداد
 لشکر شد و بعد از چند روز متوجه تجزیب آندیا برگردید و پیش از خود فرمانی بنام راجه آلو بدست سوداگران فرستاد
 مضمون آنکه اسپان و هتاج چون بجهت سرکار خاصه می آوردند و او را بتدی گرفته باید که هر چه گرفته باز گردانند
 بدهد و الا مستعد قهر و غضب سلطان باشد سوداگران چون فرمان رسانیدند راجه آلو از خایت خوف سیصد
 و هفتاد و اسپ که بجنس موجود بود و حواله سوداگران نمود و سی و سه اسپ سقط شده بود قیمت آنرا داده و پیشکش
 همراه سوداگران فرستاد و سوداگران چون بخدمت سلطان رسیدند حقیقت حال معلوم نمود و پیشکش راجه
 آلو گذرانیدند سلطان مراجعت نموده بمجد آباد جانپایان رفت و در سنه تسعین و ثمانه خبر رسید که بهادر
 گیلانی گماشته محمود گیلانی سر از اطاعت و لینعت خود سلطان محمد لشکری والی دکن پیچیده و بندر وایل را
 متغلب و متصرف شده در راه بهبازرات آزار میرساند و راه آمد شد کجرات مسدود شده و بهبازرات خاصه
 بزور برده بمحرم استماع این خبر استعداد لشکر نموده براه خشکی ملک توأم الملک را تا فرود فرمود و از راه دریا جابریا
 نقین نمود چون اینجی بسلطان محمود بمبنی رسید امر را اطلبیده فرمود که چند نوبت از بزرگان ایشان با انظار
 رسیده و شوکت سلطان محمود معلوم بکنانست و رعایت حقوق این طبقه بر ذمت هست لازم و واجب
 و برین تقدیر لائق مناسب آنست که متوجه دفع او گردیم امر او را و زراحت حسین را می و تصدیق قول او نموده
 در مقام استعداد لشکر شدند و صحیفه اخلاص بخدمت سلطان محمود مرسل داشته و متکفل تا دیب و کوشمال

بسیار در گردیدند و در ساحتی که منجمان اختیار نموده بودند سلطان لشکری از شهر بندر بدفع مها در عازم گشت
 و بعد از چند روز قتل آوردند و تقصیل این ساسنه و طبقه و کن سمت گذارش یافته و در سینه متعین و
 ثنائیات سلطان محمود بجانب مقصد موراسه غزیت فرمود و در اثنای راه منبیاں بغرض رسانیدن کزالف خان
 بن النعمان چون علوه نوکران در مصارف خود خرج نموده بود از ترس آنکه سبا و اسپاهیان و آخواه شوند و
 باو جبرستی لاحق گردد و گریخته رفته است سلطان شرف جهان را بهجت و لاسا و فرستاد و شرف جهان به چند عو
 و نصایح بدو خواند اصلا فائده نداد و صد سلسله فیل که همراه خود داشت بدست شرف جهان فرستاده بولایت
 مند و درآمد چون از پدر نسبت سلطان محمود و علی بیوفائی واقع شده بود سلطان غیاث الدین او را در ملک
 خود جای نداد اصلا نقد احوال او نکرد و النعمان غایب و خاسته بود سلطان پور گردید سلطان محمد قاضی بهمن
 بگویند ملک شیخا فرستاد و چون قاضی بهمن بواجی سلطان پور رسید النعمان محاربه کرد و پسر قاضی مذکور الملک
 الشیخ با چند نفر در آن سمر که کشته شد و آخر الامر النعمان سرگردانی بسیار کشید و عریضه شمل بر کمال عجز و راسه
 بخدمت سلطان فرستاده و درخواست تقصیرات خود نموده و چون خانه زاد سلطان بود و قلم عفو بر او
 کشیده و سنده احدی و شمائت بخدمت رسیده شرف خدمت دریافت مشمول عواطف و حقوق محترم گردید
 اما چون کوکب طالع او در مروط بود و بعد از سه ماه و ناتب عرض خود را بی وجه قتل آورد و مقید گشت بهمدان
 جس فوت کرد و چون عالم خان فاروقی حاکم اسیر نزد پیشکش مقرر فرستاده بود در آنوقت و غوری بهبود
 سلطان استعدا و لشکر نموده و سنده سده و شمائت متوجه تادیب و گوشمال او گردید و چون کنار آب پستی رسید
 عا دلمان پیشکش بسیار فرستاد و معذرت خواست سلطان از روی کرم عذر او پذیرفته محمد آباد جانیانیر
 مراجعت کرد و هر ریشال که سنده سده و شمائت باشد خبر رسید که سلطان ناصر الدین عبدالقادر کفران نعمت وزیر
 ملک را از تصرف سلطان غیاث الدین بر آورده اسم سلطان بی بر خود اطلاق کرده است سلطان محمود
 خواست که تادیب و گوشمال او متوجه پیر مالوه گردد و درین اثناء پیشکش سلطان ناصر الدین باع انقض نیاز
 و مشایخ عجز و انکسار رسید و در آن مذکور بود که هر چه از من صادر شده برضای مخدوم دولی نعمت خود بود فاما
 چون شجاع خان درای خورشید بر سلطان غیاث الدین استیلا یافته بودند و راضای کتمان آن سنی سبذول
 می داشت سلطان بنیخ و زار سه او در نموده ابراهه سواری فتح کرد و درین سال چون فرنگیان در بنیاد اسلام
 شور انگیزند سلطان متوجه بندر هاجم شد چون بخت دون رسید بندر خبر آوردند که از غلام خاص از بندر یب چند
 سلسله جاز خاصه و ده هزار روی مستعد ساخته با فرنگیان بندر چول جنگ کرده فرنگی بسیار قتل آورد و درین
 جنگ چهار صد روی کشته شد و فرنگیان که بخت بدیک چهار بزرگ ایشان که یک که در شمل و در آن بود و بهجت آنکه

تیر و دایوت شکست بودند و دریا غرق شد سلطان مراسم شکر آبی بقدیم رسانیده محمد آبا و جانشینان کرده در سه
 اربع و عشر و شصت و هفت عادت جان حسن پوشیده و والده خود که دختر سلطان بود و بعضی سائید که عا و لجان بن مبارک خان
 حاکم اسیر و بر بانیور هفت سال و چند ماه شد که وفات یافته او را پسر خلیفت امید دست که جای پدر آن بقیمیر
 مرحمت فرمایند سلطان التماس استدعای دختر را قبول ننموده در حبس سال مذکور استعدا و لشکر نموده و دشمنان بپنج
 اسیر و بر بانیور گردید و ماه رمضان را در کنارت آب نریده موضع سیله گذرانیده در شوال عازم ندر بارگشت و چون
 بقیمیر ندر بار رسید و معلوم شد که ملک حسام الدین منقول که نصفت ولایت اسیر و بر بانیور در تصرف او بوده
 خانزاده عالم خان را حاکم اسیر و بر بانیور میشد و اتفاق نظام الملک سپهر حاکم کاویل بخت اسیر و بر بانیور
 اجلاس نموده ملک لادون خلجی که نصفت ولایت اسیر در تصرف او بود و ملک حسام الدین منقول مخالفت و زید
 بر کوه آتیه حصن کشته سلطان محمود بعد از استماع این سماع متوجه تالیکر گشت و ملک عالم شتهان دار شالیور
 غریز الملک سلطانی تهمان دار سلطان پور را از دست نمود تهمان را نیز خالی ساخته پیشکش نمود و نظام الملک تهر
 از شنیدن این خبر چهار هزار سوار همراه عالم خان ملک حسام الملک گذاشته خود بجاکاویل رفت چون در تالیکر
 محمود را اندک دفعی طاری گشت چندی آنجا توقف نموده آصف خان و غریز الملک لشکرهای آراسته بتادیس
 ملک حسام الدین و عالم خان فرستاد چون آصف و غریز الملک متوجه بریان پور گردیدند فوج نظام الملک
 بر خصمت ملک حسام الدین رویدار خود نهاد و ملک لادون خلجی با مستقبات آصف خان آمده ملاقات نمود و خان
 او را همراه خود بخدمت سلطان آورد و ملک حسام الملک نام و پشیمان شده بار و کشتن سلطان بنویست و او هر دو
 بنمایات و اتفاقات سرفراز شدند و بعد جمیع افعی و رساعت مسعود و عا و لجان را عظیم بایون خطاب داده چهار
 سلسله فیل مسی لک تنگه و پنج با و داد و عنان حکومت و حر است اسیر و بر بانیور بادیور و ملک لادون را
 خانبهان خطاب داده همراه عظیم بایون عا و لجان رخصت فرمود چون تولد ملک لادون در موضع شالیور
 واقع شده موضع غرگور راجه با و انعام گرد ملک محمد باکبا و له عا و لجان ملک غازی خان و ملک عالم شتهان دار
 تالیکر خطاب خان و ملک حافظ را حافظ خان و برادر او ملک یوسف را آصف خان خطاب داد و در خدمت
 اعظم بایون رخصت کرد و حضرت الملک گجراتی را عا و لجان و عظیم بایون گذاشت و بعد هم و پنج
 از آنکه لادون بپنج نموده بتدبیر سلطان پور ندر بار گردید و پسران اول ملک حسام الدین منقول را شتهان خطاب داده
 و عظیم بایون در آنجا قاضی سلطان پور است با و ذیل بایولت نموده نصفت انصاف ارزانی داشت و در
 بکوتی تیر و دایوت هم غلام اکرم سده شصت و هفت ساله محمد آبا و جانشینان تیر و دایوت و عا و لجان بعد وصول بر بانیور
 چون سیان ملک حسام الدین شهر یاز و ملک محمد باکبا و عا و لجان و سیان ملک لادون خلجی و صاحب خان

صفای خاطر بود ملک حسام الدین و ملک محمد باکبا از برهان پور در مقام شیر خشت توطن انداختند و بعد از چند روز
با عظم هایون خبر رسید که ملک حسام الدین شهریار با نظام الملک بحری اتفاق کرده میخواستند غارت کنند به این
و عظم هایون برین خلع آگاهی یافته کس لطلب حسام الدین فرستاد و ملک حسام الدین بر سر کار واقف شده و با هر روز
سوار شود برانور شد چون خواجی برانور رسید عظم هایون مع سیصد هزار سوار بحرانی مقتضای نموده بتزل خود بر ملک
رخصت دلتره فرمود روز دیگر با مجریان خود چنان کشاکش کرد که چون ملک حسام الدین بدیوان خانه بیاید دست
گرفته بخلوت خانه برود و وقت رخصت دریا سبک بر آید که سمیع را عظم هایون عادل خان بری دارد و ضرب کاری
ملک حسام الدین محاکمه بکشد شستن او مردم او را جاسا خواهند شست برین قرار داد و بعد ساعتی کس لطلب حسام الدین
فرستاد و ملک حسام الدین از غایت غرور و نخوت با جمیعت تمام آمد و بعد ملاقات بطریق مشورت دست
حسام الدین گرفته بخلوتخانه خود درآمد و چند سخن در میان آورده بانی داد و رخصت فرمود و برین اتفاق
حسام الدین قد خود را راست کرد و ویریا خان شمشیر بر سر او انداخت که او بر کالنه شد چون ملک برهان
که وزیر عظم هایون بود برین وقوف یافت هیچ از بحرانیان که همراه بودند فرمود که هر بحرانی را بر بند بحرانیان
چون شمشیر از خلافت کشیدند ملک محمد باکبا و سرداران و دیگر که همراه ملک حسام الدین بودند و دیگر نیز بنده
و چهار صد پیشی که بدر بار حاضر بودند و برادر وزیر شمشیر گرفتند و ملک محمد باکبا و سرداران دیگر میان خون و خاک
آغشته بلفسف و لایست که در نصرت او بود و بی نزاع بنصرت عظم هایون درآمد چون این ماجرا مشروح حسین
در صبح الاول سال مذکور سلطان محمود رسید فرمود که هر که حق ملک ندارد و آخر در معارض تلف است و
در سه تته و عشر و ستاعته سرفیه عظم هایون ورود یافت صحنون آنکه یک نوبت بر قلعه اسیر رفته بودم شیر خان
سیف خان را که قلعه در تصرف ایشانست خالی از شیطانیت و لفاق یافتیم و حال آنکه ملک حسام الدین کشته شد
بر دو بید دولت بیک دیگر اتفاق کرده در خلافت و شفاق شدند و مکتوبی بنظام الملک بحری نوشته عالم خان
خانزاده را بطلبیده اند بنده با اتفاق ملک لادن خانجهان و مجاهد الملک و دیگر امر رفته قلعه را محاصره نموده نظام
بحری با لشکر خود عالم خان را همراه گرفته بسیر خود آمده اگر بولایت بنده در آید محاصره قلعه گذاشته ببنگ او خواهد
سلطان پنج لک تنگ نقد بجمیت مدخج عظم هایون انعام فرموده و لا در خان و صفدر خان و امراسه و دیگر
بلوک اعظم هایون رخصت فرمود و در جواب نوشته که خاطر آن فرزند جمیع باشند که هر گاه احتیاج شود
خود متوجه خواهم شمر نظام الملک بحری که غلام سلطان دکن است این قدرت از کجا بهرسانند که بولایت
آن فرزند حضرت تواند رسانید و هنوز امرای مذکور از بیرون شهر کوچ نکرده بودند که شانزاده سلف خان که مختار
قلم مقصدی گذارش احوال او خواهد گردید و در قصیه برود آمده و بیایوس مشرف شد و هفت لک تنگ دیگر بجمیت

خرج عظمایان است و ناموده فرستاد و بعد از چند روز رسول نظام الملک بجزی بخیمت رسید و بعد از آن
 گذرانید و مضمون آنکه چون عالم خان خانزاده با این جانب التجا آورده متوقع است که پاره ولایت ایشین را بپای
 با و لطف فرمایند رسول نظام الملک طلبیده گفت چون او قدم از گلیم خود فرار میکند و غریب گوشتال بسزا
 خواهد یافت فی الحال چون امرای مذکور بقصبت ندر بار رسیدند شیر خان و سیف خان برو خامت عاقبت خود
 اطلاع یافته ملجی ملک مجاهد الملک شده زندهار خواستند عظمایان این امر را نعمت غیر شرف و داشتند
 قول و عهد داد و شیر خان و سیف خان بر قول و ثوق نموده از قلعه فرو آمده بولایت کاویل فرستادند و
 عا و لحان بعد از رسیدن دلاور خان و دیگر امرای تاخت ولایت کالنه عازم گشت و پاره مواضع و قربات
 کالنه تاخته بود که راجه کالنه پیشکش فرستاد و متفقا تقصیرات خود نموده و عالم خان از ان سزایین برخاست و کالنه
 امرای گجرات را بگجرات رخصت کرده خود بر پانور آمده همدین سال سلطان سکنه رودی باد شاه دلی از رود
 خصوصیت و اخلاص پاره تحف و سوغات بخدمت سلطان فرستاد و قبل ازین هرگز باد شاه دلی بیاد شاه
 گجرات تحفه نفرستاده بود و هم در پنج سده سه عشر و تسعایه سلطان محمود بجانب نهر و اله حرکت کرد و سالکان
 آن بقعه را از علما و صلی و فقرایا لغام و التقات خوشدل ساخت فرمود که غرض آمدن این بود که از خودیم
 رخصت بگیرد شاید جل امان غیبه علما و اکابر هر یک بطور خاص عای او کردند و از همان مجلس سوار شدند و
 فرارات مشایخ مین رحم الله علیهم رفته روز چهارم عازم احمد آباد گشت و طواف روضه مقدسه شیخ احمد کتبی
 قدس و نموده بمحمد آباد متوجه شد و چون ضعف و بیمار در خود احساس میکرد دشانزاده مظفر خان را از
 برودره طلبیده مضامح و پذیر گرفت و بعد از چهار روز چون آثار صحت در خود مشاهد کرد دشانزاده را رخصت
 برودره فرمود پس از چند روز بیماری عود نموده و بعبایت ضعیف و نرا گشت درین اثنا روزی فرحت الملک
 بعضی رسانید که شاه اسماعیل بادشاه ایران یادگار بیگ قزلباش را با جمعی از قزلباشان بطریق مجامعت فرستاد
 و تحفه های نفیس سسل داشته فرمود و روزی قزلباش که دشمن صاحب رسول الله صلی الله علیه و سلم و مخترع ظلم اندام
 نمایان و اتفاقا همچنان شد گفت که دشانزاده مظفر خان را از د و طلبیده بنهر یادگار بیگ قزلباش رسانیده بود
 که عصر روز دوشنبه دوم رمضان سده سیع عشر و تسعایه بخت هستی بر لبست شخصت و نه سال و یازده روز
 عمر یافت و پنجاه و پنج سال و یک ماه و دو روز جهان داری کرد و او را در بنا شیر خدایگان حلیم مینوشتند و او را
 محمود بیکه نیز گویند و بیکه گاوی را گویند که شاخهای او بجانب بالا برگشته و حلقه زده باشد و بر و ته های
 برین شکل بود برای این بیکه نامیدند بادشاه حلیم و کریم و شجاع و سخنی و خدا ترس بود و فکر سلطنت
 سلطان مظفر شاه بن محمود شاه چون روز دوشنبه دوم رمضان سده سیع عشر و تسعایه سلطان

سلطان محمود بن محمد شاه از تنگنای جسم بوسعت آباد و خوشانی فرامیده بعد از دو ساعت شب سه شنبه
 رمضان شانزده مظفر خان رسید سبی امر او معارف بخت امارت جلوس کرد و لوازم نثار و ایشای نفیسم
 رسانیدند و او به انقباض قلبین بدرامزار قاض الانوار قدوة الملائک شیخ احمد که متوقد سمر درای ساخت
 و در دنگ تنگه بغیر الملک حواله فرمود تا رابل اتفاق قصبه سرخ قسمت نماید و امر او سائر اعیان مملکت را
 خلعتش داده بعضی را بخط ایهای لائق ممتاز گردانید و جهان روز برینا بر اسلام خطبه بنام او خواندند و از ارمایه بیکان
 خود بیک خوش قدم را حواله الملک و ملک ارشد نیک الملک را خواندند خان خطاب داد و نام وزارت برینا قرار او
 سپرد و در شوال سال مذکور یار گاریک قزلباش ایلی شاه اسمعیل در فراخی محمد آباد و عراق رسید و حج امر
 دو وزیر با استقبال فرستاده قدم او اتقی سحر و احسان نموده یار گاریک سخند که بحجبت محمود شاه آورده بود
 بحضرت سلطان مظفر گذراند سلطان یار گاریک و جمیع قزلباشان را بقتضای بادشاهان اقامت فرموده برای خاصین
 سکونت این گروه تعیین نمود و بعد چند روز محمد آباد قصبه برورده شده آن بقعه بدولت آباد میسوم گردانید و درین
 اثنا خبر رسید که صاحب خان و کد سلطان ناصر الدین علی بدست یاری خواجه جهان خواجه میر سلطان محمود عذر کرده
 سند و تصرف شده خود را سلطان محمود خطاب داد و اگر امر را بخود موافق ساخته بود چنانچه در طبقه مالوه قلم مقصد
 گذارش این ساختگشته از مندر و گنجینه التیا آورده است سلطان مظفر محافظان را با استقبال صاحب خان فرستاد
 تا لوازم هم اندازی داد و لایحه ای بجا آورد و بعد ملاقات از آن چند بحجبت ادای لازم ضیافت در برورده و وقت خود متوجه
 محمود آباد گردید و قصر خان را بقصه دهد و فرستاد تا خبر شخص سلطان محمود علی و اسوال مملکت مالوه و ادو صناع
 امر معروف و دار چون برسات در آمد مردم بجا قرار گرفتند و روزی صاحب خان پنجاه فرستاد از آن
 فقیر دین گزیده و اصلا هم خود را براده نمی بیند سلطان فرمود ایشاء المد تعالی بعد برسات نصف ولایت
 مالوه طومار و کرا از تصرف سلطان محمود در آورده تسلیم ایشان خواهد نمود چون کواکب اقبال صاحب خان
 بهبوط داشت نجیب اتفاق یار گاریک قزلباش که در مردم کجرات بسرخ کلاه شستار گرفته بود و در قرب جوار
 به رسید و روزی در میان نوکران خصوصیت شد و بچنگ رسید و منزل یار گاریک بنارت رفت و در میان
 لشکر کجرات شهرت یافت که ترکمانان صاحب خان را گرفته اند شانزده مالوه از بخت اینخرف بیخیمت سلطان
 برخاسته رفت تفصیل اینو باجمال و طبقه مالوه مذکور گشته و بعد از رفتن صاحب خان چون اخبار غلبه و استیلا
 را بچوتان در بلوچی سلطان محمود علی بسلطان مظفر رسانیده بود غیرت و بحجبت ابران داشت که متوجه تادیب
 این گروه که در دوا سطره امضای این نیت عازم احمد آباد گردید از تناسبات ولایت خاطر جمیع سازد و از
 بزرگان میرز و وزیران استیاد طلبیده متوجه مالوه گردید و یک هفته در احمد آباد بوده متوجه کوره شد و آنجا بواله

احتیاج عساکر چنانچه روز مقام کرده در خلال این ایام خبر رسانیدند که ملک حسین الملک حاکم بن جمعیست خود بخود
 ملازمت شده بود و در راه خبر رسید که راجا ایدر فرصت را غنیمت دانسته و آن فوجی بخارفتنه و فساد انگیزه
 نامزد و بسیار ترقی یافته است ملک حسین الملک از روی دوخواهی خواست او را گوشمال داد و بخدمت برسد
 و رفته بقتبه مورا سد را تاخت درین اثنا راجا ایدر جمعیست نموده جنگ آمد و میان هر دو لشکر جنگ عظیم واقع شد
 چون عبد الملک با دوست مسلمانان بدرجه شهادت رسید و فوجی که همراه داشت یار دپاره شد و بای اثبات
 عین الملک از جازفتنه فرار نموده از شنیدن این سلطان مظفر متوجه ایدر گشت چون بقتبه مورا سد رسید قوسه
 بتاخت و تاراج ولایت ایدر فرستاد و راجا ایدر قلعه را خالی ساخته خود در کوه سیمالگر مخفی گشت سلطان چون
 باید رسید و نفر بر راجوت عدا که بقصد مردن ایستاده بودند غیلت و خواری گشته شدند و از عمارت و تپخانه
 و بارغ و درخت اثر نگذاشتند راجا ایدر از راه عجز و داند ملک کو بی زار دار را بخدمت فرستاد و بخدمت خواست
 و پیغام نمود که ملک عین الملک از کمال عنادی که بر بنده داشت آمده ولایت را تاراج کرد از روی اضطرار
 ازین بیچاره و حکمت و تردد و بدو توقع آمده و اگر بداند از جانب بنده میشد مستحق غضب و سقط سلطان بیب و دم
 مبلغ هشت لکه روپی و صد اسب بطریق پیشکش تسلیم و کلاسه علانی مینمایم چون تسخیر مالو و پیش نهاد
 سلطان مظفر بود و عذر او پذیرفته نگردد و بدو بر دفت و بست لکه تنگه و صد اسب بملک عین الملک لطف نمود
 تا سامان مردم نماید و از کوه و دیر و شاهزاده اسکندر خان را بملکومت محمد آباد رخصت داد و چون بقتبه مورا رسید قوسه
 فرمود که تا موضع دلو الی را که در تصرف مردم سلطان محمود ظلی است متصرف شود و بعد از آن متوجه دمارا گره گردید
 و در اثنا راه و لیدر که کما که ساکن دمارا و آمده ملازمت نمود و جمیع مردم دمارا امان خواسته سلطان امان
 داده توأم الملک بن توأم الملک و ایدر الملک بن عمار الملک را بجمیع دلا ساسی سکند دمارا پیش از خود فرستاد
 و درین اثنا خبر رسید که سلطان محمود ظلی بخود و زمانه و امیرای چند بر بروی خروج کرده اند و او مجد و چند بگرفت سلطان
 مظفر امرای خود را و افسر طلبیده فرمود که غرض اصلی درین یورش آن بود که کفره پور نیز را بر طرف ساخته بولایت رامپان
 سلطان محمود و صاحبان و لای سلطان احمد الدین علی الهویتیمنت نمایم اکنون که سلطان محمود بدفع امرای چند بگرفت و راجوتان ظالم
 بخود همراه برده و در وقت بملک او در آمدن از این مروت و رسم حواسی که در دست توأم الملک چون بخدمت
 پیوسته شمه از خوبهای آموخانه دمارا بعرض رسانیدند سلطان از کبر و شکار آخود و مائل و در اغب گردانید
 سلطان مظفر توأم الملک را بجمیع نگار داشت اردو گذاشته یاد و دیر اسوار و کینه و بچاه ساسی قبل عازم دمارا
 گردید چون بدمارا رسید عصر همان روز اسوار شده زیارت مراد شیخ عبدالکمال و شیخ کمال الدین مالوئی
 مشغول است که شیخ عبدالعزیز زمان راجه بهنج با ندی بهنج نام داشته وزارت راجه تیکر دو لیر بے اسلام آورد

برای نصبت و مجاهدت بحالات نفسانی رسیدند القصه نظام الملک را خجسته فرمود تا در نواحی دلاورده شکار نماید
نظام الملک از دلاورده گذشته ببلخ رفت و در زمان مراجعت جمعی از پوربیه آمده بنگاه نظام الملک از محبت
رسائیده بمنزله ای خود رسیدند چنانچه در طبقه الوه مرقوم گشته سلطان مظفر بعد از اطلاع برین واقعه نظام الملک را در محض
عقاب خطاب داشت چه بکلی غرض او آن بود که اسباب سیر کرده باز گردودا مثال انجکایت که از نظام الملک بقرع
آمده باعث مشغول خاطر میباشست سلطان مظفر مراجعت نموده متوجه کجرات گشته و محمد آبا و جانیان را گرفت و در
شوال سنه اصدی و عشرين و شصت هجری چون بعد فوت رای بیهم راجه ایدر رانا ساکجا بجماعت رای مل بن رای بیهم برآمده
رایمل بن سو جیل که داماد او میشد بولایت ایدر درآمده و ولایت ایدر قلعه را از تصرف بهار مل بن رای بیهم برآورده بر ایلان کورید و
سلطان مظفر نظام الملک را نامزد فرمود تا ولایت ایدر را از تصرف رایمل برآورده بهار مل تسلیم نماید خود نیز
متوجه احمد نگر گردید و در آنجا راه چون بهار مل نظام الملک پیوست او را آورده بخدمت مشرف ساخت سلطان
مظفر ازین منزل خداوند خان و نظام الملک را بجز است اردو گذاشته بیژن رفت و سکنه آتش را عموماً و فضلا
و علماً را خصوصاً نواز شها فرموده پیوست و بهار مل را بنظام الملک همراه نموده او را خجسته داد و تارفته ایدر را
از تصرف رایمل برآورده و بهار مل تسلیم نماید نظام الملک چون ایدر را تسلیم بهار مل نمود و رایمل چون پناه بکوه
بجیا بگریخته بود نظام الملک بکوه بجیا بگریخته جنگ کرد و از طرفین کس بسیار کشته شدند چون این خبر بسلطان مظفر
رسید نشور فرستاد که چون ولایت ایدر تصرف درآمده بجیا بگریختن و جنگ کردن باعث آن میشود که
لشکریان بی تصرف صنایع شوند لاق آنست که در روز مراجعت نماید بعد از مراجعت نظام الملک سلطان
از احمد نگر متوجه احمد آبا و شد و چندی عظیم تر تیب داده شاهزاده سکندر خان و بهادر خان و لطیف خان که خدا
ساخت و امر امارت شهر را بانعام و خلعت نوازش کرد و بعد برسات بطریق میر و شکار متوجه ایدر گشت و
چون نظام الملک میار بود و اطبا بعالجه او گذاشته در او اقل سنه ثلث عشرين و شصت هجری آبا و جانیان رفت
و از انجی الملک نصرت الملک را بایدر فرستاد و نظام الملک را بجنود خواند و قبل از وصول نصرت الملک
نظام الملک ظهیر الملک را با باصد سوار در ایدر گذاشته بجنای تعجیل و اقدام مشوق متوجه محمد آبا گردید و هنوز در
نواحی احمد نگر بود که رایمل انتهاض فرصت نموده متوجه ایدر گشت ظهیر الملک با وجود قلت و دست و گزشت
و دشمن استقبال رایمل نموده با بست و همت نفر گشته شد چون این خبر بسلطان مظفر رسید ملک نصرت الملک
فرمان فرستاد که تا بجیا بگریخته و معاندان و اوای متمردان دست یار و دین ایشا خج جان نمائند که بقتله ای زمان
خود بود و حبیب خان قطع داشته است مگر واسطه استیلا را بچوتان پوربیه از منند و گریختن بخدمت پیوسته از
تسلط پوربیه شکایت نمودند و بعد از چند روز در کوربیه وارد و خمر و هود رسید که سلطان محمود غلی از استیلا را بچوتان

پوربیه متوهم گشته التجا آورد و موضع بهگور که سرحد گجرات است وصول یافت بنده خدمت رسید حسب المقدمه
در خدمت گزاری بتقصیر ان خود را ضعیف نشد سلطان مظفر را از استماع این ماجرا خوشحالی روی نموده و آنچه مخصوص بادشاهی
باجتماع کارخانها تحت و دیارهای بسیار مرسل داشته خود نیز عازم استقبال گردید و نواحی موضع دیوله اتفاق ملاقات
افتاد سلطان مظفر دلجوئی بسیار نموده گفت خاطر از مفارقت اولاد و مملکت مکرر نباشد که عنقریب بتایید الهی
و ما را از روزگار پوربیه برآورده مملکت مالوه را از آشوب فتنه و فساد پاک نموده بملازمان ایشان تسلیم خواهیم نمود و
در همان منزل توقف نموده باستعداد لشکر سیکران متوجه مالوه میگردیم چون میدانی را می آید وجه سلطان مظفر اطلاع
یافت رای تبور یا جمعی از راجپوتان در قلعه مندو گذاشته خود با دهنزار از راجپوتان سوار فیل محمودی متوجه دیاره
گردید و از اینجا پیش راناسا نکارفت که او را کمونک خود بسیار و سلطان مظفر را تنگ محاصره متوجه مندو گشت چون افواج
مظفری قریب بمندو رسیدند راجپوتان از قلعه برآمده داد مردمی و مردانگی دادند آخر گریخته پناه بقلعه بردند روز دیگر
تیر راجپوتان بیرون آمده جنگ کردند قوام الملک سلطان ترود نمایان نموده راجپوتان بسیار بقتل آورد سلطان مظفر
درین روز اطراف قلعه را تقسیم نموده با مراسیم و محاصره نمود و در خلال این احوال حمید رای خطی برای پتور انوشته
فرستاد که من پیش راناسا نکارفته او را با کل راجپوتان و ولایت ما را و آن نواحی بکومک می آورم باید که بدست
نگاه سلطان مظفر را حریف و حکایت نگاه دارد و رای پتور از کمال خداع دیگر رسولان فرستاد و پیغام کرد که
چون بدست که قلعه مندو بمصرف راجپوتان درآمده عیال و بساط در قلعه است اگر سلطان یک منزل محبت تر
نشیند تا ابل و عیال خود را برآورده در عرض بکاه قلعه را خالی کرده می سپاریم خود نیز خدمت مشتاقه دخل
و ولتخواهان می شویم سلطان مظفر اگرچه دانسته بود که آنجا حجت دفع الوقت میگفتند و انتظار کومک می بردند اما چون
فرزندان و متعلقان سلطان محمود در قلعه بودند با لشرف و تملک آنجا حجت قبول کرده ازان منزل سه کرده عقب
نشست درین منزل عادلخان حاکم اسیر و برهانپور را لشکر تازه درآمده ملحق شدند و بیوقت خبر رسید که حمید رای
چنین فیصله در بلب براناسا نکا داده او را بکومک آورده بنواحی اجین رسیده است عرق حمیت سلطان مظفر در حجت
آمده عادلخان فاروقی حاکم اسیر و برهانپور و قوام الملک سلطان را اینجا فرستاد و خود بمحاصره قلعه مندو
مراجعت گردید بکلی همت بران محصور داشت که قلعه پیش از جنگ راناسا نکا بدست افتد و امر او سروران
آن گروه راجا با جاقین نمود در صبح شب چهاردهم صفر اربع و عشرين و تسع الاف قلعه هجوم آورده جنگ انداختند
دزد و بنا نهادند بر قلعه برآمدند و راجپوتان جو بهر کرده آتش در خانه مان خود زدند و عیال و فرزندان خود را کشته و کشت
سوخته بمحاصره برآمدند و تا جان داشتند ترود می نمود سلطان مظفر نیز در قلعه درآمده قتل عام فرمود و بجهت پیوسته که دراز
نورده هزار راجپوت بقتل رسیده بودند و تفصیل این اجمال و طبقه مالوه مذکور شده القصه چون از قتل راجپوتان پوربیه

تاریخ شد بن سلطان محمود بن محمد بن پورست و مبارکباد و تعینت گفت و بنظر پانچ پرسید که بر بنده چه میفرمایند
 سلطان مظفر گفت قلعه مند و ملک مالوه را خدایتی بشما مبارک دارد و از اینجا مراجعت نموده بارودی خود
 رفت روز دیگر متوجه راناسا نگر رسید که یکی از راجپوتان نامی زنجی از قلعه گنجینه پیش رانافرتی مهابت و صلابت
 قتل مظفر را جوئی تقریر نمود که زهره راناک بگرفت و بی اختیار فرار نموده بجانب چورشت و آن راجپوت در میان
 مجلس فتنه گرد چون سلطان محمود از مند و بار آید و متعذر و نمود که سلطان بجای پدر و عم فقیر میشود امید داشت
 که اتفاقات جدید را با الطاف قدیم مستطعم ساخته کلبه اخرا را بنظر قدم مسرت از منور سازد سلطان مظفر جوابت
 سول او نموده شاهراده بهادر خان و لطیف خان و عادل خان و عالم اسیر و برانپور را همراه گرفته متوجه مند و شد و متب
 انچه قرار گرفته صبح قبل سوار قلعہ درآمد و در منزل سلطان محمود فرود آمد سلطان هماکن در او ای لوازم هم اندازد
 کوشیده خود پیرایه استاده خدمت میکرد و بعد از فراغ طعام پیشکش لائق از بن جنس سلطان و شاهراده گذرانید و
 مد مدتی بنوعی سلطان مظفر را میسر منزل عمارت سلاطین ماضی نموده متوجه مبارک شد و از اینجا سلطان محمود را خدمت
 کرد و آصف خان گجراتی با ده هزار سوار یکبارگ او گذارشته متوجه گجرات گشت سلطان محمود از خایت محبت با وجود
 مرض شده تا موضع دیو را همراه آمده از اینجا خدمت می و حاصل نموده بمند و مساعدت کرد سلطان مظفر فتنه چندی
 در مجده آباد و جانیان قرار گرفت و اکابر و اشراف بلاد گجرات بحیث تعینت و مبارکباد و تجدید شتافتن از انعام و
 الطاف او کامیاب گشتند و در خلال این احوال روزی یکی از مذابخر فرستاد که در آن ایام که بر تو تسخیر بر مالک مالوه
 گستره بود غریب راجه ایدر را که بهیجا نگریخته باز دلایت بن و قصبه کهر لور را آخت چون نصرت الملک ایدر را بنگ
 جاک او متوجه گردید و فرار نموده در مخاکی بجایانگ خرید سلطان فرمود که انتشار ایدر نقالی بعد از برسات در غنایاب
 فکر بر صیل کرده خواهد بشت و بعد از برسات در سیم جنس عشرین و شصت بار دگوشال رابیل و مفسدان و دیگر متوج
 ایدر گردید چون ملازم و معاون راجه مالدی بود و تا دیگ گوشال او را مقدم داشتند و دلایت او را بنگاک برابر
 ساخته روزی چند را ایدر توقف نموده و از اینجا مجده آباد و جانیان فتنه قرار گرفت و بعد از چند روز پرسید که سلطان
 محمود طلی با اتفاق آصف خان ایتصد کار کردن بر سر بکران پور بر سر رفته بود میدانی رای راناسا نگر را بعد خود آورد و جنگ
 صعب اتفاق افتاد و اکثر امرای مالوه در جنگ کشته شدند و بر آصف خان نیز باجمی از بهادران قتل رسید
 و سلطان محمود در غم بسیار خورده و دستگیر گشت راناسا نگر اتفاقا احوال او نموده فوجی همراه ساخته بمند و فرستاده و
 سلطان مظفر از شنیدن این خبر بول و محزون گشت چند سوار دیگر یکبارگ او فرستاده و بکتابت بحیث اسلوب پرسیش فرموده
 سلطان مظفر درین هنگام بطریق سیر و شکار را بید رفته طرح عمارت انداخت و نصرت الملک را همراه گرفته با مجده آباد
 و حکومت ایدر ملک ساز الملک تقوین فرمود اتفاقا روز در هند ساز الملک با درویشی شمه از مالکی اناسا نگر آمد و نمود مبارک از

غایت نخوت و غرور و جرمهای نالایق گفته سکه را نام راناسا نکا کرده پیش دروازه ایدر بست باد فروش رفتن این قضیه
براناسا نکا گفت رانا از روی حمیت جا بلیت متوجه ایدر گشت و تاحد و دوسری تاخت و در خلال این احوال سلطان
منطقه قوام الملک ابن قوام الملک را بهجت کراس در احمد آباد گذاشته متوجه جانیانگر گردید راناسا نکا چون ولایت باکر سید
راجه باکر اگر چنانچه و متفاد سلطان منطق بود اما از روی اضطراب و پوسیت و از انجا بدو نگر پور آمد و مبارز الملک حقیقت
حال بسطان نوشت چون وزرای سلطان مبارز الملک صفای خاطر گذاشته سلطان گفتند که مبارز الملک
چرا لایق که سکه را نام راناسا نکا گذاشته او را در غیرت آورده باز طلب کوک نموده رانا را راجه حد آنکه قدم در ولایت
سلطان گذارد اتفاقا در آنوقت لشکری که کوک ایدر گذاشته بودند بواسطه کثرت برسات در احمد آباد و در جانهما
خود رفته بودند و قلبی پیش مبارز الملک مانده راناسا نکا مجموع و قایه اطلاع حاصل نموده متوجه ایدر گردید چون کوک
رسید مبارز الملک با اتفاق سرداران دیگر استعدا و جنگ نموده باستقبال راناسا نکا برآمد و بے آنکه
فوجها یکدیگر بنید برگشته باید رفت آمد سرداران گفتند قلت دوست و کثرت دشمن بر بگنان ظاهر شد صلاح
آنست که تا رسیدن کوک رفته و احمد نگر متحصن شویم و برین قرار داد مبارز الملک را خواهدا خواه همراه گرفته بقلعده
احمد نگر رفتند صبح روز دیگر راناسا نکا باید رسیده از احوال مبارز الملک تخاصم نموده کراس کجرات که از قوام الملک
گرفته براناسا نکا میگویند گفتند مبارز الملک از انجمن است که برگزیده لیکن امر او را در داشته بقلعده احمد نگر برده اند و قای
کوک و در اندر راناسا نکا بهتلال تمام متوجه احمد نگر گردید باد فروش که پیش مبارز الملک تعریف راناسا نکا کرده بود و آنرا
گفت که راناسا نکا با لشکر بسیار آمده حیقت است امثال شما مردم بعیت کشته شوند مناسب آنست که در
قلعه احمد نگر متحصن باشند راناسا نکا خود را در زیر قلعه آب داده خواهد گشت و همین قدر اتفاق خواهد بود مبارز الملک
در جواب گفت که محالست که او را بگذارم که اسب خود را آب ازین دریا دهد و از روی تنور از دریا گذشته با قلعده
عشر عشرت که رانا بنودا لیتا چون رانا با نجا رسید جنگ صعب اتفاق افتاد و اسد خان که یکی از سرداران بود و آنچه
سوار دیگر کشته شدند و صفدر خان زخمی گشت مبارز الملک چند مرتبه بر فوج رانا تاخته زجهابزد داشت و اکثر کجراتان
کشته شدند و مبارز الملک صفدر خان با احمد آباد رفت و احمد نگر غارت کرده بکرو آغا بود و صبح روز دیگر از احمد
کوچ کرده متوجه بزرگ دیسینگر گردید چون نزدیک بزرگ دیسینگر عموم سکنه آنجا برآمده گفتند که ما زنا را دریم و پدران شما
وایم اعزاز و احترام انجامعت بجای می درده اند راناسا نکا از تاخت بزرگ خود را گذرانیده متوجه سیلینگر شد و ملک باجم
تشانه و آنجا برآمده و شهادت برآمده جنگ کرده بمقتدر رسید راناسا نکا سیلینگر را تاخته بویایت خود مراجعت کرد و ملک
قیام الملک فوجی مبارز الملک و صفدر خان همراه کرده یا احمد نگر فرستاده که مقتولان را از سیلینگر بیاورد و مبارز الملک
احمد نگر رفته شهیدان را بمنزل و اسپین رسانید و در خلال این احوال کولی و کراس از فوجی ایدر مبارز الملک کم صحبت

دیده بر سر احمد نگر آمدند سوار الملک از قلعه برآمده جنگ کرد و شصت یک سوار کراس بقتل آورد و مظفر و منصور با احمد نگر
راجت نمود چون احمد نگر ویران شده بود بخت غلہ با محتاج محنت میکشید از احمد نگر کوچ نمود و بقصبه سیج آمدند و
چون این اخبار سلطان مظفر رسید سلطان عمو و الملک و قیصر خان با جمعیست فراوان و یکصد و پنجاه فیل برفع رانان
سایگانا نزد فرمود عمو و الملک و قیصر خان با احمد آباد رسید و اتفاق قوام الملک بقصبه سیج رفتند و خبر راجت رانان
بسلطان نوشتند التماس فتن چطور نمودند و جواب نوشت که چون برسات برسد و در احمد نگر توقف نمایند
و بعد از برسات غریبت چطور خواهند کرد و امر حسب الحکم و در احمد نگر قرار گرفتند و سلطان مظفر بعد از چند روز لشکر را
علو فیک از قلعه تخراند و او با احمد آباد رفت و غریبت چطور و گوشتال رانان ساکنان داشت در انحال ملک ایاز سلطانی از
سورتنه بخت تمام آمده ملازمت نموده معروض داشت جلال کربانی سلطان از ان مالی و رافع ست که خود
متوجه تادیب و گوشتال رانان ساکنان شوند تربیت امثال باندگان بواسطه آنست که اگر این قسم امری پیش آید
سلطان از انقباض نباید کشید و در محرم سنه سبع و عشرين و ستمائة سلطان مظفر با احمد نگر رسید چون لشکر جامع شد
باز الملک ایاز التماس گوشتال رانان ساکنان نمود و سلطان یک لکه سوار و صد و پنجاه فیل با هزاره کرد و تادیب رانان ساکنان
در خدمت فرمود و از سپه او ملک قوام الملک را نیز بابت هزار سوار خدمت نمود چون ملک ایاز و قوام الملک و
شیرل مراد و فرود آمدند سلطان از کمال خرم و نهایت بی نظارت خان و نظام الملک سلطانی را نیز بآن
سوار و فرستاد و ملک ایاز عرض فرستاد که بخت تادیب رانان چندین امرای معتبر فرستادن باعث افتخار و اعتبار
و میشود بلکه این همه فیل هم در کار نیست و این بنده با قبایل خدایوند کاران خدمت را پسندیده است و اگر فیلا نزد او پس
فرستاد و از سوار سه کوچ نمود و در موضع سهول فرود آمد و از انجا فوج مرد و ملت باخت و تاراج ولایت فرستاده
صفدر خان راجت گوشتال را بچوتان بجایا کوث نامزد کرد و صفدر خان رفته موضع مذکور را که جای قلب بود و آن
را بچوتان بسیار بقتل آورد و بقتل السیف را گرفته ملک ایاز بوست و از ان سرتین کوچ کرده و دیگر بپور و انالو
و السوخته و جنگ برابر ساخته متوجه گردید اتفاقا درین منزل شخصی آمده ملک شجاع الملک صفدر خان خبر کرد که او و دیگر
را بپال با جمعی از راجوتان رانان ساکنان و اگر سرتین فرزند آمده و در پس کوه تیوار می گشته اند میخواستند که سرتین بزنند
شجاع الملک و صفدر خان بی آنکه ملک ایاز سلطانی خبر فرستند قریب بدو بیست سوار همراه گرفته جلو رفتند و
آند و در پیشند و جنگ عظیم واقع شد و اگر سرتین مجروح گشت و هشتاد و چوت فرزند ان افتاد و دیگر راجوتان
بر دیگر ترینها و از ایاز سلطانی چون بر انحال مطلع شد با لشکر راسته بگویم و ایداد صفدر خان متوجه گردید چون
بجنگگاه رسید از نزد صفدر خان تیغ گشته بجز راجات غازیان هر قسم التفات نهاد و صبح روز دیگر ملک
قوام الملک سلطانی بخت و لجوی اگر و بکوه با سنواید رسیده از آبادانی اثر نگذاشت و اگر سرتین مجروح پیش

را نرفته تمام احوال گفته و چون ملک ایاز بنده سور رسیده محاصره نمود راناسا نکا کو یک اتها نه دار خود آمده و در دوازده
 کروی هند سور توفت نموده بلکه ایاز بنیام فرستاد که من رسولان بخدمت سلطان میفرستم و داخل در تختگاهان
 میشوم شما دست از محاصره بردارید ملک ایاز تکلیف چندی که اصلا صورت نمیداد بر رسولان نموده بهت بر شیخ
 قلعه گذاشت و لقب را بجای بردن کار با مرد فرار رسید و برین اثناء شیر خان شروانی از نزد سلطان محمود
 خلجی آمده ملک ایاز بنیام رسانید که اگر احتیاج با مداد و کومک باشد اینجا نبیند و برسد ملک ایاز سرورشته
 بآبدن تخریص نموده سلطان محمود چون مرهون احسان مظفر شاهی بود سلاهدی پوریه را بخود همراه گرفته متوجه
 هند سور گردید راناسا نکا آمدن سلطان سراسیمه شده میدی را زنی و سلاهدی فرستاده پیغام نمود که رعایت
 مجانبست از لوازم هست باید که در ادای حقوق مجانبست خود را معاف نذر دو با فعل در انفاذ صلح توجیه بند
 نماید بعد از چند روز کار بجای رسید که اهل قلعه بجان آمدند قوام الملک مر حل خود را پیش برده خواست که قلعه
 در آید و ملک ایاز بظن آنکه مباد فتح بنام قوام الملک شود و او را از جنگ و ناز و باز داشت امرای گجرات برین
 اراده آگاهی یافتند از ملک ایاز آزرده خاطر گشت صبح روز دیگر مبارز الملک و چند مرد دیگر بر خست ملک ایاز
 بقصد جنگ متوجه شد که راناسا نکا گشتند و ملک تعلق فولادی رفته ملک مبارز الملک را از اثناء راه برگردانید و آورد
 در میدان نفاق پدید آمد ولیکن از ملاحظه سیاست سلطانی بر خست ملک ایاز نمی توانستند فزت و ملک ایاز با وجود
 بی اتفاق امرای سران لشکر راستند ساخت لقب را آتش داده چون برج از هم بر خست ظاهر شد که راجپوتان
 بر صورت واقع آگاهی یافتند دیواری دیگر مجاذی برج عمارات نموده بودند و دیگر رسولان راناسا نکا آمده
 گفتند که راناسا نکا بدیده نخواهد و در سلاک دو تختگاهان سلاک گشته فیلانیک جنگ احمد نگر بدست آمده اند مصحوب
 پسر خود بخدمت سلطان فرستاد با حث اینهمه بی لطفی و سخت گیری ایشان نمیدانند ملک ایاز بواسطه مخالفت
 ملک قوام الملک بصلح رضا داده و تمهید مقدمات صلاح کوششیده و دیگر امرای اظهار عدم رضا نموده بخدمت سلطان
 محمود خلجی رفت بر جنگ تخریص نموده قرار دادند که روز چهارشنبه جنگ اندازد شخصی ازان مجلس بخدمت ملک ایاز
 آمده تمام ماجرا باز نمود و ایاز بهمان ساعت شخصی را بخدمت سلطان محمود فرستاده پیغام داد که حضرت سلطان
 زمام اختیار این لشکر بدست بنده داده اند ما در هر چیز خواهی ایشان ملاحظه نماید عمل آورد و اگر تحریک تخریص امرای
 گجرات میخواهند که برانجا گشتند بنده بآن راضی نیست چه ظن غالب که بشوشت نفاقی و شقاقی دستاقل
 بدامان مطلوب نرسد ملک ایاز صبح روز چهارشنبه که امرای جنگ اختیار نموده بودند کوچ کرده و در موضع خلجی پور
 فرو آمد رسولان راناسا نکا و ده خدمت نمود سلطان محمود و خلجی نیز کوچ کرده عازم هند گشت و ملک ایاز
 چون در جانیانیر شرف خدمت دریافت سلطان او را مخاطب و معاتب گردانید و خدمت بند را و فرمود

تاسان مردم خود نموده نقد برسات بخدمت برسد و چنین قرار یافت که بعد از گذشتن برسات سلطان متوجه گوتمال راناکرو و ملک ایازی که از معدن خود را پیش راناسا کافر ستاده و پیغام داد که چون بین الجا منجبت به سر سید بنابران در نیک اندیشی خیر خواهی یکدیگر گویند لازم هست چون از بختن امر از ان دیار خاطر اشرف سلطان را اگر فی بهر سیده و پنجاه کپرتو خیر برآمد و انداخته سرکش از گوشال دهنر در زمین این امر خرابی در اولاد بسیار خواهد شد لایق و مناسب آنست که پسر خود را با پیشکش در تحت بسیار بر جناح تعجیل فرستند از صولت غضب سلطان متوطنان آندیا محفوظ بمانند سلطان مظفر در عمر سته ثمان و عشرين و شصت و سه از جاپانیا متوجه احمد آباد گردید از انجا استعداده نموده عازم ولایت چور گردید و در عرض چند روز در احمد آباد و سامان سپاه نموده بر جوشن کار که نزد ان نمود و در نهایت استماع عساکر در ان منزل اتناق افتاده و درین اثنا خبر رسید که راناسا کافر پسر خود را با پیشکش بسیار بخدمت فرستاده و بوقتبه موراسه رسیده بود و بعد از چند روز پسر بخدمت رسیده و تحفه و هدایا گذارید و سلطان از تفصیلات پدر او در گذشته و او را غلبت و شاهانه عطا فرمود و فتح آن لشکر نموده چند روز در نو احوی جلالا و ریس و شکار صرف نموده احمد آباد را کما پیش از امارت از غلبت لطف نموده و رخصت انصاف رانی را داشت خود بصورتی که نام داشت و درین سال ملک یاز که اعتقاد سلطنت بود درخت هیتی برست و سلطان مظفر از اساع ان خبر مخزون و منوم گردید و چوب گنج را او را نه پسر بزرگ او مقرر داشت و در سته تلا این و شصت و سه گوشتال معندان و ستم روان از جاپانیا متوجه فرموده و مابین قصبه موراسه و هر سول چند روز توقف نموده حصار موراسه را از سر نو تعمیر نموده متوجه احمد آباد گردید و در شاه راه حرم سلطان که دوست ترین حرما بود توقف کرد و سلطان دشان زده از فوت او غمگین گشته بر تربت او رفته و لازم تعزیت بجای آورد و بعد از انقضای ایام تعزیت با خاطر غمگین و دل حزین متوجه احمد آباد گردید و اکثر اوقات بشکیبائی میگذاشت و زری خدا و ندخان که بقتل دو انش از امار او در امانت از بود و بخدمت سلطان درآمد و فوائد و منافع صبر بیا ن شانی معروض داشت سلطان از کلفت و کدورت برآورد و چون بوسیله برسات در آمده بود سلطان را بر جانیا نبر ولایت خود سلطان یا دیوای جاپانیا نکرده متوجه شد و در زمینی عالم خان این سلطان سکندر بود که پادشاه دلی بعرض رسانید که سلطان را ابراهیم بن سکندر بواسطه عدم تجارت با تنج خون آشام از نیام برآورد و امرای بزرگ را بقتل رسانیده و بقیه سیف مکر خطوط و عرائش فرستاده بنده را می طلبید چون بن فقیر رسید که اگر حسن توجه آیند و مانع ایشان بدو نمی رسد خدمت کرده اکنون هنگام آن رسیده که کوکبت اقبال از خفیف و نال برآید و صورت نامول در آیت مراد جلوه نماید متوجهت که بال انکسرت و ظلال رافت بر منظر کشته اماد و فرامیند تا مملکت مورد بیست افتد سلطان مظفر خشی همراه کرده و در محبت با او و خدمت فرمود و او جنگ سلطان ابراهیم بدلی متوجه گشت و بعد از احوال عالم خان در طریقه دلی گذارن یا فته و در سته آمدنی تلا این

از جاپان نیز متوجه ایدر گردید و درین اخبار شاهزاده بهادر خان از قلعت وصل و کثرت خرج شکایت نموده خواست
 که مایل به علوفه و برابر شاهزاده سکندر خان شود سلطان در انجام این مأمول بواسطه بعضی موانع و عوارض تاخیر گرفت
 بوجه گذراندن شاهزاده بهادر خان یکده پهلول گردید و بر خصیت با حجاب آورد و شکایت و رنجت در سبب نموده و بولایت
 مانوا و بدین نام مقدم شاهزاده بهادر خان را نفیست طلیل و البته انواع خدنگاری بجای آورد و چون بولایت خود
 در آمد از اناسی که استقبال نموده پیشکش بسیار از مرغین گذرانیده و مقرر شد که این دربار قتل و کشتن و شکنجه گاران ایشان
 و از هر که فرمایند تسلیم نماید شاهزاده بهادر خان از عفو است و لطفی نموده دست و روبریست او نهاد و متوجه دریافت زیارت
 بزار خان نشانی الا نوا حضرت خواججه حسین الدین حسین سجری قدس سره گردید بعد از فراغ زیارت عازم بولایت میبایست
 و حسن خان میبایست چند منزل پیش آمده لوازم صیانت و هما ندری بجای آورد و از انجا بدلی توجیه نمود و اتفاقا درین
 حضرت فرو دوس مکانی ظیال الدین محمد بابر بادر شاه بهواسطه تسخیر حاکم هندوستان توجیه نموده در نواحی و بلی نزدیک
 بودند سلطان ابراهیم از قدم شاهزاده فوت است ظن باریا قتل کمال آنرا و احترام تقدیم رسانید و درین شاهزاده باقی
 جوانان گجرات سوار شده و بنمیدان نهار بهادران جنگ پیوسته از طرفین کوشش نمود و کتلهای فلولور آمده امر
 افغان چون از سلطان ابراهیم متصرف بودند خواستند که او را از میان برگیرند سلطان بهادر را با سلطنت برادرند سلطان
 ابراهیم این معنی را دریافتی خلال قدر و خطا گذرانید و شاهزاده بهادر خان قفس این امر نموده و بولایت بنویس
 نهاد و چون این خبر سلطان رسید که بهادر خان بدلی رفته و فرو دوس مکانی با بابر و شاه با نواحی مغل در آن حدود
 آمده بر مفارقت فرزند پهلول و محزون گشته خداوندان را فرمود که خطوط و عزلت فرستاده شاهزاده را طلب نمایند
 و در خلال این احوال در دیار گجرات قحط عظیم واقع شد که خلق در اضطراب آمده و سلطان مظفر شفق عمیمی که در
 شروع و زخم مصحف حمید و ختم صحاح سته نموده حق سبحانه و تعالی از نیت صادق او این ابله را از مردم برداشت و
 همان ایام مرضی بر ذات سلطان طاری گشت و روز بروز زیاده شد و در سلطان مظفر رقت نموده شاهزاده
 بهادر خان را با فرمود شخصی فرصت نگذاشته بغیر ساینده که تشکر و فرود شده گردید و بهی شاهزاده سکندر خان را بنخواستند
 و جمعی طلیف خان مائل اند بعد از استماع این سانحه که آیا خبری از شاهزاده بهادر خان رسید عقلا و خردمندان ازین
 گرفتند که او را بولایت عهد اختیار فرموده و سکندر خان را محصور خوانده و در حق برادران وصیت بقدم رسانیده او را
 رخصت نموده بجز رخت و بازیر و ن خراشیده ساعتی قرار گرفت و بعد از لحاظ آواز از آن جنبه شنید فرمود طاقت
 رفتن بسمندارم و خود با دای نماظر پرداخت بعد از فراغ نماز ساعتی قرار گرفته بخوار رحمت حق انتقال نمود و
 سلطنت او چهارده سال و نه ماه بود و ذکر سلطنت سلطان سکندر این سلطان مظفر شاه چون سلطان
 امر ناکریمش آمدی عمار الملک سلطان و خداوند خان بن فتح خان شاهزاده سکندر خان بر سر سلطنت تکیه زده

نفسش در رابقتی سرکش فرستاده بلوازم تغیرت پرداخت و در رسوم از تغیرت متوجه جانیا گرفت و چون
بقتی تیور رسیده زیارت بزرگان آنجا نمودند که شاه شیخ صوکی یکی از فرزندان قطب لم سید بران الدین
بود گفته است که سلطنت بیش از ده بهادر خان انتقال خواهد یافت سلطان سکندر شاه شیخ صبور نسبت
تکلیف نموده حرفهای نالائق بر زبان راند و چون بجایان رسید خدشگاران خود را عاریت نموده و ولایت
داد و مطلقا عقد احوال را بپذیرد و جزو دین رها کند و جمیع امرا و گیسو شکسته خاطر منتظر ظهور بطون تغیر و خدای
بودند اما الملک سلطان کی یکی از بنندگان مظفر شاهی بود غلام مادر سلطان سکندر بود پس آزرده خاطر گردید
از بعضی ترسیت کرد و نامی سلطان سکندر بر لب و حرکات نامحرم صادر شدن گرفت بیکبار غلبه بیای و عیبت از منتظر
گشته دفع او از خدای خود استند سلطان سکندر روزی سر که باز آراسته امرا و اعیان مملکتها را خلعها داده بیکبار
هفصد السبب انعام کرد و چنانچه بیشتر بیوقوف بود خلایق همت بر آمدن شاهزاده بها در خان کاشته طالب او
بودند و سلطان سکندر از روش کار آگاه شده در مال کار خود هم اسان بود و درین اثنا معلوم نمود که شاهزاده
لطیف خان در نوای می بار و سلطان پور خیال با و شاهی دارد و منتظر وقت است از رجعت اینخبر ملک لطیف خان
و آل را خطاب شمرده خانی بدفع لطیف خان نامزد فرمود ملک لطیف خان بسرحد ندر بار رسید معلوم نمود که
لطیف خان در کوستان موکاپنیم جنگل پنیم جنگل جتو سبب باشد ملک لطیف بی توفیق بر جنگل جتو رفت و دراج
جنگل جتو را اعتماد بر جنگل قلی مکان نموده جنگ پیش آمد و ملک لطیف با جمعی از سرداران نامدار آخاکشته شدند
راه فرار صد و گردید و راجوتان و کولیان در عقب در آمد هزار و هفتصد کس آشتند و لیل گجرات این شکست اول
بر زوال سلطان سکندر نموده منتظر نتیجه میبودند سلطان سکندر قیصر خا با لشکر یارتاب این گروه بی شکوه
تدین کرد و خلایق باین احوال جمعی از امرای مظفری که پیش از نفس موصوف بودند و عباد الملک گفتند که سلطان سکندر خود اندک ترا
بکشد چون مارا بشما نسبت اخلاص درست است ترا آگاه کرد و جمعی عباد الملک بگفته این گروه بی عاقبت بخود
مخبر ساخت که سلطان سکندر در باهر طریق کباب باشد از میان داشته یکی از اطفال مظفر شاه را بسلطنت بردارد و خود
بهمات ملکی و مالی پردازد و سر سکندر رحمت شکار و سر سوار شده بود و عباد الملک سپاه خود را مسلح ساخت و قصد
کشتن از عجب رفت و فرصت یافته در شان راه شخصی خود خال کشوف سلطان سکندر ساخت سلطان سکندر
ساده لوح و جواب او گفت که خلایق میخواهند که امر او غلامان خاص مظفر شاهی را آزار رسانم عباد الملک از بندهای
مردنی ماست او چون میبایست این غل قبیح تواند شد اما از شنیدن این متاثر و متالم گردید یکی از خواصان محراب
گفت که گاه گاه در میان عوام ندو میگرد که بها در شاه بهمت شیر گجرات از دلی می آید این باعث پریشانی خاطر
اتفاقا بنائب قدوة المشائخ سید جلال بناری ر شاه عالم جمعی از مشائخ و ادو خواب دید سلطان مظفر تر در دست

حاضر بود و سلطان مظفر میگید که فرزند سکندر از تخت بر خیزد و شاه شیخ جیو نیز میگفت که بر خیزد که جای شما نیست و از تخت بهادر شاه هست چون از خواب بیدار شد بهمان شخصی طلب داشته تفریو و ازین خواب پریشان حال گشته بچوگان بازی سوار شد و از خواب در بعضی مردم اشتها ریافت و بعد از یکپاس نجانده رفته طعام میل نمود و استراحت کرد چون امر او مخصوصان نجانهای خود رفتند تا پنج نوردیم شعبان سنه اثنی و ثلاثین و ستانده عمارت با اتفاق اجتماعت و دو نفر غلام ترک مظفر شاهی و یک نفر حبشی بدو تجماعه در آمد و با جماعت که همراه او بودند عمارت اینهمه تماشا کنند که عجایب روزگار است چون بهر حرم رسیدند نصرت الملک ابراهیم و این جوهر آغا بودند فی الحال شمشیر از نیام بر آورده برایشان دویدند نصرت الملک و ابراهیم نیز دست بشمشیر کردند و لیکن زخم ایشان کار نکرد و کشته شدند و از آنجا بخواجگاه سلطان سکندر در آمدند رسید علم الدین پیش بلندگ نشسته چون بیدار گشت ناگاه اجتماعت در آمدند و رسید از مشاهد اینحال بهر اسیمه شده دست بشمشیر کرد و کس از خنی ساخت و رسید علم الدین آنجا شمشیر شده و سلطان سکندر را بر مهر پلنگ و دوسه زخم انداختند و سلطان مظلوم از میبیت و دویشت از مهر پلنگ جسته بر زمین افتاد و یکم از آن میان شمشیر سخیج بر سلطان زده شهید ساخت حکومت او ده ماه بود و در سلطنت سلطان محمود و مخاطب بسطان محمود مظفر چون سلطان سکندر شهید شد عمار الملک با اتفاق بهادر الملک فی الحال نصیر خان را از حرم بر آورده بر تخت اجلاس نمود و بسطان محمود و مخاطب ساخت امرای سلطان سکندر از بهر این و هم که ریخته با طراف رفتند خانهای آنها بغارت رفت و لغش سلطان شهید را بوضع بالذل از توابع جانپانیر فرستاده بخاک سپردند و اعیان را طعنه های بادشاهانه داد و بتلی میکرد و خطابه های میداد و چنانکه کیصرت اشتنا و کس در آن روز خطاب داد و اما در مواجب جلوه نمیزد و برسل و رسائل سعی مینمودند و انتظار آمدن سلطان بهادر کشیده از سرداری و سردار عمار الملک که یکی از غلامان سلطان بود در تاب بوده سر متباعت فرود می آوردند و بتخصیص خاوند خان و تاج خان در میناب بر دیگران بهقت می جسته بنا بر عداوت قدیم و جدید قصد خاوند خان و تاج خان بیشتر داشت تاج خان کمر سعی و جهد بر میان بسته با فواج آراسته از قوم و قبیلکه خود بطلب سلطان روان شد و چون عمار الملک از روی خطر از بنظام الملک کنی کتابت نوشته در بسیار فرستاده او را بهرجه بسلاطین نور و ندر بار طلب نمود و راجه مال بواسطه قرب خود استعداد نموده بواجی جانپانیر رسید و از غایت خرم و دیرینی بحضرت فردوس مکانی بابا بر باد شاه عرض داشت نوشته مرسل داشت اگر فوجی از فواج قاهره بدو فقیر برسد بندر دیو دیک کرد و تنگ نقد بعد خرج خدمتگاران حضرت میگذازم و دهانه دارد و دیگر پور را از عرفیه عمار الملک اطلاع یافته بتاج خان و خاوند خان نوشته فرستاد که عمار الملک عرض داشت بنابر بادشاه نوشته آنحضرت را طلب نموده امرای کچرات شخصی را نزد بهادر شاه فرستاده طلب کردند رسول الله

گجرات در نواحی دلی بنجد مت سلطان رسیده عراقین امر گذارند و سلطان بهادر از فوت پدر ملوک و
مخزون گشته تعزیت گرفته و لازم تعزیت بتقدیم رسانید و پاینده افغان که جوینور بطلب بهادر شاه آمده بود
اورا حضرت داده متوجه احمد آباد و گردید گویند که در یک وقت از جوینور و گجرات بطلب سلطان بهادر آمدند
او گفت جلوس پس میگذارم بهر طرف که خواهد برود و اسب بطرف گجرات روان شد چون بنواحی حضور رسید
از گجرات سپاهیان متواتر آمده خبر گشته شدن سلطان سکندر و اجلاس نصیر خان خاطر نشان ساختند
سلطان بهادر که گشته از آنجا کوچ نموده بمحور فرو آمد و در آنجا پاندها و ابراهیم خان بن مظفر خان آمدند از
ملقات برادران بیتیج و مسرور گردید پاندها و نصیر خان رخصت شده آنجا ماند ابراهیم خان اختیار خدمت کرده همراه
در اندک مدت چون از جتو مکه گشت او دینک راجه مال و بعضی مملکات مکنه مثل ملک سرور و ملک سون
و لطیف خان و دیگران بنجد مت رسیدند سلطان بهادر ملک تلج جمال را فرمان استمالت نرو تاج خان
و امرای دیگر فرستاده از قدم خود اطلاع بخشید و تاج خان از دیدن در قبه استعداد تمام متوجه ملازمت
سلطان بهادر گردید لطیف خان بن سلطان لطیف را مدد خرج داده و خدمت داد که الا آن وارث ملک مظفر
و محمومی رسیده بدون شما اینجا بصلمت نیست لطیف خان بدل بریان و دیده گریان نزد فتح خان که عماد و
سلطان بهادر بود رفته بیتیجی شد و چون سلطان بدو نگر بپوشید خرم خان و خانین و دیگر استقبال
و امراد و تر داران هر طرف روی باو آوردند و عماد الملک از استماع از خبر قالب حتی ساخته در جمیع لشکر شد
و خزانها تنی کردن گرفت و جمعی کثیر اربابش که آراسته و پنجا و نعل بعینه الملک همراه کرده بقصبه موراسه فرستاد
آرفته ماه آمد شدن خلایق بگیرد و نگذارد که کس بملازمت بهادر برود و سلطان بهادر چون در قصبه احمد نگر
رسید امرای سکندر کی ازیم جان گرفته بودند آه شرف خدمت در یافتند و کسان عضد الملک قصبه موراسه گذارند
که بقیه صبح از آن منزل کوچ کرده بقصبه موراسه رسید تاج خان با خرم و امارت بادشاهی آمده سلطان بهادر
دید سلطان باستظهار تمام بتایج نیست و ششم شهر رمضان المبارک سنه اثنی و ثلاثین و شصت در بلده تهر و الا ثلثین
زود کرد و از آنجا اعلا امارت بادشاهی نموده متوجه احمد آباد و بتایج نیست و بقیه شهر مذکور در سر کج زیاده
مشایخ کرام و آبای عظام نموده با احمد آباد و آمد عماد الملک سپاهیان را موجب یک الالکین داده و برجناک
ترخیب مینمود و چنان اکثر امر از راز عماد الملک گرفته بنجد مت سلطان پیوستند و بهادر الملک که
قائلان سلطان سکندر بود و از عماد الملک تخلف جسته بنجد مت آمدند سلطان بهادر بقتضی وقت و بطوبی
ایشان نموده در تالیف قلوب میگوشت و ابرام حکومت نصیر خان از چهار ماه نگذشت و ذکر سلطنت
سلطان بهادر و بن سلطان مظفر چون روز عید رمضان سنه اثنی و ثلاثین و شصت با خستیا

نهمان ساعت جلوس سلطان بودی امرو اعیان ملک بر تخت آبابی که ام کینه زده لوای سلطنت برافراخت
 لوازم ثا و اثا بقیم رسانید امرو عیان سرداران لشکر از باریا و قی علف و خطاب و انعام بزر و اسب خوشدل ساخت
 در اوائل شوال از اینجا حرکت کرده نهمیت جانپایه نمود و در منزل اول مظلم خان با تلقان جمعی از سرداران محضیر
 شتافته مشمول عنایت و التفات گشت و چون از آن منزل کوچ شد در اثنا راه فوج ابن یوسف الملک
 حصین ابن سیف الملک را پیشین الملک خطاب داده و چون خبر رسید که آب با ترک چنان بلخیان نموده که
 عبور شکستند دست سلطان بهادر و قصبه سیوچ منزل نموده تاج خان را بکنار آب گذاشته با لشکر سیوچ
 بگذرانند روزی دیگر جمعی از امرای جانپایه که از خزانیه ما سیاه گرفته بودند آمدند و سخن گفتند سلطان بهادر را علوهست
 آن مال را اینجا بخت بخشد و بزبان نیاورد چون سلطان بهادر بکنار آب مهندری در گذرانید رسید فوج
 او در شرج گذشتن کردند و عماد الملک جمعی را بجانب برود و اطراف دیگر منتشر ساخت تا بخوار فتنه بخشد سلطان را
 بخود با مشغول دارند و سلطان بهادر سرعت تمام از آب گذشته متوجه جانپایه شد چون بسواد شهر رسید ضیاء الملک
 ابن نصیر خان آمد سلطان گفت بیشتر گزفته پذیر خود حکم برسان که خاتمه عماد الملک را بیده کرده او را بدست آورد
 تاج خان را هم سرعت با بعضی خوانین بر سر عماد الملک تعین نموده خود نیز از عقب سوار شد تاج خان سرعت تمام
 رفته خانه عماد الملک را فیکر کرد و عماد الملک از دیوار خانه خود را انداخته پناه بخانه شاه جیو صدیقی برد و خانه او بتاراج رفت
 و فرزندان او امیر شدند اتفاقا سلطان بهادر از پیش خانه خداوند خان عبور کرد و خداوند خان از خانه خود برآمد و از آن
 نمود و بعد از آن عماد الملک را غلامان خداوند خان مقید ساخته آوردند و فرمود که عماد الملک و سیف الدین را با دیگر
 قاتلان سکندر بر بردار کشند و در موضع الملک ابن ملک توکل را که از بندهای مظفر شاهی بود خطاب عماد الملکی داده حاضرین
 ممالک ساخت و عضد الملک از بروده گزیده در راه کولیان اموال و اشیای او را تاراج کردند سلطان بهادر در مسیر
 جنت گرفتن عضد الملک تعین نمود و نظام الملک بر سر محافظان نامزد فرمود که نخچیان رفته برای سنگ بختی شد
 و اسباب و اشیاء آنها را لشکر بهادر شاهی غنیمت گرفته مراجعت نمود و بعد از دوسه روز خبر رسید که میر حوض الملک
 و شاه جیو صدیقی جمیع از قاتلان سکندر بر شاه در منزل قدر خان کشته شدند و بهادر الملک از جانپایه فرصت یافته
 فرار نمود در راه شجیه دلی او را گرفته آورد و چون سلطان سکندر زخم انداخته بود زخمی که از سید علم الدین بوی رسید و بوی
 هنوز آن زخم تازه بود سلطان بهادر فرمود که پوست او کنده بدار کشیدند و سه نفر دیگر که از قاتلان سلطان سکندر
 بودند بجانب دکن میرفتند در راه گرفتند بکام سلطان بهادر در دهن توپ نهاده و بهوا فرستاد و انداخته خود را
 اندک مدت قاتلان سلطان سکندر را بقبوت تمام کشته شدند اتفاقا وزیر یک سلطان بهادر جانپایه در آمده و با
 لطیف خان بن مظفر شاه باخواهی امر او را بشهر رسانیده و چند روز مخفی ماند نصیر خان و الف خان و بعضی ما را

دیگر لطیف خان پیام نمود که زیاده برین توقف لائق نیست بهر حال خود را بکوشاید رساند لطیف خان بپوش
 شده سرخاریده بولایت مالدیور رفت و راجه مالدیور بوقت احوال لطیف خان بنمود و عهده الملک و محافظان باو ملحق
 شدند و از اینجا بولایت سونگار رفتند و در آن کوهستان بسر کردانی میگذاشتند و از آنجا سلطان بهما در مقام حیت رسیدند
 و سرانجام لشکر را آمد و بهر لائق و محوم طوالت را در انعام ببایان خود بهره سند ساخت و مواجب سپاه را
 علی العموم ده بشت و دوه چهل فرمود یکساله مواجب از خزانه داده همه را از خود راضی و شاکر گردانیده و قهرزار سرخ
 و توره را در سوله با در ابوظیفه و او را در خوشدل ساخت و چون در آنوقت دارالملک کجرات قلعه جاپان را بود و سلطان
 آنجا بر تخت جلوس میکرد و بتاینج پانزدهم دقیقه بساعت مختار بنجان نزدیک و بار آخر قریب تحت مرصع و مکمل
 از جوهر برایتین سلاطین سلف نریب و زینت و او ندو در تاریخ مذکور سته انشی و ثلثین و شصت و هشت با ش سلطان بهما
 تاج بر سر نهاده برسم و آیین بدران جلوس کرده اکابر و مشایخ امر او و خاتین زمان بتبیت گویان ساخته مراسم ایشار
 و شارب تقدیم رسانید و در آن روز هر کس بخلعت امتیاز یافت و جمعی بخلع باهماستار شدند و تاج خان بفرمان سپاه
 که سرحد با مالکست و بکاهد است سرحد از لوازم بشت و غازیخار با آنکه طوئه او در روز جلوس احمد آبا و ده بشت اضاف
 شده بود و ده بشت دیگر از فرود و بکجاست نذر بار و سلطان پور تعین نموده بعد از چند روز خبر رسید که لطیف خان
 با جوان عهده الملک و محافظان بکوه اداس بنواحی سلطان پور نذر بار رفته اراده فتنه و قسا و دار و سلطان بهما
 فوجی را تعین نموده با اتفاق غازیخان بدفع و قیام نمایند و مقارن ایام جلوس عیاضی رسید و درین روز
 جشن عالی ترتیب داده با اکثر امرای خلعت کرد و خنجر و شمشیر مرصع داده از خود راضی ساخت اتفاقا درین ایام قتل واقع
 شد بشیار الملک که خازن رکابدار بود فرمود که در وقت سواری هر کس که سوال کند یک پلغری میداده باشد
 هر روز دو نوبت حمت چوگان وادی میشد و در شهری انگلیزهای متعدد حمت فقر و ساسکین تعین فرمود و بکلی
 حمت در ترقیه حال برایا کوشش نمینمود تا در کجرات باندک مدت رونق در و لاج پیدا آمد و هنوز مدتی نگذشته
 بود که ارباب فتنه در حرکت آمدند و شجاع الملک که بخیه لطیف خان بیوست و قیصر خان که عظیم امرای مظفر شاه
 بود جمعی از نوکران خود را با چهاراه ساخته فرستاد و چون در کشتن سلطان سکندر قیصر خان و الف خان بهماستان
 بودند و از سر عمل خود ملاحظه داشتند طریق مخالفت را از دست نمی دادند و امرای دولت خواه برین حال آگاهی یافته
 خبر رسانیدند که الف خان و سلطان بهما در با نواج آراسته بر سر لطیف خان فرستاد و بعضی درخواهان
 سر و صد داشتند که چون قیصر خان و الف خان و قتل سکندر بهما و الملک متفق بودند الا آن بطلیف خان خطای
 فرستاده فتنه مخفته را بیدار میگردان ایشان در فرانس بولایت لائق نیست سلطان در فکر انکار بود که تا اینجا
 خبر رسید که الف خان و قیصر خان لطیف خان را از راه غیر ستارفت بنا دت طلبیده اند و میخواهند که با او درین

ماج خان در خلوت اینقد صبر را سلطان گفت و سوگند بکلام الله خور که درین سخن خلاف نیست روز دیگر که امر
 بدستور بر روز تسلیم آمدند قیصر خان و لطف خان محبوب گشتند و درار الملک که سیاه پدربزرگ بود و گزاف گشتن بسیار
 و خواجه بابو که بمصاحبت آنجماعت میهم بود و بدستور ساخته سرایشان برهنه و دستها بسته در بارعام آوردند و اول
 هجوم عام نموده خانه های آنها را تاراج کردند و صیقل الملک ریسان در گردن خود انداخته بنیاد خیمه زداری کرد و با یونجه و گله
 تنگ خونها قبول کرد سلطان بهادر از خون ایشان در گذشت به خلاص کرد و مملکت او را ز خاک فتنه و ضلالت پاک
 شد و او را تل سبب ثلث و ثلثین و شصت و هفت نفر از سلاحداران که عهد را ایشان بده هزار میر سید و فرجیه و او خواه شدند
 که علوفه از سبیده و خطیب را از خطبه خواندن مانع گشتند سلطان بهادر بر حکم جلایه گذارنده نخواهد علوفه ایشان حکم فرمود
 آنجماعت را بده و فتنه پیش لطیف خان داشتند و دیگر از بزرگان و امینان و درین وقت عرض داشت غازیخان رسید
 لطیف خان با جمعیت تمام بمسلطان پور آمده لوای خالفت برافراخت و من بمقابل رفتم بعد از کارزار عسدر الملک
 محافظان گزینده و رای نیمه بارادران و جنگ گاه افتاد و لطیف خان زخمی شده گرفتار گشت سلطان
 بهادر و اصحاب را بخرم مجتهد الملک جمعی امر را فرستاده و نقد احوال لطیف خان کما شیفی نموده بجزا حتمای او مرهم
 بنهاده و بمصور بیاورند لطیف خان چون زخمهای کاری داشت و در راه وفات یافت و در مواضع بالول از
 توابع جانیان در پیکو سکنند و مدفون گشت و در همان سال نصیر خان که سلطان محمود مخاطب بود وفات
 یافت و سلطان بر سر فرار برادران جمعی وظیفه دار مقرر ساخت طعام نچته هر روز تعیین فرمود و در همین سال
 رسید که رای سنگه راجه مال چون از قتل نصیر خان و قوت یافت فرصت یافته قصبه دهد و را قارت کرد و
 اموال بسیار از ضیاء الملک پسر قیصر خان بدست او افتاد و از شنیدن این خبر سلطان بهادر مضطرب شده
 میخواست که خود غریمت نماید تاج خان بعرض رسانید که در ابتدای سلطنت ازین قسم بسیار حادث میگردد
 اصلاً از بگذا زاین امور غریب و دگر و بی بر ساخت خاطر نه پسندیده و اگر نه باین خدمت مامور شود و بغایت
 الهی و بمن توجه خداوند کاران مفسد را گوشمال بسزاده شود سلطان فی الفور خلعت داده یک گله سوار
 همراه کرده بتادیب رای سنگه راجه مال رخصت فرمود و ناخمان بولایت مال درآمده رای سنگه از راه
 عجز و انکساری سبیل شریف الملک که یکی از امرای مظفری بود در خواست گنایان خود نمود و چون بعضی اقران
 نیافت تاج خان بولایت مال درآمده دست بغارت و تاراج برد آورده و در خیابانی دقیقه فرونگ داشت رای سنگه جای
 قلب اختیار کرده و بیگ ایستاد و ناخمان پای استوار ساخته جنگ انداخت و جمیع کثیر کار آمدنی رای سنگه کشته شدند و از
 مسلمانان یک نفر بقتل آمد تاج خان در ولایت مال یک ماه اقامت انداخت بعد از آن بخدمت سلطان شتافت و
 سلطان بهادر در پنج الاول شصت و نه کور بحیث تکرار بیرون آمد و در وقت جمعی از رعایای کناییت آمده از دست عامل خود فراد

نمودند سلطان تاج خان را بجهت سرانجام اتحاد و دین نموده بر غزل دار و گنبدانیت مثال داد و خود چون بنواحی
جانبانیر رسید پس برای سنگد راجه مال بکازمت آمده روزی چند بود و بختیاریت و الطاف خوشدل شاد بخت
آنطرف دریافت در سنه اربع و ثلاثین و شصت و سه بر تو تسخیر ولایت ایدر و بارگرا نداشت و در اندک مدت فتح کرده
بجانبانیر سعادت کرد و در جید بخت تعمیر قلعه بهروج حازم شد و از آنجا پر و خسته کنیا بیت رفت اتفاقاً روزی
بر کنار دریا برسم قنبر برآمد و بونا گاه جهانرے از بندر دیو رسید و اهل جهاز را اینند که یک جهاز فرنگیان را
با و بدو انداخته قوام الملک اموال جهاز را قبض نموده فرنگیان را باندل عبودیت مبتلا دارد و از استماع این خبر بزرگ
امپراطور از راه خشکی حازم دیو گردید و قوام الملک با استقبال مشتاقه فرنگیان را بنظر در آورده و سلطان بهادر
فرنگیان را با سلام دعوت کرد و حج کثیر را مسلمان ساخته و ای مرا بخت برافزخت بهدین سال نوشته
عادلخان اسیری که خواهر زاده سلطان بهادر بود رسید بمضمونش آنکه چون عماد الملک کاویلی از روی غر بفر
بلخی گشته بود نظام الملک بجزی و ملک برید بندری از روی قندی در دیار کاویل مدخل مینمود و فقیر بویک
عماد الملک رفت و جنگ صعب با اتفاق افتاد و نظام الملک بجزی بکین نموده خود را بجای الملک زده و در انگشت
داد و سیصد سلسه نعل فقیر قیمت برد و مالیا اعتماد بر کرم خداوند گار نموده آمده بهر چه حاکم علی نفاذ یابعدین بهبود
خواهد بود و قلعه مامور که عظم قلعه کاویلیست بنقدی شمرقت شده فرمان شد که سالکد رشته عرفیه عماد الملک
آمده بود بملک عین الملک حاکم نهر و الحسب الحکم رفعتین انفرقین صلح داده بود و الا آن چون بدایت از
پیش نظام الملک شده پس بقبضی الهادی اظلم او ظالم است و عماد الملک مظلوم و اعانت مظلوم نزدست
همت کریمان فرست در محرم سه شمس و ثلاثین و شصت و سه بخیر و کن با لشکر یکایک متوجه شده در قصبه
بر دوره نزول کرد و در آن نواحی بجهت اجتماع لشکرا توقف افتاد و در واسطه سال مذکور جامه فرو
حاکم شده از استیلائی افغانان جلاد وطن شده سلطان بهادر پیوست سلطان تفتقد احوال نموده و دوازه
لکه تنگ بجهت خروج ذات او مقر فرموده و عده نمود که انشا و الله ملک موروثی ترا از مغلان خلاص کرده بتو
خواهم داد و چون آذاره شوکت بهادر نشانی و صیبت انعام شنید برای در برج سکون انتشار یافت و ربات
قریب و بید روی بدرگاه اقبال پناه نهادند و در آذره راجه که از آنجا بعت از پور رسید آمده و رسلک ملازمان خاص
مشکک گردید و دین بن برقی راج برادر زاده رانا سانک با چندی از راجپوتان محترم برآمده و داخل ملازمان بهادر شد
شد بعضی سرداران دیگر آمده اختیار سعادت حضور نمودند و همه آنها فرخوار شدند و از انعامات باو شایان
نصیبی میگرفتند و چون مدت مدید و نواحی جانبانیر گزشت عماد الملک کاویلی جعفر خان ولد خود را بکازمت
فرستاده معروض داشت که نظام الملک بجزی از غایت خرد و زکیر بر سره بصلح ندارد و اگر کیر به سیر و کن سوار

فرمایند مقصود بنده بجمعی می بودند و سلطان التماس او را مبذول داشته قرار داد که متوجه دکن گردید و در این اثنا
 جعفر خان معروف و خدا داشت که اگر حکم نشود بتمشای شهر احمد آباد و خطه کنایات رفته زود بملازمت رسید متمسک او
 در معرض قبول افتاد جعفر خان در کنایات رسیده که خبر رسید که سلطان بغیریت دکن از محمود آباد کوچ نموده
 بقصبه درائی نرزل فرموده است جعفر خان در قصبه مذکور بخدمت سلطان رسیده چندگاه سلطان آنجا توقف
 نموده باز بشهر محمد آباد آمده رسات را در آنجا گذرانیده در سنه سبع و ثلثین و تسعمه بجانب بارکداید و بنوبه شاد روضه
 خانو ر خدا و ند خان عمار الملک را با لشکر آراسته و فیلان بسیار بیا کر فرستاده خود متوجه کنایات شد و دیگر در
 در کنایات گذرانیده بر جهاز شسته غرم دیو نمود و چندین جهاز که از اطراف بنا در آنجا رسیده بود قماش و آنچه در
 جهاز را بود اقبیل نموده داخل کارخانه ساخت از آنجا بزرگتر شد بدین گلاب و شقی بود و جماعت رو میان که با قاف
 مصطفی روی آمده بودند نقد احوال آنجا جماعت غریب که مابین فرموده منازل بجهت آن قوم یقین کرده ملک ایام سپاس
 غربا نموده باز گشت و چون بعد از طر اهل بجایان رسید عمر خان و قطب خان و جمعی از امرای سلطان ابراهیم
 که از بیم حضرت فردوس مکانی بکجرات افتاده بودند بخدمت رسیده بهر تلب عالی سران گشتند و روز اول رسید
 قبایمی ز رفعت سراسر و پنجاه فرسخ و چند لگه تنگه نقد با آنجا جماعت انعام کرده و بجوئی نموده طبل غریمیت بجانب
 موراسه نواخت و بعد از وصول موراسه خدا و ند خان و امراسه دیگر آمده ملازمت نمودند و بکوچ متواتر بیا کر در آمده
 ضبط آتولایت که مابین نموده هر جا تمانه دار گذار شده و پیرس رام راجه بارک لال علاج گشته بملازمت پیوست و بهر
 شرف اسلام یافته در حضور سلطانی نهاد در سلمان شد چنانکه که برادر پیرس رام بود و با جماعت منفردان در بیابان و کو
 میگشت از خوف جان رفته بر تن سین بن راناسا نکاحی شد و او را وسیله ملازمت ساخت اتفاقاً سلطان از
 شکار به بانسواله در آمده و رتن سین بن راناسا نکاح از راه ملازمت و عجز در سل فرستاده گناه چکارا در خواست نمود
 سلطان بهادر متمسک او را قبول نموده چکارا طلب داشته در موضع که مات کرجی مسجد عالی بنا کرده آن قصبه را
 بهر تنی راج داده و لقیه ولایت با کریمیان پرتی راج و جنگا علی السویه قسمت نموده و چند روز بجهت شکار
 آنجا مقام نموده بود که منمیان خبر آوردند که سلطان محمود خلجی که هر چون با حسان و ممنون امتنان سلطان
 مرحوم مظفر شاه است یزده خان حصار دهند و فرستاده بالعفی ولایت قصبات حصار انیب و تاراج نماید
 و رتن سین و راناسا نکاح از روی جمعیت رفته موضع پله و بالی را انیب و تاراج کرده و راجین بسطان محمود
 خلجی مقابل شده است و رسولان رتن سین آمدند که خدمت سلطانی سلطان محمود را می شنوند که بی
 وجه سلسله عداوت را تحریک نکنند و درین وقت خبر رسانیدند که سلطان محمود خلجی بسازمک پور رفته سلسله ای پور
 را بقصد کشتن پهلوان خود آورده بود و سلاهی از مانی الضمیر و قوت یافته با اتفاق سکندر خان سوار می بولای

چون از قتل التاج بر تن حسین بن رانا سالکا آورده اند و از آنجا که سکندر خان و بهوپت بن سلهدی متوجه ملازمت آمدند
و بتاریخ نوبست و منتهی جمادی الثانی فی سکندر خان و بهوپت آمده دیدند سلطان بهادر قصد خلعت زرینت سر اسیر
و منتهی را سراسر اینها انعام کرده و بجوئی بسیار نمود چون سلطان محمود از قتل سکندر خان و بهوپت اطلاع
یاقت ریا خا نرا بر سر حجابت فرستاده پیغام نمود که من نیز شرف اراده حضور داشتم لیکن مثل این سعادت
بجست بعضی من الغنویون افتاد و نشاء الله درین مرتبه ملاقات گرامی مسرور خواهد شد سلطان بهادر بدریا خان گفت
چند مرتبه نیست که نوید ملاقات بگوین رسید اگر سلطان محمود ملاقات نماید گر خیمهای او را هر گز جای نخواهم داد
ایچو سلطان محمود را شمولی لطاف ساخته حضرت العراف ارزانی داشت و عازم بانسواله گردید چون بکلبانیک
گرجی رسید رتن سینهی سلهدی بخدمت شتا فتند سلطان در روز اول سی سلسله فیل و هزار دیوانه خلعت از
زرینت با آنها بخشید و بعد از چند روز رتن سینهی خلعت چتور یافت و سلهدی ملازمت اختیار کرده ماند سلطان
بوعده سلطان محمود و ظلی بطرف سندیله متوجه شد و قرار داد که سلطان محمود بیاد لازم ضیافت و مهماندار
بجا آورده بارکاب و کولورفته سلطان محمود از خلعت کرده باز الملک مراجعت نماید و درین منزل محمد خان میر
آمده دید چون موضع سندیله رسید تا دهر و از انتظام سلطان محمود برید بعد از آن باز دریا خان از نزد سلطان محمود
آمده گفت که در شکار سلطان آرام هست افتاده و دست راست ایشان شکسته الآن باین ضعیف آمدن اتفاق
نیست سلطان گفت چون چند بار خلعت و عده نموده اند اگر ایشان نیامدند بیاییم باز دریا خان گفت چاند خان
بن سلطان مختلف نزد سلطان محمود دست اگر سلطان بیاید حضرت سلطان طلب چاند خان بکند و او ن سبب
شکل و نگار داشتن بغایت متعذری فی الحقیقه مانع آمدن همین است سلطان بهادر گفت که ما خود را از اراده طلب
چاند خان گذرانیدیم سلطان را بگویند که روزی بیایند چون فرستاده سلطان محمود مخص شده سلطان بهادر بتنه
طی سائرل سینه پوره سلطان محمود میزد و چون بدینا پیور رسید معلوم شد که سلطان محمود اراده آن دارد که پسر بزرگ
خود را سلطان غیاث الدین خطاب داده بقلعه مند فرستاده خود از قلعه جدا شد و در گوشه پاشد و اعیه ملاقات
ندارد و بعضی امرای سلطان محمود که بحیث سلوک ناموافق از و آزار یافته بودند آمده دیدند و مرجی عرض داشت
نمودند که سلطان محمود بطائف الحیل میگذرانند و اصلا با اختیار خود نخواهد دید عسا که سلطانی توقفت بمحاصره قلعه
مشتول بشوند سلطان بهادر از آنجا کوچ کرد و بسور پور منزل کرد و در منزل شریه الملک از قلعه مند و گر خیمه
بخدمت شتاقت و صبح از آنجا کوچ فرموده موضع دلاوره را اشک گاه ساخت چون بمغلی رسید عسا که
بمحاصره قلعین شدند محمد خان آسیری بجانب مغرب برجل شاه پور نامزد شد و الف خان پسر پیل پور
فرستاده بود و پیرا بگویند فرستاده خود بموضع محمود آباد در محله قرار گرفت و بتاریخ نهم شعبان سنه ۷۷۷

وقت صبح صادق اعلام بهادرشاهی از افق قلعه مندر و طالع گشت و همان لحظه چاند خان بن سلطان مظفر
از قلعه فرود آمده راه فرار پیش گرفت و سلطان محمود با جماعت قلیل مسلح شده بمقابل آمد چون در خود قوت
مقاومت ندید بقصد کشتن عیال محل رفت و افواج سلطان بهادر اطراف محل را قتل نموده استوارند
و پیغام کردند که اهل محل و امرار امانت هیچکس متعرض ال عرض حدی نخواهد شد بعضی هواخواهان سلطان
محمود از کشتن عیال گذرانده گفتند که با دشاہ گجرات هر چند میروی کند مردت او پیش از دیگران خواهند بود و ظن
غالب آنست که رسم بدر را احیا نموده ولایت مالوه را بلا زمان سلطان خواهد گذاشت درین اثنا سلطان بهادر
بر بام محل بر آمده شخصی را بخدمت سلطان محمود فرستاد و سلطان محمود با هفت کس از امر آورده و سلطان بهادر
تفظیم و احترام بجا آورده در کنار گرفت و سلطان دلجوئی نموده چون سخن در میان آورده سلطان محمود از مکلم
انذک داشتی کرد و سلطان ازان را بگذر بگذر گشت و چون بخاموشی گذاشت و سلطان از معه فرزندان مقتید
ساخته بجا پیانیز فرستاده و درمند قرار گرفت و اکثر امرایا گجرات رخصت کرده بعد از برسات بر سر برهانپور
و اسیر رفت و آنجا نظام الملک کنی بخدمت پیوست و در احطاب محمدشاهی داده باز میمند و معادوت کرد و
درین اثنا معلوم شد سلمدی پوریه بواسطه آنکه در ایام سلطان محمود خلی عورات مسلمة بلکه بعضی از حرهای
سلطان ناصر الدین را در خانه خود آورده نگذاشته بود پس آمدن ندارد سلطان بهادر فرمود که خواهی باید خواهد
بر زنده ما فرض است که عورات مسلمة را از زمره کفر خواری عبود کفر خلاص ساخته و از ادب بلغن نمایم مقبل خان را
رخصت جان پیانیز داد که آنجا رفته نگاهبند قلعه نماید و اختیار خان را با تو بجا و لشکر و خزانه بخدمت فرستند اختیار خان
بالشکر بسیار تشایخ بست و یکم بیج الاخر سنه ثمان و شلشن و ستمائة و دقتبده و مار آورده ملحق شد سلطان آواز
رفتن گجرات در انداخته بماند درخت تاسامان آنجا نموده روانه گجرات شود و اختیار خان را بجلومت مندر گذاشته
بتاریخ پنجم ماه جمادی الاول در غلبه نزول کرد و درین اثنا بهوپت ولد سلمدی بعرض رسانید که چون ریایات عالی
متوجه دارالملک گجرات است اگر بنده رخصت اجین یابد سلمدی را از روی استظهار و اطمینان بلازمست بیار و سلطان
از غایت خرم او را رخصت داده خود نیز متواتر متوجه اجین گردید و پارتو دهم شهر مذکور بقصد دمار رسید و لشکر آنجا
گذاشته خود برسم شکار بجانب دیالپور تهریز و در سول پوسفت سلمدی از استماع این خبر بهوپت را در اجین گذاشته
خود بلازمست پیوست و امر نصیر که بطلب سلمدی رفته بود در خلوت بعرض رسانید که سلمدی را فقیر بونده و کتبت
و یک کر و نقد فریب داده آورده است و سری با طاعت ندارد و میخواست که قلعه را گذاشته بولایت میو
برود و الان اگر رخصت یافت دیدن او را محالست سلطان از رسول پور بجانب دمار روان شده بار
و مقرران سخن گفتن سلمدی در میان آورده و چون قریب بار دور رسید لشکر ابروون گذاشته و قلعه دمار

فرو داد و سلمدی را نیز بخود همراه برد چون سلطان بدرون قلعه رفت موکلان آمده اورا بدو نفر لورب
 گرفتند درین اثنا یکی از خواصان سلمدی فریاد کرده دست بخبر برد سلمدی گفت میخوای که مرا بکشتن و
 آتشخص گفت بجهت شما چنین میکردم چون بشنا از نیکار آسیبی میرسد اینک خود را منتر نما شمارا در بند
 بدینیم و جمیع برزخک خود زده بدم رفت و چون خبر گرفتن سلمدی افشار یافت سپاه گجرات و سکنه شهر دلا
 اورا بغارت بردند و جمعی کثیرا کشتند و فیلان و اسپان و اسباب اورا بسر کار سلطان ضبط نمودند و بقبیله ایست
 قرار نموده نزد بویست رفتند و آخر روز سلطان بهادر عماد الملک را بر سر بویست رخصت کرد و خداوند خان
 همراه او دو گداشته چون صبح شد عزم اجین نمود و درینوقت عماد الملک گفت که قبل حصول فقیر خبر گرفتن سلمدی
 به بویست رسیده بود که بجهت بختور رفت سلطان بهادر و یا خانرا که از امرای قدیم مالوه بود و سابقا بحجاب
 بختوریت سلطان رفته بود حکومت اجین از رانی داشته بسیار نگیر و متوجه شد و سارنگیور را ببلو خان کرد و ایام
 سلطان منظر از مندر رفته ملازم شده بود و در زمان سلطنت تیرخان خود را خطاب قادر شاهی داده خطبه و
 سکه انداز بنام خود ساخته چنانچه عفریب شده از احوال او مرقوم خواهد شد بقویض نموده حبیب خان واسے
 امیر بجانب آتش رخصت فرموده عازم بهلسه درالین گردید و حبیب خان رفته جمعی کثیر از پوربیه را بقتل رسانید
 آتش را متصرف شد چون سلطان به بلسه رسید معلوم شد که هرده سالست آثار اسلام ازین دیار کوچ
 کرده علامات کفر شائع شده و دران منزل منیان سیم رسانیدند که بویست ولد سلمدی بختور رفت و کلبین سیم
 برادر سلاهدی حصار را لیسین را استوار نموده در مرکز آرائی می کنند و انتظار کوکب از بختوری برد سلطان بهادر
 سه روز بجهت تعمیر مساجد و بقاع خیر دران قصبه مقام نموده هفتم جمادی الآخر سنه مذکور کوچ کرده در دکر و
 لیسین در کنار آب فرو داد و صبح روز چهارشنبه بیستم شهر مذکور طبل خیر فوری نواخته بروض لیسین بارگاد
 برافراخت و هنوز اردو نیامده بود که راجپوتان پوربیه و فوج از قلعه فرو آمدند و سلطان بهادر را معده وی چند
 خود ناخت و دو کس را از گرد و نیم ساخت و سپاه گجرات پی در پی از عقب رسیده و بار از کفار بر آوردند
 و پوربیه از غلامت و شجاعت سلطان بهادر گوش گرفته قلعہ پناه بردند و سلطان بهادر لشکر از جنگ
 منع کرده جنگ بفرمانداخت روز دیگر از ان زمین کوچ کرده حصار را مکرر در میان گرفته تقسیم محل نموده
 طرح سا با ط انداخت و در اندک مدت سا با ط برابر قلعه شرف ساخت و سلطان خود آنجا رفته روی خازا
 با اهل توبخانه گذاشته بمنزل معاودت فرمود روی خان بزور قوت و بوج قلعه را بر انداخت و از طرف دیگر
 نیز نقب زده و آتش داد و چند دیوار از اطراف افتاد و سلاهدی بزبونی پوربیه و قوت خشم را در نظر آورده
 پیغام کرد که بنده میخواید که شرف اسلام مشرف گردد و بعد از ان اگر رخصت یابد قلعه را خالی ساخته با و لیا سے

دولت نهادشاهی سنازو و سلطان ازین خبر مسرور گشته سلاهدی را بخدمت طلب داشت که لو حیدر و عرض کرده
 چون سلاهدی ایمان آورد و از او را خلعت خاص داده از طبع طعام گوناگون بخور و او داد و سلاهدی را خود بر قلعه
 برد و سلاهدی همچنین برادر خود را طلب داشت که چون در زمره اسلانیان در آمده بم سلطان بهادری
 بخدمت اعانت مجامعت و جوار علو محبت مراد برایش خواند رسانید لاق آنکه قلعه را تسلیم ملازمان سلطان
 نموده مکر خدمت را مستحکم گشته در خدمت باشم را در وی خضیه بوی گفت که حال انون بختن گویند و بخت ایشان
 خائن نیست و بهوشت را نارا با چهار هزار کس گرفته بگویم می آمد کاری باید کرد که چند روز در گرفتن وقت شود
 سلطان بختین آنرا می نموده سلطان گفت که امر در محنت باشد و بعد از دو پاس قلعه را غالی ساخته ملازمان
 سلطان خواهی که در سلطان بهادری را نجات کوچ کرده منزل آید تا دو پاس منتظر بود و چون ازینجا و ساحتی گذشت سلاهدی
 باز بفرساید که اگر حکم شود بنده نزدیک قلعه برو و در شکست حال نموده و صورت را بفرساید سلطان بهادری را بفرساید
 سپرده نزدیک قلعه فرستاد و سلاهدی نزدیک افتاده و رفت با تقوی نصیحت آغاز کرد که راجیو تان غافل سلطان ملاحظه
 بکنند که سلطان بهادری در محل در آمده شمار خواست غرضش آن بود که فی الفور بر چهار طیار بکشد و چون عیاد و سلاهدی
 گشت آمد و بخت و سلاهدی و و بهادر پور بهادر و بهادر سلاهدی داده بر سر تپه مهوت روان ساخت و سلاهدی
 رفته جنگ انداخت و سلاهدی و بهادر پور بهادر و بهادر سلاهدی و بهادر سلاهدی و بهادر سلاهدی و بهادر سلاهدی
 ز با سلاهدی و بهادر پور بهادر و بهادر سلاهدی و بهادر سلاهدی و بهادر سلاهدی و بهادر سلاهدی و بهادر سلاهدی
 بهادر از سر کار آگاهی یافت سلاهدی را به بریان الملک سپرد که در قلعه مند و محبوب و دارد و درین اثنا بهادر
 که بهوشت والد سلاهدی را نارا گرفته بگویم می آمد چون میدانند که سلطان جریده آمده اند و نارا از روی خیر
 بگویم متوانم می آید سلطان گفت اگر جریده آمده ام آنا به مقتضی آنکه یک سالان بهدو کافر بنده است و
 قوت غضبی سلطان از استماع این خبر طغیان نمود فی الفور محمد خان حاکم بریان پور و عماد الملک سلطانی را
 بتاویب آنها رخصت نموده محمد خان و عماد الملک چون بقصبه رسیدند خبر داد که رانا و بهوشت نزدیک
 نقضیه که رسیدند محمد خان و عماد الملک با استعداد جنگ افواج ترتیب داده متوجه شدند چون نزدیک
 که رسیدند پورن علی و ولد سلاهدی با و بهادر را راجیو پور بهادر آسمان ظاهر شد محمد خان جنگ متوجه کردند
 پورن علی جنگ تا کرده فرار نمود و چندی از پور بهادر و سنگ شند محمد خان و عماد الملک عرض داشت نمودند
 که پورن علی سلاهدی اگر خجسته برانامیوست و رانا قریب رسیده اگر جمعیت او پیش از اندازه داشت اما عماد
 برعون اتی و اقبال خداوند گاری نموده در نزد خود را معاف نخواهم داشت سلطان بعد از وصول
 عرض داشت اختیار خان و امرا می دیگر را بخواهر گذار گشته خود با یلغار شبا نروشی بهقتا کرده ماله ط

نموده در رنگ برق لامع بواجی که را در ورشید و محمد خان پاره به با استقبال آمده سلطان را منزل خود در
و جاسوس بهیوت خبر برد که شب سلطان بهادر را لشکر ملحق است و از عقب افواج در رنگ لشکر مورخ
ابی فاضل خیر سندان از استماع این خبر یک منزل پس نشست و صبح سلطان بهادر از کمر کوچ کرده کینزل
پیش رفت و درین منزل دو نفر راجپوت برسم رسالت بحجت بخش آمده از انا پیغام آورده که رانا
یکی از ملازمان این درگاه است و غرض از آمدن و زنجیر و این بود که قدم شفاعت پیش نهاده استغفا
سلمندی بکن سلطان گفت الان جمیعت و شوکت ستا میباش از است اگر جنگ کرده عرض داشت مینمود
البتة اینجا مطلوب ستا میشد چون آن دو راجپوت را گرفته گفتند که سلطان را چشم خود دیدیم رانا بهیوت
با وجود آنهمه شوکت و جمیعت چهار منزل را یک منزل ساخته فرار نمودند و درین اثنا خبر رسید که الف خان با
هزار سوار و فیلیانند و تو جانم قریب بمحرات رسید سلطان از غایت شجاعت اصلا رسیدن الف خان
تو حقت نکرده با لشکر یکم همراه داشت هفتاد و کرده نقاب نمود و رانا چون بچتور در آمد سلطان تا دیک گوشت
بر انا را بسال و گروا کرده بر اسیمن مراجعت نمود خود آمده محاضره را تنگ ساخت و در آخر رمضان مذکور
چون لکمین از کومک بایوس گشت و هلاک خود را معاینه میدید از راه غمز و انکسار در آمده غرض ازین یورش
انیت که عورات سلمه از دل کفر خلاص شوند اگر متمسک آنها مقرون با نجاح نگردد و محتمل که آنجا جوهر شود و آن
صیغها هلاک کردند و لهذا متمسک لکمین را اجابت نموده سلاهدی را از بند و محضو طلبید و بران الملک سلمه
لا از بند و گرفته بخدمت شتافت بعد از آمدن سلمدی لکمین بخدمت آمد فرمان امان حاصل نموده بالا
قلعه رفت و سلطان جمعی از سپاه نیز بحجت محافظت قلعه تعیین فرمود و لکمین عیال را راجپوتان را از قلعه فرو آورد
بساتی خود و تاجخان عیال را راجپوتان معتبره بالا قلعه گذاشت و باز برض رسانید که قریب چهار صد و شصت
که تعلق بسلمدی دارد و رانی در گاوینی ما و بهیوت انناس آنداد که چون سلمدی داخل بندهای خاص است
اگر قلعه آمده عیال خود را فرو آورد و از طعنه اختیار باشم سلطان ملک علیشیر ایسلانده همراه ساخته بقلعه فرستاد
و چون سلاهدی آنجا رفت لکمین تاجخان هفتاد و نموده که عرص قلعه را لکمین دیار کوه دانه سلطان چه مرحمت
خواهد فرمود سلمدی گفت بالفعل قصبه برودره ما مضافات بحیت بساتی مقر مستده و عنقریب هست که
سلطان از ملو بهمت ما را سر فراز خواهد ساخت رانی در گاوینی و لکمین و تاجخان گفتند اگر چه سلطان نقد احوال ما
خواهد کرد اما عمر باست که در بی سلطنت استیادار بایست و الحال فلک باز نبی ساخته که هیچکس باشد و ایم طریق
مردانگی نیست که عیال جوهر ساخته خود جنگ کرده کشته شویم و هیچ ار خود را طاعنا ند سلما بد بختن رانی در گاو
از عارفه ترم و حصیان و رزید و ملک علیشیر هر فصلی شتافته التا نمود اصلا مفید نیفتاد و در جواب ملک

عاشق گفت بزرگواران که در اقبال و چند سیر کا قور و در خرم من صرقت میشوید و هر روز جابه می پوشید که در فرزند
کشته شیم نه می خور و شرف سندی طرح جوهر از اجزای آن در کاوی قیادت عرض خود که دختر انا سا کا بود
سعد و طفل گرفته بود و آمد و با همفطنان چندی سیکر سوخت و سلاهی با اتفاق تاجان و کیمین سلاج کتبه
برآمده و با پیادهای دومی که الای قلعه رفتند و در جنگ مشغول شدند و چون انجیر باز در رسید سپاه مجرات
جلو نیز قلعه برآمده آنکوه بی غایت را به چنگ زدند و از لشکرها و زخمیها و نفریاده سعادت شهادت
در یافتند و درین ایام سلطان عالم حاکم کالی را از خدمت افواج حضرت خست آشپای التیاسا
بها در آورد و سلطان بر قلعه را یسین و چندری دولایت به سیمه السلطان عالم جایگزین کرد و محمد خان اسیر
بستنی قلعه کا کرون که در زمان سلطان محمود غلی تصرف را درآمده بود تین کرده خود شکار فیل مشغول شد
و فیل بسیار شکار کرده تروان کوه کالورا گوشال بنه را داده و آله الف خان نمود و اسلام آباد و موسنگ آباد
و سائر بلاد را در تصرف میداد آن بود و مشغول شده بامرای مجرات و حمله خود جایگزین کرد و چون محمد خان
حاکم اسیر متوجه قلعه بود سلطان بهادر نیز به سمت درواچی کا کرون خود را رسانید و نام که از جانب نا حاکم
کا کرون بود قلعه را خالی کرده که گنجیت و سلطان بهادر چهار روز در آن قلعه حشین و صحبت پرداخته هر یک از
مقریان خود را با انعام و الطاف نوازش کرد و عداد الملک و اختیار خان که از کبار امرای او بودند و شیخ
قلعه و تهور حضرت کرده خود متوجه شدند و شد و حاکم دسور که گماشته را با بود قلعه را خالی کرده با شسته که گنجیت
و در یکماه قلعه کا کرون و قلعه دسور تصرف سلطان در آمد و از منند و متوجه جانیانیر شد و در اینجا خبر رسید
که فرنگیان بر بند را در آورده اند و از منند و علم استیلا را فراتحده سلطان متوجه دیوش و چون قریب رسید
فرنگیان فرار نموده رفتند و ثوب بزرگ که کمانی آن ثوب در بلاد هندوستان نبود بدست آمد سلطان
آنرا بقتل جانیانیر رسانید و فرم متوجه خوار و دیو کنیایت و از اینجا با احمد آباد آمده زیارت شینج کریم آباد
خطام نموده لشکر را جمع آورده با بوجانه دیو و مجرات متوجه خوار شد و در بوقت محمد زمان از حضرت بهایون
با دشا فرار نموده سلطان التیجا آورد و چون بختور رسید را احصاری شد ایام محاصره سه ماه است و او
یافت و اکثر اوقات از طرفین مردان مرد و مستعدان جنگ و بزمیندان خراسیده حتی شجاعت او
سیکرمند و در غالب اوقات تلف و فیه و زی با گجراتیان بود و آخر الامر از راه محجور آمده پیشکش
و از تاج و کمر صحر که از سلطان محمود غلی حاکم مالوه گرفته بود با اسب و فیل چند دای جان خود کرده سلطان
بمجازات باز گردانید و این فتح و آمدن محمد زمان مرزا و اجتماع اولاد سلطان بهلول بودی در خدمت او با
غزو و بموجب آن گردید که حضرت محمد با یون با دشا سلسله جنگ تحریک و بدو بخت امضا این

امانتارخان بن سلطان جلال الدین بن سلطان مہلول کہ بتجارت و سیاست از اقران خود ممتاز بود و متمیز
 نموده می کرد و وزیر بر سران الملک حاکم قلعه بنیتور تسلیم نمود تا با اتفاق و استعجاب او امانتارخان صرف لشکر
 نماید و در ایام معدود و غریب بچهل هزار سوار امانتارخان جمع شد و با طرف محله حضرت جنت آشیانی آغاز
 مراجعت کرد و در سنه احدى و اربعین و ستمائة مکر خطوط حضرت هایلون بادشاه سلطان بهادر در دولت
 که محمد زمان مرزا را بخصیصه می رسید باری از ولایت اخراج کند و اورا از قایت غرور و نخوت مقید بجواب نمیشد
 و علاوه بر این امر که امانتارخان مذکور بر سر قلعه پانصد پانصد متصرف شد و حضرت جنت آشیانی بندها را مرزا را فرغ
 در سواد و وزیر چون بحد و بیانه رسید مردی که بر گرد آمده بودند متفرق شدند و زیادت از دویست از وزیران
 سوار نزد او نمادند و او کمال تشویق و محال که وزیر بسیار صرف لشکر بوفانموده بود و توانست بخدمت سلطان
 بهادر رفت و مدد خواست اما علاج گشته خود را بجنبه قرار داد و در بیستم تلافی فریقین بقلب لشکر مرزا آمد
 حمله آورده با سیصد کس قتل رسید و قلعه بیانه بتصرف او لیا و دولت مرزا آمد و حضرت جنت آشیانی
 این فتح را بفعل گرفته متوجه دفع سلطان بهادر گشتند اتفاقا درین ایام سلطان بهادر بار دیگر قلعہ و
 با لشکر بسیار و اسباب قلعه گیری متوجه شده بود و چون در پای چتر خبر گشتند امانتارخان و توجہ حضرت
 جنت آشیانی مسموع او شد و بغایت مضرب گردید و قهر مشورت در میان انداخت رای اکثر اہل اہل
 قرار گرفت کہ ترک محاصره نموده بجنبه باید رفت و صدر خان کہ بزرگترین امر ابو و معروض داشت کہ با لفظ
 محاصره کرده ایم اگر درین وقت بادشاہ مسلمانان بجنبه ما آید حمایت و امداد کا فران کرده باشد و این
 ما در تخریب در میان اہل اسلام گفته خواهد شد لائق دولت است کہ محاصره را از دست ندیم و ظن
 ایشان ہم درین وقت بر سر بابیانہ حضرت جنت آشیانی بسیار بگور نزول فرمود این کمکاش بعرض رسید
 چند روز آنجا توقف جاتر داشت تا سلطان بهادر سا با طح انداختہ قہر و جبر قلعه حیتور را گرفته راجیوت
 بسیار بقتل رسانید و چون خاطر از ہمتا فسخ چتر جمع نموده متوجہ جنگ حضرت ہایلون بادشاہ گشتہ آنحضرت
 بربطیل کوچ نواختہ عازم گردید و در نواحی مند سور تلافی فریقین اتفاق افتاد و ہنوز خمد نزد بودند کہ سید علی
 و خراسانخان کہ بر اول سلطان بہادر بودند از فرج حضرت بادشاہ گریختہ بقول خود میوستند و بخرانیان
 از تہادہ اینحال شکستہ دل شدند سلطان بہادر را امر و سران گروه در باب طریق جنگ مشورت نمود
 صدر خان گفت کہ فراتر جنگ صفت میباید کرد چرا کہ لشکریان ما از فتح حیتور قوت و متکلمار یافته اند و ہنوز چشم
 ایستان در صلب سیاہ منحل رسیده و روی جان کہ صاحب اختیار تو بخانہ سلطان بہادر بود و معوضہ شد
 کہ تو ب و تفنگ در جنگ بکار نمی آید و تو بخانہ کہ درین سرکار حج آمدہ معلوم نیست کہ بغیر قیصر دوم دیگرے

داشته باشد و برین تقدیر بر صلح انگشت کرد و در شکر خندق نزد هر روز طرح جنگ انداخته شود و جوانان
 شجاع از لشکر مغول در اطراف اردو خواهند تاخت و بضر قرب و قشنگ هلاک خواهند نمود سلطان بهادر
 را می رسد دیده بر دور شکر خندق حفر نموده و برین هنگام سلطان عالم کاپلی دال که سلطان بهادر بر سرین
 و چند بری القصب را بجا گیر او مقرر نموده بود با حقیقت تمام آمده طحی شد و دو ماه و دو لشکر برابر یکدیگر گشتند
 و سپاه مغل بر اطراف اردو تاخت بر دو راه آمد و شد غلبه نمود و ساختند و چون چند روز برین مهوال
 بگذشت خطای عظیم در لشکر گجراتیان پیدا آمد و علنی که در آن نزدیکی بود تمام شد و بواسطه استیلا و قتل کسی را
 مجال آن نبود که از لشکر دور خفته غله و گاه بیارند و سلطان بهادر دید که دیگر توقف موجب گرفتاریست و
 بشی رانج کسین امرای محبتر خود که یکی از آن حاکم بر پانور و دیگر ملو قادر خان حاکم مالوه بود و از عقب همراه و برین
 آمده بطرف هندو گریخت و شکر چون از فرار سلطان بهادر آگاه شد مذکر کرام برای گریختند و حضرت
 جنت آشیانی تا پای قلعه هندو قنابق فرموده و در راه مردم بسیار قتل رسید و سلطان در هند و حصار
 شد و بعد از مدتی بارون بیک قوی و جمعی دیگر از امرای محل از مرز ملو قنابق فرار کردند و سلطان بهادر
 در خواب بود که آواز بلند گشت و گجراتیان مضطرب گشته راه فرار پیش گرفتند و سلطان بهادر بآنچ شش
 بطرف جانیانیر رفت و صدر خان و سلطان عالم حاکم راسین فی القصب به قلعه سوگریناه بروند و بعد از دو روز
 زینهار خواسته خدمت جنت آشیانی آمدند صدر خان در سلک ملازمان انتظام یافت و از سلطان عالم
 چون حرکت ناپائتم بوقوع آمده بود حکم جنت آشیانی سپه او را بریدند سلطان بهادر خزانده و جواهر کرد در جانیانیر
 داشت به بندر دیو فرستاده خود کینایت رفت و حضرت جنت آشیانی بر حکم قنابق چون بیابان
 قلعه جانیانیر رسید از آنجا بمجا مجمل حاکم کینایت گردید و سلطان بهادر از کینایت اسبان تازه
 روز گرفته به بندر دیو رفت و آنحضرت همان روز که او عازم دیب گشته بود کینایت رسیدند و از کینایت
 کوچ فرموده جانیانیر را قتل کرده و اختیار خان گجراتی ضابطه حصار داری برداشت و حضرت جنت آشیانی
 بتدبیری که در واقع آنحضرت بتفصیل یافته قلعه را متصرف شدند و اختیار خان گجراتی قلعه از کینایت را از مولیا
 گویندیناه برد و از زینهار خواسته شرف خدمت دریافت و چون بمزید غنائل و کمالات از اسرار امرای
 گجرات استیاء داشت و در سلک مجلس نمایان مجلس خاص انتظام پذیرفت و در آن سلاطین گجرات که بمزای
 دراز در آورده بودند بتصرف درآمد و بر سایر لشکریان تقسیم فرمودند بواسطه آنکه غنائم بسیار بدست لشکر
 جنت آشیانی افتاده بود و چاکس در انسان تحصیل مال متوجه شد و در اوائل سده بعین و شمهات با وجود که
 حضرت جنت آشیانی در جانیانیر تشریف داشتند عرائش رعایا گجرات بتواتر سلطان بهادر رسید اگر کسی

بلازمان خود را تحصیل مال تعیین فرمایند مال واجبی بخزانه رسانیده خواندش سلطان بهادر عمار الملک عظام
خود را که بر نیز شجاعت و حسن تدبیر امتیاز داشت با لشکر بسیار تحصیل ولایت فرستاد و عمار الملک در مقام حاج
سپاه بنده و چون بظاهر باجماد با فروم آمد بقوله لے بجا ہزار کس روگرد آندہ و از آنجا حال با طراف و نواتے
رستم تحصیل فرستاد و چون در حیرت آشتانی رسید محافل حضرت خان را بر روی بیگ خان کرگی از امرای
نزدک و غنیمت علیہ بود فرمود متوجہ احمد آباد گردید و مرزا عسکری را بایادگار ناصر مرزا و ہندو بیگ یک منزل از
پیشتر روان ساخت و در روانی محمود آباد و گردانده کرد و ہی احمد آباد ہست مرزا عسکری را با عمار الملک مجاہد
صعب افتاد و عمار الملک شکست یافت گجراتی بسیار قتل رسید بعد از آن حضرت جنت آشتانی بجا ہر
احمد آباد تزلزل فرمودہ زمام حکومت آنجا را بر مرزا عسکری وین و گجرات بیادگار ناصر مرزا و ہر وچ بقسم
سلطان و ہر دورہ ہند و بیگ فوجین و جانیان تیر تروی بیگ خان سپرد خود و ہر ہر پتور تشریف برد و
از اجماع ہند و متوجہ شد دین اٹنا خانبھان شیرازی کرگی از امرای سلطان بہادر و نوخصیت ہر
نوسا را متصرف گشت و روی خان از بند ترخورت با خانبھان پیوست متوجہ ہر چشت دند و قاسمین
سلطان طاقت مقام دست نیاد و درہ بجانیان تیر تروی بیگ خان رفت و در کل گجرات خلل فرست
شد و در وقت خنفر کر از امرای مرزا عسکری بود و گنجیہ پیش سلطان بہادر رفتہ اورا باندن احمد آباد و ترب
منو و تقبیل این اجمال بجل خود و گزشتہ و جمیع امرای غیر از تروی بیگ خان و احمد آباد جمع شدند و سلطان
بہادر قازم گجرات گردید عسکری مرزا با دگار ناصر مرزا و سائر امرا سیکہ با جیان کنکاش دیدند کہ قازم ہست
با سلطان متوجہ رست و جنت آشتانی در مدت و توقف دارند صلاح است کہ خزائن جانیان را بدست آوردہ
منوہ اگرہ نشوند و آنحد و را بقصر در آورده خطبہ بنام مرزا عسکری بخوانند و منصب وزارت ہند و بیگ متعلق
باشد و مرزایان دیگر ہر جا کہ میخواستہ باشند متصرف شوند و برین قرار دو گجرات را بچندین شقت و رنج گزشتہ
بودند ایگان از دست دادہ متوجہ جانیان گشتند و تروی بیگ خان از ارادہ فاسد مرزایان و امرایان
یافتہ و راستداری کوشید و امر از آنجا بجا نیب مالوہ کوچ کردہ شروع در پیوڈن بادینی ناموسی کردند سلطان
بہادر چون گجرات را خالی دید بدفع تروی بیگ خان قازم جانیان گشت و تروی بیگ خان از خزانہ کہ
از مقدار توانست برداشت یا خود ہمراہ گرفتہ قدم در راہ اگرہ نهاد و سلطان بہادر در درجانیان ہست
نمودہ بسلط و ر بلہمات آن ناحیہ پرداخت و چون در زمان استیلای حضرت جنت آشتانی بخند
در ماندگے خود از فرنگیان مدد خواستہ بود بہ نشین میداشت کہ آنجا عت خواہند رسید بلا حظہ آنکہ بادر
گجرات خالیست مبادا متصرف فرنگ در اید از جانیان پتور ولایت سورتمہ چون اگرہ متوجہ گردید تا بعد از آمدن

آنکه در راه بطریق که داند برگردد و در روز و راسخ و در سیر و شکار بر داخته بود که خبر رسید که پنج شش هزار
فرنگی در غارها رسید و انجاعت چون به بندر و ب رسیدند و خبر استقلال سلطان بهادر و مراجعت حضرت
جنت آشنائی شنیدند از آمدن خود نام و ایشان گشتند و اتفاق نمودند که بهر حال که میسر شود بندر و ب را
منصرف شوند و بهر و ایشان بمقتضی صلحت تراض نموده خبر بهاری خود را اشاع ساخت و غرضش آن که
سلطان بهادر را ملاقات نکند و سلطان مکرر کس بطلب او فرستاد جواب شنید آخر الامر مقصود آنکه فرنگیان
از او ملاحظه دارند و بدانند که روحی بحیثیت تسلی ایشان بر غراب سوار شده رفت فرنگیان چون فرصت
یافتند در مقام عذر در آمدند و سلطان نفرستاد و ریافته خواست که بغراب خود در آید درین اثنا که از
کشتی فرنگیان کشتی خود در می آمد فرنگیان کشتی خود را جدا کردند و او یکشتی خود را رسیده در دریا افتاد و یک
خود را خورده سر آورده و فرنگیان درین اثنا بضرب نیزه او را غرق کردند و لشکر گجرات بلا توقف متوجه احمد آباد
گشت و بندر تصرف فرنگیان در آمد و این واقعه در رمضان سنه ثلاث و البعین و تسعمائة و دوا و دت سلطنت
او یا زده سال و نه ماه بود و اگر حکومت میران محمد شاه والی اسیر و بر بانیور چون سلطان بهادر
حضرت بهستی بر بست محمد و نه جهان و والده او و امر آنکه ملازم رکاب او بودند از دایب متوجه احمد آباد شدند
و در اثنا راه خبر رسید که محمد زمان مرزا که سلطان بهادر را یام فقرات او را بجانب و بی و لاهور فرستاده بود
بآباحت خلل در هند شود و بسبب پریشانی لشکر خجستانی گرد و از حد و لاهور گشته با احمد آباد رسید و همان
واقعه شهادت سلطان بهادر را شنیده بنیاد گرفته و تاسف بسیار نموده تغییر لباس کرد و اکنون بحیثیت تغیرت
رساییدن می آید چون بار و پیوست محمد و نه جهان بدایچه مقصد و ریش بود اسباب مهمانی بخجست مرز فرستاد
او را از لباس غریبون آورد و اما مزایای سعادت مند پرستش والده سلطان و تقفد حال او برین منوال نمود
که بوقت کوچ بخران ریخته مقصد صندوق طلا بقولی مشهور از امینان بدر برده خود را بکوشه کشید و دوازده هزار سوار
مغول و هندوستان بر وجه شد و امرا می گجرات از مشاهد این فتنه جدید مضطرب گشتند و نقش با و شاه یکدیگر
مصلحت نمودند چون سلطان بهادر میران محمد شاه که خواهر زاده او بود بولایت احمد آباد اشارت کرده بود
ملکمان سلطنت او رضا داده غایت از خطبه و سکا و لعل آورده و مرزا را از طرف او فرستادند و عا و الملک را با لشکر
بسیار بدفع محمد زمان مرزا نامزد کردند و محمد زمان حاکم کرده گشت یافت و بولایت سند و درآمد میران محمد شاه
سلطان بهادر و را به اتفاق لشکر خجستانی اما او فرستاده بود و بدایر خطبه خواندن بیاب و نیم ماه باطل طبیعی در گذشت
و اگر سلطنت سلطان محمود بن لطیف شاه بن مظفر شاه چون میران محمد شاه فارغ
از خراب دنیا بمنوره عیسی خرا میزد و در آن غیر محمود جان بن لطیف خان بن مظفر شاه نموده بود او را در بر می نمود

و

سلطان بهادر در قندهار میران محمد شاه و امیرای گجرات بطلب او کس فرستادند پس محمد شاه در قندهار
او صفایقه نمود امیرای گجرات استعداد لشکر نموده بر فتن بر مایور قرار دادند و زنی آینهی را دریافتند محمود خان را بگجرات
فرستاد و در دهم فوج سوار و پیاده و استعانه محمود خان را بخت گجرات احلاس نموده محاط بسلطان
محمود ساختند و اختیار خان گجراتی که بطلب او میرایور رفته بود صاحب اختیار گشت و زمام مام مملکت
بهینا افتاد و او قرار گرفت و بعد از چند ماه در سنه شمس الربیعین استعانه امر ابیکدگیر در قندهار و دریاخان و
عمادالملک اتفاق نموده و اختیار خان را بقتل آوردند و عمادالملک امیرالامراء دریاخان را وزیر گردانید و
آخر سال هند کو در میان عمادالملک و دریاخان نیز مخالفت پیدا آمد و دریاخان سلطان محمود را از شهر بهانه
شکار بیرون برد و بجانب چائیا نیز رفت و عمادالملک چون از خیال آگاهی یافت در تمام جمعیت لشکر گشت
بیدل و عطا گشته و لشکر بسیار فراهم آورده بجانب چائیا نیز متوجه شد و بعد از دو سه کوچ اکثر سیاهپان گجرات
که از دوزبای کلی گرفته بودند جدا شده بسلطان میوستند و عمادالملک از روی اضطراب بصلح رضا داد و همچنین قرار
یافت که عمادالملک بهمالا و در بعضی بریکانات سورته که در جاگیر اوست رود و سلطان بدارالملک احمدآباد حجت
فرماید و در سنه سبع و اربعین و سنه ثانی دریاخان بخیال بهتصال عمادالملک سلطان محمود را با لشکر آراسته
برداشته متوجه ولایت سورته گشت و عمادالملک نیز مقابل آمده با مبارزه فرار نموده و التجامیران مبارکشاه
حاکم امیر و بر مایور و سلطان محمود و بقای متوجه بر مایور شد و میران مبارکشاه از روی جمعیت و غیرت
بصفت او بر خاسته تا لشکر گجرات جنگ کرده گشت یافت و عمادالملک نیز از اینجا که خنجره ملوکا در شاه
حاکم ملوکا یناه بر و میران مبارکشاه اکابر وقت را در میان انداخته و از در صلح در آمده سلطان محمود را ملاقات
نمود و دریاخان از رفتن عمادالملک قوت و بهتظار یافته جمیع مهمات و معاملات مالی و کلی را از پیش خود
گرفته غیر این مدخل نمیداد و رفته رفته کار بجای می رسید که سلطان محمود را نمونه ساخته خود را و شاهای میگردانید
سلطان و شبی با اتفاق چو کو که کو تری از از غلته ارک احمدآباد بدر آمده شبین عالم خان لودی که در ولقه و دق
حاکم او بود رفت عالم خان مقدم سلطان را گذاشتی داشته لشکر خود را تاج آورده چهار هزار سوار با او گرد آمد و دریاخان
طفل مجهول الشبی را پیدا کرده بسلطان بطلبشاه ماییده لشکر گجرات را جمع ساخت و دینا دی جاگیر خطاب
اقرار موافق ساخته متوجه ولقه شد عالم خان نیز در برابر آمده و معرکه جدال و قتال گرم گشت و در حمله اول
سالم خان هزار اول دریاخان را شکست داده و در خروج خاصه او در آمده و از مرو می و در و اسب و داند چون از
سیان جمع گردانید و از پنج سوار مجراوه نموده بسلطان محمود را که با فوج خود در نگاه گذارسته در جانیافت
و حیران و مر اسیر گشته بخاطر رسید که چون در حمله اولی مردم بهراول دریاخان که خنجره با احمدآباد فرستند

خبر شکست انتشار یافته باشد خود را بشهر پاید رسانید و آن پنج نفر بخت تمام خود را بشهر رسانید و در ده روز و ده شب در آنجا
 رفته ندای فتح در او مردم شهر که عالم خازر دید چون بعضی گرفته های هر اول را قطع میسر ویده بودند شکست و در آنجا
 نقین حاصل کرده جماعت بخدمت آو آمدند و فرمود که در ساعت خانه دریا خان را غارت کردند و در روزهای شهر
 را محکم کرده مشرفان از احمد آباد و قاصدان رسیده از تحقیق حال اطلاع دادند متوجه احمد آباد شدند چون بسامان
 در شهر در تصرف عالم خان بود اکثر مردم از او جدا شده آمدند و در مقام این حال سلطان محمود نیز در آمد و در آنجا
 فرار نموده متوجه گشت و هتفه منعکس شد دریا خان در بر بر مانپور نیز قرار گرفته پیش شیر خان افتاد رفته رعایت
 یافت بعد از رفتن دریا خان عالم خان مشغول شغل وزارت گردید و او نیز از کمال غرور و مردم استقلال ده خواست
 که دریا خان و از سلوک نماد سلطان محمود امر را را بنحو متفق ساخته قصد گرفتن او کرد و او خبردار شده فرار نمود
 نزد شیر خان رفت و سلطان محمود خاطر از تفرقه امرای باغی جمع کرده در مقام سبق محاکم و تکلیف تراخت
 و دلا ساسی سپاه در آمده و باندک وقتی ولایت گجرات را دیگر باره بحال اصلی آورد و با حیان و اکابر و امرا
 و صلحا سلوک مرضی و تحسن پیش گرفت و تا سنده امدی و ستین و ستمانه با بر سلطنت بی سنا نری و مخالفت نداشت
 تا آنکه بیع الاول سنده مذکور یعنی از خاندان او بریان نام که خود را بصلاح و مردم می نمود و اکثر او قاتلش نمود
 طاعات و عبادات میشد و او ایدم در شکار با پیش نمازی سلطان میکرد و قصد نمود و در تخیل این احوال است
 که نوبت بسطان بریان مذکور را بواسطه تقصیر خدمتی در میان دیوار چیده روزی جهت آمدن به نفس گذاشته
 بود و بعد از ساعتی خلاصی بخشید بریان بیدولت از کینه دیرینه مخفی میداشت و جمعی از طایفه صیاد را که شکار شیر
 ایشان بود بنحو متفق ساخته هر یک را با مارت و عدد داد شبی که سلطان از شکار گاه آمده خوابیده بود و با اتفاق
 دولت نام خواب زاده خود که خدمت نزدیک سلطان میکرد و مویهای سلطان را بچوب پنبه یک نخ بست و به
 خلق او را ندان این مظلوم هر دو دست خود بر دم تیغ داده بود و چنانچه دستان بریده شد و بقتل رسید جماعت شیر کش
 را در گوشه مخفی ساخته کس بطلب امرای کبار فرستاد و در طربان را فرمود که سلطان می فرماید که از بیرون سر و سیف
 باشند نیم شب گذشته بود که خداوند خان و آصف خان را که هر دو وزیر بودند حاضر ساخته در خلوت برود و بقتل رسانید
 و همچنین دوازده کس از امرای کبار را طلب داشته بقتل آورد و کسان را بطلب عتقاد خان رفته عتقاد خان بقتل
 که هرگز سلطان مراد برین وقت نمطلبید و همین لحظه از خدمت سلطان آمده ام و در آمدن بقتل نمود بریان کس
 دیگر طلب فرستاد و دوم و غدر عتقاد خان پیشتر شده و بنام چون فضل خان که از امرای معتبر بود آمد بریان با و
 سابقه محبت بود در خلوت برود گفت که سلطان از خداوند خان و آصف خان را بخدمت فراخ مقام ایشان
 می سازد و انیک خلعت وزارت بنو فرستاده افضل خان گفت که تا سلطان را نه نیم و در حضور مردم خلعت

خلعت نمی پوشم بر مان قتل خان را در جائیکه سلطان شهید افتاده بود برده نموده که کار سلطان و وزیر او هر کس که
 آمده بود ساختیم و تزار و وزیر خود بسیار قتل خان بنیاد و شنام کرده آواز بلند ساخت و آن نایاک و لشکر
 ساخت و جمعی از سیاهیان بمجول مردم او باش که در انقب حاضر شدند هر یکی از خطا به داده بامارت امیر
 ساخت و دوست بخانه دراز کرده زربسیا بزم مردم و اما صبح بر بخشی مشغول بوده صبح چتر بر سر گرفته صلاهی عام
 در آواز فیلان سلطان بنیاد حاضر بود کجا ساخت و اسپان سلطان را بزم مردم او باش قسمت کرده مایه منتها خود
 ساخت و چون صبح وید خبر شهادت سلطان امتیاز یافت عا و الملک پدر چنگیز خان و الخ خان جشی و
 دیگر امر انجیت نموده بر سر آن برگشته روزگار آمدند و مقتضی آنکه مصرعه سلطنت گریه یک نخطه بود و مقتضی
 چتر بر سر افراخته جمعی او باش ذیل چند در برابر آمد و در حله اول برخاک عدلت افتاده از دست شروا خان
 بقتل رسید و ریسان بر بالای اوبسته در تمام بازار و محلات گردانیدند مدت سلطنت سلطان محمود
 هزده سال و دو ماه چند روز بود بحسب اتفاق اسلام خان بن شیر خان حاکم دلی و نظام الملک بجر
 حاکم احمد نگر نیز با جل طبعی در گذشت و شاعری در تاریخ وفات ایشان این ابیات و در سلک نظم کشید
 ابیات شه خسرو زوال آمد یکسال که کهند از عدل تان دارالامان بود بدینی محمود شه سلطان بجزات
 که چون روز شادی نوجوان بود و دگر اسلام شه سلطان دلی به که در ملک و کن حضور و نشان بود و ز تاریخ
 وفات این شه خسرو بدو چو رسیدت زوال خسروان بود و سلطان محمود با دشا نیک نهاد و پسندیده اطوار
 بود اکثر اوقات بصحبت علما و صلحا گذرانیدی و در روزهای بزرگ مثل روز وفات حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله
 و بار روز وفات آبا و اجداد خود و دیگر روزهای متبرکه طعام بفقرا می ستخان و اوی خود طشت و آفتاب بدست
 گرفته دست مردم شستی و پاریهای سریاف و هر پارچه که بحیث پوشش او مقرر بودی اول دستار خان
 در ویشان و فقیهان میکردند بعد از آن بحیث او جامه میساختند و واژه که وی احمد آبا و شهری بنا نهاده
 و محمود آبا و نام کرده از احمد آبا و آبا بنجد و در ویه بازار ساخت و در کنار آب کهاری آهو خانه ساخته هفت کوزه
 دلی را دیوار شست بخته و کنگره ساخته و درین آهو خانه چند جاعمارت و یکشایا فرموده و اقسام جانور درین
 آهو خانه سردا که آنه قواله و تناسل کثرت تمام گرفته بودند و چون بصحبت زنان مجول بود حرم بسیار جمع ساخت
 همه وقت با حرمهای خود درین آهو خانه شکار کردی و چوگان با ختی و درختان که درین آهو خانه داخل بودند
 بمحل بنو سرج و بنو حیدر و چند با عنا الطیف ساخته بود با خانی آنجا عوزات جمیله می نمودند و هرگاه از حرمهای او
 کس را حلی شدی با شقاط آن امر فرمودی و هر کنگره داشت که فرزند شود اعماد خان را در حرم خود محرم ساخته اندیش
 زنان خود با و امر فرمود و بحیث ملاحظه و احتیاط کا فور خورده اسقاط رجولیت از خود کرده بود و مولف این کتاب

بار میسران آموخته و کار است نموده است و چون در بلاد مجرات رفتن عورات مجرات و اجتماع اینها آنکه بهر
 رواج عظیم داشت و منقح و مجوز نموده رسم و عادات شده بود و آن نمانده سلطان محمود منع عورات از جمع کما
 اعد و در اینها آنکه روزها و شبها آنهایی مردم فرمود روزهای بیاضی وادی بطلب زن کار در ستادی و چون آن
 بسیارست میسرانیده و مجوزترین جی سید این باب کرده بود و ذکر سلطنت احمد شاه که چون سلطان
 محمود شهادت یافت و فرزند داشت بعد از تسکین تار و فتنه و فساد اعتماد خان ضعیف الملک نام خود را
 را از اولاد سلطان احمد بانی گفته برسد کار آورده با اتفاق میران سید مبارک بخاری و امیری دیگر که از تیغ
 بر میان کافر لغمت جان بسلاامت برده بودند بخت سلطنت اجلاس داده سلطان احمد شاه خطاب نمود
 و تسلی امر نموده جایگزینی ایشان را مستقیم داشت و اعتماد خان جهات مملکت از پیش خود گرفت و بخواستم
 سلطنت چیزی بر نگذاشت و خود استعدا که رسید او را در خانه میداشت و چون پنج سال برین منوال گذشت
 سلطان احمد تاب بن حالت نیار و ده از احمد کباب آورده محمود و آقا پیشین سید مبارک بخاری که از امرای کبار بود
 میوی خان فولادی و سادات خان و عالم خان بودی و دیگر مردم و جمیع شدند و شیخ یوسف از امرای مالک و که در
 سلک سلاطین گرام انتظام داشت پیش او رفت و سلطان او را خطاب عظم تهاون داد و اعتماد خان اعتماد
 عمار الملک پدر چنگیز خان الفخ خان و جبار خان حبشی و اختیار الملک دیگر امرای مجرات با توب خانه بر سر رسید
 مبارک رفت و سید مبارک اگر چه نسبت با اعتماد خان جمعیت کمتر داشت فلما بعد که قتال بر آراست و چون
 بنیاد جنگ شد توپی بر سید مبارک رسیده او را با عالم دیگر فرستاده شکست بر سلطان احمد افتاد و سلطان احمد
 روزی چند در صحرا و خیل ستر گردانی کشیده آمد اعتماد خان را دید و اعتماد خان او را در خانه میبایست و کسی پیش او
 نمیکشید و چون استقلال اعتماد خان بسیار شد عمار الملک با اتفاق تا تار خان غوری بضررت راست بر سر خان
 اعتماد خان آمده تو بهانه نهاده بنیاد افتادن کرد و اعتماد خان تاب نیار و ده که محتاج بجانب پان که در نواسه
 جانیان نیست رفت و از هر طرف جمعیت کرد و مردم در میان آمده میان عمار الملک و صلاح و احمد ولایت
 بهروج و جانیانیر و تادوت و دیگر رگنات میان آب مبتدری و نرید و بجای عمار الملک قرار یافت و اعتماد خان
 آمده با هم است و کالت را از پیش خود گرفت و در محافظت سلطان احمد میگوشت و در موازنه یک هزار دینار
 سوار جاگیر خاص سلطان احمد کرد و جمعی کرد و او را آند و با جودی که اعتماد خان مردم را از اختلاط ارباب میداشت
 جمعی بر کرد و جمع شدند و او را اندک شوکتی بدید و در مقام دفع اعتماد خان شده بحیران خود ریاضت قبل اعتماد خان مشورت میکرد
 و گاه که بتقصی خود و سالکی شمشیر روخت یکیده میزد و میگفت اعتماد خان را دوری که ایستادم چون اعتماد خان از حقیقت خیال
 آگاه شد پیشدستی نمود و شبی او را بقتل آورد و چند او را از دوا بر قلعه بخاری خانه و حیدر الملک بجانب دریا افتاد و در میان مردم

شہرت داد کہ سلطان احمد حکمت لوندی شہب بخانہ و جہ الملک در آمدہ بود نادانستہ قتل رسید ایاہ حکومت
 او ہشت سال بود کہ سلطنت سلطان مغولان محمود بن لطیف خان در آخر
 سنہ سبع و شصین و شصت اعما د خان طفلی بنوام را در مجلس امر اجرات آورد و قسم یاد کرد کہ این پسر سلطان
 محمود بیت و گفت با در این طفل جاریہ حرم خاص بود چون حاملہ شد سلطان محمود بمن سپرد کہ اسقاط
 حمل او نماید و چون حمل از پنج ماہ گذشتہ بود در خانہ مخفی داشتہ و اما روز بروزش کردہ ام چون سخت گجرات
 خالی بود پسر سید مبارک رسید بران گجراتی در مجلس کاہر و اما تاج سلطنت گرفتہ بر سران مولود نہاد و او را
 مظفر شاہ لقب بہنام تہنیت و مبارک باد سلطنت گفتند و شغل وزارت بہ اجتماع خان مغولان داشتہ
 مسند عالی خطابش دادند و امای بزرگ کہ در جاگیرهای خود بہ متقال یافتہ دیگر را داخل بنیاد و اندازا بجمہ
 ولایت پن گجرات تا پر کنند کری بقصر موسی خان و شیرخان فولادی در آمدہ و او بن پور و تر و وارہ و تہرہ
 و بونچور و چندین پرگنہ دیگر فتح خان بلوچ متصرف شد و پرگنائی کہ میان سابرستی و چندر سیت اعما و جان
 متصرف شدہ بارہ را بگجراتیان تہنیت کرد و بندہ صورت و نادوت و جانپانہ در بقصر چنگیز خان بن علی الملک
 سلطانی ماند و رستم خان شوہر خواہر چنگیز خان بود بہر وجہ را متصرف شد و دولہ دند و قہیجا گیر سید مرون
 و لک سید مبارک بجاری بقصر شد قلعہ چوناکرہ سورجہ را امین خان غوری در قبض آوردہ و از اتفاق
 امرای گجرات خود را یکبار کشید و اعما د خان سلطان مظفر غور را در میان منازل سلاطین محمود گویا
 میداشت و روز دیوان بحجت او رسید می انداختہ و او را بران مسند احلاس نمودہ خود در پیش سداو
 می نشست و امر اسلام او حاضر می شد و چون چند روز برین منوال گذشت چنگیز خان و شیرخان فولاد
 بہ تہنیت و مبارکباد سلطنت با حمد آوا رسید چون یکسال برینحال گذشت فتح خان بلوچ کہ پرگنہ نہاد
 و تر دارہ و را دہن پور و مور دار و کا کچ جاگیر او بدست قرب جوار با فولادیان عداوت داشت و فولادیان
 وقت یافتہ بر سر اورفتند و او جنگ کرد و شکست یافت و پیش عما د خان رفتہ فریادی شد و اعما د خان
 از مخفی در تاب شدہ لشکر راجع آوردہ با ستیلا و غلہ تمام بر سر فولادیان رفت فولادیان در قلعہ منحصن
 بنیاد عجز و ندامت کردند و اعما د خان قبول نکردہ در مجاہدہ سیکو شید چون کار بر افغانان فولاد سے
 تنگ شد جوانان خود در سال ایجا حجت جمع شدہ پیش موسی خان و شیرخان آمدہ گفتند کہ ہر گاہ عجز و انکسار
 ما قبول نہارند بفرجک و جان پیر دل چارہ نیست و قریب اند کہ پسر یکبار از قلعہ بر آمدند و موسی خان
 و شیرخان بر ابرو می کرد و استندہ بر سر از پیش و اعما د خان بالشرک گجرات کہ کسی ہر سوار زیادہ بود و صفت
 داشت کرد و فولادیان نیز فرج خاصہ و اعما د خان ناخوہ بر داشتند حاجی خان غلام سلیم خان بن شیرخان

که عده فوج اعتماد خان بود جنگ نکرده طرح داد اعتماد خان شکست خورده با احمد آباد رفت و در قصد گرفتن حاجی مترا نموده پیش فولادیان رفت فولادیان با اعتماد خان پیغام کردند که چون لعنت بر کنه کرسه که در جاگیر حاجی خان بود و حاجی خان پیش ما آمده است حصه او را واکذارند اعتماد خان قبول نکرد و گفت او نوکر ما بود هر گاه که رنجیده رفته باشد جاگیر او چون توان داد موسی خان و شیر خان جمعیت کرده بجای حاجی خان آمده در قصبه جهوتانه گشتند اعتماد خان باز لشکر ما فرام آورده و برابر رفت چهار ماه مفت بله امتداد یافت و عاقبت کار جنگ رسید اعتماد خان شکست یافته بهروج پیش جنگی خان رفته او را بهمد و کومک خود آورد و باز در نوازه جهوتانه مقابلت شد بعد از گفتگوی بسیار صلح کرده جایگزین حاجی خان را واکذار گشتند و مراجعت کرده در احمد آباد قرار گرفتند جنگی خان بجای خود رفت و دم استقلال زد و ن گرفت و در میان مردم شهرت یافت که جنگی خان سمر طاعت و میل انقیاد ندارد و جنگی خان با اعتماد خان پیغام فرستاد که ما خانه را دین درگاهیم و بر جمیع امور حرم اطلاع داریم و تا امروز تعیین بوده که سلطان محمود شاه شیب در فرزند ندارد و حالاکا و طفلی را پسر سلطان محمود گویان بر روی کار آورده این چه سخی دارد که او خود در مجلس می نشیند و مردم او نگاهبانان آن پسر میکنند و نا احوال می شود و بیچسب اسلام نمیرود اگر فی الواقع پسر سلطان محمود است پس او نیز در رنگ امرای سائر و خاصه فیضان خدمت بلند و برگاه که در امر او در مجلس می نشیند و نیز رخصت به نشینند اعتماد خان جواب گفت من روز جلوس و پیش بزرگان شهر و امر استم با ذکر و لم که این طفل پسر سلطان محمود است بزرگان سخن من اعتماد نموده تاج سلطنت بر سر نهاده عیبت کردند اما گفته اند که او چادر مجلس نشین معلوم همگنانست که رتبه و حالت من در خدمت سلطان محمود درجه مرتبه بود و تو دوران ایام طفل بودی اگر پدر تو عا و الما کسلطانی زندهدی بود و تصدیق این سخن میگرد و این خداوند خداوند زاده که حالا تحت سلطنت بجلوس ادریب و ریت یافته و لغت و دلی لغت زاده تو میشو و خیریت تو در است که سمر خدمتگاری او نیچی و آنچه آن که پدر تو خدمت پدر این میگرد و تو نیز خدمت این کنی تا اثره مراد از دخت بهد برگیری و شیر خان فولادی برین سوال و جواب وقوف یافته خطی بجنگی خان نوشته حلاقه مضبوطی که روزی چند پایی در و امن صبر کشیده طریقه مدارا از دست ندیدی و بی تقریب با سند عالی اظهار محبت نکرده و بعد از چند روز جنگی خان دندان طمع در قصبه بر دوزده پیغام فرستاده که مردم بسیار بر دین جمع شده اند و این ولایت محقر که در تصرف منست با جماعت کفایت نمی کند چون را مام مام عزل و عقد امور مفوض برای و ریت آن سید عالیست و رین باب فکری فرمایند اعتماد خان خواست او را

بحکام بر ما پو تو تبارخ ساز و تا از ملاحظه بر ما پورا داده انجود و کند در جواب نوشته فرستاد که قصبه نذر بار
 وایم در تصرف امرای بکرات بوده و دلایم که سلطان شهید محمود شاه در قصبه یا دل با اتفاق میران مبارکشاه
 میبود و میران مبارکشاه و عده کرده بود که اگر حق سبحانه و قلی انغان فرماید می مالک بکرات بیدار قتل من بود
 و بیا بر تو انعام خواهم فرمود بعد از آن سلطان شهید بر او رنگ جهان با نی جلوس فرموده و بحیث انعام آن عده
 که بر بزرگان فرخن عین و عین فرخست قصبه نذر بار را میران مبارکشاه داده بود و حال که سلطان بدرجه شهادت
 رسیده و میران مبارکشاه نیز رحلت نموده صلاح آنست که شایع بحیثیت خود رفته قصبه نذر بار را عیال و اوت
 در زو اند و خود و متصرف شود تا در باب ایشان بر وزیران فکری اصل کرده شود و چنگیز خان فریب
 خورده شروع در استعداد لشکر نمود و بعد از چند روز با لشکر استعداد آراسته به هرج سوجه گردید و کوچ متواتر رفته
 نذر بار را تصرف شد و از روی غرور و محب و بندار قدم بیشتر نهاده تا حده و قلعه تها نیز رفت اتفاقاً درین اثنا
 خبر آمد که میران محمد شاه با اتفاق قنایان و راجه ماهور چنگیزی آید چنگیز خان لشکر خود را در زمین که شکست
 و جریا داشت فرو آورده و در طریقی که زمین بهوار بود را از آنها خود را برنج کشیده محکم ساخت و محمد شاه و قنایان
 در برابر صف کشیده تا وقت غروب ایستادند چون چنگیز خان بیرون نیامد با نجا منبرل کردند و چنگیز خان
 بشناست غرور و نخوتی که در سر داشت نوعی خوف و عجب بر و غالب گشت که تمام حشم خود را اگر داشته
 اگر بخت به هرج رفت محمد شاه غنیمت بسیار گرفته تا نذر بار را قلاب کردند نذر بار را باز شمشیر شدند چون چنگیز خان
 شکست یافته بقلعه بهرج درآمد در مقام اصلاح شکست و بخت سپاه شد و از آمدن ابراهیم حسین مرزا شاه
 و مرزا اولاد محمد سلطان مرزا قوت و اظهار حاصل نموده داعیه قدیم نادیب نمودن اعتماد خان فرخاطرش
 سمیت تجدید یافت و بحیث امصار این غرضیت استعداد لشکر کرده متوجه احمد آباد گردید و بی جنگ قصبه
 برورد و را متصرف شدند چون محمود آباد رسید با اعتماد خان پیغام فرستاد که بر عالم و علمایان ظاهر و موبد است
 که سبب حقیقی برای شکست شما لایق اتفاق او بود چه اگر یک یک انجان خود می میفرستاد اصلاً غبار فرار
 بر دامن جار نمی نشست و حالاً فقر بحیث لشکر در حضور تهنیت و مبارکباد و سلطنت گوید متوجه احمد آباد است
 و بعد از آنکه اگر او در شهر باشد البته مخالفتی و نزاعی پدید خواهد آمد بهتر است که او را شهر بیرون رفته در رنگ سایر امرا
 بجا گیر خود سکونت اختیار نماید و دست تصرف سلطان قوی سازد و تا در مملکت مورد فی هر طور که خواهد کرد
 اعتماد خان از رسیدن پیغام شروع در سامان لشکر نموده بود چون این پیغام رسید و آنست که غرض حبسیت
 بر سر مظهر خیر و افاضه با اتفاق سادات بخاری و اختیار الملک و ملک شرق و بالغ خان و حجاز خان و
 سیف الملک از شهر بر آمده در لواحق قصبه بنده فرو آمد و روز دیگر از آنجا حرکت نموده بر کنار آب کماری نندی

موضع کافوری که شش کوهی احمد آباد مست نرول کرد و صبح روز دیگر جنگی خان از محمود و آبا و جغت را راست کرده متوجه جنگگاه گردید و در وقت چاشت چون بموضع کافوری رسید اعتماد خان سلطان مظفر را سوار کرده چتر بر سر گرفته و رمیدان نهاد و سادات امرای گجرات و سران کرده چشی جای قرار گرفتند و مقابل صفین چون چشم ترسیده اعتماد خان برفوج جنگی خان افتاد سابقا شجاعت و مردانگی مرزایان متواتر شنیده بود هر یکی از مردود و دیگران سحر کبر و رقابض روح خود تصور کرده بی آنکه شمشیر از غلاف بیرون آید راه فرار پیش گرفت و با احمد آباد نارسیده متوجه دونه گریز و دوا امرای دیگر اعتماد خان را صند آفرین گفته که چندان سادات بدولقه و اختیار الملک بمحمود آباد فرستند و الفغان و جبار خان و حیوش و دیگر مظفر را همراه گرفته با احمد آباد متوجه شدند و جنگی خان از مشاهده الطاف آسمانی مسرور و خوشحال گشته دژ به منزل کرد و صبح روز دیگر الفغان و جبار خان و حبشیان و دیگر سلطان مظفر و خدمتگاران او را بر داشته از دروازه کالو پوز آمده بجانب بیرون پور و محمود آباد روان شدند و مقدار بر آمدن مظفر جنگی خان با احمد آباد در منزل اعتماد خان قرار گرفته و شیر خان را که چون در نواحی مقصد کرمی این خبر شنید که از تیغ و دلایت با اعتماد خان بواسطه تخریب سلطان گذاشته میشد الحال که او تنها متصرف شده از این مروت و رسم قنوت و درست خود تیر با جمیعت بسیار کوچ نموده متوجه احمد آباد گردید جنگی خان چون دید که بشیر خان در بنیوقت سنازع شدن لائق تنیست قرار داد و اگر انچه از آب سارست در انطرف مست تعلقی بشمارد و این سبب بعضی پورهای احمد آباد و مثل عمادالپور و حانپور و کالو پوز نیز بشیر خان تلقین گرفت و جنگی خان مرزایان را بواسطه نیکو خدمتی و حرمت بسیار داشت و میران محمد شاه و دل میران سارگشاه چون از فتح اول ویر شده بود و ملکت گجرات را از سر وار خالی یافت سنازع و مخالفت ادرار انعمت جلیل تصور نموده بغیر محبت و تحیر این ملک حرکت نموده تا ظاهر احمد آباد و عمان باز کشید و جنگی خان با اتفاق مرزایان با سنگ اواز شهر را بیرون آمد و بعد از جنگ میران شکست یافت و بر ایشان و میسامان گریخته با سیر رفت و چون این فتح محسن تر و دود مرزایان واقع شده بود و جنگی خان و لجوی ایشان نموده پراکنده محمود آباد و سرکار بهروج بجا گیر ایشان مقرر نموده ایشان را بواسطه آنکه سامان و استعداد بهم رسانند خصمت جاگیر کرده مرزایان چون بحال خود رفتند مردم او با شوق و اقبه طلب بر ایشان گرد آمدند و حاصل جاگیر بخرج و فانی کرد و لاجرم بعضی محال دیگر بجهت جنگی خان متصرف شدند و چون این خبر جنگی خان رسید فوجی بر سر ایشان تعیین کرد مرزایان فوج جنگی خان را شکست داده و پاره مردم را بقتل آورد و در ولایت بر ما پوز نهادند و آنجا بنیوت انداز کرده بولایت مالوه رفتند و تفصیل احوال مرزایان در ضمن حضرت خلیفه الکی مذکور است القصه چون الفغان و جبار خان با اتفاق مظفر بولایت کانتها که عبارت از شکستگاه کنارا آب هند لیست رفتند و او اتم انتظار

میبر و نکر که شاید اعتماد خان خود آمده و یا شیر خان ولد خود را فرستاده مظفر را برود چون از وصلای ظاهر شد
سلطان مظفر را بر داشته بد و نگر پور برود اعتماد خان سپرد و بعد از چند روز بجهت سپاهیان خود پاره حنیج
از اعتماد خان طلبیدند اعتماد خان در جواب گفت که حاصل جاگیر من بر تنگنان و فتح است که چه مقدار بخواهم سال
چه مقدار خرج پیشه و مع هذا شهر نیست که از مردم قرض گرفته داده شود باین سبب الفغان و دیگر امرا از اعتماد خان
آزار یافتند و چنگیز خان برین امر وقوف یافته خطوط استمالت بهر کدام فرستاد و بحضور خود خواند الفغان و
جبار خان و سیف الملک و دیگر جیشیان بر خصمت اعتماد خان متوجه محمود آباد شدند آنجا اختیار الملک گجراتی را
ملقات نمودند با اتفاق که یکرازم احمد آباد شدند چون بحض کاکریه که قریب شهر است رسیدند بجهت تغییر مکان
در بلخ سلطان محمود فرود آمدند و در مقارن اینحال چنگیز خان باستقبال مشتاقه اختیار الملک و الفغان جبار خان
و دیگر جیشیان را در آن بلخ دیدند چون از پرسش و دلجوئی فارغ شدند الفغان و جبار خان گفتند بر عالم علیا
روشنیت که ما هم غلام و خانه زاده سلطان محمودیم اگر دولت یکی از ما اقبال نموده باشد در آن نسبت صلا
تفاوت نیست و در ملاقات پیباید که این نسبت منظور باشد عرض ازین مقدمه آشت که از زندای سلطانی
چند نفر اند که بفرید خدمت امتیاز یافته اند و الحال همدرین مجلس حاضر اند من بعد بگره که بلام و ملاقات خواهیم آمد تو حق
الست که صاحبان بالغ میگوید منشو چنگیز خان تواضع نموده قبول کرد و امرا را همراه گرفته بشهر درآمد و منازل
ساخته تسلیم نمود بعد از مدتی روزی آمده جاسوس بالغ خان خبر کرد که چنگیز خان خواهد که شما و جبار خان را بقتل
آورد و قرار داد که صبح شمارا بمیدان چوگان هنگام غفلت بقتل رساند و مصداق این سخن آنست که اگر فرود آمدید
کاکریه تالاب چوگان بازی رفت قصه هست چه صحر اوسیع است بهر طرف میتواند که گریخت و اگر میدان بندر که
درون ارگست رفتند یقین داند که آنجا اراده خود را بظهور خواهد آورد و هنوز جاسوس ازین سخن فارغ نشده بود که
کس چنگیز خان آمده و عار ساینده که بعد از دعا گفت که فرود آمدید چوگان خواهیم رفت بگاه میان الفغان از
شیدن این خبر ترو گشت سوار شده بمنزل سیف الملک حبشی سلطانی رفت آنجا جبار خان و سیف الملک در سلطنت
و محلداران و خورشید خان خانرا طلبیده این سخن در میان آورد و بعد از رد و بدل بسیار رایا بر آن قرار
گرفت که پیشبستی نموده چنگیز خانرا باید گشت و صبح روز دیگر الفغان و جبار خان با اتفاق یاران خود سوار شده
پیش در با چنگیز خان رفتند و چنگیز خان سوار شده برآمد و متوجه میدان بهدر شد چون پاره رفته قطع نمودند
الفغان بجانب یمن چنگیز خان بود و جبار خان که در جانب یسار او میرفت با اشارت و نام نمود که فرصت
منتهیست جبار خان فی الفور حربه را به چنگیز خان کرد که سرش با یکدست گویا با او همراه بنمود و آنجا جبار برین
خود رفته مستعد جنگ شدند و اختیار الملک نیز بموافقت ایشان مستعد شد و بجهت خان و چنگیز خان را بقتل

انداختنی آنکه بمنزل بر در وانه بهروج گشت و او باش شهر دست بتاراج مردم چنگیز خان و راز نمود و بحق
 شد که رستم خان بهروج رفت الغ خان و اختیار الملک و جبار خان و دیگر سرداران بقلعه ارک که بهر شهرت
 دار و آمدند و خطی با عتقاد خان نوشته از حقیقت حال آگاهای بخشیده او را با احمد آبا و خواندند و همان روز بدرخان
 و محمد خان پسران شیرخان فولادی بحیثیت تهنیت و مبارکباد بشهر درآمد و برای هر کدام اسبانی آوردند
 و قسمت جاگیر موعی که چنگیز خان قرار داده بود با امرای مذکور از سر نو مقرر ساختند و بمنزل باز گشتند و روز
 دیگر شیرخان فولادی با سوسان خود فرستاده خبر گرفت که از مردم امرای کس بحیثیت محافظت قلعه
 بهر زمینباشند بنابر آن شب سوم از قلچنگیز خان سادات خان را که یکی از امرای شیرخان بود با سیصد
 کس فرستاده دیوار قلعه از جانب خانپوشا گشته بند را متصرف شدند و بعد از چند روز اعتماد خان مظفر را همراه
 آورده با احمد آبا رسید چون قلعه بهر در تصرف سادات خان بود مظفر را نیز در منزل خود فرو آورد و در
 باب استخلاص بندر خطی بشیرخان نوشته فرستاد که بندر خانه سلاطین است و چون سلطان نباشد
 بر فقیران خواه نخواهی لازمست که خانه صاحب خود را محافظت نمایند آنکه خود فرو آیند یا متصرف شوند و
 اکنون که سلطان بشهر آمد سادات خان را بگویند که را خالی ساز و بشیرخان چه مقتضی رعایت نفس الامر چه مقتضی
 حقوق که اعتماد خان برود داشت سخن او را قبول نموده بهر در را خالی کرد و سلطان مظفر فرشته در منازل خود
 قرار گرفت و در خلال این احوال منبیا خبر آورد و مذکور از ولایت مالوه که گنجینه را آمدند و در راه چون خبر
 گشته شدن چنگیز خان شنیدند سرور و خوشحال شده متوجه ولایت بهروج و صورت گشتند تا آنصوبه را
 متصرف شوند اختیار الملک الغ خان بمنزل رفته گفتند که ولایت بهروج بی صاحبست و میگویند که مرزایان
 متوجه آخند و دشمنانند بهرست که جمیع امر بحیثیت نموده عازم بهروج کردند و آنجا را متصرف آوردند و در
 انقیاد این نیست تعویق و تاخیر بخود راه نهند اگر متصرف مرزایان در آید خیلی خون جگر باید جور و تا از تصرف
 اجتماعت بر آید اعتماد خان کس پیش شیرخان فولادی فرستاد و نگاشت پرسید شیرخان نیز برین سفر رفته
 شد و قرار یافت که مجموع عساکر سه توب شوند توب اول الغ خان با حبشیان و دیگر یک منزل پیش رود
 و چون اینها از منزل کوچ کنند اعتماد خان و اختیار الملک و امرای دیگر که توب دومست درین منزل
 فرو آیند و چون توب ثانی ازین منزل پیش رود توب سوم که شیرخان فولادی و امرای دیگر باشند آنجا
 منزل بگیرند و سادات بخاری بجای و مقام خود باشند چون برین قرار داد الغ خان و جبار خان و
 سیف الملک و حبشیان و دیگر مجبور آبا در رسیدند اعتماد خان از شهر برین رفت صبح آن غمیت نمود و الغ خان
 و یاران او از نیرنگت بر خرافت حمل کردند و یکدیگر گفتند که ما مثل چنگیز خان دشمن او را کشته با شتم و با نفاق

و در نزد صلاح آنست که ولایت اورامیان یکدیگر قسمت کرده متصرف شویم بر خیال قرار داد و غنیمت محکم
 نموده برگزیده کنیاست و برگزیده بتلاد و بعضی برگزیده دیگر را متصرف شدند و مردم بی جاگیر از شهر آمده بخجست
 الخ خان پیوستند و الخ خان بجبار خان گفت که چون سپاهیان از شهر پیش من آمده اند باید که یکبار
 برگزیده را اعتمادا و با کمال احترام نمود و بجبار خان گفت هر جای که با شماست خواهند داد و من فرمود
 و هر چه از آن گرفته متوقع هست از من بوقوع آمد و آخر الامر برسد تقسیم ولایت میان الخ خان و جبار خان
 مخالفت و نزاع پدید آمد اعتمادا و خان برین اطلاع یافت بجبار خان را بکار و فریب فرستید پیش خود طلبید بجبار خان
 خود نزد اعتمادا و خان رفت در شوکت طبقه حبشیان و بن و فتور عظیم را دریافت و الخ خان نزد شیر خان
 نولادی رفت و سادات بخاری نیز بشیر خان پیوستند چون پادشیر خان را جانشین سلطان مظفر بنی است
 نصرت نموده روزی با قبیل مقرب از راه کمری برآمده خود را بمنزل غیاث پور که نزدیک بقصبه سرخ است
 بدائرة النخا رسانید و ارا ندیده بخجست شیر خان رفت و گفت سلطان مظفر بی آنکه سابقا مرا اطلاع
 باشد بمنزل من آمده هنوز من او را ندیده ام بشیر خان گفت چون همان غریز رسیده شما بروید و حقوق خود
 بجار رسانید و علی الصبح خطا اعتمادا و خان بشیر خان رسید که چون نو فرزند سلطان بنود او را بر آوردم و مرزا را
 طلبیده ام تا او را الملک بکرات تسلیم ایشان نمایم بدائرة طالع خطا شیر خان بمنزل سید ما در فرستاده متفسر نمود
 که در وقت اجلاس چه شخص شده بود سید حامد دیگر سادات گفتند که اعتمادا و خان مصحف برداشته بود که این
 طفل فرزند سلطان محمود است و اکنون این سخن از روی عداوت نوشته تیر خان از منزل سید حامد رسوا
 شده بمنزل الخ خان آمد و کمان بدست گرفته همانطور که نوکر صاحب را ملازمت نماید سلطان مظفر را بلاست
 نمود و از منزل النخا سوار کرده بجهت خدنگاری بمنزل خود آورد و اعتمادا و خان مرزا را از راه و دهر و ج طلبید
 و هر روز جمعی از مردم ایشان را از مردم اختیار الملک ببنگ میفرستاد و رفته رفته منازعت و مخالفت بتطویل
 انجامید و چون اعتمادا و خان دید که کاری از پیش نبرد و عوضه داشت بحضرت خلیفه الی فرستاد و ترغیب تسخیر
 ولایت بکرات نمود و بحسب اتفاق در آن وقت که سده ثانیین و ستمائیه باشد حضرت خلیفه با جمیع شریف
 آوردند و میر محمد انگر را که بجان کلان مشهور است با جمعی کثیر از امرای نامدار به تسخیر و بی فرستاده بودند و چون
 خان کلان از دست السیاطی راجه سردی زخمی شد خود بسعادت و اقبال متوجه لشکر خان کلان بلا
 توقف غنمه از آنجا غنیمت بکرات نمودند و تفصیل این اجمال در ضمن وقایع حضرت خلیفه الی مذکور است
 القسم چون رایات جهانکشای بر پیش بکرات رسید شیر خان نولادی که درین وقت نجاشه احمد آباد است
 دست و پا کم کرده بطرفی که خجست را بکشم حسین مرزا و برادران بکانب بر روده و دهر و ج رفتند اعتمادا و خان

چون طاقت مقاومت نداشت ارسال پیشکش قبول نموده سلطان را از گردانید و هنوز سلطان در حدود
نیزده بود که سی و هفت زنجیر قیل و مال بسیار در انواع یقیاس بخدمت فرستاده معذرت خواست
و آئین بدر پیش گرفته تمام عمر بعیش و عشرت گذرانیدند مدت سلطنت او نه سال و چند ماه بود و ذکر سلطان
غیاث الدین بن سلطان سکندر چون سلطان سکندر وفات یافت امر او سران کرده پس
سلطان غیاث الدین لقب نهاده بجای پدر اجلاس نمودند و او نیز آئین پدر و رسم بدیش گرفته تمام
عمر بعیش گذرانید و در سنه خمس و سبعین و ستمائة از تنگنای جسمانی بوسعت آباد و روحانی خراسمد مدت
سلطنت او هفت سال و چند ماه بود و ذکر سلطنت سلطان اسلامین چون سلطان غیاث الدین
رحلت نمود امر او را سلطان اسلامین خطاب داده برادرزنگ سلطنت اجلاس نمودند و او بادشاه
کریم و حلیم بود و شجاع و در سنه خمس و ثمانین و ستمائة از خرابه دنیا بمجموع آباد عقبی خراسمد مدت ده سال
حکومت و ذکر پسر سلطان اسلامین یعنی سلطان شمس الدین چون سلطان اسلامین
از دار دنیا بدر عقبی متوجه شد امر او اعیان دولت پدر او را سلطان شمس الدین خطاب داده
برادرزنگ سلطنت اجلاس نمودند و رسم پدر را نیز پیش گرفته تمام عمر بعیش گذرانید و در سنه ثمان و ستمائة
حکومت نمود مدت سلطنت او سه سال و چند ماه بود و ذکر حکومت کالس چون سلطان
شمس الدین وفات یافت کالس نام زمین داری بر ملاک بنکاله استیلا یافت و چون حق سخا
پسر او را کفایت کرد پسر او سلمان شده بر تخت سلطنت جلوس نموده مدت استیلائی کالس هفت سال
بود و ذکر سلطان جلال الدین بن کالس چون کالس بمقر اصلاح خود متوجه شد پسر او بواسطه حب
ریاست مسلمان شده سلطان جلال الدین نام خود نهاد و مردم در زمان او آسوده و مرفه الحال بودند و در آخر
سنه اش و ثمانمائة رحلت نموده مدت حکومت او هفده سال بود و ذکر سلطان احمد بن سلطان
جلال الدین چون امر ناگزیر سلطان جلال الدین پدر یافت امر او را پسر او را سلطان احمد خطاب داده
جان نشین پدر ساخته در آخر سنه شش و ثمانمائة از لغات جسمانی خلاصی جست و روحانیات پیوست
سلطنت او شانزده سال بود و ذکر حکومت ناصر الدین چون تخت ابالت از جلوس
سلطان احمد بن سلطان جلال الدین خالی ماند ناصر نام غلام او از روی جرات قدم نهاده و در شروع انفاذ احکام
نموده امر او را ملوک سلطان ناصر را قتل آورد و یکی از اخوان سلطان شمس الدین بن بکر را بنفیران روانه
برهشت مدت سلطنت او هفت روز و بقولی نیم روز بود و ذکر سلطنت ناصر شاه چون ناصر غلام
را قتل آورد و یکی از زنده زندان سلطان شمس الدین بن بکر هم رسانید پسر سلطنت اجلاس نموده او را

اما سر شاه خطاب دادند و طبقات مردم از وضع و شرف و خور و بزرگ در مدائن مرزا الحاکم فاجع البقا شدند و آخر تباریخ انشی و ثماناته رحلت نمود مدت سلطنت او دو سال بود و ذکر سلطنت باریکشا چون ناصر شاه وفات یافت امر او بزرگان باریک شاه را اجلاس نمودند و در زمان او یک شهر و سیاه آشوده حال بودند و نیز بعضی و عشرت میگردانید چون طوابعات و زندگانی او در دیده شد در سنه شش و سبعین و ثماناته رحلت نمود مدت سلطنت هفده سال بود و ذکر حکومت یوسف شاه بعد از فوت باریک شاه امر او معارف حاکم یوسف شاه را بر سر فرماندهی اجلاس نمودند اما با دشتا حلیم و خیر خواه و نیکخت بود و در سنه سبع و ثماناته شروع در مصلحیای عالم عیسی نمود مدت سلطنت او هفت سال و شش ماه بود و ذکر سلطنت سکندر شاه بعد از فوت یوسف شاه امر او در زیان بخت نظر سکندر شاه را بر سر جهانباغی اجلاس نمودند چون تحقیق این امر خلیفه داشت او را مغزول گردانید فتح شاه را بر سر داری برداشتند مدت سلطنت او دو نیم روز بود و ذکر سلطنت فتح شاه بعد از عزل سکندر شاه امر او بزرگان فتح شاه را بر سر داری برداشتند بر سر سلطنت اجلاس نمودند اما قائل دانا بود و رسم ملوک و سلاطین سابق پیش نهاد بهمت خود ساخته هر یکی را فراخور حالت و مراتب نوازشی فرمود و او را بیست و عشرت در زمان او بر روی مردم کشوده شده چون در بلاد جنگا له رسم بود که هر شب پنجزار پاپاک نوبت بچوکی حاضر میشدند علی اصباح با دوشاه ساعتی بر تخت برآمده سلام ایضا بخواست میگرفت و حضرت میداد و حاجتی دیگر حاضر میشدند و نوبتی خواجہ سرای فتح شاه پایکان را بهمال فریفته و در وقتل آورد و علی الصبا خود بر تخت برآمده سلام پایکان گرفت و انبیا و قد در سنه شصت و سبعین سمت ظهور یافت مدت حکومت فتح شاه هفت سال و پنجاه بود و گویند سیالی چند در جنگا له چنین رسم شد که هرگاه که حاکم راکشته بر تخت می همه مبلغ و فرمان بردار شد و ذکر حکومت باریک شاه چون خواجہ سرای میداد و حکومت صاحب خود راکشته نام بادشاهی بر خود نهاد و هر جا خواجہ سرای بر دور او فرام آورده مردم دون و بیست بهمت را بهمال فریفته و همو اجدد دروغ مستطیر ساخته برگرد خود و جمع نمود و در بزرگ و بزرگ و شوکت و قوت او فرمود و حاجت امرای بزرگ صاحب جمیع سید و گریه اتفاق نموده نوبتی کرده کرده پایکان را بخود وفاق ساخته او را کشتند مدت ملکیان او دو نیم ماه بود و ذکر سلطنت فیروز شاه چون خواجہ سرای ملقب بباریکشا کشته شد امر او معارف فیروز شاه را بر سر داری برداشتند و او بادشاهی کریم و شفیق بود چون طوابعات زندگانی او مطوی شد در سنه شصت و سبعین و ثماناته باجل طبعی در گذشت و قوی آنکه پایکان چوکی دادند نموده او را کشتند مدت حکومت او سه سال بود و ذکر سلطنت محمود شاه بن فیروز شاه

چون فیروز شاه در گذشت امر او مرموم بزرگ پسر او را سلطان محمود شاه خطاب داد و در بزرگ سلطنت
اجلاس نمودند و او بادشاه متعلق با خلاق بزرگان بود و سیدی مظفر حبشی نام غلامی سرداران پایکان را
نمود و موافق ساخته بشی محمود شاه را شهادت کرد و علی الصباح بر تخت سلطنت برآمد و خود را مظفر خطاب داد و مدت
سلطنت محمود شاه یکسال بود و در سلطنت مظفر شاه حبشی چون مظفر شاه حبشی از روی غلبه
و تسلط با جانشین بزرگان شد تا یکی عالم را فرو گرفت و او مردی قتال و بیباک بود از علما و صلحا بسیار
بشهادت رسانید و آخر علاء الدین نام یکی از سپاهیان او سرداران پایکان را بخود بار و موافق ساخته بشی
با سیزده نفر پیک بجرم سرای او در آورده او را قتل کرده علی الصباح بر تخت نشست و خود را سلطان علاء الدین
خطاب داد و مدت سلطنت مظفر شاه حبشی سه سال و پنجاه بود و در سلطنت سلطان علاء الدین
چون سلطان علاء الدین مردی عاقل و دانا و سپاهی بود و امر او اصيل ارعایت کرد و بندگان خاص و
نیز مراتب سر بلند و مناصب اجنبی رسانیده پایکان را از چوکی دادن بر طرف کرد تا مسفرتی با و ز سر علما و صلحا
و بزرگان را از اطراف مملکت طلبیده بقتل احوال انجمت نمود و کمال سعی و اهتمام در مسواری و لا و بنگاله
مبذول داشت و مواضع متعدد و بحیث خرج لنگر قندهار و ساکین شیخ نور قطب عالم قدس سر و تقنین فرمود
و هر سال از پای تخت خود اکراله بواسطه دریا خست طواف فرار فاضل الانوار شیخ نور تقیبه بنده می آمد از
برکت اخلاق حمیده و سر پسندیده ساکنان دراز با سلطنت پرداخت تمام عمر او بی عیش و عشرت گذشت
و آخر در سنه تسع و عشرين و شصت و باطل طبعی در گذشت و مدت سلطنت او بیست و هفت سال و چند
ماه بود و در سلطنت فیروز شاه چون سلطان علاء الدین رحلت نمود و امر او بزرگان وقت
از مرده پسر او فیروز شاه را بر سر داری برداشتند و او بزرگان خود را اعتبار نمود هر یکی را مضاعف آنچه پدر
غلامت نموده بود مقرر داشت و چون در سنه شصتی و ثلثین و شصت حضرت فرودس مکانی ظمیر الدین
محمد بابا بر باد شاه سلطان ابراهیم بن سلطان سکندر لودی را قتل آورده مملکت دلی را تصرف گشت
و امر او سران گروه افغانان گر ختیه بسطغان فیروز شاه التجا آورد و ند بعد از چند روز سلطان محمود برادر
سلطان ابراهیم بنیر را ابدی شده و او همه فراخور گنجایش وقت جاگیر مطلق نموده و خبر سلطان ابراهیم
بجهت خود خواستگار نمود و در سنه تسع و ثلثین و شصت بواسطه حصول نسبت اخلاص و محبت شخصاً
نفس مصحوب ملک مرجان خواجہ سراج خدمت سلطان بها در گجراتی فرستاد و ملک مرجان در قلعه
نشسته و سلطان بها در ملازمت نمود و خلعت خاصه سرفراز گشته بعد از این احوال بنگالیان بنظر رسید
فیروز شاه مدت یازده سال حکومت کرد و بعد از او در بنگاله مدت بنگاله تصرف شیرخان در آورده و چون

حضرت جنیت آشیانی بتقاب شیرخان به بنگاله درآمد و دروزی چند جهانگیر قلی بیگ از جانب انحضرت
حکومت کرد و باز شیرخان جهانگیر قلی بیگ را بقتل آورد و درده متصرف شد چنانچه بجل خویش مذکورست مدتی
محمدخان از امرای سلیمخان بن شیرخان حکومت کرد و بعد از او پیش خود را بهادر خطاب داده و لوامی
حکومت برافراخت و بعد از آن حکومت بنگاله و بهایسلیمان کرانی که از امرای سلیمخان بود قرار گرفت
و او مدت یکسال باستقلال حکومت کرده ولایت او و دیه را نیز متصرف شد اگر چه خطبه بنام خود نکرده بود
اما خود را حضرت اعلیٰ سلطنت چون او در گذشت پیش خاتم مقام او شد حکومت او نیز در روز
کشید که بسی خوششان گشته شد و حکومت بد او و برادر او قرار گرفت و او مدت و سه سال حرکت اندک
نموده تا در سندان تنی و ثنائین و شمائین و شمائین و او بدست فاجهان که بعد از خانخانان
تجکومت بنگاله و سر فرار گشته بود بقتل رسید چنانچه در محل خویش مذکور گشته تا امر در کشی و الفت
بهرست بنگاله و اکرالد و تصرف اولیای دولت قاهره ست طبقه سلاطین جوینپور
سلاطین شرقیه که در بلا و جوینپور و آخند و فرمازدانی کردند از ابتدای سنه اربع و ثمائین و ثمائین که نور
و هفت سال و چند ماه سلطان ابراهیم شرقی چهل سال چند ماه سلطان محمود بن ابراهیم بست و یک سال
و چند ماه سلطان محمود بن سلطان محمود پنج سال سلطان حسین بن محمود نوزده سال و کر سلطنت
سلطان الشرق مروست که چون نوبت سلطنت سلطان محمود بن سلطان محمود بن فرور شاه رسید ملک
سرور خواجه مرار که سلطان محمد شاه خطاب خواجه جهانی داده بود سلطان الشرق مخاطب ساخته
ولایت جوینپور فرستاده حکومت آن ولایت ارزانی داشت سلطان محمود را شوکت نماذ سلطان الشرق استقلال
تمام یافته سمرقان پر گنه کول و انا و و کپیل و بهراچ را گوشتال داده از جانب دلی تایر گنه کول را بری
و از جانب تابهار و تربت بجل در آورده و باز از سر نو مملکت را رونق پدید آمد و فیل و پیشگی که هر سال از
دیار گنونی می آمد چند سال بواسطه زبونی حکام نرسیده باز یافت نمود چنان عظمت و شوکت او
در دل زمینداران قرار گرفت که هر سال عیلیل خج مقرر بچوینپور میفرستادند و در سندان تنی و ثنائین ترک
نارنگ اهل متابع حیات زندگانی سلطان الشرق را بغارت برودت حکومتش شانزده سال بود
و کر سلطنت مبارک شاه شرقی چون سلطان الشرق وفات یافت و مقارن بن
احوال امر حکومت دلی پیش از پیش منحل شد و کار سلطنت از نظام افتاد و ملک مبارک شاه قنقل
که بر خوانده سلطان الشرق بود با اتفاق امر او سرداران خود را مبارک شاه خطاب داده لوامی حکومت

ابراهیم فرصت را غنیمت شمرده در سده شصت و ثمانه بقصد تخریب قنوج حازم گردید سلطان محمود با لشکر دلی بجنگ
 سلطان ابراهیم روانه شد و هر دو لشکر بر کنار آب گنگ برابر یکدیگر فرو آمدند بعد از چند روز جنگ ناکرده بولای
 خود برگشتند مراجعت نمودند سلطان محمود چون بدلی رسید اماران رخصت جایگزین نمود سلطان ابراهیم باز
 آمده قنوج را محاصره کرد و بعد از آنکه مدت محاصره چهار ماه کشیدند و دو کوه از دلی رسید ملک محمود امان
 خواسته قنوج را سپرده سلطان ابراهیم قنوج را با اختیار خان حواله کرده بتخریب دلی را می شد در اثنای مراد
 تا تارخان بن سارنگ خان و ملک مرجان ظلام هوا قبال خان از دلی آمده پیوستند سلطان ابراهیم
 قوت و انتظار گرفته متوجه سنبل گشت چون بسنبل رسید اسدخان لودی سنبل را گذاشته گریخت سلطان
 ابراهیم سنبل بتا تارخان سپرده متوجه دلی شد و در اثنای راه قضیه برن را فتح نموده ملک خان را چون بکنار
 آب چون رسید بنیان خبر آوردند که سلطان مظفر گجراتی بآلوه رسید و دو کوه سلطان محمود می آید
 سلطان ابراهیم عنان متوراز دست داده متوجه چوپور شد سلطان محمود حکومت سنبل بدستور سابق و قدیم
 با اسدخان لودی داده بدلی مراجعت نموده در سده اصدی و ثلثین و ثمانه سلطان ابراهیم بر سر قلعه سیاه
 آمد خضر خان درین وقت بسلطنت دلی انتقال داشت از دلی بیعت او متوجه شد بعد از تلاقی قریبین از بیعت
 تا شام معرکه قتال و جدال گرم بود و در دیگر گرگ آشتی کرده سلطان ابراهیم چوپور و خضر خان بدلی مراجعت
 نمودند در سده بیست و ثلثین و ثمانه شکست و گریخت سلطان ابراهیم در دست شد و از همدران اطراف
 نواحی فاطم جمیع فرموده اعیان تخریب کالپی نموده با استعداد تمام متوجه شد و درین اثنا خبر رسید که سلطان بهوشنگ
 غوری نیز غریبیت تخریب کالپی دارد چون هر دو بادشاه قریب یکدیگر رسیدند کار جنگ با هم روز و روز رسید
 منبیاں خبر آوردند که مبارکشاه و خضر خان از دلی لشکر عظیم فرستاد آورده و بتخریب چوپور عازم گشته سلطان ابراهیم
 عنان اختیار از دست داده بچوپور را می شد سلطان بهوشنگ بی نزاع کالپی را بدست آورد و در خطبه خود
 خوانده بمند و مراجعت نموده در سده اربعین و ثمانه مرثی که داشت سلطان ابراهیم طاری گردید و چند
 سال بگذشت و فائده بران مترتب نشد و بالاخر داعی اجل را اجابت نمود مدت سلطنت اهل سال چند روز
 بود و در سلطنت سلطان محمود شریک بن ابراهیم شریقی چون سلطان ابراهیم و ولایت حیات
 سپرد پس بزرگ او سلطان محمود بر تخت چوپور جلوس کرده قائم مقام پدر گشت بیست و نهمین سال خلافت
 نقصان امطار احسان او سر نیز گشت و مالک را از سر نو رفته و رواجی پدید آمد و مردم را بتمتع و زحمت
 رهنمون و بعد از آن تمام احوال سیاه و ملک و زیادهای پسران و همدران و سده بیست و نهمین سال
 ایل سهندان با تخت و بدایا بخدمت سلطان محمود غازی فرستاده پیام نمود که نصیر خان جهان ولد تواد

قاصص کاپی قدم از جاده شریعت محمدی بیرون نهاد و راه را در او پیش گرفته است و قصد شاه پور را که پیش از کاپی محمود بود و خراب ساخته سلسله اناراجا وطن نموده و زنان سلسله را بکافران سپرده و چون از زمان سلطان سعید شونگ شاه الی یومنا بد اسلسله بود و رابطه محبت بین الجانین استحکام پذیرفته بحکم قاضی عقل لازم نمود که این معنی مرا ضمیمه حق بکشوف سازد اگر خصمت شود او را تا دیب نموده و شعاردین محمدی در آن دیار راج کراند سلطان محمود ظلی در جواب فرمود که قبل ازین این سخنان را از ارجیف بسمع رسیده بود و الا ان کتب و قوه سلاطین اعلام نموده بر مرتبه علم یقین انجامید و برین تقدیر دفع آن فاجر بر جیس سلاطین واجبست اگر اولاج قاهره بنا دیب مفسدان موات متوجی شد اینجا نبخ فاعوازم میگردد اکنون که آن سلطنت پناه این اراده کرده مبارک باشد لایحی بچنین آمده این معنی معروض داشت سلطان محمود شرقی سرور خاطر گردید بخت نه بخیر فیل برسم تحفه بسلطان محمود ظلی فرستاد و استعداد لشکر نموده عازم کالی گشت نصیر خان برین امر اطلاع یافته عریضه بسلطان محمود ظلی مرسل داشت مضمون آنکه این دیار را سلطان سعید شونگ شاه بامر حمت نموده سلطان محمود شرقی میخواست که بغلنه استیلا تصرف شود و حمایت فقیر بر دست همت سلطانی لازم است سلطان محمود ظلی بعد از اطلاع بر مضمون کتابت مشتمل بر محبت و اخلاص مرقوم نموده علیخان را یا تحفه لایحی نزد سلطان مرسل داشت و در آن مذکور ساخت که نصیر خان ضابطه کالی از خوف الکی و از ترس آن شوکت ده تا تب گشته قرار داده که تلافی و تدارک مافات نموده قدم از جاده شریعت بیرون ننهد و در الفا احکام سعادی شاد و نیکو اسل جایز ندارد و چون سلطان مرحوم هوشنگ شاه این دیار را بقادر خان لطف نموده بود این طبقه در سلسله انقیاد و اطاعت سلسله انداز بزمه انبیا در گذشته او در گذشته نموده تعرض سلا و اور ستاند بنو جواب عریضه علیخان رسیده بود که باز عرض داشت ظفر خان در و دیافت مضمون آنکه این فقیر از زنان هوشنگ شاه حلقه اخلاص در گوش و فاشیه اعتقاد بر دوش دارد و الا ان سلطان محمود شرقی بواسطه کینه و دشمنی و عداوت قدیم بر کالی آمده شوکت این دیار تصرف شده فقیر را جلای وطن کرد و زنان سلسله را اسیر ساخته و با وجودیکه سلطان محمود شرقی در تا دیب نصیر خان خصمت حاصل نموده بود و اما نصیر خان بسیار غرور و نزاری نمود و در دو مشجان سه ثمان و اربعین ثمانا ته ارا جین بصوب چندیری و کاپی عازم گردید و در چندیری نصیر خان بلا اذیت رسیده از چندیری متوجه ابرج شد سلطان محمود شرقی بعد از استماع انخبر از کالی بلا توقف استقبال نموده و سلطان محمود ظلی فوجی مقابل لشکر جنویرا فرود کرد و جمعی دیگر را فرستاد تا سده لشکر جنویرا تا راج کنند و اینجا حمت رفته پس ماند های اردو را گشتند و هر چه یافتند تا راج برزدند و بجا که در مقابل تعیین شده بود دست بمقابله و محاربه دراز نمودند و از طرفین مردم کار آمدنی گشتند و بالاخر

طریقین بدایره خود قرار گرفتند صبح روز دوشنبه اسکلت سلطان محمود غلی عمار الملک را فرستاد تا سراسر را غنیمت سلطنت
 غنیمت باین اراده مطلع شده در همان منزل که جای مضبوط و قلب بود توقف کرد و سلطان محمود غلی مستحکم
 منزل و توقف یافته فوجی را فرستاد تا فوجی کالپی را تاختند و غنائم بسیار گرفته بازگشتند و چون موسم برسات
 رسید صلح گونه نموده از آنجا مراجعت نمودند سلطان محمود غلی بچندیری آمد و سلطان محمود شری فرصت غنیمت
 داشت لشکر تاخت ولایت بر بار که سکان آنجا صلح سلطان محمود غلی بودند نامزد فرمود سلطان غلی فوجی
 بحدود کومک مقدم ولایت بر بار فرستاد و چون سلطان محمود شری طاقت مقاومت نداشت سلطان
 خود در آمده بفوج طعن متشدد و بعد از چند روز سلطان محمود مکتوبی بشیخ الاسلام شیخ چالیند با که از بزرگان وقت
 بود سلطان محمود غلی نسبت ارادت و اعتقاد و با دوست سیکرد و الحال در گنبد سلاطین مدفونست فرستاد و محمود
 آنکه سلطانان از هر دو طرف لشکر کشیده میشوند اگر صلح در زرت البین سعی فرمایند بهتر باشد فرستاد و سلطان
 محمود شری در خدمت شیخ چالیند با چنین تقریر نمود که یا فضل مقصد راته را به نصیر خان می سپارم و بعد از رحلت
 سلطان محمود غلی چهار ماه مقصد ابرج و چرم و سائر رکنات کالپی که تصرف شرقیه در آمده از آن نیز به نصیر خان
 خواهم گذاشت چون فرستاد و سلطان محمود شری آن مقصود بصرح شیخ چالیند با رسانیده شیخ وکیل شرقی را
 بنام خود همراه کرده بخدیمت سلطان محمود فرستاد و مکتوب نصیحت آمیز مرقوم فرموده مرسل داشت سلطان
 محمود غلی فرمود تا کالپی را ندیده صلح صورت پذیر نیست اما نصیر خان چون جلای وطن بود و گریختن برگزیده را نهیست
 دانست بهر ضرر ساینده که چون در حضور اشرف و در خدمت شیخ چالیند با وعده می نمایند تعیین ست که تخلف
 نخواهد شد سلطان محمود غلی چون دید که صاحب معادله باین صلح راضی نیست فرستاد و سلطان محمود شری را
 بحضور طلبیده صلح را قبول نمود و مشروط باینکه بعد ازین تاریخ متصرف ولاد و قادش و خصوصاً نصیر خان همان
 گردد و مردوت آخری قدیم عساکر او درین دیار نرسد و بعد از چهار ماه کالپی و قصبات حواله نصیر خان چنان
 نماید چون اساس صلح متوجه ظاهر و باطن شیخ چالیند با استحکام پذیرفت سلطان محمود غلی فرستاد و سلطان
 را مشغول انعام و اکرام نموده و خدمت فرمود و خود هم توالتفات بر مشروطان و ارباب الملک مند و انداخت و سلطان
 محمود شری نیز متوجه جوینور گردید و بعد از وصول جوینور دست بزدل و عطا آراستین خود و سوار بر آرد و بطاقت
 انام را علی اختلاف مراتبم مخلوط و بهره مند گردانید و چون چندگاه در جوینور قرار گرفت و سپاه فانیست
 خود در دست نمود متوجه ولایت چنار گردید و آن دیار را بهمنب و تالاب نموده و مخدنان آن ناحیت را
 بملت شمشیر گردانید و بعضی پرگنات و قصبات را متصرف گشته تها و از خود انجمن گذاشت و سامان بخود
 نمود و جوینور را دوت فرموده بعد از چند روز بقصد بهما و نوبت عزا متوجه ولایت او و لیس گردید و آن نواح

تاخت و تاراج نموده بتجارت اشکست و خراب ساخته فتح و فیروزی مراجعت کرده در سنه شصت و نهم از تاج
 بخوار رحمت ایزدی پست مدت سلطنت بخت و یکسال و چند ماه بود که سلطان محمود بن محمود
 چون سلطان محمود شرقی از میان رفت امر و ارکان دولت شاهزاده بهمن خان را که سپهر بزرگ او بود
 بسلطنت برداشته سلطان محمود شاه خطاب داد و چون او در کار جهان داری بی مناسبت بود که
 که ذالقی بود پیش گرفت امر و اعیان ملک او را از حکومت معاف داشته برادر او حسین را بجای
 برداشتند ایام او قریب پنج سال است که سلطنت سلطان حسین بن محمود شاه چون برادر
 او محمود شاه و از کار مملکت معاف داشتند او را بجای حکومت برداشته ندای عدل و انصاف در دادند
 و جمیع امر و بزرگان مطیع و منقاد او گشتند چون بهای بهمت تسخیر بلاد در سر داشت سه لک سوار و هزار
 چهار صد زنجیر فیل جمع نموده متوجه ولایت او و گیس گشت و در ارشاد و سیر و یار ترهت پایمال حواش نموده
 از متردان آندیا رنجیت خراج گرفت و چون بولایت او و گیس رسید افواج نهب و تاراج باطراف و
 اکناف بلاد فرستاد رای او و گیس از روی عجز و چارگه در آمده و یکی بخدمت سلطان فرستاده استغفار
 جرات و تقصیرات خود نموده سی زنجیر فیل و یکصد راس اسب و اتمه و امتعه بسیار بر سر پیشکش ارسال داشت
 سلطان حسین از آن خود و فتح و فیروزی مراجعت نموده بچونپور آمد و در سنه سبعین ثمانه قلع بنارس را که برادر
 زمان ویران شده بود و مرمت نموده در سنه احدی و سبعین ثمانه امرای خود را بجهت تسخیر قلع گوالیر فرستاد
 چون محاصره بطول انجامید رای گوالیر پیشکش داده در ملک مطیعان خشک گشت و در سنه ثمان و سبعین و
 ثمانه سلطان حسین باغوی ملک جهان که جلبدی دختر سلطان علاء الدین بن محمد شاه بن فرید شاه بن سبکتش
 بن خضر خان بود بایک لک چهل هزار سوار و یک هزار و چهار صد زنجیر فیل بهوای تسخیر دلی بجنیک سلطان بهلول
 لودی لوائی عزت برافراخت سلطان بهلول رسولی بخدمت سلطان محمود خلجی فرستاده پیام نمود که اگر
 سلطان بهلول از تسخیر فرمایند قلع بنارس بایشان متعلق باشد بنور از من و جواب نرسیده بود که سلطان حسین
 اکثر ولایت دلی را متصرف شد سلطان بهلول عجز و زاری را وسیله نجات خود ساخته پیغام نمود که بهلول در سنه
 ناهزده کردی بهمن گذاردند در ملک نوکران منتظم با شرم و از جانب سلطان بهلول خلجی دلی قیام نمایم سلطان
 از رعایت تکبر و تجر و بر اسمع رضا قبول اصفا فرمود و بالاخر سلطان بهلول اعتماد بر جون و نصرت خداوند
 نموده با هزار سوار و دوی برآمده رو بر سلطان حسین فرود آمد چون آب چون میان دولشگر داخل بود
 بر جنگ اقدام نمی کرد و اتفاق روزی لشکریان سلطان بهلول حسین بتاخت رفته بودند و بغیر سرداران
 کسی در اردو نبود لشکریان سلطان بهلول فرصت را غنیمت شمرده وقت استوار سپان در دریای جون

انداختند بر چند انجیر سلطان حسین می گفتند از شخت و غرور قبول نیکو دانایم که مردم سلطان بهلول دست
 بتاراج اردو دراز کرده اطراف اردو گرفتند و بی جنگ شکست بر سلطان حسین افتاد و ملکه جهان سا
 اهل حرم گرفتار شدند سلطان بهلول رعایت حق نیک نموده و تنظیم و اقرار ملکه جهان کو حید سامان
 نموده بخدمت سلطان حسین فرستاد چون ملکه جهان سلطان پیوست باز در سفر و پوست او داده شروع
 در اغوا نمود و سلطان ابرار داشت که سال دیگر استعداد لشکر نموده متوجه جنگ سلطان بهلول گشت و
 چون مسافت اندک ماند سلطان بهلول رسولی فرستاد و پیغام داد که سلطان از تقصیرات من بگذرند
 و مرا بطیور من بگذرانند که روزی بکار ایشان خواهم آمد چون تقریر برین رفتی بود که دولت از خانوادۀ سلاطین
 سرقیه برد و اصله گوشت بر چرخ او نکرده بدتر تیب صفوف باز شکست بر لشکر خونپورا افتاد و همچنین مرتبه دیگر
 با استعداد تمام آمده فرار پیش گرفت و در دفعۀ چهارم کار بمرتبه بر سلطان حسین تنگ شده بود که خود را از پای
 انداخته گرختن و این داستان مشروطاً در طبقه سلاطین دلی مرقوم گردید و مرتبه چهارم سلطان
 بهلول چون پور را بتصرف خود در آورده بباریک شاه پسر خود را در آنجا نصب کرد و سلطان حسین بر یک قطعه
 ولایت خود که محصول آن بیخ کرور بود قانع شده اوقات میگذرانید و سلطان بهلول طریقۀ مروت
 مسلوک داشته متعرض منی نش چون سلطان بهلول داعی حق را اجابت نمود و سلطنت سلطان
 سکندر ابن بهلول مستقل گشت سلطان حسین بباریک شاه پسران آورد که متوجه دلی شد و مملکت پدر را از پا
 خود بستاند و باین اراده از خونپور عازم دلی گشت چون جنگ واقع شد بباریک شاه گرختی چون پور رفت و
 بار دیگر استعداد نموده متوجه دلی گشت و چون نوبت ثانی باز گرختن سلطان سکندر تعاقب نموده چون پور را
 از تصرف او برآورد چون نشانۀ رفتند و فساد سلطان حسین بر او و سلطان سکندر بر سر او رفت بعد از جنگ
 آن ناحیت را که در تصرف سلطان حسین بود بترتیب شد و سلطان حسین بگرختی ملحق بجا کم بجا که گردید مدت سلطنتش
 نوزده سال بود بعد از شکست چند سال و کرد و قید حیات مستعار مریون بود بعد از این سلطنت شرقی منتهی
 گشت شش فقر مدت نمود و هفت سال و چند ماه حکومت کرد و در طبقه مالوۀ از سده سبع و ثمانی است
 سبعین و ثمانی که یکصد و شصت و سه سال باشد یا زده نفر بعضی با سالت بعضی و کالت حکومت کرده اند و
 دلاور خان غوری بیست سال هوشنگ بن دلاور خان سی سال سلطان محمود بن هوشنگ یک سال و
 چند ماه سلطان محمود غلی چهار سال سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود بیست سال سلطان ناصر الدین
 بن غیاث الدین یازده سال و چهار ماه سلطان ناصر الدین محمود بیست سال و شش ماه و دلاور خان بهادر
 گرجائی کوتا در شاه شش سال شجاع خان بنیابت شیرخان افغان دوازده سال باز بهادر افغان شانزده

سال پویشیده نماند که دلاور خان مالو ملکیت وسیع همه وقت حکام و ایشان در آن بلاد می بوده اند و در جاهای کبار
 و رایان نامدار مثل راجه بکر راجیت که مدار تاریخ هندو برابتدای ظهور سلطنت اوست و راجه بھوج و غیر ذلک که از راجا
 هندوستان بجلومت مالوه امتیاز تمام داشتند از زمان سلطان محمود غوری ظهور اسلام در آن بلاد شدن
 گرفت و از سلاطین دہلی سلطان غیاث الدین بلبن بران ملکیت استیلا یافت و بعد از و تا زمان سلطان
 فیروز شاه در تصرف سلطان دہلی میبود و دلاور خان غوری از قبل سلطان محمود بجلومت آن ملکیت رسیده و
 استقلال زند و از آن وقت حاکم مالوه از اطاعت سلطان دہلی بیرون رفت و باز در تن تا زمان
 حضرت خلیفہ الہی از پی حکومت کردند ابتدا طبقه مالوه از زمان دلاور خان کرده شد آوردند که سلطان محمد بن
 فیروز شاہ جمعی را که در ایام قزاقی و ہمراہی کرده بودند و وفا حقیقت و زریہ بعد سلطنت رسیدن ہر یک را
 رعایتہا کرد و چہار کس را چہار ملک واد چہار کس بسطنت رسیدند ظفر خان بن وجیہ الملک را بکجرات
 خضر خان بملتان و دیبا پور و خواجہ سرور خواجہ جہان را سلطان الشرح خطاب داد و بکچور و دلاور خان
 غوری را بمالوہ فرستاد و ذکر دلاور خان غوری چون در سنہ تسع و ثمانیۃ دلاور خان بمالوہ
 آمدہ بر نیروی بازوی شجاعت و قوت رای صاحب ولایت مالوہ را در ضبط آورد و چشم و خدم فراہم
 آوردہ سر انجام نمود و دست تصرف متغلیہ الزاطراف و اکانات آن ملک کوتاہ ساخت و چون سلطان
 محمد از میان رفت سلطان دہلی ضعیف شد و در ہند لوک طوائف ہمہ رسید او نیز سر از اطاعت والی دہلی
 پیچیدہ دعوی استقلال کرد و بطریق بادشاہان در آداب ملک داری سلوک پیش گرفت سالہا بکام
 دل گذراندہ در سنہ تسع و عشرين و ثمانیۃ و بیعت حیات سپرد و بعضی کتب بنظر رسیده کہ بعضی بہر خود
 الف خان سمو گشت ایام حکومتش نسبت سال بود ذکر سلطان ہوشنگ دلاور خان
 الف خان کہ پسر دلاور خان بود قائم مقام گشت خطبہ و سکہ بنام خود کرد و چہرہ بادشاہی بر سرفراخت
 خود را بسلطان ہوشنگ بقب ساخت و اہل و از زرگان آن ناحیہ با بیعت کردند و موزہ مات اساس دولت
 استحکام نیافتہ بود کہ سنہیان خبر آوردند کہ سلطان مظفر گجراتی با جین رسیدہ کہ الف خان دلاور خان را
 بواسطہ حطام دنیاوی زہر دادہ و خود را ہوشنگ شاہ نام نہادہ و بواسطہ آنکہ میان دلاور خان سلطان
 مظفر عقد اخوت بود سامان لشکر نمودہ متوجہ انجہ دوست و در او اہل سنہ عشر و ثمانیۃ سلطان مظفر بنوچہ
 و مارا فرود آمد و سلطان ہوشنگ با ہنگ جنگ از قلعہ دہارا برآمدہ با یکدیگر برانجختند آخر ہوشنگ فرار
 نمودہ پناہ بقلعہ برد چون طاقت مقاومت در خود ندید امان خواستہ بخدمت سلطان مظفر بنوچہ
 و در بہان مجلس اورا با مرای او مقید ساختہ بموکلان سپرد و فیض خان برادر خود را با جمیعت تمام و قلعہ دہارا

گذاشته و خود قبیح و قبیح و قبیح گجرات کردید چون در سال اول نصیر خان و نصیر خان نام کرده که صاحب
 ریاده از قندهار را میا طلب داشتند و بدینسان که از اندک سلطان مظفر گجرات رفت لشکر او در دست
 غنیمت و آن نصیر خان را خواجہ دار از دبار بر آورده تعاقب نموده بعضی پس ماندگان او را آزار رسانیدند و آن
 سلطان مظفر دبار را گذاشته در قلعه مند و کمر بر میزد و او با منطقه البروج لاف برتری میزد و طرح عمارت انداخته
 موسی خان را که ابن عم سلطان هوشنگ بود بر داری برداشتند و بعد از وصول ایمن گجرات بر شنگ شاه
 سر فیض بنجد دست سلطان مظفر فرستاد و منقول آنکه خداوند گاجا نیان بجای پدر و تم فقیر بشود و منی که بعضی از
 بعضی رسانیده اند خدا تعالی و اناست که خلاف واقع است و درین ایام محمود میبود که امرای مالو نسبت
 بخان مظفر نصرت خان بی او بی کرد موسی خان را بر داری برداشتند و دلایت مالو را تصرف شده
 اگر فقیر از رخاک برداشته چون قید احسان فرمایند لیکن که آن بلا و بدست افتد سلطان مظفر کین را می
 پسندید و بی از یک سال او را از بنس بر آورده و در مقام رعایت او شد و از و عهد گرفته سر انجام او نموده
 در سده احدی و دوشو و ثمانه شاهزاده احمد شاه را بکوک سلطان هوشنگ شاه رخصت فرمود تا دوار و آن خوا
 را از تصرف امرای غدار بر آورده تسلیم او نماید احمد شاه و بار و آن لواحق را از تصرف امراء آورده و تقویض او نمود
 خود دبار الملک بن مراجهت نمود چون سلطان هوشنگ شاه روزی چند دبار قرار گرفت و جمعی از خاصه
 خیلمان بر وجه شدت شخصی را قلعہ مند فرستاد و نام او را استالت داده و بجانب خود طلبید چون امر او سپاه خوان
 او بود و همه را مسرور و خوشحال گشتند اما چون خیال و فرزندان همراه خود قلعہ مند برده بودند نتوانستند نجات
 او پیوست هوشنگ با مسو که از دبار تقصیر بر گرفت و بر و مردم او بیجا اومی آمدند و مجروح شده آن گشتند
 چون قلعہ مند و در نهایت احکام بود و هوشنگ شاه صلاح و ران دید که از آنجا کوچ نموده در ولایت قرار گرفت و در
 بقصات و پرگنات فرستاده و تصرف نمود و در خلای این احوال ملک میخست که بر سلطان هوشنگ بود و آن
 که مشهور بپیان اخابود و طریق مشهور در میان آورده که اگر موسی خان جوان شایسته و پسر هم باید شود لیکن
 هوشنگ شاه در مردانگی و دانش و بر و باری گوی مسابقه از اقران بر بوده و این ملک از او آوکتساب آید و
 میرسد و همدا در ایام صبی در بر شفت و والد من ترتیب یافته صلاح در انست که عنان ملک و فرمانروائی
 پیدا اقتدار او سپرد شود و میان افغان خستین ای ملک میثت نموده با اتفاق درست از قلعہ مند و فرو داده هوشنگ
 شاه پیوستند و هوشنگ ملک میثت را و عدد نیابت داده و سرور و خوشحال گردانیده موسی خان از استماع ایمن
 رشته امید سلطنت را بمقرض مایوسی بریده در کار خود متفکر شد و آخر الامر ملک میثت کس خست تا که حجت
 بودن من جای مقرر سازند تا قلعہ مند و تسلیم نماید و بعد از رد و بدل بسیار بجائی مقرر نمودند و موسی خان

قلعه را خالی ساخته بدر رفت و سلطان هوشنگ بر قلعه مند و برآمده در دارالامارت قرار گرفت ملک سعید
 ملک انش و خطاب داده امر وزارت با و مفوض فرمود و در کل امور نائب و قائم مقام خود ساخته و در سده
 نهم و عشر و ثمانه چون سلطان مظفر گجراتی اجابت داعی حق را اجابت نموده و امر سلطنت سلطان احمد
 بن محمد شاه بن مظفر منتقل گشت فیروز خان و سعید خان پسران سلطان مظفر علم لغی و عدوان و در خطه بروج
 برافراختند و آمدند هوشنگ خواستند هوشنگ حقوق تربیت مظفر شاه و اعانت احمد شاهی را بعقوق ببندل
 ساخته متوجه ولایت گجرات گردید و کینه و پینه او را بران داشت که در اندیاز رفته قواعد مملکت مختل سازد
 سلطان احمد بجز و استماع این خبر بالشکر آن آمده بروج را حاضر نمود و فیروز خان و سعید خان از خون سلطنت
 و استیلا بهیبت کثرت سیاه احمد شاهی زیر بار خواسته سلطان احمد پوتن هوشنگ شاه از راه مراجعت
 کرده بدیار آمد و این داستان تفصیل در طبقه گجرات مرقوم است هنوز عرق تشویر و خالت از جبین هوشنگ
 حاکم نشده بود که باز ملک بنیت عم عمل شنیع شد چون در سده سده عشر و ثمانه هوشنگ خبر رسید که سلطان احمد
 گجراتی بر سر راه جهالا وارد رفته و آنجا مقید است استعداد لشکر نموده باز متوجه گجرات گردید سلطان احمد بجز و وصول
 این خبر عازم دفع او گشت و چون هر دو قریب یکدیگر رسیدند هوشنگ آمد و از راجه جهالا دار بر رسیدنی اختیار
 یو لایت خود مراجعت نمود و بعد از معاودت دیگر باره عزم زمینداران گجرات خصوصاً راجه نادوت و راجه
 ایدر بنجیت سلطان هوشنگ پی در پی رسید که بار اول در خدمت کاری تساهل و تکاسل رفته این مرتبه
 در جهان سپاری دقیقه فرونگ داشت نخواهد شد و در سلطان متوجه گجرات شوند رای هر چند را بخدمت فرستم
 که لشکر باران و ولایت نمایند که تا رسیدن ملک گجرات سلطان احمد واقف نشود و خالت لاحق علاوه عداد
 سابق گشته سلطان هوشنگ را بران داشتند که استعداد لشکر نموده متوجه گجرات گردد و جهت امنای این آباد
 در سده احدى و عشرین و ثمانه تا شوکت تمام هراسه غمیت گجرات نمود و اتفاقاً دران امام سلطان احمد
 بواسطه بعضی مصالح ملکی در حوالی سلطان بنور و در بار و چون این خبر باو رسید لشکین ناره فتنه هوشنگ را جمیع امور مقدم
 و البته تجلیل متوجه هراسه شد و با وجود کثرت باریدگی در اندک مدت خود را رسانید با سوسان سلطان هوشنگ
 چون بر قدم سلطان احمد اطلاع دادند مضطرب گشته زمیندارانیکه عرائض فرستاده غبار فتنه و فساد برنگشته بودند
 در حضور جو طلبید زبان ملاست کشوده حرفهای ناسزا بر زبان راند آخر الامر همان راهی که رفته بود پس سرخارید
 مراجعت کرد سلطان احمد چند روز در قصبه هراسه توقف فرموده با سپاه باو کتی شود و از اجتماع لشکر در راه صفر
 متوجه ولایت ماله شد و کچ متواتر در لواحق کالیاده فرو آمد و سلطان هوشنگ نیز که جنگ نموده چند تیر
 پیش آمد بعد از جنگ گر خیمه بقلعه مند و در رفت و مزم سلطان تا دروازه مند و ثغاب نموده پاره افیش و چشم

ملکات کبر

بدست آوردند و خود نیز تا بخت رفت و چند روز در آنجا بوقت نموده افواج خود را با طراف ولایت فرستاد و چون
 قلعه رسید و نیابت مستحکم بود لاجرم عنان فرمیت بجا نیفتد و تا سرسرف نمود و از آنجا خواست با جنین رود
 چون موسم برسات رسیده گوید امر او وزیر را هر وضی باشند که صلاح دولت در آنست که امسال برای ملک گجرات معاودت
 نموده منصرفی را بکار بخت قنیه و ضایع بود و بدو گنجشالی و بناویس بدینند و سال آینده بخاطر جمع تبخیر ماکوه پروازند
 سلطان احمد برین فرار داد و از دایره حاجت نمود و بر تو اتفاقات بر ساکنان گجرات انداخت و در دست داشتی و
 عشرین شتابان چون آثار بجا بماند کاروانی از جنین بود و ملک محمود خان خطاب داد و باید در مهات ملکی شریک
 کرده و هرگاه بجای رفتن ملک محبت را در قلعه مخدو گذاشته محمود خان را همراه خود میبرد تا بمهات ملکی پرواز و در دست
 حسن عشرین شتابان سلطان بهوشنگ بکنار سوار از لشکر خود انتخاب نموده در لباس سوداگران متوجه بجا بکنار
 کردند و اسپان نفقه شریک را که رای بجا بکنار دست میباشند و بپاره متاع و دیگر که در آن مملکت مردم به نصبت
 میگرفتند خود همراه بر عرض سلطان ازین سفر آن بود که عوض آن سپان متاع قبل انتخاب نموده بگیرد و ناقص
 آن از سلطان اخیر شاه انتقام بستاند چون بجای بجا بکنار رسید شخصی پیشین فرستاده اعلام داد که سوداگری
 بزرگ محبت خریدن فیضان آمده اسپان نفقه شریک بپایش در مینه بسیار همراه آورد و رای بجا بکنار گفت چرا
 از شهر دور فرود آمده و فرستاده جواب داد که شود اگر بسیار از راه و از کتب و صحرا دیده فرود آمده رای بجا بکنار گفت
 که این فلان را در بقا فله خواهم آمد باید که آن روز اسپان را نرسیدند دارند و قماش بر زمین فرار کنند تا ملا بچه نموده
 عوض آن را بفرستد خواهند قبل بگویم و اگر نرسیدند بهیم چون فرستاده برگشته آمد سلطان بهوشنگ مردم شهر را
 طلبیده محمد مجد گرفت که بپاره فرمایند خلاص کنند و انتظار آن روز رسید چون روز رسید رای بجا بکنار چهل نفر چهل
 پیش از خود و بقا فله فرستاد و ناسوداگران خوشین کتیده و از آمدن خود اعلام نموده پیغام داد که متاع را بکشانند
 و اسپان را نرسیدند و سلطان بهوشنگ بطول فیضان را از لیل فرستاد و او را متاع را بر زمین چیده در زمین
 رای بجا بکنار بیا نرسیدند بقاء فله از آمدن و قماش نیز در زمین بود و از بی سبب ظاهر شد و قطرات باران
 مستطایل گردید و از او فرود و پیشت برقی فیضان را و دیگر زمینها و بند و بنای که بر زمین چیده بودند و زمینها و بنای فیضان
 خراب شدند در آن وقت غریب از ازل قافله فرستاده سلطان بهوشنگ برسم سوداگری پاره موسی سرور پیش خود بکنار گفت
 بکاره متاع من خراب شده باشد و گزندگی من خواهم خود و اتفاق اسپان بزرگ سپانی که قبل ازین مستعد ساخته بودند
 سوار شدند بر فرج را به تاخت و لصد و اول پای شتاب آن طایفه از جانی فرست و قلعه قرار و افتد از ایشان
 از بیم فرورخت و تا روز مردم بر احوال شمشیر گردانید پاره دیگر که چینه شمشیر فرستد رای بجا بکنار زنده بدست افتاد و
 درین وقت انطباق است و خود که من بهوشنگ شاه غوری ام که چشمت فیضان در زمین دیار آمده ام و دراز

و امیر حاجی که رسول بخدمت فرستاد و ندکه هر چه رضای سلطان باشد قبول و از هر چه جواب داد که عرض آمدن
 کرد و حیا نمود و جهت سودای فیل آمده بودم اموال من تلف شد را بر او برگردانم که در عرض فیل بستانم و در
 حاجی که مقتدا و بیخ فیل علی بخدمت سلطان هوشنگ فرستاده معذرت خواستند و هوشنگ شاه راستی
 حاجی را که و همراه گرفت و مراجعت کرد چون از سر ولایت او در گذشت و لا ساد و نجونی او نمود و خستش فرمود
 چون بشهر خود رسید چند فیل در کمر بخدمت او فرستاد و در راه بسطان هوشنگ خبر رسید که سلطان احمد
 باز ولایت مالوه در آمده قلعه مند و را محاصره نمود و هوشنگ چون قلعه کمر لر رسید راسی کمر لر را طلبیده مقید
 ساخت و کمر لر را متصرف شده متوجه مند و گردید و چون نزدیک مند و رسید سلطان احمد را و بسیار راه را از
 موطنها طلبیده جمع نموده مستعد جنگ گردید و سلطان هوشنگ از دور وازه تارا و بقلعه در آمده متوجه جنگ شد
 سلطان احمد چون دید که فتح قلعه متعیر بلکه مستعد است از بالای قلعه برخاست و متوجه تاخت و تاراج ولایت
 گشت و از این گشته فارم سارنگیور و سلطان هوشنگ برین اراده اطلاع یافته از راه دیگر خود را بمحضر سارنگیور
 رسانید و بسطان احمد پیغام فرستاد که چون حق اسلام در میانست و خود میدانید که رعیتن خون مسلمانان هر چه
 چه هفت دارال دار و فلیف که جماعت جماعت فرج فوج کشته شوند لاق آنکه عنان غریمت بدار الملک خود محفوظ
 فرمایند و متعاقب پیشکش نیز خواند فرستاد سلطان احمد جهت صلح خاطر جمع نمود و در محافظت لشکر و خرم مستیا
 تمام و تکامل نمود و سلطان هوشنگ انتماض فرصت نموده در شب دوازدهم محرم الحرام سنه ستم
 و عشرين و ثمانمائة و پنجون آورد و در انشب مردم بسیار بقتل رسیدند از انجمله نزدیک پایگاه سلطان احمد
 راسی سناست راسی ولایت و نداده که الحال در آنجا و اجوده که بی میکوبست تا با انقدر اچوت کشته شد
 و سلطان احمد نایک انار بر آمده در صحرای ستاده و قریب تسخیر مردم بر و جمع شد و مقدارن طلوع صبح
 صادق که فی الحقیقت صبح اقبال بود سلطان بر فوج سلطان هوشنگ تاخت و معرکه قتال و جدال
 چنان گرم شد که سارنگیور را و هفت سلسله فیل حاجی که بدست سلطان احمد افتاد و تباریح چهارم پنج الاحد
 سنه مذکور سلطان احمد فتح و فیروزی متوجه گجرات شد چون هوشنگ بدین وقوف یافت از غایت
 غرور و دلیری از نصرا سارنگیور بر آمده راه تعاقب پیمود و سلطان احمد نیز برگشته ایستاد و میان هر دو لشکر
 نانه حرب اشتغال یافت و در صدمه اول سلطان هوشنگ فوج غنیم را در هم آورد و سلطان احمد چون حال
 برین مهوال مشاهده نمود بنفس خود و میدان مبارزت در آمده چندان جدال نمود که با فتح و فیروزی بر سر
 اعلام او وزیدن گرفت و باز هوشنگ که خیمه بحصار سارنگیور در آمده و سلطان احمد گجرات رفت فی الحکم سلطان
 هوشنگ در شجاعت و شهابت ممتاز بود و انا فیروز جنگ بود و در اکثر معارک بعد که کوششش بسیار گنجت و من

مردانی خود را بخیار فرار آلود چون خبر تحقق رسید که سلطان احمد سرحد کرات در آمد هوشنگ از سارنگیو بفرستاد و
 خراسید و همدین سال بعد از چند روز شکست و سخت سیاه خود درست نموده متوجه تخریب قلعہ کارون مشرف و در اندک
 مدت بتصرف خود آورد و در همدین سال متوجه تخریب گوالیار گردید و بلوچ متواتر فرستاد و اطراف را خود گرفت بعد از آن یک ماه
 و چند روز گذشت سلطان شهباز گشاه بن بخترخان از راجا بندها در ای گوالیار لشکر کشید چون تخریب سلطان هوشنگ
 رسیداریای قلعه بر خاست تا آب بول بود استقبال نمود و از چند روز صلح منعقد شد و قرار یافت که هوشنگ
 خیالی تخریب گوالیار از سر بیرون کند و هر دو یک یک کتفه فرستادند و پدر الملک خود مراجعت نمودند و در پرتی اشیای متعلقه
 رغان باد و امنیه بیان باد و بیجا آوردند که سلطان احمد شاهی الی بکن باجا آوردند و قلعه که در محاصره نموده چون تخریب
 هوشنگ شاه رسید عرق حیات او بجزکت و در آید لشکر ی بنگ فراهم آورد و متوجه در ای گردید سلطان احمد و چون
 برین محضال تخریب کرد از سر بر آورد و متوجه در ای آورد و هوشنگ با غوی اسی که درین منزل اورا اتفاق نموده سلطان از روی
 حیات و غیرت بگشت جنگ کرد و در صدمه اول که بر سپاه احمد شکست واقع شده بود و سلطان احمد از محله گاه برآید و بطلب شو
 داشت و حیات او را بفرقه بمبدل گردانید سلطان شهباز که تخریب نموده و در ای سلطان احمد را بطلب داشت سلطان احمد و سلطان
 از قهر و عورت مسلوک داشته سامان نموده و بمهر و در ستاد و پانصد سوار بجمیت بدر قهره نمود و این داستان در طبعه سلطان
 بکن بتفصیل مرقوم گشته و در سینه سب و تلکین و قافله سلطان و شهباز یک تخریب و لایت کالی را بنزد و متوجه گردید
 چون قریب کالی رسید خبر رسانیدند که سلطان ابراهیم شرقی با لشکری شمار از دار الملک جوینو بفرقه تخریب کالی آمد و سلطان
 هوشنگ رفیع سلطان ابراهیم را بفرقه کالی مقدم دانسته متوجه جنگ او گردید چون هر دو لشکر نزدیک یکدیگر رسیدند
 و کار جنگ با هم روز و فرا کشید و بن شاه خبرداران سلطان ابراهیم خبر آوردند که مبارک شاه سلطان غلی آیتماض فرست
 نموده فارم جوینو گشته سلطان ابراهیم عنان اختیار از دست داد و بصورت مجبور رانی شد و هوشنگ کالی از نزاع
 بدست آورد و خطبه خواند و در فرزند آلوده ریخته احسان در رفقه قادرمان که سابقا بابط کالی بود از غنیمت بار آلود
 مراجعت کرد و در راتار راه عوالین تمامه ابران رسید که همردان از جانب کوه جایت بد لایت در آمده بعضی مواضع و قریه
 تاخته حوض بهم رسانده خود ساخته و کیفیت حوض بهم برین پنج هست که در زمان قیام بهم مسافتی که بیان کوهها را بفتح آ
 از ابلنگ بزرگشده و در عین طول آن بمنایر لیت که طرف دیگر مرئی میگردد و معقش پیدائش شود و بعد از این
 از بهم در شاه راه عثمان خان شانه زده سواری را نزد یک سوار پیرده عزنی خان شان زده که برادر بزرگ بود فرستاد و او همچنان
 سوار را بستانده و دشنام میداد و همچنان درشت و ناسزا می گفت و بهم خبر بد و در آن و خواجہ بر لیلان منع اوی کردند
 منتهای شد آخر خواجہ بر لیلان سنگ زده از حوالی سر بریده رانند و عثمان خان شان زده بجا بخت نفس خود آمده
 خواجہ بر لیلان را چوب زد و بر قباحیت محل خود اطلاع یافته از اردو و معارفست اختیار کرد و امر الی ماقتت لودمان

در فتح و رفیع در مقام عزت و در چون اینی سلطان بهوشنگ رسید از این غرض که کانون سینه بهشتی
 یا بهشت و ملک میخواست تا بنحان طریق مشورت مسلول داشت ملک میخواست گفت که چون این قسم حرکات از
 شاه نرازه کرد و قوای آمده و اقران بجهت یافتن این مرتبه غافل عین فرمایند تا نرازه طبع شود و سلطان بهوشنگ
 به غافل گذرانید تا شاه را در عثمان خان آمده باز در طبع کرد و در چون سلطان بهوشنگ ظلال رفت رسان
 قصه این گشت و روز مجلس بارعام ترتیب داده عثمان شاه نرازه را باز در کرد فتح خان بهیست خان با
 با خبر ساختن مقام سیاست داشت و نادیب ربانی فرمود و هر سه را بموکل سپرد بعد از چند روز ملک میخواست
 فرمود تا هر سه را در کشیده همراه خود بقلعه مندر برده محافظت نمایند و خود بتادیب و کوشمال سمرقان جانیته میوه
 گشت و کوچ میخواست و رفیق بند خوض بهیم را شکست و از اینجا برخاسته طای مسافت نموده و مارا روزگار
 سمرقان را آورد و در آنجا کوه پای به جانیته پیاده گردید و در جنگل غرق شد و عیال و مال او تمام بدست آورد
 و قتل و سلب و غارت رفت و بخندان بنیدی گرفتند که در شمار پیاد و از آنجا خود و منظر و مشهور اجعت نموده و قلع
 بهوشنگ آبا و رفیق و همسر بنات را از آنجا که زانید روزی بقصد شکار برآمده بود و در آنجا رسید و عیال از
 مانج خبر داده افتاد و در سوم پیاده آورد و گذرانید تا قصد تنگ را یافت و او و باین تقریب حکایتی نقل کرد
 که روزی محل از آنجا سلطان فیروز شاه جدا شده افتاد و پیاده آورد و گذرانید سلطان فیروز شاه قصد تنگ
 با او محبت نموده گفت علامت غروب آفتاب دولتست و بعد از چند روز از او فارانی رحلت است
 کرده من نیز میمانم که مشهور عمر من چیده است نفس خندیش نماده جفا مجلس بان بدعا کشوده معروض
 که در آن روز که سلطان فیروز شاه این سخن گفته بود و عمرش نمود سال سیده بود و هنوز حضرت سلطان در غفلت
 جوانی و کامرانی است بهوشنگ گفت انفاش عمر قابل از تو داد و نقصان نیست و این خید روز در شوال
 فرخ بسایه لیل از ذات سلطان طاری گردید سلطان بهوشنگ چون آبا را بمسال و علایات ارتحال از
 خود مشاهده نمود از بهوشنگ آبا و متوجه شد و در روزی در راه مجلس بارعام ترتیب داده حضور آمد و چون
 و من آن سپاه انکشتی ملک را بخلعت صدق خود غریبه خال داده او را و کشید گردانید و دست او گرفت
 و محمود خان سپرد محمود خان لوازم ادب بجا آورد و عرض داشت که تا ما را مدتی از زندگانی نماند در نزد ملک
 و خان سپار خود را احاطه خواهم داشت و امر را عمو ما وصیت فرمود که سلطنت ملک را بجا و اتفاق و خان
 گذرسانند و چون بفرست در یافته بود که محمود خان اراده آن دارد که امر سلطنت ما و منتقل شود و گوش او را
 بیضی و مواظب کران بار گردانید و حقوق ترتیب پادشاهان داده فرمود که سلطان احمد گرجانی با و شاه با شوکت
 صاحب شمشیر است و همه وقت اراده لشکر مالوه و کرد و منتظر فرصت و وقتت اگر در سر انجام طاعت ملکه

و پرداخت احوال سپاه و رعیت مشاغل و تکامل واقع شود و در مراعات جانب شاهزاده نهادن رود
 البته غرض قهر این ولایت مصمم سازد جمعیت شاهبندل بفرقه گردد و در منزل دیگر شاهزاده غرضی خان ملک محمود و
 را که عمده الملک خطاب داشت بخدمت محمود خان فرستاده پیغام کرد که اگر خدمت وزارت خواهی عقدت را
 بسوگند نه که سازد تا باعث اطمینان خاطر گردد محمود خان بلمتس شاهزاده را قبول نمود و میان بدین ایمان استحکام
 داد و بعضی امر را که خوانان شاهزاده عثمان بودند بوسیله خواجه نصر الله و پیر عمر رسانیدند که چون شاهزاده عثمان
 نیز جوان شایسته و فرزین خلعت است اگر او را از قید خلاص کرده حصه از بلاد مالوه بجا گیرد و مقرر سازد مناسب
 و لائق بنیاد سلطان هوشنگ فرمود این امر بخاطر من نیز منظور نموده بود و اما اگر عثمان خان را بگذارم امر مملکت
 مختل شده فتنه و فساد در مملکت متولد گردد و چون غرضی خان شنید که بعضی امر اسعی در خلاص عثمان خان
 نموده بودند باز ملک محمود و عمده الملک را بخدمت محمود خان فرستاد و پیغام نمود که در حضور یکدیگر بر سر شایخ
 عبد القاسم استحکام دهند محمود خان در راه بر سرای شاهزاده پیوست و باز قسم یاد کرد تا رفتی ارضیات باقی
 باشد جانب شاهزاده را از دست ندهد امرای چون برین امور دغوف یافتند ملک عثمان بلال که از کبار امر
 بود و سر و اجتر را با ملک مبارک غازی بخدمت محمود خان فرستاد و اتفاقا ملک محمود و عمده الملک در ملازمت
 محمود خان حاضر بودند که وعا ملک مبارک غازی و آن دو امیر رسانیدند محمود خان ملک محمود و عمده الملک را
 در خرگاه گذاشته خود بیرون آمده و بر در خرگاه نشست تا هر چه مذکور شود ملک محمود و عمده الملک بپشتند و چون
 ملک مبارک غازی آبادی را خود در آمده وعا ملک عثمان بلال و شاهزاده عثمان خان رسانیده گفت ملک
 عثمان محروم شده است که امر سلطنت وزارت بر روی کار آمده مثل شاد زیری بر سر نهاده و لیکن عجب
 نمود که با وجود عثمان خان که بر یورش و شجاعت و داد گسری و رعیت پروری مجلی است چرا بجزیره فرموده اند
 غرض عثمان و یحیی با شد و مع ذلک عثمان خان نسبت و امامی بخدمت ملک دارد او فرزند ایشان میشوند
 اگر ضعف بر سلطان مستولی نیست و تقوی فتور راه نمینماست هرگز برین امر اقدام نمیکرد و جمیع خواجهین و امرایان
 بنیادین که توجیه شال حال عثمان خان نموده دست ترمیم از سر او باز نگیرد که اگر مملکت عثمان خان جوخ
 شود باز مملکت را در نفی و در واهی پدید آید محمود خان جواب داد که بند و را با بندگی کارست خوب که و خداوند
 او داند و در دست هرگز گردد حصول ناکشته ام بلکه مبارک غازی چون مرض شد ملک محمود و بخدمت غرضی خان
 رفته چون ناجرای تقریر نمود شاهزاده خاطر از جانب محمود خان جمع نموده خوشحال گشت و بعد از آنکه امیر از
 حیات سلطان هوشنگ مایوس شدند ظفر سنج که عشوای ملک عثمان بلال بود مبارزه آنکه کجا همانان شاهزاده
 عثمان خان را با خود موافق ساخته شاهزاده را بکفران سازد و دی سلطان هوشنگ را بکفران چون اینچیز محمود خان

رسید و در ساعت شش به راه غریبان را و اوقت سیاحت تا در تدارک آن کو شد شاهراده ملک برخیزد و در
 ملک حسن شیخ ملک بجهت گرفتن نظر منجمه تعیین نمود ملک برخیزد و در ملک حسین و شیخ ملک با سیدان تاج
 روز را استدعا نمودند فرمودند تا از اصطلح سلطانی بچاه اسپب بدیند میر آخو چون خواخواه عثمان خان شاهراده
 در جواب گفت تا سلطان زنده هست بغیر از امرای ایشان یک انسب نخواهم داد و در قهقهه یکی از خواجیه مدوت
 این سخن اباحت اعراض غضب سلطان تصور نموده میر آخو تعلیم نمود که قریب ننگیگاه سلطانی آمده این سخن را
 با و از بلند بگوئی تا بگویند سلطان برسد و بخاطر من خطور نماید که هنوز من زنده ام و غریبان دست از دست ابراهیم
 من در آنکه ده چون میر آخو این سخن را باب و تاب گفت سلطان در حال بیوشی اندک شعوری بهرسانید گفت کشت
 بمن کجاست و امر اطمینانده امر ادا است اگر مبادا سلطان طاعت نموده باشد غریبان باین مدد فرماید دست آورده صنایع
 ساز و بند دست سلطان برقتند که محمود خان و اینج غریبان رسید و غمی و خوشی بر باطنش استیلا یافت بکارون
 سه منزل از لشکر بود که رنجیده رفت و ملک محمود عمده الملک را بخدمت محمود خان فرستاد و پیغام داد که جمله امر از
 سلطنت عثمان خان اتفاق نموده اند و من بغیر شاهراده خواهی ندارم و جهت آنکه سلطان ترکش طلسمه و علامه
 نمودم که مبادا بعد از وصول مند و مانع مقید ساخته برابر دران همراه سازد محمود خان جواب فرستاد که هرگز از شاهراده
 امری خلاف مرضی سلطان صادر نشود و مقصود ما این است که اسباب از من در محل صلاح بعرض خواهم رسانید با غریبان
 ملک محمود عمده الملک فرستاد که اگر چه خدمت وزارت پناهی دست مرا گرفته اند اما چون من خدمت خواجیه رایان
 بعضی حرفهای نا ملائم بسلطان محمود رسانیده اند خوشی بر من مستولی گشته محمود خان جواب داد که هیچ قصه نیست
 زود یار و دوستی شوید که وقت تنگ شده آفتاب بغروب مال گشته و خطی در حضور ملک محمود عمده الملک نوشته
 بخیمت ملک مخفیست فرستاد و مضمون آنکه حضرت سلطان غریبان را و بعد و قائم مقام خود فرموده اند نیاز
 ایشانرا از لون دارد و مقر بان امید حیات قطع کرده اند باید که در محافظت شاهراده عثمان خان اهتمام مرا می
 دارند چون ملک محمود بخیمت غریبان رفته پیغام گذارینده مضمون خط نقل کرده غریبان مسرور خاطر گردیده
 بار و آمد ملک آنجا حاضر و مالک و خواجیه سرایان که خواخواه عثمان خان بودند چون دیدند که از سلطان رسیده
 پیش نموده نکاش کردند که علی الصباح بی آنکه نام از محمود خان اطلاع و دست سلطان را در مالکی نهاده بسرعت
 تمام متوجه مند و شونده شاهراده عثمان خان را از بند بر آورده بسلطنت بر دارند محمود خان بر نکاش ایشان اطلاع
 حاصل کرده از حالت هوشنگ خبر داشتند و بهمانجا یالکی را فرمودند که فرود آورند و فرمودند غریبان و محمود خان
 بارگاه سلطانی نصب کرده و بنشیند و گفتند و امیر هر یک بکوشه رفته قرار گرفتند و بعد از بنشیند محمود خان
 بیرون آمده با و از بلند گفت که سلطان هوشنگ شاه امر حق وفات یافت و غریبان را و بعد و قائم مقام خود

ساخته هر که با موافق است حجت نمایند و هر که مخالف است از لشکر جدا شود و در فکر خود باقی ماند محمود خان دست
نرخان را بوسه داد و رحمت نموده بسیار گرسنت انگاه امرای یکیک پای غریخان را می بوسیدند و
ای سیکر استند چون سلطان غریخان بعیت امراد بزرگان وقت استخام پذیرفت نقش سلطان پشتک
بر داشته متوجه در سه شد و در زخم و کج و چنگاک پیروند که بایند شایان حمل افت دارد و نه پشتک جمعا
فریدون و کج و چنگاک کو به کج رفت شاپور و بهرام کو به همه خاک دارند باین و پشتک و کج و چنگاک
نکست به در قصر سلطان هوشنگ مجلس عالی انعقد شد و ملک معیت خاتمان و ساترا امرای بیت نمود و از
نثار بقدیم رسانیدند مدت سلطنت هوشنگ سی سال بود و در تاریخ وفاتش از آه شاه هوشنگ مانند مفهوم
ستفاد میشود که محمد شاه بن هوشنگ شاه غوری چون هوشنگ شاه اجابت و امی حق نمود و از همه
و کج و چنگاک و شالین و شمانه بسیعی ملک معیت و اهتمام محمود خان امر اطو و او را کج و چنگاک
هوشنگ بود بعیت مجدد نمود و هر یک از امرای اخلع ساخته خطاب سر فراز نموده اکابر و معارف و لای
الوه بالعام و وظیفه خود را گشتند و مندر و راشادی آباد نام نهاد و خطبه و سکه بنام غریخان کرده سلطان
محمد شاه مخاطب ساختند هر کس در هر جا که بود وظیفه داشت مقرر و مسلم داشتند فی الجمله اگر چه امرای سلطنت
راضی نبودند اما بحسن کار دانی و اهتمام ملک معیت و محمود خان رواج و رونق تازه بر سر کار آمده و چنانچه
خوانان او شدند و محبت او بر ملکات قلوب استیلا یافت و ملک معیت را اسند عالی خاتمان خطاب
داده زمام وزارت بدستور سابق بدادند و از او پیروند و چون بعد از چند روز قصد برادران نمود و خونهای حق
بر عیت و نظام خان برادر زاده و داماد خود را با سه فرزندان سل کشید و دلاک مردم از دستش گشت و در دلا
بجای محبت عداوت قرار گرفت لاجرم خون برادران مظلوم بر او مبارک نیامد و در اندک مدت سلطنت
از خاندان او رفت و در ملک آشوب و فتنه خواب شده بیدار گشت و در باب فتنه و فساد علم طغیان بر
افراخته غبار فتنه و فساد بپنجهند و چون بد کردی و بادهایمن زانات بود که واجب شد طبیعت را سگافات
از انجمله راجه پوتان ولایت باروتی پای از دایره اطاعت بیرون نهاده پاره ولایت تا فتنه چون این
سلطان محمد شاه رسید فاجان را بتاریخ یازدهم بیج الاول در سه و شالین و شمانه بتایب اجابت
تا فرود فرموده و در بنیر فصل خلعت خاصه مرحمت نموده راهی ساخت و سر انجام سپاه و ولایت را بر طاق
سپاه نهاد و بدوام شرب عادت گرفت و همواره صبح را بیوقوف و بیوقوف را بصبح متصل و پیوسته
میداشت تا آنکه روزی جمعی از کینه بدولتان و سیکه بی از حرما پیغام فرستادند که در دماغ محمود خان
راغ حرص و بیضه عجب نهاده و او در فکر آنست که سلطان از از میان برداشته خود بر سر سلطنت نشیند

سلطان محمد باقر درم اتفاق کرد که پیش از آنکه محمود خان این خیال فاسد را از قوه بفعل آورد و در آرمین
می باید برداشت چون این خبر بمحمود خان رسید گفت الحمد لله که نقص عمارت از جانب ما نشد و در فکر کار خود
شده همه وقت با جمعیت و استعداد میبود و از روی خرم و احتیاط بخیر دست سلطان محمد آمد و شد بمنمود چون
سلطان محمد بطریقیه هوشیاری از محمود خان ملاحظه میکرد سبب زیادتی خوف و هراس او میگشت تا روزی
دست محمد خان را گرفته درون حرم برد و زن خود را که همیشه محمود خان میشد حاضر ساخته گفت که توقع من آنست
که مضر فی بچان من ز ساقی و امور سلطنت بی متنازع و مخالفت لعلن بتو وارد و محمود خان گفت مگر عذر بگویند
از خاطر سلطان رفت که این قسم سخنان بر زبان میرانند اگر ساقی بغرض فاسد خود سخنی بعرض ساینده در آخر
جمل و شرمسار خواهد شد اگر از جانب من و دغدغه در خاطر سلطان باشد من الحال تنبایم و مانعی نیست
که گریسل و فاداری اینک دل و جان و در میل جناب داری اینک سر و پشت و سلطان محمد عذر
خواسته طعن ملائمت و چاپلوسی نمودند اما چون دایم بر سلطان غالب بود هر لحظه ادائی که مشعر اعتماد
باشد از وصایای گشت محمود خان در حصول مطلب جد و جهد ملین نمودن گرفت ساقی سلطان محمد را بر
بسیار فریفته و در شراب زهر ملاک ساخت و زمان حال سلطان محمد مظلوم مسموم بدین سقال مترجم گردید
زمانه بیوفایان صدام و حرم طاق فلک انداخت و دی چیت دگتتم بر ارم بجام بد درینا که برگرفت
راه نفس بد درینا که بر جوان الوان عمر بد و می چیت خود ردیم و گفتند بس بد چون امر این امر اطلاع
یافتند خواجہ نصر الله دهرسانی و ملک شیر الملک لطیف ذکر یاو بعضی سرداران اتفاق نموده شاهزاد
مسعود خان را که در سن سیزده سالگی بود از حرم بیرون آورده بسلطنت برداشتند و قرار دادند که
بهر حلیه که توانست محمود خان را از میان بردارند و ملک بایزید شیخاراپیش محمود خان فرستادند که سلطان
محمد شاه شما را بر عت طلبیده و میخواهد که رسوله بجزات فرستد محمود خان چون برفت سلطان
نگاه بود جواب داد که من خود را از شغل وزارت گذرانیده ام و میخواهم که بفریته العمر جاروب کش فرار
هوشنگ شاه داشتم و با وجود این اراده چون مغر استخوان او از دولت هوشنگ شاه
پرویش یافته بود گفت اگر جمیع امر بمنزل من بماند جمیع شقوق کنکایش در میان نهاده بدایخ
قرار گیرد فرقه معروفه اندلاق و مناسبت مینماید ملک بایزید شیخا با مر خبر آورد که محمود خان هنوز برفت سلطان
محمود مطلع نیست اگر با اتفاق بمنزل او بر دند و همراه شهاب و قحانه خواهد آمد آنگاه کار سازی او بایزید و امر این
شیخا پیش محمود خان رفته و او مردم خود را در نهانخانه مستعد داشته بود چون امر او برآید پرسید که سلطان بایزید
شده است یا هنوز مستعد است امر او دانستند که چه میگوید بعد از ساقی مردم او از جگر پخته با مر او و نمیشند

در سمرقند مردم ساخته بود کلاان پیر و دیو چون از صد تیر اینچ کلاخ سماخ بقیه امر که پیش مسعود خان بودند مستولی گردید پس
 خود را جمع نمودند و ششم سلطان را مستعد ساخته جز از قبر سلطان هوشنگ آورده بر سر مسعود برافراختند محمود خان بعد از
 شنیدن این خبر سوار شده متوجه دو قلعه آمد و دو شاهزاده را بدست آورد و کار سازی ایشان نماید چون خبر
 دو قلعه رسید طرفین دست به تیرو تبر کردند تا تنبیه کرد و قتال گرم بود چون خبر و انجم بدین برده
 طلانی غنچه گشت عمر خان شاهزاده از قلعه فرود آمده راه فرار پیش گرفت و مسعود خان شیخ بایلد که از بزرگان
 وقت بود و ناه بر دو باقی امر اگر بخیر خود را بگوشه عافیت کشیدند و محمود خان صاحب سلج و مستعد و پیش دو قلعه
 ایستاده بود چون سپیده صبح از آنجا تاریکی تنبیه ظاهر شد بمحمود خان خبر آورد و مذکور دولت خان بایست و
 بجا آمدن هر کدام بگوشه خردید محمود خان بدو قلعه فرود آمد و مسیحی بطلب پدر خود خانجهان فرستاد و خان جوان
 بفرمان بجا رسید و محمود خان امر او ملوک را حاضر ساخته بخانجهان پیغام فرستاد که چون خانجهان اینجا
 چاره نیست اگر تحت سلطنت از وجود پادشاهی خالی ماند در جهان از حاکم زمان بقتل متحمل شود که تدارک آن
 و تیار بود ملک مالوه و سی پذیرفته مقبضان و تهمردان هنوز از جواب پیدار نشده اند و این خبر بسلطان اطاعت
 رسید و الا از هر طرف متوجه این ملک می شدند خانجهان جواب فرستاد که متقبلان مقبض مالی که تو
 بوقت تا کسی جلوس و کمال شجاعت و انصاف و عقل موصوف بنایست رحمت سلطنت رواج و
 رونق نمی یابد الحمد لله که جمیع صفات که در سلطین میباشد آن فرزندان دارد میباشد که بساط سلطنت قدم
 نهاده بر سر فرمانروائی جلوس فرمایند چون فرستاده این خبر آورد و جمیع امر او اکابر تحسین این پاشی تصدیق این
 قول نمود و بجهان ابرتر شاسان را فرمودند که ساعتی بعد برای جلوس اختیار نمایند و کل انرا و بزرگان ممالک
 و اکابر شهر دست او بوسید و میار کاردی سلطنت کردند و ایام سلطنت سلطان محمد کیسای و چند ماه بود
 که او در دیکر ایچکجهان را نماند بی کلاه ای ذکر سلطان محمود و جمعی نقله اخبار سلطین روایت
 کرده اند که فروردین شب سلطنت و نیم ماه بپوشال ستم و تلشین و نماز سلطان غلجی را و بزرگ سلطنت و
 سر خلافت و ولایت مالوه جلوس فرمود پس او در وقت سی و چهار سال رسیده بود و در کل ملا و مالوه
 و سکه بنام او است جمیع اقرار بعبادت و لوازش خوشدل ساخت در علوفه و مرتبه هر یک افزود و جمعی را
 انتخاب نمود و خطابه داد و از انجمله شیر الملک و الطام الملک خطاب داد و زمام وزارت میداقت کرد و سپرد
 و ملک بر خرد و در اقلج خان لقب نهاده و عهده عارض ممالک با و سپرد و خانجهان را خطاب عظم بایون ارشد
 داشت و چتر و کس سفید خلاصه سلطین میبوی و عطا فرمود و چنین قرار داد که نقیبان و پسا دلان عظم بایون
 بوجه طلا و نقره بدست گیرند و هرگاه که سوار شوند و فرود آیند و باز آیند بپسا دلان و بزرگان

خلاصه سلاطین بود چون سلطنت برقرار گرفت همت بر تربیت فضلا و علما گماشته در هر جا ارباب کمال و کمال
می شنید زربانی فرستاد و طلب میداشت و در ولایت خود چند جا مدرسه ساخته علمای را با طلبه ذریقه مقرر فرمود
تا با فائده و استفاده مشغول گردیدند با کمال دالوه و در ایام دولت او محمود شیراز و سمرقند و سمرقند چون امور سلطنت
انتظام و مهمات مملکت التیام پذیرفت ملک قطب الدین رستانی و ملک نصیر الدین دبیر جمعی دیگر امیر
هوشنگ شاهمی از روی حسد با قنات ملک یوسف قوم اراده غداری نمودند و بحیث امضای این نیت
نزد بان نهاد بر بام مسجد که متصل دولخانه محمود شاه بود برآمدند و از اینجا بصحن برای فرود آمده مترد بودند که
کنند درین اثنا محمود شاه حاضر شد و از کمال شجاعت ترکش بر میان بسته از خانه بیرون آمد و در خانه کمان در
آدمه چندی رانجی کرد و مقارن احوال نظام الملک و ملک محمود و خضر حاجبی سلاح داران از پیش مسلح خود رسانیدند
و بخجاعت از بهانه که آمده بودند گریخته بدو فرستاد و یکی از آنجاعت چون زخم تیر داشت نتوانست از نزد بان فرود
آید و خود را از بام مسجد بر زمین انداخت پای او شکست و او را گرفته آوردند و او نام بر کردین غدر و خل بود قلم
داد و علی الصیوح همه را حاضر ساخته سیاست رسانیدند و شاهزاده احمد خان هوشنگ شاه و ملک یوسف
قوام الملک ایچا و ملک نصیر الدین دبیر اگر چه در فتنه انگیزی دخل تمام داشتند اما عظم بایون استغفار و تقصیرات
ایشان نموده برای شاهزاده قلعه اسلام آباد گرفت و ملک یوسف قوام را خطاب قوام خانی داده و اقطاع
بسیار و ملک ایچا را اقطاع هوشنگ آباد و ملک نصیر الدین را نصرت خان و اقطاع چندیری نیابت نموده و حقیقت
جاگیر گرفت شاهزاده احمد خان چون با اسلام آباد رسید غبار فتنه و فساد را بخت روز بروز و جمعیت او روز بروز
نهاد تا بخان که بدفع او نافرود شد و بود هر چند زربانی قلعه اسلام آباد نشست ثمره بران ترتب نشد و احمد خان
بروز فوجی از درون قلعه فرستاده پای را بیا بننگ گرم میداشت تا بخان عارضه فرستاده التماس کو یک
نمود و مقارن این احوال منیان سلطان محمود خبر رسانیدند که ملک ایچا را قطع هوشنگ آباد و نصیر خان منقطع
چندیری لوامی مخالفت و علم طغیان برافراختند سلطان محمود عظم بایون خا بنهار تا دایب کرد و باغی و سر بجا
همام ملکي خضعت فرمود و او چون بدو کردی اسلام آباد فرود آمد بتاج خان و سرداران و دیگر ملاقات شتافته
حقیقت معروض داشتند روز دوم کوچ نموده اطراف قلعه اسلام آباد فرود گرفته مرطبات مست نمودند و روز دیگر جمعی
از فضلا و شتایخ رانند و احمد خان فرستاد و تا گوشهای او را بدو نصائح و جواهر مواعظ رسانیدند و از مقاومت عاقبت
تقصن عمد و بیان تحریر نماید علما و شتایخ هر چند آیات ترغیب و ترتیب با خود نمیدادند سنگ او زخم نشد و در اینصورت
جوابهای نادر بر گرفت و ناصحان شفق را خضعت نموده از قلم بیرون کرده قوام خان مذکور را قدام بر مخالفت متروک
از محل خود پیاره اسباب و اسلحه با احمد خان فرستاد و بنیان اخلاص را بعد و پیمان استوار گردانید چون طول مجامع

بطول انجامید روزی یکی از سربازان احمد خان را زهر داد و حاکم را صابرون انداخته بارودی عظیم بمایون پیوست
 و قلعه محترمت عظیم بمایون سرانجام نموده یکی از متبیران خود را گذاشته به حبوب بهوشنگ آبا و نمفت کرد و در راه
 قوام خان از بارودی عظیم بمایون قرار نموده بجانب بهلیه رفت عظیم بمایون دفع ملک ایچار را مقدم و افسته متوجه
 بهوشنگ آبا و گردید ملک ایچار طاقت مقاومت نیاورد و تمام اسباب و اشیاء خود را انداخته بجانب کوه بایه
 گونده وانه راهی شد گوئنان چون دانستند که او روی از قبله خود گردانید و هجوم نموده راه اولستند و به رازرینک
 و تیر قتل رسانیدند و اسباب امیرال او بنارت بردند عظیم بمایون از استماع این خبر سرور و متوج گردید و قلعه بهوشنگ
 در آمده و سامان آن ناحیت بود چه حسن نموده یکی از متبیران خود را گذاشته بهوشنگ مال نصرت خان بصوب چندج
 عازم گردید چون بدو منزلی چندیری رسید نصرت خان خود را عازم مضطر دید و استقبال برآمده با برادر چالوکی
 در آمده و خواست که اعمال پسندیده خود را خشنو پیش سازد عظیم بمایون سادات و علما و اکابر شهر را طلبید و خضر
 ساخت و از بهر کس احوال نصرت خان آتفسار نمود هر یکی حکایتی و روایتی کرد و قدر مشترک آن بود که تراغ عجیب
 در و ماغ اذیتیه نهادند آثار مخالفت و طغیان ظاهر بود عظیم بمایون حکومت چندیری را از نصرت خان تغییر کرده حواله
 ملک الامرا حاجی کمال نموده عازم بهلیه گردید و هر چند مردم معتبر پیش قوام خان فرستاد و ادرا برادر راست و لالت
 نمود فائده بران مترتب نشد از بهلیه برآمده که سخت عظیم بمایون چند روز را محارره گرفته از مهات آجا خاطر جمع نموده
 ستوجه دارالملک شادی آبا و گشت و در اثناء راه خبر آوردند که سلطان احمد گجراتی بقصد تسخیر الوه آمده و شانزده توغرا
 را با فوج بزرگ و بست سلسله فیل بر سر شامانز کرده عظیم بمایون بسرعت روان شده از تنش کروی اردو
 سلطان احمد گذشته خود را از دروازه تاراپو قلعه مندر رسانید و هر روز جمعی را از قلعه مندر و بیرون میفرستاد و در
 جنگ را گرم میداشت و از کمال تنور و مردانگی میخواست که از قلعه برآمده جنگ مفت بکند اما خا نفاق احمد
 بهوشنگ شاهی و انگلر گشته نوعی ملاحظه در دل او قرار گرفته بود که قرباتان خود را با آن نزدیک است خوب احد
 خود میخواست و از ملاحظه نفاق و شقاق دست بزدستی انداختن بود و خواب آورده در تنگنای محاصره جمع
 مردم را آموخته و منظم میداشت و از انبار خانه های بفقیر و غریب غلبه میداد و در قلعه از کمال سخا و نسبت بار دوس
 سلطان احمد غلظت از آن بود و ننگ را بهجت فقر و مساکن ترتیب داده طعام خام و خیمه میرسانید و بعضی امرا مثل سید احمد
 و صوفیان و دلا و علای الملک و ملک محمود بن احمد صلاح و ملک قاسم و حسام الملک با فیزی که بسطان احمد
 طایفه نفاق و شقاق سیلوک میداشتند زربا و جاگیر با و عده نموده بخندست طلبیده و ازین مفری با شکست
 در کار سلطان احمد آمده با و پیوسته بودند ازاده شبنجون نمودند اتفاق قیصر خان و دوات و اسلطان بهوشنگ ازین
 در احمد سلطان احمد را حاضر ساخت و چون فرج سلطان محمود از قلعه فرود آمد مردم اردو را حاضر یافتند و اسرار مسدود

دیدند آخر الامر دیواری انداخته دست بجنبگ کردند تا هنگام طلوع صبح صادق اطفافین بازار محاربه گرم بود و خلقی نیز
 کشته و زخمی شدند و مقدارن طلوع صبح محمود شاه مراجعت نموده بقلعه مندر رفت و بعد از چند روز در میان جنب
 رسانیدند که سکنه چندیری و سپاه آخند و ملک الامر حاجی کمال نموده عمرخان ولد سلطان هوشنگ را بر سر دار
 برداشته و زاده فی الطنبور نغمه که شانزده محمدخان ولد سلطان احمد گجراتی با پنج هزار سوار و سی سلسله فیل متوجه
 سارنگپور شده از استماع این خبر سلطان محمود قرعه کنکاش در میان آفریده چنان قرار یافت که عظم سادون که
 وجه سلطنت و دولت و نظیر حصار پر دوازده و سلطان محمود خود از قلعه فرود آمدند در میان ولایت قرار گرفت
 محافظت ملک نماید و برقی این اراده روی غریمت بسمت سارنگپور نهاد و تا چنان و محمود خان را بیشتر از خود
 رایجی کرد و سلطان احمد ملک حاجی علی را بجمیت محافظت راه بر سر گذر کند که گشته بود و تا چنان و منصور خان پیشوا
 سلطان محمود با تجار سیده جنگ کردند و ملک حاجی که رنجیده بسلطان احمد خبر برد که سلطان محمود از قلعه بیرون آمد
 متوجه سارنگپور شد سلطان احمد قاصدی را بر سارنگپور فرستاد تا شانزده و چنان از وصول سلطان محمود خود را
 با حین رسانید بعد از وصول قاصد شانزده محمود خان از روی کمال خرم و سقط از سارنگپور کوچ نموده و را حین
 بخدمت سلطان احمد رسید ملک اسحق بن قطب الملک منقطع سارنگپور و عریضه بخدمت سلطان فرستاد و
 از جرم خود استغفار نموده مرقوم نمود که محمدخان از خبر قدوم ایشان سارنگپور را گذاشته متوجه این شد فاما عمرخان
 شانزده بقصد تیغ سارنگپور فوجی پیش از خود فرستاده و خود نیز از عقب می رسید بعد از طلوع بر مصیون عریضه سلطان
 محمود مسرور خاطر گردید قلم عفو بر صفحه تقصیرات ملک اسحق کشید و تا چنان را پیش از خود سارنگپور حجت کرده خود نیز
 متوجه آنصوب گردید تا چنان چون سارنگپور رسید ملک اسحق و مردم مجبور را بخود همراه گرفته بستیقبال نمود بعد از
 دریافت خدمت ملک اسحق را دولت خان خطاب داده علم و داس و قباچی تر در دوزی دره هزار گشت که در
 تقدیم حجت فرموده طوف و بیت مقرر ساخته نمران گروه و سکنه شهر را چند بر اسب و چنجاه هزار تنگه انعام کرد و تا میان
 یکدیگر تقسیم نمایند و چون سارنگپور رسید فاسونسان خبر آوردند که عمرخان شانزده قصبه بیلار را سوخته بر سر حد سارنگپور
 رسید و سلطان احمد گجراتی نیز نایبی هزار سوار و سیصد سلسله فیل را را حین بر آید و متوجه سارنگپور شد سلطان محمود
 دفع عمرخان را مقدم دانسته آخر شب عازم گشت و چون در میان دو لشکر پیش کرده فاصله نماند جمعی را بر سر فرادلی
 فرستاد و تا بنا بگیر گرفته آوردند و شخص احوال سپاه عمرخان نمود و نظام الملک و ملک احمد صلاح جمعی دیگر را فرستاد
 تا جنگگاه را ملا حظه نموده علی الصبح چهار فوج ترتیب داده بر سر عمرخان رایج شد و تا نیز از خدمت سلطان محمود
 شده بستیقبال مشتافته صعدا آراسته و برابر فرستاد و خود با جمعی بر سر کوه در کین قرار گرفته منتظر وقت میبود و اتفاقا
 شخصی بسلطان محمود خبر رسانید که عمرخان با فوجی بر سر کوه در کینگاه قرار گرفته سلطان محمود با فوجی آراسته بجای

محمد خان روان شد پس بایمان که همراه بودند گفت که از نوکران ده خود که خجین کسر ناموس میشود نوشته شدن را بطریق
 بهترست با جمعی که بوقت نمودند در میان فتح سلطان محو نمائید و تسکین ده بفرموده سلطان محو بقتل کنید سرور را بر نیزه نهاد
 بشکریه بفرموده سران سرداران لشکر بخیر و بدوش گشته پیغام فرستادند که امر دزد موقوف دارند تا علی الصبح بخت
 رسیده تجدید محبت پرداخته شود برین قرار داده بودند و بی برآمدن چون شب درآمد تسکینیری متوجه ولایت خود
 و چون چندیری رسید نام ابا قاف یکدیگر سلیمان بن ملک شیر ملک خوری را که نائب محمد خان بود سلطان شهاب الدین
 خطاب داده بسلطنت روا شدند سلطان محمود و جی بیخ او نامزد فرموده خود بمیک سلطان احمد عازم گشت هنوز
 طرفین بهم رسیده بودند که بعضی صالحان لشکر سلطان احمد گویند که رخت سلامت ازین دیار بیرون برد چون اینجا بسلطان
 میفرماید که ای آسمان نازلی شده بسلطان احمد گویند که رخت سلامت ازین دیار بیرون برد چون اینجا بسلطان
 احمد رسانیدند چندان التفات نکرد و در همان دوسه روز در لشکر احمد طاعونی پدید آمد که اهل لشکر او را فرصت قبر
 کردن نمیشد و سلطان احمد بی علاج شده براه استیگرات رفت و بشان زده و سود خان و دهده نمود که سال آیند
 این دیار را گرفته تقویض او خواهد نمود و سلطان محمود بقلعه مندور فرستاده و در زمان لشکر نمود متوجه تسکین ناز
 چندیری گشت و چون چندیری رسید ملک سلیمان با اتفاق امر از حصار بیرون آمده نزد و با هم داده نمود و چون
 طاقت نداشت که سخت پناه بحصار برده محسن شده میکبار یک مغایات در گذشت امرای چندیری دیگر بر اثر
 برداشته نسبت در استقامت جنگ نمود و حصار بر آمدند جنگ کرده باز گریخته بحصار درآمدند و چون مدت محاصره
 بهشت ماه کشید سلطان محمود و اتهاض فرصت نمود و شوی خود بدیوار ارس او دلاوران دیگر بر آمدند و حصار فتح شد
 و جمعی کثیر علت تیغ گشتن گردی گریخته در قلعه که بالا گوشت محسن شدند و بعد از چند روز در عیال خان کالی بی نهایت
 را مان گرفته از قلعه فرود آورد و سلطان محمود سر انجام آن خود و دو بجه احسن نموده چندیری را بجای ملک مظفر امرای
 سقر فرموده ابراهیم مراجعت داشت که با سوسان خرد و زن که در نکر سین از قلعه گویا آمده شهر نور را محاصره کرده
 با وجودیکه لشکر با اسلحه برشکال و بتقرب طول ایام محاصره بر ایشان شده بود کوچ متواتر خام گوایر گردید و چون
 از ولایت خود با بخار رسید شروع در منصب و تاراج نمود و جمعی را بیعتوان از قلعه برداشته و بجناب پیوسته و چون طاع
 صدمه افواج محمود شاه نداشتند که گریخته بسواخ قلعه درآمدند و دو نکر سین بعد از استماع این قرار فرار اختیار کردند
 گوایر که خجین و عرض سلطان محمود استخلاص شهر نبود و پیشتر قلعه گوایر نیز داشت و متوجه شادی آباد گردید و در سینه
 عکس و ازین بین دشمنانیه در اهتمام عمارت روضه سلطان هوشتنگ و مسجد جامع هوشتنگ شاهیه که قریب بدر و از
 را منوائی واقعت و در محبت و سی گنبد و سیصد و هشتاد ستون دار و شروع نمود در مدت اندک شرف اتمام
 پذیرفت و در سینه خمس و اربعین ثمانیه عراقی امای میوات و اکابر و معارف دارالملک دلی بطریق قوت رسید

نور سلطان محمود مبارک شاه انعمده امیر سلطنت کما یغنی غنیتواند بر آید و دوستی متقلبان عالمیان از آستین برآورد
 بیرون شد و از این منی بخر حرف و حکایتی نماده چون خلعت سلطنت را خیاط قضا و قدر از آستین آن
 سلطنت پناه و دوخته عمرم سکنه ایندیاری خواهد که قلاوه حیت ایشان را بطوع و رغبت در رقبه اطاعت انقیاد
 خود اندازد و سلطان محمود آخر سنده نگورده با لشکر آراسته متوجه دلی گشت و لواحقی قصبه هندیون یوسف خان
 هندیونی تجلالت رسید چون بموضع پیته نزول نمود سلطان محمود سلطان قتل آباد در پیش پست خود داده ایستاد و
 دیگر سلطان محمود لشکر خود را سه فوج ساخت و فوجی سلطان حیات الدین و فوجی را با نصر خان که سلطان
 علاء الدین خطاب داشت همراه جنگ فرستاد و یک فوج منتخب با خود داشت سلطان محمد ملک بهلول کور
 و سید خان و دریا خان و قطب خان و سرداران دیگر را بیرون فرستاده جنگ انداخت و ناشب
 سازان بنروز از طرفین برآمده داد و مرو و دانی می دادند در آخر طرفین طبل باز گشت نواخته در منزل خود
 قرار گرفتند اتفاقاً بهمان شب سلطان محمود بخواب دید که او با شنبلیلیک در قاعه مندرج کرده اند و چنان بر سر
 قبر خوشگ آورده بر سر شخصی جمول المنب افراخته اند چون صبح شد اثر ترود در و ظاهر بود و بیوقت سلطان محمد
 رسولان فرستاده در صلح و سلطان محمود فی الحال صلح رضاداده متوجه شد و در راه خبر رسید که بحسب اتفاق
 در بهمان شب جمعی از او با شنبلیلیک در شادی آباد و غبار فتنه و فساد و بخلختگی و سعی اتهام عظیم همایون سنگین یافت و در بعضی
 تواریخ بنظر رسید که سلطان محمود و خبر رسانید که سلطان احمد گرجانی غریمیت مالوده دارو این روایت بصحبت آفر
 سیناید القصه سلطان محمود در غم محرم سنده و الیمین ثمان نامه بشادی آباد رسیده اهل استحقاق را از انعام سلطان
 خود بهره مند گردانید و درین سال در سودا قصبه غلجی باغی طرح انداخت و در آن گنجینه عالی و چند جا قصر با
 عمارات کرد و دتی در شادی آباد قرار گرفت و بعد از آنکه مدت شکست و یخت لشکر خود را درست کرده بغزم
 گوشال اچوستان منتخت نموده متوجه چتر گشت و بیوقت ازلی اعتدالی نصیر عبدالقادر صابطا کالی که خود را نصیر شاه
 می نامید و از استقلال میر و سلطان رسانیدند که از اکابر و انالی ولایت خطما رسید که نصیر شاه از صراط
 مستقیم شریعت قدم بیرون نهاده راه زندق و الحاد می پیاید و از ظلم و تعدی اوداد و بیدار کرده بود و در سلطان محمود
 وضع نصیر شاه را پیش نهاد بهمت خود ساختن عازم کالی گشت نصیر عبدالقادر از غریمیت سلطان محمود و خبر داشت و
 علی خان عم خود را با تحت و هدایا و انواع پیشکش سلطان محمود فرستاده عرض داشت کرد که آنچه در حق من
 گفته اند سراسر کرات واقراست و از برای این امر مردم صادق القول فرستاده معلوم نمایند که اگر شمشیر راست
 باشد بر سر من که لاتی باشد برسانند تا چند روز سلطان محمود و نصیر شاه را باز نداده کوچ بر کوچ رفت و چون سوار
 سارنگ پور رسید با التماس عظیم همایون و اعیان دولت قلم بر عفو تقصیرات نصیر کشیده ایچی ادر اگور نش واده

پیشکش و اقبال کرد و نوشتهای خلیفه قاضی و مواعظ فرستاده و ملینان را تحفه داده و بجانب لایق حضور فرستاد
 شد و چون از آب هم عبور نمود هر روز افواج با طراف و لایق حضور فرستاده و خواب میساخت و امیر تاراج
 مینمود و بتجاسها را نداشت بنام سید میگذاشت و در منزل سپهر توقف مینمود و چون بجوالی کوه سنبله که از اعلاطم
 آندیا ربست و در مالک بند و ستان در حکام شهرت و از نزول کرد و در اینجا دیبا نام وکیل را می گویند که
 شد و دست کارزار بر آورد و اتفاقاً در مجامعی قلعه تجانبه مالی بنیاد نهاد و در آن حصار کشید و بودند و از دیر و
 آلات حرب مملو ساخته سلطان محمود بهت بر تخریب حصار تجانبه گذاشت و در یک هفته فتح کرد و راجه یوتان بسیار با علف
 تیغ ساخته و امیر و غارت نمود و عمارت تجانبه را از نو بنام سید ساخته و آتش دادند و آب و سر که بر دیوارهای او کشیدند
 و در طرفه این عمارت آن ظلمت که چندین سال کار کرده بودند در هم شکستند از هم نجات و بتان از شکسته بقضایان داد
 تا سنگ ترازی که گشت فروشی سازند و دست بزرگ را که بصورت کوهسپند تراست و بودند و ساخته و بارک اجوتان
 و از اما عبور خود را بخورده و یا شدند و این تمام این حمل عیان غریمت بصوب چتر منطفک گردانید و بعد از
 وصولی آن ناحیه حصار کرد و امن کوه چتر واقع است آنرا جنگ گرفته راجه یوت بسیار بقتل رسانید و در حصار
 محاصره چتر بود که منهایان خبر آوردند که کوهنها خود در قلعه نیست و امیر و از قلعه برآمد و بجانب کوهپایه که در آن نوا می
 رفته است سلطان بتعاقب متوجه شد چند فرج را جدا جدا بر طرف از بی کوهنها فرستاد و بحسب اتفاق کوهپایه یک
 فرج بر خورده جنگ متعصب نمود و شکست یافته بقلعه چتر و در آمد سلطان محمود بحسب محاصره قلعه و بی نامزد فرموده
 خود در وسط ولایت فرار گرفت و هر روز افواج بتاخت و تاراج و ولایت میفرستاد و عظمیایون خانچان را
 طلبیده تا از ولایت راجه یوتانی را که در طرف شادی آباد و گشت متصرف شود چون عظمیایون بمنده و بسیار
 و دیعت حیات سپرد و سلطان محمود از استماع این خبر بغایت ملول و محزون گشت و بسیار گریست و از روی
 تلق و خطاب روی خود را بفرج ساخت و قلعه سده و رسید و غرض بدر این شادی آباد فرستاد و بتا تجانبه
 که غرض گشت یعنی چتری بود و در آن لشکر سردار ساخته و بار روی خود را حجت نمود و چون موسم برسات رسید و نو
 سلطان اراده نمود که زمین بلند بهر ساینده آنجا طرح اقامت اندازد و انتظار بقضای موسم برسات بمحاصره چتر
 برداخته کوهپایه در شب بست و تخم و تخم سینه ست و از بعضی و تان ناته با ده هزار سوار و شش هزار پیاده و سنجون
 آورده سلطان بنوعی از روی خرم و احتیاط محافظت لشکر نموده که کوهنها کار می ساخته و راجه یوت بسیار
 بکشتن داد و شب دیگر سلطان محمود را که آریه بر دانه کوهنها سنجون و او که سنان را هم خورده و بجانب چتر
 گریخت و راجه یوت بسیار با علف تیغ شد و غنیمت بسیار بدست محمودیان افتاد و سلطان محمود در اتم شکر الهی بفرمود
 رسانید و فتح قلمه چتر در سال و در حواله نموده و عاقبت بدر الملک شادی آباد معاودت کرد و در آخر روی محمد

سال مذکور در سنه و سنار و هیئت منظر مجاری مسجد جامع هوشنگ شاهی طرح انداخت و در دست تسبیح و الوعین و ثمانه رسول از سلطان محمود بن سلطان ابراهیم شرقی والی جوینور با حجت و نهالار رسید بعد از گذراندن سوغات پیغام ربانی گفت که نصیر بن عبدالقادر صدایط کالیی روز از جاده مستقیم شریعت تافته راه الحاد و زندقه پیش گرفته و ترک روزه و نماز داده و زنان سلمه را با یکسان هند سپرده تا رفاصی تعلیم نمایند چون از زمان سلطان هوشنگ حکام کالیی از مشتبان والی مالوه بوده اند لازم و واجب نموده که اولاً احواک او را ضمیر حق پذیرد و کشت ساز و ایشان فرصت تا و ب و گوشتان او را داشته باشند با بجانب اشارت فرماید که نوعی گوشمال و زاری شود که عبرت دیگران گردد و سلطان محمود جواب گفت که بیشتر که لشکر ما بتا و ب متغیران متوازی رفته اند چون ایشان نصرت دین را پیش نهاد و بهت خود ساخته اند مبارک باشد و قصد قبول و در حرمان مجلس علمی حکومت و زمره مرسوم که در آن روز کار معمول بوده و با طبعیان میداده اند عطا کرده حضرت الظرف را والی داشت و چون بطی جوینور رسید و جواب مرحوم صدانت سلطان ابراهیم شرقی از غایت مهر و خوشحالی بخت سلسله فیل برسم تحفه و بعد از بی خدمت سلطان فرستاد و بالشکر آراسته متوجه کالیی گردید نصیر عبدالقادر را خواجیه و از آن با بیرون کرد نصیر خان عبدالقادر پسر شاه عریضه فرستاد و مقبولش انکه از زمان سلطان هوشنگ الی یومنا و اطمینان و متقا و خبر و امان ایشان بودیم اکنون سلطان محمود شرقی از روی تسلط و علییه با او فقیر است صرف شد چون اطمینان بایشان بود و الا میر درگاه علی را قبله انال خود داشته متوجه حدود و چندیری شد سلطان محمود علی خاثر با حجت و سوغات بخدمت سلطان محمود شرقی فرستاده است و عامه و چون نصیر خان بن عبدالقادر سعی و مرضی ایشان از افعال و سیمه نائب گشته و سلوک طریق شریعت پیش گرفته و چون از زمان سلطان بنجید هوشنگ شاه متخیر ماست تو فتح است که مقصود القاب من الذب کمن لا و ب که را منظر و ملحوظ فرموده قلم عقبر بر جراتم و کشته و ولایت او را باز گذارند و بعد وصول علیخان سلطان محمود شرقی جواب شافی منیگفت و لغب میگرد باید محمود شاهی علی از روی جمیعت و مردانگی حمایت نصیر عبدالقادر بر دمت بهت لازم داشته دوم شوال سنه ثمان از بعین و ثمانه بصوب چندیری متوجه شد و در حدود و چندیری نصیر خان آمده ملازمت نمود و ایچر سلطان محمود شرقی رسید از شهر بر آمده در سواد ایرج بزدل کرد مبارک خان و لدیدید خان را که اباغی حکام آنجا بود و مقید ساخت همراه گرفت و از انجا برخاسته در میان شکسته درای جون را تنگ داشت و غنیمت را قدرت و آمدن بود و فرد آمده کرد لشکر خود را استحکام داد و محمود شاه علی از و باز داشته غارم کالیی شد و او را نیز غنای فرار دست داد جانب کالیی را بی گشت در اثناء راه بهادران فوج خطی بر تبه گاه و تا خانه ضمیمت بسیار رفتند و از نیز جماعت مردم خود برگشته بجهنگ پیوست و تا شام سرکه قتال و جدال گرم بود بعد از احتیاجی خمر و انجم هر دو سپاه و در مقام

قرار گرفتند و پس از دو سه روز چون موسم برسات نزدیک رسیده بود سلطان محمود علی موانع متعلقه
کالی را با غارت و تاراج نمود و بفتح آتیا و معاودت کرده قصر شهرت بطریق آنجا طبع انداخت و رعایا و سکنه قصد ایراد ظلم
تندی مبارک خان بن جنید خان و ادخواه شدند سلطان محمود علی ملک الشرق مظفر ابراهیم خان حاکم چندیری را
با لشکر انبوه بر سر راه فرستاد و چون بسوا و ایراد رسید خبر آمد که ملک کالو را سلطان محمود شرفی بفتح آفرین
و بقصد رانه متوجه گشت و بعد از تلافی فرو یقین کالو گرفت و سکنه رانه ملک مظفر ابراهیم را آمده و دیدند او همه را مقید
ساخته چندیری فرستاد و بار و باره در اثنای راه شنیدند که سلطان محمود شرفی و لشکر خود را بتاخت ولایت برآ
که رای آنجا بطبع محمود شاه غلی هست فرستاده ملک مظفر حافظت ولایت خود را بتخییر ایراد مقدم داشته تا نیم
آهنگ و در گذرید و فتح شرقی از شنیدن آن برگشته بقصد رانه رفت چون کار مبارک بطول انجامید از طرفین سلطان
گشته بنشیند شش جایله که از اکابر وقت بود و بکشت و کراوات شتهار داشت باستصواب سلطان محمود شرفی
خطی محمود شاه غلی در باب صلح نوشته فرستاد و بسبب خدمت برین طریق صلح واقع شد که بالفعل سلطان محمود شرفی
قصد رانه و محبوبه بنصیر شاه سلیم محمود و بعد از مراجعت محمود شاه غلی چون چهار ماه بگذرد خطه کالی نیز بگذراند و معاد
چهار ماه باین جهت گفت که در مدت حقیقت دین ملت او ظاهر شود و برین قرار داد محمود شاه غلی بشاد آید
و مراجعت کرد و در سه شمان و در بدین شانایه و الشفا انداخت و چند موضع از برای خراج او ویه و با محتاج بیاران وقت
نموده مولانا فضل الله حکیم را که مخاطب ملک الکمال بود و بمرامات احوال مرضی و جماین فرمودند و بتایج بستم
رجب المرجب سه شمس شانایه یا لشکر آراسته قصد شیر قلعه مندک کرده متوجه شد چون بمقد و قلعه رسید
حکومت آنجا را از تغییر بهار خان ملک سیف الدین نقولین نموده و کوچ متواتر رفته بر کنار آب بناس فرود آمدند و
که بهان چون طاقت مقاومت نداشت در قلعه که در حصن شده روز دوم و سوم را چو بان از قلعه برآمده حق
نمود و مردمانی او را که در اندام آخر از راه عجز و انکسار درآمده پیشکش قبول کرد و سلطان اعلی بنا بر صلاح و وقت بصلح
رضاد او مراجعت نمود و در اندک مدت اعتقاد و مجدد نموده بقصد شیر قلعه میانه متوجه شد چون بدو فرسنگ میانه رسید
سید محمد خان ضابط آنجا خبر فراد و حد خان را بنحیث سلطان فرستاد و یکصد راس سب و یک لک تنگ
برسم پیشکش ارسال نمود محمود شاه ویر بمحلفات خاص دوازش کرد و حضرت انصاف ارزانی داشت و بحیث محمد خان
قبای زرد دوزی و تاج مکلل بجا برد و در و اسپان بازین انجام زمین فرستاد او خلعت پوشیده و زبان محمد
و شای محمود شاه کشته و خنجره و سکه بنام سلطان محمود کرد و سلطان بعد از استماع این خبر از دو فرسنگ میانه متواتر
نمود و در اثنای راه قضیه تپو را که قریب بمقبره سرت فتح کرد و مشت هزار سوار و ستم پنج سلسله فیصل بقصد شیر
چو در فرستاد و از راه کوته یک لک و ستم و پنج هزار تنگ پیشکش گرفته بازم میادی آباد و گردید و در پنج و هشتاد و هشت

کنگد اس راجہ قلعہ چنپا نیز پیشکش فرستادہ عرضداشت نمود کہ سلطان محمد بن سلطان احمد کوہ چنپا پر محاصرہ کر دے چون این بندہ دائم التجا بایشان داشت امیدوار امداد و دستگیری سے سلطان محمود متوجہ امداد و کنگد اس گروید و در راہ خبر رسید کہ سلطان قطب الدین محمد گجراتی بکفر قتل پیشکش بصوب ایدر آمدہ سلطان محمود ویر نہیعت دانستہ رو بہ ناحیہ باراسینور نہا و سلطان احمد از استماع این خبر چون جار و امی بآہستہ قطع شدہ چار دہا و کار خانہ نارا سوختہ متوجہ احمد آباد گردید سلطان قطب الدین نیز متوجہ احمد آباد شد چون سلطان محمود برین وقائع اطلاع یافت از راہ برگشتہ بکنار مندری فرو آمد کنگد اس سیزدہ لک تینگہ نقد و چند راس اسب برسم پیشکش آورد و برین منزل بخدمت رسید سلطان محمود بہان مجلس و راقبای زر و دوزی دادہ رخصت نمود و خود متوجہ دارالحکام شادی آباد گردید و در اثناء راہ را می سپہ راجہ ایدر پانچ فیصل و بہست و یک اسب و سہ لک تینگہ بعد اتمام دادہ رخصت گردید تی در شادی آباد قرار گرفت بسراجم ولایت و شاہی پرداخت و در سہنہ خمس و خمسین ثمان نامتہ یا زیادہ از صد ہزار سوار متوجہ لشکر گجرات گردید و از کانتہی توانی گذشتہ قصہ سلطان محمود محاصرہ منوہ ملک علاء الدین سہراب کہ گماشتہ سلطان قطب الدین بود و چند روز از قلعہ برآمدہ بار بار جنگ گرم میداشت چون از وصول کوہک مایوس شد امان طلبیدہ سلطان محمود پوست سلطان محمود عیال اطفا اورا قبلتہ مند و فرستادہ اورا سوگند دادہ کہ ہرگز صاحب خود و گردگان نشود و اورا خطاب مبارز خانی دادہ متوجہ احمد آباد گردید و در اثناء راہ خبر آمد کہ سلطان محمود و بیعت حیات سپردہ و سپہا و سلطان قطب الدین قاتل مقام شدہ سلطان باوجودیکہ تخریب قصر مدولت سلطان محمد مقصود اد بود از کمال مروت تغیرت گفت و با مراد و عار لشکر خود بمقتضی رسم آفوقت پان و شہرت تقسیم کرد و کتاہی بسلطان قطب الدین نوشتہ تغیرت پرستی و تہنیت سلطنت نمودہ با ایحال قصہ برو درہ را خراب کردہ از لوازم اسیر و غارت و دقیقہ نامعی نگذاشت و چنین ہزارہا مومن و کافر از در قید اسیر گرفتار ساخت و چند روز در قصہ مذکور توقف نمودہ متوجہ احمد آباد گردید و درین وقت ملک علاء الدین سہراب کہ منتظر وقت و فرصت بود فرار نمودہ پیش سلطان قطب الدین رفت ظاہر اول داشت و از کمال حلال غمی ترک عیال و فرزندان گرفت سلطان محمود بکوچ متواتر رفتہ بکیرنج کہ بہت بیخ گرد بود احمد آباد دست فرو آمدہ و سلطان قطب الدین در موضع خاپور کہ کہہ کہہی قصہ مذکورست نزول کرد و چند روز ہر دو بادشاہ برابر یکدیگر نشستہ و در شہر سلخہ نصف سال مذکور سلطان محمود بقصد شہنشاہ سوار شدہ از اردو و خود برآوردہ چون راہ بر خطا کرد تمام شب در صحرا کشادہ سوار ایکتا دہ علی الصباح میمنہ را با لشکر سانگپور آراستہ سوار سے آفتوج را بہ سپہ بزرگ خود غیاث الدین مہموم داشت و امرای چندیری را در ان فوج میسرہ نامزد کردہ و دشمنان کہ بہر خور داو بود اراستہ و خود در قلب لشکر قرار متوجہ کارزار شد و سلطان قطب الدین نیز از لشکر گجرات تشریف

صفوف نمود و بر وی میدان نهاد و مقدم بر سلطان قطب الدین ان پیش مقدم بر سلطان محمود بنجیه سلطان قطب الدین
 بیوسنت و مظفر خان که از کبار امرای چندری بود تا بناخت فتح سلطان قطب الدین تا ب صدر او نیاورده
 و در بنریت نهاد و مظفر خان از راه دومی سلطان قطب الدین تعاقب نموده دست بغارت و تاراج و از
 کرده در خزانه سلطان قطب الدین در آمده یکدفعه تمام خیلان خود را بار کرده بار دومی خود فرستاد چون میل
 او بزرگشته آمدند و میخواست که نوبت دیگر بار کرده فرستد که شنیدند که فوجی از لشکر سلطان قطب الدین
 فوج شهزاده قدتخان را شک و زبون و دیده بر دناختند و او تاب نیاورده جانی بک پایرون بر مظفر خان
 دست از تاراج باز داشته خود را کبوشه بشید سلطان محمود از تفرقه لشکر شکست فوج بیشتر و تیر شده
 با دویست سوار و رسیدن جلالت استاده تا تیر در ترکش داشت که ناپایری نموده و او را شکست داد
 و در وقت سلطان قطب الدین با فوج آراسته از گوشه که مخفی بود متوجه سلطان قطب الدین
 سلطان محمود حجت تردد و بجای آورده با سیر و ده کس بار دومی خود رفت و سلطان قطب الدین این فتح را
 عظیم یا بنیل الهی تصور نموده بجای او بر دناخت و پشیمان و یک فیل و غنیمت بی شمار بدست او افتاد
 سلطان محمود تا شب در دوازه خود سوار ایستاده بود چون پنج و شش هزار سوار بر وجه شدند تا شب
 قرار گرفت و ببندها و دور راه از کولی و بیل مضرت تمام باشد که او رسید سلطان محمود از مبدای
 طلوع آفتاب دولت تا انقضای ایام سلطنت بغیر این شکست شکستی دیگر نیافته بود چون بهشت در
 شکست و یخت سپاه درست شد سلطان غیاث الدین را کلف صدق او بود تا بخت قصبه سورت
 که بر کنار آب تنی آبادان شده بود و از بنا در شهر گجرات است نامزد فرمود و سلطان غیاث الدین پاره
 مواضع سورت را ناخته مراجعت نمود و بحسب اتفاق از کوه غدر و نفاق نظام الملک وزیر و پسران او سلطان
 محمود را سبند و حکم محمود شاه بسیارست پسند و در سنه سبع و خمسين نه نامه سلطان محمود را غنیمت تسخیر
 ولایت مار و از تقسیم یافت و چون از جانب سلطان قطب الدین جمیع خاطر نداشت صلاح در این بود
 که اول با سلطان قطب الدین مصالحه نماید بعد از آن بتسخیر ولایت کوه بنار و از و این در غیر خود مخفی داشته
 با استعداد و لشکریان فرمان داده و از شادی آباد عقبه و مار رفت و از آنجا تا اجازا با لشکری آراسته بر سر
 گجرات فرستاد تا تمهید مقدمه صلح نماید و تا جانان یوزر را سلطان قطب الدین خطا نوشت ایلیان بجز
 زبان فرستاده پیغام داد که نزاع و عداوت طرفین موجب بریشانیست و صلح و اتحاد بسبب امنیت و رفاه
 بعد از قتل و قتال سلطان قطب الدین نیز بصلح رضا داد و از طرفین اکابر و معارف در میان آمده بعد از
 سوگن بنیان مصالحه را استحکام داده و قرار یافت که از ولایت کوه بنار بهر جهت مجازت عساکر قطبی آنرا

منصب و تاراج نمایند و بلا و میوار و اجیر و آن لواحق را محمود شاه تصرف نمود و عند الاحتیاج امداد و مساعدت از
 یکدیگر دریغ نداشتند و سلطان محمود در سنه ثمان و چهلینم ثمانه تبارک و عیب را حیوانات تهر و در فواحی مازنی و قی علم
 تهر و حصیان برافراخته بودند متوجه گشت و در قصبه سهولی را حیوت بسیار را غلبت تیغ گردانید و اطفال را اولاد
 اجتماعت را اسیر کرده بپند و فرستاد و از اینجا باز میانه شد چون قریب رسید و او در خان ضابط بنیاد پیشکش
 بسیار فرستاده از راه اخلاص درآمد و آن خود را بر و مسلم گذاشته تقاوی که میان یوسف هندوئی و ضابط
 میان بود بمساعی جمیل خود مبدل بحیث و مودت گردانید و در زمان مراجعت حکومت قلعه رعیت بنده و داد
 را بقدر شحان ملقب بسلطان علاء الدین محفوظ داشته طلال امن و امانی بر عموم متوطنان و دارالملک
 شادی آباد گشته و همدین سال سکندر خان و جلال خان بخاری که از امرای بزرگ سلطان علاء الدین بنی
 و کهنی بودند عنقریب بخدمت فرستاده بر تخیل قلعه مهور که از اعظم قلاع برارست تخریص نمودند و با لشکر آرسنه
 از راه هوشنگ آباد متوجه مهور گردید و در فواحی محمود آباد و سکندر خان آمده ملازمت کرد و چون قلعه مهور را
 محاصره نمودند سلطان علاء الدین با لشکر ستاره آسمان جیوش حرکت نموده و در اهل قلعه آمد و سلطان محمود
 مقاومت در خود و حقوق دیده بازگشت و قلم شلیکین شامه این داستان را در طبقه سلاطین بهینه شرح و تبیین تحریر
 نموده در اثنا مراجعت از مژدین خبر رسید که مبارک خان ضابط اسیر ساخت و ولایت بگلانه که میان کمرت
 و دکن واقع است و مطیع و منقاد محمود شاهی بودند در خدمت سلطان محمود حمایت و رعایت جانب او را بپذیرفت
 است خود لازم داشت و عنان غنیمت بصوب ولایت بگلانه منتقل فرمود و پیش از خود اقبال خان یوسف
 را فرستاد و مبارک خان با لشکر گران بمقابل او آمده بعد از مقابل راه فرار پیش گرفت سلطان محمود بعضی
 مواضع و قریات بلا و اسیر را تاخته بشادی آباد معاودت نمود و در سنه ثمان و چهلینم ثمانه تبارک و عیب بسلطان محمود
 رسانیدند که پسر ای بابو راجه و ولایت بگلانه اراده آمدن دارد و مبارک خان حاکم اسیر ولایت او در آمده
 خرابی میکند و از آمدن مانع است سلطان محمود سلطان غیاث الدین را بر جناح تعجیل بدفع او نامزد فرمود
 چون انجیر مبارک خان رسید راه معاودت پیش گرفته بدیار خود رفت و پسر را بولایت پیشکش بسیار بخدمت
 آمده نوازش یافت و فخر و مباہی حضرت یافت و بولایت خود رفت سلطان غیاث الدین متوجه رشت بنو گشت
 همدین ایام سلطان متوجه چتر گردید که بنها از طریق مدارات و مساوات در آمده پارتی و زرقه مسلوک برسم
 پیشکش و ایس فرستاده و خردم لشکر دست منصب و تاراج دراز کرد و از آبادانی اثر نگذاشت و منصب الملک
 بتاخت ولایت مند سوزانمزد کرد و بجنت آنکه تمانه و اراکان ولایت بگذارد خواست که در وسطا ولایت خلجی نام
 قصبه آبادان سازد و کنهها از استلح ایضا کایت از راه خود و انکسار در آمده بخدمت سلطان محمود پیغام داد که برت در

چنانچه
 در
 تاریخ

کشودند و خلق کثیر قتل و اسیر گشت و راجه پوتان بقلعه و دیگر کبر قلعه کوه بود پناه برده بر استحکام و محکم آن مغرور گشتند
 و چون آب حوضهای بالای قلعه بواسطه صدای توپ فرو رفت و آبی که در قلعه اول بود بدست لشکر محمود
 افتاد و از بی آبی آواز ناله و فغان از هر طرف برآمده اهل قلعه العطش گویان امان خواستند و مبلغ ده لکه تنگه پیشکش
 قبول کردند با نان فرو داده قلعه سپردند و این فتح عظیم در نزد و کجاست سده امدی و سبعین و ثمانمائه بنصفه ظهور نمود
 سلطان محمود را هم شکر آبی مقرون بخصوع و خشوع ادا نمود و زود دوم بقلعه درآمد و تاجمان را سمار ساخته مصلح
 آنرا بسجراج صاف نمود و قاضی مفتی و محاسب و خطیب مؤذن تعیین کرد و سر انجام آن نواحی بوجه حسن نمود و تبارج
 پانزدهم محرم الحرام سده اشی و ثمانمائه و ثمانمائه بیاض چور عازم گشت و بعد از وصول آن ناحیه شاهزاده سلطان
 عیاض الدین را بتاخت و تاراج ولایت کیلواره و دیواره فرستاده شاهزاده ولایت را خراب ساخته بند
 بسیار بدست آورد و دو کف صحت و عافیت مراجعت نمود بعد از چند روز شاهزاده قدس خان و تاج خان را
 بقصد تسخیر قلعه بوندی نامزد کرد و چون شاهزاده بخواستاری قلعه بوندی رسید راجه پوتان از قلعه برآمده جنگ انداخته
 کمال تر دیجا آورد و دزد و آخر زهرمیت یافته اکثری علف تیغ شدند و گروهی خود را بخندق انداخته گرفتار گشتند و در روز
 اول قلعه را بر و بار زد و شجاعت و شهامت کشودند و شاهزاده و لشکر اندین مونسیت عظمی حسن جبهه ادا نمود و یکی
 از سرداران معتبر آنجا گذاشته با فح و نصرت در قدم و بیعت خود بدارالملک شادی آید و معاودت کرد و سلطان
 محمود و سده ثلث و سبعین و ثمانمائه باز بتادیب و گوشمال راجه پوتان سوازی نمود و چون موضع امار فرو داد سلطان
 عیاض الدین قدس خان را بتاخت ولایت کیلواره و دیواره نافر و فرمود سلطان عیاض الدین آن ولایت را تاراج نمود
 اطراف کونهل نیز را نیز تاختند و چون بخدمت پدر رسیدند و تفریفت قلعه کونهل نیز عازم گردید و در راه تاجمان را سمار
 ساخته قطع منازل و مراحل می نمود و چون در خواستی قلعه نزل کرد و در سوار بر کوهی که در طرف شرق قلعه است برآمده ملاط
 شهر بود و فرود آمد این قلعه بی محاصره چند سال ممکن نیست و روز دیگر از اینجا کوچ نموده و دیگر کوه را دید و چون بر
 حوض دیگر فرود آمد برای سایدلس راجه و دیگر کوه را بخت بکوه پاینده بود و از اینجا راه عجز و زاری درآمد و لکه تنگ
 بدست و یک راس اسب پیشکش داد سلطان بدارالملک شادی آید و مراجعت کرد و در محرم سده ستم و ثمانمائه
 با خواجی ملک نظام الملک غوری کوچ متواتر عازم تسخیر بلاد کن گردید و چون از آب نریده عبور نموده سیهان خبر
 آوردند که مبارک خان ضابط اسیر و بیعت حیات سپرده غار بخان ملقب بعاول خان پسر او قائم مقام او
 در غنچه آن دولت دست اظلم از آستین جور آورده سید کمال الدین و سید سلطان را بناحق کشته و فغانها
 سطلو باز فارست نموده و بعد از چند روز برادرش را علیا سید جلال الدین نام پادشاهی سلطان محمود از روی حیثیت
 خواست که نادانان گوشمال و بد و باین امر او بصوب اسیر راهی شد عاقلان از روی عجز و بیچارگی یکی بنابر

قطب عالم شیخ فرید الدین سودو شکر گنج را بنجد مت او فرستاد و پاره پیشکش مرسل داشته از تفسیرات خود بفرستاد
 نمود سلطان محمود چون میدانست که تیر تیر قلعه کاشا بسادات بروج مشیده امیز رسیده و سهند مقصود و صالین
 سفر تنخیر و کن ست قلم محمود جوی جریه عادل خان کشیده پاره نصیحت فرمود متوجه ولایت برادر را بچو گشت و پس
 وصول نقیبه بالا بوجا سو ساج بر آوردند که وزرای نظام شاه از سر حد آشکارا طلبید حج نمودند و دو روز رنگ از خزانه
 بیرون کشیده برسم بدو بخرج با مراد لشکریان انعام دادند و بالشکر گران و یکصد و پنجاه قیل که در نظر از شهر بر آمده منتظر
 ماند و طول تقدیر الهی عرضانه می باشد سلطان محمود بعد از استماع این خبر ترتیب افواج نمود و کوچ متواتر بر فرستاد نظام
 رسیدند و وزرای انعام شاه هشت ساله را سوار کردند و بر سر او چتر افراشته عنان او را بدست خواج جهان ملک
 شرق ترک کردند و سرانجام میره ملک نظام الملک ترک و سینه خواج محمود گیلانی که ملک التجار خطاب داشت خطا
 نمودند و چون نزد پادشاه برابر یکدیگر رسیدند ملک التجار پیشه دستی نمود و بروج میره محمود شاهی تاخت و هجابت خان
 حاکم چندیری ملک وزیر که سرداران میره بودند کشته شدند و شکست عظیم بر لشکر مید و افتاد چنانچه تا دو کرده
 قاقاب نمودند و در وی سلطان محمود را بتاراج بردند و دین اشنا سلطان محمود که خود را بگوشت کشیده منتظر مرگ
 میبود چون اکثر مردم تاراج مشغول شدند و نظام الملک با سواد و چند ایستاده ماند و از دود بزرگوار غیب
 فوج نظام شاه ظاهر شد خواج جهان ترک که عمده قلی بود قلمی نموده عنان نظام شاه را گرفته متوجه شهر بدر گردید
 و قتیبه شکست و مردمی که تاراج رفته بودند متعلق نفیس نگدانی را بفارست دادند و ملکه جهان والدة نظام شاه
 از غمرا ندیشیده بهجت محافطت شهر بلو خان را گذاشته خود نظام الملک شاه را بر داشته بغیر و زابا و دست و از اینجا
 خط سلطان محمود بگجراتی فرستاده امداد کوک طلبیده و سلطان محمود بلی تعاقب نموده شهر بدر را محاصره کرد
 چون مردم گرنجیه در فیروز آباد بر نظام شاه جمیع شدند خبر رسید که سلطان محمود بگجراتی بالشکر عظیم عید نظام شاه
 متوجه شده و بزودی خواهد رسید سلطان محمود بلی فرقه گنکاش در میان آورده و از خردار او که چون هوا
 گرم شده و ماه رمضان رسیده و اولی و انسب آنست که تسخیر این بلاد را بسال دیگر موخوف کرده مراجعت نمود
 شود و باین تقریب روز دیگر کوچ نموده متوجه ولایت خود گردید و در سینه صبح و ستین و ثمان ماهه بموای تسخیر بلاد
 و کن در سر داشت باز سامان لشکر نموده ببلخ فرود آمد و هنوز در بلخ بود که عرضیه براج الملک تمان داشت لکن
 بهوگر رسید مضمون آنکه نظام شاه و کنی نظام الملک را بالشکر انبوه بر سر تمان که فرستاد و رتاء راه خبر
 رسید که نظام الملک ترک آمده قلعه که در راتاجت و دران وقت که نظام الملک بجوالی قلعه رسید براج الملک
 بشارت خبر شنید بود از خود خبر داشت و بپسراج الملک از قلعه بر آمد جنگ کرده که سخت نظام الملک از کمال
 غرور و نخوت بنیط و رطاب آنجا نمی بردارد و سلطان محمود بعد از استماع این خبر مقتول خان را با چهار هزار سوار و بقصد

قلعه کبریا فرستاد و خود بجهت انتقام متوجه دولت آباد گردید و در اثناء متعلقان رای به کجبه و کلاهی رای جانگیر
 بابا یوسف و سی زنجیر فیصل بر سر پیشانی فرستادند و کلا را خلعت و انعام داده و حضرت فرمود چون در موضع خلیفه آباد
 فرود آمد مشور سلطنت و خلعت و ایالت را یکی از خادمان سید امیر المومنین امان الله یوسف بن محمد عباس از
 منجهت او آورد و نواز کمال مهر و خوشحالی رسم استقبال بجا آورد و خادمان خلیفه را گرامی داشت پس
 تازی باریزین و لجام مرصع و خلعتی از زر و نوری انعام کرد و چون بسرحد دولت آباد رسید خبر دادند که سلطان
 محمود گرجائی از درالملک خود برآمده متوجه اینجد و دست بسطان محمود بجانب قلعه مالکند و عازم گشت
 و پاره مواضع و قربات را تاخته از راه کوند و انه بدار الملک شادی آباد و معاودت نمود و در چند روز گرفت و در
 ربیع الاول سنه احدی و سبعین ثمانه قوی همراه مقبول خان بتاخت قصبه الجیور فرستاد چون بتجاحت
 نواحی الجیور رسید آورده شهر را غارت کرد و بعد از یکپای شب حاکم آنجا همسایه خود را مثل خان پیرخان
 جمع نموده با هزار و پانصد سوار و پیاده بیشتر بقصد جنگ آمده چون این خبر بمقبول خان رسید غنا تم و اسباب
 و پرتال خود را بایک تنج راهی ساخت و مردم خوب کار آمدنی را انتخاب نموده همراه خود نگه داشت و جمعی را بر
 چند ولی بقین نموده خود در جایگین کرد و چون طرفین بهم آمیختند مقبول خان از کمینگاه برآمد قاضی خان رو
 بهر سمت بصوب الجیور نهاد و مقبول خان تادرو از ره الجیور تعاقب نمود و در راه سبت نفر از سرداران معتبر
 کشته شدند و سی نفر دیگر دست افتادند و مقبول خان از اینجا مراجعت نموده منظره منصور کجبه آباد رسید و در
 جمادی الاول سنه احدی و سبعین ثمانه والی دکن قاضی شیخ نام شخصی را برای مصالحه بدار الملک شادی آباد
 فرستاد و بعد از رد و بدل بسیار مصالحه بران قرار یافت که والی دکن تا الجیور ولایت برادر بسطان محمود
 بگذارد و سلطان محمود من بعد بدیار دکن مضرت نرساند و برین قرار داد صلحنامه نوشته بتوفیقات امروا کاکا
 و سعادت مالک رسانیدند و در جمادی الاخر سال مذکور شیخ الجی را خلعت داده و زر و موم و محبت نموده
 شرف الملک را با و همراه نمود و تا عهد و پیمان را در حضور یکدیگر استقامت دهند بعد از چند روز فرمود که بدرجاسا
 و قریب تاریخ قمری سنه و بیجای تاریخ شمسی قمری نویسد و از سنه احدی و سبعین و ثمانه تاریخ قمری
 در دفتر ثبت شد و در شهر ربیع الاول سنه مذکوره شیخ نورالدین که از کبار علمای وقت بود و در نواحی هند
 رسید سلطان محمود تا حوض را فی استقبال نموده بر سر اسب یکدیگر را در کنار گرفتند و در نهایت تعظیم و احترام
 او بجا آورد و در پنجشنبه مذکور مولانا محمد ابراهیم سید محمد نو بخش بخدمت سلطان محمود رسید و خرقة شیخ
 بر سبیل تبرک آورده و در دو خرقة انعامت کبری دانسته قدم مولانا محمد الدین را تلمتی خیر و احسان نمود و از
 غایت مهر و دو خوشحالی خرقة را بسید و دست بدل و سخا کشاده جمیع علما و مشایخ و بزرگان آن دیار را که در

مجلس حاضر بودند مخلوط و بهر چند گردانیدند در محرم سنه شش و بیست و شمانه مسرعان بادیه کوض رسانیدند
که مقبول بآن برگشته روزگار قصبه محمود آباد را که الان مشهور بکمر لک است تاراج نموده بطی لوالی دکن گشت و بعد
نیخربیل که بواسطه مصالح ملکی همراه او میبود برای زاده که احوال نمود و رای زاده که قصبه محمود آباد را متصرف
شد مسلمانانی که در قلعه متوطن بودند همه را کشت و طایفه کوندوانه بخود موافق ساخته راه را مسدود گردانید
محمود و وصول این خبر تا بجان احمد خان را بدفع این فتنه خصمت فرموده خود بتاریخ بستم بریح الاخره کوره که به بلبله
منزل کرد و بعد از چند روز بسبب محمود آباد روان شد و در اثنای راه خبر آمد که تاجخان و احمد خان رفود دهمه
که روزهای بزرگ بر اجمه است هفتاد و کوه الیغار نموده بود و خود را با بخار رسانیدند و چون خبر گرفتند که رای زاده بطعام
خودمان مشغولست تاجخان گنبد بر سرش او فرستاد خبر در ساخت رای زاده دست از طعام باز داشته
با مردم خود سیلانی پوشیده جنگ بست آمد و آنخان کوشش از طرفین بسبب ظهور انجا رسید که فرید بران
بقتضای شایسته و آخر الامر اکثر مردم او طاعت بخت گشتند و او خود سر و پا برهنه فرار نموده بکوه ان لمتی خند
و فیلان مقبول خان بادریغا محم و قصبه محمود آباد دست افتاد و چون سر قیضه تاجخان سلطان محمود رسید
اعلیت میر در گشت و ملک الامرا ملک و ادوار بتاویب اینطایفه که رای زاده را کاداده بودند تعین کرد و
چون این خبر آن گروه رسید رای زاده را عقیده باینکه تاجخان فرستادند و سلطان محمود و لعل فرغ غریب محمود
نموده بتاریخ ششم حبيب المحرب قفسه سار بکوه نزول نموده در هاجا بعد از چند روز خواجہ جمال الدین استر آنا و
برحم الحیکری از خدمت میرزا سلطان ابو سعید با تحف و سوغات آمد و سلطان محمود بعد از وصول خواجہ جمال الدین
بسیار سرور و خوشوقت گردیده او را بخوار داشت و خردانه خوشدل ساخته خصمت الفراف از رانی داشت
و از انقسام سوغات هندوستان از یارچ و قماش و چند کیز و گوینده و چند فیصل و چند خواجہ سرا و شکر
طوی سخن کردی و اسپان عربی محبوب شمع زاده علاء الدین همراہ خواجہ جمال الدین فرستاد و خود در دار الملک
شادی آید و قرار گرفت و در ستم تلک و بیعتی ثمانه عرصه داشت تا بآنخان رسیدن این رسیدن باین که شنیدند
که خواجہ قدم از شاه پناه طاعت بیرون نهاده اند و بخود وصول عریضه سلطان محمود و صعوبت مداخله مخارج
ملاحظه نمود و در ربط ولایت حصار کرج انداخت که بعد ص شش روز عمارت آن شد و
اتمام پذیرفت بعد از اتمام آنرا جلال الیور نام بنهاده منیر خان را در اسجا گذاشت و بتاریخ ششم شعبان سنه مذکور
شماره فرستاد و کوه چند سیر را به گوایر برسم حجابت سلطان بکول لودی با و شاه دہلی در فوایح آید و بخت
رسیدند و متفق گردید و بودند گردانیدند و بزبان فارسی سر و صدا داشت که سلطان حسین شرفی دست از ما باز نشدند
اگر حضرت سلطان ادا و اعانت ناموده منوای بی تشریف فرمایند و فساد و از ما باز دارند و زمان مراد

قلعه میان راه با توابع پیشکش خواهم نمود و هرگاه سلطان را سواری واقع شود شش هزار سوار را ساکنان محمود و محمد
 خواهم فرستاد و سلطان محمود فرمود هرگاه سلطان حسین توجهی بشود من بهرعت قاتل خود را با دلا و کرامت خواهم رسانید
 و برین قرار داد و تقدیرین حال نموده خلعهای خود را در خدمت کرد و روز دیگر کوچ محمود متوجه دیار الملک شادی آباد شد و چون به
 درغایت گرمی بود و در راه بواسطه طغیان خزارت مزاج او با اعتدال برآمد و روز بروز فصل اشتدادی یافت تا آنکه نوزدهم
 ذی قعدة سنه ثلث و سبعین قحطمانه در ولایت کجواره از هزاره دنیا بدار الملک اختری خراسید و مدت سلطنت او سی و چهار
 سال بود و بیست بجایه از چهر آسمان تخت بر روی بجایه آمد عاقبت رخت بر رویه موافق بود و مدت عمر سلطان محمود
 در چین جلوس مدت سلطنتش غالی را نذرین و غزای نیست حضرت صاحب قرین ابریمو بر گردان نینور سن سی و شش
 سالگی بر سریر سلطنت با استقلال جلوس فرموده بوده اند و مدت سلطنت آن حضرت سی و شش سال بوده و بعد انتقال
 آن حضرت سی و شش نفر از فرزندان و سایر وقایع بوده اند و ذکر سلطان غیاث الدین چون سلطان محمود غزنوی
 رحلت کرد پسر بزرگ او سلطان غیاث الدین بر تخت سلطنت نگذید و دست بدل و سخا از آستین جود و عطایا برآورده
 عموم طبقات انام را از خود راضی و شاکر گردانید و زری که بر پیشانی کرد و بر ابل مشکل استحقاق قسمت نمود و برابر
 خورد خود که سلطان علاء الدین خطاب داشت و مشهور بود بخان بود بدو ترقیم ولایت رتبه و مقر داشت و چند
 یار که دیگر در زمان سلطان محمود در قریه او بود بواسطه رنار خاطر او با ولطف نمودند و عبد القادر را ناصر شاه خطاب
 ولی عهد خود گردانید و شغل وزارت تفویض نمود و غیر دیالکی و کوه و جاگیر و دوازده هزار سوار با و مقر نمود و بخوانین
 امر امر کرد که هر صباح بسلام شاهانه رفته در رکابش بدو لقمه نان حاضر شوند چون از این سلطنت و طوبی جلوس ابروخت
 روزی امرای خود را طلبیده گفت که چون سی و چهار سال در رکاب پدر زرد و دوطره نمودم اکنون بخاطر پیر
 که آنچه از پدر رسیده است در محافظت آن کوشیده و برای دینی طلبی خود را تصدیع ندیم و در این آسایش و عیش
 عشرت بر خود و تابعان خود بکشایم و ولایت خود را در این امان داشتن بهتر از آنست که ولایت دیگران
 دست زدن و در اجتماع اهل فتنه سعی نمودن گرفت و از اطراف و جوانب اهل طرب زد و بدگاه او نهادند
 و از کنیزان صاحب جمال و دختران را به او زمینداران حرم خود را مملو ساخت و در ینک نهایت سباله
 بکار برد و از دختران جمیله هر یکی را به نری و پیشه تعلیم نمود و مناسب مرغی داشته بعضی را رقص و یاترازی
 و کردی خوانندگی و فرامیر نوازی و برخی را کشی گیری آموخت و با صد کنیز حبشی را لباس مروان پوشانید
 و شمشیر و سرب دست داده کرده حیوش نامید و با نصد کنیز ترک لباس ترک داده گروهی مغولان خواند و با صد
 کنیز که بقوت و جود و شدت و کار امتیاز داشتند اقسام علوم آموخت و هر روز یکی را در طعام بخود مشرب
 میساخت و گروهی را بر گردن آهنگار ممالک مثل آبنما و گاه داشتن حج و خرج و مشرفی کارخانهها تفویض نمود

دو در حرم سرای خود بازاری طرح انداخت هر طایفه را از شهر لغز و خست میرفت و در اینجا نیز فروخته می باشد و با جملة
شانزده هزار کثیر در حرم سرای او جمع شده بود و هر یکی را از وزی و دستگه فقره و دو من غله بقره بود و در سویت
سیالند تمام هر عید اشتهای خنجر چارنی خور میشد که بزرگترین حرهای او بود و با او محبت مغفط داشت و در حیات
صاحب اختیار بود و در دو من غله بوزن شریع و دو تنگه میداد و چنین گویند که بهر جانور که از حرم سرای او بود و بین
غله و دو تنگه مقرر نموده و بخدمتکاری فرمود که هر روز طعام بخیزد و در سویت او غله بگذارد و بعد از آن
فرموده بود که چون شکر نعمت حق سبحانه و تعالی بجای آرم با نعمتی که حق تعالی بمن ارزانی داشته بنظر درآید
پنجاه تنگه برسم شکرانه بابل سخاوت بدهند و بخواب مطلق ندارند و با هر خور و بزرگ که در بیرون سخن کنم بکبر از تنگه
بصید انعام باورسانند اکثری اوقات او عیش و عشرت میکرد و بعد از یک پاس کمر بندگی بر میان جان
بسته با دای لوازم عبودیت مشغول نمی شد و چنین خود را بر خاک عجز و اقتدار میبویاد و از دریا نیز در آمده سلطان
و تأرب خود را از حضرت حق سبحانه و تعالی در یوزه می نمود و یکی از مقریان خود امر کرده بود که هر چه در مملکت او
ساخته شود و یا عریضه از هر خبر رسد در محل صالح بعضی او برساند و اگر در مملکت ملی وزیر را اشتباهی واقع می شد
موضع نوشته بجل میفرستاد و در جواب موافق میفرستاد و حکایتی کنند که سلطان بهلول لودی را و شاید
دلی قصیده رنجه بنور را که تعلق بسلاطین مالوه داشت تاخت و بساکنان قصیده حضرت تمام بر سید میچکس نوشتند که
پای جرات پیش نهاده این مضمون را بعضی سلطان غیاث الدین برساند آخر الامر بصلحت و صواب وزیر
حسن خان رهزنی انتماض فرصت نموده معروف داشت که سلطان بهلول هر سال منافع کلی برسم شکران
و سلامی بخدمت سلطان سعید محمود شاهی فرستاد و درین ایام سمونج افتاد که از دلیری واقع شده و فوج
او دست نیت تاراج بقصیده رنجه بنور را از کرده اند بعد از استماع آن خبر در ساعت شیرخان بن ظفر خان حاکم
چندیری فرمان فرستاد که لشکر ببلکه و سارنگ پور را همراه گرفته متوجه گوشال سلطان بهلول شود و بعد از وصول
فرمان شیرخان استعداده مردم خود نموده ملازم میباید که دید چون سلطان بهلول طاقت مقاومت در خود نمقد و بد
بماند و گذشته بدلی رفت و شیرخان تعاقب نموده بجانب دلی متوجه شد سلطان بهلول و هدیه شیرخان آن
بازگردان از دلی رنجه بنور متوجه متوجه چند بری گشت و ادایت کنند که هر شب چند مرتبه ببالین اوی میبند و
هر صبح بابل سخاوت میداد و بهفتاد و یک کافه قرآن مجید را فرموده بود که هنگام تغلبالن قرآن ختم کرده
بروید میدند از حسن اعتقاد و ساد و لوحی ادکایت کنند که روزی شخصی تخم خری آورده گفت که این تخم
خرعی است فرمود تا او را پنجاه هزار تنگه دادند و تخم او را از او خریدند القصد کسی که کر که تخم خرا آورده بهار
هر یکی با تقدیر گرفته اتفاقا سیکه دیگر تیر آورده و سلطان پنجاه هزار تنگه با حکم کرد و باقی انبقران حضرت گفت که

که خرمیسی پنج پا داشت که بهای سیم چنین باین مبلغ عطا میشود سلطان فرمود که شاید این راست باشد از اینها یکی
 بباط آورده باشند و نیز باز دیگران فرموده بود که در وقت شغولی وی بسجنان اهل قسب یا هر چه حاضر آورند
 نام کفن بران اطلاع میدهند و او عجز گرفته تجدید و عضو میکرد و استغفار نموده بعد از شغول می شد و اهل
 حرم نیز مبالغه فرموده بود که بخت نماز تجدید او را بیدار میکرد و آب بر روی میزدند اگر اینها خواب گران بود
 بر در می کشیدند و بیدار می ساختند و اگر درستی بودی و نیک و دواعلام برنجاستی حسب الامر دستش گرفته برنجارینند
 و در جلین اصل سخن را شروع و آنچه غرض از وی گفتند و مسکرات را بر گزیدند و گزیدند روزی همچونی برای سلطان
 بودند و یک لک تنگ خرج کرده فرموده اول اجزاء آنرا خواندند و رسیدند و چند دارد یکدوم جوز و یاقوت شده بود
 گفت که این همچون بکار من نیاید و فرمود تا آنرا بخت آتش سازند یکی گفت که بیکایه عطا شود گفت حاشا
 که آنچه بخورد و اندام بدیکری بخوریم حکایت غریب و قتی یکی از همسایه های شیخ محمود لقمان که
 صاحب سلطان بود و از وی بخت میداد و سید گفت محابد و عطا یا سلطان زیاد کرده ام تا بوسید تو
 و جگه کار خیر و خیر بدست آرم شیخ گفت و در من از خود کفایت کنم گفت از تو سنانم خواهی که از عطا یا سلطان
 بهره مند شده آبرویم بفرماید شیخ هر چند مبالغه کرد راضی نشد شیخ گفت که ایند های دیگر را بر سر آبی میافشانند
 آنها نهایت میکنم تا که کاری ازین هر دو امر می آید چه خیر نمیکند گفت من خود را بر سر آینه هم محفل
 دانش خود کار فرمائی شیخ آن مرد را بدربار سلطان همراه برد و از گزینی که آنجا برای فقر او زن میکردند باو
 گفت که شتی بر دار و با خود بیا چون شیخ بر سلطان درآمد آن مرد همچنان در دنال او بود سلطان پرسید که
 این مرد کیست گفت مردیست حافظ قرآن مجید شتی گندم هدیه آورده که بر روانه ختم قرآن کرده سلطان گفت
 او را چرا اینجا آوردی را پیش او بایستی رفت شیخ گفت او را قابلیت و لیاقت آن بود که سلطان نزد او بایست
 سلطان گفت اگر ادا حق نبوده بدیده او غریز بود چون سلطان مبالغه فرمود شیخ بران قدر داد که روز بعد در سجده
 جاسع آن مرد هدیه خود را بگذراند چون از نماز فارغ شدند سلطان فرمود تا او بر سر آمده گندم را در دامن
 انداخت سلطان او را با انواع عطا و نواخت حکایت آورده اند که روزی سلطان با خاصان خود گفت
 که من چند هزار حرم صاحب جمال جمع آوردم اما صورتی که دل من خواست بدست نیامد و دم کی از ایشان
 گفت که شاید مویکلان این خدمت در تمیز صورت خوب کامل نباشند اگر نه با این خدمت مامور شود و چنانکه
 موافق طبع سلطان همه را مامور فرمود و صورت خوب را به طور دانت گفت اگر نه عفو او که بنظر در آید پسند
 آنزدی دیدن عضو دیگر استغنی سازد و مثلاً اگر قاتلش را به بین جهان داد او شود که بدین روی او نیازمند
 نگردد و سلطان این تمیز حسن را از وی پسندید و او خصیت گرفته گرد و بالا آورد هر چند در عالم نظر انداخت آنچنانکه

خواست نیافت اتفاقاً قریب موضعی رسید و خبری را وید که خزان میرفت کیفیت رفتار و قاتلش را گفت
 ساخت چون مواجهه نمود نظر بر جمال او انداخت آنچه که میخواست بهتر از آن یافت پس روزی چند در آن
 موضع بسر برد بهر حیل که دانست و دختر را از آنجا برآورد و بهلازمت سلطان آورد و سلطان را خبر ساخت گفت
 بچندین هزار درم این را خریدم و بعد از روزی ما در وید این معنی را دریافتند و دانستند که شخصی که درین موضع چندگاه
 اقامت نموده بود و دختر را بدر برده است از نام او دیار را و سرخ جستند و خواهی نزد سلطان آمده در بگذری سر راه
 بر سلطان گرفته و ادخواه شدند سلطان دانست که بهجت همان دختر را و خواهی میکند سلطان از آنجا قدم برداشت
 و فرمود تا علما را حاضر آورد و بدین گفت که حکم شرع را برین اجرا نمایند و ادخواهان حقیقت حال مطلع شده عرض کردند
 که داد خواهی ما بهجت آن بود که دختر را آن شخصی برده باشد چون در حرم سلطان داخل شده است شرف و سعادت
 است خاصه که سلطان شده و اگر کش را برآورد است اکنون بطریق غیبت را می شنیدیم پس سلطان بعلما گفت که اکنون بگوئید
 برین مباح شد یا نه بهجت ایام گذشته هر حکم شرعی باشد یا من بجا آید اگر مستوجب کشتن باشد خون خود بجل کرم علما گفتند که اگر بجا آید
 شود در شریعت عفو است و بکفارت تلافی میشود سلطان با وجود این حال ازین امر شکیان شده من بعد مردم خود
 از جنت عورات و پیداساختن آنها منع کرد و در سنه سیج و ثمانین و ثمانه تتران سلوی واقع شد یعنی رحلی شتر
 در برج عرق بدرجه و قدیم متحد و مقارن گشت و نیز کواکب حمسه در برج واحد جلع پذیرفتند و اثر نجومست در اکثر
 بلاد ممالک سمت ظهور یافت و بنا بر مملکت غلبه اختلافی پدید آمد چنانچه از احوال ناصر شاه همین معلوم خواهد شد
 و در سنه سیج و ثمانین و ثمانه تتران سلوی از رای جانپایان آمده عرض داشت آورد که چون سابق سلطان محمود بن
 سلطان احمد محاصره جانپایان نموده بود سلطان محمود شاه بمرد و معاونت بنده آمده خلاص کرده بود و آن
 سلطان محمود کجراتی آمده باز جانپایان را محاصره نمود و اگر حضرت خاقانی نسبت بندگی قدیم ما را منظور فرموده
 متوجه استخلاص بند ما شوند باعث اختیار حمیت و مردانگی خواهد گردید و هر روز یک لک تنگ بخت مدد و حنج
 بفرموده و ابران سلطان رسانیده خواهد شد چون بنشینم عرض رسید استعدا و لشکر نموده در کو شک بعلی
 فرود آمد و در دم علما و قضات را بجلوس طلبیده استفسار فرمود که با و شاه اسلام کوه کفار را محاصره نموده اما در
 شرح ارا میرسد که بجاییت کافر و بجم علما گفتند که بجا نیست سلطان غیاث الدین از فعلی رسول جانپایان
 نصحت فرموده بدار الملک خود خرامید چون که سن ویرا در یافت میان سلطان ناصر شاه و شهاب عثمان
 که سلطان ملا الدین خطاب داشت بر سر مملکت نزاع پدید آمد و با وجودیکه هر دو برادر حقیقی بودند کار بجای کشید که قصد
 یکدیگر کردند و رانی خورشید دختر را بکانه که حرم بزرگ سلطان غیاث الدین بود صاحب شجاعت خان گرفته در
 صد خان شد که مزاج سلطان غیاث الدین را نسبت به سلطان ناصر الدین منحرف سازد و چنانچه این داستان

بتفصیل در ذکر سلطان ناصرالدین مرقوم خواهد گردید لکن سلطان ناصرالدین عثمان اختیار دوست داده و از دست و
 گریخت و در وسط ولایت قرار گرفت امر را بنجد موافق ساخت و آئینه قلعه مند و را محاصره نمود و سلطان علاءالدین
 شجاع عثمان را با پنج هزار نفر گجراتی و لاسا کرده دست دلی میر و آخر الامر امر غیاث شاه را در دوازده کشته و دیر القبله
 طلبید و شجاع عثمان چون دید که سلطان ناصرالدین از دوازده در آمد رفته پناه بسطان غیاث الدین برد و بعد از
 چند روز که اساس قصر سلطان ناصرالدین را بنیاد شجاع عثمان را با پسران انبیش پدر طلبیده گردن زد و در تنهم
 رمضان سنه شصت و شصت و شصت سلطان غیاث الدین عرض اقبال بجوار حق پیوست بعضی گویند که سلطان ناصرالدین
 پدر را بنیاد ملک ساخت سلطان ناصرالدین برای خورشید پیغام فرستاد که خزان سلطان را که در تصرف او بوده
 تمام بخازان بسیار داد و الا آنرا بخاک سپرد برای خورشید از سلوک ناخوش او ملاحظه نموده تمام خزان و اموال را که در حرم
 پنهان بود بر آورده بجماشتهای ناصرالدین تسلیم نموده مدت سلطنت اوست دو و دو سال و هفده روز بود و کفر
 سلطنت سلطان ناصرالدین را باب تواریخ متفق اند که ولادت سلطان ناصرالدین در ایام
 سلطنت محمود غزنوی بود محمود شاه و غیاث شاه از کمال ابتهاج و خرمی جشنها ترتیب داده تا یکماه بساط عیش و
 عشرت بسبب داشته داشتند و لکن این موهبت کبری عامه بر ایا عموماً و اهل استحقاق خصوصاً از خوان احسان آید
 استننان ایشان بهره گشتند و بختان آخر شناس بعضی رسانیدند که شاهزاده بطالعی سعد و ساعت مسعود و متولد
 شده و از قباله دهر پرورش کامل و تربیت شایسته یافت و در جمیع اصناف ضلایع و افواج هر ممتاز و بی نظیر وقت باشد
 روز هفتم منظر بزرگان در آورده عبد القادر دنا مسند نهادند و در زمان ضعی و بزرگی آثار سلطنت و شهر یاری انجین داد
 واضح و واضح و هوید بود چون تمیز رسید در مراسم سرور و در داری قصبه مسبق از اقرا ن بر بود و چون غیاث الدین
 او را و لیعهد خود گردانیده شغل وزارت تفویض فرموده برادر خود شجاع عثمان اگر چه بحسب ظاهر بی وقیفه و دروا
 فرو گذاشت نیکو داماد و باطن نفاق داشت گویی بخود متفق ساخته روزی در خلوت عینا شاه بعضی ساینده
 که جمعی او با شنبلیله و در خدمت سلطان ناصرالدین جمع شده او را بر ملک گیر می تحریر مینماید علاج واقعه
 پیش از وقوع لائق است و چندان و سوسه نموده که اراده گرفتن شاهزاده و مقید ساختن او بجا طرقتیم رفت
 اما آثار نجابت و امارت بجهانگیری انسیما و لاج بود و شفق ابو بران داشت که بچشم عنایت و التفات بر جرات
 خاطر انده او را توید سلست سازد و فرمود تا عارض ممالک بامر او مران کرده پروانه رسانیدند که هر صباح بسلام
 سلطان ناصرالدین رفته در کابش بدر خانه حاضر شوند و سلطان ناصرالدین از روی استقلال مهمات ملکه
 در پیش گرفته همه جا کماشتهای خود معین نمود و چون پرداخت پرگنات خالصه شیخ حبیب و خواص سبیل خواص
 بر جرح نمود بجان خان و مومنجابال که قبل ازین عمال خالصه بودند برای خورشید رحل طبیعت بخوبی شناسایی و خورشید

چون خوانان شجاعان بود سلطان ناصر صفای خاطر داشت بوسیله شجاعان بعضی رسانید که ملک محمود
کو قتل و سوزان قتل که اسیر رئیس سلطان و قتل از نذر سلطان ناصرالدین مخصوص شده اند و اجاره بعضی
مواضع جاگیر و راهبانه آمد و شد خود ساخته اند سلطان غیاث الدین ملک محمود و سواد اساطیلیده بی پیش
و نقض قتل رسانید و مردم خانه های آنها را بفارست بردند و سلطان ناصرالدین بعد از این امر دست از
شغل باز داشته چند روزی بسلام جافرش را بی خورشید و شجاعان بسی و اتمام بکان خان و
موجایق قتل فرصت یافته حرفهای غرض آمیز در لباس بغیر می رسانیدند و دست لغزش بخانه دراز کرده
بجای طرح از روی استقلال به مات ملکی میسر داشتند و بواسطه کسین سلطان غیاث الدین قبول نمیکرد اما چون
از مردم بغیر شنیده بود که رانی خورشید و شجاعان بسلطان ناصرالدین در مقام اخراج و صد و همت اند
در کامی او متفق شده بود و شیخ حبیب الله و خواجه سیل چون دانستند که محرک این فتنه و فساد موجایق قتل
فرستادگان داشته اند و اگر کشند و گرنه محرم سلطان ناصرالدین در آید و رانی خورشید ایندازد و سلطان
غیاث الدین اشتغال یافته جمعی را همراه بکان فرستاد و از خانه سلطان ناصرالدین قائلان را گرفته باور
و در وقت رخصت فرموده بود که دقیقه از دقایق حرمت و عزت ناصرشاهی فرو گذاشت نخواهند کرد و رانی
شیخ حبیب الله و خواجه سیل از سرای ناصرشاهی سوار شده متوجه بیابان گشتند و در راه گفته می رفتند که باجخانه
قاضی میردیم هر که دعوی خون موجایق قتل میکند بخانه قاضی حاضر شود بکان خان و دیگر امر چون بدر بار
ناصرشاهی رسیدند و پیغام فرستادند جواب آمد که شیخ حبیب الله و خواجه سیل موجایق قتل را با مرگ
و نمیدانم که کجا رفته اند بکان خان بجواب گفتند نشد و قاسم روز حرم ناصرشاهی را قبل داشت سلطان
چون دانست که قائلان فرار نموده اند و از ارباب سست مشیر الملک و سستی خان را فرستاده پیغام داد که
اگر ازاری بجای فرزند زاده نیافته و غبار کلفت ساحت دل او را بکدر رسانخته بدستور قدیم بی تکلف قدم در
راه هند که پیش ازین طاقت مفارقت و مهاجرت ندارم سلطان ناصرالدین با وجود ملاحظه شرف
پایوس و بیعت خود در یافت و پدر و برادر غبار فتنه را از کیفیات امان بآپ دیده فروخته سلطان
ناصرالدین باز سرگرم خدمت شد و هر روز التفات مجدد نسبت بخود مشایده نمود و در جوار محاکمات غیاث شاه
عماری تهمت سکون خود طرح انداخت تا هرگاه خواهد شرف خدمت دریا بدرانی خورشید روزی فرصت
یافته گفت که سلطان ناصرالدین خاند خود را با هم کو شک جهانهای متصل ساخته و قصد غدیری ویران نیست
سلطان غیاث الدین بی فکر و تامل در سه مجلس و شجاعت علیخان کو قتل را فرمود تا عمارت ناصرشاهی
سندم سازد و بهمان شب سلطان ناصرالدین با خاطر شکسته با اتفاق جمعی بصوب دمارگ در بیابان کشتن

واقعست عازم گشت شیخ حبیب الله و حواجه سبیل آغا آمد و ملازمت نمود و درانی خورشید و شجاعت خاٹ
 بی آنکه سلطان غیاث الدین را وقت سازند فوجی از عتقب فرستاد و در سلطان غیاث الدین تا آمار خان را
 فرستاده تا دلجویی ناصرشاه نموده بشهر بیاورد و تا آمار خان جمیعت خود در موضع یکجا لوگداشت با اتفاق ملک فضل
 میر شکار بخد مت سلطان ناصر الدین رفت پیغام رسانیدند و او عریضه نوشته داد که تا آمار خان خود رفته بخواند و جواب
 بیاورد و تا آمار خان نیک نهاد و بجناب تحویل متوجه شادی آباد شده مضمون عریضه را بعرض رسانیده هنوز جواب
 نگرفته بود که رانی خورشید از بسکه بفرج سلطان غیاث الدین تصرف داشت پروانه بجایز ممالک رسانید
 که تا آمار خان از بدخ ناصر الدین بعین نماید تا آمار خان چون مضمون حکایت معلوم کرد از قلعه فرو آمده متوجه باره
 گردید فوجی که بدخ ناصر شاه نافرود شده بود بموضع یکجا لو رسید و در مال کار خود توجیه و متبکر گشتند که اگر طایفه جنگ
 مسلوک میدارند از آن می رسند که چون نوبت سلطنت بنا صر شاه برسد هر یکی را بیا سار رساند و اگر بمنزعت
 نمایند از سیاست رانی خورشید که قریب الوقوع بود ملاحظه داشتند هنوز در صحرای حیرت سرگردان بودند که سلطان
 ناصر الدین از آن منزل کوچ نموده در قصبه بهلیه فرو آمده و درین منزل ملک حمته و ملک حمیت که از امر اکبر بودند
 غیاث شاهی بود بد آمده پیوستند و ناصر شاه را قوت و شوکت افزود و از آن منزل بقصبه اجارنه نزول فرمود و مولانا
 عماد الدین فضل خان و گروهی از زمین داران ریخته و بنیمنزل طحق شدند و بواسطه نزبت هوا و طراوت صحرا چند
 روزی آنجا مقام نموده روز بعد فطر با مستحباب امر اچر بر سر افراختند امراد و معارف و سران کرده را بجلعه تمام
 فاخره مخصوص گردانید و درین اثنا خبر آوردند که فوج شجاعان بآهنگ جنگ از موضع یکجا لو کوچ نموده بقصبه
 گنده به رسید ناصر شاه ملک ملهور را بکوشمال آنجا حمت فرستاد چون کوکب طالعش از افق اقبال ساحط
 گشته بود بعد تلانی فریقین با وضع و فزوری بر پرچم ملک ملهور زدند و اگر بخت بمند و بختند و ملک ملهور با غنایم
 بسیار در قصبه اجار بار دوی ناصر شاهی طحق گردید و بتاریخ شانزدهم شوال سنه خمس و ستاتر از آن بمنزل متوجه قصبه
 او جو گشت مبارک خان محمدان خان آمده پیوستند و چون بقصبه سندی رسیدند ستم خان حاکم شانزدهم
 بلاذرت رسید و چند سلسله نیل مبتاع بسیار پیشکش گذرانید و بعد از وصول اجین امراد و جداران و دهانه داران
 فتح فوج و جوق روبرو گاه او نهادند رانی خورشید و شجاعت خان ازیم جان سلطان غیاث الدین
 معروض داشتند که ناصر شاه با اجین رسیده و جمیع امراد و دهانه داران با او گردیدند عقرب شادی آباد و محاصره خواهد شد
 غیاث الدین شیخ اولیا و شیخ برهان الدین ابرسم رسالت فرستاده پیغام کرد که دهانه داران است عنان کار ملک
 بیدارند از آن فرزند نهادیم از از روی اخلاص و یگانگی مردم او باش را که بر گرد آمده اند حضرت داده و حضور
 بیاید باز آنعام امور سلطنت معوض ثاقب و فکر صاحب او خواهد بود دران هنگام اگر صلاح و اندوایست منتظر

بشیخ عثمان که حکم فرزند او وار و نامزد نماید و ناز و نرفته و نسا و باباب صلح فرو نشانند ناصر شاه مقید بخواست
 در صلح و یقینده سنه مذکور از بقعه اجین بقعه دماز منزل کرده چند روز آنجا توقف نمود و درین اثنا خبر آمد که
 کنگان خان بانه سوار بقعه جنگ از شادی آباد فرود آمده بجهت و اصنافی اینجانب ملک عطن ابایا قصد سوار بوضع
 فرستاد کنگان خان اطلاع یافته متوجه السلور گردید و بعد از مزارب ملک عطن غالب گشت و یکصد نفر مردانه مردم شاک
 از نوع کنگان خان بقتل آمد و ملک عطن هشتاد و سی متاع بسیار غنیمت گرفته بقعه دماز مراجعت نمود کنگان خان باقی
 اگر خیه بقعه در آمدند و بعد از چند روز کنگان خان بخریصانی خورشید و شیخ عثمان جمعی را بنجد همراه کرده بآهنگ جنگ
 از قلعه مند و فرود آمده بجهت آهنگ اینجانب ناصر شاه خواجیه سیل و ملک متعه و ملک سبیت و میا محمود را بفرع کنگان خان
 نامزد کرد و چون نظر کنگان خان بر افواج ناصر شاه ای افتاد و پامی قرار و شاکش از جای رفته بی جنگ گریخت و باجمل
 برگاه تلافی ترفیقین دست داد و ریح نصرت و فیزی بر پرچم و اعلام ناصر شاهی و زید بتارنج بست و دوم
 و بجهت الحرم سنه مذکور که کوشک جهان کمال بکلی فرود آمد و درین منزل با سوسان خبر آوردند که سلطان غیاث الدین
 بنفس نفیس خود بجهت نقلی فرزند اراده آمدن و در بجهت مضای این بیت از دال السلطنت نقل نموده در
 صفه مرض ملک قرار گرفت و رسامی که کنگان اختیار کرده اند از آنجا خواهد خراسید و بجوی فرزند نموده بشکاد آبا
 مراجعت خواهد کرد ناصر شاه از استعلا اینجانب سرور و بهیچ گشته متعهد و متعقب قدم سرت ازوم بدید و اگر استعلا
 باستصواب رانی خورشید محمد سلطان غیاث الدین ابر داشته متوجه نقل گشت چون بدروازه دلی رسید از بسکه کبر سن
 سلطان را دریافته بود از نزدیکان خود پرسید که مرا کی میبزد بعضی صورت و اقدار عرض نمایند فرمود که روز دیگر خواهم رفت
 امروز برگردید و سگاران بی اختیار برگشتن چون رانی خورشید شنید که از راه مراجعت نموده دانست که این مریض
 بخواه و این ناصر شاه صادر شده اجتماعت را بخدمت طلبیده سنان درشت بزرگان را بدست هتاسا نمود گفتند که
 سلطان باختیار خود برگشته کسی درین امر دخل نیست و شیخ عثمان باستصواب رانی خورشید شکست و رنجت قلعه را
 درست نموده محل تقسیم کرده ناصر شاه نیز خود پیش آمد و در برج قلعه مرعاه اقلین نمود و هر روز طریقین جمع گشته میشدند
 سلطان غیاث الدین بهیچ متهم مصالحتی اقلی القنات شیر الملک فرستاد و جواب موافق مدافعتی از آن فرستاد
 ملاحظه نموده بهمانجا ماند و چون محاصره تنگ شد و اهل قلعه بواسطه عدم وصول فله و محتاج مضطر و عاجز گشتند و چون
 نعم الانقلاب لولعلینا لخواطر ساخته و خبر آن گماشتند که امر سلطنت ناصر شاه گیر و از امر تیک در قلعه مانده بودند
 موافق خان ملک فضل العید و کار فرصت یافته خود را بنجد مت ناصر شاه رسانیدند و سلطان ناصر شاه یک لکنیک
 بموافق خان انعام فرمود و رانی خورشید و شیخ عثمان چون بر نیال اطلاع یافتند علیخان را از حکومت قلعه عزل نموده ملک
 مباره را علیخان خطاب داده محافظت قلعه و حکومت قلعه شهر تفویض نمود محافظان سوره را بیا سار رسانیدند و امر ملک

جمع سکنه شهر از مشاهد این سیاست شکسته خاطر گشته عراض بخندست ناصر شاه فرستاد وزیر و انجمن
استالمت خواستند و کار محاصره بعد از چند روز بر تبه انجامید که از قلعه جزر فی دیر اهل قلعه نماند و اکثر مردم بجهت
عسرت از قلعه برآمدند و شب هفتم صفر سنه و شصت و شصت ناصر شاه بقصد تسخیر قلعه سوار شد و چون نزدیک
قلعه رسید مردم هر چه با خاشاکه تیر و تفنگ انداخته و در پی حرکت اکثر جوانان کار طلب نمی شدند آخر الام سلطان
ناصر الدین بمحل مقصد زینه متوجه شد و لا در خان جنگو از مرآب خود را بیرون قلعه رسانید و سلطان ناصر الدین
نیز در آمده و شجاعت خان با گروهی از مردم معتبر بروج قلعه برآمده و او مردمانی و ترزداد نمود و سلطان ناصر الدین
بنفس نفیس تیر اندازی کرد و مردم خوب بر سر تیر افتادند و چون کومک شجاع عثمان پی در پی رسید و جوانان
مردانه از فوج ناصر شاه مجروح شدند صلاح وقت در مراجعت و دیده قدم از قلعه بیرون نهاده و رادوس
خود قرار گرفت و مردمی که تردد و جان سپار گم نموده بودند هر یکی را بلطف و عنایت و خلعتی جدید تشیی فرمود و بعد از آن
اولاد شیر خان بن مظفر خان حاکم چندیری با هزار سوار و یازده سلسله فیل بار و ناصر شاه پیوستند و در مجلس
اول پسر بزرگ را مظفر خان و پسر دوم را اسعد خان خطاب داد و از وصول لشکر چندیری مردم را در و
ناصر شاه پی را استقامت و قوتی پدید آمد و در بیوقت بعضی از اهل قلعه مندر که محافظت در واره مال پور بایشان
تعلق داشت اعلام کردند که اگر افواج ناصر شاه پی با شجانب عبور نمایند قلعه بی مشقت و رنج بدست خواهد آمد
سلطان ناصر شاه مبارک خان و شیخ حبیب الدین و موافق خان و خواجه سبیل جمعی دیگر در شب بست و چهارم
ربیع الآخر سنه مذکور تعیین فرمود و شیخ حبیب الدین قرار داد که اگر فتح میسر شود اکثر شری و خواهر فرستاد تا معلوم شود
که قلعه بدست افتاد و چون امر اتریب در واره رسیدند اهل شهر با اتفاق زیر دست خان بن بدر خان که سلا
قلعه با و تعلق داشت در بان در واره و پلور را گشته در واره را گشودند و مردم ناصر شاه جلوریز بقلعه درآمدند
و شجاع عثمان با فوجی آراسته متوجه جنگ شد و فاما کاری نتوانست ساخت و در خیمه تجویلی خود در آمد و
فرزندان و عیال را گرفته بجز مسرای سلطان غیاث الدین داخل شد و شیخ حبیب الدین بموجب قرار داد
اکثر شری فرستاده ناصر شاه را حاضر ساخت و او را طرقة العین خود را بدر واره و پلور رسانیده و داخل شهر
شد و امر بخندست شتافتند و مبارکبا و گفتند بعضی یخ و ان بی امر ناصر شاه بعضی منازل و قصرهای سلطان
غیاث الدین را آتش زدند شجاعت خان و رانی خورشید بعضی مردم را گرفته بر آوردند و دست نهب
تا راج بر آورده شهر را تا دور و فر غارت کردند سلطان غیاث الدین غم نموده از صند عرض ممالک تشکی
فرموده و محل سرستی قرار گرفته روز سوم جمعه بست و مفتح ربیع الاول سنه مذکور سلطان ناصر الدین بر سر
سلطنت جلوس فرمود و شجاع عثمان و رانی خورشید را بموکل سپرد و ملک ستمه را اینچنین فرستاد پسر میانکی خود را که

میان پنجه شترت داشت و بعد گردانیده سلطان شهاب الدین خطاب داد و صفی باغ که قریب دو تنه
 سلطان غیاث الدین بود بجهت سکونت او مقرر فرمود و چهار روز خطبه بنام ناصر شاه خواندند و پیرنار که رفته
 بر اهل تحقیق و دانشان و امان و محافظان جدید و منقح بدین عرض مردم در کار با د طریق محافظت میر
 بیاسار ساینده و گردی را از زیر تیغ بر آورده محبوس داشت و اجتماعت که با وی موافقت نموده بودند اتفاقاً
 بدستور قدیم برایشان مسلم داشت و شیخ حبیب الدین را خطاب عالم خان داد و خواجہ سیل را که میگفته
 داده بود منصب سپهسالار غرض فرمود و بتاریخ سوم جمادی الآخر سنه مذکوره بلازمت پدر وی اخصت
 سلطان غیاث الدین مشرف گشت سلطان غیاث الدین او را در کنار گرفت و بسیار گریست و هر
 روی او را بوسیده و در زمان اخصت کلاه دولت و قبا ی سرسبز که در روز بارعام یار و زمرش که خود میپوشید
 با و محبت فرموده و تاج سلطنت بر فرق فرزند نهاد و کلیه خزان سپرد و تمینت و مبارکباد گفته و نصرت داد
 و ناصر شاه بتاریخ شانزدهم رجب سنه مذکوره همان قبا ی سرسبز و کلاه دولت بسطان شهاب الدین
 اخصت نموده بستان ریخ فیصل و صد اس اسب یازده چتر و دو بالکی و علم و نقاره و سایر برده سرخ و سبک
 تکیه بجهت خرج بیوات ارزانی داشت و بعد از چند روز مقبل خان حاکم سنه سوارز غایت او بار خوار نموده
 بهانسانعت هماجتان را که مقبل خان حاکم او بود و نصرت فرمود تا گرفته بیار و الا منظر وصول صواعق
 سیاست باشد همتان بعد از ترود بسیار رفته بشیر خان چوست و ملخان و بعضی شوریده همتان که از
 اعمال شیعه خود متوهم و خائف بودند نیز رفته بشیر خان پیوسته بشیر خان از فو اخی بخله کوچ نموده متوجه چید
 گردید و سلطان ناصر الدین مبارک خان و عالم خان را پیش شیر خان فرستاد تا بهر طریق تواند تسلی و نایب
 رسولان هر چند نصیحت نمودند در برابر جرمانا در برابر گفت و خواست که هر دو را مقید سازد بهانه آنکه خسته
 خود مشورت کنند از جرگه برآمده مبارک خان و عالم خان را برودم خود سپرد و مردم او مبارک خان گرفته
 دو و خورنگار او را کشند و عالم خان درین فرصت خود را با سپر رسانیده و تحویل تمام ازار دوی او را بد
 و اجارا بخدمت سلطان ناصر الدین تقدیر کرد سلطان ناصر الدین فرزند خود سلطان شهاب الدین را بجلو
 قلعه شادی آباد گذاشته بتاریخ نهم شعبان سنه مذکوره در کو شک جهان نای بخله زول کرد و شیر خان چون
 بقعه اجمین سید باغوا ی هماجتان را بقصد جنگ کشته بدیالپور آمده و عقبه هندی را تاراج نمود و سلطان
 ناصر الدین بجز دستام انخیر کوچ نموده در کو شک و بار قرار گرفت درین اثنا خبر رسانیدند که سلطان
 غیاث الدین از خزانه دنیا بمحوره عتی خرامید بتولی سلطان بسی سلطان ناصر الدین سموم شد و تقریب
 رسیده که پدر گش هرگز نبال نرسیده و کامیاب نگشته و سلطان ناصر الدین یازده سال فرمانروائی کرد

پس قصد بدست با و مهت با شد و العلم عند الله القصه سلطان ناصر الدین برفت پدر بسیار گریست
 و سه روز تخریت گرفته روز چهارم کوچ کرد و شیرخان ازیم جان رو بدیار خود کرد و حسین الملک و بعضی سرداران
 و گریه شده بار دوی ناصر الدین الحی شزند و سلطان ناصر الدین تعاقب نموده و در نواحی سارنگو شیرخان
 از روی ستیزه برگشته جنگ کرده گریخت و در خطه چندیری پای استوار نتوانست کرد و فتنه ولایت ابرج
 و بهمانیدر آورده غبار فتنه فرو نشست و سلطان ناصر الدین چندیری رفت چون چند روز گذشته شیخزاده
 چندیری خطی بشیرخان فرستاد و آنکه چون اکثر پاهیان شادی آباد متفرق شده جایگزین خود فتنه اند و بواسطه
 موسم رسات اجتماع امرار و دست نخواهد اگر از آنجا نباشد متوجه چندیری شوند و مردم شهر با اتفاق هجوم عام
 نمایند لیکن که سلطان ناصر الدین بدست افتد و اگر بگریز فتنه شهر را تسهیل و جیسر خواهد شد شیرخان بی تاامل
 کوچ نموده بخش کرد و چندیری رسید سلطان ناصر الدین برکنگاش شیخزاده را اطلاع نموده اقبالخان نامزد
 کرد و دو لک تکه نقد بجهت مدد خرج همراه داد و بمنور و کرده از چندیری رفته بود که شیرخان با عمو و قول شیخزاده
 استقبال نمود بعد ترتیب افواج طرفین حتی مرز انگلی بجا آوردند و در اثناء وادگیر اتفاقاً از شیخخان رسیده
 از کار ماند و نتیجی کار خود کرد و سکندر خان در جنگگاه کشته شد و خواب سیسل و مهاجرتان و شیرخان مجروح و از چندین
 فیصل انداخته راه قرار پیش گرفتند چون شیرخان در راه وفات یافت او را جناح سپرده خود پیشتر رفتند و
 اقبال خان پاره تعاقب نموده برگشت و سلطان ناصر الدین از استماع خبر سرور و خوشوقت گشته متوجه
 جنگگاه گردید و از آنجا سکندر خان را بجنبه چندیری فرستاده و مرده شیرخان را برادر کرد و عموخان ملکوت خراسان
 آنحضرت در القبه اقتدار بجهت خان سپرده کوچ متواتر بقصه و لکاشی سعد البکر رسید و از آنجا جمعی از فرزند سائیدند
 که شیخ حبیب الله نسبت به عالم خان اراده عذری دارد و در کین فرصت است سلطان ناصر الدین او را میباید
 ساخته پیش از خود ببرد و فرستاد و بتایخ دهم شعبان سنه سبع و تسعمائة بفتح و وفروزی بقلعه شادی آباد و آنرا
 بعیش و عشرت مشغول گشت و اگر از دقتش بشرق فرمصرف میشد در حین شراب امرای پدر را بوجهم نفاق
 میگشت و مردم خود را ترتیب میکرد و بدخلی و خلش بر مرتبه رسیده بود که روزی مست بر سر عرضی خواسته بود اتفاقاً
 در حوض افتاد و خدمتگاری که پاسبان میداشتند او را از آب بر آوردند چون هشیار شد پرسید که مرا که از حوض
 بر آورد چهار کتیر که گفتند این خدمت را بجا آوردیم هر چهار را بقتل رسانید و از آنجا بقلعه اجین شستند و
 آنحوض کالیاده راست نمود و در باغ فیروز قصری طرح انداخت که سیاحان مثل آن ندیده اند و رفته رفته
 میل عمارت بر تیر و آنجا مید که آنهمه که روی بالوده که بارت رسیده بود و چون بر عمارت صرف نمودی و
 بتایخ نسبت و مردم و قیقه سنه ثمان و تسعمائة بقصد تاخت ولایت چهاره بقصد نیل آمد و چون کوچ متواتر

زستان بآب سرور آمده ساعتی توقف مینمود فی الفور فرج از اعتدال رو با خراف آورد و امراض مختلفه
و علل متضاده بروطاری گشت و اطبا هر چند معالجه نموده فائده نداد سمیت ارتقا سرکار نگین صفرا فرو برد و برین
بادام خشکی مینمود و سلطان ناصر الدین حال خود را در گون دیده محمود شاه و امرا و اعیان ممالک اجنبیه
خود خواند و زبان بصلح و مواعظت گشاده فرمود که حق سبحانه و تعالی آن فرزند ارجمند را از کافه عالمیان
برگزیده در امام عباد و بید اقتدار و سپرده باید که از شاهراه اطاعت و انقیاد و خداوندی قدم بیرون ننهد
و تابع هوا و هوس نگردد و الشفقه خلق الله را بر صحیفه خاطر و صفحه دل نگارد و نعم الهی را که از دریغ نداشتند
از خلافت دریغ نذر و دست از دامن مظلوم کوتاه سازد و در دیوان بار کسالت و ملالت را بخود راه نهد و
راه وصول مظلومان را ببندد و سخن مظلومان را کما یبغی صغایید و در انصاف و عدل میان قوی و ضعیف موضع
و شریف تفاوت جائز نذر تا در روز بازخواست شرمند نگردد و سادات را که ثمره باغ نبوت و رسالت اند
مکرم و محترم دارد و طبقه علماء را که در شانیا اند از فیض سیاح انعام سبز و بارور گرداند و از صحبت ناقص غفلان
و یخ روان که بر قشر الفاظ کثفا نموده اند از لب لباب معانی عاری و عاقلان را حتر از واجب و لازم دارد
و بقلع خیر که اثر سعادت مندیت در اطراف ممالک بناناید و با بحدله کلی همت بر فضیلت الهی مصروف دارد
و در تمشیت مهمات مملکت همیشه مشورت بتقدیم رساند شایسته محمود شاه و اعیان دولت از استماع این
مقال فلق واضطراب نمودند و بفرم صادق و نیت درست از جمیع معاصی و منکرات بجنود علما توبه کردند و بعد از آن
اجابت داعی حق نمودند مدت سلطنتش یازده سال و چهار ماه و بیست و سه روز بود و از ان سرور آمدین
مصدق و وزیر به که چون جاگرم کردی گویدت خیر چه جو هست این دیر خالی هست بنیاد بدید بیا و بشنود و باید داد
بر باد و ذکر سلطنت محمود شاه بن ناصر شاه روز سوم صفر سنه سبع و شصت و شصت و شصت
بن ناصر شاه در موضع نهب پور بطالع فرزند نر و در زمان سعادت اثر بر تخت سلطنت ظلیه جلوس کرد و از م
ایشان بتقدیم رسانیده هر یک از اعیان وقت بر احم خروانه خوشوقت شدند و در همان مجلس تلبوت ناصر شاه
را بقلعه شادی آباد روانه ساخت و سلطان شهاب الدین بعد از توقف این حادثه از ان جایگاه سیلغاره خود را
بنصرت آبا و بعلی رسانید و محافظان خواجہ سرائی و خواص خان دروازه را بر روی او لیکن روز دیگر بدست
مقربان خود پیغام فرستاد که اگر طریق موافقت بین سلوک دارید یقین هست که محل و عقد امور مملکت مفوض را
ایشان خواهد بود محافظان و خواص گفتند که چون از دیوان قضاء و قدر نشور سلطنت بنام نامی محمود شاه
نوشته اند طریق صواب آنست که بار و پیوسته که درت و خشونت بیگانه را بصفا می یگانه مکه مبدل سازد
و سلطان شهاب الدین مایوس گشته بصوب کند و در متوجه است سلطان محمود چون واقف شد که سلطان

شهاب الدین بمند و رفته بکوه متواتر دوم بریح الاول سینه مذکوره در کوشک جهان تماکچیلچیزول کرد و از انجا
 جادوش خان را با فوجی پنج سلطان شهاب الدین فرستاد و یازده روز بخیر قبل همراه ساخت و بتاریخی که گفتا نجان
 بود بقلعه شادی آباد رفته و در ساعت سصد و شصت و پنج بریح الاول تخت زرین که بخواب و بواقیت رمانی کلل بود در صفت
 بار نماده بست و یک تخت بر درویش برافراشتند و محمود شاه از شرق سر بره باندازی تخت سلاطین ظلمت طالع
 گشت و امر و ارکان و اکابر و سعادت ممالک بجای خود قرار گرفتند و واحدی از انچه لائق حال او بود امتیاز
 یافته و بعضی امر انچه خطاب اختصاص یافتند مفصل بنحیر قبل که بقلعه بود و تصرف درآمد و بعد از چند روز در عین حال جادوش خان
 رسید که چون انچه اقبال سلطان شهاب الدین و تحسین حیدری انقاد و هر چند فصل شش متفقانه و مواظط حکیمان
 القانموده صفا نموده جنگ پیش آمد و این بجا اقبال خداوندگار را مقدم الجیش گردانیده متوجه گوشمال او شد
 و در صدمه اول پای ثبات او از جای رفته فرار نمود و چتره در اقبالقتل آمد و چتره دست انقاد و خود گرخته بولایت
 در آمد و چون موسم برسات رسیده بود سلطان محمود شاه جادوش خان را طلبید و بتاریخ سلخ بریح الاول بقلعه درآمد
 مشمول عواطف گشت و سلطان محمود از جانب سلطان شهاب الدین خاطر جمع نموده مهمات ملکی بکسنت رای که
 منصب وزارت ناصرتشای با و متعلق بود تفویض نمود و بکسنت رای از محال غرور نادان مراعات جانب سپاه را فرود
 گذاشته و قیقه از دقایق وقت و کجایت از دست نمیداد و سلوک ناپایم پیش گرفته احترام امر و سروران کما یغنی عن ذکر
 آنها ضریحست نموده و بتاریخ سبغ نم بریح الثانی او را بر سر دیوان کسنته نقد الملک که از موافقان پس و شریک حید
 او بود گرخته محرم ساری در آمد اقبال خان و مختص خان بیکدیگر گفتند اگر بحضای مملکت از لوث وجود آن ناپاک پاک نشود
 بکین خواستن بکسنت رای قیام نایند و بدست صدر خان و افضل خان بسططان محمود پیغام فرستاد که بغیر دولت
 از بند های مخلص امری بوجود نیامده و نخواهد آمد و بر برلی انور واضح است که هنوز مملکت انتظام نیافته سرشته مهمات
 جهان باقی بقیته طائفه که از دینی و دنیای بیگانه اند نهادن موجب اختلال قواعد سلطنت است و از بعضی مواظط
 بعضی رسیده باشد که بکسنت رای با مراد و دودخواهان چه قسم سلوک میکرد و بکسنت رای او ان بود که بند های قدیم شکسته
 دل شوند و جمعیت آنها بتفرقه انجامد و این فی الحکله نادر و دودخواهان با جسم او را از میان گرفته اند
 و نقد الملک نیز قدم بر قدم او می نهند اگر امر عالی باشد جهان از لوث وجود او پاک ساخته شود سلطان محمود
 از روی عجز و بیچارگی نقد الملک را فرستاد و انا فرمود که او را اخراج کنند و حضرت بحال و مال او نرسانند
 چون نقد الملک آمد امر اتفاق نموده او را اخراج کردند سلطان محمود بنحیر که امر و تسلط ایشان آورده شده صفای
 خاطر بخشودن مبدل گشت و محافظان خواجرا که چون طبیعت ترکیب اولفان و شرارت مخمر بود بواسطه
 آنکه سیل وزارت داشت سخنان غیر واقع و رخلوط از امر ابرامض ساینده اتفاقاً روزی فرصت یافته عرض نمود

اقبال خان بخوابد یکی از اولاد شاه به سلطنت بر دار و سلطان محمود بجز این خبر مضطرب شده خواست که ایشانرا
 سیاست رساند باز روی علم و وقار در مقام تفتیش و تحقیق شد تا حفظان چون دید که این سخن کارگر
 نیامد در بگوئی بجز ترشد و هر روز سخنان نالایم میگفت تا آنکه روزی سلطان محمود بمحیی فرمود که چون اقبال خان
 و مختص خان بدستور سابق سلام نمایند قاتل رسانند و چون کار بانجا رسید یکی از خواجگان را بان که مختص خان
 که نسبت جناس داشت با جزار بابا و تقریر کرده مختص خان ساعت اقبال خان را وقت گردانید و هنوز سخنانی
 نگذشته بود که شخصی بطلب مختص خان و اقبال خان آمد مختص خان بی توقفت بخدمت شتافت و اقبال خان بهیبت
 ملکی مشغول بود که شخصی بطلب مختص خان اوضاع را بطریق قدیم بنیدار انجا برگشته نزد اقبال خان آمد و اتفاق بخانها
 خود گفتند محافظان بهر فرس ساینده مختص خان و اقبال خان بمنزلی خود رفتند تا اسبها را دمزد و یکی از شاهسواران را
 به سلطنت بردارند صلاح آنست که با هم بخارفته ایشانرا دستگیر سازند کار امر روز را بفرمانیدارند و بهیبت
 زمانه از آنکس تبر کنند که او کار امر روز فردا گشت و سلطان محمود حرف مکار غدار را و داشته متوجه منزل
 مختص خان و اقبال خان گردید مختص خان از اقبال خان گرفته با صد سوار و پیاده از طرف قاضی پور در شب بستی جهان
 بیخ الشانی از قلعه فرود آمدند و تمام شب راه قلعه نمودند صبح در توأحی تریده بموضع سر راه رسیدند از انجا نصر خان
 بن اقبال خان را بنایخی بست بخم شهرند که در محبت آوردن سلطان شهاب الدین بصوب ولایت ایراهی
 ساختند و علی الصبح سلطان محمود در صف بار بر سند حکومت قرار گرفت محافظان را خواججهان خطاب داده
 شغل وزارت با و تفویض نمود و فضل خان مجلس اکرم و شجاعتان را دستور خان خطاب داده بدفع مختص خان
 و اقبال خان رخصت کرد چون نصر خان طی منازل نمود بخدمت سلطان شهاب الدین رسید و او از غایت
 سرور و شادمانی روز دیگر ولایت ممتاز که عبارت از ولایت بجا کرست و لکر کن متوجه گردید و از کمال ثواب
 و یکشب در روزی کرده طی نمود اتفاقا چون به شباه کرم و ماسه در قردریا میسخت و سمندر آتش طبع در
 عرق خویش غرق میگشت سلطان شهاب الدین بیمار شد و مزاج او از اعتدال بیرون رفت و بتایخ سوم
 جمادی الاول داعی حق را اجابت نمود و رهاست عدم که هر که مستند به از اوقت قطع او نیستند و تفویض
 گویند که با شارت سلطان محمود مسموم شد نصر خان لباس کبود پوشید نفس او را برداشته بموضع سر راه
 که اجتماع خوانین بود متوجه شد چون بانجا رسید مختص خان و اقبال خان لول و مخرون گشته نفس را بقلعه
 شادی آباد راهی ساخته پسر سلطان شهاب الدین را بنوشنگ شاه خطاب داده و خبر بر سر او گرفتند و غبار
 فساد را بکینه از آن دیار عازم وسط ولایت مالوه گردانیدند بهیبت جانی آن به که درین مرحله آن پیشه کن
 که هر مرگ دگران مرگ خود اندیشه کنی به سلطان بعد از رسیدن نفس بسیار گریست و او را بنجا که پیروده رسم عزرا

بجا آورد و صدقات با بلی استحقاق داد و بعد از فراغ تعزیت نظام خان را بکوهک دستور خان نامزد کرد و نوازش نمود
که بر جناح تجلیل قطع مسافت نموده بدستور خان پیوست و با اتفاق یکدیگر بیوشنگ جنگ کردند و گرنجینه پناه
بکوه مبارک حاجی برو در غلظت این احوال غرض اقبال خان و شخص خان رسید که از بندگان سوره ش
جز خیر خواهی امری بوجود نمی آید و محافظان از روی حق و حسد حرفهای غرض نیز سر و صدا داشته خاطر اشرف
نسبت بر بندگان متغیر گردانید امید که حقیقت نا دو نتوانی و حرمانی کی محافظان امری که او نموده بر خیر حق
کشوف شود و احتمال دارد که بعضی دو نتوانان از روی بغضی در خلوت تصدیق این سخن نمایند چون مضمون
عرائض معلوم شده بعضی خدمتگاران نیز گفتند که عرض محافظان این آخر آنست که خود از روی اشتغال بهمات
ملکی بر راز داد و اگر شخص خان و اقبال خان میبودند نوبت وزارت با و نمیرسید بلکه یکی سی او آنست که طرح مجددی
بر روی کار آورد و یکی از او را در شاهی را از حبس بر آورده آیم سلطنت بر و اطلاق نماید و خود راق و فائق بهمات
باش سلطان محمود که در کار با حرم و دور بینی نداشت فرمود که هرگاه محافظان بسلام بیایند او را گرفته
نگاه دارند که بعد از تحقیق بمنزله خود برسد چون هو احوال آن محافظان حقیقت ماجرا را برسانند روز دیگر
بهزدهم جمادی الاول باشد با جمیع خود بر سر دیوان حاضر شده بعد از ساعتی سلطان محمود او را در خلوت
خواست ز فتنه جو ابهای درست گفت سلطان محمود از کمال غضب نهایت شجاعت با معذور و کچند از خوا
و گروهی از پیشانیان بیرون خراسیده و آن بدگر گرنجینه از دو لخواه بیرون رفت و در بند بیرونی را متصرف شده
علمی بر افراخت و شاهزاده صاحب خان بن ناصر الدین را آورد و چهار بر سر نهاد و در آن حویلی محمود شاه
برآمده جانب اعیان رفت و از آنجا دستور خان و دیگر امارا استالم داد و بحضور خود خواند و همایش که سلطان
محمود و مهاجرت اختیار کرد محافظان شاهزاده صاحب خان را سلطان محمود خطاب داده بر تخت اجلاس نمود
و بعد از چند روز دستور خان با عین رسید پس از روی شخص خان و اقبال خان بسلطان پیوستند و صاحب خان
را از استماع این خبر بدر رخان و فضل خان را طلبیده عهد و پیمان بایمان غلاما موکد گردانید و تباریح خیمه جمادی الثانی
مردت خان را در قلعه شادی آبا و گذارشته قصبه بیلر الکرا گاه ساخت و با مستقواب حیدر خان فرمود تا آنکست ملوف
سیاهی را نقد از خزانه داده بفرستد و سیاهین نماید و سلطان محمود از اعیان کوچ نموده بدیبا پور آمد و بعد از یک
شب سردارانیک عیال در قلعه ماند و داشتند سوار شده و بار و یک شاهزاده نهادند و روز دیگر سلطان محمود از
دیبا پور کوچ نموده بجانب چندیری متوجه گردید و کیفیت ماجرا نوشته به حجت خان فرستاد و در جواب
نوشته که این بنده مطلع آنست که دارالملک شادی آبا و در تصرف اوست سلطان محمود از جواب در کمال کار
خود متحیر و متفکر گردید و در موضع بیست بود و توقف نموده طرف مشورت در میان آورد و بعضی دو نتوانان گفتند که

پناه بقلعه رفتند و درین بعضی چنان اقتضا کرد که از سلطان سکندر رودی استمداد باید نمود سلطان
محمود که مزاجش از چنان میسر که چنان روزی در دامن خیمه حیدر مشغول کعب اقبال باید بود و چنانچه قلعہ تهنسبور
پناه برون مناسب است که امداد و اعانت متصور باشد و امداد از کافران خواستن در نظرش میسر نیاید و سلطان
امید از خلق قطع نموده منتظر ظهور بطول تقدیر میبود و بعد از چند روز منبری رای که یوفور شجاعت و کار دانی
استیاز داشت از تهاز خود آمد همراه شد و بهجت خان برقیج حرکت خود اطلاع یافت پس خود شدت خان
بخدمت فرستاد و سلطان از امر استظهار عازم مندو گشت و پس از مدتی خبر آمد که شاهزاده صاحبخان محمود
حدود چندیری گردیده چون بموضع سهرانی نزول کرد و طرفین چنان صلاح دیدند که صباح ترتیب افواج نموده
منتظر صوب ریاح مشغول و حضرت باشد اتفاقا بعد از یک پاس شب افضل خان سوار شد و متوجه جارد وی سلطان
محمود گردید و وصف لشکر پیشتر با فضل خان موافقت نموده باز وی سلطان پیوستند و شاهزاده
صاحبخان و محافظان از بر دشت و اضطراب خود را آتش دند و گرفتند و روز چهارم بهفت آباد رسید و
اصراف با ایاف خراتن کشود و بطور ربط قلعہ پراختند سلطان محمود را هم لشکر آبی بجای آورد و متوجه شادی آباد گردید
و چون بموضع میرسد رسیدند شمشیر سلطان شهاب الدین دامادی او که در باره مبار با باجایی محقق شده بود و بدو قول
گرفته نزد سلطان محمود و او را ندکوی ستوار چون بقعه شمر تول کرد و روز دیگر هفتم رمضان سنه سبع و شصت و هجده
آرامه متوجه چنگاه شادی آباد شد و از طرفین متوجه صفوف آرامه معرکه قتال برآرامه شد شاهزاده صاحب خان
جرات نموده بر فوج سلطان محمود حمله آورد و درین متافیل متوجه سلطان محمود شد و و تیری بپشت فلیکبان چنان
زد که از پشت او بدر رفت و درین وقت سیدنی رای با جمعی را بجوینان بنظم برچه و جمدهر دمار از روزگار فوج
صاحبخان بکوردند و شاهزاده قاپ مقاومت نیاورد و فرار نمود و چنانچه پناه قلعہ بردند و گرویی در غارهای که در حاکم
مند و واقفست محقق گشتند و سلطان محمود تا حوض لغات نموده فرو آمد شاهزاده ببطور ربط قلعہ پرداخته
روز و شب در محافطت می کوشید و سلطان محمود از روی شفقت جلی بیغام فرستاد که چون نسبت اخوت
در میافست و رعایت صلح از واجبات است و خلق حله بران میدار و که هر جای التماس نماید با و منبذول
دارم و آن مقدار مال که تواند برداشت بردارد و برود که مصافحه نیست تا خون بیوجیه ریخته نشود شاهزاده
صاحبخان بر استحکام قلعہ مغرور گشته قبول نکرد و سلطان محمود بطرف قلعہ را فرود گرفته و در محاصره مبادله فرمود
تا در تاریخ شانزدهم شوال سنه مذکور یعنی و اتمام تولانا عماد الدین خراسانی دلاوران لشکر بخاران طلوع
صبح صادق بدر قلعہ درآمد بر سر مردم و پیل ریخته نیکو گیر آویخته و بطریق لعین خون اعوان و انصار شاهزاده
بجاک دلت آویختند و شاهزاده و محافظان یار و جواهر قیمتی را همراه برداشتند از راه متصد رینه گرفتند و در چهار

در قصبه برده از توابع گجرات بار دوی سلطان عظمیٰ بپوشند و او مقدم شاهزاده کرلی داشته و قصبه از لوازم
 مهاندی فروخته داشت و قرار داد که از موسوم برسات ولایت مالوه را بدست آورد و میان اخوان قسمت
 نموده خواهد شد و از آنجا بپانچ نیرخت رفت و روزی گذر شاهزاده بر منزل یادگار خول که مشهور بسرخ کلاه بود از
 جانب شاه آهیل معنوی برسات گجرات آمده بود و میان خدمتکاران سخن بلند و پست شد و بجهت
 آنجا میزد و میان عوام انتشار یافت که یادگار سرخ کلاه و مردم او شاهزاده و مند را اسیر گرفته اند مردم لشکر
 گجرات هجوم مام نموده چندی از جماعت یادگار سرخ کلاه را کشتند و شاهزاده از انفعال تشویر به خست رو
 بیضوب ولایت اسیر نهاد و بایستد سوار در موضع نوگا نو که سردار میر عثمانزست نزول کرد و او با حاکم قصبه
 کند و برین خبر اطلاع یافت بر سیل تقبیل آمده جنگ انداخت و صاحبان رو به نهریت نهاد و آنجا بجا آمد
 که در بلاد کنست بر چون نسبت محبت میان سلطان محمود و حاکم کادلی آنجا انداخته بود و قرار داد
 باز داشته قریه چند بجهت مدد خرج او مقرر شود بعد از آنکه آشوب از مملکت دور شد و فساد او و اصلاح مدلی
 گردید سلطان محمود برسات واسن و امنیت قرار گرفت و حکام و تها نه فاریان و اعمال بواسطه ضبط ولایت
 باطراف و اکناف مملکت رفت میزدی رای خواست که خود مستقل شود امرای غیاث شاهی ناصر شاهی
 از میان سرگرد و بجهت غرض فاسد خود در بدگونی امر شروع کرد و در خلوت سخنان نالائق نسبت به سر
 میگفت تا آنکه روزی سرور شد داشت که اقبال خان و اقبال خان سکا تات شاهزاده صاحب خان فرستاد
 میخواهد گفته خوابیده را بیدار کند سلطان محمود این سخن غرض آینه را بی غرضانه تصور نموده فرمود که هرگاه اقبال
 و اقبال خان بسلام بیایند تقبیل رسانند و در گردیده تیر قدیم چون بسلام آمدند برود را گرفته بنیاز بند جد کردن
 و سکن در خان حاکم سیواس و فتح جنگ خان شروانی از دستایند این جرات و تسلط میدی رای گرنجیه بیایند
 خود رفتند و سکن در خان بخی در زیده از کند و به تاقصیه شهاب آباد متعرت شده عمال خالص را بدر کرد و سلطان
 محمود بجهت تسکین این حادثه در نیم ماه جمادی الآخر سنه ثمان عشر و شصت و سه از قلعه مند و فرود آمده و در کوشک
 جهان نمایی بنیاد نزول کرد و منصب وزارت بمیدی رای تقوین نمود و بجهت خان حاکم چندیری و دیگر امر
 فرستاده طلب داشت بجهت خان با وجود نسبت فام زادی تر سیده غدر رسیدن برسات نوشت
 سلطان محمود و اغراض عین نموده بمنصور خان مقطع بهیله نوشت که بدفع سکن در خان متوجه شود و منصور خان
 استعداد لشکر نموده متوجه جنگ گردید و چون بنواحی ولایت سکن در خان رسید با سوسان خبر آورد و نزد
 سکن در خان بسیار لشکر جمع ساخته و از ایلان گونند و از ریز متفق ساخته است منصور خان توقف نمود
 حقیقت حال را به سلطان محمود اعلام کرده که ملک طلبید میدی رای و در جواب نوشت که اگر در گرفتن سکن در

کمال و کمال جاز داشت بقوت قهرسلطانی گرفتار خواهد شد منصور خان ازین حکم در مال کار خود خیر
و متفکر گردیده مراجعت نمود و بیعت خان طغی شد و سنجان خان که بکرمک منصور خان نامزد شده بود نیز
به بیعت خان پیوست و سلطان محمود از استماع اخبار کوچ نموده بدار آمد زیارت شیخ کمال الدین مالوسه
نموده از قصبه دیابور رسید برای بالشکر انبوه و بیجا سلسله قیل برفع سکندر خان رخصت نموده عازم چین گردید
میدنی را می چون بولایت سیواس درآمد دست تاراج و غارت برکشاد و عیش صافی سکندر از استماع
این خبر گذشت و از روی عجز راه صلاح پیچود و سیله حبیب خان نیز و میدنی را می آمد میدنی را می با چین رفته
تقصیرات سکندر خان نموده سلطان محمود قلم غفور برانتم او کشیده منصب دیابکر او مقرر کرد و سلطان محمود و چین
کوچ نموده بقصبه آگره رفت و از انجاء خنداشت داروغه قلعه شادی آباد که جمعی او باشن از شب بخت و بخت
رمضان خروج کرده چتر از قبر سلطان عیاش الدین بر سر شخصی مجهول النسب برافراخته دست بغارت شهر و از
نمودند و با قبایل خداوندگار اس رتین آنجماعت را دستگیر کرده بیاست رسانیدند شد سلطان استماع نموده
نام بردار و فرستاد و آباد فرستاد و خود بجانب بهابا با جمعی رفت و متعجب بهتر فاس و لاسا نموده به بیعت خان
فرستاد چون نصرت اولی عبارتی دولتی لول بود جواب ناصواب داده جمعی را بکاوایل فرستاد و تا شانه
صاحبان را سر کرده و بیارند و عریضه بسلطان سکندر نمودی نیز فرستاد و مضمون آنکه محمود شاه زمام حل و عقد
و ضبط و ربط عالم بقبضه کفای رسیده و پای انقیاد از طریق مصطفوی علیه السلام و التجه بیرون نهاده اهل اسلام
را و ایل و خوار و کافران و راجه و تان را غر و کرم میدارد و اگر فوجی از عساکر منصوره با آنحد و در خطبه بنام
آن بادشاه دین را خوانده و میگردد ایشان را شائع سازد و چون بهتر فاس آمده این ماجرا را تقریر کرد و سلطان محمود
استعداد نموده بعد یک هفته از بهار کوچ کرده در موضع سکار بود و فرود آمد و وزیر مختص خان را بالشکر فراوان
پیش از خود بصوب چنبری را می ساخت مقارن اینحال خبر رسید که مقتضای محرم الحرام سنه تسع و شصت
سلطان مظفر گرجانی بالشکر سیکان و دیابند قیل در قصبه دیار نزول نموده در فوجی موضع دلاور و بشکر سیکان
و رای تپور او دیگر امر اینکه در قلعه مند بود و مردم محتر فرستاده هر چند از رای عجز و انکسار پیغام نمودند که در
سلطان محمود و ضبط ملک خود در مانده اراده تسخیر ولایت او نمودن از مردود و مردانگی انعیاد نماید اصلا
بسمع رضا و قبول استماع نفرموده نظام الملک سلطانی را با فوج بزرگ بنواحی بلی فرستاد و بکنار حوض رانی
رسیده مراجعت نمود و در انشاء مراجعت از قلعه فرود آمد دست بروی نمودند نظام الملک برکشید چند کس را
بقتل آورد و مردم دیگر بقلعه پناه بردند سلطان محمود از وصول این اخبار وحشت آثار بریشان خاطر متردد و خجسته
شد که اول بکدام طرف متوجه شود و ناگاه در عین سرانگیختن خبر رسید که سلطان مظفر گرجانی مراجعت نموده براد

دو روز متوجه کجرات گشت سلطان محمود و اسیر شکر خوار و ندی بجای آورد و دفع صحبت ما را از پیش نهاد و همستخت
دوبال از چند روز خبر رسید که سکندر خان باز علم بی برافراشته قریات خالص را متصرف گشت سلطان محمود و ملک قصبه
کندویه ملک لود نام را تا دیوبند او را مرود کرد و ملک لود را متوجه سیواس گردید بعد از اقامتی فریقین غبار فتنه دینی
از صبح تا شام بر پا بود و در آخر سکندر خان تاب نیاموده بروی بهریمت نهاد و سیواس و ملک لود را تعاقب
نموده بغارت مستغول شدند درین اثنا شخصی که خیال او به بند رفته بود و خود را بمملک لود بازسانیده بهانه
یابی بوس قریب آمده بخبر نهرو آو بود و در بیلوی آورده متاع زندگانی او را بفارت برد سکندر خان از شنیدن
این واقعه برگشته مردم لود را با ایشان انداخت و شش پنج فیصل و اسب بسیار غنیمت گرفته مغفور و منصور
سیواس برگشت چون این خبر بمسلطان محمود رسید دفع صحبت خان را مقدم دانست متوجه چندی گردید
و در راه خبر آوردند که مصطفی و خجسته شاهرزده صاحبان را از کوند و آب چندی اندوخت خان و منصور خان
استقبال نموده او را به سلطنت برانگشتند سلطان محمود در موضع ساجیه بوقت توقف نموده با ستاد و سپاهی بزرگ
و بعد از چند روز خبر رسید که سعید خان لودی و عماد الملک بالشکری از جانب سلطان سکندر بکوک شاهرز
صاحبان و پنج گروهی چندی فرود آمدند سلطان محمود از شنیدن این خبر بریشان خاطر گشته صلاح چنان
که بجای انجوش معاودت نماید و در اثنای راه امر را در حضور خود طلبیده اساس عهد و پیمان را با میان استوار
ساخت با وجود شتم و تجدد عهد چون پاره از شب گزشت صد رفان و مختص خان که از ای صادق القول بودند
سمانب چندی گریختند و محمود شاد جمعی را برسم تعاقب فرستاد و خود بقصبه سرخ منزل کرد و بتایخ غره صفر
اعمارات قصبه بهلسته گزشته بر سر در خانه فرود آمد و چون اردو از پیش دروازه بهلیه میگذاشت گماشتند
منصور خان با اتفاق او با سن شهرانند اما در اثنای راج کردند از شنیدن این خبر عرق حیمت و مردانگی سلطان
محمود بچشمش در آمده فرمود تا طرقه اعیان حصار را گرفته انجاعت بی عاقبت را بسیارست رسانند و اهل شهر
مست این گروه تاراج یافتند و اطفال و عیال شان ببدل انجندگی گرفتار شدند و چند روز بواسطه بیگانه گران حدود
توقف نموده شاهرزده صاحب خان و صحبت خان این وقت را نعمت عظمی دانستند ملک محمود در اثنای شکر
فراوان بصوب سارنگ فرستاد و بجای خان گماشته قطع سارنگ و جنگ کرده غالب آمد ملک محمود فرزند شاه چندی
قرار گرفت و بجای خان نعمت بسیار گرفته بسیار رنگ بازگشت و درین هنگام که نوح ملک محمود در بنه آمد سعید خان
لودی و عماد الملک به صحبت خان پیغام فرستادند که و عده چنین رفته بود که بگاه فوج منصوره سکندری بمحیطه چندی
رسید خطبه بنام سکندر خان از مانی خوانده شود و در اهرم و دنانیر بر لبه کافالی مفر و بسلوک کرد و تا امر و لا اثر
از ان بطور نرسیده و چون جواب و افاقه داشتند از موضع سروی کوچ نموده چهارده گروهی نشستند

در آنجا صورت واقع سلطان سکندر و خدا باشند و سلطان سکندر فرمان طلب فرستاد و چون فرج
 سلطان سکندر را آزار یافته متوجه دلی گشت سلطان محمود منتظر نیل لطف الهی بود طح شکار انداخته بود روزی
 در اثناء شکار جاسوسی بمرض رسانید که خواجہ جهان و محافظ خان با فوج بزرگ بصوب شادی آباد راست
 شدند سلطان محمود از ہما انجامت نمود حبیب خان و فخر الملک و ہمسکرن را بوضع محافظ خان نامزد کرد و
 حبیب خان و دیگر اہم اہل تاج شازدہ سہیل را بجمع الثانی بجلوہ رسیدند اتفاقاً پدیس از ایشان سہ ہزار ساعت
 محافظ خان بقتل رسید سرش را جدا کردہ بفتح و فیروزی بار دوی خود معاودت نمود شاہزادہ صاحب خان
 از استماع این خبر بلول و محزون گشتہ در آمد شد خوانین بر رو خود بہت بخت خان و صدر خان چنان صلاح
 دیدند کہ علما و شاہ را در میان آوردہ بتغفار تقصیرات خود نمودہ بہمت شاہزادہ فطری از اقطار ملک الہا
 نمایند و با اتفاق رفتہ این مضمون را بصاحب خان معروض داشتند صاحب خان گفت بہ نیت کہ این در خاطر خود خطور
 میکرد از آمدن فوج سلطان سکندر بلوچ مجہوم بودم الحمد للہ این بلیہ دفع شد بہمت خان اصلاح اہل تاج اولیا
 بار د و فرستادہ درخواست تقصیرات خود نمود بہمت مدخرج شاہزادہ جای طلب کرد سلطان محمود این امر
 از بطاعت عینی و عنایت لاریبی تصور نمودہ قلعرہ را بسین و قلعرہ ببلید و دہونی بشاہزادہ تقویض نمود و عجلالہ الکو
 و ولک تنگہ بہمت مدخرج و دوازدہ سلسلہ قبیل انعام کرد و ہنایش را استالمت یہ بہمت خان و دیگر اہل تاج
 فرستادہ جمعی از ملازمان خود ہمراہ رسول بخت خان رخصت کرد شیخ اولیا فرستادہ چون قریب بہ چند
 رسید بہمت خان سرتزہ خان دل خود را باستقبال رسولان فرستادہ مقدم ایشان را ملقی با غراہ و حرم
 نمود بہمت خان بعد از اطلاع بزمینون فراہین منشور حکومت را بسین و بلیدہ را بدست سرتزہ خان بخت
 صاحب خان فرستادہ دہ لک تنگہ و دوازدہ سلسلہ قبیل را خود نگاہداشت و چون بعضی فتنہ انگیزان بشاہزادہ
 صاحب خان گفتند کہ بہمت خان فرار دادہ کہ صباح غد فطر نماز گاہ شکارا بعضی مقریان بدست آورد و لہذا
 شیخ اولیا را بار د و فرستادہ عمد و بیان بایشان ہو کہ ساختہ جمعی از لشکر را بطلب نمودہ از استماع این خبر
 خوف و ہراس بر باد شاہزادہ غالب گشت و ہر روز در فکر و اندیشہ گذاریند و در شب ہم رمضان شاہزادہ
 بی طاقت سلوک راہ غیر متعارف اختیار نمودہ خود را در سرحد بفرج سلطان سکندر رسانید و چون این خبر بشاہ
 رسید دہ تاج نور دہم شوال متوجہ خطہ چندیری گردید بہمت خان و اکابر شہر باستقبال شہنشاہ زبان اعتدال
 کشودند محمود شاہ در قم غور و صحیفہ جریہ ایشان کشیدہ ہر یک را بخلعت و انعام مخصوص گردانید روزی چند
 در چندیری اقامت نمودہ ہر انجام آن ناحیت کردہ متوجہ دارالملک شادی آباد گردید بسجی نامرضی و مستصواب
 تا صواب سید بی رای ہدیہ در امر او سر و اران نہادہ و ہر روز سکہ را گناہا و نا کردہ متہم و مظلون داشتہ در معرض

سیاست می آورد و رفته رفته کار بجای رسید که مزاج محمود شاه از جمیع امرا و ملکای جمیع مسلمانان برکشت و عمال قدیم که سالها در سرکار غیاث شاهی و ناصر شاهی متصدی مهمات و دیوانی بودند رقم عزل برانصه آن گروه و فدا گشتند و جوانان و انصار میدنی را بی راتین کرد و ازین عمل اکثر امرا و سرداران و نوکران شکسته دل گشته دست ایل عیال خود گرفته مهاجرت او طان خود اختیار کردند و قلعه شادی آباد که در ایل علم و محیط رجال فضلا و مشایخ بود و مسکن گوران کردند و کار بجای انجامید که هیچ شغل و عمل سرکار محمود شاه بی خبر و ربانی و فیکلار امید خدای بجا شتهای خود حواله نمود و از جنس مسلمان در خدمت سلطان محمود زیاده برد و بیست کس نماند و زنان مسلم و سیده را چوتان استغفرت شده کینه تراختند و قتل آموخته داخل الکاهه کردند و زنان مطهره ناصر الدین را نیز بقتل آوردند سلطان محمود تسلط و استیلا را چوتان دیده بی طاقت شد و چون در ایل هند رسیدم است که هرگاه نوکر خود را رخصت میکنند یا همانرا دواع میمانند یا بایدهند سلطان محمود طرف پیرانیزهای پان بدست آرایش خان پیش میدنی را سه فرستاده پیغام داد که من بعد شما را نخست از ولایت من بدر و دیدار چوتان جواب گفتند که چهل هزار سوار ما امروز در چوخواهی و جانبیکر تقصیری نکردیم و خدمت پسندیده از ما بوقوع آمده نمیدانیم که از ما چه تقصیر شد چون آرایش خان جواب برده را چوتان که در خانه میدنی را بیسلطنت بردارند نیز خدای گفت که الحال سلطنت مالوه بی الحقیقت از ماست و اگر محمود شاه نباشد سلطان مظفر که اتی جلور بر آمده ولایت مالوه را متصرف میشود پس هر کیفیت که باشد رضا جوئی و بیعت خود می باید کرد میدنی را بی باقی را چوتان بخدمت سلطان محمود رفته در معرض استغفار ایستاده عرض داشت که بجای جهان آرای مخفی نیست که از ابناء گان بنی جانیسیار و خدمت امری بوجود نیامده که محافظ خان که اعدا و عدد سلطان بود با قبایل خداوندگار و را بعبودیت تمام بقتل آوریم که اگر چه آدمی که از سرتایا مملو معاصی و تقصیر است اما تقصیر یک مسلم غبار و آزار خاطر بوده باشد از ما بفعل نیامده و از ما بغرض اگر بحسب بشریت امری نا ملائم صادر شده باشد از کرم جلی و عنوف ظری امید داریم که از آن در گذرند و من بعد از ما بمخلاف مرضی طبع سلطان امری بوجود نخواهد آمد سلطان محمود و طوعا و کرها بدین منوّه از سر پیش در گذشت مشروط بانکه جمیع کارخانهها بطریق قدیم همان کافریان حواله بکنند و اصلا در حاکم علی مردم خود را داخل اندر هندو زنان مسلم را از خانههای خود بیرون کنند و دست نقدی کوتاه سازند و میدنی را بی بیعت مصلحت و وقت شرط را قبول نموده و بجوئی سلطان بسیار کرد و اما سالها پس وزیر سر از انقیاد پیچیده از انصاف شنبه و اعمال تغییر باز نی آمد سلطان محمود از غایت شجاعت با وجود آنکه و بیست نفر مسلمات در خدمت او پیش بنوده بعضی فتنان خود قرار داد که چون از شکار مراجعت نمائیم و میدنی را بی سالها پس بچانه خود مرضی کردند و در اوقات مراجعت آنها را پاره پاره کنند و روز دیگر مراجعت مقرر در هر جا گذارشته خود بشکار رفت و از شکار مراجعت نموده

بجلو تھانہ درآمد و میدنی لاری و سالیان سن را رخصت فرمود درین وقت آیت مردم از کمین کاہرہ آمدہ ہر میدنی را ہی
 سالیان زخم زدند سالیان در ہانجا کشتہ شد و میدنی را ہی را چون رخصت کاری بنوداد را بہنزل بر برد را چوتان
 از استماع این خبر مستعد شدہ و روانہ میدنی را ہی جمع گشت تنہا گزندہی بسلیطان محمود رسانند سلطان محمود از کمال متو
 و مردانگی از استماع این امر با شتا زدہ سوار و چند پیادہ مسلمان بقصد شہادت از دولت خانہ برآمدہ متوجہ جنگ
 و صد ہزار را چوت پیش آمدہ جنگ آغاز کردند یکی از را چوتان پورسیہ کہ نیمہ را لگی شہتبار داشت پای در میدان
 نہادہ جری بر سلطان انداخت سلطان جری را زد کردہ اوراد و بارہ ساخت را چوت دیگر برچہ خواہ سلطان
 کرد سلطان پہلہ پیشہ گرفتہ اورا زد و نیم گردانید را چوتان از مشاہدہ اینحال گر خیمہ یکجا بستند و خواستند کہ هجوم مام
 نمودہ اورا بکشند چون میدنی را ہی باز آمدہ مطلع شد گفت کہ محمود شاہ ولی نعمت نیست اگر با برادر حمزہ
 شمار چہ کارست اگر سایہ دولت اور بر سر من نباشد سلطان مظفر گجراتی دما زبر و گاہین برادر را چوتان سخن
 میدنی را ہی بمنازل خود رفتہ و غوغا فروداشت و آتش میدنی را ہی بجہشت سلطان پیغام فرستاد کہ
 چون در مدت عمر خود ہوا خواہی و حلال نمکی از دست من نہادہ ازین زخم جان سلامت بردم اگر فی الواقع
 بکشتن من امور سلطنت انتظام می یابد فالام مضائقہ نیست محمود شاہ بقیت با را جی حق انجامیدہ کہ میدنی را
 خیر خواہ ماست و از کمال ہوا خواہی رویش را چوتان بی اعتدال را از سرفتنہ و فساد دور داشت و سن حرمت
 خاطر اورا بر ہم التفات و عنایت علاج خواہم کرد و پس از چند روز کہ زخم او تبدیل بصحت گردید با ما نصیر را چوت
 مسلح و بصلاح آمد من بعد بہین وضع بسلام می آمہ محمود شاہ از غایت جرئت و دلیری بطریق قدیم باو مسلک
 نمود و لاسا کردہ بر سردیوان فرستاد تا بہمات ملکی نزد او چون مدتی مدید گذشت و دید کہ اسطیلت بجز
 بروی نماندہ و در شہور سنہ عشرین و شصت بہانہ شکار از قلعہ مند و برآمدہ را ہی کہا را کہ حرم و دستدار نو بہرہ
 گرفتہ و جماعت کثیر از را چوتان کوایم بحیث خبر داری ہمراہ او میبودند اطراف اورا گرفتہ قیامت بدیدہ اورا کہ
 خدمتکار قدیم او بود خلوت گفت کہ فرا لشکار خواہم رفت در را چوتان را در پیش شکار چندان خواہم و دانید
 کہ ہر گاہ کہ بار و بر بند ایشانرا شجور و حرکت نماند چون شمش بگذرد باید کہ سہ اسپ باو پای را بریزد و آورد
 و مستعد ساختہ ما را مطلع سازد و روز دیگر چون شکار رفت و بگاہ آمد و از تردد بسیار را چوتان خواب فرستند
 میر آخو حجب الحکم سہ اسپ مستحب را بریزد آوردہ اورا واقف گردانید محمود و شاہ اعتماد بر چون و تائید الہی
 نمودہ خود را با سپہان رسانیدہ ہر سہ رو بصحرائی غریب ہنما و ند بعد از بے طعرا حل و منازل چون بقصبتہ
 دہود کہ ہر حد گراشت برسید قیصر خان تہانہ دار سلطان مظفر گجراتی رسم استقبال بجا آوردہ تہانہ دارے
 بتقدیم رسانید و سر آوردہ دایہ خراج پیشکش کردہ و علفیہ بسلیطان مظفر نوشتہ از قدیم سلطان محمد مطلع گردانید

خون در خاتیره این خبر به سلطان مظفر رسید مراسم شکر الهی بجا آورده قیصر خان و تاجخان و قوام الملک و دیگر
 امرای بزرگ خود را با استقبال فرستاد و اسبان عراقی و چند سلسله فیل اسباب تو شکیانه و سایر پرده و اسباب
 فراخخانه و دیگر کارخانه های که سلاطین را در کار است ارسال داشته خود نیز چند نفر را استقبال کرد و بعد از آنکه در کتب
 و یک مجلس یک تخت قرآن سعدین و اجتماع غیرین واقع شد سلطان مظفر رسم موت و امن قوت مرعیه
 پسر شهباز که نه فرمود و تنقهای بادشاهانه گذرانیده به جراحتهای او مرهم نهاد و پس از چند روز سلطان مظفر لشکر
 راسته غریب بلاده و الوه نموده چون قریب به بار رسید رای پتور آتله مند و را مضبوط ساخته بلوازم حصار دار
 پرداخت مندی رای و سلاطین با چند هزار راجه پوت بختور فتنه براناسا کمالی شایند و سلطان مظفر خود نیز
 میامر کرده تقسیم راجا نمود و بعد از چند روز رای پتور از راه مج در آمد دامن خواست و چهارده پرگنه گاه خود را تها
 نمود سلطان مظفر آنکمال رفت تمسک و را قبول کرد و روز دیگر باز پتور این پیام فرستاد چون از حرکت ناپسندید
 بسیار صادر شده و بیم و هراس غالب است اگر سر کرده لشکر عقب نشیند دست عیال و اطفال خود گرفته فرود
 و قلعه را بهر که فرمایند تسلیم نمایند سلطان مظفر استدعای آن سکار را قبول کرده سر کرده پس نشست و آنجا واقع
 شد که رای پتور واقع الوقت میکند و انتظار آمدن رانا ساجا میدانی رای میبرد سلطان ندری تنیده و دستیار
 معاونت نموده قلعه را هر که در در میان گرفت و در خیال خیر آورنده میدانی رای و سلاطین بکمالی براناسا کمال
 داده و بقبالات نموده و را با کل میدندان آن نواحی که کومک آورده قریب شهر اجین رسید و سلطان مظفر
 عظم پادشاهان حاکم اسیر و بر یا خور که خواهر برادره و داماد سلطان مظفر بود و فرج خان و قوام الملک را با تها
 و گوشمال میدانی رای و رانا ساجا تعیین فرموده همت بر تسخیر قلعه گانشت اتفاقا شخصی آمده معبود که و را برادر
 آسان دلالت کرده گفت که رای پتور را و رانجا اندک کسی گذاشته و چون فروار در مویست راجه پوتان در
 منازل خود با مشغول خواهند شد اگر روز سهیلی در راجه پوتان و دیگر جنگ انداخته بایرد و راجه پوتان فرامیند و پیش
 نوبی آن راه فرستند و نوجی دیگر همت مدد و کومک مستعد دارند یکن که قلعه تعریف در آید سلطان مظفر
 لکاش او را پسندیده فرموده به انعام و اتفاقات مستطفر گردانید و تیار پنج سیر و نیم صغیر سوار و شش سوار
 سپاه و لشکر یان گجرات از لشکر برآمد و طرح جنگ انداخته دست پر دمای مراد نموده و راجه پوتان نیز پیش از
 نزد کرد و سپاه گجرات قبل از عصر قبل بازگشت نواخته در محلهاست را گرفتند و راجه پوتان تردد بسیار
 نموده بود و دیگر روز سهیلی بود و سواران ایشان اندک مردم در راجه پوتان گذاشته شب در خیال خود آهسته
 چون نیمی از شب بگذشت تاجخان و عماد الملک همان دلیل را پیش انداخته براه معبود که بر آمده تاجخان نیز برادر
 معبود کرد و عماد الملک چون نزدیک دیوار قلعه رسید در یافت که راجه پوتان خفته اند و از آمدن فوج مشغوری ندارند

فی الحال از دست یزدانی ترسید و آده جمعی را بر دیوار قلعه بر آورد و چون آنجا رسید دیدند که راجپوتان را خواب
 و بیدار بود و آهسته آهسته قدیم بر زمین نهاده دروازه را گشادند و در افتاد و دروازه گشاد و راجپوتان حاضر
 شدند و دلاوری کبیر و دروازه بود و در دیوار خود را بدید و قلعه را ساینده و چندی از راجپوتان را بپایه
 کردند و بقیة السیف راه فرار گرفتند چون این خبر برای پتور رسید پیش از خود شایانان پوریه با پانصد راجپوت
 از عقب شایانان روانه شدند و در آن گجراتی در خانه کمان در آید و مردی که پیش پیش شایانان می آمدند تیر و دوز
 کردند و آنها از زخم جاگداز در یک شوک زخم خورد و رو برگریز نهادند و متقارن اینحال سلطان مظفر گجراتی از بهانه
 قلعه در آید چون چشم اهل قلعه بر علم مظفری افتاد و جانهای خود رفته جوهر کردند و درون راجپوتانست که وقت خطرات
 آتش در خانهها خود زده عیال خود را بقتل میرسانند و میسوزند و این عمل را جوهر میگوند فوج و جوق و جوق بهادر
 گجراتی تجو بیابا و سنارل راجپوتان در آید و قتل عام کردند و بخت پیوسته که در شب و پاره از روز نوزده هزار
 راجپوت بقتل رسیدند و و چندان از غنائم و دیندی بدست لشکر گجرات افتاد که محاسب روزگار در حصای
 آن متعرق بجز و قصورست و چون تائید چون التی فتح میسر شد و راجپوتان حرام نمک لبرای خود رسیدند
 سلطان محمود آید مبارکنا گفت از روی محبت پرسید که خداوند جهان بار را چه میفرماید سلطان مظفر از کمال
 بزرگی فرمود که سلطنت مالک بالوه مبارک باشد و سلطان محمود در قلعه ماند و گذاشته بهما ساحت
 مرا بخت نموده بار دو خود رفت و در دیگران منزل الوای غرمت بر افراشته بجانب جین متنبه را نا ساکنا بخواست
 و چون قلعه و بار رسید خبر رسانیدند و خان و امرا منور از قصه بسیار پوهر پیش رفته بود که را نا ساکنا بعد از استماع
 فتح قلعه گرنجیه ولایت خود رفته در شب اول بخت و بخت کرده راه قطع نموده در میدان و در سلاطین خود همراه بود
 سلطان مظفر از شنیدن این خبر مرادم حمد و شکر الهی بتقدیم رسانیدند و خان امر را طلب داشت و سلطان محمود در منزل
 بخدمت سلطان مظفر آمده و عرض داشت که اگر یک روز بر قلعه شادی آباد و تشریف فرموده مرا سرفراز سازند بخت
 از انظر پذیرد و کمال بقصده درین طرف شرف روزگار باشد سلطان مظفر اردو در در قصبه و بار گذاشته خود
 بقلعه شادی آباد رفت سلطان محمود و لوازم هم اندازی قیام نموده پیشکشهای لائق گذارید سلطان مظفر بعد از فراغ
 مجلس صحبت بیز عمارات و بناات نموده بشکر خود رفت و از آنجا بفتح و غیره رفتی متوجه گجرات شد سلطان محمود از غایت
 الفت و اخلاص چند منزل بر بزم مثالیه همراه رفت سلطان مظفر آصفهان گجراتی را با چند هزار سوار و کوبک گذاشته
 سلطان محمود را بخدمت فرموده و درخواست سلطان محمود با اتفاق آصفهان در قلعه شادی آباد قرار گرفت با هم و در
 و سپاهیان قدیم خود و مالک نامه فرستاده طلبید امر او که آن هر جا که بود و بقصد و م سرور و خوشحال متوجه شدند
 گشتند و چون لشکر سلطان محمود جمع شد بصلاح و تقوای آصفهان بر سر میگردان که از جانب مندی زای در قلعه

کار کردن متخصّص شده بود و نامزد گردیدند و برای بعد از وفات برین اراده براناسا کا گفت هر چه دارم همه بقلعه کارگزاران
 بجانب تمام فصلان ملحق شد و کم کم دیوالا الهه صاحب ساخته من جوانه فرایند مالاکا بجا رسید که هر چه دارم از من بزرگوار بزرگوار جمعیت
 براناسا کا به پیش رفت و در آمده با پیشه راجه پوت خنوخوار از قلعه خنوخور آمد و متوجه کار کردن شد و چون انجیر سلطان محمود
 رسید از غایت دگر و تنور راه خرم و احتیاط راز کار محاصر کردن داده و جنگ براناسا کا متوجه شد و اگر در راز قلع میگردانید
 در آن روز که جنگ واقع شد سلطان محمود راه بسیار طی کرده و بهشت کردی و براناسا کا فرو داده بود و چون انجیر براناسا کا
 رسید راه خود را تغییر داد و گفت صواب است که بمن ساعت بر غنیمت باید رفت که راه بسیار آمده و طاعت و حرکت ندارد اگر در
 تند رفتن متوجه او فرصت فوج آراستن خواهد یافت و کار مصلحت خواهد شد راجه پوتان بهر تحسین امی تصدیق او نمود
 سوار شدند و هر دو جدا شدند متوجه شدند چون قریب بار و دو سلطان محمود رسید بان طوریکه او گفته بود لشکریان سلطان
 یکبار دو دو و جنگ می آمدند و بشهادت میر سید بدو اسلحه اگر بی ترتیب جنگ کردند و می دو و سواران از مردم قدیم
 شمشیر شدند و از لشکر گجرات آصفان با پانصد سوار رسیدند و شکست عظیم لشکر سلطان محمود افتاد و سلطان محمود از این شکست
 با و سه سوار و رسید بان هر دو با ایستاد چون فوج راجه پوتان بجانب او متوجه شد جنگ با و با برت رفتار را بجا آورد
 در فوجی که حکم دریای شمشیر و برچ داشت غوطه خورده و صحنه خرم و جوشن او رسید چون جوشن او برداشت بجهاد خرم از
 جوشن دوم که شتر بدن او رسید و با وجود چندین غم و از غنیمت گردان چون از پشت اسب بترختن زمین افتاد راجه پوتان او را
 ستاخته نزد راناسا کا بفرمود و راجه پوتان هر یک زبان بلیج و شنای او کشود و خود را فدای او ساختند و راناسا کا بدین
 سلطان دست بسته بایستاد و لوازم خدمت گاری بجا آورد و بجا آورد و چون سلطان محمود صحت یافت
 راناسا کا التماس نمود که بعبایت تاج سر پندی باید سلطان محمود تاج کلل بدر و چهار قریب براناسا کا داده و از
 خود راضی ساخت و راناسا کا دهنر سوار راجه پوت همراه کرده سلطان محمود را بمنور فرستاد و خود بچهار قریب بفرستاد
 اهل بصیرت پوشیده و مانند کار راناسا کا از سلطان مظفر بالا ترست که سلطان مظفر بنایا برده را مدد نمود و
 راناسا کا دشمن را در حرب گرفته سلطنت داد و مثل قنده غریب تا نایب معلوم نیست که اگر کسی بوقوع آمده باشد
 انصاف از استماع انجیر سلطان مظفر جمعی کثیر کو با یک فرستاده مکتوب محبت اسلوب جو احوال ملحق
 سلطان محمود را بر سر نهاد و بفقده احوال او نمود و بدین تئ بدید لشکر گجرات در ولایت مالوه ماند و بعد از آنکه
 فی الجمله حکومت سلطان محمود حکام یافت کتابت شمشیر بتمهید قواعد لشکر گذاری بخدمت سلطان مظفر
 مرسل داشت و استعدا نمود و چون حیات بدخواه صورت یافته لشکر گجرات را طلب دارند سلطان مظفر
 لشکر خود را طلب نمود و بعد از رفتن لشکر گجرات ضعف سلطان محمود برین ظاهر گردید و اگر ولایت از تصرف
 بر آمده بانه ولایت راناسا کا برفت و قریبی قایض گردید و از هر حد سارگمونا بلیه و ایسین سیکه بپوشید صرف خود

در آورده میگردد و در راجیہ سیواس و مضائق آن سکندر خان قابض گردید و از ولایت مالوہ عشر در تصرف محمود شاه آمد بابت هزار سوار در خوا و میبود اگر چه رانا ساکا قدرت آن داشت که تمام ولایت مالوہ را قابض گردد اما از لحاظ سلطان مظفر شید و عثمان بود اتفاقاً در آن ایام سلطان مظفر طاعت کرد اعدا را قوت و کنت بهم رسید غلبہ طغیان سلمدی از حد گذشت در سنہ ست و عشرين و شصت سلطان محمود لشکر فراہم آورده متوجہ ولایت بہلیہ شد سلمدی در نواحی سازنگپور آمدہ جنگ کرد و نہر بہیت بر لشکر سلطان محمود افتاد سلطان بابت سوار در میدان تہوریای محکم کرد و بخانہ کمان درآمد و او مرد و مردانگی میداد تا آنکہ سرداران نامی از دست سلطان محمود در خاک ہلاک افتادند و کار بجائے رسید کہ سلمدی فرار نموده بدر رفت سلطان محمود و یار و راہ تعاقب نموده بہت و چہار سلسلہ فل جدا ساختہ بند و مراجعت کرد بعد از آن سلمدی از راہ یگانگی درآمدہ اہلار نہایت کرد و باز تہمت و ہدایا بر سہ پیشکش فرستاد و استغفار نامرضی نمود و امر سلطنت چون در شہور سنہ اثنی و الثین و شصت سلطان مظفر اجابت داعی حق نمود و امر سلطنت بسلطان بہادر انتقل یافت چاند خان بن سلطان مظفر پیش سلطان محمود خواستہ آنکہ مرہون احسان سلطان مظفر بود نہایت تعظیم چاند خان بجا آورده و قیقہ از مرہوت و قوت فرو گذاشت در رضی الملک کہ یکی از امرای معتبر سلطان مظفر بود از گجرات فرستادہ و بلازمیت حضرت فردوس مکانی بابر بادشاہ رفت و ہمگی بہت بران گذاشت کہ حکومت گجرات متصل بچاند خان شود بحجت امضای این نیت از اگر دہمند آمد و بچاند خان مشورت کردہ با گروہ مراجعت نمود و چون اینچہ سلطان بہادر رسید خطی بسلطان محمود فرستاد کہ از محبت و اخلاص عجب نموده کہ حراخیز مارا گذاشتہ اند کہ پیش چاند خان آمدہ سعی در قتلہ انکیزی کردہ بعد از مدتی باز رضی الملک بمند آمدہ برگشتہ با گروہ رفت و درین نوبت اصلاً سلطان بہادر بنیامی فرستاد و لیکن در مقام آن شد کہ سلطان محمود را گوشتال بد بد چون برہکنان ماضی گرویدہ بود کہ سلطان محمود را از گجرات مدد و کمک نخواہد رسید و خود استعداد آن ندارد و متوجہ مالوہ شد اتفاقاً در آن ایام سلطان بہادر بہیت تادیت متمردان و گوشتال ہندوان قریب بہر حد مالوہ رسیدہ بود سلطان محمود مضطرب معین خان سکندر خان را از سیواس سلمدی را کہ یک خود طلبید بنحیث سلطان محمود رسید معین خان را اسند عالی خطاب دادہ سرار دہ سرجہ مخصوص بادشاہ بہت عطا کردہ و سلمدہ بعضی پرگنات دیگر دادہ و لہجہ نمود و معین خان را کہ در صل بسپر روغن فروشی بودہ سکندر خان او را بفرزند می برداشتہ بود از پیش سلطان محمود کہ نخبہ موصع سنبل سلطان بہادر پیوست و شکایت و نعت خود و تہفہ مجلس گردانید و چون اینچہ سلطان محمود رسید دریا خان از خدمت سلطان بہادر

فرستاد و پیغام داد و چون حقوق تربیت سلسله ایشان بر دست من هست و مسافت قیامین کمتر
 مانده بخوابد بحضور رسیده مبارکباد و ملطفت نماید و رسول سلطان محمود بر فراز ایام او نمود که سلطان محمود از ملک
 چاند خان را بنیاد داد و منتقل است و در آمدن دلبری نمی تواند کرد سلطان بهادر رشتلی نموده گفت که من محبت
 چاند خان دل نگیرانی ندارم و تکلیف سیردن او نخواهم کرد و از آنجا کوچ بکنار آب کرخی نزول کرد بعد ازین
 پنج روز ترن سین بن رانا سانگا و سکندر پوریه بخیمت سلطان بهادر رسید هر دو شکایت سلطان محمود کردند
 و ترن سین از زمین منزل مرضی شد و بختور رفت و سلطان بهادر کوچ نموده بموضع سبیل فرود آمده متوجه
 آمدن سلطان محمود بود و اما چون معلوم سلطان محمود شده بود که مکر شکایت او بخیمت سلطان بهادر است
 بهانه نادید لوگران سکندر خان از این کوچ نموده متوجه سیواس گشت اتفاقاً در اثناء لشکار روزی
 از اسب افتاده دست راست او شکست بخان اختیار از دست داده بقلعه مندم مراجعت نمود و در
 استغاثه قلعه داری متوجه کرد سلطان بهادر یکی متواتر متوجه می شد و در هر منزل نوکران از دست
 بخیمت سلطان بهادر می پیوستند و در قصبه دبار شترزه خان که سردار معتبر بود آمده ملحق شده و چون بغیر
 بقلعه رسیده قلعه را محاصره نموده مرچلیا تقسیم کرده خود بجهت پور قرار گرفت و سلطان محمود با سه هزار کس از قلعه
 سندو حقیق شده و هر روز یک نوبت جمیع مرچلیا وار رسیده و در مدرسه سلطان غیاث الدین استراحت
 می نمود و چون دریافت که مردم قلعه در مقام نفاق اند و در سلطان بهادر قول گرفته اند از مدرسه متعال
 نموده بجهت خود آمد و ترتیب اسباب حسن نموده بله و لعب مستول شد یعنی نیک اندیشان در بنیاب
 سخن گفتند که چه محل مجلس و عزت است گفت چون اناس ایسین ست میخوایم که بطرب و شوق بگذریم
 نیم شعبان سنه سبع و ثلثین و مسماة وقت صبح صادق اعلام دولت بهادر شاهی از آنوقت قلعه مندم
 طالع گشت و در میان است چاند خان بن سلطان مظفر از قلعه فرود آمد و راه فرار پیش گرفت و سلطان
 محمود سلاح پوشیده با جمعی قلیل رو برآمد و چون در خود طاقت مقاومت ندید بکشتن حرم خود را بر مردن خود
 متهم داشته با قریب یک هزار سوار متوجه محکمات خود کرد و در مدام با سپاه گزاشه بجهت آمدن و افواج سلطان معلما
 فر گرفته بودند سلطان بهادر پیغام فرستاد که سلطان محمود و اطهرم و امرای او را امانست و بچکس متعرض
 مال کسی نخواهد شد بعضی نزدیکان سلطان محمود از کشتن عمل باز داشته گفتند که باد شاه گجرات خدیشا
 بد باشد بدین آوازی که دیگران بهتر خواهد بود و ظن غالب آنست که هرگاه که شترافته با و ملاقات کنند این
 دبار را بشا بسپارد و درین اثنا سلطان بهادر بجو علی سلطان محمود در آمده در بام محل با اتفاق امر و کار
 گرفت و کس بطلب سلطان محمود فرستاد سلطان سرداران را در محل گذاشته خود با هفت سوار

[illegible]

در احدی و انصاف و سعادت باز استعداده و لشکر نمود و چطور را محاصره کرد و بعد از فتح چطور در نواحی مندر سورانی خست
 جنت آشیانی همایون بادشاه که خجسته گجرات رفت چنانچه در مجلس مذکور شد ذکر حکومت کما شته
 همایون بادشاه چون ملک مالوه بلکه ملک گجرات هم تصرف او لایای دولت قاهره چنانچه
 در آمده آنحضرت بعد از تسخیر گجرات عسکری مرزا و یادگار ناصر مرزا را در گجرات گذاشته خود بمند و تشریف
 آورده و بعد بمکمال غیرت اکی در کارست و مرزایان و ساز امر گجرات را بی آنکه جنگی واقع شود بزرگ
 داده متوجه اگره شدند و این داستان در محل خود مذکور است و حضرت جنت آشیانی نیز بواسطه صلح لکه
 مالوه را گذاشته با که تشریف بردند و یکسال بلا مالوه در تصرف او یکا چندی در آمد و ذکر دلاور سلطان
 بهاور گجراتی ملوکادر شاه چون در مالک گجرات بواسطه قوت سلطان بهادر غفلت واقع شد
 و د بار مالوه از فرمان روانی خالی ماند مقارن انجمن حضرت جنت آشیانی از اگره عثمان غنیمت بدیاری
 بکانه شعلت فرمود ملو خان بن ملو خان با اتفاق امرای مالوه خود را قادر شاه خطاب داد و از قصبه بهلیه تا حدود
 نریده تصرف نمود در آورده میان امرای قدیم قسمت نمود و دزد و بویست رای و دیو و نعل میران سلمه از
 ولایت چطور آمده قلعه ریسین و آن نواحی را تصرف شدند و در وزیر و زقوت و شوکت قادر است و افزون
 در زمینان اطراف اطراف اطاعت او نموده هر سال پیشکش میفرستاد و در فرقه کار او بجای رسید که تیر
 افغان در زمانی که حضرت جنت آشیانی بدفع او متفق بودند از بنگاله فرامی باد نوشته و مهر بر روی کرده
 فرستاد و نصیحت آنکه چون غفلت بدیاری بنگاله در آمده از طریق اخلاص مستدعی آنست که خود متوجه اگره شود و با قو
 دستاد و نواحی اگر غفلت اندازد و تا مغل ازین دیار مراجعت نمایند قادر شاه نیز جواب فرمان نوشت
 و مهر بر روی کرده فرستاد و سیف خان دهلوی که در خلوت او بوده و دایم از روی گستاخی سخنان راست
 و بی تکلف میگفت و معرض داشت که شیر خان آن مقدار جمعیت و شوکت دارد که اگر او بر سر مهر کند گنجایش
 دارد ملوک قادر شاه و در جواب گفت که این چه دخل دارد و الا آن حق سبحانه و تعالی زمام حراست مملکت عظیم بقصد
 اقتدار این سپرده هرگاه او طریق ادب نگاه دارد و ما را چنانچه درست که حرمت او نگاه داریم و چون فرمان قادر شاه
 بنظر شیر خان در آمده نشان مهر از روی کاغذ برداشته در خلعت خنجر خود نگاه داشت و گفت انشاء الله و حضور
 سبب این گستاخی نرسیده خواهد شد و مملکت مالوه در تصرف قادر شاه بود و تا آنکه شیر خان بعد از تعلل تسلط
 بر مملکت هند بقصد تسخیر مالوه مازم گشت و کوچ متواتر از راه که رفت چون قریب سارنگ پور رسیدیت خان بود
 نوکر و مصاحب قادر شاه بود و گشت طریق سلم آنست که چون بادشاه عظیم الشان درین مملکت در آمده و ملاقات
 مقاومت با و متفق و دست بجنبان قبیل و اقدام متوق بی اعلام رفته ملاقات فرمایند قادر شاه رای او را

شهنشاه از جنین یا بلغار در سارنگ پورفته بدر بار شیرخان حاضر شد حجاب چون خبر آمدن بلو شیرخان رسید
 او را بحضور طلبیده با التفات خاص مخصوص گردانید و خلعت پوشانیده پرسید که منزل کجا گرفته اند و در جواب
 گفت منزل بنده خاک آستانست شیرخان ازین اواسر در گشته سر برده و بارگاه سرخ و کارخانهای دیگر
 و پلنگ خاصه و جامه خواب و اسباب نوشکانه با ولطفت نموده یک روز در سارنگ پور توقف نموده متوجه
 اجین گردید و در راه بشجاعت خان تا از معان عزیز خبردارباشید و هر چه او در کار شود و او را در سرکار ببیند
 چون بجهة اجین رسید عوض مملکت مالوه عجاآل الوقت سرکار لکنوتی با و داد و حکم کرد که عیال و متعلقان
 خود را بلکنوت فرستاده خود در خدمت باشد و لوفان عیال و اطفال را در رقتصیه اجین برآورده در باغی که میان
 اردو و شهر بود قرار گرفت روزی از منزل خود بخدمت شیرخان مراجعت نموده در راه دید که جمعی از مغولان
 به بیلداری و گلکاری مشغول اند و محل قلعه که بر در و دایم میساختند راست میگردند و لوفان بجاظر
 میگذازید که اگر من همراهی شیرخان اختیار کنم التماس مرا هم گلکاری خواهد فرمود و قرار خود قرار داده و در فکر گرفتن شد
 و شیرخان ازین امر وقوف یافته بشجاع خان گفت که بعضی حرکات نا لائق از لود واقع شد بجاظر میبرد که او را
 تا و ب و تنبیه نمایم اما چون بی طلب آمده ملازمت نموده و لوجوی او لازم بود اکنون او درین مقام آمده
 هیچ گویند تا برود و لوفت یافته گزینت و چون اینچنین شیرخان رسید جمعی را بر رسم تعاقب فرستاده خود
 نیز سوار شده پاره راه رفته استاد و امر اینکه بتعاقب رفته بودند پاره راه تعاقب نموده بر گشتند و سکنه
 سواست را بجهت آنکه مبادا بگیرند و بکل سپرد حکومت لوفان شش سال بود و ذکر شجاع خان به
 نیابت شیرخان چون بلاد مالوه بتصرف شیرخان درآمد چند روز در رقتصیه اجین توقف نموده بفسطاط
 مهمات آنصوبه پرداخت و شجاعت خان را که آشتی شجاع خان داشت و در رقتصیه اجین سارنگ پور و حکومت
 تمام ولایت مالوه سپرد و حاجی خان سلطان را در ناردان نواحی و لوفان را بر کار ناندیه و آکسوبه نامزد نمود
 و متوجه قلعه رنتبور گردید و از چند روز خبر آمد که نصیر خان بن سکندر خان مجبور شد شجاع خان آشتی بخواند
 لشکر خود نموده متوجه سیواس و ناندیه گردید و از تلافی فریقین نصیر خان بعضی نوکران مصاحب خود را قرار داد
 که همگی سیواسان مصروف باید داشت که شجاع خان زنده بدست افتد و بعضی سکندر خان باین تقریب
 شاید که خلاص شود و بداند اشتغال نازده قتال و حال نصیر خان و بعضی نوکران او تحمل نموده خود را بشجاع خان
 رسانیدند و گریان و مومی سر او گرفته بفرج خود را پی شدند و درین اثنا مبارک خان سرنی ازین حال
 آگاهی یافته خود را بشجاع خان رسانید و ترود مراد نموده او را خلاص کرد و در حرب چندان نزد و نزدیک
 او از اساق قلم شد و از پشت مرکب بر زمین آمد و مراد نصیر خان میخواستند که سر از تن او جدا کنند و بر او

گوا لیر که در خدمت شجاع عثمان بود با اتفاق راجپوت هند خود را بکوک مبارک خان سربن ری رسانیده و او را بر دست
و نصیر خان اینچ حق تر و دوم را بلی بود و بجا آورد اما آخر الامر فتح خیر و ری شجاع عثمان را روی نمود و نصیر خان گزیده
اولایت گوندوانه درآمد و شجاع عثمان چون شش شش نهم بر روی و بر بازوی خود داشت او را بر داشته قطره و منقود در
حضور او بردند و هنوز خمسای او را ندیده بود و ندیده خط حاجی خان سلطانی رسید بمحمود انکایطو خان با جمیع بیله
از پائین او که در مقابل من آمده کار جنگ با هم روزه و فرار سپید شجاع عثمان بهمان روز همان موضع در سراسر شش شش
کوک حاجی خان گردید و شب در میان خود را با یکصد و پنجاه سوار بنواحی کوئی و از سربن ری خان رسانید و او را از
خواب بیدار کرده بهمان ساعت بی توقف جنگ انداختند و طو خان را شکست دادند و او را خود و ذلیل گر خیمه بولا
گزارت رفت و باز که نسبت در و زبر و قوت و شوکت شجاع عثمان را بر بازو و دیا و دنها در خیمه رفته تمام باله و
بصرف در آورد و چون شیر خان در نواحی کلیم رحمت نمود و او را سلطنت باسلام خان مقرر داشت و شجاع
ناخوش بود اما چون دولت خان اچیل که پسر خوانده شجاع عثمان و محبوب سلیم خان بود خدمت بسیار میکرد و باسلام خان
بجست خاطر او را بلغات تلمیسی را از بازو بخی گرفت و اعزاز و احترام او بجا می آورد و در تمام حیات تمام حاکمیت مالو
بیدار اقدار او سپرده بود و تا آنکه عثمان خان نام شخصی روزی شراب خورده بدیوان خانه شجاع عثمان در آمد و مکرر
آب دهن بر کلیم انداخت و فراتس چون مانع او شد عثمان بر جیست و مشت بغزش حواله کرد و آواز بلند شد و فرس
ماجر شجاع عثمان گفت فرمود اول شراب خورده و ثانی بدیوان خانه اید و ثالثا بغزش مشت زده
گفت هر دو دست او را بر بند خما عثمان گوا لیر آمده نزد اسلام خان فریاد کرد و بعد از مدتی شجاع عثمان چون
گوا لیر را بخدمت اسلام خان آمد روزی عثمان خان باز بخدمت اسلام خان رفته اظهار تظلم نمود و اسلام خان
بر غضب کرده گفت تو هم افغانی بودی و انتقام خود را برستان گویند از وصول اینچ شجاع خان اسلام خان
از ده شد و در فهای نا لائق گفت و در خلال این احوال روزی یکبار از مقربان شجاع خان آمده خبر
آورد که عثمان خان در دکان آهنگر نشسته کار تنزیس میکند و عثمان پریشان میگویی شجاع عثمان از غایت غرور
مقربان سخن نشنیده تا آنکه بر سگاس سوار شده بر قلعه گوا لیر پیش سلیم خان میرفت چون بدر وازه همتیا پول در
آمد دید که در دکان عثمان خان نشسته است و جمیع شجاع عثمان خواست که از عثمان خان در انتظار
رفتن احوال استفسار نماید ناگاه عثمان خان از صفه دکان بر جبهه زخمی بر شجاع عثمان خان زد و سلا حداران که
بر دور سگاس بود دینی الفور او را گرفتند و دیدند که دستی از آتشین است کرده بخای دست مقطوع حکم نموده
و بان دست ناقص علی چربی انداخته سلا حداران او را اچیل کشند و سگاس خان را بر گردانید
بنزل آوردند و این زخم بر سگاسی چپ او واقع شده بود و دست او چون قوت نداشت پوست مال

گذشته بود چون شجاع خان رنجی شد و عثمان خان نیز از رسیدن خبر بود و خود را مردم اردو افتاد و سلیم خان خبر
 یافته مردم بزرگ و اعیان دولت خود را بحجت پرشش فرستاد و خود نیز میخواست که عیادت نماید اما شجاع خان
 قنبد که فرزندان و اقربای و این جرئت را بر تحرک و اخوای اسلام خان محمول میکند از بیسایکی انجاعت ملاحظه
 کرد و آمدن اسلام خان را تجویز فرموده و گفته فرستاد که من بنده غلام پدر ایشا نسبت و در خدمت پدر شما
 خود را در مردن و کشته شدن خود را بمعات نداشته و بنده از آن سی پنج گیس است که اول پدر شما اتفاق نمود
 علم دولت شما را نصیب کرده بود و چنانچه بگمان واضح است و حال اگر جان سلامت این منکر بر در و روزه
 بکار ایشان خواهد آمد و بنده مجوز تصدیق نیست و می خواهد که ایشان از بقله فرو آید و این مقدار را به تصدیق کند
 و همین پرستش و نوازش را موجب افتخار و بر بلند است و چون شجاع خان کن عظم دولت اسلام خان بود و حقوق
 خدمت بسیار داشت با اسلام خان با وجودیکه از کلام او فرار گرفته بود که چنانکه دید آن روز تحمل نمود و روزی دیگر بسیار
 شجاع خان فته و این فقیر از بعضی مردم که بشجاع خان نسبت آشنائی و خلاصه داشتند در مجلس حاضر بودند شنید که
 فتح خان حال فرزندان شجاع خان که بنده بدقت ممتاز بود و چنانکه سر نخیه و امنی توانست گفت و چون اسلام خان
 دید که تنها به سر پرده شجاع خان در آمده خواست که او را از میان برگرد و درین باب بمیان بازید و ولد شجاع خان
 در آمده که او خرقه باز بهادر نگذاشته بود و باید ادا شارت مشورت کرد و میان بازید نیز درین امر متدبستان شد
 و شجاع خان برین حال و قوت یافته فتح خان را فرستاد تا اسباب پیشکش طیار ساز و دوی از لحاظ اسلام خان
 را رخصت کرد و وصیج گفت که من بعد تصدیق نمکند که بنده ملاحظه میکند که بنده و احق خدمت صنایع شجور و علم
 دولت که تحمل چندین رنج و مشقت بر بار کرده شده یک مرتبه از پایی در آید و بعد از چند روز چون شجاع خان غسل
 کرد و میراث و صدقات بابل استحقاق تقسیم نموده روزی سوار شده اسلام خان رفت اسلام خان صد
 و یک اسب و صد و یک بته قماش به بندگان خان انعام فرمود اما چون شجاع خان از طرح و وضع و درایت
 که این تعلقات مشغول بقیاس است آن روز را بهر طور گذرانیده بمنزل آمده روز دیگر نوکران خود را گفت تا پرنال با گرد
 و مردم شهر را این گمان شد که چون پورث چرکین شده می خواهد که جای دیگر متزل کند بعد از آنکه تمام مردم باز
 کردند اصلاح پوشیده گفت تا بطل کج نواختند و سوار شده بر و راه سارنگیور رها و اسلام خان از حساسیت
 انیصال آشفته شده جمعی را بر بزم نقاب نامزد فرمود و استعداد لشکر نموده خود نیز متوجه سارنگیور گردید شجاع خان
 بعد وصول سارنگیور در مقام سامان مردم خود شده و چون شنید که اسلام خان مردم خود را تحریک بر خشک حد
 نمود و شجاع خان گفت اسلام خان و لعینت و ذلی نعمت را و ده من می شود من هرگز جنگ نخواهم کرد و نخواهم گذاشت
 که کسی این اراده بخاطر کند را ندید و بعد وصول اسلام خان بخواجه سارنگیور از شهر و عیال و بنشاهی مردم خود را انداخت

بجانب بافتن و رفت و اسلام خان مالو را به تصرف در آورده عیسی خان سورا با بست و دو هزار سوار در قصبه
 امین گذاشته بگو ای مراجعت نمود و شجاع خان با وجود قوت و استعداد و اصلاحی که بولایت مالو میسر سازید چون
 اسلام خان بحسب باغیگری نیاز آن متوجه لاهور شد و در آنجا اجماعاً که محبوب اسلام خان میسر خوانده شجاع خان
 بود و درخواست گنایان شجاع خان نمود و او آمده اسلام خان را ملازمت کرد و اسلام خان قلم غفور نقیضات او
 کشید و بایزید در ایمن بعضی محال دیگر شجاع خان داده و صد و یک اسب و قماش بسیار و یک دست آفتاب
 و طشت طلا محبت فرموده و خدمت ارزانی داشت چون شجاع خان بجا گرفت و اسلام خان بعد از
 مدتی بابل طبعی در گذشت و چون امر سلطنت بمبارز خان غزنی با و قرار گرفت چه بواسطه معرفت سابق و چه بر
 اسلاف تمام ولایت مالو با استقلال با و سپرد و او حکومت امین برگزیده نواحی بدولت خان اجماعاً و لاهور ایمن
 و بهلیک مصطفی بایزید سپرد و خود که در یورش یوسف زئی همراه حکیم ابوالفتح و راجه پریل نامز کرده بود و بهما بجا گذاشته
 و حکومت ماند و داشته بمیان بایزید سپرده خود در سارنگپور قرار گرفت و چون مدتی درین پنج گذشت سلطنت
 دلی اختلال پذیرفت و هر یکی که در گوشه بود منتقال پذیرفت شجاع خان بابل طبعی در گذشت ایام حکومت
 شجاع خان دوازده سال بود و در کربار بهادرین شجاع خان بعد از فوت شجاع خان بایزید بایزید
 او خود را بایزید سپرد و تمام ششم و سابع پسر تصرف شده و چون دولت خان اجماعاً و لاهور اسطو قرب منزلت
 اسلام خان بنزد مردم مغز و محترم بود و همه هواخواه او بودند میان بایزید جمعی را دلاسانه نموده و والد خود را
 پیش دولت خان فرستاد تا طریقه مصالحه در میان آور و آخر الامر بایزید بران قرار گرفت که سرکار
 امین و سمنو و بعضی محال دیگر را دولت خان تصرف شود و سارنگپور و محال خالفه شجاع خان و سرکار
 چندیه و کوتلی را همه بپهلواره بمیان بایزید متعلق باشد و سرکار بهلیک و محال دیگر که در آن نواحی واقعست
 ملک مصطفی قایض کرده و بعد از تقریر صلح میان بایزید بقیعه غدر متوجه امین شد و در میان مردم بیگفت
 که من بواسطه نفرت رسانیدن بخدمت دولت خان میروم دولت خان چون گرفته از غدر و غافل بود و در
 او کشته کردند و سر او را بایزید فرستاده بر دروازه آویخت بعد از آن اکثر بلاد مالو را شغف شد و چهره سر
 گرفت و خود را باز بهادر شاه خطاب داد و بعد شقیق مہات آنصوبه متوجه ایمن شد که ملک مصطفی که بایزید شاعت
 افتخار داشت بمقابل آمده بعد از محاربات شکست یافت و باز بهادر ایمن و بهلیک را مردم خود سپرده
 باز گذاشت و آنجا چون در تصرف طائفه میانه بود و سلوک آنجا دخواه از آنجا عت بوقوع نمی آمد جمعی از سرداران
 میانه که همراه او بودند آنها را در پناه انداخته ملک که در خود جنگ آنکرده را بی شد و آنجا محبت بحسار دارے
 قرار داده و در جنگ نقیض نکر و وضع خان خال باز بهادر که سابقاً شیدا احوال او مر قوم گشت توپ بر سینه زبان

در گذشت با آخر کرد و دارا متصرف شده و بسیار پوز آید و بعد از چندگاه بقصد تسخیر کرمان لشکر با لشکر ارسته متوجه شد و چون بولایت مذکور در آمد رانی در گادنی که زن راجه کنتک بود و بی از فوت شوهر خود حکومت میکرد و کونده وانه را جمع نموده بر سر کتانی جنگ انداخت و چون پیادهای رانی پیش از مور تلخ بودند از اطراف و جوانب کتانی بدر فرورفتند و باز بهادر را سیمه جبران شده راه فرار پیش گرفت و تمام چشم او بدست رانی در کا و فی افتاد و مردم خوب آنجا ماند و باز بهادر بعد محنت خود را بسیار رنگ پور رسانید و مقام اصلاح شکست و محنت سیاه و در چون محنت بسیار کشیده بود و خواست که روزی چند بعیش بگذرانند و هر چه که طلب و مخفی بود جمع ساخته تمام روز و شب بعیش و عشرت مصروف می شد تا آنکه در ششوسنه سیح و ستین و ستایش حضرت خلیفه الهی خلد ایشان رفته علی العالمین را میل تسخیر مالوه در فرق آسمان سامی جا کرد و او هم خان و پسر محمد خان و صادق خان و قنا خان و شاه محمد خان قندلاری و پسرش عادل محمد و محب علی خان و جمیع دیگر از بندهای پستی مالوه غصت نمودند امرای عالی شان بکوه متواتر متوجه سارنگ پور شدند چون قریب بموضع کیشور که یک فرسخی سارنگ پور است رسیدند باز بهادر از محبت زنان و غنینه برخاسته بجنگ مردان مرد را می شد اگر چه افغانان کار کرده جنگ بسیار در خدمت او جمع شده بود اما چون اقبال را برپا بود و اندک جنگ کرده گریخت و آن ملک در تصرف او نیامد و دولت قاهره و درآمد و تفصیل این معرکه و باقی حروب مالوه در احوال حضرت خلیفه الهی افاض الله علی العالمین برده و احسانه و مدافعت ایام عمره متفرق و ابدا بی یوم الدین مشروح و بیان گذارش یافته باز بهادر رانی بود و روپتی نام که شانش فریفته او بود و اشعاری که بزبان هندی میگفت روپتی داخل میکرد و بصحبت زنان و محاسن اهل نغمه و ابتلا عظیم داشت مدت شانزده سال در بلاد مالوه حکومت کرد و بعد از آنکه از مالوه فرار نموده بجزایرت رفت و از جزایرت پیش راناکه حاکم قلعه کوهنبل میر و چنیور بود رفت و از آنجا بکازانت حضرت خلیفه الهی آمده و در سلاطین نظام گشت و سالها در خدمت بود تا و دعوت میات سیر و تا امر وزیران ملک در تصرف گماشتهای این دولت افزودند طبقه سلاطین بلاد کشمیر است سیح و در بعضی و سیاحت یاسنه خمس و شصت و ستایش حضرت خلیفه الهی و نه سال مدت حکومت سلاطین اسلام که در بلاد کشمیر بوده بوده و اندازال اظهر پوشیده کا که ولایت کشمیر اول در تصرف راجا بود و از بی هم حکومت میکرد و تا سینه خمس و عشر و سیاحت که ایام راجه دیو بود و شاه میر نام شخصی که نسبت خود بخندن درست میکرد که شاه میران ظاهر آل این گتر شاست بن بک بود روان راجه انهای نسب خود بار جن که یکی از پادشاهانست و احوال پانڈوان در مبارزت که بفرموده حضرت خلیفه الهی ترجمه نموده بر زم نامه موسوم ساخته اند مذکور است فی نموده آید نو که راجه شد مدت خدمت کرده اعتبار یافت و چون راجه سر دیو در گذشت و پسر او راجه رخن حکومت نشست و شاه و وزیر خود را

مدار کارخانه حکومت بر دگر داشت و تالیقی پس خود که جز نام داشت با و لغوی نمود و چون راه رخن
فوت کرد و راجه اودن که قزاقان را بود از قندهار آمده و حکومت داشت و شاه میرزا کاتالیقی میر بن راجه
رخن سیکر وکیل خود ساخت و در و پسر او را یکی جمشید و دیگری علی شیر نام داشت اعتبار نمود و معاص
اشیار ساخت و شاه میر را و پسر و دیگر نیز بود یکی پسر شاه و یک پسر دال نام و اینها معاصرت و خدمت بودند
چون شاه میر و پسران او غلبه نمودند و استیلا بر پسران و پسران او نمود و دیوار ایشان بنجید و از آمدن بجا نرفت
منع کرد و شاه میر و پسرانش تمام پیکانهای کشمیر را که در آن زمان از راجه ران خود ساختند و در و بر و زنج
و غلبه می یافتند و راجه اودن زبون تر میشد تا در سنه سی و رابعین هجری قمری راجه اودن و دیوار گزشت و زن او
که بادی حاکم مقام شد تا استیلا بر حکومت نماید و پسر پیغام فرستاد که حیدر بن راجه رخن را که حکومت
بر دارد و شاه میر قبول این امر کرده و انقیاد نموده و رانی با لشکر بسیار فرستاد که گشت سید را چون اجل
آمد سومی سیاه روی و پسر ظاهر شد بعد از آن شاه میر را بشوهری قبول کرده اسلام آورد و یک روز و شب با هم بودند
روز دیگر شاه او را گرفته به قید ساخت و لای سلطنت برافراشته و خطبه و سکه بنام خود را سلطان شمس الدین خطاب
داد و چون ابتدا بطوریکه معنی در بلاد کشمیر از زمان اوست ابتدا بدین کشمیر از کرده شد و ذکر حکومت
سلطان شمس الدین القسیمی چون سلطان شمس الدین حکومت بر سید رسوم ظلم و تعدی که از حکام قدام
مانده بود و همه را بر طرف ساخت از اعدای جمع نموده تمام ولایت کشمیر را که از قتل و غارت و جور و خراب شده بود
از سر نو تعمیر نمود و بر جایا نوشته و او که زیاده از شش یک محصول از ایشان بخواهد گرفت س رایت
با شاه دین پرور و مدد سیه افکنده بر زبان یکسره و مترقان فلک رسانیدند و خبر عدل و مهر کشور و بد قالب فتنه
گشت از این راز به خانه ظلم گشت زیر و زیر به گویند و گویند بخشی قند بار و به جمعیت تمام بر سر کشیده آمد تمام آن
ولایت را زیر و زیر کرد و راجه شروین و پسران بر رویا تو خجسته انداخت بجهت پیشکش و بجز فرستاد و خود را بگو
بلرزفت و ازین امر تمام ولایت کشمیر خراب شد و دجلو با اسلحه کثرت سر را متوانست بود و قند بار را گشت
و چون آوازه شجاعت و نیکبای سلطان شمس الدین در اطراف شهرت گرفت و از روی استحقاق بکار حکومت
مشغول شد جمعی را از طایفه لون که مخالفان و زبیده بودند از ولایت کشور گرفته سیاست برانید و بعد از آن
استقرار و استقلال جمیع امور را بعهده جمیده و علی شیر پسران خود گذاشت و خود نیز اخلاص و عبادت مشغول شد
و در گذشت ذکر حکومت سلطان جمشید چون سلطان شمس الدین اجابت رایی حق نمود
و سلطان جمشید با اتفاق ایمان و دولت پیمای پدر جلوس نمود و از علی شیر که جمیع امور در ایام زندگی پدر
با و شرکت می نمود همیشه با خطه داشت و در مقام دفع و رفع یکدیگر می نمودند چون سپاهیان جمشید بر علی شیر

کردند و او را بسلطنت برداشته و در وی پور که شهر است مشهور بشنید جمشید برایشان لشکر کشیده
و اجتماعت را بفریق و مدارا طلبیده طرح صلح انداخت و علی شیر امیر الملاحه سپهبد و بجناب تجلیل بر لشکر سلطان
جمشید بخون آورد و او را شکست داد و بعد از شکست یانین سلطان جمشید چون شنید که دینی پور را گشت
بقصد تحریب آن متوجه بغداد و سیاهان علی شیر که بمحافظت و حراست آن مامور بودند بجنگ پیش آمده
اکثری بقتل رسیدند و رین اتنا چون علی شیر بفرار و فیروزی خود با بخود و رسید سلطان جمشید در خود طاقت مقام
منفوق و پدیده ولایت کراخ فرار نمود و سرانجام وزیر جمشید که بمحافظت سری نگر نکرده او بود علی شیر را
از شهر اچ طلبیده سری نگر را با سپرد و جمشید بعد از این و آنکه اکثریت و یک سال و دو ماه حکومت کرده و در گذشت
و که حکومت سلطان علاءالدین بن سلطان شمس الدین چون سلطان جمشید در گذشت
برادر کشته شد که علی شیر نام داشت خود را سلطان علاءالدین خطاب داده بر تخت نشست برادر خور و
شراساک اصحاب اختیار ساخت و در ابتدا مجد او فراوانی بسیار شد و در آخر قحط عظیم افتاد و خلق بسیار
تلف شدند و طاقت سیرای که مخالفت و زبده در کشور رفته بودند بطایف الجبل آورده و در شهر مجوس
ساخت و علم استیلا بر افراخت و نزدیک تختی پور شهری بنام خود بنا نمود و از احکام مختصه او بود که زن بکار
از نال شهر هرات نگیرد و مدت حکومت او دو و از ده سال و هشت ماه و سیزده روز بود و او که سلطان
شهاب الدین بن سلطان شمس الدین چون سلطان علاءالدین مراحل زندگانی طی نمود برادر
خودش که شراساک نام داشت بعد از سلطنت رسید و او صاحب داعیه و شجاع بود و اخلاق
پسندیده داشت و روزی که فتح نامه از جانبی نمی آمد آن روز را داخل ایام عمر نمیدانست و آثار گردور
از شهر و او ظاهر می شد و ولایت مجده بآلکان قدم سپرد و لشکر کنار آب سینه کشید گونید چون حاکم آن دیار
بجنگ پیش آمد شکست یافت و سکنه قندهار و غرین از دوا تم و بر اس بودند و تا شب که که الان با نافر
مشهور است و بر شاو رفت و از مخالفان جمعی عظیم را بقتل رسانید و تا گلی هند و کش در آمده بود و بواسطه صعوبت
راه مجت بسیار کشیده و راحت نبود و کنار آب سیاح بمسک خود ساخت و راجه نگر کوٹ که بعضی از محال
دین را بنا برت کرده گشته بود و در او را سلطان ابرار است نموده و تمام بنا را که بدست آورده بود به پسر سلطان
گذرانیده اطاعت نموده حاکم طاعت تحت بلازمت آید و در خواست کرد که افواج و ولایت شاهان
آسیب مانند چون اطراف ولایت را سحر ساخت بمهر حکومت قرار گرفت برادر خور و خود بهندال نام
را ولی عهد خود ساخت و حسن و برادرش را که هر دو فیض خلیق او بودند بگفتن زن دیگر که مادر ایشان بزرگ
داشتن جانب علی اخراج کرد و جمعی نکر و شهاب پور تعمیر نموده در گذشت و مدت حکومت او سی سال بود

و کجاست زندان بنام سید که چون سلطان شهاب الدین بساط زندگانی را در لوزند
 برادرش زندان نام بعد از وی سلطنت رسید و از صاحب خلاق پسندیده بود و در شنیدن احکام خود اتمام تمام
 داشت و از نام سرداری بشهر قندهار و سرکوب که در قندهار بعضی اعراس سلطان شهاب الدین بود و در میان
 بعد از آنکه جنگهای صلب میان فریقین رفته بود و او کشته شد و برادر او در قندهار حسن بن شهاب الدین
 را از مدلی طلب نمود و فرمود است که دلی همد خود ساز و و لیکن اهل حسد سلطان را ازین داعیه بمان
 ساختند و بر گرفتند او اغوا نمودند یکی از اعراس سلطان رونق لاول نام داشت حسن بن برین معنی آگاه ساخت
 و با حسن از راه کشمیر فرار نمود و بلوهر کوٹ رفت و بعد ازین ازین داران آن وقت را گرفته نزد سلطان
 فرستاد و در وی اقل سیاست رسید و حسن مجبوس گشت و در آخر عمر از سلطان و و پیر رسول گشت یکی کا
 نام و دیگری جمیعت خان نام نهاد و این هر دو پیر خود بودند که سلطان از عالم رست و حکومت او
 پانزده سال و پنج ماه بود و ذکر حکومت سلطان سکندر که سکندر نام داشت با اتفاق و زور و ابرار
 بجای پدر نشست و مهمات را از پیش خود ادای مادرش و زیر را که صاحب اختیار بود و بجا بست نامزد
 کرد و او آن ولایت را فتح کرده چون جمیعت بهم رسانید و در زندانی منیر با سلطان جنگ کرده
 شکست یافت گرفتار گشته مجبوس شد و در آخر مجلس نشست لشکرهای عظیم تر و سلطان جمع آورده تمام اهل
 سرکشت و در آن ایام که حضرت صاحب قران میر تیمور به شخیر بند آمد و لغنی برای سلطان فرستاد
 سلطان ازین معنی مبالغت نموده عرض داشت که صاحب قران سبعل بر ملاص و اهل
 بندگی فرستاد و نوشت هر جا که حکم شود بکازمت برستم و اهلچیان صاحب قرانی را بایت بسیار کرده و رخصت
 نمود و نسبت اخلاص و بندگی او بعرض صاحب قران رسید القات بحال و فرمودند خلعت طلا
 دوزی با اسپ و زرین مرغ فرستادند و فرمودند که چون رایات جلال از دینی بجانب بجانب سبعل
 گردد او بکازمت برسد سلطان سکندر بموجب این حکم وقتی که صاحب قران از کوه سوادک بجانب بجانب سبعل
 بودند با پیشکش بسیار و ائمه ملازمت گردید و در اثناء راه شنید که معنی از ائمه صاحب قران گفته اند که سلطان
 سکندر را که بکازمت پیشکش بسیار و سلطان ازین خبر ریشان خاطر گشته باز گشت و عرض داشت که
 که چون پیشکش ائمه بهم رسید و در چندان این عمر محبت و در وقت اقامت حضرت میر تیمور اهل اعلا باقیه میر
 با عدالت که گفته بودند که سلطان سکندر باید که بکازمت پیشکش بجا و ابراض خود اهلچیان سلطان سکندر را
 نوازشی نموده و فرمودند که مرزا نامی قبول گفته اند ناید که سلطان بی دهم در میان متوجه ملازمت گرد و سلطان
 ازین اهلچیان شنیده و خوشحالی تمام فرمود ملازمت آنحضرت از کشمیر سرون آباد چون باره قبول گشت شنید

که حضرت صاحب قربانی از آنست که در گذشته متوجه بمکه و مدینه و یمن و عراق و خراسان و دارالین و رومی و اسید
فرستاده و بشهر میراجبت نمود و از آنست که سخاوت داشت و علمای عراق و خراسان و دارالین و رومی و اسید
باشان او آوردند و چون اسلام و کیشش را گشت به جهان هفتش و وصلای کرام و که با یونس گشت
حرمان حرام و مقدس است که اسلام روشن گرفت و حریم درین قبکه فاعلی بعام و علی سید محمد را که از
فصلنامه بود و احترام نمود و بشکستن اسلحام در میان کفار اتمام داشت از جمله بکده علی بود و بجزاره که بهادر
مسند به میت داشتند از ابراهیم و بر شعله او را کافه و باب رسانیدند بایان زانیا فقه و معبد و دیگر
را که در حرکت نمود و شکستند و شعله های عظیم بر خاست چنانچه سلطان گزید و در راجه العاد و دیوهره
بغیر درین بوم ساخته بود از بجهان معلوم کرد که بعد از ترانو و محمد سال سکندر نام بادشاهی این را
خراب خواهد ساخت و صورت عظام و که در دست خواهد شکست این مضمون بر صفیحه ازین
کنده در صندوق انداخته و زیر آبی عمارت دفن کرد و بودند و در وقت شکستن آن عمارت آن
را دید یافتند سلطان فرمود کاشکی این صفیحه را بر ظاهری عمارت می گماشتند تا من حکم ویرانی
او میکردم و در شراب قطعاً بیک علم از ولایت او بر طرف بود و در آخر عمر حق بفرم رسانید و
میران خان و شاهای خان و محمد خان را که هر سه پسر او بودند طلبیده و میت کردند و میران خان را خطاب علی شاه
و اده سلطنت باو گذاشت و مدت حکومت ایستاد و دو سال و نه ماه و شش روز بود و در حکومت
سلطان علی شاه و سلطان علی شاه بن سلطان سکندر بن شکن و او میران خان نام داشت و او بود
که خور و دو سال بود و ولایت و منابت او در دله قرار گرفته مردم اطراف متقاعد او شدند و در اوایل
مهمات را بده سه پسر بنیت که مسلمان شده و وزیر سلطان سکندر بود و گذاشت و در مدت چهار سال که در
نور و قدری و ظلم بظالان کرد اکثر هند و آن بلاد را وطن شدند و بعضیها خود را گشتند چون سه پسر بنیت
درین در گذشت سلطان برادر خود و خود شاهای خان را جانشین خود و مساخته و محمد خان برادر
خود را شاهای خان با طاعت او و میت نمود و بار اده سیر و کشمیر آمده بر سر راجه جمو که خیر بود و در
درین ولایت بعضی از ارباب عرض در از و بعد ساختن شاهای خان پشیمان بها خنده راجه جمو در اوج
بر سر علی شاه رفته کشمیر را بار دیگر در تصرف او در آوردند و شاهای خان از کشمیر سال گشت رفت درین وقت
جزه که بود که در قید صاحب قران بود بعد از وفات آنحضرت از سر قید گنجینه به خواب آمد و تسلطی تمام
پیدا کرد و به شاهای خان بر سر جبهه آمد علی شاه با لشکر انبوه بر سر جبهه رفت و جنگی عظیم روی داد
و از طرفین بسیار جنگل رسیدند گویند خان قالی بی سردران جنگ بر خاسته بگریخت آمد و فرار داد

اهل هندست کرده هزار کس کشته شوند یک قالب بی سر که از کنده میگویند بر خاسته بجزکت می آمدند
 علی شاه تاب نیارده گر بخت و شاهی خان بتغاب او بکشید آمد مردم شهر او خوشحالیا کردند مدت حکومت
 علی شاه شش سال و نه ماه بود و ذکر حکومت سلطان زین العابدین بن سلطان سکندر
 بت عنک که عیار است از شاهی خانست بعد از برادر بر سر سلطنت تا کن حجت و جبر که موکر بقوت سلطان
 اگر چه نتوانست تنجید می نمود اما تمام پنجاب در قرق و آواره و بخت و تمام ولایت که در کنار آب
 واقع است در قرق سلطان درآمد و برادر خود خان را صاحب مشورت ساخته مدار تمام محلات بعبده
 تدبیر او نهاد و خود نیز در تخصیص قضا یا معاملات کوشش بلیغ داشت و مجمع طوایف حجت میداشت
 و کسب علوم و فنون نموده بود و در مجلس ارازل دانش اربند و سلمان همه وقت می بودند و علم و سستی
 مهارت تمام داشت و در تفریح ولایت و تکیه زراعت و گندن جوها توفیق که او یافت هیچ کس از حکام
 کشمیر را دست نداده بود و بیست هزار کس نایران کرا برست به نال محمد را سرسبز دارد و در ولایت او
 بر جاد زردی واقع شدی تاوان آن و تیان آن موضع مقرر بود و ازین جهت در زردی بالکلیه بطرف شد
 بود و نرخ نویسی در زمان او پیدا شد و بر ورقهای مس کنده و در شهر گذارده بود که رسوم ظلم از ولایت
 بر انداخته شد و هر که بعد از ما باشد و باین دستور عامل باشد او داند و خدا بآلتاس سری پست که در لیا
 بی نظیر روزگار بود از سلطان انواع رعایت یافته به بگمان دیگر که در عهد سلطان سکندر سعایت رعایت
 جلاسه وطن شده بودند باز آمده در سعادت و مقام خود که مقرری داشتند قرار گرفتند و وظایف برایشان
 مقرر گشت و سلطان از برپیمان عهد گرفت که آنچه در کتب ایشان مسطور است خلاف آن فعل نکنند و بعد از آن
 انچه رسوم ایشان بود مثل قشقه یکیدن و سوختن زنان همراه شوهر و غیر آنکه سلطان سکندر بر انداخته بهر
 از سر احیا نمود و جرایم پیشکش ساتر جوبات از رایا معاف داشت و حکم فرمود که سوداگران مطاع را که
 از اطراف بیارند پنهان نکنند و از همین فاحش اجتناب نموده باندک سود فروشنده و زدنایانی که در عهد
 سابق مقید بودند نه بهر را را که در ولایت که فتح می شدند خزانة بغارت میداد و موافق پای تحت خراج بر
 ولایت مقرر ساخت و متردان را گوشمال داد و بر تبه لایق نگاه داشت و فقران و ضعیفان را رعایت نموده
 نمیکداشت که از پادرایند و در روی زن بیگانه و در مال غیری نظر بخایست و طمع اصلا نمیکرد و از روی
 رعایا کرد و جریب از آنچه محمود بود زیاد ساخت و زمره خیر خاصه سلطان از کان حاصل مس
 که هم رسیده بود و فروزان در اینجا کار میکرد و دزدی بود و چون در عهد سلطان سکندر بیافوز و فقر و وس و نیزه را
 شکسته سکه زده بودند و آن زر کسادی پیدا کرده بود و حکم شد تا برین فاصل که از آن کان پیدا می شد سکه

زودند و راجع ساختند و حسن سلوک و بزم بود که از هر که میخیزد او را بخوبی از ولایت خود اخراج میکرد و او
 نمیدانست چه سبب بخیزد است و در باب هر که بقال پذیرد همان میشد و خلاق در عهد او هر ضعیفی و طغیانی که میخواستند
 می بودند و بر چنان که در زمان سلطان سکندر سلطان شده بودند اکثر ترند گشتند و اعلای کسی را مجال گرفت ایشان
 نبود و نزدیک بود ماران جوی را آورده شهری بنا کرده که آبادانی او بیخ کرده بود و دیگر شهرت را آبادان کرده بود و
 و فضلا و مساکین را ستون ساخته و ایم از احوال ایشان خبر میبرد و در مقام جمع خوانند و بدلا آنچه بدست اومی آمد
 صرف مسارف میگشت نسبت چون توان نقد جان بر جایگاه داشت چه که نقد و گر باید نگه داشت و دور
 زمان او سلطان محمود نامی که هم شاعر بود و هم دانشمند پیدا شد در بحر و قافیه که میخواست و در بدیه شعر میگفت و
 در همان لحظه که از شکلات علی از سوال میگردید بی تا مل حل میکردند و سلطان لغظیم علمای اسلام میگردید
 میگفت ایشان مرشدان اند و هم جوگی را بواسطه غربت و ریاضت احترام می نمود و بسبب هیچ از طایفه نظر نمیگردید و از بس که
 فرست داشت هر قضیه که حل میگردید در آن عاجزی آمدند و در بدیه تفصیل میسازید و جمله زنی که مقصد به
 اتباع خود داشت شبی بر سر میفرمود و اکثر در خانه اتباع انداخت و صباح تمت چون بر سر بسته بداد و خوابی آمد به نزد
 سلطان و وزیر بعد از تفحص بسیار تحقیق آن بجز اعتراف نمودند سلطان خود توجه تفصیل آن فرمود و اول آن اتباع
 را که متم بودند در خلوت طلبید و حمد و ثناء نمود و دقیقه از قایق بروی فرو نگذاشت چون آن زن از این عمل سبی بود
 به هیچ وجه اعتراف نمود و آخر سلطان فرمود که اگر تو برین شوی محصور مردم و خانه خود روی آن معنی دلیل بر صدق تو
 میتوانی بدین از حیا فرو افکند گفت نزد من مردن به از این عمل است بخون خود راضی شدم و لیکن اختیار این عمل
 بخود قرار ندم و او سلطان دست از بازداشت آن زن دیگر را که دعوی میکرد و طلبید گفت اگر تو درین دعوی
 رستگاری میکنی در حضور مردم برین شوی آن زن بی ملاحظه خواست برین شستن سلطان مانع آمده فرمود که چرا
 کار اوست و تمت بر اتباع نناده و بعد از آن که تا رنایه چند بر زدند اعتراف نمود و سلطان و وزیر از آن گشتند
 می فرمود تا بجز در پامی ایشان انداخته هر روز در عمارت کاو میکرد و غذا می یافتند و از جیب آنکه جانوری کشته
 شود بمنج شکار کرده بود در صفان گوشت نمی خورد از جیب بخشش او سازند و خواهند های اطراف و کوشش
 آوردند از آنجمله ماعودی از شاگردان بیواسطه خواججه عبدالقادر بود و از خراسان آمد و عود و راجیان می نواخت
 که باعث خوشحالی میکرد و دیوانه عسایت سرافراز گشت و ملاجیل حافظ که در شعر و خوش خوی عظیم المثل
 بودند از سلطان رعایتها کلی یافت و نقشبای او با امر و زور کشمیه مشهورست و حلب آتش باز که قتلک در کشمیه
 او پیدا کرده و در زمان سلطان بود و در فن آتش بازی نظیر خود نداشت و کتاب سوال جواب که متضمن فوائد بسیار
 است سلطان با اتفاق او تصنیف کرده و رقاصان و رسیان با زبان و میوه با و زنان او بسیار پیدا کردند

بوده اند که یک نقش از دوازده مقام ادا می نمودند و بعضی اوقات که سلطان خوشحالی و رسیدن می نمود
 تار باب و بدین و غیر آن از آلات سرود نیز زنگ می زدند و سرود می یافتند و سرود می نام بر می بود که بزبان کشید
 و در علوم هندوی سر ایدر و زنگ بود و درین حرم نام کنانی تصنیف کرده تمام واقعات سلطان را بتفصیل آورده
 بود و شاه ماسه تمام باد داشت نام کتابی در علم موسیقی بنام سلطان تصنیف کرده بدین سبب مورد و طاعت
 گردید فارسی و عربی نموده و وزیران هندوی و فارسی و عثمایی و غیر آن اطلاع داشت و بسیار از کتب فارسی و عربی
 بفرموده او بزبان هندوی ترجمه کردند و کتاب بهاسارت که از کتب مشهور است و کتاب سراج بر یکی که عبارت از
 تاریخ بادشاهان هند است بفرموده او بفارسی ترجمه کردند و سلطان مغفور ابو سعید سلطان از فراسان اسپانیا
 تازی و شیرازی و سمرقانی و فرستاد و سلطان ازین مثنی خوش حال گشته و برابر آن خزوارهای عجم
 و قطاس و دستک و شال و کاسهای بلورین و دیگر غرایب کشید و در طاعت خاقان مرحوم روانه ساخت سلطان
 مهلول لودی و سلطان محمود که از این نفایس ملک خود بخدمت سلطان رابطه مودت را محکم می ساختند و
 حاکم مکه معظم مکرّم و مهر و گیلان و غیر آن نیز تحت و هدایا فرستاده همین شیوه راجی سیداشتند با و شاه سنده
 اسباب و اشیای و اسبان بسیار بمحبوب یکی با قصیده در مدح سلطان فرستاده سلطان را از خواندن آن
 قطعیده خوشحالی تمام روی نمود و در آنکسین و رام راجه گوارا چون معلوم کرد که سلطان را بعلوم موسیقی و شکیست
 بر عیت تمام است کتاب معتبرین فن ارسال نموده سپس راجه گوب سه هزار دینار سلسله افلاص و اتحاد
 مرغی سیداشت و در اجبه بنت دو جانو غریب خوش شکل بدست آورده بفرستاد و سلطان فرستاد و سلطان را از دیدن
 آن جانوران مسرت تمام روی داد و از جمله خاصیت آن جانوران یکی این بود که چون شیر را باب مخلوط کرد و پیش
 آنها میگذاشتند اجزای شیر را بمقتدا از اجزای آب جدا ساخته می خوردند و آب خالص میماند و سلطان در
 او ابل حال محمد خان برادر خود را ولی عهد ساخته مدار ممت بر نگذاشت بعد از وفات او پسر او را چند
 زمان بجای او اعتبار نموده تمام مهمات بعهده او گذاشت و او و کو که خود را سعود و شیر نام بقرب خود اختصاص
 داده ممتاز ساخته بود آخرین پرده و باید کرد در افتاد و شیر مسعود را که برادر خرد و او بو و گشت و سلطان در
 قصاص او شیر را نیز بقتل رسانید و سلطان سپید داشت یکی آدم خان که از همه بزرگتر بود اما بهینست و قتل
 سلطان خوار می نمود و حاجی خان و بهرام خان که از همه خردتر بود اما جایز داشت و ملا در امانت شخصی
 مجهول النسب بود او را دریا خان خطاب کرده تمام مهمات بعهده او گذاشته خود بمیش و طب مشغول شد
 و سری پیت که وزیر سلطان بود چون از عالم رفت سلطان یک کور و زر کشید که چهار صد شتر با تنه بخت
 او با طحال بقتل نمود و سلطان در علوم جوگیان مهارت تمام داشت و خلق بدین که آنرا همایا گویند

مردم از و مشاهد کرده گویند نوبی سلطان مرضی شایسته شرف ملاک گشت و مردم از محبت او دست داشتند و درین اثنا جوگی در کشمیر پیدا شد و گفت من علم بهمان میدادم و این مرض سلطان را که اصعب المرض است غیر این ملاجی نیست کمینج خود را از بدن خود جدا کرده در قالب سلطان در ارم نزد یگان سلطان انجمنی غنیمت دانست جوگی را ملاک شاکر و شایسته بپایین سلطان برده و در و را آنجا تنها گذاشته جوگی بعد از آن که زوج سلطان سفارقت نمود و درج خود را از بدن خود جدا کرده و بپای که میدادست در قالب سلطان را آورده و شاکر خود را وصیت کرده بود که قالب مرا که معطل خواهد ماند در آن که عبارت از مقام جوگی است برده و غنایم خواهی کرد و قوی که شاکر و قالب جوگی را بر داشته سیر و آن نزد یگان بجانب سلطان شناسانده و او را صحیح البدن یافتند و خوشحالیه نمودند بعد از آن چندگاه پس از سلطان در مقام در خصوصیت یکدیگر شدند و بتراخ بر خاستند و آدم که از همه بزرگ بود از کشمیر بازده جمعیت تمام از ولایت بخت رفته آن نواحی را تسخیر ساخته و غنایم بسیار نزد سلطان آورده و مورد مرام گردید و حاجی خان حسب الحکم بر سر لوبه کوٹ رفت و سلطان آدم خان را بواسطه بی اعتمادی حاجی خان همیشه نزد خود نگاه میداشت آنرا حاجی خان باخواهی بعضی از لوبه کوٹ بجانب کشمیر آمد و نزد سلطان و او را نوشته و گفته فرستاد که میافایده نکرد و بضرورت سلطان بفرمیت جنگ او بر آمده و در میدان تلیل مغسلسا حاجی خان اگر چهار محل خود را بشیمان بود اما بعضی مردم واقعه طلب مصلحت را است کرده بپیدان در آمد و از صباح تا شام جنگ قائم بود آخر شکست بر لشکر حاجی خان افتاد و آدم خان آثار مردمانی درین معرکه بسیار بظهور آمد حاجی خان که رنجی بجانب پیشپور رفت و آدم خان بتعاقب شناسانده خواست او را بدست آورد و سلطان نگذاشت حاجی خان را پیشپور بر نیارده بطرح رخصیان مشغول شد و سلطان بعد از فرج کشمیر آمده فرمود تا از سر حاکمان بنهاده بلند ساختند و اسیران لشکر حاجی خان را بقتل آوردند و آدم خان مردی که در لغوی حاجی خان کوشیده بود بدست آورده بقتل رسانید و اهل و عیال ایشان را از راه میکرد و باین تقریب اگر مردم از حاجی خان جدا شده نزد آدم خان آمدند بعد از این آدم خان با استقلال تمام تا شش سال حکومت راند و متعاقب این خطیم واقع شد و در ولایت کشمیر خواجه اکثر مردم از کرسنگی مردند ازین مرمانده کلی بحال سلطان راه یافته اکثر غلامی خزاین را بر مردم قسمت کرد و خراج را در بعضی جاها چهار یک و در بعضی هفت یک قرار داد و آدم خان بر توکلا بکران دست یافته انواع بختی نمود و مردم بسیار از دست او نیز و سلطان آمده داد خواهی نمودند و هر فانی که از سلطان بجانب او میرفت قبول نمیکرد تا آنکه بسیار بهم رسانید و بقصد سلطان آمده و قطب الدین بپایانست نمود سلطان بیکم این مضمون پیوست افزون با سپاهی رفو و پیشتره که بتوان از او انگشت بر نشسته بطلایست الحلیل متلی او نموده باز بولایت کمران فرستاد و حاجی خان را بفرست طایفه آدم خان بکرانج رفته

بلاوقت از آنجا برآمده بر سر سوید رفت حاکم آنجا که از قبل سلطان حسین بود برآمده جنگ کرد و کشته شد و حکم شهر
 و ولایت بخارت رفت سلطان چون خبر شنید لشکر عظیم برآدم خان فرستاد جنگ عظیم داد و از طرفین
 بسیار قتل رسید شکست برآدم خان افتاد چون پل سوید را که بر روی آب بهت بست بودند شکست و سبیل
 کس از مردم احیان آدم خان درین فرار غرق شدند آدم خان از آب گذشته آن روی آب اقامت جست در
 سلطان از شهر برآمده بجانب سوید پور آمد رعایا را دلاسا نموده درین اثنا حاجی خان بموجب فرمان که باو فرمود
 از راه پنج نرودیک باره سوله رسید سلطان پسر خود و دو برادر را با استقبال باو فرستاد و سیان برادر و برادر
 بهم رسید آدم خان از آنجا که بود و گریخته از راه شاه نیک به نیلای رفت و سلطان حاجی خان را همراه گرفته شهر آمد
 و او را ولی عهد خود گردانید حاجی خان مکر افلاس جست کرده و قیقه از دقایق افلاس نامری گذاشت و دیگر
 خود را که در سفر خیز باو فریاد داشت کرده بود و در سفرارش کرده متنبه های گلی برای ایشان گرفت و جاگیرهای جو
 مقرر کرد و سلطان که طلا و مرغ باو عنایت کرد و او را می بود آخر حاجی خان بواسطه شرب مدام مهسال
 و موی بهم رساند و کار سلطنت خلل تمام راه یافت او را در خفا آدم خان را طلبیدند آدم خان با اشارت
 امر آمده سلطان را دید سلطان از آمدن او بدید و از امر او خجسته عاقبت برادران هم عهد گشته و عظیم آدم خان
 منبوه و ندید چندگاه چون ضعف میری بر سلطان غالب و بیماری ملاده آن گردید امر او و وزیر با اتفاق معروض
 داشتند که امر سلطنت اگر یکی از سلطان زاد و تقوین یا بد باعث امنیت و نظام ملک گردد و سلطان
 التفات باین سخن ناکرده هیچ یک را از پسران خود با بر سلطنت اختیار نمود و اهل نقای از میان آمده
 صحبتا بهم رسانیدند و برآدم خان مکر انگیزید و سخنان تفای در میان آورده و برادر بزرگ را با هم سخن سا
 آدم خان از هم در قطب الدین پور رفته اقامت نمود چون ضعف کلی بحال سلطان راه یافت امر او را
 ملاحظه نداشتند و میگذشتند که پسران بیاید سلطان بیایند و گاه گاه سلطان را بر جای بلند بکلفت می نشاندند
 و تقاضای نواختند که سلطان صحت یافته و باین تدبیر ملک پای می داشتند آخر چون بیماری سلطان
 معصب شد یک شب از در پیروشی او گذشت شبی آدم خان تنها از قطب الدین پور بدیدن سلطان آمد
 بشکر بیرون شهر گذاشت تا از حاجی خان و اسد آخندار باشد اتفاقا همان شب حسن گنجی که از امر او بزرگ
 بود در دریا خانه سلطان بحیث حاجی خان از امر او بصیحت گرفته بود و روز دیگر امر آدم خان را به تقریری از
 کشمیر آورده حاجی خان بقبیل سرچشمه طلبیدند حاجی خان بموجب طلب امر آمده اسبان بپای
 تمام متصرف گشت و لشکری عظیم گردا و جمع آمده اما از اندیشه فتنه و غدر مخالفان بدرون خلل سلطان
 نرفت آدم خان چون این خبر شنید ترسیده از راه نادلی مقصد هندوستان کرد و بسیاری از نوکران او

جدا شدند این پدر که از امرای معتبر حاجی خان بود بتاقب آدم خان شناسنت آدم خان جنگهای مردانه کرد
 بسیاری از برادران و خویشان را بقتل آورد و بدر رفت و حسن خان میر حاجی خان که در پنج پور بود نیز
 پیر آمد و رونق پنج پور تمام و کار و بار حاجی خان راه یافت و سلطان از عالم رفت بدت حکومت او بیچاره
 سال بود و ذکر سلطان حیدر شاه بن سلطان زمین العابدین که حاجی خان نام داشت
 بعد از پیر سه روز جای نشین پدر شده سلطان حیدر خطاب یافت و در سنگند پور که بنوشهر مشهور است
 برسم و آئین پدر جلوس کرده و زبانی تبار را با اهل استحقاق داد و برادرش میرام خان و پسرش حسن خان
 تاج سلطنت بر سر او نهاد و بخدمت او قیام نمودند بهیت چو مرگ انگلستان فری از سر می دهند آسمان
 بر سر دیگر می دلاست مگر آن بجای که حسن خان مقرر کرد و او را امیرالامرا و ولی عهد خود ساخت و تا کام
 در وجهی که میرام خان تعیین نمود و راجهای لطافت را که به تقریب تعزیت و تنیت آید بودند اسب خلعت داده
 رخصت کرد و با اکثر اشراف مشیر مرصع و خلعت نوازش نمود سخاوت جلی داشت و وایم الحو بود و چون طبیعت
 انتقام داشت اکثر افراد از در بنجیده بجای گیر یافتند چون از احوال ملک بی پروا بود و از در زانوا نوع بقدری
 بر عایا میرفت و قوی نام حاجی را بتقریب خود اختصاص داده هر چه او میگفت بآن عمل مینمود و او از مردم شروت
 میگرفت و هر که بدیشدنی الحال مزاج سلطان را از او مخوف میساخت و بس کجی که پیشتر از همه در بیعت او
 سعی نموده به سعایت قوی حجام بقتل در آمد و قبل ازین آدم خان لشکر بسیار جمع آورده بقتل حاکم سلطان
 بولایت جمهور سیده بود و چون خبر قتل امرا او رسیده برگشته بخورفته و بر فاخت مانگ یوراج جو جنگ مغولا
 که در آن نواحی آمده بودند رفته تیری بدین او رسیده بهمان زخم در گذشت سلطان از خبر وفات او متاثر شد
 فرموده تا قالب او را از جنگ گاه بر او روزه بنزدیک پدر او دفن کردند و هم در آن ایام بواسطه دوام شرب
 مضامی صعب بحال سلطان راه یافت امرا در بنجیده میرام خان اتفاق نموده خواستند که او را بسلطنت
 بیاورند چون این خبر بجنس خان که در رهند قلاع بسیار فتح کرده بود و غنائمی بسیار بدست آورده بود رسید
 لشکر حرا بطریق ایضا رخو در آبکشمه رساند چون آمدن او بدیخست بود و اهل غرض سخنان از جانب او گفته
 مزاج سلطان حیدر را اسخوف ساختند سلطان از در بنجیده که در شش نذا و پنج یک از خدایات او خبر شد
 روزی سلطان بر الوان کج کرده آمده بشرب مشغول گشت در حالت سستی پایش لغزید و میفتاب و در
 گذشت بدت حکومت او یکسال و نه ماه بود و ذکر سلطان حسن بن حاجی خان حیدر شاه بعد از پیر
 پشاور و در روزی احمد اسوا جلاس یافت و در روز هم کسالی را که از ایشان توهم داشت متعید کرد و از
 سنگند پور بنوشهر رفته و آنجا اقامت کرد و خزانه خود و پدر و عم را بر مردم شار نموده احمد اشقی را بملک

آنکه خطای داده تدارکات هر وی گذاشت و پس از نور و راستی نام را حاجت روا کرد و اندر بهرام خان
 پادشاه خود از کشته سپید کرد و بجانب هند رفت و سپاهیان همه از وجود او گشتند و همه احوال او معترف گوی
 جز او نداشتند سلطان تمام متوالی و قوانین سلطان بن العابدین را که در زمان حیدر شاه غنیل و مندریس
 بکشته بود و مجدداً احیا کرد و در کار بر ابرام گذاشت و درین وقت بعضی مقتان تر و بهرام خان فتنه
 او را بر جنگ سلطان تحریک نمودند و امر اغیار با او بسته شد و او را طلبیدند بهرام خان از ولایت کشته
 برگشته بر او که بهادر ولایت گرج رسید سلطان درین وقت بقصد سیر و ردی پور رفته بود و از نشیدن این
 خبر قصبه جنگ هم خود و سیر پور رفت بعضی مردم سلطان را برین داشتند که بجانب هند باید رفت اما ملک احمد
 اسوار از طرفین جنگ نموده نگذاشت که بجانب هند رود سلطان رای ملک احمد پسندیده ملک تاج
 لیب بابا لشکر گران بر سر بهرام خان فرستاد و بهرام خان را موقع این بود که لشکریان سلطان بوسی
 خواهند آمد آخر کار بر عکس مندر و موضع کو لو نام حرب مصعب اتفاق افتاد و بهرام خان شکست یافته
 گریخته در موضع رتن گرد آمد افواج سلطان بقایب او شتافته و در ابدست آورده و تبر و دهنش رسیده و اسباب
 و اشیای ببارت داده و بحال خراب تر و سلطان آوردند سلطان فرموده تا پدر و پسر او را در زندان کردند و بعد
 از زمانی سیل و چشم بهرام خان کشیدند و او تا سه سال در بند ماند از عالم رفت و این بزرگ وزیر سلطان
 زین العابدین و منافع ملک احمد باشتی بود و در کو رساختن بهرام خان رحمت الله علی سیهامی نمود و بار
 سلطان زین العابدین از ورنجیده همچو هست که سیاست رسانند و میفرمود سلطان حسن او را بدست
 آورده اتفاق و برهان روز که بهرام خان را کو رساخته بودند سیل در چشم او بر کشیدند بعد از سه سال در
 زندان او شیر برد و صیبت چشم کس چون خاستم داد و نیاید چشم خود با سر هم داد و ملک احمد وزیر پیش
 شد ملک یاری بهت را که رعایت کرده ملک احمد با لشکر بسیار بجانب ملک دلی از راه راجوری روان گردید و خوب
 دیو را چو آورده ملک احمد یاری را دید و ملک یاری را با لشکر انبوه و او را در فتنه با تان خان که از جانب پادشاه
 دلی و در این کوه و ولایت خجاست حاکم بود و جنگ کرد و تمام ولایت او را گرج نمود و شهر سیالکوٹ از خراب ساخت و
 سلطان را از حیات خاتون که از مثل سادات بود میری ستودند سلطان او را محمد نام کرد و ملک یاری بحیث
 تربیت سپرد و دیگر او حسین نام نهاد و ملک نوروزین ملک احمدی داد و او را برورش کند و میان ملک احمد و ملک یاری
 رنجش راه یافته و مقام دفع یکدگر شد و در میان امر از نیز خلاف بهم رسیده جنگهای عظیم شریک باشتی جمعیت نموده
 بدیو انخانه سلطان درآمد و دست انداز می نمودند و گشت در زند و در کار سلطنت ظلم اکی راه یافت سلطان
 ملک احمد اسوار با جمعی دیگر از نویشان او مقید ساخته اموال او را بتاراج داد و او را در زندان ببرد سلطان

سید ناصر را که نزد سلطان زین العابدین مقرب بود و در مجلس بر خودش تقدیم میفرمود و بحکم سلطان از کشمیر اخراج یافته بولایت دلی فرستاده بود و طلبید سید ناصر چون نزدیک دوه سپهر خیال سید وفات یافت بعد از آن سید حسن و ذریه سید ناصر را که پدر حیات خاقان بود و از دلی طلبیده نام اختیار بدست او داد سید نراج سلطان را از امرار کشمیر بخبر ساخت و جمعی کثیر از اعیان ملک مسعی او بقتل رسیدند و ملک یاری محبوبش گشت و بقیه دیگر از هر اس گر خجسته با طراف رفتند جهانگیر مگر یکی که از امرار بزرگ بود و گر خجسته بقلعه لوهر کوٹ رفت بعد از چند روز سلطان راجست اسبانی طاری شده ضعف کلی بجای آورد و ایستادگی حسن و جمعی نمود و چون پیران من خوردند یوسف خان بن بهرام خان را که در بندست با فتح خان پسر آدم خان را در ولایت خواست بسلطنت بردارند و محمد خان را ولی عهد سازند سید حسن بطاهر قبول کرد و سلطان بهمان الم در گذشت مدت حکومت او معلوم نیست ذکر سلطان محمد شاه بن سلطان حسن محمد خان بهشت سال بود و سعی حسن بکومت رسید و در آن روز جمیع اسباب طلا و نقره و اسلحه و آتش و طعمه و غیر آن در پیش او گذاشته هیچ کدام از آن چیزها التفات ناکرده کمان را بدست گرفت حاضران ازین عمل او استلال بر بزرگی و مردانگی کرده گفتند که در کار جهان داری خواهد کوشید و استقلال سادات مرتبه رسید که هیچ یک از امرار و وزرا نمیکند داشتند که نزد سلطان آید کشمیران از این معنی به تنگ آمده شبی با اتفاق پسر مرهم راجه بود که از ترس ناما را خان پناه بکشمیر برد و بدو سید حسن را با سبی نفرز اعیان سادات و در باغ نوشهر بندر گشتند و از آب بهشت گذشتند و پل را شکستند از طرف جمعیت کرده نشستند و سید محمد پسر سید حسن که خالوی سلطان بود جمعیت نموده جمعیت محافظت سلطان بدو امانت داده در این چنین شبی که فتنه عظیم روی داده هر کس بخود در مانده عیدنی ریا خواست تا یوسف خان بن بهرام خان را که در بند بود و در بر روی علیخان نام از امرار سادات برین معنی اطلاع یافته یوسف خان را بقتل آورد و حاجی بهشت را که در قتل یوسف خان تاسف میخورد و تیر گشت و مادر یوسف سال دیوی نام که از آن گاه که میوه شده بود و زیاده از سه لقمه جوئی بر رخت افشانده و نیشاختن نقش پسر راسه و روز در خانه گاه داشت و بعد از آنکه او را دفن کردند حجره فرزندیک بمقبره او ساخته آنجا میروند تا از عالم رفت القعه سید علی خان و سادات دیگر بقصد جنگ مخالفان بزرگ را آب جمعیت کردند و نشستند و ز سرسار خرج کرده لشکر عظیم بهم رسانیدند و مردم کشمیر از اطراف و جوانب فوج فوج آمده با مخالفان میگریختند و از جانبین جنگ تیر و تفنگ در کار شده بودند و هر روز از طرفین کس بسیار بقتل میرسید و وزوان حلاوت شهر آمده تاراج می نمود و سادات خندقی گرد شهر کردند تا از دروان اسن شدند و خانه های مخالفان در شهر و سوات بر چاک بود و خاک بر لبر کردند و اموال و مواشی ایشان تاراج داده و از غایت مکر خردن کاپیانی میسکردند و

در میدان جنگ
جهانگیر ماکری که در لور کویت میبود بطلب مخالفان رسیدند و چند سادات با و پیغام صلح فرستادند قبول
نمود و روزی داود این جهانگیر ماکری و سیفی و المکری از بل گذشتند و سادات جنگ کردند و داود با
اکثری از مخالفان قتل رسید و سادات خوشحال گشتند و نقاره نواختند و از سر تازی مخالفان منارها ساختند و در
سادات خواستند که از روی غلبه از بل بگذرند مخالفان پیش آمدند و در میان بل عظیم دست داد و چون بل شکست
از طرفین خلافت در آب خرق شد و بعد از آن سادات بنا تا رخاں حاکم پنجاب خط نوشته آوردند و خویش طلبیدند
او لشکر بسیار بدو ایستاد و چون لشکر و سواچی بهتر رسید پیش نام راجا باجیا ایشان جنگ کرده و مردم خوب
را بقتل رسانید مخالفان از استماع این خبر خوشحالیه نمودند و میان سادات و کشمیریان تاد و ماه و دایم جنگ
بود و آخر کشمیریان سرفوج شده از آب گذشتند و اطراف کوه را فرو گرفتند و سادات در مقابل ایشان آمده و داود
مرداگی دادند و چون جمعیت مخالفان اصناف متعاضد بود و اکثر از احسان سادات بقتل رسیده بید روی
فرار شدند و کشمیریان بقاقتب نموده بیشتر در آمده دست بقتل و نارت گشادند و بیشتر آتش زدند و از آن
آتش خائفند میر سید علی بسوخت و باجیا آتش متشی گشت و عدد کشمیشان در آن روز بدو هزار کس رسید و این
واقع در سنه ثانی و ثمانه روی داود سید محمد بن سید حسن در خانه گدائی نام شخصی از طایفه راون در آمدند
مستحقین حبست مخالفان همه یکجا شده در دیوان خانه بسلام محمد شاه رفتند و او را از خود ساخته سید علیخان را
با دیگر سادات از کشمیر اخراج نمودند و پیرام رازریای کلی داده رخصت نمودند و چون هر کدام از کشمیریان خود
سرداری داشتند در اندک زمانی میان ایشان مخالفتها پیدا آمده کار سلطنت از انتظام بر افتاد و فتح خان
ابن آدم خان که بعد از وفات تانار خان حاکم پنجاب شده بود از جانب لدر بقصد مملکت موروثی برای جوسر
رسیده اینجا میبود چون نیر سلطان زمین العابدین بود مردم واقعه طلب از امر او علیا فوج فوج تر داد
میرفتند و او هر کدام انعامی داده امیدوار میساخت و چشم میداشت که جهانگیر ماکری پیش از همه آمده او را
خواهد دید جهانگیر ماکری سیزدهم اینکه مخالفان او اول رفته دیده اند فتح خان در نیامده او را از داعیه تخر کشمیر
لشع نمود و سلطان محمود شاه تر خیب جهانگیر ماکری از کشمیر بر آمده میدان گیر سوار را معسکر خود بساخت
و فتح خان نیز از راه هیر پور نوچی او دن رسید و چشمه آب میان کرده در برابر نشست و صفها مرتب
یافته آتش حرب اشتغال یافت اول فتح خان علیه نموده نزدیک بود که لشکر سلطان پریشان شود و آخر
جهانگیر ماکری شات حکم داشتند مقدار پنجاه کس خوب از لشکر فتح خان قتل آورد و شکست بر لشکر فتح خان
افتاد و نزدیک بود که فتح خان گرفتار شود ولی از ساقان او از ده در انداخت که سلطان محمود شاه
مخالفان امیر گشت جهانگیر پریشان خاطر گشته از بقاقتب از ماند سلطان پور فتح کشمیر کرده ملک تاجی بهشت

را بنابر اراج مواعی که فتح خان را جای داده بود محمد فرستاد و آدم خان و فتح خان مدتی غایب
 بوده در اوجای بیرم کله میر برادر دند و مرتبه دویم جمعیت بهم رسانیده به پیش کشمیر آمدند و جهانگیر با
 شکری ابنه بمقابلیه او برآمده در میدان موضع گو سوار پرکنه ناکام فرو آمد و فیرک حدنگار فتح خان بین
 وقت فرصت یافته بشهر رفت جمعی کشمیر را را امر کرد در بند بودند برادران جمله سیفی و انگری بود جهانگیر از
 خلاصی یافتن سیفی و انگری اندویشمین شده اراده صلح بفتح خان نمود برادر جوری که فتح خان بدو آمده
 بود پیغام نمود که در لشکر فتح خان تفرقه اندازد و برادر جوری و امرار دیگر جدا شده پیش جهانگیر رفتند و خان
 مضطرب شده برگشت و جهانگیر تا بهیر پور بقا قبل و نمود فتح خان بلکه جمورفته آنرا منجر ساخت و لشکر
 عظیم از آنجا بفرار کرده باز به پیش کشمیر آمد درین و لاجهانگیر خان سادات را قبل ازین اخراج کرده بودند و لاج
 طلیعه جنگ عظیم میان سلطان فتح خان روی داد سیفی و انگری از قبل فتح خان جنگهای مرده نمود و از
 جانب سلطان سادات ترددات خوب کرده و ادبالات و مردانگی دادند جمعی کثیر از ایشان بشهادت رسید
 بقیه که ماندند محل اعتماد سلطان جهانگیر گشتند درین تهر فتح خان بهر محبت یافته رفت و باز لشکر ابنه جمع کرده به
 کشمیر آمد و جنگها کرده غلبه یافت بیست گل شادی اگر خواهی ز خازنم کش دامن به قدم گر طالب کجی کام از او
 در نه و کار بجای رسید که یکس با سلطان ماند و خزائن او تمام رفت و جهانگیر زخمی شده بگوشه قرار نمود
 و میر سید محمد بن سید حسن فتح خان درآمد و بعد از آن چندگاه سلطان محمد شاه رازمین داران گرفته بفتح خا
 سپردند درین وقت ده سال و هفت ماه از سلطنت او گذشته بود و فتح خان او را با برادران خود در
 دیوان خانه نگاه میداشت و فرموده بود باطلعه و اشتر به و سایر ضروریات برای او میداشتند و سیفی
 و انگری و ایم در مقام تعلیم او بودند و قیام مینمودند و ذکر سلطان فتح شاه که عبارت از فتح خان
 باشد در سنده اربع و تسعین و ثمانه خود را سلطان فتح شاه خطاب کرده بر سر حکومت ممکن حبت و اذن
 و قاتی مهمات خود سیفی و انگری را گردانید درین وقت بیشتر سال در میان شاه قاسم از عراق بکشمیر آمده محل عقد
 خلافت گردید و تمام اوقاف و املاک معابد دیوهره بمردان او مقرر شد و صوفیان او در تحریب و آکنده ام
 معابد کفار میکوشیدند و کس مانع نتوانستی شد در اندک مدت میان امرار تزارع بهم رسید و بر وی انخا
 آمده یکدگر گرا گشتند ملک انجی ادریا که از اعیان امرار فتح خان بودند با جمعی سلطان محمد شاه رازمین داران
 برآورده در بار موله آمدند چون در وی انثار رخند ندیدند از محل خود پیشان شده خواستند که با سلطان
 محمد شاه را گرفته بفتح خان بدهند محمد شاه ازین معنی اطلاع یافته شمی بدر رفت بعد از آن سلطان فتح شاه
 ولایت کشمیر را سه حصه ساخته در میان خود ملک انجی مشکر مستمت علی السویه نمود و ملک انجی را وزیر مطلق و

و شکر داد و آن کل ساخت و ملک انجی در میل قضایا فرست داشت از انجا امیکه دو کس بر سر چک باریک
 ابراهیم نزاع داشت بر سر کی میگفت که این چک از منست و در میان وزن و رنگ متفق بودند چون این قضیه پیش
 ملک انجی آمد پرسید که چک بر سر انگشت باله پیچیده اند مالک گفت از گشت و بطل گفت بر لته چون و اگر داند
 ظاهر شد که بر انگشت پیچیده بودند بعد از آنکه مدتی از سلطنت سلطان فتح شاه گذشت ابراهیم بر سر چک باریک
 که مقصب پدر با و تفویض یافته بود نزد محمد شاه رفته او را از هندوستان تحریص نموده بر سر ولایت کشمیر آورد
 و میان او و سلطان فتح شاه جنگ عظیم در نوچی کوهاموتیه دست داده شکست بر لشکر سلطان فتح شاه
 افتاد و فتح شاه از راه هیرا پور به هندوستان رفت نه سال از حکومت او گذشته بود که این واقعه دست داد
 بعد از آن سلطان محمد باری دوم بر تخت حکومت تکیان جست ابراهیم ماکری را وزیر مطلق و اسکندر خان را که از اولاد
 سلطان شهاب الدین بود و پسند خود ساخت و پسر ابراهیم ملک انجی را که بر نه ایشان بود و در زندان خانه رفته
 بقتل رسانید و فتح خان بعد از چند روز جمعیت عظیم بهم رسانیده باز متوجه کشمیر شد سلطان محمد شاه تاب مقاومت
 نیاورده بی جنگ روی گریز نهاد و مدت حکومت او درین نوبت نه ماه و نه روز بود و سلطان فتح شاه بار دیگر متصرف
 کشمیر شده جهانگیر را که از طایفه بدره بود و وزیر و لشکر سیار داد و آن کل ساخت و حکومت بعد از میزند و محمد شاه بعد از مدت
 خوردن نزد اسکندر گریز گرفت اسکندر که لشکر بسیار بعد او فرستاد جهانگیر بدو وزیر سلطان فتح شاه بخنده محمد شاه در راه
 او را از راه جوری کشمیر و سلطان فتح شاه جهانگیر ماکری را بر اول لشکر خود ساخته جنگ محمد شاه فرستاد و شکست بر سر
 فتح شاه افتاد و جهانگیر ماکری را پسر خود در آن جنگ کشته شد و از امرای میر ابو شلی شاهانی و دیگران محمد شاه در آمدن سلطان
 فتح شاه ناچار بود که از جانب هندوستان نهاده ها بخا و فات یافتن شهر حکومت ابراهیم را که بود و سلطان محمد شاه در دره سوم بر
 سر حکومت اجلاس یافته تقاریر خواند و لشکر را که از امر او متبع فتح شاه بودند کرده کاجی چک که بر فرست و شجاعت و صوف بود
 بوزارت اختیار نمود و کاجی چک و قطع خصومات فرست عظیم داشت از جمله نویسندگان و زنی داشت بحسب
 اتفاق چند گاه از آن زن در در افتاد و زن بی صبری نموده شوهر دیگر خواست بعد از چند گاه نویسنده
 پنداشت در میان او و شوهر دوم مناقشه بهم رسید و نزد کاجی چک رفت نزد چون هیچک گواه بر دو قوت
 مدعی خود نداشت شخص این قضیه شکل نمود و آخر ملک کاجی چک آن زن را گفت تو راست میگوئی و این
 نویسنده دروغ گو است بیا قدری آب درین دوات من بریز تا نسک برای تو نویسم که او را با تو کاری نباشد
 زن بر خاست و آنقدر آب که ضروری بود در دوات ریخت ملک گفت دیگر بریز باز اندک آب که سیاه
 را صاف کند ریخت و درین احتیاط تمام بجای آورد و ملک بخاطر آن گفت که از احتیاط نمودن این زن
 خرم شد که زن نویسنده دست و زن نیز بالاخر اعتراف نمود و مناقشه ابراهیم گذشت چون سلطان محمد شاه

استقلال تمام مہر ساندکتری اراحرای فتح شاہ مثل سیعی واکری وغیرہ را بایست رسانید و مستغنیان
 بایل خود در گذشت و نقش فتح شاہ را نوکران او از ہند کشمیر آوردند و سلطان محمد شاہ با استقبال فرستد و جوار از
 سلطان زین العابدین فرمود تا دفن کردند و این وقایع در سنہ اثنی و عشرين و ستھاتہ روی نمود و ہم درین
 سال سلطان سکندر لودی مادشاہ دہلی در گذشت و پسر او ابراہیم بخت نشست درین ایام چون ملک
 کاجی ابراہیم ماگری برادر زندان کرد و پسر او ابدال ماگری با اتفاق جمعی از مردم ہند سکندر خان بن فتح شاہ را
 بسطنت برداشتہ کشمیر آورد و سلطان محمد شاہ ملک کاجی در بولہو را بزرگنہ آبکل بجنگ مخالفان برآمدند
 و اسکندر خان تاب نیاورد و بقلعہ ناکام درآمد ملک کاجی انقلعہ را گرد کرد و روزی چند جنگ مابین و بعضی
 قاتم بود درین اثنا جمعی از اراحرای سلطان بقصد نفی برآمدند و سکندر خان میفرستد کاجی مسعود نام پسر خود را
 بنیر ایشان فرستاد و او جنگ مزادہ بایشان کرد و کشتہ شد اما فتح از جانب مسعود روی نمود و سکندر خان قلعہ
 ناکام را گذاشتہ بدرخت و ملک بقلعہ درآمد و ماگریان پریشان و اتر در پی سکندر خان رفتند و سلطان محمد شاہ
 مسرور و مبتہج بشہر مراجعت نمود و این وقایع در سنہ احدی و ثلثین و ستھاتہ روی نمود و ہم درین سال
 حضرت فردوس مکانی بابراباد شاہ بربر ابراہیم لودی آمدہ در میدان پانی پت او را بقتل آورد و درین اثنا
 مزاج سلطان بسعایت ابدال ملک کاجی اخراجات یافت ملک کاجی توہم نمودہ براجوری رفتہ را جہاے
 اطراف را بخود متقاعد ساخت و در بوقت سکندر خان پیش سلطان شکست یافتہ رفتہ بود و اتفاق جمعی از موالیان
 آمدہ کوہر کوٹ را متصرف شد و ملک یاری برادر ملک کاجی خبردار شدہ بربراد رفت و جنگ کردہ اورا شکست
 ساختہ نزد سلطان فرستاد و سلطان بواسطہ دلخواہی از ملک کاجی راضی شدہ باز عمدہ وزارت باد و تقویض
 نمودہ و چشم سکندر بیل کشید و درینو لا ابراہیم خان پسر سلطان محمد شاہ ہمراہی پدر نزد سلطان ابراہیم لودی
 پہلی رفتہ سلطان ابراہیم لودی شکستبار سلطان محمد شاہ دادہ و خدمت کرد و ابراہیم خان در خدمت خود
 نگاہداشتہ بود و بسبب حادثہ سلطان ابراہیم کشمیر آمد و ملک کاجی بواسطہ کور ساختی سکندر خان از سلطان مجبور
 بود و او را بر بہانہ درخواست در زندان کردہ بعد از آن کہ سلطانرا مقید ساخت ابراہیم خان را بسطنت برداشت
 و مدت حکومت محمد شاہ و نیم مرتبہ با نزدہ سال و یازدہ ماہ یازدہ روز بود و کمر سلطان ابراہیم شاہ
 بن محمد شاہ چون بخت نشست ملک کاجی را بہمان دستور و دستقل گردانیدہ ابدال ماگری
 بن ابراہیم ماگری کہ از دست جفای ملک کاجی بہند رفتہ بود و درینو لا بکرامت حضرت فردوس مکانی تعرض
 رسانید کہ از غلبہ و دشمنان پناہ یابین در گاہ آوردہ ام اگر بندہ را بشکرتہ اند و فرمایند کشمیر را اسلحہ و بہجت بندگان
 حضرت بشیر نماید آنحضرت بعد از اطلاع بر صورت و سیرت او زبان تالطیف فرمودند کہ در شکل ہم آیینین

مردم بهم میرسد بنایب و خلعت سحر از ساخته لشکر سیاه برای او خن منور و سیخ علی بیگ و محمد خان و محمود خان
 را سردار لشکر گردانیدند چون ابدال باکری دید که مردم کشمیر از مغولان تفر خواهند جست برای مصلحت ام مملکت
 بنارک شاه بن فتح شاه نداده منوچر کشمیر گردید و از آن طرف ملک کاجی ابراهیم تاه را برادر داشته در موضع سلام
 از سرگنده با نخل لشکرگاه ساختند طرفین مقابل بهم فرو آمدند ابدال باکری بیگ کاجی پیغام فرستاد که من بیست
 با بر شاه رفعت مد آورده ام و شوکت و مصلحت آن باد شاه بمرتبه ایست که سلطان ابراهیم باد شاه و سایر
 که یا نصیر کس داشت در طرفه العین بنجا که تیره برآبر ساخت خیریت بود راست که در ملک و دولتمندان
 آن باد شاه و رانی و اگر این دولت نصیب تو نیست زود تر برای و باین لشکر جنگ کن وقت تدافع و تسلیم
 نیست ملک کاجی سید ابراهیم خان سرنگ و ملک یاکر اسرار سه فوج ساخته جنگ در آمد و طرفین
 مقابل عظیم دست داد و کس بسیار بقتل رسید و از امرای نامدار ابراهیم شاه یاری بیگ و سرنگ و غیره که
 هر یک جمعیت عظیم داشتند بقتل آمدند ملک کاجی مضطرب شده بهتر فرار نمود و آنچه هم نتوانست فرار گرفت
 و بجانب کوهستان رفت و از احوال ابراهیم شاه که چه شد و کجا رفت هیچ معلوم نیست و مدت حکومت
 او هشت ماه و بیست و پنج روز بود و ذکر سلطان نازک شاه بن فتح شاه بعد از فتح در شهر
 سری نگر جلوس نموده مردم کشمیر را که از مغولان متوجه بودند و لاسا و کشمیریان از جلوس او خوشحالیه نمودند
 و از شهر برآمده در نو شهر که از قدیم پای تخت سلاطین بود قرار گرفت و ابدال باکری را بوزارت دوکانت
 برگزیدند و ابدال بقصد تعاقب ملک کاجی تا سواد جبل نگری رفت و چون معلوم نمود که بدست آوردن او
 ممکن نیست شروع در تقسیم ولایات نمود بعد از فاعده تمام ولایت پنجاه حصه قرار یافت یک حصه ابدال باکری
 و دوم بمیر علی و حصه سوم بلوهر باکری باقی بر یکی چک قرار یافت ابدال باکری نوکران فردوس مکانی را تحت
 پایای بسیار داده بجانب هند حضرت نموده پیغام عتاب آمیز ملک کاجی فرستاد و محمد شاه را نزد خود
 طلبیده بمیر علی محمد شاه را از قاضی کوهر کوٹ برآورد و با اتفاق کشمیر آمدند و ملک کاجی را نگذاشتند که بیاید که سلطان
 محمد شاه در مرتبه چهارم بر تخت نشست و نازک شاه را که بیست سال حکومت کرده بود و بعد خود ساخته
 درین ایام حضرت فردوس مکانی از عالم فانی انتقال نمود و حضرت جنت آشیانی محمد جان بن بادشاه
 بر سر سلطنت ممکن فرمودند و این قصه در سنده سبع و ثلثین و شصت و هشت واقع شد چون یکسال بر سلطنت سلطان
 نازک شاه گذشت و ملک کاجی چک که بولایت کوهستان رفته بود از آن ولایت جمعیت ابنو دهمرسانید
 در نو اخی بنجر آمد ملک ابدال در برابر او آمده جنگ کرد و ملک کاجی گریخت پسند آمد درین ایام میرزا کامران و لای
 پنجاب نشاط تمام داشت شیخ علی بیگ محمد خان و محمود خان مغول که بعد از فتح کشمیر حضرت ابدال باکری

با اتفاق ملک کاچی ابدال صلح نامه نوشته باغراتب کشمیر بجانب کاشغریان فرستادند و قرار یافت که
 دختر محمد شاه در عقد باز و واج سلطان مراده سبکدور آید و بندهای کشمیری که در دست مغولان بودند را
 کند کاشغریان این صلح راضی شده متوجه کاشغرت آمدند و پریشانی که در کشمیر پیدا شده بود با من و بخت
 مبدل شد و در پیشال و دوستانه ذات الاذنب یعنی دم دار طاوع نموده بود و محظوظ عظیم درین ایام
 پیدا شد چنانچه اگر خلافت یسار کرنگی پلاک گشتند بقیه که ماندند بجای وطن اختیار نموده بجایای دور رفتند
 و حکایت دیگر که قتل عام کرده بود از دودلها مردم فراموش گشته و جنب این حادثه آسان مینمود و این
 محنت تاده ماه امتداد یافته انقطاع یافت و چون وقت میوه نیر رسیدنی بجز رفاهیت و خلافت
 رودنی نمود و بنوقت میان ملک کاچی و ابدال اگر می بخش در میان آمد ملک کاچی از شهر برآمد و وزیر پو
 قرار گرفت و ملک ابدال بوزارت سلطان قیام مینمود و حکام و عمال برتری که بر رعایا میخواستند زیست کردند
 و بیکیس بداد غیر سبب بعد از چند گاه سلطان محمد شاه تپ محرق بهم رسانیده هزاربری که داشت بجهان بخشیده
 بهان بیاری از عالم گذشته است حکومت او پنجاه سال بود و ذکر سلطان شمس الدین سلطان
 محمد بعد از پدر بر سر سلطنت نکلن جسته با اتفاق و زرا تمام ولایت را بر امر تقسیم نمود و مردم کشمیر از جلوس او
 خوشحال شدند و در اندک فرصت میان ملک کاچی ابدال نزاع بهم رسیده ملک کاچی را بقصد جنگ ابدال
 بجانب کوه سو برد و ابدال نیز با ستند و تمام در مقابل آمد آخر بصلح قرار یافته ابدال در کراچ که جای او بود رفت
 و سلطان و ملک کاچی بسری نگر رجعت نمودند باز بعد چند گاه ابدال سر از اطاعت نافته در مقام شهاد
 شده در کراچ قتل انداخت این مرتبه سرفتنه آسانی نسکین یافت از احوال سلطان شمس الدین که در کراچ
 کشمیر زیاده برین یافت نشد و ایام حکومت او معین گشت بعد از دیر پیش نازک شاه بکومت نشست
 پنج شش ماهی نگذشته بود میراجید استیلا یافته صاحب تفرق گشت در ایام حکومت او خطبه و سکه
 بنام نامی حضرت جنت آشیانی محمد هایلون بادشاه بود و ذکر حکومت مرزا حیدر در دره
 ثمان و البصیر استعداده در وقتی که جنت آشیانی از شیرخان شکست یافته پلاهور آمده بودند ابدال را که
 در یکی چاک بعضی از اعیان مملکت کشمیر عزادار است اعتبار و تشواهی و ترغیب گرفتن کشمیر نموده بوسیله
 مرزا حیدر فرستاده و با آنحضرت میرزا حیدر را رخصت کرده قرار رفتن خود نیز دادند و چون میرزا حیدر نیز رسید
 ابدال را که در یکی چاک آمده طی شدند و همراه مرزا حیدر زیاده بر چهار صد سوار بودند و چون برا جوی رسید
 کاچی بکیت که حاکم کشمیر بود با سه هزار و پنجاه هزار پاده کوهل کرسل آمده بکیم ساخت مرزا حیدر ترک این راه داد
 براه پنجریان مشید و کاچی اخروی کمال ضرر و محافظت آن راه نمود و میرزا حیدر را که گذشته بفرستاده

کشمیر در آمده بناگاه سری نگر را متصرف شد و ابدال ماکری و ریگی چاک استقلال یافته مهمات آپیش خود را گرفتند و برگشته چند جا گیر میزدان و نمودند اتفاقاً در همان اثناء ابدال ماکری را عمر بهر آمده و پسران خود را بحیدر رخسار بخش نمودند و گذشت و بعد از در آمدن میرزا حیدر کشمیر کاجی چاک پیش شیر خان افغان به هندوستان رفته پنجاه سوار که حسین شروانی و علاء الد خان سردار آنها بودند با دو فیل با کولک آورد و میرزا حیدر با اتفاق ریگی چاک متوجه جنگ او شدند و در فلقین باین موضع دته بار و وضع کاره صفها بیا راستند و ششم فتح بر پرچم علم میرزا حیدر روزید امرای شیر خان کاجی چاک نیز محبت یافتند و کاجی چاک در یرم کل قرار گرفت و ملا محمد یوسف جامع تانج فتح مکر یافته بود و در سنه حسیه و شتمانه میرزا حیدر در قلعه اندر کوٹ اقامت نمود و بحیت بدگمان شدن مرزا حیدر در باب ریگی چاک او را بخند نزد کاجی چاک رفت و بهر دو اتفاق نموده در سنه احدی و شتمین و شتمانه بقصد استیصال میرزا حیدر روی بسری نگر نهادند و بهرام چاک پسر ریگی چاک خود را بسری نگر رسانید و میرزا حیدر بندگان کو که دو خواجه حاج کشمیری را بدفع وی نافرود و او تاب و نیا ورده بگرخت و چون لشکر مرزا قنات محمود کاجی چاک و ریگی چاک فرار را نینیت داشت در یرم کل قرار گرفتند و میرزا حیدر بندگان کو که در سر نگر گذاشته متوجه کشمیر تبت شده از قلاع بزرگ قلعه کو سوار را با چند قلعه دیگر فتح کرده و در سنه شش و شصت و شصت کاجی چاک و پسر او به تپ و لرزه بمردند و میرزا حیدر را این مال را بفرغت گذاریند و در سنه ثلث و شصین و شصانه ریگی چاک با امرای میرزا حیدر جنگ کرده کشته شد و سرش با سر لپیش غازی خان پیش مرزا آوردند و در سنه اربع و شصین و شتمانه ایلچی از کاشغر رسیده میرزا حیدر با استقبال ایلچی در لار آمد و انچه بهرام و ولد سعید و چاک که مدت هفت سال در کمر اج جنگهای خوب کرده بر عهده غالب بود با خان میرک مرزا سخنان صلح در میان آورد و عهد و شرط قرار داد خان میرک مرزا بعد و سوگند و اورا طلبید و قتی که انچه بهرام در مجلس او آمده و سه خبری از موزه کشیده بشکم دی زد و او همچنان زخم خورده گرخت و در خیال در آمد خان میرک مرزا متعاقب او شافته او را گرفت و سوار او را جدا کرده نزد میرزا حیدر در لار آورد و بجان اینکه میرزا حیدر خوشحال خواهد شد عیدینا بعد از حاضر ساختن از دیدن سوار او در قهر شد و غضب برخواست و گفت بعد از شرط و عهد شکنی لایق نباشد میرزا حیدر گفت من از این واقعه خبر ندارم بعد از آن مرزا حیدر از راه لار متوجه کشاور شد بندگان کو که محمد ماکری و دکنه منول و میرزا محمد یحیی و عبد رزاق را بهر اول لشکر ساخته خود در موضع دو چهار بزرگ کشاور قرار گرفت و جماعت بهر اول سه روزه در یک روز قطع نموده بموضع دوست که درین جانب آب باریاست رسیدند و لشکر کشاور آنجا آب بود و جنگ تیر و قنات در میان آمد و هیچ یک از آب عبور نتوانستند کرد و دیگر لشکر میرزا حیدر از راه راست آنجا رسید و در زنده خواستند که در کشاور در آیند چون بموضع دار رسیدند

با تدبیر خاست و تار یک تنه مردم را در هجوم نموده بر سر ایشان آمدند بندگان کوه سوار بود با کس بسیار
 قتل رسید و از آنجا که روان شدند در راه محله ماکری و پسرش با بست و پنج کس خوب گشته شده بقیه السیف
 هزار محنت بمرزا حیدر سختی شد و مرزا حیدر را از آنجا برآورد و در سنه پنجم و شصت متوجه تبت گشت و در کجور
 را از دست کشید و آن برآورد و بحد نظر میر علی داده بکنن را بجا حیدر بدست خود را با طلا تمام مقرر نموده و تبت
 کلان را فتح نموده محسن ناخی را بجا حکومت آنجا تعیین کرد و در سنه شصت و شصین شصت مرزا حیدر متوجه قندهار میل کرد
 لکه آمده مرزا را دید و درخواست گناه و دولت چک برادر زاده کاچی بک نمود مرزا حیدر آدم و در خاگانشسته
 بودند و دولت چک را آنجا بطلبیدند و دولت چک تر کرده از مجلس برخاست و خیلی را که حجت پیشکش آورده بود
 همراه گرفته روان شد مردم خواستند که او را تعاقب کنند مرزا حیدر مانع آمد و بعد از چند گاه مرزا بشیر مر اجعت کرد
 و دولت چک غازین خان حسین چک و برام چک نزد حبیب خان نیازیک از پیش اسلام خان بنیست خورده
 در راجوی آمده بود آمدند و اسلام خان بتعاقب نیازیان در موضع بدمار و لایت نوشهر رسیده بود سید خان
 عبد الملک نام را که از حیدر آن او بود نزد حبیب خان فرستاد و سید خان مقدمات صلح در میان آورده و او
 پر حبیب خان را نزد اسلام خان آورد و اسلام خان برگشته در موضع بن از ناخی سالکوت آمده قرار گرفت کشمیر
 نیکو حبیب خان را جرد و ابله آورد و خواستند که او را بشیر برده مرزا حیدر را از میان بردارند حبیب خان نمی
 بخود متوجه نیست قرار داد و بر زمین می کرد و مرزا حیدر فرستاده مقدمات صلح در میان آورد و مرزا حیدر خبری وافر دست
 آن بر زمین فرستاد و حبیب خان از آنجا موضع برگردان و توابع ولایت جهوست آمد و کشمیر بان از و جدا شده نزد
 اسلام خان آمدند و غازین خان پیش مرزا حیدر رفت و در سنه سی و شصین و شصت مرزا حیدر رفاط از اطراف حج کرده
 خواسته شمس خوی را با اعقران بسیار بر سالت پیش اسلام خان فرستاد و در سنه ثمان و شصین شصت مرزا حیدر خواسته شمس
 از پیش اسلام خان با سباب و قماش بسیار مر اجعت کرده و یاسین افغان از پیش اسلام خان همراه خواسته شمس
 مرزا حیدر رتال در عرفان بسیار باطلی اسلام خان داده و حضرت نمود و قراها در مرزا حیدر حکومت بهرسل تعیین نمود
 از کشمیر بان عهده بر نیاد نازک شاه و حسین ماکری و خواسته حاجی را همراه او کرده و قراها در و کشمیر بان از اندر کوت برگرد
 در باره هولا قاست کرده در مقام فتنه شدند و معللت اینکه حوالان ایشان از نظر نمی آرند و حوالان این معذور
 بعرض مرزا حیدر رسانیدند مرزا حیدر این سخن باور نکرد و گفت که حوالان در فتنه و فساد کم از کشمیر بان نیستند حسین
 ماکری برادر خود علی ماکری را نزد مرزا حیدر فرستاد و او فتنه کشمیر بان او را آگاه گردانیده و قرا برین و او مذکر شکر را
 باز طلبیده مرزا حیدر بیچ آگاه شده گفت که کشمیر بان چه جدا داشته باشند که بشما عذر اندیشند و لشکر و این طلبیده
 در دست و پیغمبر رمضان در اندر کوت آتش عظیم پیدا شده اگر آنها را سوخت و قراها در و سائر مردم پیچ

است

که نزد که چون خانها را سوخته اگر حکم شود و یا سیم و خانها را راست کنیم و در سال آن نیز و متوجه بهر بل گردیم و مرزا حیدر را اصلاً باین
راضی نشد و خواهانوا این لشکر متوجه بهر بل گشت محمدی ریا و سایر کشمیریان اتفاق کردند و چون شب شد از مغولان
جدا شدند و بهر کنار بهر بل آمدند و حسین ماری و علی ماری را از مغولان جدا ساختند و همراه خود گرفتند تا بامغولان کشته شدند و چون
صبح شد رسیان مغول و مردم بهر بل جنگ شدند و مغولان در کوهها پناهنده شدند و سید مرزا اگر فتنه در و مل رفت و قریب پنجاه
مغولان نامدار قتل رسیدند و محمد و نظروا مراد و سنگیر شدند بقینة السیف از راه پنج در سیرم کله آمدند مرزا حیدر را از استماع
این خبر غایت مخزون گشت و فرمود تا کلبهای نفره شکسته سسی که الحال در کشمیر رانج است تکه تکه کردند و جانگیر ماری را متعجب کردند
و جانگیر حسین ماری را با و او را کتر بل گرفت را اسب و خنجر و او را سپاهی ساخت و متعاقب این خبر سید کله را عباد
از استماع خروج کشمیریان متوجه ملازمت بود چون نزدیک بازو ملو رسید کشمیریان هجوم کرده و ادراک شدند و خواجها و قاضی و شریک
کشته شدند و محمد نظر در اجوری گرفتار گشت و کشمیریان جمعیت کرده از سیرم کله در سیرم کله آمدند مرزا حیدر بقینة السیف چار بجنگ
ایشان از اندر کوٹ برآمد و سبکی جمعیت مرزا را کس بود و از مغولان مثل عبدالرحمن و شافا و او و منک خان سرک مرزا
و مرکته و صبر علی و دیگران که بمه قریب بقصد کس بودند و مرزا حیدر در شهاب الدین پور اقامت نمود و دولت جنگ
و غارت بجان و دیگر سرداران نامدار اتفاق محمدی ریا جمعیت نموده در سیرم کله پور آمدند و از اسباب برآده در موضع جانپور هجوم گشتند
و مرزا حیدر در رسیان خالد کوٹ متصل سری کله است نزول نمود فتح جنگ که پدر او از دست مغولان قتل رسیده بود بقصد
انقام پدر خود و اجبه برام بسته هزار کس در اندر کوٹ و رانده عمارات مرزا حیدر را که در باغ صفای و بسوخت مرزا حیدر
چون خبر شنید گفت این عمارات را از خاکشنو پیاورده بودیم از غنایت الهی میتوان ساخت صبر علی عمارات سلطان
زین العابدین را که در قنور بود و بعضی عمارات مرزا حیدر سوخت هزار این عمل خوش نیامد و عمارات محمدی ریا و نو و کس
در سری مکتبه بسوخت و مرزا حیدر در موضع جانپور آمده اقامت نمود و درین موضع درخت خنزاری است که در سبیلان
دولت سوار توانستند و تجربه رسیده که بر گاه یک شاخ او را حرکت دهند تمام درخت خشک میشود و سبیلان تمام الدین احمد
در مرتبه مانی که رایت غالیات حضرت خلیفه الهی بسیر کشمیر رفت در ملازمت بود و آن درخت را دیده و امتحان کرده
القصه کشمیریان از جانپور حرکت کرده در موضع ارب پور آمدند و فاصل زیاد از دو کرده ماند و سیر حیدر قرار داد که شام بخور
بر سر اعدا برود و مرزا حیدر الرحمن برادر خود را که بصفت صلاح و تقوی آراسته بود بولی عهد و وصیت کرده از مردم
بلعت بنام او گرفت و با اتفاق سوار شده بقصد شبنون برآمدند از قنار در آن شب ارب بسیار پدید آمدند
چون نزدیک بخیمه خواجہ حاجی که ماده قنار و دو کیل مرزا بود رسیدند از تاریکی تیج نمی نمود و شافا نظر قور سبه
میگوید درین وقت تیر انداختم و از سیر حیدر بگوش من رسید که گفت صاحب تولدی داشت که تیر من بجا
رسید و من بقولست و قناتی بر زبان او تیر زد و روایت دیگر است که کمال دویلی او را بشمشیر کشت اما

در کتاب

برقلب او غیر از خم تیر و تیر خنجر می دیگر نبود و محلا چون صبح شد در لشکر کشمیران مسوور شد که معنی کشته افتاده است
 چون خواجه حاجی میرا رسید و دید که مرزا حیدر سست سلو و از زمین برداشت رتقی میبش نمانده بود و چشمها باز
 کرد و چنان بچیمان آفرین میرد و مغلان باند کوث گر خنجر کشمیران بتعاقب ایشان رفته نقش مرزا حیدر
 برداشته در دبد و مغار برده و دفن کردند و خلافت از مردن مرزا حیدر تا صفت بسیار خوردند و مغلان اندر
 دیر آمده حصن جیتند و تاسیر و در جنگ شد و در چهارم محرم پاهای کشمیر را در ضرر زن انداخته افکند
 بهر که میر سپید میرا در آخر خاتم زن مرزا حیدر و خواهر او مغلان گفتند که چون مرزا حیدر از میان رفته صلح
 کشمیران بهترست مغلان این سخن را قبول کرده امیر خان معمار را جهت صلح تنه و کشمیران فرستادند کشمیر
 صلح را رضی شد و خطبه بعد و سوگند نوشته دادند که مغلان در مقام آزار نباشند و حکومت مرزا حیدر
 ده سال بود و کرنازک شاه چون دروازای قلعه دست کشمیران در تو شک خانه مرزا حیدر
 در آمده نفاتس معتبر بودند و اهل و عیال مرزا حیدر را در مری مگر آورده و در جوبی حسن بوجا دادند و ولایت
 کشمیر را در میان خود تقسیم نموده دیوسر بدولت یک و دیگر کنه ری بنغازی خان پیر کنه کنه جوسف چاک بهلم
 یک قرار یافت و یک لک تالی بخواجه حاجی وکیل مرزا مقرر گشت پیر کنه دیوسر که جایر دولت چاک پیر
 خود حسن یک داد و دختر می محمد بنیاد عقد حبیب یک در آمد و امرا کشمیر خصوصاً عیدی رنیا تسلط تمام
 گرفته نازک شاه را بیکو مست برداشته نمونر میداشتند و حقیقت عیدی رنیا با دساره بود و در سینه شمع و حسین و
 شتیا شکر یک ولد کاجی یک بواسطه آنکه بی جایر بود غازیخان که خود را میر کاجی یک میگفت و نبود جایر
 بسیار داشت خواست از کشمیر برود و در تفصیل این اجمال است که شکر یک بی تردید شبهه میر کاجی یک بود
 و غازیخان اگر چه شهرت داشت که میر کاجی است اما حقیقت میرا نبود چه کاجی یک بعد از مردن برادر
 خود حسن یک زن او را که غازیخان با او بود خواست در عرض دوسه ماه غازیخان متولد شده القصه
 شکر یک بواسطه این حسد خواست که از کشمیر برآمده نزد عید میرا رود چون این شهرت گرفت دولت یک
 و غازیخان اسمعیل بابت هر جور با صد کس طلب شکر یک فرستادند و گفتند که اگر او نیاید بزور آید شکر یک
 بواسطه طلب ایشان نیامده پیش عید میرا رفت آخر عیدی رنیا پیش آمد صلح کرد و پیر کنه که بهادر و بار
 جایر شکر یک قرار یافته تشکیل فتنه شدند و درین ایام چهار طائفه در کشمیر اعتبار داشتند اول عید میرا با
 طائفه خود و دوم حسن ماکری و ولد ابدال ماکری با طائفه خود سوم مکتورایان که بهرام یک و دیوسف و دیگران
 باشند چهارم کامیان که کاجی یک و دولت یک و غازیخان باشند عیدی رنیه و دختر خود را در عقد از دولت
 حسن خان ولد کاجی یک و در آورده و دختر دولت یک در عقد محمد ماکری و ولد ابدال ماکری در آمد و خواهر

یوسف چاک و دلزبی چاک کو لاری در عهد کماج غازیخان در آمد و این قراست با بحث قوت و غلبه بجان شد
 با اتفاق یکدیگر در اطراف مشرق گشتند و غازیخان بولایت کماج و دولت چاک بسوی پور و اکران و ربان
 رفتند و عیدی زیاده در سری نگر آمد و گین شسته در دفع تدبیر ایشان میبود و چون موسم باد بجان رسید عید زیاده
 گفت مرغها و باد بجان را بیازد که هر دو را یکجا ببریم و این طعامی است معطر نزد ایشان پس بهرام چاک رسید
 ابراهیم و سید یعقوب بدخوت از اندر یوسف چاک نیامد عید زیاده بر سر گرفته محبوس ساخت یوسف
 بر بعضی اطلاع یافته با سید سوار و مقصد پیاده از راه کماج رفته بدولت چاک پیوست عید زیاده چون و یک
 کشمیریان بچکان در آمدند منوالا را مثل قراهد و میرزا و عبدالرحمن مرزا و خان سرک مرزا و شاهزاده و لنگ و محمد نظر
 و میر علی را از زندان بر آورده رعایت کرد و بهر کدام اسب و سربا و خرجی داده و در موضع چاک پروا قامت کرد
 درین اثنا سید ابراهیم و سید یعقوب با اتفاق جارد و کلاهبران ایشان بود و گرنجیه در کماج رفته بدولت چاک
 طحی گشتند بهرام چاک نتوانست گرنجیه را روز دیگر غازیخان باسی هزار کس در سری نگر آمد و عید زیاده منوالا را
 بچنگ او فرستاد و دیهارا تمام خراب کرد و منوالان محفل ماندند درینو لاد دولت چاک نیز آمده بغازیخان سرک
 طحی شد و با اتفاق و عید گاه قرار گرفتند همیشه ما بین در فتن جنگ بود تا آنکه بابا خلیل نزد عیدی زیاده بجهت
 صلح آمده گفت منوالا را اعتبار کردی و کشمیریان را از نظر انداختی مناسب نبود امثال این سخنها گفته میان او
 و کشمیریان صلح کرد و منوالا را با اهل و عیال براه ثبت رخصت کردند و خانم خواهر مرزا حید را از راه کلی بکابل رفت
 و اهل ثبت میر علی و دیگر منوالان را کشتند و خانم کاشغر رسید متعاقب این وقایع خبر رسید که کهنیت خان
 و سید خان و شهباز خان افغان که از قوم نیازی اند و تخی کشمیری آیند و در پرگنه با نهال رسیده و در کوه
 لون کوه در آمده اند عیدی زیاده و حسن ماکری و بهرام چاک و دولت چاک و یوسف چاک با اتفاق بچنگ
 نیازیان بر آمدند طرفین مقابل هم رسیده جنگهای خوب کردند و بی بی رابعه زن حبیب خان نیز جنگ نمود
 نمود و همیشه بی بی چاک انداخت آخر نیت خان و سید خان و فیروز خان و بی بی رابعه در آن جنگ قتل
 رسیده کشمیریان بفتح و نظری سری نگر مراجعت کردند و سرهای ایشان را بدست یعقوب میر پیش اسلام خان در
 موضع بن کز نزدیک باب چنا بست فرستاد و بعد از آنکه میان کشمیریان عداوت بهم رسیده عیدی زیاده
 با اتفاق فتح چاک و کوهر و انگری و یوسف چاک و بهرام چاک و ابراهیم چاک در جال کر آمده اقامت اختیار
 کردند و دولت چاک و غازیخان و حسین ماکری و سید ابراهیم خان و طافه دونان یکجا شده در عید گاه
 منزل ساختند چون مدت دو ماه برین گذشت یوسف چاک و فتح چاک و کوهر و انگری و دل سب و ابراهیم چاک
 از عیدی زیاده جدا شده و بدولت چاک در آمدند چون دولت چاک بحیثیت تمام سوار شده بر سر عید زیاده

رفت او تاب مقام دست نیار و در بی جنگ گنجینه در موضع جبر و رفته درین اثنا خواست که براسپ دست
 سند و قضا را لکد اسپ بر سینا در سیدہ در موضع سمناک مخفی ستہ بہمان الم از عالم رفت و نقش اوراد و سحر
 آورده در غار موسی زیبا و فن گردند و امر خروج کرده نازک شاه را کہ بجز نامی از حکومت نداشت از حکومت
 معاف داشتہ ارادہ خود سوسری گردند و بعد از مرزا حیدر مرتضی ثانی دو ماہ نام حکومت داشت ذکر ابراهیم شاہ
 بن محمد شاہ کہ برادر نازک شاہ باشد چون عید ی رینا از میان رفت دولت چاک بدلا لکد
 شدہ مہمات را از پیش خود گرفت و چون دید کہ اگر کسی کہ نام سلطنت برد باشد گزیر نیست ابراهیم شاہ را
 بحکومت برداشتہ نمونہ وار رسیداشت در وقت خواہ حاجی وکیل مرزا حیدر را بچنگل برآمد و پیش اسلام خان
 رفت و شمش نیار بہرام چاک را گرفتہ در زندان گردند چون روز عید فطر شد دولت چاک لشکر خود را آراستہ
 بپای ضیق آمد و یوسف چاک در بای ضیق اسپ تاخت و پیادہ کتر با جمع میکرد و رینا پاہای اسپ
 در آمدہ اسپ بند شد و یوسف نیفتاد و گردنش بشکست و در ستین و شصتہ میان غازیخان و دوش چاک
 عداوت ہم رسیدہ اختلاف تمام و کشمیر بان پیدا شد حسن اکری و شمس رینا کہ در ہندوستان بودند آمدہ
 در سدا صدی و تین و شصتہ بغازیخان محلی گشتند و یوسف چاک و بہرام چاک پیش دولت چاک آمدند و در
 گوش او گفتند کہ ما غازیخان بین تو فرستادہ کہ اینہم مردم بی تقریب را چو از خود جمع کردہ کہ اینہا و تہمین
 تواند بچہن پیش غازیخان رفتہ گفتند کہ دولت چاک در مقام صلح است چرا با و ستیز میکنی اشال اینقد
 گفتن میان ایشان صلح کرد و شمس رینا گنجینہ بہند رفت درین ایام بہت بیان آمدہ کہوسفندان برگزیدہ کما وہ
 دہارہ کہ در ہا کہ حبیب چاک برادر نصرتخان مقرر بود آمدہ بردند دولت چاک ابراهیم و حیدر چاک غازیخان
 و دیگر اعیان را بشکرا بنوہ از راہ بر سر تربت کلان فرستاد و حبیب خان بہرمت تمام بہان را و کہوسفندان را
 بزرہ بودند بجا قیہ بہت بیان ہشتاد ہا گاہ قباہت بہت بیان رسیدہ جنگ کردہ سردار ایشان را بہشت کشت ایشان بہ
 گرختند حبیب خان ہما بجا منزل کردہ برادر خود در دست چاک را گفت قباہت را سوار شو و تربت و را ئی در و فتنہ
 تقاضا کرد و سخن او عمل نگذرد حبیب چاک با وجود زخمی کہ خون بہرست و عمارت قصر ای عالی بہت در آمد اہل تربت
 تاب نیار و بی جنگ فریاد زدند چیل کس از ان مردم کہ ایشان را کہشتند یا بعد اسپ و نیزار را چہ تو فرجی کا و قطاس
 و دوست تو را طلا بخرید لی بگردند حبیب چاک سخن ایشان التفات نکردہ ہمہ را بدو داشتہ و از انجا سوار شدہ قلعہ
 دیگر آمدہ و ان قلعہ را نیز خراب ساخت و بہت بان سید اسپ و یا بعد شیو خند کہوسفندی کا و قطاس بر حبیب چاک
 فرستادند و اسپان خوب کا ستر کہ بہت اہل تربت افتادہ بودند ان اسپانہ از انیشان گرفتند حیدر چاک ولد
 غازیخان سکنای نام برادر رضاعی خود را نزد حبیب چاک فرستاد کہ اہل تربت این اسپانہ بخت غازیخان

نکته داشته بود و ملاقات آنست که اسپانز فرستند تا بنارنجان رسانیم حبیب چک سوکنان را قریب دوست
چوب زده گفت غازیخان چه حد دارد و اسپانی را که باز در پیشتر آورده با هم او بگوید بر سر اسپان خواستند
با یکدیگر جنگ کنند اما مردم بصلح درآمده نگذاشتند که جنگ شود بعد از آن بصری نگر آمده تمام این مردم فصل
زستان را آنجا گذرانیدند سداشی و ستین و ستمانه درین سال از زلزله عظیم در کشمیر پیدا شده اکثر فریات
جوبلا و خواب شده قریب علو و دام پور با عمارات و اشجار ازین کناره بهت استقبال نموده بان کناره ظاهر گشتند
و در موضع مارو که در پای کوه واقع است بواسطه افتادن کوه مردم آنجا مقدار شصت هزار کس پلاک گشتند
و کمر اسماعیل شاه برادر ابراهیم شاه این علیشاه چون پنجاه از حکومت ابراهیم شاه که در حقیقت حکومت
دولت چک بود گذشت روز یکارجم غازیخان شد و دولت چک بقتل رسید غازیخان دم استقلال
زده بجهت نام حکومت اسماعیل شاه برادر داشت در سه شصت و ستین و ستمانه در میسال حبیب چک خواست
با دولت چک یکی شود و باین غرضیت متوجه مرادون شد غازیخان بنصرت چک گفت برادر تو بجهت
با دولت چک یکی شده هست مناسب آنست که تا آمدن او دولت چک را بدست آریم که بعد از آمدن
او کار مشکل میشود ناگاه دولت چک کشتی درآمده بخواست دل رفت تا شکار مرغابی نماید چون آگشتی برآمد غازیخان
رسیده اسپان او را گرفت و او را گریخته بر کوه خاک پر آمد غازیخان تعاقب نموده او را بدست آورد و حبیب
به منبر رسیده معلوم کرد و دولت چک گرفتار شده پریشان خاطر شد و غازیخان و دولت چک را کو کرد
بعد از آن حبیب چک آمده غازیخان را دید و غازیخان با وی خوب بنود غازیخان نازک چک برادر زاده
دولت چک را طلبیده تکلیف و کالت با و نمود و او را تعصب کور ساختن هموی خود را ضعیف نشد و غازیخان
خواست نازک چک را گرفته مقید سازد او خبر وارشده گریخته پیش حبیب چک رفت و کمر حبیب
پیر اسماعیل شاه ابن علیشاه ستمانه و ستین و ستمانه بنصرت چک و حبیب چک و نازک چک و شکر چک
برادر غازیخان یوسف و مستی خان همه یکجا شده عهد بستند و قرار دادند که امر و ز غازیخان و در وی کار خورده است
و برادر حبیب چک در بندست او را از بند برآورد و غازیخان را بستم این خبر بنارنجان رسید یوسف چک و
شکر چک را راضی کرده پیش خود طلبیده حبیب چک و نصرت چک و درویش چک قرار دادند که ماقضات
و علمای در میان آورده بعد و قول خواهم رفت یا خواهم گریخت بنصرت چک میگوید نموده پیش غازیخان
رفته در بند افتاد حبیب خان با اتفاق نازک شاه پهلشاه سه تهرود مستی خان بجهت تمام آمده بخت
گشت و غازیخان لشکر انبوه بر سر ایشان فرستاده جنگ عظیم روی داد لشکر غازیخان بفرهت خورده بعضی
گرفتار شد حبیب چک قحتموده در یاسون رفت غازیخان بعد از آنکه کسان او بفرهت خور و بنجود سوار

شده بر سر حبیب چاک آمد و روزمره رفتند سه چهار کشتی پیاپی که از آب گذشته و سیل و سید کس همراه داشت
 چون در میدان خالد رسید حبیب چاک نیز پیش آمده بایست کس مصاحبت داد بعد از جنگ بسیار حبیب خان
 در آب خنجره درآمد و اسب او از آب توانست گذشته مستی خان طرح از نوکران غازی خان با وسیله
 دست در کردن او کرد و از اسب فرود آورد و مقارن این فیل غازیخان رسید و او را زیر کرد و غازیخان با
 فیلبان فرمود تا سر او را جدا سازد چون فیل بان دست بدان او را آورد و انگشتان فیل بان را مضبوط
 گرفته گردید عاقبت سر او را در کله باب که خانه او در اینجا بود آورد و بر در کشیدند و در ویش چاک و نازک چاک
 نیز بدست آورد و بر در کشیدند بعد چند که بهرام چاک از بندوستان پیش غازیخان آمده برگشته که بخواهد با چاک
 مقرر شد و از سر بی نام خوش شده و در خنجره از پرگنه زدند که وطن او بود و رفت بس شکو چاک و فتح چاک و غیر آن
 نزد بهرام رفته با اتفاق یکدیگر در پرگنه سوید بود و دنیا و فساد و دغا غازیخان پسر و برادران خود را بر سر ایشان
 تعیین کرد و ایشان تاب مقاومت نیاورد و بچاقب کوه گرختن روز دیگر غازیخان بچاقب ایشان بر آمده چون
 به موضع مذکور رسید هزار کس انتخاب نموده متعاقب ایشان فرستاد تا آنجا جماعت را بدست آورد و در کوه
 خبر رسید که بهرام نیز بهیت خورده بجای رفته و سنگ چاک و فتح چاک از وی جدا شدند و غازیخان به سرعت در کوه
 تا مور رفته تا شبش روز پنجشنبه بسیار نمودند که بهرام را بدست آرند احمد جوین برادر حمید چاک و دغا غازیخان
 متعهد بدست آوردن بهرام شدند و غازیخان شهر را حجت نمود و اسامی جوین و در سر کوهت مسکن در نشان یعنی موهوبان
 بود و رفته ایشان را گرفت و از حجت پدید آوردن بهرام نشان را در تلافی گرفت نشان گفتند ما بهرام را در کشتی
 نشاند و موضع تا دبل خانه رنارسانیدیم ریشی طالع و جماعت اندک که بهر وقت زراعت کنند و باغ نشاندند آنجا
 فرمایند و بجز دیگران را نماند جوین و اندر نیارفته بعد از تقصیر بسیار بهرام چاک را بدست آورد و در سری نگار آورد و از خلق
 کشیدند و احمد جوین بفتح جان لقب شد و برین ایام شاه ابوالعالی که در بنه نگران بود و زنجیر و پای برکت بوسف
 کشمیری سوار شده بر آمده چون بر اجوری رسید از مغولان جماعتی بر او گردانیدند و دولت چاک کور و فتح چاک و دیگر چکان
 نو و راگری همه پیش شاه ابوالعالی آمدند و در سه شصت و هشتین و تسعائیه متوجه کشمیر شدند چون به باره مو را رسیدند
 محمد حمید ریو فتح خان که محافظت راه میکردند که زنجیر به موضع بادوکی آمدند شاه ابوالعالی راه عدالت پیش گرفته به چاک
 از سپاهیان قدرت قدسی بر جایمان داشت و چون به موضع بایکله که نزدیک بقرن است رسیدند بر بلند سر فرود آمدند
 و غازیخان نیز از سری نگران شده در بنین مقابل شاه ابوالعالی فرود آمد غازیخان برادر خود حسین نام را برادر
 ساخته خود در کمپوشع اتنا و کشمیران که همراه شاه ابوالعالی بودند بر حضرت او در فوج حسین خان تاخته او را
 روزگروان ساختند غازیخان بعد از رسیدن وادراکی داده بسیاری از کشمیران را بقتل آورده فتح نمود شاه ابوالعالی

از مشاهدۀ اینحال بی جناب رو فرار نهاد چون اسپ او در راه مانده شد و خونی پیش آمد و اسپ خود که تازه زود بود مشاهدۀ او و خود آن اسپ مانده را گرفته همانجا ایستاد و کشمیریان را که بتعاقب شاه ابوالمعالمیر فتنه برادر راه مصل کرد و قتی که ترکش او خالی شد کشمیریان بر سر او هجوم آوردند و کشتند و دین فرصت شاه ابوالمعالی بر رفت و غازي خان برشته به بن رفت و در مخولی را که پیش او آوردند گردون زد و الا حافظ جشی از خوانندگان حضرت جنت آیشانی که بواسطه خوشخوانی او را نکند بعد ازین فتح نصرت جگ از زندان بر آورد و بلا مرست حضرت خلافت پناهی فرستاد و نصرت جگ آمده و خانانان میرخان را دید و خانانان و از اعزاز و احترام او میگویند و در سینه و ستین و شمعانۀ قیصری در مزارع غازي خان رفته بنیاد ظلم و قندی نهاد و خلافت را از دست تمام روی داد و درین اثنا سیح او رسانیدند که پسرش حیدر جگ با اتفاق جمعی سخاوت که سلطنت کشمیر گیرد و غازي خان محمد صمد و اراک وکیل او بود و بهادر بهت را طلبید و گفت مردم اینچنین میگویند ایشان گفتند راست میگویند غازي خان بایشان گفت شما به اوصیحت کنید تا دیگران خیال را باخاط خود راه نند محمد صمد و حیدر جگ را بچانه خود طلبیده اعراض کرد و دشنام داد و حیدر جگ و غضب آمده و خنجر از کمر محمد زور گرفته شکم او را در پهنا بجا کشت و مردم هجوم کرده حیدر را گرفتند و غازي خان حکم کشتن او کرد و عاقبت او را کشته سر او را در زمین کرده برده بر دار کشیدند و مردمانیکه با او متفق بودند همه را قتل رسانیدند و در سینه و ستین و شمعانۀ قتلها را در زمین و ستان بالشرک بسیار و زنجیر فیصل آمد و از کشمیریان نصرتخان و فتح جگ و غیره از لکهران نیز جمعی کشمیرها را داشت و تا سه ماه در لالی پور توقف نمود و امید تمام داشت که مردم کشمیریان با او خواهند آمد و درین اثنا نصرتخان و فتح جگ و دیو پری و انگری از پیش او گرختند و در غازي خان رفتند و از نیمه متور کلی و لشکر قزلباشان را یافت و غازي خان از کشمیر بر آمده در روز زکوت رسید پادشاه بر سر قزلباشان فرستاده شکست داد و قزلباشان را در گرختۀ در قلعه دایر در آمد و در روز دیگر قزلباشان را از جنگ پیاد با گرختۀ فیلان دی بدست کشمیریان افتاد و پانصد منول بقتل رسید چون بدست پنج سال از حکومت حسب خان گذشت غازي خان او را در گوشه مخفی داشته خود لوای حکومت برافراخته نام حکومت را بهم بر دیگری رواندا داشت و سکه و خطبه بنام خود کرد خود را غازي شاه خطاب داد و ذکر حکومت غازي خان غازي خان بر سر حکام کشمیر حکومت خود را بادشاه و سلطان خطاب داد و گرفت و بواسطه خدام که قبل ازین بهم رسانده بود و درین ایام آواز او متغیر شده بود و انگشتان او نزدیک بود که بریزد و در دندان جراتها هم رسید و در سینه و ستین و شمعانۀ فتح خان و دیو پری و انگری و دیگر کشمیریان از غازي خان متوهم شده گرختۀ گوشتان در آمدند و غازي خان برادر خورشید حسین خان را با دو هزار کس بتعاقب ایشان فرستاد چون ایام برفت و در حسین خان پنج برادر رسید

توقف کرد و مخالفان خبردار گشته در موضع اسلحه فتنه جمیع کثیر و در تیرت برفت آمده هلاک شدند بقیه که ماندند در
کتوار رفتند و در سینه تن و ستی و ستی از آنجا مضطرب شده پیش حسین خان پناه بستند حسین خان گنای ایشان
از غاریخان درخواست کرده غاریخان از سرگناه ایشان گذشت بجای که می خواست بایشان داد و در سینه تن و ستی
و ستی غاریخان از کشمیر برآید در لار قرار گرفت و پسر خود احمد خان را با اتفاق فتح خان و ناصر کنانی و دیگر
امرای نامدار بنشیند فرستاد چون به پنج کردی تبت رسیدند فتح خان بر حضرت احمد خان به تبت رفته
در میان تنیا در آمده نزد برآید تنیان بچنگ راضی نشده پیشگین بسیار قبول نمودند و درینو لا اینجاظر احمد خان
رسید فتح خان به تبت رفته برآمد اگر سن چنین بکنم اهل کشمیر بآن همه تعریف او خواهند کرد و قرار داد که جریده برو
فتح خان گفت فتنه شما مناسب نیست و اگر البته باید رفت با جمیعت روید احمد خان گوش بسجنا و نکرد
بپایند کس فت و فتح خان در منزل گذشت تنیان چون او را جریده دیدند بر سر او آمدند احمد خان تاب
نیاد و ده گریخت و فتح خان رسیده گفت امروز چند اول تنیا باشند ما میرویم تویج جا توقف نکرد و مردم چون
دیدند که احمد خان گریخته میروند و دیگر نیز نهادند فتح خان توقف نمود و تنیان با و رسیدند و تنیا جنگ کرده
کشته شد غاریخان از استماع این و غضب آمد و بر سر اعراض کرد ایام حکومت او چهار سال بود و ذکر حسین خان
برادر غاریخان در سینه اصدی و سبعین ستی غاریخان بغیر تنی تبت از کشمیر برآید و در موکنده اقامت
نمود و واسطه غلبه بیماری خدام چشمک آواز کار رفت و بخلق بدشمار خود ساخته بر خلاف تعدی میکرد و میکناه از
مردم بعلت جریانه زار میکرد مردم از درنجیده و دفره شدند جماعت بدسیر و احمد خان یکی شدند جماعت
و دیگر برادر حسین خان در آمدند غاریخان از استماع این سخنها مراجعت نموده بسری نگردد آمد و چون حسین خان
خبر و شفقت او پیش بود او را بجای خود بسلطنت برداشت و کلا و وزیرای غاریخان همه بجانه حسین خان آمده
لوارم خدمتگاری قیام نمودند بعد از آن روز غاریخان تمام اسباب قماش خود را و حصه کرد یک حصه نفرزندان
داد و حصه دیگر بمقالان سپرد که بپا آن رسانید بقالان بدخواهی پیش حسین خان آمدند حسین خان غاریخان را خبر داد و غاریخان
خواست پسر خود را جانشین خود سازد حسین خان بعد از اطلاع بر بعضی احمد خان پسر غاریخان ابدال خان و دیگر اعیان را
طلبیده از ایشان عهد و قول گرفت که مطیع او باشند غاریخان مردمان خاصه خود و مخولان را طلبیده جمعیت نمود
حسین خان نیز مستعد مقابل شد ایالی و قضات در میان آمده و سنگین فتنه نمودند غاریخان از شهر برآید و درین
اقامت اختیار نمود و بعد از مدت بسیار بسری نگردد آمد حسین خان ولایت کشمیر را در میان مردم تقسیم نمود و در سینه
اشی و سبعین و ستی غاریخان برادر خود شکریک را بر اجوری و دوشهر جایگزین فرستاده و منافق آن خبر رسید
که شکریک خروج کرد و جایگزین محمد کرمی مقرر کرده لشکر بسیار بر سر او فرستاد و سرداران لشکر احمد خان و

فتح خواجہ مسعود نایک بودند ایشان رفتند جنگ کرده فتح کردند حسین خان با استقبال ایشان رفته پسری نکر آورد بعد
 چندگاه حسین خان معلوم کرد که احمد خان و محمد خان ماکری و نصرت خان قصد او دارند خواست که ایشان را بند
 کند ایشان واقف شدند بحیث تمام پیش حسین خان آمدند حسین خان توالفت ضرر ایشان را رسانید چون
 از پیش او درآمدند متفکر شدند ایشان حقیقت حال واقف گشتند پس ملک لولی بودند از پیش ایشان فرستاده پیغام
 کرد که کیجا شده قول و عهد کنم که هیچکس در مقام عداوت یکدیگر نباشند ملک لولی بودند با ایشان مقدمات صلح
 پرداخت همه در خان احمد خان هیچ آمده برین شدند که احمد خان را بخانه حسین خان برده احمد خان بعد از مصالحه
 قبول نمود با اتفاق نصرت خان و ملک لولی بخانه حسین خان رفت و قاضی حبیب چاک که از اعیان کشمیر بود
 و محمد ماکری را نیز آنجا طلبیده و در دیوانخانه که رنگ محل مشهور بود صحبت انعقاد یافت چون شش حسین خان
 گفت امشب با میل میوه بازی داریم چون قاضی شریع است شما با اتفاق قاضی یا لاخانه خود رفته صحبت
 بدارید که من هم می آیم چون ایشان یا لاخانه رفتند کسان فرستادند ایشان را محبوس ساختند بعد از آن علم خان
 و خانزادان خان را که نام اصل او فتح خواجہ بود با لشکر بسیار بر سر لشکر چاک نزدیک برآوردی بودند فرستادند ایشان
 لشکر چاک را شکست داده با فتح و ظفر آمدند خانزادان اعتبار تمام یافته حکم شدند که تمام اعرابر و راجه اومی رفته
 در سه نلک و سبعین و تسعین غنیمت خانزادان پیش حسین خان کردند مردم را از رفتن خانه او منع نمود و خانزادان
 که از کشمیر برآورد و تندی اسباب سفر بود که حسین خان لشکر برآید پس شش در نو برآمد و خانزادان گفت چرا بدر
 میری حسین خان لشکر رفته خانه او خالی است خانه او باید رفت و تمام اسباب خزان را منصرف شد خانزادان
 این سخن را از وی پندیده با اتفاق فتح چاک و مهر دانگری و امثال آن بر سر خانه حسین خان رفت و در راه
 آتش داد و خواست که احمد خان ماکری و نصرت خان را از زندان برآورد و بهادر خان و ولد خانزادان و فتح چاک
 در آمدند مسعود نایک بر زندان خانه سوگل بود آب را در محن دیوانخانه سرواژنگل شود و دولت خان از مردم
 حسین خان ترکین بسته ایستاد و بود و بهادر خان با دواخت و شمشیر بروی انداخت شمشیر بر ترکین
 او خور و او تر در چشم اسب بهادر خان زد و اسب چراغ پاشد و بهادر خان را بیداخت ناکر
 بر سر او آمده و او را بتخت برید و خان زمان از بیرون خبر یافته که بخت مسعود نایک او را
 نفاق نموده بدست آورده نزد حسین خان بر حسین خان فرستاد و که او را در زمین کدل برود
 گوش دینی دوست و بابریده بردار کشیدند و مسعود نایک را پس خواند خطاب مبارز خاسه افتی
 داد و برگشته با کل بجا گیر او مقرر شد و در سه نلک و سبعین و تسعین حسین خان فرمودند احمد خان پس
 خانزادان و نصرت خان و محمد خان را میل و چشم کشیدند خانزادان از استماع این خبر محنت بسیار کشید و چون بیمار

برادر حسین در سنه سی و سبعین بمقامه خبر رسید که حضرت غلیظه الهی مرزا سقیم را در غوغای نهایی ناخت که در شیراز و صد دریا
 بود و قتل و دروند و قتل حسین خان را در کوفه حسین خان را از استماع این خبر اقبال و کوه ماران شده تا سه چهار ماه این مرض
 استدا و یافت و درین وقت محمد بن یوسف و ولد علی خان را برین داشت که حسین خان خروج کند چون حسین خان
 رسید یوسف را گفت که پیش پدر خود یعنی علیخان رفت مردم دیگر نیز نوبت بنوبت گر خجسته نزد علیخان رفتند چون
 رفتن مردم نزد علیخان و پسرش یحیی بن حسین خان که از این پیش علیخان فرستاده پیغام کرد که از راه
 گناده واقع شده پسر ترا هیچ تعرض نکرده پیش تو فرستاده ایم علیخان گفت ما را هم گناده نیست مردم گر خجسته پیش ما
 می آیند بایشان هر چند نصیحت می کنم فایده نمی کند آخر علی خان متوجه سری نگرفته و در محبت کروی فرود آمد و ملک
 لولی نوید گر خجسته نزد علیخان آمد حسین خان از شهر برآمده در جله حاجم که در یک کروی شهر واقع است آمد احمد و محمد و
 دربان و امرای او بودند و بهما نشیب گر خجسته پیش علیخان آمدند و دولت که از مقربان حسین خان بود با وی گفت
 چون همه مردم از پیش شما گر خجسته میروند بهتر است که اسباب سلطنت بر سر و کمر آید است بعلیخان فرستاد و او را در
 شتابت بیگانه نیست حسین قطاس نیز و سراسر اسباب سلطنت بدست ولد خود یوسف فرستاد و گفت
 گناه من همین است که میارشم بعد از علیخان بجای حسین خان آمده عیادت نمود و هر دو گریه کردند پس حسین خان
 شهر را بعلیخان سپرد و در زمین پور آمده اقامت اختیار کرد و علیخان بعلیشاه ملقب شده امر سلطنت با و فرستاد
 دو که که وکیل حسین خان بود و له الملک شد و بعد از سه ماه حسین خان از عالم رفت علیخان با استقبال جنازه او
 رفت و در نزدیک حیران بازار دفن کردند و در همین ایام شاه عارف در ویش از لاهور از پیش حسن قلی خان آمد
 بکشمیر رسید علیخان دختر خود را در عقد او در آورده او را همدمی آخر الزمان اعتقاد کرد و علی چاک ولد نوروز چاک
 و ایراجیم ولد فارغان اعتقاد بسیار با و هم رسامه و میگرد و لائق دانسته قرار دادند که او را بسلطنت بر دارند
 چون تمیمی بسیم علیخان رسید از و تحجید در مقام آزار شده شاه عارف این شهنمون معلوم کرده آوازه انداخت که
 اینجا نمی باشم و در عرض گیر و زیلاهور و ولایت دیگر خواهم رفت و پنهان شد تا مردم اعتقاد کنند که نصیبت نموده است
 بعد دو سه روز معلوم شد که بملاخان دوسه اشرفی داده گشتی ششست باره مولا رسید و از آنجا بر کوه برآمد کسان فرستاد
 او را از آنجا آورد و بمولکان سپردند چون مرته دوم گر خجسته از کوه هتر سلیمان گرفته باز آورد و از آن مرته علیخان مقدار امرا
 اشرفی بعوض مهر دختر خود از و گرفته طلاق حاصل کرد و او را به تربت خصیت نموده و خواهر برادر نیز از و جدا ساخت و بگناده
 و در سنه شصت و سبعین بمقامه علی چاک ولد نوروز چاک پیش علیخان آمده گفت که دیگر دریا گریستن آمده خلل انداخته است
 او را متع نخواهد کرد و شکم خود را پاره خواهم کرد علیخان این عبارت را بر کنایه حمل کرده فهمید که مقصود او پاره کردن شکم علیشاه است و
 او را بید فرموده و بگناده لکرت فرستاد و از آنجا گر خجسته پیش حسین علیخان عالم لاهور رفت و در دو ملاقات اداری که ششست باره بود و بعد از و صحبت او آنجا

لاهور گنجینه بولایت کشمیر در آمد و او را گرفته آورده بنقید داشتند بعد چنگاه از بند گرفته بنوشته آمد علیخان لشکر سرور ستاده
 دستگیر ساخته نزد علیخان برود و در سنه ثمانین و تسعمائة علیخان لشکر سرور کشته و دختر از حاکم آنجا گرفته
 صلح کرده مراجعت نمود و درین ایام ملاشقی و قاضی صدرالدین از درگاه حضرت خلیفه الهی برسم رسالت آمد علیخان
 دختر پادشاه خود را بجهت خدمت شاهزاده کامگار سلطان سلیم محبوب ملاشقی و قاضی صدرالدین را بدو تحفه
 و بیشک اشارسال داشت و خطبه و سکه کشمیر بنام نامی حضرت خلیفه الهی از سب زینت گرفت و این قضا یا در سنه
 ثمانین و تسعمائة دست داد و درین ایام یوسف شاه راجه علیخان بسعایت محمد بهت ابراهیم خان و دلاشاه
 راجی رضای پدر قتل آورد و از آن پس پادشاه و محمد بهت گنجینه سیاره مولد فتنه علیخان از شنیدن این خبر بفرست
 آرزو خاطر گرفت مردم در خواست گناه یوسف کرده او را اطمینان و محمد بهت را که باعث این فتنه بود و در بند
 گرفته و در سنه ثمانی و تسعمائة علیشاه لشکر بر سر ولایت کشمیر که کشمیر از نیزه میگردد کشیده و دختر حاکم آنجا
 برای منیر خود یعقوب گرفته صلح کرده بشهر مراجعت نمود و در سنه ثمانین و تسعمائة علیخان بقصد سیه
 حمل کشی با اهل و عیال خود رفت حیدرخان نام ولد محمد شاه از اولاد سلطان زمین العابدین در گرجانست و
 وقتی که بننگان حضرت بگجرات رفتند بلا از دست رسیده در رکاب ایشان هبندوستان آمد و از هندوستان
 بنوشته رفت عمو زاده سلیم خان آنجانی بود جاعت کشیده پادشاه علیخان جمع کشی بهرامی بود جنگ و ستاد
 تا در را جوری می بود از سر داری لوی هر یک حصد برده او را مقید ساخت تمام لشکر را گرفته پیش حیدرخان در
 نوشته آمد و گفت سلام خان را که مردم روانه است همراه من فرستند که رفته کشمیر را برای شما فتح نمایم حیدرخان
 بسخن او خرد شاه اسلام خان را همراه او فرستاد چون در موضع جنگش نزول فرمود وقت صبح محمد خان
 اسلام خان را بجزر گشته از آنجا مراجعت نمود و در کشمیر نزد علیشاه آمد و مورد الطاف گشت و علی او را
 و او را فکارد و غیره که اراده دولت خواهی حیدرخان کرده بودند محبوب گشتند و در سنه اربع و ثمانین و تسعمائة
 قحط عظیم در کشمیر افتاد اکثر مردم از شدت جوع در گشتند و در سنه ست و ثمانین و تسعمائة سلیم شاه
 بالای مسی برآمده با علما و صلی صحبت داشت و کتاب مشکوه دران محاسن آورد و بهر حسیب دینی که در فتنه
 توبه وار داشت توبه کرد و غسل نموده بنواز و ولادت قرآن مشغول گشت بعد از فراغ بزمینت چون کان آب
 سوار شاه در میدان عبیدگاه رفته بچکان بازی مشغول گشت ناگاه حنای زمین بر شکم او خورد و بهان الم
 در گذشت نوکر یوسف خان بن علیشاه چون علیشاه در گذشت برادر او ابدال خان از ترس
 پادشاه خود و بیعت خان بچانه حاضر نشد یوسف سید مبارک خان و بابا خلیل را پیش ابدال خان فرستاد
 پیغام داد و که آمده برادر خود را در دفن کنید اگر اهل ملطنت قبول دارد بدینها و الا شما حاکم باشین من تابع شما چون پیغام

یوسف خان بابدال خان رسانیدند او گفت من بگفته شامی آیم و در خدمت او مگر می بندم اگر بمن حضرتی خواندند
 و بادل بن برگردن شما خواهد بود سید مبارک که بابدال خان بدو گفت که ما را نزد یوسف باید رفت باین قرار از
 مجلس برخاست و خود نزد یوسف رفت و گفت ابدال خان بسخن ما نیاید ابدال بهت گفت زودتر بر سر
 ابدال خان باید رفت و بعد از آن علی شاه را دفن کرد و ر ساعت یوسف خان سوار شده بر سر او رفت ابدال خان
 نیز در مقابل او آمده کشته شد و سپید مبارک خان حسین خان تیر در آن معرکه قتل رسید روز دیگر علی شاه را
 دفن کردند و یوسف بجای پدر حاکم شد بعد و او سید مبارک خان و علی خان و غیره بقصد فتنه از آب گذشتند
 یوسف خان با اتفاق محمد خان قاتل اسلم خان بر سر ایشان رفت محمد خان که باول بود پیشترستی نموده با شصت
 کس و بر روی مخالفان آمده قتل رسید و یوسف امان طلبیده در میره پور آمد و سید مبارک بجکومت تبرکست
 بعد چنگاه محمد یوسف خان بموجب کتابهای کشمیریان قصد کشمیر نمود سید مبارک خان از استماع این خبر لشکر را
 ترتیب داده بقصد جنگ برآمد یوسف خان با زتاب نیار و ده موضع برآل که جنگل است آمد سید مبارک خان
 بنقاب اوشتا فتنه جنگ در پیوست یوسف گر خیمه کوههای اطراف درآمد و سید مبارک خان با فتح و غیره فرس
 بکشمیر آمد علیخان ولد نوروز بیگ بفریب طلبیده مجوس ساخت و یکان دیگر مثل نورچک و حیدرچک و مستحق
 از براس پیش او نیامد با با خلیل و سید بر نور در این پیش ایشان فرستاده و بشیر و محمد ایشان را طلبیده ایشان
 نزد سید مبارک خان آمده خصمت یافته بجانهای خود رفتند در راه با یکدیگر قرار دادند که یوسف را طلبیده
 بسلطنت باید برداشت از بهمانجا قاصد نزد یوسف فرستادند سید مبارک خان از استماع این خبر اضطراب
 نمود و محمد خان نکسی را نزد یوسف فرستاد تا با یکدیگر من شمار بسلطنت قبول کردم و از محل خود پیشانم محمد خان
 از پیش او برآمده بجهانلقان پیوست سید مبارک خان مضطرب شده قرار داد که با پسران و خاندان خود نزد
 یوسف خان برو و باین غریمت از شهر برآمده بعید گاه رفت و علیخان ولد نوروز بهت که در بند او بود همراه
 گرفت دولتخان که از امرای او بود از پیش او گر خیمه مضطرب شده علیخان را از قید خلاص کرد و خود حبس
 بجهانلقا با با خلیل درآمد حیدرچک علیخان را گفت اینهمه ترو و کوشش با بهمت تخلیص شما بود و یوسف ولد
 علیخان باید گرفت که حیدرچک در مقام غارتست علیخان سخن او قبول ناکرده همراه حیدرچک روان
 لوهرچک حاکم آن همه یکجا بودند چون علیخان آمد او را گرفته مقید کردند قرار دادند که لوهر را بسلطنت بر دارند
 درین اثنا یوسف خان بکاکا پور رسیده معلوم نمود که کشمیریان بسلطنت لوهر قرار داده اند از آنجا در موضع تل
 آمد و تمام مردم خود را همراه گرفت از راه جمویش سید یوسف خان بلا هو رآمد و بالفتان ادو را به
 مانگه بفتح پور رفته بجلا زمت حضرت خلیفه اسلم سراف را از آمد و پسر خود یعقوب را بکشمیر

مقرر گشت و در سه سیح و ثمانین و ستواته محمد یوسف خان با اتفاق سید یوسف خان و راجه بالننگه از فتح پور به شیر
کشی بران روان شده و دریا کوکوت آمد و بعد و ایشان رسیدند و از اینجا به جوری رفته را جوری راست رفتند و
به منزل شته رسید درین وقت لوبه یوسف کشمیری را یکنگ یوسف خان فرستاده یوسف کشمیری از پیش او برآمده
خود را به یوسف خان رسانیده با او در آمد یوسف خان از راه جهود تل که معب ترین راههاست بطریق یکنار بقوت
سویه در آمد لوبه با اتفاق حیدر چک و شمش چک و سنی چک در مقابل یوسف خان آمده بر کنار آب بهت منزل گرفت
بعد چند روز چنگ معب روی داد و از بکرت تو ج حضرت خلیفه الی فتح قرین حال یوسف خان شد بعد از فتح فتوح سری لگر
شده و بشیر و آمد لوبه یوسف خان یوسفی و محمد بهت آمده یوسف خان را دید در مجلس اول ملاقات خوب برآمده از محبوس
گشت و از باغبان نیز جمعی کشمیریون یوسف خان خاطر از لطیف و شمنان جمع کرد و ولایت کشمیر را تسلیم
شود و شمش چک و ولد دولت چک و یوسف کشمیری را با لگر مار خوب جدا کرده همه را با لگه خود و مقر و نو و بسایت یعنی
سیل در چشم لوبه کشید و در شانین و ثمانین و ستواته شمش چک علی شیر محمد خان را به لگه انیکه ایشان در مقام بی اند و زنندان
کرد و حبیب خان از ترس مرغی و موضع کشمیر رفت و یوسف و ولد علیخان که در بند یوسف خان بود با چهار هزار
برادر برآمده حبیب خان موضع مذکور یوسف و از اینجا با اتفاق تدر و علی راجه بهت رفتند و از و کمک گرفته آمدند
چون مجد و کشمیر رسیدند بواسطه اختلاف که میان ایشان ظاهر شد پیچ لار کرده از هم جدا شدند یوسف و محمد خان
را گرفته پیش یوسف خان آوردند و گوش و بینی ایشان را بریدند و حبیب خان و در شتر ستاری گشت و در سه سیح و
ثمانین و ستواته حضرت خلیفه الی از فتح کابل مراجعت نموده در جلال آباد نزول اجلال فرمود و در ظاهر خویش مراد خان
و محمد صالح مایل ابرم ایلگیری به کشمیر فرستادند چون بیار و موله رسیدند یوسف خان استقبال شافته فرما نداشت
گرفته تسلیم کرد و با اتفاق ایلچیان بشهر درآمد پس خود حیدر خان را با تحت بسیار روانه ملازمت گردانید حیدر خان مدت
کسال در ملازمت بوده با اتفاق شیخ یعقوب کشمیری خصیت کشمیری یافت و در سه سیح و ثمانین و ستواته یوسف خان
بسیار داشت شمش چک با زنجیر از زندان گریخته و در کنار رفت و حیدر چک که آنجا بود یوسف یوسف بولد طالع میرخی
بقتضای ایشان لشکرکشی متفرق گشته که خجسته یوسف خان مظهر و منصور بیانی سرب می گمر حاجت نمود و در سه سیح و
ستواته حیدر چک و شمش چک که آنجا بود یوسف خان متوجه کشمیر شدند یوسف خان استقبال برآمده پس خود
یعقوب را به اول ساخت بعد از جنگ فتح نمود و سرب می گمر حاجت نمود و بولد لای که گوار گناه شمش چک بخشیده و با او
با لگر مقرر کرد و حیدر چک از اینجا برآمده نزد راجه بالننگه آمد و در سه سیح و ثمانین و ستواته یعقوب و ولد یوسف خان
بشرف عقبه بوسی حضرت خلیفه الی همراه از آمد قوی که آنحضرت بدولت و اقبال ملاهور رسیدند یعقوب بیوسف نوشت
که حضرت را از او آمدن کشمیر است یوسف خان تفرار و او که با استقبال برآید و درین اثنا خبر رسید که حکیم علی و بهار الدین

برسم الحاکم الی ازندگان حضرت آمد در تهر رسیده اند یوسف خان با استقبال شتافته خلعت بادشاهی پوشیده
تسلیمات متقد و بجا آورد و بفرم مصمم خواست که متوجه درگاه شود با با خلیل م با احمد و شمس و بی موسوس و ش
اورا از بن غریمیت بازداشتند و قرار دادند که اگر یوسف خان متوجه درگاه شود اورا القتل آورده یعقوب
بجای او بجاگوست برادرانند و از ترس این غریمیت را بتوفیق انداخته الی جان حضرت را خست نمود و بندگان
حضرت مرزا شاهرخ و شاه قلچان در راجه بگوانداس بر سر کشته میزین فرمودند یوسف خان از کشته میز آمده و در باره
مولو لشکرگاه ساخت چون خبر رسید که عساکر منصوره به بهنر رسید یوسف خان در لشکر بقصد و توخواهی بندگان
حضرت خلیفه الهی با قنات مرزا قاسم ولد و خواجه مهدی کو که داستا و لطیف در موضع مکر منزل گرفت ماد بهو سنگ
با استقبال یوسف خان در موضع مذکور آمد و همراه کرده نزد راجه بگوانداس آورد و راجه بعد ملاقات اسباب
سر را با او فرستاد و از آنجا کوچ کرده متوجه کشمیر شد و کشمیر بان بصلح پیش آمده قبول نمودند که هر سال مبلغی معین
بخزانة عالیہ وصل سازند راجه بگوانداس اخیر از صلح از آنجا مراجعت نموده در اندک بشرن خاکبوس مشرف شده
یوسف خان نیز همراه او آمده بتبیل آستان عرش آشیان امتیاز یافت و کر طایفه سلطین سنده
در تاریخ سنهاج المسالک که مشهور بج نام است چنین آورده اند که چون نوبت خلافت بولید بن عبدالملک بن
مردان رسید حجاج بن یوسف محمد مارون را بصبر هندوستان فرستاد و او از او اهل سنده و ثمانین
بولايت کران در آمده شروع در تحصیل اموال یوانی نمود درین هنگام خبری در دار الخلافت امتیاز یافت که ملک
سرانیپ از راه دریای کشتی ملو ارتخت و نفاس و غلامان کنیرکان حبشه بحبیت خادمان دار الخلافت فرستاد و بود
چون بنواحی بدیل رسید ان کشتی دیگر ستمردان بدیل بنارت بر دزد و در اموال کشتیها تصرف مالکانه نمودند و جمعی از
زنان مسلم که باراده طواف کعبه کشتی در آمده بودند آنها نیز به بندگی گرفتند و در ظلال این ایام جمعی گر خجته نزد حجاج
رفتند و هفتانه نمودند حجاج بن یوسف مکتوبی برای داهر که والی هند و سنده بود نوشته بمحمد مارون فرستاد و تاکید
مستردان خود نزد او فرستید چون محمد مارون مکتوب بنزد و رای داهر فرستاد و او در جواب نوشت که این عمل از
دزدان واقع شده و شوکت و قوت آنکند و پیش از آنست که بدست یاری سعی دفع آن طائفه توان نمود چون
این جواب بحجاج رسید از ولید بن عبدالملک بن مروان باب غر و سنده و هند خست خواسته و بدیل را اسباب
مرد جنگی نزد محمد مارون فرستاد و با او نوشت که سه هزار مرد جنگوی خو نیز را بدیل همراه ساخته روانه کشمیر و بدیل
ساز چون بدیل بنواحی بدیل رسید ترودهای مردانه بتقدیم رسانیده سعادت شهادت را دریافت و س
سرای خاطر حجاج ارشیدن این شکست بستوه آمده طول و مخزون گردید و با وجودیکه عماره بن عبداللہ را در لشکر
سند و هند نموده بود حجاج باستقوا ببنحان و قیقه شناس عمار الدین قاسم بن عقیل بقوی را که ابن عم و ادا و بود

درین هفده سالگی با شش هزار مرد از روستای شام بخیر آمدند از راه شیراز تا مرز فرمود بعد از طی مراحل
 قطع مایل حصار و بیل را محاصره نمود پس از چند روز بشود و غنائم بی انداز و بدست افتاد و از انجلی حصار
 کنگر بی مانند داخل غنیمت شد محمد قاسم غنائم را میان لشکریان خود قسمت نموده و قتر را بیل را با شش
 غنیمت پیش تجار خرشاده و قتر بیل نزدیش و در رای داهر که حاکم قلعه بیرون بود که بخینه رفت و محمد قاسم بایل و قتر
 متوجه حصار بیرون گردید و رای را به حبشه عنیان مرادلی و شهابت بدست بناموسی سپرد و از اب مهران گذشته
 بحصار بزین آباد قدیم رفت و خواست حصار بیرون بجهندان مفوض داشت و محمد قاسم چون بحالی حصار
 بیرون رسید اول بکمان شهر از صدات آمدن لشکری سبده قلعه را بروی خود بستند و با نیلایا بجملاج لشکریان
 و سرانجام نموده فقط الا مان الا مان گویان بشکری بستند محمد قاسم امان داده و سرداران کرده را بخود همراه گرفت
 و تحفه خود و حصار بیرون گذاشته متوجه قنبر سوستان که الا ن بساوان اشتها دارد و گردید و جمعی از سکنه سوستان
 نزدی که حاکم آنجا و این عم ری داهر بود رفت گفتند که دین با سلامتی است و ندیب و باقیست و در کیش با شش و
 کشته شدن جانی نیست مصیحت چنانست که از امیران لشکریان درخواست کنیم رای زادم بجزایر جول و قوه خود
 اعتماد نموده تا سرایر بنان راند و آخر الامر بعد از محاصره یک هفته شی راه فرار پیش گرفت و التاج برای حصار ششم آورد و
 صباح آتش محمد قاسم با اتفاق سران کرده بحصار سوستان و راه جمعی را که نصیحت و فرخنده ای از رای زاده بجزایر
 گرفته بودند زمان داده و غنائم و فتوحات سوستان را بعد از افراج حسن بیکریان جنیت کرده و بجزایر ششم
 نهاده بعد از تسخیر حصار ششم روی بچنگ رای داهر که رایان فتنه درین مسلمان بود آورد و در انشا را بنواخته گران
 در لشکر محمد قاسم افتاد و اکثر خیار و اسقط شد و این رهگذر توفی و اضطرابی بحال سپاه روی و او حجاج
 بن یوسف بحقیقت مالات اطلاع یافته و دهر را رسید از اصطبل خاصه سامان نموده نزد محمد قاسم فرستاد
 و لشکریان از سر فواستظهار یافته متوجه ماریه او شدند و بعد از تلافی فریقین جنگهای پی در پی واقع شد و
 چنین گویند که در خلال این احوال روزی رای داهر بخان را بخدمت خود در خلوت طلبیده استفسار از احوال
 و مال کار لشکر پرسید و بخان آخر شناس گفت که ما در کتب قدیم خوانده ایم که در سنه شصت و نهم قری افواج
 عرب نواحی و بیل را متصرف شود و در سنه ثلث و تعین اضرت تمام بر بلاد سنده آنجا حمت را حاصل کرد و اما اگر
 بنماز امره بعد از آخری آزموده بود و میدانست که در تخریب احکام نجومی از سیو و خطا مامون و معصون اند متجمل نموده
 و چون زندگانی اولب زیر تشنه بود و در خیشنه دهم رمضان المبارک سنه ثلث و تعین از روی جد تمام کرد
 بهمت بحار به نهاده نیز تری که در خیمه تدبیر داشت بدستیار سعی و اهتمام بردن و انداخته تر فضا و گردید و
 بمل کشته شدند داهر را می آنست که او روز جنگ بر غیل پیغمبر سوار شده در قلب لشکر ما کشته و عجز نمبر

تندوهای مروانه سیکر دود و تیر اندازی سید او در اشتهادان و دران طرین و بهادران صفین بیکر گردا و خجسته بودند
نقش اندازی شعلاتش بجاری فیل سفید که رای داهیران سوار بود و زوجه فیل از دیدن این حال راه
گریز پیش گرفت و فیلان بر خیز بچنگ نیز و حکم تازیانه داشت که بر اسب عربی نرسند فیل گر خجسته بدیدار آمد
مبارزان لشکر محمد قاسم از عقب درآمده از اطراف و جوانب پیغام اجل بزبان شیر میفرستادند و بعد از آنکه زخمهای سنگر
با ورسید در کنار دیوار سوار و شعب نشین فیل بطور خود برآمده سواران بهر طرف میدویدند و درین وقت از کمال
مرواگی بهر حمله که توانست رای داهیر زخمی از فیل فرو آمده یکی از ابطال عرب و بر و شد و او یک ضربت کار آن نا
تمام را با تمام رسانید و رایان و راجیوتان از معانند این حال خاک ندلت بر فرق خود و خجسته راه فراموش گرفتند
و دلاوران غرب باراجیوتان آمیخته تا در حصا بقا قبک کردند و چندین بطل باطل کیش را بطبعه مزاج منطوق
بنام دمی گزافانیده فرود آوردند و غنائم فتوحات آنمقداری بدست لشکریان افتاد که بطن و تخمین نمجود و رای زاده
چند حصار را بر دوان جنگی مضبوطه ستوار ساخته خواست که از قلعه بیرون برآمده باز جنگ صفت نماید و کلا بهر نگاشتند
که شغل جنگ پر دازد و او را بر داشته قلعه بر زمین آباد قدیم بردند و زن رای داهیر از سپه مختلف نموده در حصار را
استوار کرده پانزده هزار راجیوت را بخود مشفق ساخته بچنگ ایستاد و عماد الدین محمد قاسم شخیج حصار و در را آسا
و البته شغل آزار بر خجسته مقدم داشت و از جنگ گاه عنان بعبوب شخیج حصار در درگاه اندیده حصار را کور
در میان گرفتند و بعد از چند روز چون اهل حصار به تنگ آمدند آتشی بزرگ بر افروختند زنان و فرزندان را در انجا
انداختند و در وازهای شهر را کشوده مستعد جلال و قتال گشتند و مبارزان شام مشیر رای خون آشام را از
بنام آمیخته بحصار درآمدند و شش هزار راجیوت را کشند و سی هزار آدمی را برده گرفتند و دو دختر رای داهیر
را که در میان بنیان بدست افتاده بود و برسم ارسنائی بخدمت خلیفه فرستاد چون بنظر خلیفه درآمدند
بخی متکاران حرم سرا سپهر قرار و چند تیربار داری نموده بنظر خلیفه درآمدند و در د خلیفه خواست که یکی را بملک المین
تصرف نماید و بمرض رسانید که استوار و شرف فراس خلیفه ندارم چه عماد الدین محمد قاسم مراسم شب و حرم خود
نمک پاداشته خلیفه مخلوب قوت عقیبی شده پروا نداشت و خط خود مرقوم نمود که محمد قاسم هر جا رسیده باشد خود را در پست
خام گرفته روانه در اخلافت گردان بپاره خود را در پست خام گرفته فرمود تا در صندوق نهاده بدار الکلافت
فرستند و در عرض دوسه روز از بیم گذشت همما نظور او را برداشته بردند و باقی غنائم را برین قیاس باید کرد
و بایکجه چون ناحیه سندی منابع و مخالفت تبصره اولیای دولتی عماد الدین محمد قاسم درآمدند و بر منصب
و شهری عمال و گماشتهای خود تعیین نمود و کتب تاریخ از میان احوال سندی و عاقل ست و در هیچ جای
و باطن و قانع این کرده الاجلا و لا مفصلا مذکور نیست الا مولف تاریخ طبقات بهادرشاهی چند س را که

بشغل حکومت آن ناحیه در بنی شین پرداخته اند نامبرده از احوال هر کدام همین مقدار نوشته هر نفری چند سال بامر حکومت مشغول بوده من که نظام الدین احمد مولف این تاریخیم اعتمد بر تاریخ طبقات بهادرشاه نمود و در ذکر اسامی و بندهای از احوال که داخل معلومات بنده درگاه حضرت خلیفه اتمی اکبرشاهی بود و قدا بنجد شش مینماید و من الله العون العصمتی مولف تاریخ طبقات بهادرشاهی گوید که در اوایل زمان حکومت و فرمانروائی ناحیه سند در اولاد تیم انصاری بوده و چون از زمینداران آن ناحیه سوئی کان بنمید موت و کثرت اتباع اختصاص داشتند بر روزمان استیلا یافته مقتدی شغل حکومت گشتند و پانصد سال حکومت سند در خانواده سومرکان بود و چون از لوازم او دار فکلی بلکه از لوازم دولتست که از خانواده بخانه و دیگر منتقل میشود و بعد از آن صد سال کلا نتری ناحیه سند از سومرکان بطبقه سیچکان انتقال یافت و ازین گروه پانزده نفر این شغل پرداخته اند جام اول شخصی است که از طبقه سیچکان مقتدی شغل دارائی گردید و طبقه سیچکان خود را منسوب بحجید میدانند و نسبت خود را با و میرسانند و این لفظ جام کبر مقتدم و کلا نتر خود اطلاق میکنند یا و از آن معنی سید بهایام حکومتش سه سال و ششماه بود و در گرام جوان چون جام از دل ساغر مالامال حرقه اعلی کشید برادرش جام جوان بحکم وصایت پوراست متقلد حکومت و کلا نتر وارند گردید و در اقام و دولتش عو آتانی و امان خلافت شگفته بود و ایام حکومتش چهارده سال بود و در حکومت جام تا به بن جام آرزو چون جام در گذشت جام تا به بن مطلب پوراست ملک پدر برخواست و در باخود موافق ساخت سلطان فیروزشاه با وجود عساکر و کلا نتر و خدمت جام مذکور میدان جنگ را از راسته بمقامت و پرداخت و آخر نه سوم ولایت سبب بفرستندگان حضرت فیروزشاه و در آمد سلطان فیروزشاه جام مذکور را بدلی همراه آورد و چون خدمات تحسن از جام بوقوع آمد سلطان فیروزشاه او را متسلم عواطف خود گردانید خبر با و او و بای حکومت ولایت سند با و تنوینش فرستاده و رخصت سند با و از آن فرستاده و تفصیل این داستان در طبقه دلی مפור شده و مجموع مدت حکومت او پانزده سال بود و در حکومت جام تاجی بعد از فوت برادر بر چهار بالمش حکومت یکینزد و چندگاه بحکومت پرداخت و بعد سیزده سال چند را در گذشت و در حکومت صلاح الدین بعد از فوت جام تاجی متقلد شغل حکومت گشت و بعد از یازده سال و چند ماه در گذشت و در حکومت نظام الدین بن صلاح الدین پس از مرگ پدر قایم مقام پدر او شد و اعیان و اشراف دیار سند بحکومت و ممتری او راضی شدند و دو سال و چند ماه ازین امر خطرتشع و بر خور داری یافت و در حکومت جام علی شیر بعب از فوت نظام الدین جام علی شیر بطلب ملک پدر جام تاجی برخاسته اعیان مملکت و دوجه قوتم را با خود با شفق ساخت و بحجبت اتفاق در ایام حکومت او طبقات خلافت در مهاد من قرار گرفتند و پس از

شش سال و چند ماه درگذشت و کرامت کردن ابن جام تاجی چون جام علی شیر از ساغر کبر زاجل جریه
 در کشید جام کردن بتوهم آنکه پدر هر که با شاه و والی ناحیه بود باید که بی سابقه عنایت از بی سپهر و نیز آن دولت
 برسد جرأت نموده بر جای بزرگان تکیه زد چون زمانه تحمل مثال این امور داشت و ندارد و یکی از یک و نیم روز جرأت
 تا یک ماه مرگ در گوی آوردن و گفتند که جام فتح خان بن سکندر چون مملکت از وجود حاکم خالی و عاقل ماند
 و در دسای قوم و اشراف مملکت جام و فتح خان ابن سکندر را که استحقاق این شغل داشت سپرداری برداشتند
 و پانزده سال و چند ماه باین امر شریعت پرداخته و راجل خود درگذشت و کرامت جام تعلق بن سکندر چون جام
 فتح خان درگذشت جام تعلق برادرش مستعد شغل حکومت گردید و بی از آنست که شش سال اجابت اجل نمود
 و کرامت مبارک چون جام تعلق را امر ناگزیر دریافت جام مبارک از اقربای او بوده منصب هر چه داری
 تعلق با و داشت خورالاق و سزاوار این امر خلیفه داشت تکیه بر جای بزرگان زده پیش از سب و زه مملکت نیابت
 و کرامت جام اسکندر خان چون ساحت خواطر از اخبار حکومت جام مبارک صفا پذیرفت
 بزرگان و دیار سمنه جام سکندر را که با وجود نسبت ارث استحقاق سلطنت داشت سپرداری برداشتند و او
 یکسال و شش ماه بلوازم حکومت پرداخته و درگذشت و کرامت جام سحر چون جام اسکندر را امتحانات دشو
 پرداخته بمقر اصلی خرامید اعیان سید جام سحر را که در آنوقت پرداخت امر سلطنت معین بود سپرداری برگرفتند
 و او شش سال و چند ماه بلوازم حکومت اشتغال نموده اجابت اصل نمود و کرامت جام سحر
 بعد از جام سحر بلوازم امر حکومت قیام نمود و مملکت سندر را در زمان حکومت او رونقی پدید آمد و او با سلطان
 حسین لنگاه والی ملتان معاجز بود و در زمان او شاه بیک از قندار آمده و سینه تسع و تسعین و شمانه
 قلعه سبوی را در تصرف بهادر خان که گماشته بود و غنچه حیات و برادر سلطان محمد را آنجا گذاشته خود بقندار مراجعت نمود
 و جام سندر را بخان نام برادر سلطان محمد فرستاد و سلطان مجربین جنگ قتل سبیه باز نمود و تصرف جام در شاه بیک از
 استراح انجیر زراعتی نرغان را بجهت انتظام با در فرستاد و مزراعتی بالشک جام خنک کرده غالب آمد و مستاقب
 آن شاه بیک رسید و قلعه کمر از تصرف قاسم قادن گماشته جام بصبح گرفت و فاضل بیک
 آنجا گذاشته قلعه بگردان ایام استحکامی که الحال دارد و نبود و قلعه سیهوان را نیز تصرف شده حواله
 خواجیه باقی بیک نموده بقیت در مراجعت کرد و جام سندر بجهت استیلا صیومس کر رشک
 فرستاد اما کار سه از پیش نرفت تا در سنده جام متراکد مدت شصت و دو سال حکومت کرد
 بود درگذشت و کرامت جام فیه در چون سپهر او جام فیه و زراعتی پادشاه
 و شغل وزارت در باخان که از اقربای او بود مفوض داشت و او صاحب اختیار شد و جام صلاح ایلی

که از خرابان جام فیروز بود و خود را وارث ملک تصور می کرد و در مقام فرار و جدال ایستاد و چون کاری
از پیش رفت گریخته گجرات التجا سلطان مظفر گجراتی آورد و چون حلیه سلطان مظفر دختر جم جام صلاح الدین
سلطان مظفر دست تربیت و بال شفقت بر سر او گسترده لشکر بزرگ همراه نموده نخست تنه فرمود و چون با جام
صاحب اختیار ملک و مدار علیه بود و جام صلاح الدین ساخته و موافق شده بود ملک سندی جنگ جدل
بصرف جام صلاح الدین در آمد و جام فیروز خود را بگوشه کشید و مترصد سبب ریا و دولت و منتظر طلوع کعب
اقبال میبود و بالاخر دیاخان که عنان اختیار ملک سندهست اقتدار و جام فیروز را طلبیده بمهر دار
برداشت و جام صلاح الدین پس سر خاریده باز گجرات رفت و سلطان مظفر از سر نو استعداد صلاح الدین نمود
در سنه شصت و شش متعانه خصمت سر فرمود و او خواجه و ار جام فیروز را از سنده بر آورده خود را قابض شد و جام فیروز
بالضورت بشاهی بیگ زبون پناه برد و امیر شاهی بیگ غلام خود را که بسمل نام داشت با مادر جام فیروز فرستاد
جام فیروز غلام شاهی بیگ را بخود همراه آورده در فراخی سهوان بیام صلاح الدین جنگ صفت کرد و در انحر که
جام صلاح الدین و پسرش همیت خان کشته شدند و ناجیه سنده دستور قدیم باز تصرف جام فیروز را در این شاهی
ایام قوت بود شاه بیگ که داعیه تسخیر سنده را در او راه یافته انتظار فرصت می کشید از قندمار در سنه سبع و شصت
و شصت متعانه را در تصرف در آورده خرابی سنده تاریخ تسخیر یافته اند و دیاخان که مدار مهابت جام فیروز بود و
بقتل سید جام فیروز ناچار سنده را گذاشته بنیاد سلطان مظفر گجراتی آورد و چون در همین ایام سلطان مظفر
باجل خود درگذشت جام فیروز بولایت گجرات رفت و دختر خود در عقد ازدواج سلطان سها در گجراتی در آورد
در سیلک امرای او انتظام یافت و دولت خانمان القراض یافته ام حکومت بشاه بیگ فتار گرفت
و حکومت شاه بیگ ابن شاه بیگ پسر ذوالنون بیگ هست که امیر الامر و سپهسالار
سلطان مرزا حسین و انالیق پسر او بدیع الزمان مرزا بود و قبل سلطان حسین مرزا حکومت قندمار
داشت چون ذوالنون بیگ در جنگ شاهی بیگ اوزبک که به پسران سلطان حسین مرزا کرده بود بقتل
رسید حکومت قندمار به پسر او شاه بیگ رسیده و تمام مقام پدر شد و اکثر ولایت سنده را سخر ساخته
استقلال تمام بهم رسانید و از فضائل علمی بهره تمام داشت چنانچه شرح بر عقاید فلسفی و شرح بر کافیه و حاشیه
بر مطلع منطق نوشته است و صاحب اخلاص بود و در صفت پیش از همه کس می ناخت هر چند مردم منع نمی نمودند
و میگفتند که این قسم تهو راتی باحوال سردار نیست فایده نمی کرد و میگفت در آنوقت احتیاج
از من می رود چنانچه پسر سید که در پیش من پنج کس نخواهد ایستاد و در سنه ثلثین و شصت فوت
کرد پسر او شاه حسین قائم مقام شد و حکومت شاه حسین چون جمعیت بسیار و

ملکنت تمام پیدا کرد و بر سر سلطان محمود حاکم ملتان آمده ملتان از تصرف او برآورد و تمام سند را ضابط
 در یک قلم کرده استیلائی تمام بهم رسانید و قلعه بکر از سر نو تعمیر نموده مستحکم ساخت و قلعه بهمان را نیز تعمیر
 مدت سی و دو سال با امر حکومت اشتغال نموده در سنه شصت و تسعین در گذشت ذکر حکومت مرزا
 عیسی سلطان محمود در بکر و مرزا عیسی ترخان در تنه و مستقلال زده بجای حکومت پرداختند و باین طریق که
 و گاه جنگ در سنه شصت و سبعین تسعین در گذشت ذکر حکومت محمد باقی خان پسر بزرگ احمد قلی
 بواسطه رشد و استعدادیکه داشت برابر او خود خان بابا غلبه نموده قائم مقام پدید شد و سلطان محمود بر سر
 گاه جنگ و گاه صلح داشت مدت هفت و ده سال حکومت کرده در سنه ثلث و تسعین از دنیا انتقال نمود و
 امر حکومت بمزاجانی بیک قرار یافت ذکر حکومت مرزا جانی در گاه و در آمد و ولایت سند
 قرار یافت و تاریخ سنه احدی و الف مرزا جانی بیک در سلک بندای در گاه و در آمد و ولایت سند
 داخل ممالک محروسه شد ذکر حکومت سلطان محمود حاکم بکر بیست سال بر سر حکومت قرار
 داشت دیوانه و سفاک بود و اندک زمانی که نسبت کسی بهم رسانیدی چون او بخنجی و راهبهای سندر از
 هیچ جانب مسدود ساخته بود و در طبقه سلاطین ملتان پوشیده بنامش که احوال ولایت ملتان
 از ابتدای اسلام کسبی محمد قاسم در زمان حجاج بن یوسف شد و در تاریخ نوشته اند که چون سلطان محمود
 غزنوی از تصرف ملاحه بیرون آورد و دندها در تصرف او داد و ماند چون حکومت غزنویان ضعیف شد
 بلا و ملتان باز تصرف قرامط در آمد و از سنه احدی و سبعین و خمسین تصرف سلطان محمد بن علی بن دین و نام
 سبع و اربعین و ثمانه در قبضه تصرف سلطان دلی بود و از سنه مذکوره که در هند ملوک طواغیت بهم رسید
 حاکم ملتان و مستقلال از دل گرفت و ملتان از تصرف سلطان دلی بیرون رفت و چند کس بهم
 حکومت کردند شیخ یوسف و دو سال سلطان قطب الدین شانزده سال سلطان حسین بنقوی سی و چهار
 سال و یقوی سی و شش سال سلطان محمود بیست و هفت سال و چند ماه ذکر حکومت شیخ
 یوسف چون در سنه سبع و اربعین و ثمانه فوت سلطنت و فرمانروائی دلی سلطان علاء الدین
 بن محمد شاه بن فیروز شاه ابن مبارک شاه بن خضر خان رسید امر حکومت و کار سلطنت
 مختل گشت و در ممالک هند ملوک طواغیت بهم رسید و ولایت ملتان بواسطه توار و صدقات
 از حاکم خاسه ماند چون بزرگ طبقه علیه شیخ الطریق شیخ بهاء الدین و کربا ایتا قدس سره در غلبه سکندری
 محمود بن میران بنو حنی قرار گرفته بود که مرید بران منصور بنایند جمیع امانی و اشراف و عموم سکندری و بنو سلطان
 آخوند و شیخ یوسف قریشی را که تولیت خاقان بهرام است و در روضه صیغ شیخ بهاء الدین کربا و متعلق بوده است

بر منابر پتان داد و بعضی قصبه بنام او خواندند و مشا را نیز با انتظام مهمان حکومت پیر و اختی
 شروع دراز دیاد جمعیت و افزونی لشکر نموده و نمای زمین و ازان بخود رام ساخته مهابت ملی را در
 دروایی داد اتفاقا روزی رای سیه که سردار جماعت لنگایان بود در قصبه سیوی و آن حدود و تعلق با و را
 بشیخ یوسف پیغام فرستاد که چون با من جدی نسبت ارادت و اعتقاد و ملسا که ایشان درست شده ملک
 دلی از نشئه آشوب خالی نیست و میگویند ملک بهول بودی دلی را متصرف شده خطبه بنام خود خواند اگر
 خدمت شیخ پیش از پیش متوجه احوال جماعت لنگایان شود و ما را از جمله لشکریان خود دانند بهر خدمتی که
 روی دهد در جانشیناری خود را معاف نخواهم داشت و بالفعل بحجت استحکام نسبت ارادت و جانشینار
 و دختر خود را بشیخ سید هم و ایشان را بدامادی قبول میکنم شیخ از استماع این سخن سر و خاطا گرفته و دختر رای سیه
 را بعتد خود و در آورده و گاه بگاہ بدیدن دختر از قصبه سیوی بملتان می آمد و تحفه های لائق خدمت شیخ میگفت
 و شیخ بحجت احتیاط تخیر نمیکرد که رای سیه منزل در شهر ملتان بگردد و هم در بیرون شهر منزل گرفته تنها بدیدن
 دختر میرفت و بوقت جمع مردم خود گرد آورده و روانه ملتان گشت و خواست که بگردد و دستکاری فریب و حیل
 یوسف را بدست آورد و حاکم ملتان شود و چون بنوای ملتان رسید شیخ یوسف پیغام فرستاد که این مرتبه جمع
 لنگایان را بپراورده ام تا ملاحظه جمعیت من نموده و فرای آن خدمات فرمایند شیخ یوسف ساده لوح از
 از حیل و دیر و فسون زمانه غافل شده بود و او را بتفقدان تملکی نمود رای سیه بعد از نمودن شان واجب
 شبی با یک خدمتکار ملاقات و دخترانده بخدمتکاری قرار داده بود که در زوایه خانه بزرگال را بکار در رسانیده و
 ندب و روح را گرم در پالاند اختیاری و چون خدمتکار بامر مذکور قیام نمود رای سیه کاسه خون را در کشید و
 بعد از زمانی از روی مکر و فریب فریاد برآورد که شکم او درد میکند و زمان زبان جریع و قرخ زیاد میشود
 قریب نیم شب و کلای شیخ یوسف را بقصد وصیت حاضر ساخته در حضور آنجماعت استقراغ و موعظه
 نمود و درین اثناء بوسیله وصیت که مقرون بخیر و فزع بود و خویشان و قرابتان خود را که در بیرون شهر
 بحجت و دواعی طلبید و چون و کلای شیخ یوسف حال رای سیه بطور دیگر مشاهده نمود و در آمدن خویشا
 و قرابتان او اصلا متغایفه نکردند و چون اکثر مردم او بقلعه درآمدند بار و دستک بر سر از دست پیاری برداشت
 نوکران و معتقدان خود را بجا برد و بنگار با نی به چهار دروازه تعیین نمود تا گذارند که نوکران شیخ یوسف
 از قلعه بیرون یارک در آیند و نگاه بخلوت سراسی شیخ در آمده او را دستگیر کرد و حکومت شیخ یوسف و وصال بود
 ذکر حکومت سلطان قطب الدین چون رای سیه پیش از دست آورد خطبه و سکه بنام خود کرده
 و قطب سلطان قطب الدین گشت و چون مردم ملتان بکومت او راضی شدند و باو بحجت نمودند شیخ یوسف را در دار

که نسبت شمال و قریب نزار مورد الانذار شیخ الاسلام شیخ بهار الدین ذکر یافت و نصرت و بی خودی فرمود تا آن دروازه را بخت پخته چیدند و چنین گویند که الی یوم که سنه شتی و الف هجری باشند آن دروازه مسدود است و او را حکومت برافراخته بکار فرمان روالی بر داشت و چون شیخ بیست بدلی رسید سلطان ابلول کمال اعزاز و احترام پیش آمده و دختر خود را در ملک از وی بیخ بویست که شیخ عبدالعزیز نام داشت و مشهور شاه عبدالعزیز است کشید و دائم شیخ را بود اما منتظر و سرور خاطر میداشت و سلطان قطب الدین و برادر ملتان مطلق العنان حکومت میکرد تا که بعد از مدتی در سنه سلطان قطب الدین اجابت حق نمودند تا شاهرده سال حکومت سلطان قطب الدین امتداد یافت و ذکر حکومت سلطان حسین چون سلطان قطب الدین بختاب متغاور با ملک حقیقی تسلیم نمود بعد از لازم تعزیت امرار و ارکان و دولت سلطان قطب الدین پسر بزرگ او را سلطان حسین خطاب داده در ملتان و لواحق آن خطبه بنام او خواندند و بغایت قابل و مستعد در و الطاف خوانده بود در ایام دولتش او باین علم و فضیلت بلند شد و علم و فضل او تربیت یافته بود و در عسکری و دولت متوجه تسبیح شور گردید و چنین گویند که قلعه شور در اتریان بمعرفت غازیخان سید و خانی بود غازیخان مذکور چون شنید که سلطان حسین بقصد این دیار عازم گشته سامان مردم خود نموده از قلعه برآمد و در کوه پیش رفته بساطان حسین جنگ کرده و او را مروی و مروانگی داده از مهر که قتال بر میبیدان گریز نهاد و بشور باز رسید متوجه قصبه بهیر گشت و عیال و بسای غازیخان که در شور بود با سباب حصار داری بر داشتند قلعه را مضبوط ساخته و دائم منتظر کمک از جانب تعمیر و خیرت و خوشاب که در تعرف امرار رسید و فانی بود می بودند چون محاصره چند روز برداشت و از رسیدن کمک ایس شدند اما آن خواسته قلعه را سپردند و متوجه بهیر گشتند سلطان حسین چند روز در شور بچیت سرانجام مهات ملکی توقف نموده عازم قصبه خیرت گردید و ملک ماجی کو که کرا قبل سید و سید و خانیان و داروغه آنجا بود و در چند بچیت ناموس خود و محنت محاصره را بخود قرار داده اما آن خواست و قلعه حنیوت را سپرد به بهیر و رفت و سلطان حسین سرانجام سرحد نموده ملتان مرا بخت گرد چند روز در ملتان قرار و آرام گرفته بصوب قلعه کوه که در سواری کرد و آن لواحق را تا حیر و قلعه بکنوت بمعرفت خود آورد و چون شیخ یوسف اکثر اوقات نزد سلطان ابلول آنها را تطمیع و ادعای میگرد و درین هنگام که سلطان حسین بقلعه بکنوت رفته بود سلطان ابلول نصرت را غنیمت دانسته بار یکشاه سپهر خود را که احوالش در طبقه بدلی و چون پسر سمت گذار سن یافت بقصد تسبیح ملتان نصرت فرمود تا مارخان لودی را با لشکر پنجاب بکو که بار یکشاه و امزد کرد و بار یکشاه و مارخان بکون متواتر روانه ملتان گشتند اتفاقاً و ایام برادر حقیقی سلطان حسین که حاکم قلعه کوه که مرید خود را سلطان شهاب الدین نامیده بودی در زیر سلطان حسین تسکین فتنه قلعه کوه که در را مقدم داشت به بخت مجمل خود را

با آنجا رسانیده سلطان شهاب الدین را زنده بدست آورده بند آهنی در پای او نهاد و متوجه بلقان
 در اثنای راه منبیا خبر آوردند که باریک شاه و تانارخان در سواد بلقان قریب بمصلا عید که در جانب
 شمال شهر است فرود آمده اند و بهمنیاسب قلعہ گیری در حصار کشائی مشغول اند سلطان حسین شایب
 از دریای سمنگند شتافته آخر شب بقلعه بلقان درآمد و همان ساعت تمام سپاه خود را جمع نموده در میان
 آورد که از جمع سپاه شمشیر زدن توقع نمی باشد یعنی باشند که کثرت عیال و متعلقان دامن گیر ایشان
 باشد و آنجا محاصرت بجست مصلحت شمشیر زدن بکار نمی آید و بعد تمهید این مقدمه گفت که هر که بی التفات
 خود صبح از شهر بیرون رود و بقیه لشکر بجای می مشغول شوند و دوازده هزار کس از پیاده و سوار جنگ
 قرار دادند و چون اعلام صبح از افق مشرق طالع شد بلبل جنگ نواختن از شهر بیرون رفت و سپاه الی را در
 پیش خود داده فرمود تا سواران همه پیاده شوند و اول مرتبه خود پیاده شدند و حکم کرد که تمام سپاه با اتفاق
 سه سه عدد و تیر و شمشیر حواله کنند چون بار اول دوازده هزار تیر از خانه گمان بد رحمت در فوج دشمن تیر
 و اضطراب عظیم پیدا آمد و در مرتبه دوم از یکدیگر متفرق شدند و مرتبه سوم رو ببحران نهادند و بطور ملول و دل
 دشمن جای گرفته بود که چون در زمان گرمی بقلعه شور رسیدند و اصل اتفاق بقلعه نکردند با قصد جنون
 مطلقا عیان مرکب بار نکردند و ازین شکست افتادگان لشکر بلقان سامان و جمعیت تمام بهم رسید
 و چون باریک شاه و تانارخان بقصد جنون رسیدند تاناه دار سلطان حسین را با سید نفیر و دیگر بقول و
 از قلعه بر آورده علف شمشیر گردانیدند و سلطان حسین این شکست را و فخر عظیم دانسته اراده استخلاص
 جنون بخاطر خود راه نداد و در همین ایام ملک سمراب و دوالی که پدر اسمعیل خان و فتح خان باشند با قوم
 و قبیلہ خود از نواحی کج و مکران بخدمت سلطان حسین پیوستند سلطان قدوم ملک سمراب را بخود مبارک
 دانسته از قلعه کوت که در باقله و سنکوت تمام ولایت و ملک سمراب اقوام او جاگیر کرد و از شنیدن این خبر
 بلوچ بسیار از بلوچیان بخدمت سلطان حسین آمدند و وزیر و جمعیت زیاد و میشد سلطان حسین بقیه
 که بر کنار سند هموار آبادانست به بلوچان و دیگر تنخواه نمود و رفته رفته از سنو رتا و سنکوت تمام ولایت بلوچان
 نقلت گرفت و بعد ازین ایام جام بایزید و جام ابراسیم که بزرگ قبیلہ سته بودند از جام سته که حاکم ولایت
 سند بود بخرید و بخدمت سلطان حسین پیوستند و تفصیل این اجمال آنست که ولایت که ما بین مکران
 و اقصی اکثر آن محال بزم سته که خود را از اولاد میشد میدانست و اتفاق داشت و چون قوم سته به
 شجاعت و شهامت از جمیع قبائل ممتاز بودند و جام سته بودند و خود را از اولاد میشد میدانست
 و انکم از قوم سته خائف بودند و اتفاقا میان سرداران سته عداوتی پیدا شد جام سته این امر را غنیمت جلیل

تصور نموده جانب مخالفان جام باینده و جام ابراهیم که هر دو برادر واقعی بودند گرفت جام باینده و جام ابراهیم
از جام تند آزرده خاطر شده متوجهل سلطان حسین گشت تند و چون والد سلطان همشیره جام باینده میشد
سلطان قدوم او را تلقی بتبلیغ و تکریم نمود ولایت شور بجام باینده و ولایت اوج بجام ابراهیم مراجعت
نموده مقرر داشته هر دو را رخصت جاکه بنود چون جام باینده از فتنائل علمی بی انصیب نبود و اهل فضل
صحبت میداشت و در آن نواحی سربازان ضعیفی میشوند چندان نفقه احوال او میکرد که او بی اختیار مجلس
جام باینده میرسد و از متبلیغ می گشت و چنین گویند که محبت جام باینده بایل فضل مرتبه بود که شیخ جلال الدین
قریشی را که از فرزندان شیخ عالم قریشی باشد و در اندر اسان اتمام علوم تحصیل نموده با وجودیکه بیانی
لما سیری او محفل گشته بود بتبلیغ تمام شغل وزارت داده جمیع مقامات ملکی با و رجوع کرد و عمر گرای خود صحبت
ایل فضل میگذاشت و بنوعی تفکد احکام الهی نموده بود که نوعی در شور عمارت طرح انداخت اتفاقا سخن
پدید آمد دست تصرف از آن باز داشته تمام و کمال بخدمت سلطان حسین فرستاده سلطان را ازین عمل
نسبت با و اعتقادی عظیم هم رسیده و چون سلطان بملول بجهت حق پیوست و نوبت فرمانروایی رسید
سلطان سکندر رسید سلطان مکتوب تفریت و تهنیت با تحف و هدایا بدست رسولان فرستاده طرح ا
و صلح انداخت چون نسبت شریفه خدای پرستی بر سلطان سکندر غالب بود رضا بر صلح داده مصالحت نمودند
که طرفین طریقه وفاق و اتحاد را سلوک داشته خیر خواهان یکدیگر را شدند و سپاه و سپاهیکدام از هر دو خود و تحاوزه نمایند و
هر که را احتیاج بهر دو معونت واقع شود دیگر از امداد خود را اساعاف نازد و بعد از آنکه عهد نامه نوشته شده بشبهان
امراء و اعیان مملکت مزین گشت سلطان سکندر رسولان را خلعت داده رخصت نمود چنین گویند که سلطان
مظفر شاه گرجانی امر اسله سلوک میداشت و از طرفین ابواب سل و رسائل مفتوح میبود و نوعی سلطان حسین
قاضی محمد نام شخصی را که بفتنائل و کمالات آراسته بود و بیغیر رسالت بخدمت سلطان مظفر گرجانی فرستاد
بقاضی گفت که در پنجم رخصت از سلطان مظفر است و خاخواهند نمود که خدمتکاری همراه سازند تا سیر منازل
سلطانی نماید و عرض سلطان حسین آن بود که تفری مشابه قصر سلاطین گجرات در ملتان تعمیر نماید چون قاضی محمد
را همراه برید و تحف و هدایا گذرانید و در وقت رخصت استدعا که بان هم نشیند بر و التماس نمود سلطان بخدمتکاری را
بقاضی محمد همراه نمود و با جمیع منازل بتفصیل تلای چون قاضی محمد از گجرات ملتان آمد بدای رسالت خواست که شمه از
خوبیهای منازل سلاطین گجرات معروض دارد و دید که زبان بیان لال هست و پای مکرش لنگ گستاخی نموده به
عرض رسانید که اگر محمول تمام مملکت ملتان بر تعمیر یک قصر خرج شود معایم نیست که با تمام شد سلطان حسین از
شنیدن این سخن مخوم و مخزون گشت عماد الملک بوباک که شغل وزارت با و مفوض بود و قدم جرات پیش

مناده محروض داشت که بقای ملک بقیامت مقرون باد سیب خزن معلوم نیست گفت سبب خزن آنست که لفظ بادشاهی برین ملایق کرده اند و از معنی بادشاهی مرموم با وجود دشمن روز قیامت با یادشان خواب و دعا و الماک گفت خا طربا و شاه ازین رنگد رنگد و ملول بنباشند زیرا که حق سبحانه تعالی بر ملکائی از انقبضیاتی مخصوص ساخته که در آن ملکات دیگر عزیز و محترم است و ملکات کجرات و دکن و مالوده و بنگاله اگر چه بر خیزست و استیا نعم آنجا بر وجهی من میسر میشود و فاما ملکات ملتان مرد خیزست چه بزرگان ملتان هر جا که رفتند مغز و محترم گشتند و محمد انشد و انشد که از طبقه علیه شیخ الاسلام شیخ بهاء الدین ذکر یافت پس سره چند کس در ملتان حاضر اند که در جمیع کمالات بر شیخ یوسف تفری که سلطان بهلولان پسرش دختر داده چه مقدار از پیشگاه سیدار و ترجیح میدارند و همچنین از طبقه بخاری چند کس در آنچنان موجود اند که در کمالات ظاهری و باطنی بر خیزست حاجی عبدالوهاب شرف دارند و از طبقه حلا بامثل مولانا فتح الله و شاکر دوش مولانا عمر ترانند که از خاک پاک ملتان مخلوق شده اند اگر در ملکیت پیوندستان بوجود این عزیزان افتخار کنند بی سود و نگفته باشند چون این قسم سخنان دیگر عباد الماک عرض رسانید یقین بسطام بدل گشت و چون سلطان حسین را کمرین دریافت در حضور خود و پیر بزرگ خود را که فیروز خان نام داشت بسطانت بر داشته سلطان فیروز شاه خطایش داد و خطب بنام او خواند و خود بیادرت و طاعت مشغول شد و وزارت بدست قاضی بهاء الماک یک سلم داشت چون سلطان فیروز خان بی تجربه بود و قوت غفنی بر سائر قوی او حاکم و مسلط بود و مع هذا از خود و سخا بهر نداشت و دائم بر بال و لاه و عباد الماک که بقینکست و سخا و دیگر کمالات اراسته بود و جسد میسر موتی یکی از غلامان محرم خود گفت که بلال اموال بادشاهی را تصرف نموده میخواهد که فتنه بر انگیزد و مردم را بخود وادار و موافق ساخته خود مستعدی شغل سلطنت کرد و لائق دولت است که پیش از دوا فتنه علاج مفسدان باید نمود آن غلام بی ماقبت مستعدی قتل بلال گشته و سطر فرستد و اتفاقا بلال سیر کشتی رفته بود و بعد از ناز شام میخوابست که بشهر بایدهان غلام از کین گاه تیری میبرد و ق سینه او حواله کرد که اصلا نباشد و از دیگر ششت بلال بیگانه سماخی جان بجان آفرین تسلیم نمود و عباد الماک در مدت قلیل سلطان فیروز شاه را از پیر و مانیزه امیر نو و این چنین گرفت و چون در کمرین این معصیت بسطانت حسین سید عیان همید بدست خرم و فرغ سیر و هزار را و دهای و های گریست و محبت حفظ ملکات و گرفتار مقام با خطبه اندر محمد خان بن سلطان فیروز اوی عهد اگر داندید و سیر و قریه محبات ابا و الماک تقدیرین نموده اصلا اظهار بخشش و ملکات نمیکرد و بعد از چند روز جام یا نیزه را در خلوت بلعید و گفت که تا کجا میستوی و از درد دل مایه نزاری تدبیر باید کرد که انتقام خود ازین حرام ملک بگیرم جام یا نیزه بخوابش تمام قبول این امر نمود و فرست الفرون از زالی داشت و شب بنامی گفت که یکو لشکر او را بکند که سلطان از نشان موجب علی الصباح جمیع مردم براق پوشیده و مسلح شده بد خانه حاضر شوند چون صبح شد و جام یا نیزه بام مردم

خود مسلح و مستعد شده بدرفانی آمد و خبر سلطنت رسانیدند سلطان ابعاد الملک فرمود که رفته از قرار واقع ساسا
 واجب جام باینید و نوکران او بگردد و چون عمار الملک آمد که سان واجب بگیرد فی الفور مردم جام باینید
 عمار الملک گرفته در تخریب کشیدند و سلطان حسین بهمان ساعت شغل وزارت بجام باینید مقرر شد و نوشته امانت بجام باینید
 بن فیروز خان اضافه وزارت فرمود بعد از چند روز سلطان حسین بمرض در گذشت فوتش روز یکشنبه بیست و
 ششم صفر سنه ثمان و شصت و دو در مدت سلطنتش بقولی سی و چهار و بقولی سی سال بوده و راقم این تاریخ نظام الدین
 عینی الله تعالی عنه معروف سیدار که از قلم موقوف طبقات بهادرشاهی درین مطلب دو سه بهر صواب رسیده یکی اینکه
 سلطان محمود را پسر سلطان حسین گفته و دیگر آنکه جابوس سلطان فیروز را بعد سلطان محمود میگویی و دیگر آنکه سلطان
 فیروز را پسر سلطان محمود گفته و در واقع سلطان محمود پسر سلطان فیروزست و جلوس او بعد جلوس سلطان فیروز
 و سلطان حسین بوده و اگر حکومت سلطان محمود و چون سلطان حسین بمرض در گذشت روز
 دیگر و شنبه بیست و هفتم صفر جام باینید باتفاق امراء و اکابر و اشرف بموجب وصیت سلطان حسین محمود را
 راجا حکومت برداشته اجلاس نمود و او چون خور و سال بود و اطفال پرست شد و او پاش و اطفال را گرد آورد
 و او قاتلش بتمسخر و استهزا مصروف میشد و ازین سبب اکابر و اشرف خود را از صحبت او دور میداشتند که مزاج
 سلطان محمود نسبت بجام باینید بخوف سازند و از برای حصول این مطلب تحقیق مایستند و جام باینید این
 را مکرر شنیدند از آندو خود که بکتاب چناب کنیر سخنی ملتان اباوان ساخته بود و بشهر نئی آمده و محامی ملکی را بجام باینید
 اوقات خود بملاط الف الحیل میگذاشتند و در خلال این احوال وزیری جام باینید مقدمان بعضی قصبات را بجهت
 مال و معاملاتی بود و چون از بعضی مقدمان خود واقع شد و جام باینید گفت تا موسی سرانجامت را ترا شنیدم
 بشهر گردانند و بگویند و نه بسلطان محمود گفتند که جام باینید در سیاست و امانت رسیدن بعضی خدمتگاران
 خاصه شروع کرده و خود بدیوان حاضر میشود و پسر خود عالم خان را منیر متد صلاح دولت در انست که عالم خان را
 مجلس امانتی باید رسانید تا در حالت و سامان جام باینید فتوری را بدو بدو در نظر مردم و دلیل خوار نماید و این مقام
 جوانی بود قابل و در حسن صورت و سیرت از اقران ممتاز اتفاقا عالم خان مذکور روزی بسلطان محمود آمد
 از مجلسیان از پسر سید که از فغان و فغان مقدم بقیه تفرقه شده بود و جام باینید موسی سرانجامت را شنید و امانت سرانجام
 انصاف انست که در عوض او موسی سرتر باید ترانید چون این قسم سخنان هرگز بگوش عالم خان شنیده بود و اعراض
 شده گفت مردک ترا بسید در مجلس سلطان بمن اینچنین سخن بگویی پسوز این سخن آخر رسید و بدو که دوازده کس از
 اطراف و جوانب بجام خان در آن وقتند بار اول کاری که ساختند آن بوده که دستار از سر عالم خان برداشته
 مشت و دگر بی نمایا و خوار میکردند و درین هنگام عالم خان بهر محنت و خنجر از غلاف بر آورد و دست مالا کرد و اتفاقا

چون سلطان محمود بر سر آنجا حاکم شد که سید کرکاش میگرداند استاد و لقرچ میگرداند و نوک خنجر پیشانی سلطان رسید و فریاد
 گنان سلطان بزمین افتاد و خون بسیار از جراحت او روان شده آنجا حاکم بدو عالم خان در آنجا حاکم بود و دوست
 از دیار و شاه متوجه سلطان شدند عالم خان شلیخ خورد و از ترس جان سپریزند راه گزیدیش گرفت چون بدر و از
 رسید وید که مقتضای بقوت هر چه تمامتر در اشکست سیون رفت و فوطان زبان نوک خود گرفت و بر سر بست و در
 بر نهاد و چون بخدست جام بایزید رسید و ماجر القیر کرد و گفت ای فرزند کیتی از تو بگو داده و باعث تشنگی
 دو جهانمانی گشته حالا چون علاج تدبیر نیست بگویم استعجال بشو برو و تمام لشکر را ببعثت بفرست که تا سلطان محمود
 لشکر خود را از اینم نیارده من تو انم مردم را بشور سانی و جام بایزید همان ساعت رخصت شود و او چون لشکر
 از شور رسید جام بایزید پیش کوچ نواخته متوجه شو گشت سلطان محمود از استماع این خبر ازادر بیم نواقب
 نام کرد چون افواج قریب یکدیگر رسیدند جام بایزید بر گشت استاد و از طرفین جوانان کار آمدنی جدا شده تیز و دایمی
 مردانه نمودند آخر جام بایزید آنجا حاکم را شکست داده راه شویش گرفت و چون بشور رسید خطبه بنام سلطان
 سکندر بن سلطان بملول خوانده تمام ماجر را داخل علفین نموده بخدست سلطان سکندر فرستاده سلطان سکندر
 قرمان استمالت و خلعت بجام بایزید فرستاد و قرمان و دیگر بدولت خان لودی که حاکم پنجاب بود و نوشت که چون
 جام بایزید آنجا بآورد و خطبه بنام خواند باید که از احوال او خبر دار بود و از خود و امانت او معاف ندارد
 بر گاه او را بکویک حاجت شود خود بکویک او برود و بعد از چند روز سلطان محمود جمیع لشکر را جمع نموده متوجه بشور
 گشت و جام بایزید عالم خان را با اتفاق مردم خود از شور بر آورده کرده استقبال کرد و آب لودی بر روی
 خود داده فرو داد و مطلق بدولت خان لودی فرستاده از حقیقت ماجرا اعلام نمود و هنوز میان سلطان محمود
 جام بایزید جنگ قائم بود که دولت خان لودی با عساکر پنجاب بکویک جام بایزید رسید و مردم معتبر بخدست سلطان
 محمود فرستاده صلح در میان آورد و آخر الامر قسری دولت خان معالج بکیرین و بدو واقع شد که آب لودی
 در میان باشد و بیکدیگر از حد تجاوز نکنند و در لغتان لودی سلطان محمود را بملتان فرستاده جام بایزید
 را بشور رسانیده خود بلا شور آمد و با وجودیکه مثل دولخان مردی در مصالح درانده بود و کار صلح چندان
 نیافست و در خلال این احوال مر جا کردند و بدو پیر خود میر المذا و میر شهاب را از جانب سیوی ملتان آمد
 و اول کسیکه مدبیب شد در ملتان حاجت او میر شهاب داد و چون ملک سهراب و دو والی و پیشکشگاه
 عزت تمام داشت میر جا کردند آنجا نوشت مانند انتخاب جام بایزید آورد چون قبیلۀ دابو و غزنی پیش آمده
 باره از ولایت خود که بجا لصله او عتربو و میر جا کردند و غزنیان او داد و این جام بایزید
 میر محسن و کریم بالذات و بقیه احوال علما و رعایت صلح اجمول بود و چنین گویند که ایام مخالفت در آن

علما و صلحا و کثيبتا انداخته از شور و غلطان می فرستاد و از بسکه احسان او نسبت با کابر ملتان بی در پی می رسید اکثر مردم بزرگ وطن را گذاشته قوطن شورا خستیار گردید و جمعی را بخواجه حسن تمام طلبیده از انجم خدمت مولانا غریب که شاکر و مولانا فتح الله بود و بنیاز شده ماند و چون مولانا غریب اندک قریب بشور رسید با غزا تمام اورا بشور آورد و بکلف مجرم سرای خود برد و بنی نگاران خود امر نمود که آب بردست مولانا ریختند و گفت تا آن آب را بجفت از دنیا و برکت و در چهار گوشه خانه او ریختند و از شیخ جلال الدین قریشی وکیل جام بایزید حکایت عجیب منقولست اگر چه در مطلب بد ظنی ندارد اما بجهت عبرت و ایقان از نوم غفلت مرقوم قلم مستکین رقم میگردد حکایت کند که چون خدمت مولانا غریب را بشور آمد و از جام بایزید احترام و اغزا پیش از آنکه از ابتداء الزمان مترصد بودند وقوع آمد و مولانا را مجرم سرای خود برد و با غزا فرمود تا خدمت مولانا گردید شیخ جلال الدین قریشی را بخدمت مولانا فرستاده پیغام داد که جام دعا می رساند و میگوید که عرض از احضار و امان و پیش مولانا آن بود که چون مولانا محرم و تشریف آورده اند و لیکه نظر استحسان مولانا بر دوا فاع شده باشد اعلام بخشند تا بخدمت فرستاده شود مولانا جواب گفته فرستاد که معاذ الله که آدمی راده هرگز نظر بدید امان دوستان خویش کرده باشد و مهند اعر وصال فقیر این تقاضا نمیکند چون خادم مولانا غریب را خدمت جام بایزید آید پیغام گذاری نمود جام گفت مرا ازین پیغام اطلاعی نیست مولانا استغفار شده گفت گردن شخص شکست یا که این عمل از دلو وقوع آمده و بی آنکه جام بایزید را ملاقات نماید راه خانه خود پیش گرفت و تا بجام خبر رسیدن مولانا از سر حد و گذشته بود آخر الامر آنچنان شد که زبان مولانا رفقه بود چه بعد از آنکه شیخ جلال الدین از خدمت سلطان سکندر برگشته بشور آمد بشی از اقام بایشن خطا کرد و دوسر آمده گردن شکست و چون حضرت فردوس مکانی طهر الدین محمد بایزید شاه غازی در سنه ثلاثین و ستمائة ولایت حجاب را متصرف شد و عازم دلی گشتند و شوی بمر شاه حسین از غول التخیر نمودن ملتان را مر دگر دید مر استار الیه از دوا حی فله بکر در دریا عبور نمود و در صحرای قمری وزیدن گرفت و سیلاب بی نیازی جا گرفت سلطان محمود از شنیدن این بر خود لرزیده سپاه را جمع نمود و در منزل از شهر ملتان بر آمده شیخ بهار الدین قریشی را که سیاده بایشن شیخ الاسلام شیخ بهار الدین را که یادش بوده بصیحه رسالت نزد مر شاه حسین فرستاد و مولانا بهلول که در حسن عبارات و ادب مقاصد و حیدر و کار بود و روزگار شیخ بهار الدین ساخت چون شیخ بهار الدین بشکر مرزا بغرت و احترام پیش مرزا رفتند بعد از ادای رسالت مرزا جواب گفت که آمدن من بجهت تربیت سلطان محمود بطور تربیت او پس قرن باشد که حضرت رسالت پناهی بر وحایت تربیت او نموده بودند و دگر آنکه شیخ بهار الدین بخدمت آمده چه احتیاج تصدیق بکشد چون بهار الدین برگشته نزد سلطان محمود آمد بایشن سلطان محمود بمفاجات و در گذشت و در عزم بعضی مردم

آن بود که لنگر خان که غلام این سلسله بود صاحب خود را بر داده و فاشش در سینه لانه و ستان ایام سلطنت
 است و هفت سالی بود که سلطان حسین بن سلطان محمد چون سلطان محمود که شنت توهم خان لنگر خان که متقد
 سلطان محمود بود را در گریز پیش گرفت بهر شاه حسین پوسه و تربیت و لخواه یافت قصبات ملتان را سخر را
 سانشند و قیام امرای بلنگاه ویران شده و روانه ملتان گشتند و آنجا پسر سلطان محمود را که از سن صاحبان و نژاده
 بود سلطان حسین خطاب داده و خطبه بنام او خواندند اگر چه اسم سلطنت بر و اطلاق کردند اما شیخ شجاع الملک
 بخاری که داماد سلطان محمود میشد و اسم وزارت بر خود نهاده مهمات را از پیش خود گرفت و آن مردی تجربه بسیار
 آذوقه یکماه در حصار ملتان نداشت قرار بر حصار دار داد و مرز شاه حسین فوت شد سلطان محمود را واسطه
 فتح ولایت ملتان دانسته اصلا فرصت نداد و جلوریز آید حصار را قتل کرد و چون محاصره چند روز برشته
 مردم سپاهی از گرسنگی بلبق و انتظار در آمده نزد شیخ شجاع الملک که عمده خرابی ولایت ملتان از پیش او
 بوده آمده اند گفتند که هنوز اسپان ما تازه اند و در خود قوت جنگ مییابیم بهتر است که در تقسیم اوج ننموده
 متوجه معرکه جنگ شویم شاید که با دستخ و نصرت بر ما زد و دیگر حصار داری بامید کومک و مدد میباشند و آن
 خود از هیچ جانب توقع نیست شیخ شجاع الملک درین مجلس جواب نداد اما در خلوت جمعی از سرداران و اعتبار
 را طلبیده در میان آورد که هنوز سلطنت سلطان حسین قرار می و مداری نگرفته اگر بقصد جنگ از شهر بیرون روم
 لن غالب است که اگر مردم بامید رعایت رفته مرز را ملازمست بکنند و جمعی قلیل که ناموس دارند و در تکرار
 پایی افشردند خواهند شد مولانا سعد الله لاهوری که از افاضل وقت بود میگفت که من در آن ایام در حصار ملتان
 بودم چون محاصره چند ماه به پا داشت و افواج مرز شاه حسین داخل و مخارج قاعه را بر جمعی مضبوط ساختند که هیچ
 متعین نمیشد است که از بیرون اهل قاعه مدتی برسانند یا شخصی از قاعه بیرون رفته خود را بکوشه نجات بکشد از
 خارج هر که به دست می افتاد و غلت تیغ خون آشام میشد و زفته رونیکار سعیش و زندگانی اهل قاعه بجا گشت که اگر احسانا
 گریه پاسک به دست می افتاد و گوشت آنرا در تنگ طخوان و بره میخوژند و جارا ام حاجی را شیخ شجاع الملک بسیار
 سهرار پناوه و قصبات میخوژند و خزان قلع را با و نامزد کردند و آن سید دولت در خانه هر که گمان غلبه میداشت
 در آمده خان این بخاره را بتاراج میبرد و ازین عمل تا هموار مردم دست و عا بر داشته بمضمون نعم الاقبال
 و لو علینا زوال دولت شجاع الملک را میخواستند و آخر الامر مردم کشته شدن برخود آسان گرفتند و از راه
 قلع خود را بچند می انداختند و میرز شاه حسین را بظن مردم اطلاع یافته از کشتن خود را باز داشت بعد از
 در محاصره یکسال و چند ماه کشید شبی وقت سحر که کران مرز القلع در آمد و دست غارت آراستین میدادی
 بر آورده و شروع در قتل و زنجیر کردن و سکه شهر از هفت سال یا هفتاد ساله به بند رفتند و بر سر که گمان نداشتند

الواع الهانت وایذا باورسانیند و این حادثه در او آخر سنه اربع و ثلثین و تسعمائنه واقع شده و هم مولانا سعد الله از احوال خود حکایت میکند که چون حصار منکر لشکر از خون شد جمعی سخاوت مادر آمده و اولاً شخصی پدر مرا که مولانا ابراهیم جامع نام داشت و شخصت و پنج سال پرسند افاده قرار گرفته احتیاطاً علوم درس میگفت و در آخر عمر نابینا شده بود و بنده برد و از صفای منازل و زینت عمارات گمان زروا می برده شروع در ابانت کرد و دیگری در آمده مرا به بند برد و اتفاقاً آن شخص مرا تحفه وزیر مرا ساخت اتفاقاً وزیر میرزا در صحن برای تخت چوبین نشسته بود و فرمود تا بندی بر پا من نهاد و یک سر آنرا بیانه تخت محکم کرد و دواشک اصلاً از چشم من می ایستاد و بیشتر گریه بر حال پدر داشتم بعد از ساعتی حبه طبلیده قلم را اصلاح کرده میخواست که حرفی بنویسد بخاطر من رسید که تجدید وضو نموده چیزی بنویسد برخواست و میخواست که چون در سراج کس نبود من خود را بخت قریب ساخته این بیت قصیده برده را که شمس قضا لکینک ان قلت انکفأ همتا و ما لک لیک ان قلت اتفق یحسب بر کاغذ که وزیر برای کتابت بر آورده بود دستم و خود را بمقام خود کشیدم و اشک از چشم من میرفت بعد از ساعتی که وزیر بجای خود قرار گرفت و خواست که بنویسد دید که بر کاغذ این بیت نوشته شده با طراف خانه نگاه کرد چون در خانه هیچکس را ندید من متوجه شد و گفتم تو نوشته گفتم آری از حال من پرسید چون نام پدر بردم برخواست و بند از پای من برداشت و پیرهن خود در من پوشانید و همان ساعت سوار شده بدیوانخانه مزارفت و مرا از نظر گذارید و حال پدر بعضی سانسیند میرزا فرمود تا پدر را نقص نموده آورند اتفاقاً در آن ساعت که پدر را بمجلس میرزا بوضع غیر مکر در آورند هدایه فقه در مجلس میرزا کردند و میشد میرزا را فرمود تا خلعتی بپوشد و اندو خلعتی دیگر بین و پدر با وجود فقر و خاطر شروع در سخن کرد و مراتب سخن را بنوعی تقریر کرد که حضار مجلس و از شیفته شدند و میرزا در همان مجلس پدر را تکلیف همراهی نمود و بتوابعیان فرمود که هر از مولانا رفقه بهر سیه و آن مقدار که بهم بر قیمت از سر کار بدیند در جواب گفت که ایام عمر بسر آمده حالا وقت سفر آخرت نه همراهی میرزا و میگفت که آنچنان شد که پدر گفته بود چه بعد از دو ماه بجوار رحمت حق پیوست القصه چون حصار ملتان منکر شد میرزا شاه حسین سلطان حسین را بسوی کلی سپرده شیخ شجاع الملک الهان رسانیده و بسایر کلی از هر روز میگرفتند تا بر سر این کار رفت چون ویرانی ملتان بخدی رسید و بود که بخاطر هیچ احدی نمیباید که باز آبادان خواهد شد نیز کار ملتان را سهل انگاشته خواجہ شمس الدین نام شخصی بحر است ملتان گذاشت و لشکر خان را پیش او ساخته بود و صوبه تهته مراجعت نمود و لشکر خان از هر جامه و را و اسلحه داده از ملتان آبادان کرده و مردم ملتان اتفاق نمود و خواجہ شمس الدین را خواجہ وار بر آورده

ار دود استقال لمتان را متصرف گشته و چون حضرت فردوس طائی سوار شدند و امر سلطنت سواد اعظم هندوستان
 به حضرت جنت آشیانی قرار گرفت حضرت جنت آشیانی ولایت پنجاب را میزرا کا مران جاگیر نو و میزرا کسان
 نو و راف ستاده لنگر خان را مجد مت طلبید چون لنگر خان بلا هوآمده مجد مت مرزا شرف شدند میزرا عوض لمتان
 خطی با لنگر خان مرحمت فرمود و در متنی عمارت لاهور و بحیثیت سکونت لنگر خان تعیین نمودند که الحال بداند
 لنگر خان شش هزار دار و یکی از حملات لاهور گشته و ازین وقت لمتان باز در تصرف سلاطین دلی درآمد از انتقال میزرا
 کا مران بشیر خان و از و به سلیم خان بگماشتهای حضرت خلیفه آئی در آه چنانکه هر یک بمحل خویش تشریف است خاتمه
 در بیان حدود و مالک محروسه هندگان حضرت مخفی نماند که بلاد که امروز در تصرف اولیای دولت قاهره است طول آن
 از هند و کو هر چند بنشاست تا ولایت او و سیه که اقصای شمال است از مغرب تا مشرق اکثر کنیز و دو و نیم است گروه
 اکثر کشای بکر آئی است یک از شش شصت و شش و شری می شود و عرض آن از شش تا کو به برهه که قسبی ولایت سوت گزین است
 هشتصد کرده بکر آئی که برین دیگر از کوه کمایون تا سرحد ولایت و کن یک هزار کرده آئی و تمام این زمین حاصل رعایت
 و در یک کرده چمن و مرغ و آب و است و الحال سه هزار و دویست قصبه دارد و هر یک قصبه صد و دویست و پانصد

خاتمه الطبع تراوین قلم افادت فرستم مولانا محمد اعظم حسین خیر آبادی مد ظله العالی

بعد بنایش بزدان و او گرفت حضرت خاتم الانبیا سید البشر علیه افضل الصلوة و علی آرد و اصحاب قوام الملک قوام الشرح
 حتمتین سر پرده سخن و حمله آریان ایوان افسانه های نو و کمن افزوده باد که درین فرخی توام زمان و سعادت قسین
 اوان نقاب انصاف زیبای شاد بی بر کشیده و عروسی بهر بهشت تمام حسن افراد جهان نموده شد و لخواسته ریاضین
 مراد از دامن کامرانی چیدن و در وایح جانفزا تبسم نیم ظهورش شنیدن راز نامه رسید نظم شکر بهاران بسرا گل بچین
 بار نیابی جو بیابی خزان - ماسته لاله و گل شد بهار و در و زراحت چه گزاری روان و پستی کتابی و لغو از سه بل
 کاست تا جانفزا تبسم عروش گدسته فصاحت روانی عبارتش آید چمن سیلاست ستود و تاریخ مملکت جنت نشان شد
 زیبا مجید و این گرمی فن ندرت توامان گم گشتگان وادی تاریخ را رهبری طمققات اکبری نتیجه نگار هزار و پستان
 ریاض سخنوری نظام الدین احمد بن محمد مقیم الهدی مقرب بارگاه اکبری که در اجتماع احوال تاجداران پیشین بزرگان
 و کشورستانان هند و نشان صد گون باز و برتری مصنف شهنشاهش در تهید و سبب تالیف میگوید که سابقا
 تاریخ دلی تاریخ کرات و مالوه و تاریخ بنگال و تاریخ سند و همچنین تاریخ سائر اقطاع و اکناف ممالک هندوستان
 جدا جدا مردم مخالف فرا کرده و عجب ترا که تاریخ کینا و حکما جمیع احوال آن ناحیه باست در خزانه هیچ کس از تصدیق
 مهم تاریخ نگشته و هرگز هندوستان و پانچ تحت این مملکت که دار الملک و ولایت در یک کتاب جمیع تالیف نیافته

و بعض کتب که هشتم دارد جامع جمیع حوادث فرسایه و بناطرافات رسید که تاریخی جامع شملبر تمامی احوال ممالک هند و
 بعبارتی واضح از سبک تکلیف که سن صد و شصت و هفت از سنین هجری ابتدا ظهور اسلام در بلاد هندوستان است
 تا سن یک هزار و یک هجری که بعد جلوس شهنشاه اکبر است طبقه طبقه مرقوم فائده صدق و سداد گردانده است و آنجا است که مصنف
 گرامی منصب از اسم طبقاتش سفر فرزای داد و نام نایش تاریخ اکبری ننهاد چه طبق در لغت گروه مردم را میگویند از مجاور
 غرب است اما طبق من الناس ای جامعه و هم حال مردم و حوادث و سوانح مردم مدلول و نیست صاحب طرح میگوید
 طبق حال مردم و منه قوله تعالی لتکون طبق عن طبق ای حال احسن حال دوم القیمه و نیز گفته طبقات الناس من مراتبهم
 و السموات طباق ای بعضها فوق بعض استوار از وجوه و جنبه سیمیه طبقاتش همین منی آخرین است زیرا چنان گرامی مجموعه و مجامع
 کلاسته شمل است بر حوادث و سوانح سلاطین این فرخانی هندوستان طبق بعد طبق بعضی پیشتر و بعضی بعد که مردم در
 دهرم و تجد عوام و مشهور بر حال پسین نظر بحال پیشین نسبت طبق تحت طبق داشته و از ضروریات تاریخ و تحقیقات
 نبوده حوادث از نه متعارفه را تاریخ نامیدن همی سر و سوانح و قاطع یکتا زمانه و یکا همدر که تحقیق و توفیق دران
 طوطی باشد هم تاریخ بنحیدر نمی زید و سابقه و بعدی سلاطین از دوازم طبقات است آینه که سرانیدم و سخن تحقیق منی طبقات تکمیل
 رسانیدم و جوی بود از صد وجوه و جنبه جامعش قطع نظر ازین گفتار اتفاق و انتخابش از تاریخ یا ستانی زمان و واقعات
 سلاطین جهان که ظاهر و دریدم از تسطیر اسمای بعضی ازان خوشترم نیاید بر اینست بیّن دلیل مبرهن پدیدار که در فقه اصفاف و تاریخ الماتر
 و تاریخ منی و تاریخ الاخبار و طبقات ناصری و لغلقنامه و خزائن الفتوح و تاریخ ضحیا که بری که معروف بغیر و شاه است سبک
 و فتوح سلاطین و تاریخ محمود شاهی هندی و طبقات محمود شاهی گجراتی و تاریخ محمود شاهی گجراتی و تاریخ محمود شاهی
 و تاریخ منی و تاریخ ناصری و تاریخ منظر شاهی و تاریخ مرزا حیدر و تاریخ بابر و واقعات بابر و تاریخ ابراهیم شاهی و واقعات
 بایون و غیر آن که سخن سخن منی آفرین مصنف دی نصیر کا از خامه بیخته مافذ و نیست و این گرامی خطاب مجموعه که در حوادث از سن
 سلاطین غزنویه و سلاطین غلی و تغلق شاه و دلدویان و تیموریان و اشتهالی دارد که بزرگترین حصه دی در جلال احوال و فتوحات و غنائم
 سوانح شهنشاه عدالت آیین ابد الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاه فارسی و فتح تسین جلوسش از بد و سندن آرای سلطنت
 و اقبال که عبارت از سال اول الی رسیده صد و شصت و سه از سنین هجری قدسی است تا سال سی و هشتم آنی
 و سندن یک هزار و یک هجری قدسی با صد تحقیق و فراوان تدقیق که فرزون از ان از فضولش و زیادت بران از تحیل عقول ارباب
 بصیر بران با شد صرف گردیده و کواکب سخمای ریاست دارا کین دولت و حکما عی عالی فرست و شرفای سبحان
 بلاغت و عقلا عی بلند فطرت و علما عی عالی مرتبت و قدرا عی گرامی منزلت با دیگر تحقیق صرف و صنایع آینه دولت
 بد نصیر کا تا مکرر گشته شده و هم مصنف بلاغت شش ناصریین مومن الدوله علما شیخ ابوالفضل بن مبارک پور خواجه محقق
 هر دو از بزرگ زادگان و منتسان بارگاه والا حضرت است ابوالفضل در حصه آخرین اکبر نامه مجیدیم طبریز و بزرگان

جای دید دولت فراموش کرده زمین سبب لطیفات اکبری ناشی نبخیزد و شکایات بقدر کج مج زبان کس پرسش و لیس
 بیان محمد اعظم حسین صدیقی خیر آبادی که یک از مقتبسان انوار مستفیدان جلال فضائل جناب مستطاب
 تقدس قیاب مولانا مقتدر اسلطان اسلمامولانا محمد عبدالحی خیر آبادی مد ظلم بود و اتم یک نیم سال انفسا بے دین کارخانه
 داشته بهزاران طرب و انبساط و بیگان سرسرت و سبابت سالکان مراحل گرامی لکن تاریخ و سیر و واقعات حقایق این
 علم عالی تقدیر شده و بعد هم که چنین نا و نگار دست جامع مناسک و مراسم این عالی فریبزرگ توجه و بهایون بدل مدوح زمان
 سنی المراتب رفیع الشان با ذل و عطا پاشا مائل سخن شناس که نامی مطاب هندوستان را بوی غرقت و افتخار
 منشی فول کشور مالک مطیع گرامی قدر او ده اجبار تباهتر تمام در شمع شوال المعظم ۱۲۹۸
 یکبار و دو صد و نود و هجری مطابق هشت یک هزار و دویست و هفتاد و پنج عیسوی و ماه دوبرنبریا خلعت الطباع پر گشته
 سرتر دیده ارباب بصیر و کل الحجاب بر احباب پیش و نظر ذرا گردید و وقت آنست که بهادر گره بخیرایش فرشته خفته مخدرات
 مضامین منصفه شود و دیگرند فقط

